READER BURAQ

میری راہیں تیرے تک ہے

تحریر : مدیحہ شاہ

کوئی بھی نہیں جانتا کہ زندگی میں کیا ہونے والا ہوتا ہے ہر کسی کی قسمت تقدیر ایک دوسرے کے جیسی نہیں ہوتی بلکہ سب کی الگ ہوتی ہے پر جب زندگی میں کوئی غم ملتا ہے تو وقت کے ساتھ وہ غم بھر جاتا ہے پر جو چوٹ دل پر ایک بار لگ جاتی ہے وہ وقت بھی نہیں بھر پاتا

زندگی میں ہر کوئی چیز چاہے اچھی ہو یا بری ہمارے اوپر کوئی نا کوئی اثر ضرور چھوڑتی ہے، اور ہم اپنی زندگی سے کیا سیکھتے ہیں یہ ہمارے اوپر ہوتا ہے کوئی

اپنی غلطیوں سے سیکھتا ہے تو کوئی بار بار اپنی زندگی میں وہی غلطیاں کرتا

ہے

" لاہور"

بروان بریڑ' ایک عدد انڈہ ابلا ہوا آدھا کلو کون سا فروٹ تھے

افففف

آگے یاد نہیں آرہا، پین اپنے سر پر تقریبا مارتے ہوئے اپنی یادداشت کو

خراج تحسین پیش کیا تھا وہ تقریبا ایک گھنٹے سے معروف و مشہور چینل سے

آتے مارننگ شو کے اپنا سر کھپا رہی تھی

آج کل اس پر ڈائٹنگ کا بھوت سوار تھا

اور یہ کیوں تھا یہ ایک لمبی کہانی تھی

گرین ٹی،

اخ یہ نہیں پی جائے گی مجھ سے، ایسا کرتی ہوں بغیر چینی کی چائے پی لوں گی، میزبان نے دودھ شکر والی چائے کی جگہ گرین ٹی کا استعمال بڑھانے کا مشورہ دیا تو اسے سخت کوفت ہوئی

افوہ یار کہاں پھنس گئی میں یہ ڈائٹنگ وائٹنگ میرے بس کی بات نہیں،

اب وہ پوری طرح چڑی اتنا کچھ دیکھ کر

یہ اچھا شغل لگایا ہے تم نے پریزے، میں نے تمہیں ایک کام دیا تھا کرنے کی بجائے محترم یہاں ٹی وی پر اپنے ہی کام کو سرانجام دے رہی ہے، فلک نے کہتے ہی ساتھ ہی ٹی وی کو بند کیا

فلک آپی آپ بھی نا کیا ہے یار یہ تھوڑا سا رہتا ہے پلیز دیکھنے دو نا مجھے

پریزے جلدی سے فلک کے پاس آتی مکھن لگانے کی کوشش کرنے لگی

پریزے بس جو کام میں نے تم کو دیا تھا جا کر وہ کرو ورنہ میں ابھی چاچی کو آواز دیتی ہوں کہ پریزے ایک تو میری بات نہیں مان رہی اوپر سے مجھ

سے اپنی بڑی آپی سے بحث کر رہی ہے فلک بھی ٹی وی کا ریموٹ ساتھ لے جاتی اسکو دھکمی سے بھی نواز گئ

جبکہ وہ کبھی منہ کھولے بند ٹی وی کو دیکھتی تو کبھی کیچن کی طرف یہاں ابھی فلک گئ تھی

اسلام علیکم

ابھی وہ ایسے ہی کھڑی سوچ رہی تھی کہ کیا کرے عبادت نے گھر میں داخل ہوتے ہی کہتے اسکی طرف حیرانگی سے دیکھا کیونکہ اسکو وہ کچھ پریشان سی لگی

وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔

آپی اچھا ہوا جو آپ آگئ پتا ہے اس گھر میں ایک آپ ہی ہو جو مجھے سمجھتی پیار کرتی ہو ورنہ باقی سب تو بس مجھ سے نفرت کرتے ہیں، پریزے عبادت کو شانے سے پکڑ صوفے کی طرف جاتی اونچی آواز میں بولی کہ کیچن میں موجود فلک بھی سن لے

ایک منٹ.....مجھے یہاں نہیں اوپر جانا ہے دوسری بات اس سے پہلے پریزے کچھ کہتی عبادت نے انگولی اٹھاتے اسکو چپ رہنے کا کہا، میں ابھی آفس سے آئی ہوں مجھے میری جان تمہاری اور فلک کی کسی بات میں ابھی کچھ نہیں بولنا کیونکہ مجھے پتا ہے وہ تمہارے ساتھ ایسا کیوں کرتی ہے چاچی کے کہنے پر

تو بہتر ہے میری پیاری بہن ابھی وہ کام کرو جو کہا گیا ہے باقی میں نماز پڑھ کر آتی ہوں پھر بات کروں گی فلک سے اوکے عبادت پیار سے کہتی اسکی گال کو تپھکتے اوپر کی طرف گئی تو وہ بھی برا سا منہ بناتے کیچن کی طرف گئی

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

" کراچی "

ابھی کچھ دیر پہلے ہی کراچی کے انٹر نیشنل ائیر پورٹ پر لینڈ نگ ہوئی تھی، جب وہ آرام سے اپنا سامان اٹھائے ائیر پورٹ سے باہر آیا تو سامنے ہی اسکو اپنا دوست نظر آیا جو مسلسل اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھ رہا تھا

وہ اپنی وجیہہ چال چلتے اسکے قریب آیا اور کندھے پر ہاتھ رکھا، تو ولید جلدی سے پیچھے پلٹا، تھینک گاڈ کہ تو آگیا ولید کہتے ہی اسکے گلے لگا تو وہ بھی مسکراتے اسکو خوشی سے ملا

چل چلے مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے پتا ہے تیری بھابھی نے کتنی کال کی

چل ولید اسکو گاڑی میں بیٹھنے کا کہتے خود بھی جانے لگا تو مقابل نے بازو سے پکڑ اسکو روکا

نہیں یار، مجھے ابھی کچھ دیر بعد لاہور کے لیے نکلنا ہے، میں بس یہاں ہماری میٹنگ کے لیے آیا ہوں جیسے ہی کام ہو جائے گا، لاہور کے لیے نکل جاوں گا میں

مقابل اپنی بلیک گلاسیز اتارتے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف گیا تو ولید اسکا سامان گاڑی میں رکھتے جلدی سے دوسری طرف گیا

یہ کیا بات ہوئی یار، پہلے ہم لنچ کرتے ہیں پھر میٹنگ اور مجھے سمجھ نہیں آئی کہ لاہور اتنی جلدی کیوں جانا ہے آپ کو، ولید نے سب ایک ساتھ کہا جبکہ وہ آرام سے گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا

تمہیں پتا ہے لاہور میں میری جان ہے روحی کو بولا ہے میں نے کہ آج رات تک میں اسکے پاس ہوں گا تو بس میں نہیں چاہتا وہ زیادہ انتظار کرے میرا

اسی لیے جلد سے جلد اسکے پاس جانا چاہتا ہوں اور ویسے بھی وہاں بھی مجھے کچھ کام ہے تو کچھ دنوں تک روہی کے ساتھ میں واپس آجاوں گا

مہراز زیاد مصطفی شاہ نے ایک نظر ڈالتے اسکے اوپر گاڑی کو اور تیز کیا، تو ولید بھی آرام سے اپنے فون پر اپنی بیوی کے میسج دیکھنے لگا

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

ہما۔۔۔۔عائشہ۔۔۔۔کہاں مر گئی ہو۔تم سب کی سب افشین بیگم سیڑھیوں کے پاس کھڑی زور سے ان کو آوازیں دے رہی تھی لیکن وہ

بھی اپنی ماں کی ہی بیٹیاں تھی، اتنی جلدی کہاں سنتا تھاان کو رابعہ بیٹا ساری تیاری ہو گئی ہے وہ آہستہ آہستہ چلتی کیچن میں آتے ہی بولی، جی امی جان سب تیاریاں ہو گئی ہیں ایک بار آپ دیکھ لے لیں، میں نہیں چاہتی اس بار عابد بھائی کو کوئی شکایت کا موقع ملے رابعہ پیاز کاٹتے پلیٹ میں رکھتے مصروف سے انداز میں بولی

توافیشن بیگم اسکی بات پر مسکرائی، بیٹا اللہ تمہیں ایسے ہی خوش آباد رکھے سب کچھ تم نے بہت اچھا بنایا ہے مجھے امید ہے ان کو یہ سب بہت پسند آنے والا ہے افیشن بیگم کہتے واپس باہر کی طرف گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زایان بھائی پلیز میرا فون واپس کریں، یہ کیا بد تمیزی ہے، آپ ایسے کسی کے میسج نہیں پڑھ سکتے، عائشہ اسکے پیچھے پاگلوں کی طرح بھاگ رہی تھی کب سے اپنا فون لینے کیلئے،

لیکن زایان نے بھی قسم کھائی تھی کہ سب میسج پڑھ کر ہی اسکا فون واپس کریے گا

ہما آپی پلیز آپ بولو اسکو کہ میرا فون واپس کریے، میں پریزے سے بات کر رہی تھی اسنے میرا فون لے لیا، عائشہ رونی صورت بناتے ہما کے سر پر سوار ہوئی جو اپنے فون پر اپنے ہونہار نامی شوہر کا سر کھا رہی تھی

مطلب۔۔۔۔۔۔

کہ ان دونوں کا نکاح ہوا ہے صرف

کیا ہے۔۔۔۔۔۔

عائشہ میرا سر کیوں کھا رہی ہو، جاو جا کر امی سے بولو یا پھر بھابھی سے کہہ دو مجھے میرے کام بہت ہیں ہما غصے سے اسکو کہتی چھت سے نیچے کی طرف بڑھ گئی۔

یہ لو اپنا فون زایان دیکھ چکا تھا کہ آپی نے غصے میں اسکو ایسے ہی بچھاڑ دیا ہے تو جلدی سے فون ٹیبل پر رکھا

عائشہ نے جلدی سے فون اٹھایااور منہ بنتی وہاں سے گئی۔

ہمم

توپریزے میڈم بھی پکنک پر جارہی ہیں زایان نے عائشہ کے جاتے ہی خود سے بڑابڑایااور مسکراتے جلدی سے فون پر کسی کو میسج کیا

☆☆☆☆☆☆☆

ہو ہو ہو

بڑی خوشبو آرہی ہے فلک آپی، کیا بات ہے بھائی کی پسند کے کباب بنائے گئے ہیں، کبھی اپنی اس نند کی پسند کا بھی خیال کر لیا کریں

پریزے کھانے کے ٹیبل پر کھانا دیکھتے ہی ایک بار پھر بولنا شروع ہوئی، وہ ہمشیہ ہی اسکو تنگ کرنے کا کوئی نا کوئی طریقہ نکل ہی لیتی تھی

آخر اب اسکو بھی اپنا بدلہ لینا تھا جو اسکے ساتھ کیا تھا اسکا

دیکھو

پریزے میں کوئی تمہارے بھائی کیلئے یہ سب نہیں کیا فلک پانی کا جگ رکھتے

نظریں جکائے بہت آہستگی سے بولی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکی کوئی آواز سن لے کیونکہ سب سامنے ہی موجود لانچ میں بیٹھے ہوئے تھے

اچھا

فلک آپی۔۔۔۔۔ی میں ابھی بھائی کو بتاتی ہوں پریزے اچھا کو لمبا کھینچتے جانے ہی لگی تھی

پریزے کی بچی رک ابھی بتاتی ہوں تجھیے اگر تو نے کچھ بھی کہا نا ان کو تو میں چاچی کو بولوں گئ کہ تجھیے پکنک کی اجازت نا دے فلک نے بھی موقعے پر اسکے اوپر چوٹ کی

فلک آپی آپ بہت بری ہو پریزے جلدی سے اسکے پاس آتے ناک سکڑتے کہتے سب کو بلانے کیلئے گئ

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

رابعہ بھابھی واہ کیا کھانا بنایا آپ نے مزا آگیا آج تو، ابھی وہ سب کھانے سے فارغ ہوئے ہی تھے

جب زایان نے اونچی آواز میں کہا تو عابد نے چونک اور باقی سب نے اسکی طرف دیکھا

کیا ہوا آپ سب ایسے کیوں مجھے دیکھ رہے ہو، میں نے تو وہی کہا جو سچ تھا

زایان نے خفگی سے منہ بنایا جبکہ وہاں موجود عابد کے سوا سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جس کا گلا دبنے کی کوشش کر رہے تھے سب کیونکہ عابد اس گھر کا داماد تھا

روحی بیٹا دودھ پی لو جلدی سے دیکھو اذان عشا نے ختم بھی کر دیا اپنا گلاس

رابعہ زایان کی بات پر اپنی ہسنی کو روکتے روحی کی طرف متوجہ ہوئی جو گلاس کو ہاتھ میں پکڑے گھور رہی تھی

نہیں

مجھے یہ نہیں پینا، روحی نہ کرتی اٹھتے ہی وہاں سے بھاگتے اپنے روم کی طرف گئی تو رابعہ نے اپنی ساس کی طرف دیکھا

اسلام علیکم

ابھی رابعہ جانے ہی والی تھی جب ایک دم سے بلند آواز میں مہزار زیاد شاہ نے آتے ہی سلام کرتے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا

بھائی آپ آگئے سب سے پہلے عائشہ بھاگتے اسکو گلے ملی تو باقی سب بھی مسکراتے اسکی طرف گے اور باری باری گلے ملے

ہاں، لندن میں کام ختم ہو گیا تھا تو بس پھر سوچا جلدی سے یہاں آجاوں

مہزار زیاد شاہ ادھر ادھر دیکھتے اپنی ماں کے گلے لگا، اچھا کیا

جو تم یہاں آگئے اور جس کو ڈھونڈ رہے ہو وہ ابھی ابھی اپنے روم کی طرف گئی

ٹھیک ہے میں پہلے اسے کو مل لوں پھر آپ سب سے باتیں ہوتی ہے زیاد کہتے ہی اوپر کی طرف گیا تو سب واپس اپنی جگہ پر گئے

♡☆

کیا ہوا دوست تم کچھ اداس ہو، عبادت کب سے فون کان سے لگائے، روحی سے پوچھ رہی تھی، نہیں آنی میرے پاپا نے کہا تھا کہ وہ آج آجائیں گئے میں نے کھانے پر ان کا کتنا انتظار کیا

پر.....؟؟؟؟ وہ نہیں آئے ان کو مجھ سے پیار نہیں ہے روحی اپنے چھوٹے سے ہاتھ میں اپنے پاپا کی پک کو لیے بیٹھتی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے بڑا سا فون اپنے چھوٹے سے کان پر لگایا ہوا تھا

ہو

تو یہ بات ہے

عبادت اسکی پریشانی سن ہلکی پھکی سے انداز میں کہتی اپنی بیڈ کی چادر درست کرنے لگی

دیکھو

دوست یہ بھی تو ہو سکتا ہے نا کہ آپ کے پاپا سچ میں کہیں بزی ہو گئے ہوں اسی لیے وہ آنا پائے ہوں عبادت بیڈ پر بیٹھے اپنے آفس کا کچھ کام کرنے کا سوچ کر فائل کو کھونے لگی

نہیں

آنی پاپا اب مجھ سے پیار نہیں کرتے، اگر پیار کرتے تو ابھی میرے پاس ہوتے، روحی نے غصے سے اونچی آواز میں کہا،

روح

کہاں ہو میری جان اس سے پہلے روحی عبادت کو کچھ اور کہتی مہزار زیاد کی آواز پر فون بیڈ پر پھینکتی تیزی سے اس طرف گئی جہاں سے ابھی آواز آئی تھی

ہیلو.....؟؟؟دوست

؟؟؟؟عبادت نے ایک دو بار فون کو کان سے ہٹا کر دیکھا جب کوئی جواب نہیں آیا تو فون کو بند کرتی فائل پر جھکی

پاپا

روحی جیسے ہی روم سے باہر آئی اسکو سامنے ہی اپنے مہزار زیاد نظر آیا تو بھاگتی اسکے گلے لگی

ایم سو.....اہپی پاپا آپ آگے، روحی خوشی سے ملتی اسکو بولی جبکہ وہ اپنی بیٹی کو گود میں لیے ہی روم میں آیا اور اسکو خوب پیار کرنے لگا

میری بیٹی نے کہا تھا، تو آج آنا ہی تھا نا، اور ویسے بھی میں اپنی جان کے بغیر زیادہ دن دور بھی نہیں رہ سکتا تھا مہزار زیاد اسکو ایک بار پھر خود سے لگتے نرمی سے بولا

جب بھی وہ اپنی بیٹی کے ساتھ ہوتا، کوئی الگ ہی انسان نظر آتا، ورنہ وہ باقی سب کیلئے کیا تھا، یہ وہ سب لوگ ہی جانتے تھے "

چلو

، جلدی سے بتاوا بھی میرے آنے سے پہلے میری جان کیا کر رہی تھی،

مہزار زیاد اسکے بالوں میں ہاتھ پھرتے اسکو پیار کر رہا تھا، جبکہ وہ اپنے پاپا کے

چہرے کواپنے چھوٹے سے ہاتھوں میں قید کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی

یہ پہلی بار نا تھا، وہ جب بھی اپنے پاپا کے ساتھ ہوتی ایسے ہی کرتی لیکن کبھی بھی اسکے چہرے کواپنے ہاتھوں میں قید نا کر پاتی

اونہہ

پاپا، میں وہ، منہ پر ہاتھ رکھتی جلدی سے زیاد کی گود سے نلکل کر بیڈ پر پڑے فون کی طرف گئی

دوست

ہیلو

،دوست آپ چلی گئی، روحی کو جب جواب نا ملا تو منہ بناتے اپنے پاپا کی طرف دیکھنے لگی

کیا.....؟؟؟ہوا روح

؟؟؟ مہزار اسکو فون کو گھورتے دیکھ بیڈ کے دوسری طرف گیا جہاں پر وہ کھڑی ہوئی تھی

پاپا.....

میری دوست فون پر تھی میں ان سے بات کر رہی تھی

لیکن آپ کی آواز سن میں فون کو ایسے ہی چھوڑتے آپ کے پاس چلی گئی اور وہ فون کو بند کر گئی روحی نے ایک دم رونا شروع کیا تو مہزار زیدا اسکو گود میں لیتے روم کے ٹیرس پر گیا

ارئے.....؟؟؟ میری جان اس میں رونے والی کون سی بات ہے، اگر وہ فون بند کر گئی ہیں تو آپ پھر کر لو، ویسے آپ کچھ زیادہ ہی نہیں اپنی دوست سے پیار کرنے لگی ہیں مہزار نے ناک سکڑتے اپنی جیلسی کو چھپایا

کیونکہ وہ اپنے آفس کے کام کی وجہ سے لندن گیا ہوا تھا، کیوں کہ وہ لندن سے اپنا بزنس یہاں موو کر رہا تھا دو سال ہو گئے تھے اسکو پاکستان میں اپنا بزنس موو کیے ہوئے

اورابھی بھی وہ اپنے بزنس کی وجہ سے لندن گیا تھا چار مہینے سے، جب اسنے روحی کو یہاں کراچی سے لاہور اپنے گھر والوں کے پاس چھوڑ کر جانا ہی بہتر سمجھا

روحی جب لاہور آئی، تو ایک دن اسکی ملاقات عبادت سے ہوئی اب کیسے ہوئی یہ بھی بیان کر دیتی ہوں

روحی کی پہلی ملاقات عبادت سے پارک میں ہوئی تھی، عبادت پارک میں بیٹھی ہوئی تھی وہ روز ہی وہاں اپنے آفس سے واپسی پر پارک میں جاتی تھی، دو بچے آپس میں کھیلتے لڑ پڑے عبادت یہ دیکھتے ان کو سمجھانے لگی اور آپس میں ان کی صلہ کرواتی اپنی جگہ پر واپس آئی

اسی طرح ایک بینچ پر عبادت بیٹھی ہوئی جبکہ سامنے والی جگہ پر روحی بیٹھی اسکو دیکھ رہی تھی

ایسے ہی ہر زور ہونے لگا عبادت جب بھی پارک آتی روحی بس خاموشی سے بیٹھی اسکو دیکھنے لگتی جبکہ عبادت آتے ہی سب بچوں کے ساتھ خوب کھیلتی

عبادت نے بھی یہ بات نوٹ کی کہ وہ بچی ہر روز آتی ہے اور نا کسی کے ساتھ کھیلتی ہے بس ایسے ہی بیٹھی سب کو دیکھتی ہے عبادت نے سوچا کہ اس سے بات کریے لیکن پھر تھبی اسکا ڈرائیور آیا تو روحی چلی گئی

عبادت بھی پھر کبھی بات کرنے کا سوچتی وہاں سے گئی

ایسے ہی اگلے دن روحی پہلے ہی پارک میں آتے اپنی جگہ پر بیٹھی، وہ کب سے عبادت کا انتظار کرتی رہی لیکن

عبادت نا آئی اسکو ڈرائیور لینے کیلئے بھی آگیا تو جانا نہیں چاہتی تھی کہ شاید وہ آجائے لیکن کل کا سوچتی روحی چلی گئی

اگلے دن بھی ایسے ہی ہوا، روحی ہر زور آتی لیکن عبادت نا آتی، ایسے ہی ایک ہفتہ گزا گیا، ایسے ہی جب ایک دن روحی پارک میں داخل ہوئی، تو

اسکو سامنے ہی عبادت اپنے بینچ پر بیٹھی نظر آئی، روحی خوشی سے اسکو دیکھتی اسکی طرف بھاگی جیسے پتا نہیں کون سا خزانہ مل گیا

آپ آگئی میں آپ سے ناراض ہوں، آپ اتنے دن تک کہاں تھی، آپ کو پتا ہے میں نے آپ کا کتنا انتظار کیا، روحی کو تو جیسے موقع چاہیے تھا بولنے کا آتے ہی نان سٹاپ بولنا شروع ہوئی، جبکہ عبادت مسکراتی اس چھوٹی سی پری کو دیکھنے لگی جو اپنے دل کی بات کہتی مصنوعی خفگی سے منہ بناتے واپس اپنے بینچ کی طرف گئی اور اپنی آنکھوں سے گھورتی اپنے لبوں کو گول کر گئی مطلب صاف تھا، میں ناراض ہوں، اب مجھے مناو، عبادت کچھ دیر اسکو ویسے ہی دیکھتی رہی، جبکے وہ اسکو ویسے ہی گھور رہی تھی،

عبادت اپنا ہینڈ بیگ لیتی اسکی طرف گئی اور تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھی، جیسے ہی روحی نے دیکھا جلدی سے اسکی طرف منہ کرتے اسکے چہرے کو تکنے لگی

سوری مجھے نہیں پتا تھا کہ کوئی میرا یہاں انتظار کرتا ہے، عبادت اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے اسکو ہسنے پر مجبور کر گئ

اور ویسے بھی مجھے کچھ ضروری کام تھا جس وجہ سے میں نہیں آسکی، عبادت اسکو خوش دیکھ پر سکون سی اسکے انداز میں مسکرائی

اسطرح عبادت اور روحی کے درمیان ایک تعلق مطلب رشتہ سا بن گیا، روحی تھبی عبادت کو ایک نیا نام دیا آنی عبادت نے بھی اسکو اپنا نام نہیں بتایا جبکہ روحی نے اپنا نام روح بتایا جو اسکا نام تھا

ایسے ہی وہ ہر زور ملتی ساتھ میں باتیں کرتی، جبکہ عبادت اسکے ساتھ کھیلتی بھی، رفتہ رفتہ بات فون تک آئی روحی نے عبادت سے اسکا فون نمبر بھی لیا جس سے اب وہ زور رات کو سونے سے پہلے عبادت سے بات کرتی تھی

♡☆

اوکے چلو جلدی سے اپنی کیا نام ہے مہزار اسکو اٹھائے بازو میں دوسرے ہاتھ میں فون کو لیتے الجھ

ہاں.....؟؟؟ یاد آیا تمہاری آنی، بتاو نمبر کیا ہے ابھی بات کرتے ہیں،

زیاد فون کو دیکھتے روحی کی طرف متوجہ ہوا جو آرام سے اب اسکے شرٹ کے بٹن کو کھول رہی تھی

روح بیٹا میں آپ سے بات کر رہا ہوں وہ جب بھی ناراض ہونے لگتی ایسے ہی کرتی تھی خاموشی سے سب کام کرتی

نہیں

پاپا اب وہ فون پک نہیں کریں گئی ویسے بھی مجھے نیند آ رہی ہے میں صبح ان سے مل لوں گئی روحی نے اپنی مسکراہٹ سے اسکو پر سکون کیا

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

چاچو آپ

یہاں کب آئے وہ ابھی اپنی تہجد کی نماز سے فارغ ہوئی تھی جب اسنے اپنے چاچو کو خود کو دیکھتے پایا

عبادت جائے نماز کو ٹیبل پر رکھتی ان کے پاس ہی بیٹھی جو بیڈ پر بیٹھے کسی سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے

میں بس ابھی آیا ہوں سوچا تم سے بات کر لوں، جیسے ہی حامد نے یہ کہا، عبادت سمجھ گئی کہ وہ کیوں آئیں ہیں

چاچو.... میں

دیکھو عبادت بیٹا زندگی میں بہت بار بہت سی تکلیفوں سے انسان توڑا جاتا ہے، اور مجھے پتا ہے جو کچھ تمہاری زندگی میں ہوا ہے، حامد نے ٹھرتے لفظوں سے کہا

لیکن عبادت اگر زندگی کچھ چھنتی ہے تو کچھ بہت بہتر دیتی بھی ہے یہ سب اوپر والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے

چاچو پلیز

مجھے پتا ہے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں لیکن چاچو میرا آج بھی وہی فیصلہ ہے جو چھ سال سے میں آپ کو سناتی آرہی ہوں عبادت نے یہ کہتے گویا بات ختم کی اور جلدی سے روم سے باہر گئی کیونکہ وہ زاہیان کی آواز سن چکی تھی

اف

اب میں کیا کروں ہوں، حامد مایوسی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

نالائق..... چھوڑو ادھر دو مجھے پریزے ٹی وی لاؤنج میں ریان کے ہاتھ سے مسلسل اپنا لیپ ٹاپ چھین کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی

نہیں

پہلے مجھ سے وعدہ کرو کہ تم میرے نوٹس بناؤ گئی جو یونی میں سرو قاص کو دینے ہیں, ریان نے آئی ابرو اچکائی تو پریزے نے اپنی آنکھوں سے گھورتے سیڑھیوں کی طرف دیکھا جہاں سونیا بیگم ان کی ماں آرہی تھی

امی دیکھے آپ کا نالائق بیٹا مجھ سے کیا بول رہا ہے، پریزے لیپ ٹاپ کو چھوڑتی سونیا بیگم کی طرف گئی جوان کی ان سنی کرتی کیچن کی طرف گئی

امی..... میں آپ سے بول رہی ہوں جب میں کبھی ایسا کچھ کرتی ہوں تو تب تو آپ بہت جلد مجھ پر اپنی گالیوں کے ساتھ جوتے کی برسات کو آتی ہیں، لیکن مجال ہے اگر بیٹا کچھ کرتا دے تو کچھ کہتی ہوں، پریزے اپنی عادت سے مجبور بولی

پریزے، اپنی یہ بکواس بند کرو اور جلدی سے تیار ہو کے نیچے آجاو مجھے آفس جلدی جانا ہے

میں زیادہ دیر تمہارا انتظار نہیں کر سکتا سمجھی، اس سے پہلے سونیا بیگم کچھ کہتی، حامل نے اسکو ہر ڑے ہاتھوں لیتے دوٹوک کہا، تو وہ جو اپنی ماں سے سوال کر رہی تھی اپنے بھائی کے حکم پر سر ہلاتی جلدی سے لیپ ٹاپ لیتی اوپر کی طرف ڈوری

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

حامد تم نے عبادت سے بات کی، جو میں نے کرنے کو کہا تھا، طلال شاہ کھانے کے ٹیبل پر ناشتہ کرتے اپنے چھوٹے بھائی سے محدود گفتگو ساتھ ہی تھے

جبکہ پریزے، ریان، حامل جا چکے تھے پہلے ہی کیونکہ حامل کو آفس میں کچھ کام تھا اور ریان کی گاڑی ٹھیک نہیں تھی جس وجہ سے حامل نے ان کو یونی چھوڑنا تھا

نہیں.....، وہ

؟؟؟ بھائی صاحب مجھے ٹائم نہیں ملا جیسے ہی حامد نے اپنی نظریں جھکے یہ کہا ان کی بیوی نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھا جبکہ ریحانہ بیگم بھی چپ تھی (ریحانہ بیگم، طلال شاہ) کی بیوی کا نام ہے

دیکھو

حامد جیسے بھی کر کے عبادت بیٹی سے بات کرو، کیونکہ بھائی صاحب ہر روز مجھے اس بات کے بارے میں پوچھتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ وہ کچھ غلط سمجھے اسی لیے جیتنی جلدی یہ بات ہو جائے ہم سب کیلئے ہی اچھا ہو گا

ویسے بھی اب شادی سر پر ہے، بہت مشکل سے ہمارے رشتے واپس بہتر ہوئے ہیں میں نہیں چاہتا کہ یہ اب پھر خراب ہوں، ایک مہینے بعد شادی کے فنکشن شروع ہو جائیں گئے، طلال شاہ چائے کا کپ رکھتے اٹھے جانے کیلئے، کیونکہ جو انہوں نے کہنا تھا وہ کہہ دیا تھا

حامد، تم نے بتایا کیوں نہیں اپنے بھائی صاحب کو کہ تم نے بات کی تھی، اس سے پہلے سونیا کچھ کہتی ریحانہ بیگم نے طلال شاہ کے جاتے ہی پوچھا

بھابھی کیا بولتا بھائی صاحب کو کہ میری عبادت ابھی کوئی بات سننے کو تیار نہیں ویسے بھی بھابھی میں نہیں چاہتا اس بار اسکے ساتھ کوئی زبردستی ہو پہلے ہی اسکی زندگی کے فیصلے ہم سب بڑوں نے ہی کیے تھے، جن کی سزا وہ آج تک بھگت رہی ہے حامد نے غصے سے یاد کرتے پانی کا گلاس اٹھایا

مانتی تھی ہوں حامد لیکن تم بھی تو سمجھو کہ ہم ہمشیہ اسکے ساتھ نہیں رہ سکتے سایہ بن کر، اور کوئی کسی کا اپنا نہیں ہوتا، ابھی اسکے سامنے پوری زندگی پڑی ہے وہ کیسے گزرے گئی تنہا

اور یہ تم دونوں اچھے سے جانتے ہو ہمارے معاشرے میں تنہا عورت کا رہنا کتنا مشکل ہے

ریحانہ بیگم جانتی تھی جب تک حامد کو اچھے سے تیار نا کیا گیا تب تک عبادت بھی کسی کی نہیں سننے گئی

ٹھیک ہے بھابھی میں بات کروں گا عبادت سے لیکن ابھی نہیں، پہلے ہم یہ فلک، حامل، زاہیان، کی شادی سے فارغ ہو جائیں پھر عبادت سے آرام سے پوچھوں گا حامد کہتے ہی وہاں سے واک آوٹ کر گیا تھا

اونہہ

کتنی بار کہا ہے کہ اس مانوس عبادت کاتب نام مت لیا کرو جب کوئی اچھا کام کرنے لگتے ہو تم سب جیسے ہی حامد گھر سے باہر گیا، بشری بیگم ناشتے کے ٹیبل پر آتے ہی اپنی کالی زبان سے بولی

کیا ہو گیا ہے بھابھی

، کچھ تو اوپر والے کا خوف کھائیں آپ ایسے اپنی بیٹی کے بارے میں کیسے بول سکتی ہیں، ریحانہ بیگم کو تو غصہ ہی آ گیا ان کی بات پر

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

ہما.....؟

ایسی بھی کیا بات تھی جو تم فون پر نہیں بتا سکتی تھی مجھے، زاہیان آفس میں جانے سے پہلے اسکو ملنے ریسٹورنٹ میں آیا تھا

کیا ہو گیا، اگر آج آپ مجھ سے بات کرنے کیلئے یہاں آ ہی گے ہمانے برا سا منہ بنایا جبکہ وہ پوری طرح بن سور کر آئی تھی اسکے لیے

دیکھو

ہما ابھی میری ایک میٹنگ ہے آفس میں، تو جو بھی بات کرنی ہے جلدی سے کرو، زاہیان نے اسکے سراپے پر ایک چٹکی سی نگاہ ڈالتے اسکی محنت کو پانی میں ملایا

وہ.....؟؟؟زاہیان

وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ بات کیسے شروع کریے، لیکن اب وہ بھی کیا کرتی اسکو بھی فکر تھی اپنی شادی کی

زاہیان ہماری شادی ہو تو جائے گئی نا،

مطلب دیکھو

غصہ مت کرنا، میں وہ

میں نہیں چاہتی عبادت آپی کی وجہ سے پھر کچھ ہو، چھ سال بعد ہماری شادی ہو رہی ہے اگر وہ سب نا ہوا ہوتا تو ہماری شادی بھی تب ہی ہو جاتی

جب

ایک منٹ

اپنی بکواس کو بند کرو، اور مجھے یہ بتاو کہ یہ ابھی ہماری شادی میں

, عبادت کہاں سے آئی زاہیان غصے سے لال ہوتا سپاٹ سے بولا

ہما کی جان پر بنی

وہ میں نہیں، کچھ دن پہلے بشری چاچی کا فون آیا تھا، وہ امی سے کچھ کہہ رہی تھی، کہ عبادت آپی کی وجہ سے سب کچھ ہوا جواب تک ہمارے

وہ میں نہیں، کچھ دن پہلے بشری چاچی کا فون آیا تھا، وہ امی سے کچھ کہہ رہی تھی، کہ عبادت آپی کی وجہ سے سب کچھ ہوا جواب تک ہمارے رشتوں

میں اتنی دوریاں آئی ہیں، ہما ڈرتے بہت آہستگی سے بول رہی تھی، کہیں وہ

اس کے سر نا ہو جائے

ہمامیری ایک بات اچھے سے اپنے پلے باندھ لو، آج تو یہ بکواس کی اگر زندگی میں پھر کبھی عبادت کا نام کسی بھی بات میں آیا تو میں ایک پل بھی سوچوں گا نہیں،

اور وہ کر گزاں گا جو چھ سال پہلے تمہارے بھائی نے کیا تھا، پھر سب کو اچھے سے پتا چل جائے گا کہ غلطی کس کی تھی زاہیان غصے سے کہتا وہاں رو کا نہیں تھا نکلتے چلا گیا تھا

وہ اپنے آنسو روکتی اسکو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

ارئے

محترمہ آپ کچھ زیادہ جلدی آج آفس نہیں آگئی،، عبادت جیسے ہی آفس میں آئی نائلہ اسکے پاس آتے بولی

بس کرو تم.....،، اگر آج دیر ہو گئی تو کیا ہو گیا، ویسے بھی میں کچھ ٹائم کے لیے آئی ہوں

عبادت کسی پیپر زپر سائن کر رہی تھی جبکے نائلہ منہ بناتے اسکو دیکھنے لگی تھی

اچھا.....،،، میں جان سکتی ہوں آپ کی بات کا کیا مطلب تھا، نائلہ اب اسکو فائل کھولتے دیکھ مسکرائی تھی

جی گھر پر شادی ہونے والی ہے میرے بھائیوں کی اور بہن کی

تو بس اسی لیے یہ پورا مہینہ میں آفس سے چھٹیاں لے رہی ہوں عبادت آرام سے کہتی اٹھتی باس کے کیبن کی طرف گئی تو نائلہ منہ کھولے اسکو جاتے ہوئے دیکھنے لگی

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

پریزے میں حیران ہوں تین دن کیلئے تمہارے گھر والوں نے تمہیں ہمارے ساتھ اتنی دور پکنک پر آنے کی اجازت کیسے دے دی

پریزے کی ایک کلاس فلواس کے ساتھ چلتی ابھی ہوٹل میں داخل ہوئی تھی جب ساتھ ہی سوال پوچھا بس اب ایسی بھی بات نہیں کہ میرے گھر

والے ہمیں کہیں آنے جانے نہیں دیتے، ویسے بھی میری آپی نے اجازت لے کر دی کیونکہ میرے پاپا کے ساتھ میری عبادت آپی کو مجھ پر یقین ہے

،پریزے خوشی سے کہتی اب روم کی طرف گئی

وہ تین دن کیلئے اپنی یونی کے سب بچوں کے ساتھ پشاور آئی تھی، ویسے پریزے تمہارے گھر پر تو شادیوں کی تیاریاں ہو رہی تھی نا، اب کی بار بشری نے سوال کیا تھا جبکہ وہ اپنے روم تک آگئی تھیں

ہاں..... جیسے ہی میں یہاں سے واپس گئی، دو دن بعد شادی کے فنکشن شروع ہو جائے گئے، پریزے آرام سے کہتی اپنے بیگ کو کھولنے لگی

ویسے ایک بات بتا، توں نے تو کہا تھا کہ ہم پکنک پر نہیں جائیں گئے، تو اب اچانک ہم ایسے منہ اٹھا کر آگے آپ بتانا پسند کریں گئے ایسے کیوں کیا ؟؟؟....

ابھی وہ اپنے روم میں پہنچے تھے جب زایان بیڈ پر اوندھے منہ گرا تھا، بتاتا ہوں ابھی اتنی بھی جلدی کیا ہے پہلے میں یہاں کا جائزہ تو لے لوں وہ کہتے

ایک دم بیڈ سے اٹھا اور اپنے بالوں میں ہاتھوں کی انگلیاں چلاتے باہر واپس گیا تھا، رحمان بھی منہ بناتے اپنے کام کو لگا تھا

یہاں تو آگیا اب پتا کرنا ہو گا کہ یہ پریزے میڈم کس روم میں ٹھہری ہے وہ آرام سے سوچتے سر کے روم کی طرف گیا

پریزے کے ساتھ ریان کو جانا چاہیے تھا، ایسے ہی تم سب نے جوان بچی کو غیروں کے ساتھ تین دن کیلئے بھیج دیا... ابھی وہ سب رات کا کھانا کھا ہی رہے تھے جب بشری بیگم نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا

ہاں..... چاچو.....، جب میں ایک بار گئی تھی تب تو بابا نے میرے ساتھ زاہیان کو بھی بھیجا تھا، تو اب اس بار پریزے کو اکیلے کیوں بھیجا تانیہ نے بھی منہ بناتے اپنے دل کی بھڑاس نکالی

چلو اس کی کمی رہتی تھی، اس نے بھی اپنی زبان چلادی، زاہیان نے قہر آلودہ نظروں سے اس ماں بیٹی کو دیکھا تھا، جبکہ حامل ریان بھی مشکل سے بیٹھے ہوئے تھے

تانیہ جب تم گئی تھی تب بابا کا فیصلہ تھا،اور جب پریزے گئی ہے تو اسکے پاپا کا فیصلہ ہے بہت فرق ہے دونوں باتوں میں اس سے پہلے کہ کوئی بڑا بولتا عبادت نے یہ کہنا فرض سمجھا جبکہ بشری بیگم کا منہ میں ہاتھ جاتا رکا تھا تانیہ نے بھی ناگواری سے نظریں گھمائی تھیں

چھوڑو عبادت بیٹا اس بات کو آؤ تم بھی کھانا کھالو..... سونیا بیگم نے جلدی سے کہا کیونکہ وہ دیکھ چکی تھی کہ بشری بیگم بولنے لگی ہیں

یہ سب باتیں چھوڑے یہ بتائیں کہ آپ خواتین کی شوپنگ کیسی جارہی ہے ،حامد نے موضوع بدلتے سب کو دوسری طرف کیا

اچھی جارہی ہے، بس کچھ اور شوپنگ کرنی ہے اسکے بعد آپ سب کے کام شروع ہونے والے ہیں سونیا بیگم نے بھی مسکراہٹ سے سب کو مسکرانے پر اکسایا

جی ماما آپ فکر نا کریں، اس بار جو شادی ہو گی ناسارا شہر دیکھے گا ریان نے خوشی سے کہتے فون اٹھایا تھا

بس کرو.....،، یہ شہر والی بات تو اپنے زبان پر بھی نالانا، ہم ابھی چھ سال پہلے کی شادی نہیں بولے جو ابھی تک سب کی زبان پر ہے، آخر تمہاری اس بہن نے.....،،،

بس.....؟؟؟؟، بھابھی اس سے پہلے بشری بیگم اپنی حد پار کرتی حامد غصے سے کہتے کھڑا ہوا تھا جبکے زاہیان، حامل بھی غصے سے کھڑے ہوئے تھے، کتنی بار کہا ہے کہ چھ سال پہلے کی کوئی بات نہیں ہو گی لیکن آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتا، حامد نے غصے سے کہتے ٹیبل پر ہاتھ مارے تھے جس سے سب ڈرے تھے، چاچو.....،، عبادت اپنے آنسو اپنے اندر اتارتی سر نہ میں ہلاتی وہاں سے گئی تھی،

دیکھا طلال.....،، کیسے یہ مجھ سے اپنی بڑی بھابھی سے زبان چلا رہا ہے، ٹھیک کہتے ہیں لوگ جب شوہر اس دنیا میں نا ہو تو سسرال میں پھر کوئی عزت نہیں رہتی بشری بیگم ناٹک کرتی پلو سے آنسو صاف کرتی کھانے سے اٹھتی اندر کی طرف گی تو تانیہ بھی اپنی ماں کے پیچھے گئی

حامد کیا ضرورت تھی ایسے بولنے کی پتا ہے نا کہ وہ.....،،ایک منٹ بھائی صاحب.....،،ہم ہر باران کی ایسی بکواس نہیں سن سکتے،جب بھی کوئی بات ہوتی ہے تو وہ چھ سال پہلے کی ہر بات درمیان میں لے آتی ہیں،ایسے کیوں

حامد بھی غصے میں سپاٹ سے بولے تھے، جبکہ طلال شاہ بے بسی سے بیٹھے تھے سب کا موڈ خراب ہو گیا تھا

" پشاور "

وہ سب اس وقت پشاور کی حسین وادیوں کو دیکھ رہے تھے، آج ان کو یہاں آئے ہوئے دوسرا دن تھا

وہ سب دو گروپس میں موجود تھے ایک لڑکیوں کا جبکے دوسرا گروپ لڑکوں کا

پریزے چل یار وہاں پکس بناتے ہیں، بشری پریزے سے کہتی اسکو دوسری طرف لے گئی، جبکے باقی سب بھی آگے کی طرف گئے، لوکیمرہ تو صدف کے پاس ہے بشری خود کے سر پر چیت لگاتی اسکے ہاتھ سے بیگ لیتی واپس گئی تو وہ آرام سے اس پہاڑوں کو دیکھنے لگی

ہلکی ہلکی ہوائیں چل رہی تھی، ہر طرف خاموشی کا راج تھا سر سبز وادیاں بہت پیاری لگ رہی تھی،

پریزے.....ے.....ابھی وہ کھڑی ان وادیوں کو دیکھ رہی تھی جب ایک دم سے اونچی آواز میں پریزے سن وہ ڈری اور لڑکھڑائی.....، جیسے وہ ڈری پہاڑی سے اسکا پاوں پھسلا لیکن اس سے پہلے وہ گرتی کسی نے مظبوطی سے اسکا ہاتھ تھاما

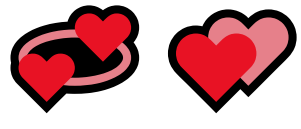
جیسے ہی اسکو لگا وہ نہیں گری فٹ سے آنکھوں کو کھولے سامنے دیکھا تو زایان آرام سے اسکو دیکھ مسکرا رہا تھا، تبھی اس نے پریزے کو اپنی طرف کھینچا تو وہ کسی ڈور کی مانند اسکے قریب آئی

جبکے جلدی سے اس سے دور ہوئی، تم یہاں کب آئے وہ اپنے آپ کو نارمل کرتی مصنوعی حیرانگی سے بولی

کیوں یونی صرف تمہاری ہے، میری نہیں، تم آسکتی ہو میں نہیں زایان بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا کہتے اسکو گھورا تھا

تم آئے تو پھر عائشہ ساتھ کیوں نہیں آئی پریزے نے اب کی بار ناگواری سے کہا، ریان کہاں ہے زایان نے آرام سے پوچھا، وہ تو گھر پر ہے پریزے نے اسکی توقع کے مطابق جواب دیا

ہاں تو ویسے ہی عائشہ بھی گھر پر ہے سمجھی وہ کہتے ہی دو قدم اسکے قریب ہوا تھا، سیدھے سیدھے نہیں بول سکتے پریزے غصے سے کہتی آگے گئی تو وہ بھی مسکراتے اس کے پیچھے گیا



ویسے مہراز میں نے سنا ہے کہ آنٹی تیرے لیے کوئی اچھی سی لڑکی کو پسند کر چکی ہیں ابھی وہ دونوں میٹنگ روم سے باہر سیدھے مہراز کے آفس میں آئے تھے

جب ولید نے موقع دیکھ بات شروع کی، ہاں یار اس بار میں اپنے ماں باپ کو کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا، وہ بار بار مجھ سے پوچھتی تھی شادی کے بارے میں، اسی لیے میں نے ان کو بول دیا جو آپ کو لڑکی پسند ہو گئی میں اس سے شادی کر لوں گا بدلے میں ایک شرط رکھی

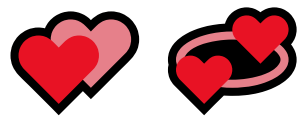
مہراز نے کہتے کافی کا حکم دیا، مطلب.....،، ولید نے حیرانگی سے پوچھا، میں نے شرط یہ رکھی کہ جو بھی لڑکی آپ پسند کرو، وہ میری روحی کو ماں کی طرح پیار دے بس.....،،، مہراز نے بیان کرتے بات ختم کی

ہو آئی سی،، چلو یہ تو اچھا ہوا تم ملے اس لڑکی سے جس کو انہوں نے " تمہارے لیے پسند کیا.....، تبھی ولید کے دماغ میں دوسرا سوال آیا جبکہ کافی بھی روم میں آچکی تھی

ایک بات بتا، یہ تمہیں کس نے بتایا کہ لڑکی پسند کرلی ہے، یہ بات مجھے تو نہیں بتائی کسی نے میں گیا بھی تھا، مہراز زیاد شاہ نے الجھے لہجے میں پوچھا وہ کل میری تمہارے بڑے بھائی حیدر سے بات ہوئی تھی تو باتوں باتوں میں یہ تمہاری شادی والی بات آگئی تو انہوں نے بتایا مجھے

ولید کافی کا سپ لیتے آرام سے بولا

اچھا مجھے تو نہیں پتہ یہ ابھی.....،، خیر ابھی گھر پر میری بہن کی شادی ہونے والی ہے میں جلدی سے یہ کام ختم کرنا چاہتا ہوں اور لاہور جانا چاہتا ہوں اس بار نہیں چاہتا کوئی بھی رشتہ خراب ہو پہلے ہی ہمارے خاندانوں کے رشتے داروں میں بہت کچھ ہو چکا ہے "مہراز کہتے ہی فائل دیکھنے لگا تو ولید بھی کام کی طرف متوجہ ہوا



یااللہ میری مدد فرما.....،اب میں کہاں جاوں گئی، پریزے اندھیرے کو دیکھ اور خوف میں گھبرائی

آج ان کا یہ تیسرا دن تھا پکنک کا اور کل سب واپس جانے والے تھے

آج سب پکنک کا دن گھومنے کیلئے پشاور کے ایک آبائی گاوں میں آئے تھے

سب ٹیچرز نے ان کو بتایا تھا کہ یہاں کے لوگ کچھ پرانے آداب کے ہیں

کچھ بھی برا مان سکتے ہیں اسی لیے وہ سب مکمل اپنے روایتی لباس میں اچھے

سے حجاب کر کے ہی آج اس گاوں میں آئیں تھے

وہ شام ٹائم تو سب کے ساتھ تھی، لیکن پھر وہ کچھ گاوں کی عورتوں کو دیکھ

خوشی سے ان کے پاس آگئی، پریزے کو ان کا لباس بہت پسند آیا تھا جس

وجہ سے وہ ان کے ساتھ ہی چلتی گاوں کے ایک چھوٹے سے بازار تک آگئی

جیسے ہی ٹائم کا احساس ہوا، وہ واپس بھاگی لیکن اب اسکو راستہ نہیں مل رہا تھا

، وہ پاگلوں کی طرح بھاگتی پوری طرح گم ہو چکی تھی

میڈم پلیز کچھ کریں، وہ کہیں بھی نہیں مل رہی، بشری گھبراہٹ سے ادھر

ادھر چکر لگا رہی تھی وہ لوگ گاوں سے باہر کچھ فاصلے پر دوسرے گاوں

میں پریزے کو ڈھونڈ رہے تھے

کسی کو یاد نہیں تھا کہ وہ کب ان کے ساتھ نہیں تھی سب کو لگا جب وہ گاوں سے نکلے تو وہ ساتھ تھی جیسے ہی وہ دوسرے گاوں سے نکلنے لگے تو پتہ چلا پریزے ساتھ نہیں ہے

تھبی سے وہ سب اسکو اسی گاوں میں ڈھونڈ رہے تھے، لیکن کسی کو نہیں پتہ تھا وہ پہلے ہی گاوں میں ان سے الگ ہو چکی تھی

یار یہ زایان پتہ نہیں کہاں چلا گیا ہے، ایک تو یہاں فون بھی کام نہیں کر رہا ،ایک دوست دوسرے سے کہہ رہا تھا

محترمہ کیا ہوا.....؟؟؟ پریزے ابھی گاوں سے باہر نکلتی دوسری پہاڑیوں کی طرف نکل آئی تھی جب وہاں پتھروں پر بیٹھے چند آوارہ لڑکوں نے اسکا پیچھا کرتے اسکو پکارا تھا

پریزے اپنا دوپٹہ سنبھالتی تیزی تیزی سے قدم اٹھانے لگی تھی

وہ لوگ بھی تیز تیز چلتے اسکے پیچھے بھاگے تھے، جب پریزے بھی بھاگتی پیچھے ان کو دیکھ رہی تھی،

اچانک سے وہ زور سے کسی سے ٹکرائی لیکن جلدی ہی خود کو سنبھالتی پیچھے ہوئی، جیسے ہی آگ کی مشعل کی روشنی اسکے چہرے پر پڑی، پریزے روتے حیرانگی سے بھاگتے اسکے گلے لگی تھی

تھینک گاڈ زایان تم مجھے مل گئے، وہ روتے مشکل سے بول پائی تھی، جبکے وہ مضبوطی سے اسکی شرٹ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں بھیچ چکی تھی

زایان بھی اسکی حالت کو سمجھتے آرام سے اسکو خود سے لگائے غصے سے پیچھے دیکھنے لگا تھا وہ سب لڑکے بھی وہاں آپہنچے تھے جبکہ وہ حیرانگی سے دونوں کو دیکھ رہے تھے

میں آگیا ہوں ناپریزے وہ اسکو خود سے لگائے سرگوشیوں کی طرح بول رہا تھا جبکے آنکھوں میں غصہ کسی آگ کی طرح ان کو جلانے کیلئے بے تاب تھا

استغفار یہ کیا چل رہا ہے، ابھی وہ سب لڑکے بھی ایسے ہی کھڑے تھے

جب اس گاوں کا کوئی سردار اچانک سے کچھ آدمیوں کے ساتھ نمودار ہوا

پریزے نے ڈرتے زایان سے الگ ہوتے سامنے دیکھا تھا بہت سے لوگ اسکو زایان کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے

سائیں یہ لڑکا اس لڑکی کو کہیں سے بھاگا کر لایا ہے ان آوارہ لڑکوں میں سے ایک نے جلدی سے اپنی طرف سے بات رکھی، تو زایان نے اور پریزے نے شاکڈ سے انداز میں خود کو دیکھا

ان دونوں کو جلدی سے ڈیرے پر لے آو، ابھی پنچایت میں فیصلہ ہو گا دونوں کا، وہ سائیں اپنے بندوں کو حکم دیتا آگے گیا جبکے اسکے آدمیوں نے زایان کو پکڑتے آگے بڑھے تو پریزے بھی ڈرتی ساتھ ہی چلی جبکے زایان مسلسل ان کو بول رہا تھا کہ آپ کو غلط بتایا ہے لیکن کسی نے بات نہیں سنی میں جان سکتا ہوں مجھے یہاں بند کیوں کیا ہے، اور پریزے کہاں ہیے اگر کسی نے اسکو ہاتھ لگایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا زایان جو آدمی اسکو کھانا دینے آیا اسکو گریبان سے پکڑتے جھنجھلاہٹ سے بولا

تو وہ لڑکا ڈرتے آرام سے اس سے دور ہوا، تم کو اب کوئی نہیں بچا سکتا وہ آدمی زایان کو دیکھتے اسکے قریب ہوا

یہاں کی روایت ہے اگر کوئی لڑکا کسی لڑکی کے ساتھ ایسے پکڑے جائے تو یہ سب ان دونوں کو مار دیتے ہیں، اور اگر کوئی میاں بیوی ہوں تو ان کو پھر بھی چھوڑ دیتے ہیں

اب تم بتاو کہ تمہارا اس لڑکی سے کیا رشتہ ہے، وہ اپنی بات مکمل کرتا سوالی انداز میں قریب ہوا

کہاں پھنس گیا میں، یہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ یہاں کے لوگ کیسے ہیں، اب کیا کروں میں، وہ اپنے سر میں ہاتھ ڈالے سوچنے لگا، وہ آدمی اسکو ایسے چپ دیکھ واپس گیا

پریزے اشک بعد میں بہا لینا، پہلے میری بات سنوں....، جیسے ہی وہ آدمی روم سے گیا زایان تیزی سے ساتھ والے روم میں گیا، کیونکہ پریزے کو وہاں بٹھایا گیا تھا

زایان مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے، اسکے رونے میں اور تیزی آئی تھی، پریزے یار رونے والی کیا بات ہے، ایسے ہو جاتا ہے تم فکر نہ کرو میں ہوں ساتھ ابھی جو بولنے والا ہوں، وہ دھیان سے سنوں.....، زایان نے کہتے اسکو ساری بات بتائی

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے زایان.....؟؟ کبھی بھی نہیں میں کوئی ناٹک نہیں کرنے والی، پریزے بھڑکتی غصے میں آئی

ٹھیک ہے، پھر تیار ہو جاو مرنے کیلئے، کیونکہ کوئی اور طریقہ نہیں ہے، بیوی کا چھوٹا سا ناٹک نہیں کر سکتی، چلو میرے ساتھ مر تو سکتی ہو نا، زایان کہتے واپس پلٹنے لگا، تو

رکو.....، ٹھیک ہے، بس ہم جلدی سے یہاں سے نکلے گئے، پریزے منہ بناتے دو ٹوک بولی، تو وہ اسکی یہ ادا دیکھ مسکرا گیا

بتاو.....، کون ہو تم دونوں اور اس گاوں میں کیسے آئے، پنچایت میں بیٹھے ایک بزرگ نے سوال کیا جبکے سب مرد آس پاس کھڑے ہوئے تھے

پریزے ڈرتی زایان کے پیچھے ہوئی جبکہ زایان بھی سب کو دیکھتے آرام سے بولا

ہم اس گاوں میں گھومنے کیلئے آئے تھے، پھر بازار میں میری بیوی مجھ سے الگ ہو گئی، تو بس اسی کو ڈھونڈ رہا تھا، میں.....ابھی وہ ملی ہی تھی جب آپ سب وہاں آ گئے اور ہمیں یہاں لے آئے مطلب تم بول رہے ہو یہ تمہاری، لو گائی ہے تیرے گھر والی.....، دوسرے آدمی نے غور سے دیکھتے سوال داغا

ہاں میری لو گائی.....گھر والی ہے اگر آپ سب کے سوال ختم ہو گئے ہیں تو ہم جائیں.....، زایان ایک دم تیزی سے بولتے پریزے کا ہاتھ پکڑا آگے ہوا تو کچھ مرد آگے ہوئے راستے میں

اتنی بھی جلدی کیا ہے، پہلے اپنا نکاح نامہ دکھاو.....، پھر یہاں سے عزت کے ساتھ اپنے گھر جاو پنچایت کے تیسرے سردار نے سوال رکھا،

ہاہاہا

کیا آپ سب میرے ساتھ مذاق کر رہیں ہیں، کون بے وقوف ہے جو اپنے ساتھ اپنا نکاح نامہ رکھتا ہو، میں تو نہیں لا یازایان نے سب پر ہنستے انکو اور گہرائی میں ڈالا

دیکھا سائیں میں نے کہا تھا نا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے، دیکھا آپ سب نے، یہ اس کی بیوی نہیں ہے، یہ لونڈھا اس لونڈی کو بھاگا کر کہیں لے کر جا رہا تھا، ان آوارہ لڑکوں میں سے ایک آگے ہوتا بولا

دیکھے میں کوئی جھوٹ نہیں بول رہا، اب ہمیں کیا پتہ تھا ایسے راستے میں کوئی مصیبت پڑ سکتی ہے، اگر پتہ ہوتا تو ضرور اپنے ساتھ نکاح نامہ رکھتا،، زایان بہت اچھی طرح ایکٹنگ کرتے سب کو سوچ میں ڈالنے لگا

چلو پھر کیا ہو گیا سائیں اگر ان کے پاس نکاح نامہ نہیں ہے، ایک بار پھر ان کا نکاح سب کے سامنے پڑھوا دیتے ہیں، اس سے ہم سب کو تسلی بھی ہو جائے گی اور یہ لوگ بھی آزاد

ان آوارہ لڑکوں میں سے ایک اور لڑکا غیض سے پریزے کو دیکھتے مسکرایا تھا

جبکہ زایان اور پریزے نے حیرانگی سے اس دوسرے کی طرف دیکھا تھا،

ٹھیک کہا، جلدی سے ایک مولوی کو بلایا جائے

تب تک ان دونوں کو ایک کمرے میں بند کر دو، ابھی بھی وقت ہے سچ بتا دو ورنہ تیار ہو جاو، گاوں کا بڑا سائیں کہتے اٹھا تھا جبکہ ان دونوں کو ایک روم میں بند کیا گیا

میں بتا رہی ہوں، زایان میں یہ نکاح نہیں کروں گی، جیسے ہی وہ آدمی ان کو بند کرتے گیا، پریزے سخت لہجے میں بولی، دیکھو پریزے مجھے بھی پتا ہے لیکن اب کیا کر سکتے ہیں زایان اسکو ایسے دیکھ آرام سے بیٹھا تھا

کیا مطلب ہے تم کیا کر سکتے ہو، تم نے ہی جھوٹ بولا نا تو اب جا کر سچ بتاو، سب کو کہ ہم یونی کے بچے ہیں تم صرف

میرے کزن ہو وہ بھی ایسے کہ ،ہر وقت کچھ نا کچھ خراب ہی کرتے ہو،
پریزے اسکو آرام سے بیٹھا دیکھ اور غصے میں آئی تھی
اچھا مطلب کیا ہے تمہارا ابھی مصیبت میں کون تھا تم کے میں ،ایک تو
تمہارے لیے میں واپس یہاں آیا اور تم میڈم واہ.....، بھلائی کا تو زمانہ ہی
نہیں رہا، زایان اسکو یوں گھورتے دیکھ فون پر سنلر دیکھنے لگا
زایان.....پلیز کوئی حل سوچو، اگر گھر پر کسی کو پتہ چلا تو بہت برا ہو گا پہلے
ہی سب رشتے بہت دور ہیں، میں نہیں چاہتی اور کچھ برا ہو پریزے کی آواز
نم سی ہوئی تھی
دیکھو پریزے میں بھی نہیں چاہتا، کہ کچھ برا ہو، اگر ہم نکاح کر لے گئے،
دیکھو پہلے میری پوری بات سن لو اسکے بعد کچھ بولنا، وہ اسکے پاس نیچے
بیٹھتے اسکے ہونٹوں پر انگولی رکھ گیا

اگر آج ہم نکاح کرتے ہیں، تو میں وعدہ کرتا ہوں یہ بات کبھی کسی کے سامنے نہیں آئے گئی، اور یہاں سے واپس جانے کے بعد ہم جاتے ہی طلاق لے کر آزاد ہو جائیں گئے

تم مجھ پر یقین کر سکتی ہو، زایان نے آرام سے اپنی بات کہتے ہاتھ ہٹایا، تو وہ بھی اسکی طلاق والی بات پر سوچنے لگی

مطلب تم بول رہے ہو، صرف نکاح ہم یہاں سے بچنے کیلئے کریں گئے، اور جاتے ہی سب کچھ ختم، پر یزے اسکی بات کو سمجھتے، کچھ ہلکی پھلکی سی ہوئی ہمممم

وہ بھی جلدی سے سر کو ہاں میں ہلانے لگا، ٹھیک ہے، دیکھو زایان میں یقین کر رہی ہوں، ہم یہاں سے جاتے ہی الگ ہو جائیں گئے، پر یزے اب کی بار انگولی اٹھاتے متحیر سے انداز میں بولی

ہاں یار جاتے ہی تم کون میں کون، اور ویسے بھی مجھے بھی تمہارے ساتھ رہنا کا کوئی شوق نہیں ہے، کوئی پاگل ہی ہو گا جو تم سے شادی کرے گا

پھر ساری زندگی جھلے گا، زایان نے کہتے اپنے شانے اچکائے جبکہ چہرے پر مسکراہٹ عیاں تھی

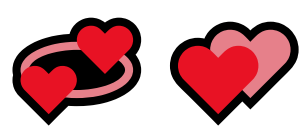
اچھا تو تمہیں بھی کوئی بچاری بھوتنی ہی ہو گئی، جو شادی کے بعد ساری زندگی تمہارا ایسا سڑا ہوا چہرہ برداشت کرے گئی، پریزے نے تو کبھی چپ رہنا سیکھ ہی نہیں تھا

چلو اس سے پہلے زایان کچھ آگے کہتا، ایک آدمی روم میں داخل ہوتے بولا تو وہ دونوں ہی بحث کو چھوڑتے باہر گئے

چلو جلدی سے اپنے نام بتاو، مولوی نے جیسے ہی پوچھا، زایان نے سب کچھ تفصیل سے بیان کیا

اور پھر کچھ دیر میں ہی دونوں کا نکاح پڑھیا گیا

جیسے ہی دونوں نے قبول ہے، دونوں کی راہے ایک ساتھ جوڑ دی گئی تھی

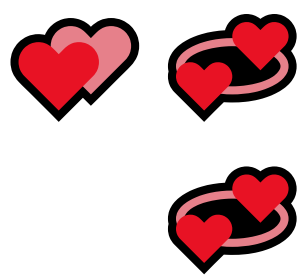


جیسے ہی نکاح کی تقریبات ختم ہوئی، وہاں کے سائیں نے دونوں کا نکاح نامہ اور جو پکس لی تھی، ان کے ہاتھ میں رکھی اور یہاں سے جانے کی اجازت دی

زایان اور پریزے وہاں سے ایسے بھاگے جیسے کسی بہت بڑی قید سے ان کی رہائی ہوئی ہو

ابھی وہ گاوں سے باہر جانے والے راستے پر تھے جب، ان کے یونی کے لوگ بھی وہاں ہی ان کو ملے

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے آرام سے ان کے ساتھ ہوٹل کی طرف گئ



جیسے ہی پریزے گھر واپس آئی، آتے ہی شادی کی خوشی میں سب بھول گئ ،اور شادی کی تیاریوں میں سب کے ساتھ بزی ہوئی

مہندی کا فنکشن ہونے والا تھا، مہمان بھی آنا شروع ہو چکے تھے، شادی خاندان کے بچوں کی تھی تو، طلال شاہ اور مصطفی شاہ نے ایک ساتھ ہی سب فنکشن کرنے کا سوچا تو حامد نے بھی ہاں میں ہاں ملادی تو بس پھر مہندی کا فنکشن طلال شاہ ہاوس میں رکھا گیا

جس وجہ سے مصطفی شاہ کی پوری فیملی صبح سے یہاں آئی ہوئی تھی،

مرد حضرات اپنی ساری تیاریوں سے فارغ ہو کر باہر لان میں اپنا ہی ٹولا بنائیں بیٹھے تھے جبکے اس بار چھ سال بعد حامد کو ان کی ٹانگ کھینچنے کا موقع ملا تو وہ بھی خوب سب کی خبر لے رہا تھا

جبکہ ادھر افشین بیگم، ریحانہ بیگم، اور سعدیہ بیگم لڑکیوں کو ڈانٹنے میں لگیں ہوئیں تھیں، جن کی تیاری ہی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی لڑکیاں جلدی جلدی کا شور مچانے لگی تھی، اور کچھ مائیں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے تنگ تھیں

کسی کا بچہ ماں کی گود سے نیچے نہیں اتر رہا تھا اور کسی کو ابھی فیڈر چاہیے تھا
اور کوئی اپنی ماں سے کپڑے نہیں پہن رہا تھا
سویا نے تو اپنے والے کو دولگادی تھی، سویا فلک کی بہن طلال شاہ کی بڑی
بیٹی' جس کی شادی اپنی پھوپھی سعدیہ کے بیٹے ابو بکر سے ہوئی ہے
جبکہ رابعہ کی بیٹی عشاء لپسٹک کھولے شیشیے کے سامنے کھڑی اپنے منہ کو
نئے ہی ڈیزائن سے نواز رہی تھی
آپ سب کو رابعہ کا تو پتہ ہی ہے کہ وہ کون ہے اور کس کی بیوی اور بہو ہے
جیسے ہی رابعہ نے اپنی بیٹی کو دیکھا غصے سے اسکو بھی اچھے سے صاف کیا،
مجال ہے جو ذرا سا ہمیں انجوائے کرنے دیں، اور جو ان کے ابا ہیں ان سب
کو تو جیسے ان سے آزادی ملی ہوئی ہے وہ اپنے ہی ہنسی مذاق میں لگے ہوئے
ہیں، مجال ہے کہ کوئی آیا ہو اور بولا ہو کہ بیگم تھوڑی دیر کے لیے بچے
میرے پاس چھوڑ دو

رابعہ غصے سے عشاء کا منہ صاف کرتے بھڑکی تھی، کیا رابعہ وہ لوگ کبھی ایسا بول سکتے ہیں بھلا، وہ تو خود ان بچوں سے بھاگتے ہیں سویا نے بھی منہ بتایا

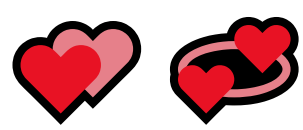
جبکہ فلک، اور ہما دونوں ہاتھوں پر مہندی لگائے دانت نکال رہی تھی،

ہاں..... ٹھیک..... جا..... رہی ہو..... تم دونوں میڈم.

.....اگلے سال تم دونوں بھی اسی لائن میں ہو گئی، سویا نے ان دونوں کو دانت نکالتے دیکھ کر چھڑا تھا

تو وہ دونوں جھنیپ سی گئی.....، اسی وقت پریزے روم میں آئی..... سویا آپی جلدی کریں، فلک آپی اور ہما آپی کو لے آو.....، وہ جھپاک سے کہتے باہر گئی

ہیں.....، یہ بھی آج ٹائم سے پہلے تیار ہو گئی، جلدی جلدی کرو سویا کہتے خود بھی جلدی جلدی کرنے لگی



شکر ہے جو تم آ گئے، مجھے لگ رہا تھا کہ مجھے جانا پڑے گا، جیسے ہی مہراز زیاد شاہ گاڑی سے باہر آیا،

حیدر اسکے قریب آیا جبکہ وہ روحی کو گود میں اٹھا چکا تھا،

ارے وا

ہماری روحی تو تیار ہو کر آئی ہے حیدر اسکے گال پر کس کرتے خوش ہوا جبکے

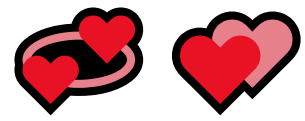
مہراز زیاد نے ایک نظر پورے لان کو دیکھا تھا

بھائی آفس کا کام بہت زیادہ تھا، اور کچھ ورکرز چھٹی پر تھے جس وجہ سے مجھے میٹنگ کے پیپرز ملنے میں دیر ہو گئی

مہراز نے کہتے ہی ٹائم دیکھا تھا، اچھا چلو سب سے مل لو، پاپا بول رہے تھے .....بس اسی لیے.....وہ کہتے آگے گئے

چلو روحی کو میں اندر چھوڑ دیتا ہوں حیدر اسکو ایسے مہراز کو تنگ کرتے دیکھ بولا

نہیں بھائی آپ رہنے دو.....، میں خود ہی لے جاتا ہوں وہ کہتے اٹھا تھا اور اندر کی طرف بڑھا تھا



آپا کیا ہوا، کہاں کھوئی ہوئی ہیں، آپ ابھی تھوڑی دیر بعد ہی مہندی کا فنکشن شروع ہونے والا تھا

جب ریحانہ بیگم اور افشین بیگم سعدیہ بیگم کے پاس بیٹھی تو ریحانہ بیگم ان کو کھوئی ہوئی دیکھتی پوچھنے لگی

کہیں نہیں ریحانہ میں نے کہاں گم ہونا ہے، بس ایسے ہی سب کو ہنسی خوشی دیکھ رہی ہوں، ماشااللہ سے عبادت بہت پیاری لگ رہی ہے

اسکو ہی دیکھ رہی تھی، کہ کتنی پیاری ہماری بچی ہے، اور کتنی کم عمر میں اسکے ساتھ اتنا کچھ ہو گزر گیا

سعدیہ بیگم افسردہ سے انداز میں بولی،

.....تو افشین نے بھی مایوسی سے چہرے کو جھکایا

ہاں آپا یہ تو ہے، لیکن ہم بھی کیا کر سکتے ہیں زندگی اسی کا نام ہے، کسی کو بہت خوشی مل جاتی ہے، تو کسی کو کم عمر میں ایسے درد مل جاتے ہیں

لیکن آپا مجھے پوری امید ہے، کہ اوپر والے نے اسکے لیے بہت بہتر کچھ سوچ رکھا ہو گا' ریحانہ بیگم کوئی بھی امید کھونا نہیں چاہتی تھی

آمین.....، ایسا ہی ہو.....، وہ بھی دعا کرتے سامنے دیکھنے لگی جہاں پر سب لڑکیاں دلہنوں کو ایک ساتھ لا رہی تھی

افف

عبادت آپی مہندی والی پلیٹوں کو پتہ نہیں ماما نے کہاں رکھ دیا ہے، کہیں بھی نہیں مل رہی مجھے،

پریزے پورے روم کو دیکھتی عبادت کے سر پر سوار ہوئی تھی

آخر کو اب کی ساری ذمہ داری ان دونوں کے سر تھی تیاری کی.....،

پریزے دھیان سے دیکھو مل جائیں گئی، عبادت خود کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھی

پریزے پھر سے منہ بناتی واپس ایک بار پھر اچھے سے دیکھنے لگی
شکر ہے.....، مل گئی، جیسے ہی پریزے کو مہندی کی پلیٹ ملی وہ خوشی سے
کہتی، اپنا شرارہ سنبھالتی تیزی سے باہر گئی
چاچی پہلے مہندی کی پلیٹس نہیں مل رہی تھی اور اب کینڈلز کہاں رکھی
ہیں نہیں مل رہی ہیں سارا گھر چھان مارا میں نے عبادت چاچی کے پاس آکر
بولی جو خود ابھی تیار ہونے لگی تھی
کیا عبادت ادھر کیچن میں دیکھو وہاں ہی رکھی تھی
دیکھ لیا ہے نہیں ملی.....، عبادت جھنجھلاتے ہوئے بولی.....تو کسی
سے کہہ کر دکان سے منگوالو.....اب اور کیا ہو سکتا ہے، اب اسکے چکر میں
فنکشن تو خراب نہیں کر سکتے.....انھوں نے آرام سے مشورہ
دیا.....تو وہ جلدی سے کسی کو دکان پر بھیجنے کیلئے باہر کی طرف گئی

اس نے باہر دیکھتے گہرا سانس لیا،اور یہاں پر سب مرد حضرات بیٹھے تھے اس طرف بڑھی.....،ویسے توسب تیاری مکمل تھی،بس اب مہندی کی پلیٹوں پر کینڈلز لگانی رہ گئی تھی

شام کا وقت رات میں پوری طرح بدلا ہوا تھا،لیکن جدید طریقے سے کی گئی اریجمنٹ اور لائٹنگ میں ہر چیز بہت واضع لگ رہی تھی،باہر آئی تو سب مرد حضرات آرام سے گول دائرے کی شکل میں ایک ساتھ بیٹھے اپنی ہی باتوں میں لگے ہوئے تھے

وہ ریان کو دیکھتی آرام سے چلتی اس طرف بڑھی

عبادت.....اس سے پہلے وہ وہاں جاتی،زاہیان نے اسکو روکا.....، کہاں جا رہی ہو،وہ اسکو اوپر سے نیچے تک دیکھتا مسکراتا ہوا بولا

اچھا ہوا تم مل گئے،ریان کو بولو،کہ دکان سے کچھ کینڈلز ہی لادے پہلے والی مل نہیں رہی،عبادت نے ازحد سنجیدگی سے کہتے اسکو دیکھا،جو خاموشی سے اسکو تکنے میں لگا ہوا تھا

ایسے کیا دیکھ رہے ہو،،عبادت نے حیرانگی سے اب کی بار دیکھا تھا اسکو

.....،دیکھ رہا ہوں کہ یہ کون سی عبادت ہے، بہت پیاری لگ رہی ہو، تم ماشااللہ سے اللہ تمہیں بری نظر سے اور برے لوگوں سے بچائے، زاہیان نے آخر کی بات پیچھے تانیہ کو آتے دیکھ کہی

شکریہ جی.....اگر ہو گیا ہو تو پلیز اسکو میرا یہ کام بول دینا، وہ کہتے پلٹی تھی

ایک منٹ.....،،اسنے کہتے ہی ہاتھ پکڑتے اسکو روکا تھا، اور جلدی سے فون کو کھولا تھا

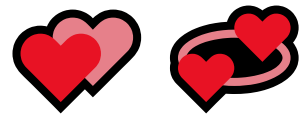
یہ یادگار ایک پک تو بنتی ہے، زاہیان نے کہتے اسکو مسکرانے کا اشارہ کیا، تو وہ گھور کر اسکو دیکھنے لگی

میرے بغیر.....،ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا، حامل کہتے ہی پاس آیا تھا

جبکہ زاہیان اور عبادت کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی، تبھی زاہیان نے تینوں کی یادگار یہ تصویر فون میں کیچ کی تھی

ہو گیا اب جاو، وہ خود کا لہنگا سنبھالتی واپس گئی تھی





مہراز بیٹا تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، سعدیہ بیگم اسکو پیار کرتے بولی تھی

جبکہ افشین بیگم اور ریحانہ بیگم بھی پاس ہی موجود تھی

میں بھی آج اتنے سالوں بعد سب سے مل کر بہت اچھا فیل کر رہا ہوں پھوپھی جان، وہ بھی سچ میں آج بہت خوش تھا سب سے مل کر، اسکو لگا نہیں تھا کہ وہ اتنا اچھا فیل کرے گا یہاں آکر

عبادت

تبھی سونیا نے آواز دی، اسکی نظریں بلا جھجک اسطرف گئی، جس راہگیری سے آواز آئی تھی، عبادت نام کتنا سنا تھا اسنے.....، چھ سال پہلے.....، کیا کچھ تھا دل کیا ایک بار وہ بھی اسکو دیکھے

لیکن.....، شاید وہ جا چکی تھی، مہراز زیاد بھی اپنا فون دیکھتا اٹھا تھا

امی روحی کہاں ہے، نظر نہیں آرہی یہاں.....، وہ جیسے گیا تھا ویسے ہی واپس آیا تھا، اسنے کہاں جانا ہے بیٹا یہاں ہی ہو گیٔ.....، افشین بیگم نے مسکراتے ادھر ادھر دیکھا

تم ایسے کرو وہ رہی رابعہ.....،،، اس سے پوچھ لو، تھوڑی دیر پہلے اس کے پاس تھی افشین بیگم نے اسکو ایسے بے تاب دیکھ رابعہ کا بتایا تو وہ تیزی سے اپنی بھابھی کی طرف گیا

بھابھی روحی کہاں ہے، اسنے جلدی سے دریافت کیا....، وہ ابھی تو پریزے کے ساتھ تھی، تم فکر نہیں کرو، مہراز وہ سب کے ساتھ یہاں انجوائے کر رہی ہے، رابعہ اسکو ایسے کھڑے دیکھ اطمنان سے بولی، تو وہ بات کو سمجھتے

ہنکار بھرتا وہاں سے گیا

چلو یہ کام بھی ہو گیا، ایسے کرو عبادت اب تم جا کر سب لڑکیوں کو لے آو،
سویا مہندی کی پلیٹوں پر کینڈلز لگاتے مصروف سے انداز میں بولی' تو وہ اپنے
لہنگے کو سنبھالتی باہر کی طرف گئ
ابھی وہ کچھ ہی چلتے ایک راہگیر کی طرف مڑی تھی، جب کسی نے اسکے لہنگے
اور دوپٹے کو کھینچا، لیکن شاید وہ اسکو روکنے میں ناکام ہوئی تو اگلی بار اس نے
زور سے اسکے لہنگے کو پکڑا
جیسے ہی عبادت کو احساس ہوا، کہ کسی نے اسکو ہاتھ لگایا، تو عبادت ڈرتے
جلدی سے پیچھے پلٹی.....، رو....روحی.....'عبادت روحی کو دیکھ
خوش اور حیران دونوں ہوئی
جبکہ روحی تو خوشی سے اسکو گلے لگانے کیلئے اپنی چھوٹی سی بانہوں کو کھولے
ایسے کھڑی ہوئی جیسے وہ اسکی ماں ہو
عبادت اسکو ایسے دیکھ جلدی سے جھکی اور اسکو اپنی گود میں لیتے خوشی سے
اپنے ساتھ لگا گئ جبکہ اسنے بھی اسکو بہت پیار کیا،

روحی آپ مجھے بتاو، آپ یہاں کیسے 'عبادت اب اسکو مسلسل چومتے پوچھ رہی تھی، واہ.....، روحی تو بہت پیاری لگ رہی ہے، عبادت اسکے اپنے جیسا گنگا پہنے دیکھ بولی

میں آنی یہاں پر اپنے پاپا کے ساتھ آئی ہوں 'آپ کو پتا ہے؛ میں نے آپ کو نیچے دیکھا تھا، پھر مجھے لگا میں نے ایسے ہی کسی اور کو دیکھا، لیکن پھر آپ آئی تو میں آپ کے پیچھے پیچھے آگئی

روحی ایک دم خوش ہوتی اسکو زور سے گلے لگا گئی 'تو عبادت بھی اسکو ایسے دیکھ خوش ہو گئی،

اس کا مطلب ہے، روحی کی فیملی یہاں آئی ہے، کیا ہم ان کو جانتے ہیں، عبادت اسکو اپنے ساتھ گود میں لیتے نیچے جانے لگی،

ارئے.....، روحی تم یہاں ہو، اور تمہارے پاپا کب سے تمہیں ڈھونڈ رہیں ہیں، ابھی وہ سیڑھیوں پر آئی ہی تھی 'جب رابعہ اسکو عبادت کی گود میں دیکھ بولی

جبکہ روحی جلدی سے عبادت کی گود سے اتری تھی، میں پاپا کو بتا کر آتی ہوں، روح کہتے وہاں سے گئی تو رابعہ نے مسکراتے حیرانگی سے دیکھا میں آتی ہوں، رابعہ کہتے وہاں سے گئی تو عبادت بھی روحی کو افشین بیگم کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ نیچے آئی

لیکن ابھی بھی وہ دیکھا الجھی ہوئی تھی، پریزے.....؟؟؟؟' جیسے ہی عبادت نے اسکو دیکھا تو پکارا، وہ بھی خود کا شرارہ پکڑے اسکے پاس آئی، سب لڑکیوں کو جلدی سے ایک جگہ اکٹھا کرو مہندی تیار ہو گئی ہے، اور ذرا مجھے یہ بتاو

یہ بچی جو ہے، کس کی ہے، اسکے گھر والے کہاں ہیں، ہم جانتے ہیں، عبادت روحی کی طرف اشارہ کرتے پریزے سے استفسار کرنے لگی، تو پریزے نے مسکراتے اپنی آپی کو دیکھا، کیا آپی یہ کوئی غیر تھوڑی ہے

یہ روح ہے مہراز بھائی کی بیٹی.....، پریزے آہستگی سے کہتے اسکو شاکڈ کر گئی میں سب لڑکیوں کو ایک جگہ اکٹھا کرتی ہوں پریزے جلدی سے کہتی گئی تو عبادت بھی تیزی سے اوپر کی طرف بھاگی

روح.....، م.....ہ.....ر.....،،،، کتنا کچھ یاد آیا تھا عبادت کی کتنی یادیں تھیں اس شخص کے ساتھ میں کتنی بے وقوف ہوں مجھے کچھ بھی پتا نہیں تھا

عبادت روتے مشکل سے اپنی آواز کو بند کرتے خود کو نارمل کرنے لگی،

ہاں آئی چاچی.....، وہ خود کو ایک نظر دیکھ جلدی سے نیچے گئی تھی جہاں سے آواز آئی

سب لڑکیاں مہندی لیتے باہر گئی تھی، مرد بھی لان میں کھڑے ان کو دیکھ رہے تھے، عبادت آرام سے ایک کونے میں آکر کھڑی ہو گئی

ماشااللہ آج تو ہمارے خاندان کی لڑکیاں پتا نہیں کہاں چلی گئی ہیں

اور اللہ ہی جانتا ہے یہ حسینوں جمیل لڑکیاں کہاں سے آئی ہیں ریان نے

سب لڑکیوں کے میک اپ پر چوٹ کی

توسب لڑکے خوب مسکرائے.....، جبکہ پریزے اور عائشہ نے غصے سے

ان کو دیکھا فلک، اور ہما کو ایک ساتھ بٹھایا گیا تھا

مہراز بھی سب کی مستی دیکھ مسکرا رہا تھا

نا یار یہ نا بول ان کو زایان نے بھی آتے ہی پریزے کو دیکھ کہا تھا، آج ہماری

بہنوں نے چھٹی لی ہے اور ان کی جگہ آج یہ حسینائیں ہمیں انٹرٹینمنٹ

کریں گئ

ایسا نا بول زایان پریزے کو آنکھ مارتے تپا گیا.....، جبکے وہ غصے سے اسکو

گھورنے لگی

اتنے کیوں ہوا میں بول رہے ہو، اگر اتنا شوق ہے تو مقابلہ کر لو یہ لڑکیاں

کسی سے کم نہیں ہے، حیدر نے مسکراتے لڑکیوں کی حمایت کی توسب

لڑکیوں نے شور مچایا

ٹھیک ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، جو ٹیم ہاری وہ جیتنے والی کے کہنے پر کوئی بھی کام کرے گی جو ہم بولے گئے

ریان نے سپاٹ سے کہتے پریزے اور عائشہ کو دیکھا تھا، ہمیں منظور ہے

عائشہ نے بھی اسکے انداز میں گویا تو ریان نے غور سے اسکو دیکھا

چلو پھر آجاو وہ کہتے ڈانس فلور کی طرف گئے تو پریزے عائشہ بھی گئ،

سنو.....، ابھی پریزے پیچھے ہی اپنا شرارہ اٹھاتے آہستہ سے چلتے جا رہی تھی

جب زایان اسکے قریب سے گزرتے بولا تو پریزے نے چونک کر اسکو دیکھا

سنبھال کر..... کہیں گرنا جانا، پھر میں بھی اس بار مدد نہیں کرپاوں گا

وہ اپنی بتسی نکالتے اسکو ایسے ہی چھوڑتے آگے گیا، ہمنہ آیا بڑا مجھے

سمبھالنے والا تو وہ بھی شرارہ اٹھاتے پیچھے ہی گئ



عبادت ایسے یہاں کیا کر رہی ہو، وہاں دیکھو سب کیسے مستی کر رہے ہیں، اور تمہیں بھی تو اپنی بانہوں کو مہندی لگانی ہے، سونیا اسکو ایک کونے میں خاموش کھڑے دیکھ قریب آئی تھی

جبکہ باقی سب دلہنوں کو مہندی لگانے میں مصروف تھے، چاچی آپ چلو میں بس ابھی آئی عبادت سونیا کو بولتے لان سے گھر کی طرف گئی

تو سونیا بھی کوئی کام کا سوچتی باقی لوگوں کی طرف گئی۔۔۔۔

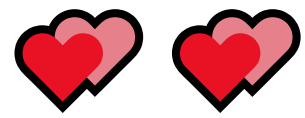
"میوزک۔۔۔۔۔۔"

ریان نے عابد بھائی کو کہتے اپنی جگہ سنبھالی، تو عابد نے بھی سب کو دیکھ میوزک پلے کیا

ہاں۔۔۔۔

ولید بولو۔۔۔۔ تبھی مہراز زیاد کا فون بجا تھا اور وہ فون کو کان سے لگائے گھر کے اندر کی طرف چلا تھا

ولید تمہاری آواز نہیں آرہی، وہ اونچی آواز میں بولتے گھر کے اندر سے سیدھے سیڑھیوں کی طرف روانہ ہوتے ایک کمرے میں داخل ہوا جبکہ روم میں سے ہوتے وہ ایک طرف لگے پردوں میں سے گزرتے کونے میں کھڑا ہوا تاکہ وہ آسانی سے بات کر سکے



ابھی وہ سب ایک بھگڑے پر ڈانس کر چکے تھے، ایک منٹ۔۔۔۔

یہ بھی کوئی ڈانس تھا یار، بھگڑا تو ہم سب پہلے بھی ڈال رہے تھے، ابھی ایک ایک کپل ڈانس ہونا چاہیے

ابھی وہ سب کھڑے ہوئے تھے ڈانس فلور پر جب حیدر نے کہا تو سب ہی خوشی سے ہوٹنگ کرنے لگے

تو بس پھر ابھی کپل ڈانس ہو گا، میں ابھی ایسا میوزک پلے کرتا ہوں جو کپل ڈانس کے لیے ٹھیک رہے زایان کہتے ہی خوشی سے عابد کی طرف لپکا تھا

ابھی زایان گیا تھا کہ عائشہ، پریزے، حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگی، لائٹ آف۔۔۔۔

ابھی وہ ویسے ہی کھڑی ہوئی تھی، کہ ریان کے کہتے ہی لائٹ آف ہوئی، میں کوئی یہ ڈانس ونس نہیں کر رہی، پریزے تیزی سے بولتے جانے کیلئے مڑی

تبھی میوزک پلے ہوا

ریان نے بھی عائشہ کا ہاتھ پکڑتے اپنی طرف کھینچا تو وہ بھی اس کو حیرانگی سے دیکھ قریب آئی جبکہ تبھی گانے شروع ہوا

"میری راہیں تیرے تک ہے"

"تجھ پہ ہی تو میرا حق ہے

"عشق میرا تو بے شک ہے

"تجھ پہ ہی تو میرا حق ہے

ریان عائشہ کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسکو خود کے قریب کر گیا تو دوسری طرف۔۔۔۔

"ساتھ چھوڑو نہ تیرے پیچھے آؤں گا"

"چھین لوں گا یا خدا سے مانگ لاؤں گا

"تیرے نال تقدیراں لکھوؤں گا

"میں تیرا بن جاؤں گا"

"میں تیرا بن جاؤں گا

جیسے ہی یہ الفاظ آئے (ساتھ چھوڑوں گا نہ تیرے پیچھے آوں گا) زایان نے پریزے کو بازو سے پکڑتے گھوما یا تو وہ گھومتے اسکی بانہوں میں قیدی سی ہوئی

جبکہ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھ رہی تھی، جو ساتھ میں خود بھی گا رہا تھا (جیسے یہ کہا چھین لوں گا یا خدا سے مانگ لاؤں گا) زایان نے محبت سے اسکی طرف دیکھا تھا

جبکہ تبھی پریزے نے ایک بیٹ مس کی، وہ آرام سے اسکو پھر ایک بار گھوما گیا، ہر طرف شور تھا اور وہ لوگ بے خبر سے ڈانس میں کھوئے ہوئے تھے



ہاں یار مہندی کا فنکشن چل رہا ہے، وہ اپنے کان پر ہاتھ رکھے آرام سے بات کر رہا تھا کہ تبھی کوئی روم میں داخل ہوتے روم کا ڈور بند کر گیا

مقابل نے جلدی سے پیچھے مڑتے دیکھا، جبکہ تبھی ماتھے پر تین لائن ابری تھی، شاید وہ کوئی لڑکی تھی

اسی پل وہ لڑکی ڈور بند کرتے پلٹی تھی، اور مقابل کی نظر جیسے اس پر تھم سی گئی، اس پل میوزک کی آواز جیسے بڑھی تھی۔۔۔۔۔

"سوں۔۔۔۔ تیری میں قسم یہی کھاؤں گا

" کیتے وعدے یار نوں بڑا ہی نبھاؤں گا "

""" تجھے ہر ویری اپنا بناؤں گا

"میں تیرا بن جاؤں گا

" لارا۔۔۔۔لارا۔۔۔۔لارا۔۔۔۔ "

مقابل نے ویسے ہی فون بند کیا تھا اور غور سے اسکی طرف دیکھا تھا، جو شاید اپنے دوپٹّے کے ساتھ کچھ کر رہی تھی

وہ غور سے پردے کے پار کھڑے اسکو اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگا، جس نے لائٹ گولڈن کلر کی کرتی۔۔۔۔جس کے ساتھ مدار گرین شرارہ جو لہنگے کی طرح تھا اور اس ہم رنگ دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔۔۔۔۔

جبکے اسکی لمبی زلفیں چہرے کے آگے پردہ بنی ہوئی تھی، مہراز زیاد شاہ کھویا سا اسکی ہر حرکت کو دیکھ رہا تھا

تبھی میوزک کی آواز آئی

"لاکھاں توں جدا ہوئی تیری خاطر

"توں ہی منظر دل تیرا مسافر

زایان نے پریزے کو گھوماتے اپنی بانہوں میں نیچے جھکایا تھا، جبکہ وہ دونوں اس پل بہت خوبصورت لگ رہے تھے اوپر سے یہ گانا ایسے کام کر رہا تھا جیسے ان کا دل حال بیاں کر رہا ہو۔۔۔۔

تبھی دوسری طرف عبادت اپنا لہنگا اپنے ہاتھوں میں اٹھاتی آئینے کے سامنے گئی تھی، اور خود کو دیکھنے لگی تھی، آج اس نے سب سے خوب اپنی تعریف سنی تھی

وہ آرام سے اپنا دوپٹہ شانوں پہ لگی پن سے آزاد کرتے اپنے لمبے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے خود کی کرتی کو نیچے سے دوسرے ہاتھ کی مدر پکڑتے خود کو دیکھنے لگی تھی

مہراز زیادا اسکو ایسے دیکھ چونکا تھا، جبکہ وہ اپنی نظریں چاہ کر بھی ہٹا نہیں پا رہا تھا، ایسے بھی کوئی کپڑے بناتا ہے، وہ بھی شادی کیلیے۔۔۔۔

کس مصیبت میں ڈال دیا مجھے۔۔۔۔ وہ غصے سے خود کو دیکھتی بولی جبکے کرتی کو پکڑتے اپنا دوسرا ہاتھ تھوڑا سا اوپر کیا

جیسے ہی ہاتھ اوپر گیا عبادت کی کرتی بھی اسکے ہمراہ اوپر ہوئی، جس سے اسکا جسم نظر آرہا تھا

مہراز زیاد نے اپنی آنکھوں کو سکڑتے غور سے دیکھا تھا، اسکو لگا تھا جیسے کوئی چیز چمکی ہو

اس سے پہلے وہ غور سے دیکھتا عبادت نے اپنا ہاتھ جلدی سے نیچے کو کیا،

عبادت تم یہاں یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔؟

سونیا کہتے حیران ہوئی تھی اسکو ایسے دوپٹّے سے بے نیاز کھڑے دیکھ، اچھا ہوا چاچی آپ آگئی۔۔۔۔

وہ سونیا کو دیکھ ان کی طرف لپکی، جبکہ مہراز زیاد کو تو شاکڈ لگا تھا

عبادت۔۔۔۔۔

وہ خود سے بڑبڑاتے جیسے حیران نظروں سے عبادت کو غور سے دیکھنے لگا تھا ، کتنا کچھ یاد آیا تھا اسکو اس پل۔۔۔۔

تم ایک بار اسکو دیکھو گئے تو بیٹا اپنی نظریں اس سے ہٹا نہیں پاو گئے، تبھی چھ سال پہلے کی کہی کسی کی بات یاد آئی تھی،

اور وہ واقعی اس پل اس سے نظریں ہٹا نہیں پایا تھا، نا جانے وہ کتنے عرصے بعد اسکو دیکھ رہا تھا

اگر ابھی نام نہ لیا جاتا تو شاید وہ اسکو پہچان بھی نہیں پاتا کہ وہ عبادت ہے اسکی کزن تایا ابو کی بیٹی

جو بھی تھا جیسا بھی تھا مگر ان کے درمیان ایک رشتہ رہ چکا تھا اور مہراز زیادتو آج اسکو دیکھ حیران ہوا تھا

لیکن اب وقت کے ساتھ سب کچھ بدل گیا تھا، اسکو دیکھ مقابل کو حیرانگی ہوئی تھی

چاچی یہ کیسا لباس ہے، جب بھی میں کوئی کام کرتی ہوں یہ کرتی بھی ساتھ ہی اوپر ہو جاتی ہے، عبادت ایک سانس میں بولتے رونے کو ہوئی

سونیا اسکی حالت دیکھ مسکرائی تھی، ارے میری پیاری عبادت یہ تیری پریزے اور سویا کے کام ہیں

ابھی تو کچھ نہیں ہو سکتا، سارے کام تو اب ہو گئے ہیں سب لوگ باہر لانُ میں اپنے مزے کرنے میں لگے ہوئے ہیں تم ایسے ہی اپنا دوپٹہ سیٹ کر کہ آجاؤ تھوڑی دیر اور ہے پھر فنکشن ختم ہو جائے گا سونیا تیزی سے بولتی گئی تو عبادت بھی منہ بناتے واپس گئی

یہ پن ٹھیک نہیں وہ خود سے کہتی دوسری طرف بڑھی جبکہ تبھی وہ اپنے لہنگے میں پھنستی گرنے کو ہوئی، اس پل مقابل نے ہوشیاری سے کام لیتے اسکے ہاتھوں کو اپنے مظبوط ہاتھوں میں قید کیا

اب کچھ یوں تھا

کہ عبادت اپنے گھٹنوں کے بل جھکی ہوئی تھی جبکہ اسکے دونوں ہاتھ مہراز زیاد مصطفی شاہ کے ہاتھوں میں تھے یوں کہ وہ بھی اس پل اسکے قریب آیا تھا ویسے ہی جھکا ہوا

تبھی عبادت نے اپنی پلکیں اوپر اٹھائی تھی، اور سامنے دیکھا تھا جبکہ اسکو دیکھ وہ شاکڈ ہوئی تھی اسی پل عبادت کا چہرہ سپاٹ ہوا۔۔۔۔

" لاکھاں توں جدا ہویاں تیری خاطر

"توں ہی منظر میرا تیرا مسافر

تبھی دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا تھا، جبکے مہراز زیادتو اسکی پلکوں میں چھپی آنکھوں کو دیکھا رہا تھا، اسکو لگ رہا تھا جیسے دل بیان ہو رہا ہو

"رب نوں بھلا بیٹھا تیرے کر کہ

"میں ہو گیا کافر

عبادت نے تیری سے اٹھنے کی کوشش کی، لیکن مقابل نے اسکو جانے کی اجازت نادی

"تیرے لیے میں جہاں سے ٹکراؤں گا

"سب کچھ کھو کہ میں تجھ کو ہی پاؤں گا

"دل بن کہ تیرا دل ڈھرکاوں گا

"میں تیرا ہی بن جاؤں گا

وہ غور سے اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا، ہلکا سا میک اپ، جبکے لبوں پر ہلکی سی لپسٹک کے نام پر لگائی ہلکی سی لپ لائنز میں بھی اسکا چہرہ خوبصورت کے ساتھ اور دلکش ہو گیا تھا بہت پیاری لگ رہی تھی وہ ہمیشہ کی طرح۔۔۔۔۔

جبکے لمبے کالے ریشمی بال جو بالکل ہی سیدھے تھے وہ بھی اس پل اپنی موجودگی کا احساس دلا رہے تھے

وہ بہت خوبصورت تھی، اور آج مہراز زیاد کے دل نے بھی یہ مانا تھا، لیکن۔۔۔۔ قسمت

عبادت اسکو ایسے خود کو دیکھتے دیکھ نظریں نیچے کر گئی، لیکن وہ ابھی بھی اسکی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی

جبکے عبادت کو اسکی نظریں بری طرح چبھ رہی تھی، اس سے پہلے مہراز زیاد اور کھوتا وہ غصے سے ایک دم کھڑی ہوئی تو مقابل بھی اسکے سحر سے باہر آیا تھا اور جلدی سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

عبادت ایک بھی منٹ زاہدہ کیے بنا اپنا دوپٹہ اٹھاتے روم سے باہر گئی، مہراز زیاد کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا

جیسے ہی گانا ختم ہوا زایان نے آرام سے پریزے کو کھڑا کیا جو اسکی بانہوں میں کھوئی ہوئی تھی

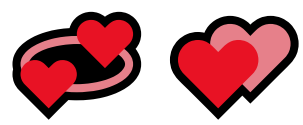
سنو۔۔۔۔۔

جیسے ہی پریزے جانے لگی زایان ایک دم سے اسکے راستے میں حائل ہوا

پریزے نے ناگواری سے اسکو دیکھا

آج بہت پیاری لگ رہی ہو، لیکن ایک مشورہ ہے میڈم اپنا دوپٹہ اچھے سے اپنے اوپر اوڑھے

کیونکہ جو آپ نے پہنا ہوا ہے وہ آپ کی خوبصورتی کو بہت اچھے سے
دوسرے انسان کو اپنی طرف مائل کر رہی ہے
زایان نے بولتے آنکھوں سے اسکی کمر کی طرف اشارہ کیا تھا جبکہ پریزے تو
حیران سی خود کو دیکھنے لگی تھی
وہ کہتے وہاں سے تیزی سے گیا تھا، اسکی بات کا کیا مطلب تھا۔۔۔۔
وہ خود سے بڑبڑائی، پریزے۔۔۔۔ تمہارا دھیان کہاں ہے کتنی بار کہا ہے کہ
اپنے دوپٹے کو اچھے سے پن کیا کرو سونیا بیگم اسکے قریب آتے بولتی اسکے
دوپٹے کو پن لگنے لگی تو پریزے نے حیرانگی سے خود کو دیکھتے سامنے زایان
کی طرف دیکھا
جو اسٹیج کے بالکل سامنے چیئر پر بیٹھے اسکو آنکھ مار مسکرایا تھا، وہ اسکے انداز کو
دیکھ پتی تھی



_____

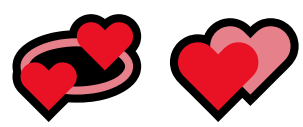
"عبادت

مہراز زیاد کالے آسمان کی طرف دیکھتے خود سے بڑبڑایا، جب سے وہ مہندی کے فنکشن میں عبادت کو دیکھ کر آیا تھا تب سے وہ جیسے اک عیجب سی کیفت میں مبتلا ہوا تھا

مگر جب بھی وہ اسکی آنکھیں یاد کرتا تو اسکے دل کو کچھ ہونے لگتا، اسکی آنکھوں میں کتنی سرد مہری تھی، مہراز زیاد خود سے بولتے ایک سگریٹ نکالتے منہ میں دبا گیا

وہ خود کو دیکھ حیران تھا، شاید اسنے کافی عرصے بعد اسکو دیکھا تھا جس وجہ سے وہ اس سے ہوئی ملاقات کو بھول نہیں پایا

وہ ویسے ہی چھت پر کالے آسمان میں چمکتے تاروں کو دیکھ سوچنے لگا تھا



نکاح ایک بار پھر پڑھایا گیا، کیونکہ ان کا پہلا نکاح بچپن میں ہوا تھا، جیسے ہی نکاح ہوا ہر طرف مبارک باد کی صدا گونجی

آنی۔۔۔۔۔

ابھی عبادت دودھ پلائی کی رسم کیلئے اسٹیج پر جانے والی تھی جب روحی نے اسکو پکارا

توعبادت نے چونک کر نیچے دیکھا جبکہ روحی کو ویسے ہی اگنور کرتے وہ تیری سے ہال کے کمرے میں داخل ہوئی

روحی بھی عبادت کے پیچھے چلتے روم میں داخل ہوئی، مگر اسکو وہاں کوئی نہیں ملا ابھی عبادت روحی سے بچتے روم کے دوسرے ڈور سے نکالتے اسٹیج کی طرف بڑھی "ایکسکوزمی" جیسے ہی عبادت اسٹیج کے اوپر چڑھنے کیلیے آگے ہوئی

مہراز زیاد بے دھیانی میں اسٹیج کی بنی سیڑھیوں کے درمیان میں کھڑا تھا، جیسے ہی آواز پر وہ پلٹا

جس کو وہ صبح سے دیکھنا چاہتا تھا، وہی سامنے کھڑی ہوئی تھی، وہ بھی اسکو راستے میں کھڑا دیکھ دیکھنے لگی تھی، تبھی دونوں کی نظریں ملیں تھی، مہراز زیاد کو اسکی نظریں سرد لگی تھی

راستہ۔۔۔۔۔

وہ پلٹا تو تھا لیکن وہ ہنورا ابھی بھی راستے میں تھا تو عبادت ٹھنڈے لہجے سے بولی

تو مہراز زیاد نے خاموشی سے ایک طرف ہوتے راستہ دیا تھا، وہ قریب سے گزر کر نکل گئی، اور تب مہراز زیاد شاہ کی گہری نظروں نے اسکا پیچھا کیا تھا

مہراز زیاد نے غور سے اسکو اوپر سے نیچے تک دیکھا تھا، جس نے لائیٹ سکائی بلیک کلر کی جدید فیشن کی خوبصورت ساڑھی پہن رکھی تھی وہ خوب اُس میں جچ رہی تھی

کل کے فنکشن کی نسبت آج بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کیا ہوا تھا اور کان میں وائٹ گولڈن کلر کے ائیر نگز جو صراحی دار گردن کو اور واضع کر رہے تھے مہراز زیاد نے چور نظروں سے اسکو دیکھا تھا

جبکے ماہرانہ طریقے سے کیا گیا میک اپ اسکے چہرے کو چار چاند لگا رہے تھے، مہراز زیاد کو وہ سب سے الگ لگی تھی

آج بھی سب کی توصیفی نظریں بتا رہی تھیں کہ کل کی طرح آج بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی ہے

لیکن اسکے بر عکس اسکے تاثرات سینجدہ تھے، جو اسکو پر وقار ظاہر کر رہے تھے، مہر از زیادا ایک پل کیلیے بھی اپنی نظریں اسکے چہرے سے ہٹانا نہیں چاہتا تھا



ہاں ولید بول۔۔۔۔؟ مقابل نے فون پک کرتے ہی بیزاری سے پوچھا، جبکہ فون کرنے والے انسان نے حیرات سے سامنے سکرین کے پار شخص کو گھورا

توں آج کل کہاں رہتا ہے تیری کوئی خبر نہیں، تیری بہن کی شادی ہو رہی تھی یا تیری جو توں اتنا بزی ہو گیا۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟

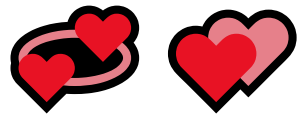
مہندی والے دن کے بعد توں نے ناہی میرا فون پک کیا اور ناہی توں کراچی آیا، ولید مہراز کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ حیران تھا مگر پھر بھی بہت آرام سے سوال کیا تھا

ہاں یار بس میں تھوڑا بزی ہو گیا تھا، کل آؤں گا کراچی پھر بات ہوتی ہے، مہراز زیاد سرسری سا ولید پر نظر ڈالتے بولا جبکہ ساتھ ہی فون بھی بند کیا بند کر دیا۔۔۔؟ ولید ویسے ہی فون کو بند ہوتے دیکھ خود سے بڑبڑایا، یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے، میں کیوں بار بار وہی سوچ رہا ہوں جو سوچنا چاہتا نہیں۔۔۔؟ مہراز زیاد فون کو ریکنگ پر رکھتے واپس سے چاند کو دیکھنے لگا تھا

شادی کو ختم ہوئے دو دن ہو چکے تھے، شادی شدہ جوڑے اپنے ہنی مون کیلئے جا چکے تھے، اور باقی سب لوگ واپس سے اپنی معمول کی زندگی پر کام میں بزی ہوئے تھے

مگر مہر از زیاد جیسے اُس شادی میں ہی کہیں رہ گیا تھا، وہ چاہ کر بھی عبادت کو بھولا نہیں تھا، وہ اگر ابھی بھی کسی کے بارے میں سوچ رہا تھا تو وہ عبادت کو سوچ رہا تھا

وہ خود کی حالت پر حیران تھا (لیکن یہ اُس کو کیا پتا تھا کہ ابھی تو قسمت نے یہ کھیل شروع کیا تھا،)



زایان کو کسی نے دیکھا۔۔۔؟ پریزے یونی میں کلاس کے بعد چار لڑکوں سے پوچھ رہی تھی، جن کے ساتھ اسکو وہ ہمیشہ دیکھتی تھی

ابھی تو نہیں دیکھا مگر پہلے وہ ہمارے ساتھ تھا اور پھر بولا کہ اسکو کوئی کام ہے اور چلا گیا ایک دوست جو اپنے بیگ میں کتابیں ڈال رہا تھا

سرسری سا پریزے کو دیکھتے بولا، اوکے۔۔۔۔

وہ ان کو بولتے چلنے لگی، یار اب اس لڑکے کو کہاں سے ڈھونڈوں۔۔۔۔۔؟

پریزے جو بھی کرنا ہو گا جلدی کرنا ہو گا۔۔۔۔۔

اگر گھر میں نکاح کی کسی کو خبر ملی تو اچھا نہیں ہو گا، وہ انجام کا سوچتی، زایان سے کل کو بات کرنے کا فیصلہ لیتے اپنی اگلی کلاس لینے کیلیے گئ

کیا یار۔۔۔۔۔۔

ایسے کیوں کیا وہ تیرا کب سے سب سے پوچھ رہی ہے، جیسے ہی پریزے زایان کے ڈپارٹمنٹ سے گئ زایان آرام سے منہ میں چنے ڈالے ان کے ساتھ براجمان ہوا

تو ایک دوست نے سوال کیا تو باقی سب نے بھی سوالیہ انداز میں اسکو گھورا

یار اسکو مجھ سے کوئی کام نہیں تھا، جس لڑکی کو پہلے کبھی مجھ سے کوئی کام نہ پڑا ہو اُسکو اچانک سے بھلا کوئی کام وہ بھی مجھ سے پڑا سکتا ہے۔۔۔۔؟

زایان مجھ پر زور دیتے ان کو ہنسنے پر مجبور کر گیا، وہ ایسے ہی پکانے کیلئے آئی تھی زایان نے یہ کہتے ہی ان سب کو چپ کروایا تھا

چلو یہ سب چھوڑو کلاس کا ٹائم ہو گیا، رحمان نے ٹائم دیکھتے کہا تو وہ سب جلدی سے اٹھے



_____

ارئے۔۔۔۔۔۔

یار تیرا منہ ایسے اترکیوں ہوا ہے، نائلہ کب سے اس کو پوچھ رہی تھی، لیکن عبادت منہ بنائے ویسے ہی فائل پر جھکی اپنا کام کر رہی تھی

یار یہ آفس ہمارا تھا، اچھا نہیں ہوا پتا نہیں نیو باس کیسا انسان ہو گا_ عبادت نے چٹکی سی نگاہ نائلہ پر ڈالی اور پھر سے واپس کام میں لگی

ہمم۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تو ٹھیک کہا، لیکن کوئی نہیں یار۔۔۔۔وہ بھی اچھے انسان ہی ہونگے، میں نے سر مشتاق سے کہتے سنا ہے، کہ جو ہمارے نئے باس ہیں

وہ لندن میں اپنے بزنس کو اپنے کام سے منوا چکے ہیں، اور یہی نہیں

!۔۔۔۔۔

سننا ہے کہ وہ اپنے کام کو لے کر بہت سیریس رہتے ہیں، ایک بھی غلطی وہ برداشت نہیں کرتے، اور کہتے ہیں دیکھنے میں وہ بہت ہنیڈسم بھی ہیں، آخر کی بات پر نائلہ نے کہتے عبادت کو آنکھ مار تو عبادت نے ناگواری سے اسکو دیکھا

تیرا کچھ نہیں ہو سکتا عبادت نائلہ کو مسکراتے دیکھ اٹھتے فائل لیتے سر مشتاق کے کیبن کی طرف گئ،

روحی آج آپ نے کتنی دیر کر دی، بچے ابھی روحی افشین بیگم کے پاس آتے ان کے ساتھ لگی تھی۔ جب انہوں نے اسکو پیار کرتے پوچھا دادی پاپا نے کب آنا ہے روحی اداسی سے بولی، تو مصطفی شاہ نے عینک اتارتے اسکو دیکھا

کیا ہوا روحی کسی نے کچھ کہا اس سے پہلے افیشن بیگم کچھ پوچھتی رابعہ پوچھتے اسکو اپنی گود میں بٹھا گئ

مجھے پاپا کے پاس جانا ہے، مجھے انکی یاد آرہی ہے، وہ روہانی سے بولی تو سب نے غور سے اسکو دیکھا

میں پاپا کو کال کرتی ہوں وہ بولتے جلدی سے رابعہ کی گود سے نکلتے اوپر کی طرف بھاگی، جبکہ رابعہ نے حیرانگی سے اپنی ساس کی طرف دیکھا تھا

چلو ابھی بتاؤ کیا ہوا پاپا کی جان کو۔۔۔۔؟ مہراز زیادا گلے ہی دن کراچی سے لاہور پہنچ چکا تھا جبکہ ابھی اسکو اپنی گود میں بٹھائے بہت پیار سے پوچھا جارہا تھا

کچھ بھی نہیں بس آپ کو مس کررہی تھی وہ ہمیشہ کی طرح اسکی شرٹ کے بٹن کو کھولنے میں لگی

اچھا یہ تو مجھے پتا چل گیا، مہراز نے کہتے ہی اسکی گال پر بوسہ دیا لیکن جب میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ کراچی چلو

تب تو آپ نے صاف انکار کر دیا تھا کہ اگر آپ میرے ساتھ چلی گئی تو اپنی دوستی آنی سے کیسے ملو گئی

ہمممم

روح۔۔۔۔۔

مہراز اس کو خاموش بیٹھے دیکھ ایک بار پھر بولا، تو کیا آپ کو اب اپنی دوست سے نہیں ملنا۔۔۔۔؟

وہ اسکو خاموش دیکھ اسکے جھکے چہرے کو اوپر اٹھا گیا، ملنا ہے لیکن وہ اب پارک میں نہیں آتی، روحی نے منہ بناتے اپنی پریشانی بتائی، تو کیا ہو گیا بیٹا آپ ان کو فون کر لو

مہراز زیاد اسکا اترا چہرہ دیکھ پیار سے بولا میں نے فون کیا تھا ان کو۔۔۔ لیکن انہوں نے کال پک نہیں کی، پاپا مجھے لگتا ہے وہ ناراض ہیں مجھ سے

روحی نے رونے کے انداز میں بولا

کیوں۔۔۔۔؟آپ کوایسا کیوں لگامہراز کو حیرانگی ہوئی مگر روحی کچھ نابولی
جبکہ اس دوران وہ اسکی شرٹ کے سارے بٹن کھول چکی تھی
دیکھو۔۔۔۔۔روح آپ کی دوست بیٹا کہیں بزی ہوں گئی،اس لیے وہ
پارک نہیں آئی،آپ ایسے اداس نہ ہو وہ آپ سے ملنے آجائیں گئ
مہراز زیادروحی کوایسے اداس دیکھ کچھ فکر میں مبتلا ہوا تھا،
ہمممم

روحی ہمنہ کرتے اسکو گلے لگا گئی تومہراز زیاد بھی اپنی بیٹی کانیو سٹائل دیکھ
خوش ہوا





عبادت۔۔۔۔ت ابھی وہ آفس میں داخل ہوئی تھی،کہ نائلہ خوشی سے
اسکو کندھوں سے پکڑتے گول گول گھوما گئ

نائلہ کیاہوا۔۔۔؟ تیرا دماغ تو ٹھیک ہے، عبادت اسکو ایسے دیکھ چونکی جبکے جلدی سے خود کو اُس سے الگ کرتے وہ لفٹ کی طرف بڑھی نائلہ بھی تیری سے ساتھ ہوئی

دماغ ہی تو کہیں لاپتا ہو گیا ہے یار۔۔۔۔وہ ایک بار پھر کھوئی سی بولی تو عبادت شاکڈ ہوئی لیکن بولی کچھ نہیں

پتا ہے نائلہ اک دم سے بولتے عبادت کے قریب ہوئی تو وہ اسکو دیکھ تھوڑا سا پیچھے ہوئی

آج ہمارے نیو باس کی بڑی سے ایک تصویر ان کے کیبن میں لگائی گئی ہے، یار کیا بندہ ہے، اف اتنا ہنیڈسم۔۔۔نائلہ خوشی سے بولتے عبادت کے قریب ہوئی تو عبادت نے گھورتے اُسکو خود سے دور رہنے کا حکم دیا

چلو جی۔۔۔۔یہ ٹھیک ہو گیا توں تو پہلے ہی کام کی نہیں تھی اب اوپر سے یہ حادثہ

ایسے کرتوں گھر چلی جااور آرام سے بیٹھ جااور باس کو فون کر کہ بول کہ
تیرے گھر رشتہ لے آئیں شادی کراوران کے ساتھ رہ لے
عبادت اسکی حالت سے لطف اندازہ ہوتی لفٹ سے باہر آئی تونائلہ بھی منہ
بناتے اسکے پیچھے باہر آئی

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

ویری فنی نائلہ اسکودوٹوک بولتے اپنی چیئر کی طرف گئی توعبادت بھی
مسکراتے اپنی چیئر پر براجمان ہوئی

کیامصیبت ہے آج پھر لیٹ ہوگئی،وہ خود کوغصے سے بولتی آفس کی طرف
بھاگی تبھی اُسکافون رنگ کیا

جلدی سے فون بیگ سے نکالتے دیکھا،روحی۔۔۔۔۔؟نمبر دیکھ وہ چونکی،
آج صبح صبح فون۔۔۔۔؟وہ خود سے بولتے سوچنے لگی۔۔۔۔

کیا کروں۔۔۔۔وہ خود سے الجھی تھی جبکہ جلدی سے فون پک کیا تھا دل اسکو بھی روحی کی آواز سننا چاہتا تھا کیونکہ شادی گزری کو ایک مہینہ ہو گیا تھا اور عبادت نے روحی نہ ہی کوئی بات کی تھی

اور نہ ہی اُس سے ملی تھی عبادت نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ کبھی بھی روحی سے نہیں ملے گئ

آنی۔۔۔۔۔۔میں روحی۔۔۔۔۔روح جلدی سے فون پک ہوتے بولی کہ کہیں فون بند ہی نا ہو جائے

پتا ہے مجھے، آپ نے اس وقت کال کی۔۔۔۔؟عبادت نے جلدی سے پوچھا کیونکہ وہ لفٹ میں داخل ہو چکی تھی

آنی آپ پارک میں مجھ سے ملنے نہیں آتی، پتا ہے آپ کو میں روزانہ وہاں جاتی ہوں اور آپ کا انتظار کرتی ہوں

کیاآپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔؟اس بار اُس نے روتے پوچھا، نہیں روحی بچے۔۔۔۔ایسی بات نہیں،اچھاآپ ایسے کرنا آج پارک میں میرا ویٹ کرنااور اپنے ساتھ اپنافون سیل بھی ضرور لانا، میں آج سے ملنے آؤں گئ عبادت نے کہتے فون بند کیاتو روحی خوشی سے بیڈ پر اچھلنے لگی

لو مس عبادت آگئ، جیسے ہی وہ چلتے اپنی چیئر کی طرف بڑھی، آفس کاایک کورئیر اسکو پکارتے اپنے قدم اُسکی طرف بڑھا گیا۔۔۔۔

مس عبادت یہ فائل اچھے سے دیکھ لے،اور باس کو کیبن میں دے آئے، وہ اُسکے حصے کاکام اسکو بتاتے وہاں سے گیا، توعبادت جلدی سے چیئر پر بیٹھی اور کمپیوٹر پر کام کر گئ

عبادت۔۔۔۔۔؟

نائلہ اسکو فائل کو دیکھتے دیکھ اسکے قریب آئی، کیاہے۔۔۔۔؟عبادت کمپیوٹر پر ٹائپ کرتے سرسری سااسکو دیکھتے دھیرے سے بولی

عبادت خدا کی قسم اگر تو اس باس کو ایک نظر دیکھے گئی ناتوان پر فدا ہو جائے گئی، یار کیا بندہ ہے وہ، میں تو اُس پر پہلی نظر میں فدا ہو گئی، نائلہ یاد کرتے بولی

دیکھ نائلہ میرا سر نہ کھا سمجھی، مجھے سکون سے میرا کام کرنے دے بس تو ابھی جا یہاں سے عبادت تھوڑے چڑتے انداز میں بولی تو نائلہ عبادت کو بھڑکتے دیکھ منہ بناتے اپنی سیٹ کی طرف گئی

سر یہ فائل۔۔۔۔۔ "!!!

وہ اجازت لیتے کیبن میں داخل ہوئی، اور فائل ٹیبل کے سامنے رکھنے کیلئے جھکی

تبھی مقابل نے چیئر گھماتے اُسکی طرف دیکھا تو نظر ہٹانا جیسے وہ ایک بار پھر بھول گیا تھا

جیسے ہی عبادت نے فائل رکھتے نظر سامنے بیٹھے شخص پر ڈالی، تو وہ شاک سی مہراز زیاد کو گھورنے لگی جو اُسکو دیکھ کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔۔

یہ یہاں کیسے۔۔۔۔؟عبادت مہراز زیاد کو دیکھ پل میں غصے میں آئی تھی جبکہ اُسکو دیکھ وہ اپنی نگاہیں ادھر اُدھر ڈرانے لگی

اچھا ہوا مس عبادت آپ مجھے یہاں مل گئی، میں آپ کو ہمارے نیو باس سے تعارف کروا دیتا ہوں

سر یہ مس عبادت اقبال ہے، جس کے بارے میں صبح آتے ہی آپ کو بتایا تھا، یہ اس آفس کی قابل ورکر ہیں، یہ اپنا کام بہت لگن سے کرتی ہیں چار سال سے یہ ہمارے ساتھ موجود ہیں، کبھی بھی ان کی طرف سے ایک بھی شکایت نہیں آئی، یہ وہی مس عبادت ہیں، مسٹر شان نے اچھے سے ایک بار پھر وضاحت دی

تو مہراز زیاد نے سنتے ہی سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ جو بے نیازی سے مسٹر شان کو دیکھ رہی تھی

مس عبادت یہ ہمارے نئے باس مسٹر۔۔۔۔۔۔ سر مجھے پتا چل گیا ہے عبادت نے دوٹوک کہتے بات ختم کی

میں وہ میٹنگ کی فائل دینے آئی تھی، عبادت نے جلدی سے اپنی بات کہی،

!!!اوکے۔۔۔۔

مس عبادت یہ آپ کا فام اچھے سے پڑھ کران پر سائن پر دینا، جیسے کہ آپ کو پتا ہے کمپنی کے کچھ اصول ہوتے ہیں چار سال پہلے آپ نے ایک فام پر سائن کیا تھا کہ آپ چار سال کیلیے اس کمپنی کے ساتھ کام کریں گئ

ابھی یہ نیو فام ہے دو سال کا آپ پڑھ کر سائن کر دینا،

شکریہ۔۔۔۔ سر لیکن مجھے یہاں آگے کام نہیں کرنا اس سے پہلے مسٹر شان کچھ کہتے عبادت نے ایک منٹ میں فیصلہ لیا تھا

جبکے اب کی بار مہراز زیاد نے سپاٹ سے اسکو دیکھا تھا، کیا میری وجہ سے ۔۔۔۔؟ وہ دل میں سوچ ہی سکتا تھا

اچانک کیا ہوا مس عبادت۔۔۔؟ آپ یہاں کام کر سکتی ہو، آپ آرام سے سوچ کر کوئی فیصلہ کرنا

کیا کوئی مسلہ ہے۔۔۔۔؟ مسٹر شان کو بہت حیرانگی ہوئی تھی، نہیں سر

!!!۔۔۔

!!! مجھے اب آفس والی کوئی جاب نہیں کرنی، میں بس اسی لیے۔۔۔۔

اُسنے کہتے بات چھوڑی۔۔۔۔اور وہاں سے گئ، لیکن ابھی تو میری بات

۔۔۔۔۔

مسٹر شان میٹنگ کی فائل لے کر جلدی سے میٹنگ روم میں آئیں مہراز

زیاد سپاٹ سا بولتا وہاں سے واک آوٹ کر گیا

آج کا دن ہی مانوس ہے، عبادت غصے سے آفس میں سے جانے کیلیے کھڑی

ہوئی، جب کوئی سامنے آیا

توعبادت نے ویسے ہی سرد نظروں سے اُسکو دیکھا، آئی نو مس عبادت آج کا دن آپ کیلیے بہت مانوس تھا مگر یہ آفس ہے، اور آپ کا کام ابھی ختم نہیں ہوا

مقابل نے سپاٹ چہرے سے آج پہلی بار اُس سے کوئی بات کہی تھی،

جلدی سے میٹنگ روم میں آئیں، میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں، وہ کہتے رکا نہیں تھا لمبے لمبے ڈرگ بھرتے وہاں سے جا چکا تھا

ٹائم تو ختم ہو گیا ہے، صرف پانچ منٹ پہلے ہی تو آج جا رہی تھی، عبادت اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھتے خود سے بڑبڑاتی میٹنگ روم کی طرف بڑھی

" سوری سر "

مجھے کسی بھی پروجیکٹ پر کسی کے ساتھ کوئی کام نہیں کرنا، عبادت دوٹوک اٹھی

مس عبادت میں آپ سے پوچھ نہیں بتا رہا ہوں کہ اب سے اس پروجیکٹ پر آپ کام کریں گئ_ اور ایک بات دو سال سے آپ نے جب پہلے اس

پروجیکٹ پر کام کیا ہے تو ابھی آپ ایسے اپنے فرض سے بھاگ نہیں سکتی ویسے بھی پہلے جب آپ سب میٹنگ میں تھی تو ابھی بھی سب میٹنگ میں آنا ہو گا

ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی، مقابل کی بھی کیا بلا کی سختی تھی، جیسے ہی عبادت نے یہ سنا اُسکو غصہ آیا۔۔۔۔۔

ویسے بھی آپ تین ہفتے بعد یہ آفس چھوڑنے والی ہیں، یہ کام آپکو دیا گیا تھا، دو سال سے جو بھی آپ نے اس پروجیکٹ پر کام کیا ہے اُسکی جو سمجھ آپ کو ہے ابھی کسی اور کو سمجھنے میں وقت لگے گا، ہم آپ کے کام کی قدر کرتے ہیں،

اسلیے اس پروجیکٹ پر آگے کا کام بھی آپ کو کرنا ہو گا، اور اگر آپ نے یہ کام نہیں کیا تو۔۔۔۔۔!!!

تو۔۔۔۔۔؟؟؟مہراز زیاد نے غور سے اس لڑکی کو دیکھا تھا جو اسکی بات کاٹ درمیان میں بھڑکی تھی، جبکہ مہراز کا مینجر جو اُسکے ساتھ آیا تھا وہ عبادت کو دیکھ حیران ہوا تھا کہ یہ لڑکی تو گئی

تو پھر آپ چاہ کر بھی یہ آفس چھوڑ نہیں سکتی، مس عبادت۔۔۔۔ سزا کے طور پر آپ کو دو سال تک یہاں مزید کام کرنا ہو گا

کوئی جلدی نہیں ہے، آرام سے آج کی رات سوچے پھر مجھے بتائیں، یا تو یہ پروجیکٹ مکمل کرنا ہو گا جو شاید کچھ مہنیوں کا ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ تین ہفتوں میں ہی کر لیں مہراز زیاد نے آخر کی بات کہتے غور سے عبادت کا لال چہرہ دیکھا تھا

وہ غصے سے بھرے انداز میں بھی مہراز زیاد کو بہت کیوٹ لگی تھی، مہراز زیاد نے کہتے بات ختم کی

(میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا؟اس کریلے جیسے کڑوے باس نے اس لڑکی کو آفس سے نکالا کیوں نہیں، جبکہ یہ تو اسکی بات کے درمیان میں بولی ۔۔۔؟)مہراز کا مینجر پریشان ہوا

کوئی ضرورت نہیں ہے مجھ پر ایسے مہربانی کرنے کی، وہ سپاٹ سے کہتے فائل کو دیکھنے لگی

دو سال سے بہتر ہے کہ میں یہ کام کچھ وقت میں ہی کر لوں، مس عبادت آپ سوچ کر بتا سکتی ہیں

مسٹر شان نے رائے ظاہر کی، کیونکہ وہ جانتا بلکہ عبادت نے اس پروجیکٹ پر کام کیا ہو گا مگر وہ اب تک اس پروجیکٹ کی ہونے والی کسی بھی میٹنگ میں کبھی نہیں گئی تھی

وہ کام صرف آفس میں کرتی تھی مگر جب بھی پروجیکٹ پر میٹنگ کیلیے لوگ آتے وہ فائل وہ اپنے باس کو دے آتی

نوسر۔۔۔میں نے اپنی زندگی کے سکھیا ہے کہ فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا جائے یا پھر جلد بازی میں۔۔۔۔!!!

اُسکا نتیجہ وہی نکالتا ہے جو اوپر والا طہ کر دے، عبادت دیکھ شان کی طرف رہی تھی مگر وہ یہ سب باتیں مہراز زیاد کو بول رہی تھی

اور سب سے اچھی بات وہ اُسکی باتوں کو سمجھ بھی رہا تھا

توسر، میں اب جاؤں۔۔۔۔؟عبادت شان سے کہتے اٹھی، ایسے کام ختم کریں گئی آپ۔۔۔۔۔

مس عبادت۔۔۔۔!!!

اگر ایسے ہی رہا کہ آپ جلدی گھر چلے جایا کریں گئی تو پھر یہ کام تین ہفتوں میں مکمل ہونے سے تو رہا، مہراز زیاد شاہ نے ایک بار پھر رعب سے بولتے اپنی موجودگی کا احساس کروایا

آپ ابھی نہیں جا رہی، جلدی سے اس فائل پر کام کریں اور مجھے آج کی رپورٹ دیں، وہ سپاٹ سا حکم دیتے اپنے کیبن کی طرف گیا

تو ناچاہتے ہوئے بھی عبادت لال ٹماٹر کی طرح ہوتی واپس سے اپنی جگہ پر بیٹھی



روحی کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔؟

روحی جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی، روتے روتے رابعہ کے گلے لگی، جبکے اُسکے پوچھنے پر رونے میں مزید تیزی آئی

!وہ نہیں آئی۔۔۔

وہ روتے منہ بنانے لگی، تبھی افیشن بیگم اور زایان وہاں آئے تو زایان نے جلدی سے روحی کو اپنی بھابھی سے الگ کرتے اپنے ساتھ لگاتے باہر گیا رابعہ اور افیشن ناسمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگی



ہونو۔۔۔مجھے تو آج روحی سے ملنا تھا۔۔؟ وہ پارک میں میرا انتظار کرنے والی تھی، ابھی تو ٹائم بہت ہو گیا ہے وہ ٹائم کو دیکھتے خود سے بڑبڑائی

اور جلدی سے بیگ لیتے آفس سے باہر نکلی، رات ہو گئی ہے کیا کروں ۔۔۔؟ ریان کو کال کرتی ہوں، عبادت خود سے بولتی بیگ سے فون لیتے کال ملا گئی

مس عبادت رات بہت ہو گئی ہے چلیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں_ ابھی بیل جا رہی تھی کہ مسٹر شان جو خود اپنے گھر جانے کیلئے آفس سے نکلے تھے عبادت کو کھڑے دیکھ آفر کی

نہیں سر اس کیلیے شکریہ بھائی کو کال کی ہے وہ آتے ہی ہونگیں، اُس نے سہولت سے انکار کیا تو وہ ہلکے سے مسکراتے اپنی گاڑی کی طرف گئے

کیا یہ میرے ساتھ جائے گئی۔۔! مہراز زیاد اُسکو سامنے کھڑے دیکھ آرام سے چلا آ رہا تھا، کہ دل میں اچانک سے خیال آیا (لیکن مہراز زیاد وہ تمہارے ساتھ کیوں جائے گئی۔۔۔؟ مگر میں اُسکے بارے میں اتنا کیوں سوچ رہا ہوں۔ وہ خود سے الجھا تھا)

لیکن میں اُسکو ایسے چھوڑ تو نہیں سکتا، وہ خود سے کہتے اُسکے قریب آ چکا تھا

چلو عبادت میں چھوڑ دیتا ہوں_ مہراز زیاد نے آرام سے بولتے چلنے کا جیسے حکم پاس کیا تھا جبکے عبادت مقابل کی بات سن عبادت کو حیرانگی ہوئی !!! شکریہ---

سر میں خود جا سکتی ہوں، عبادت ابھی بھی ویسے ہی صبح کی طرح سپاٹ بولی

عبادت میں تمہیں یہاں ایسے اکیلا چھوڑ نہیں سکتا، ضد نہیں کرو آرام سے میرے ساتھ چلو میں چھوڑ دوں گا، مہراز زیاد کو اب کی بار غصہ آیا تھا کیونکہ سامنے ہی گارڈ کھڑا ابھی سب دیکھ رہا تھا، میں جان سکتی ہوں آپ مجھے اکیلا کیوں نہیں چھوڑ سکتے---؟ اس پل عبادت کو چھ سال پہلے کی تمام کڑوای باتیں اور پل یاد آئے تھے کہ کیسے یہ اسکو ہمشیہ کیلیے تنہا چھوڑ گیا تھا

دیکھے سر مجھے آپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں، عبادت چہرہ دوسری طرف کرتے بولی (صاف تھا کہ وہ بات کرنا نہیں چاہتی)

رنگ----

تبھی اُسی احاطے مہراز زیاد کا فون بجا جس کو ایک اگلی ہی بیل پر پک کیا گیا تھا

،کیا۔۔۔۔؟

ہوا کیا ہے روحی کو۔۔۔؟ کسی نے مارا ہے کیا۔۔۔! مہراز زیاد کی آواز اک دم سخت ہوئی تھی

عبادت جو منہ دوسری طرف کیے کھڑی تھی روحی نام سن چہرہ مہراز زیاد کی طرف مڑا تھا جبکہ اُسکے چہرے پر روحی کیلیے فکر صاف عیاں ہو رہی تھی

اچھا ٹھیک ہے میں آتا ہوں، بس پانچ منٹ دیں مجھے، اُسنے کہتے گارڈ کو اشارہ کیا تھا گاڑی لانے کا

کیا ہوا روحی کو۔۔؟ عبادت نے فکر سے لاچارہ ہوتے تیزی سے پوچھا

اسلام علیکم

ابھی وہ کھڑے ہوئے تھے ویسے ہی، جب زاہیان نے آتے ہی کہا دونوں نے ایک ساتھ دوسری طرف دیکھا

وعلیکم اسلام۔۔۔! مہراز زیاد نے جواب دیتے جلدی سے ہاتھ ملایا، تم کب آئے عبادت نے اسکو دیکھ سوال کیا

آج ہی آیا ہوں دوپہر ٹائم سوچا تمہیں سرپرائز دیتا ہوں، زاہیان نے سرسری کا مہراز زیاد کو دیکھتے جواب دیا

اوکے پھر ملاقات ہوتی ہے مہراز زیاد بولتے جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

عبادت یہ مہراز یہاں۔۔۔؟ زاہیان مہراز کے جاتے ہی عبادت کو لیتے اپنی گاڑی کی طرف جاتے پوچھنے لگا، لمبی بات ہے بعد میں بتاؤں گئ

پہلے تم بتاؤ ہنی مون کیسا رہا تمہارا۔۔؟ عبادت نے یہ پوچھتے موضوع بدلا_ تو زاہیان گاڑی میں بیٹھا، اللہ کرے روح ٹھیک ہو عبادت کو روحی کی فکر لاحق ہوئی تھی



_____

ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی، آج لاہور کا موسم دن کے بدلے رات میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا کیونکہ اچانک سے ہوائیں چلنا شروع ہوئی مہراز زیاد روحی کو روم میں چھوڑ بالنکی میں آیا تھا اور آرام سے ریکنگ پر ہاتھ رکھے سامنے سنسان سڑک پر نظریں جمائے کھویا تھا۔۔۔

کیا ہوا روحی کو۔۔۔؟ پل میں اسکو عبادت کی کہی بات یاد آئی تھی، جبکے " عبادت نے ایسے اُسکو پوچھا مہراز زیاد کو بہت گہری حیرانگی ہوئی تھی، کہ وہ جانتی ہے روحی اُسکی بیٹی ہے

آخر میں اتنا اُسکے بارے میں کیوں سوچ رہا ہوں، اچانک سے مہراز زیاد) (کو خود پر کوفت ہوئی

اور جلدی سے اپنی سوچوں کو روحی کی طرف موخر کیا، جیسے ہی مہراز زیاد گھر آیا، روحی خاموش ہو چکی مگر سب کے پوچھنے پر وہ ایک بار بھی نہیں بولی مجھے روح کیلئے بارے میں سینجدہ ہونا پڑے گا مہراز زیاد سوچ کو پوری طرح قابو کرتے روم کے اندر گیا



عبادت تم نے بتایا نہیں وہ کیوٹ سی بچی کون تھی، نائلہ کب سے اُسکے ساتھ چلتے پوچھ رہی تھی_ لیکن عبادت تیزی تیزی سے چلتے مال کے اندر داخل ہوئی تو نائلہ اُسکی اتنی تیزی دیکھ بھاگ کر پیچھے ہوئی

کوئی نہیں تھی، اب کے وہ آرام سے بیٹھتے بولی، ایسے کیسے وہ کوئی نہیں تھی۔۔؟

تم نے اُس بچی کے فون سے نمبر صاف کروایا، اوپر سے اُس بچی کو بولنے کیلیئے کہا۔۔۔!

کہ تم اب اُس سے ملنا نہیں چاہتی، وہ سب کیا تھا، نائلہ بالکل بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ عبادت نے اُس سے ایسے کیوں کروایا

بس تھی کوئی۔۔۔!!

لیکن اب تو اُسکو بھول جا عبادت نے کہتے ویٹر کو بلایا اُسکو پتہ تھا کہ نائلہ کا منہ کیسے بند کرنا ہے

!!بی بی جی وہ روحی بیٹی گاڑی میں۔۔۔

ڈرائیو گھبراتے گھر میں داخل ہوتے تیزی سے بولا ہی تھا کہ سب روحی کا نام سن جلدی سے باہر لپکے

!!!!یہ سب کیسے ہوئے۔۔۔۔۔اور تم۔۔۔۔

مہراز زیاداب کے بولتے غصے سے ڈرائیو کی طرف بڑھا،اور جب روحی پاک میں رو رہی تھی تم نے تب ہی مجھے کال کیوں نہیں کی۔۔۔؟

ہاں۔۔۔بولو۔۔۔!!مہراز غصے سے بھڑکا تو گھر والے اسکی آواز سن گھبرائے

وہ صاحب۔۔۔جی۔۔۔وہ ہمیں تو کچھ بھی نہیں پتا۔۔۔۔!

وہ۔۔۔۔بکواس بند کرو ہر روز روح تمہارے ساتھ جاتی ہے اور کہتے ہو کہ تمہیں کچھ بھی نہیں پتا مہراز زیاد غصے سے بھڑکتے ڈرائیور کا گریبان پڑ گیا

مہراز چھوڑواُسکو،اب کی بار درمیان میں مصطفی شاہ بولے تھے مہراز زیاد نے قہر آلود نظروں سے ڈرائیور کو گھورا تھا

اوراُسکا گریبان چھوڑتے مقابل تیزی سے ڈاکٹر کی طرف بڑھا جو سامنے ہی روم سے نکلتے اُسکی طرف آرہے تھے

ڈاکٹر۔۔۔

مہراز فکر سے بولا،سب ٹھیک ہے مہراز،انھوں نے مہراز کو حوصلہ دیا، میرا خیال ہے وہ بہت اداس ہے،اُسکو زیادہ سے زیادہ ٹائم دو،اُسکا تم خود خیال رکھو،وہ ٹھیک ہو جائے گئ

مہراز ڈاکٹر کی بات سن تیزی سے روم کے اندر داخل ہوا

روحی میری جان کیا ہوا،مہراز کاپل میں غصہ بیٹھا تھا،وہ روحی کو اپنے ساتھ لگائے محبت سے پوچھ رہا تھا

روحی اپنے باپ کو دیکھ اسکے ساتھ لگے ایک بار پھر رونے لگی،روحی کیا ہوا مجھے ٹھیک سے بتاؤ،ایسے رو نہیں میری جان

اگر کسی نے کچھ کہا ہے تو ابھی بتاؤ میں اُسکو چھوڑو گا نہیں، مہراز سے روحی کے آنسو برداشت نہیں ہو رہے تھے

!!! پاپا۔۔۔۔میری آنی۔۔۔۔

روحی نے جیسے ہی روتے آنی کہا مہراز زیاد حیران کیا، کہ وہ کسی اجنبی کے لیے اتنا رو رہی ہے

کیا ہوا آپ کی آنی کو۔۔؟ مہراز زیاد روحی کے گالوں پر بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے دھیمے سے لہجے میں بولا

وہ مجھ سے ناراض ہو گئی ہیں، انھوں نے کہا کہ وہ اب مجھ سے ملنا نہیں چاہتی اور نا ہی وہ کال پر بات کیا کریں گئی

وہ مجھ سے ناراض ہو گئی ہیں پتا نہیں کیا ہوا پاپا، روحی کے رونے میں مزید تیزی آئی

کیا آپ کی آنی نے ایسا کہا مہراز زیاد کو کچھ سمجھ نہیں آئی کہ وہ ابھی کیا بولے ، پاپا مجھے میری آنی چاہیے ہر حال میں چاہیے، مجھے ان سے ملنا ہے

روحی اک دم ضدی انداز میں بولی جبکہ مہراز زیاد اسکو ایسے دیکھ پریشان ہوا

ٹھیک ہے میری جان، میں آپ کی آنی سے خود بات کروں گا بلکہ ان کو خود آپ کے پاس یہاں لاؤں گا مگر تب تک آپ کو ویٹ کرنا ہو گا

اوکے۔۔۔

چلو شاباش میرا بیٹا ابھی کھانا کھائے گا، مہراز زیاد سامنے بھابھی کے ہاتھ میں کھانا دیکھ اشارہ کر گیا

تو رابعہ کھانے کی پلیٹ لیتے بیڈ کی طرف آئی، پہلے آپ مجھ سے وعدہ کرو کہ آپ آنی کو لاؤں گئے

روحی نے سوں سوں کرتے اپنا چھوٹا سا ہاتھ مہراز زیاد کے سامنے کیا تو مہراز زیاد ہلکے سے مسکراتے اپنی بیٹی کا ہاتھ چوم گیا مطلب صاف تھا کہ وہ ضرور لائے گا



ایک منٹ۔۔۔

تم کہنا کیا چاہتے ہو، کہ میری بیٹی۔۔۔ مہراز زیاد نے اب کہ انگولی اپنی طرف کی

جھوٹ بولتی رہی ہے، مہراز زیاد کا غصے سے پارہ ہائی ہوا تھا، جبکہ ڈرائیور آج اپنی قسمت پر بے بسی سے گھبرایا تھا

نہیں صاحب جی۔۔۔ میرا وہ مطلب نہیں ہے، لیکن اللہ کی قسم، میں نے آج تک کبھی بھی روحی بیٹی کو کسی اجنبی عورت سے بات کرتے نہیں دیکھا ہاں وہ روز پارک جاتی تھی اور خاموشی سے ایک خالی بنچ پر بیٹھ جاتی تھی، اور پھر ایک دن اچانک سے وہ پارک میں موجود سب بچوں سے کھیلنے لگی، لیکن ابھی کچھ دن سے پھر سے وہ پارک میں جاتی اور خاموشی سے بیٹھ جاتی پر صاحب جی میں نے کبھی بھی روحی بی بی کو کسی عورت سے بات کرتے نہیں دیکھا، ڈرائیو ڈرتے گھبراہٹ میں بول رہا تھا۔۔۔

جبکہ وہاں موجود ہر انسان ابھی بھی الجھا ہوا مہراز زیاد کو ہی دیکھ رہا تھا،

دیکھو۔۔۔

!!اپنی بکواس بند کرو، سمجھے۔۔۔

اوراچھے سے یاد کر کہ بتاؤ،اگر تم نے مجھے کچھ نہ بتایاتو تم مجھے جانتے نہیں میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا

مہراز زیادنے اُسکو خود سے پاوچ کرواتے ایک نظر سب کی طرف دیکھا تھا جو سب حیرانگی بھری نگاہوں سے اُسکو ہی دیکھ رہے تھے

تم جاؤ، مصطفی شاہ نے سپاٹ سے کہتے ڈرائیو کو وہاں سے آوٹ کیا، یہ سب کیا ہے مہراز بیٹا تم کس عورت کے بارے میں ڈرائیو سے ایسے پوچھ رہے تھے

افیشن بیگم اپنے شوہر کو غصے میں دیکھ دھیمے لہجے میں بیٹے سے مخاطب ہوئی

مہراز زیادنے ایک سرد سانس خارج کرتے شروع سے لے کر اب کی ساری بات جو وہ روحی کے منہ سے سن چکا تھا اب کے اگوش اتاری

جیسے ہی سب نے یہ سننا حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، مہراز اتنا کچھ ہو گیا، اور تم نے ایک بار بھی ہمیں بتانا مناسب نا سمجھا

اگر تم پہلے ہی بتا دیتے، تو ہم میں کوئی روحی کے ساتھ ایک بار اُس۔۔۔؟

!کیا نام لیا۔۔۔

!افیشن بیگم الجھی تھی، آنی۔۔۔

رابعہ نے جلدی سے یاد دہانی کروائی، ہاں وہی جو بھی ہے ایک بار جا کر اُس عورت کو دیکھ لیتا، کیسی ہے کون ہے، اگر وہ ہماری بچی کے ساتھ کچھ کر دیتی۔۔۔؟

افیشن بیگم کو بے حد فکر ہوئی، مجھے کیا پتا تھا امی کہ وہ عورت روحی کے اتنا قریب ہو جائے گئی، کہ روحی ایسے بے ہیو کرے گئی

ون سیکنڈ بھابھی روحی کا فون کہاں ہے، روحی اکثر اُس سے رات کو فون کر بات کرتی تھی، اکثر کیا وہ زور ہی بات کرتی۔۔۔

ضرور ہماری بات بن جائے گئی فون میں اُس آنی کا نمبر ہو گا، مہراز زیاد نے تیزی سے دماغ چلایا

لاتی ہوں رابعہ بھی جلدی سے کہتے بھاگی،



آج تو ماشااللہ نائلہ بی بی بہت تیار ہو کر آئی ہے، اور جتنا مجھے یاد ہے سب نے کافی تمہاری تعریف بھی کی

اور ابھی تو دن کے دس بجے ہیں، بارہ بجنے میں پورے دو گھنٹے پڑے ہیں تو پھر صبح کے دس بجے تمہارے منہ پر ایسے بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں ---؟

عبادت فائل کو بند کرتے اپنی چیئر سے اٹھتے نائلہ کے پاس آئی تھی جس کو وہ منہ بنائے بیٹھے دیکھ چکی تھی

میرے چہرے پر بارہ نہیں بجے گئے تو کیا ہو گا۔۔

جس کیلیے تیار ہو کر آئی تھی وہ باس تو آج چھٹی کر کہ بیٹھ گیا، ویسے جب ابھی مہراز زیاد سر اس آفس میں آئے نہیں تھے کہ پہلے ہی اعلان کر دیا گیا کہ کبھی کوئی چھٹی نا کرے ورنہ باس اُسکو ہمشیہ کیلیے چھٹی کر دیں گئے، اور اب خود دو دن بعد ہی چھٹی پر چلے گئے

اوپر سے کام بھی ڈبل کر دیا ہم معصوموں پر، نائلہ غصے سے بھڑ کاس نکالتی غصے سے فائل کو اوپن کر گئی

جبکہ اُسکی حالت دیکھ عبادت خوب انجوائے کر رہی تھی ساتھ میں بہت خوش بھی تھی کہ مہراز زیاد آج آفس نہیں آیا۔۔۔

نائلہ کوئی بات نہیں، پھر کیا ہو گیا، اگر وہ نہیں آئے باقی سب نے تو دل کھول کر تمہاری تعریف کی نا۔۔۔؟

اور ویسے بھی مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی، تم غیر لوگوں سے اپنی اتنی تعریف سن کر خوش کیسے ہو جاتی ہو؟

عبادت نے اب کہ پوچھتے آئی ابر اچکائی، تو نائلہ منہ بناتے خاموشی سے کام میں لگی

✨ _____

مہراز مجھے تم پر حیرانگی ہو رہی ہے، تم تو روحی کو یہاں کراچی میں پڑوسیوں کے بچوں کے ساتھ کھیلنے نہیں دیتے تھے
تو پھر اتنی بڑی غلطی کیسے کی۔۔۔؟

ولید جس نے فون کام کے سلسلے سے کیا تھا، مقابل کی پریشانی سن وہ حیرانگی میں بولا

اس میں میری کیا غلطی ہے یار۔۔۔۔؟ میں لندن گیا تھا روحی کو گھر والوں کے پاس چھوڑ
لیکن اب مجھے کیا پتا تھا کہ وہ گھر والوں سے زیادہ کسی غیر کے ساتھ اٹیچ ہو جائے گئی

ویسے بھی مجھے کیا انداز تھا کہ بات اتنی آگے بڑھ جائے گئی، کہ وہ عورت اتنی روحی پر سوار ہو جائے گئی،

مہراز زیاد جو پہلے ہی بہت پریشان تھا، ولید کی باتیں سن چڑا، انکل آنٹی نے کیا کہا۔۔۔؟

ولید اُسکو اتنا پریشان دیکھ اب کہ دھیرے سے بولا

انہوں نے کیا کہنا تھا، تمہاری طرح مجھے بہت باتیں سنائی، اور وہ کیا کہہ سکتے تھے

مہراز زیاد نے مایوسی سے کہتے ایک آہ بھری، پھر تو اب کیا کرے گا !۔۔۔

میری مان تو روحی کو لے کر یہاں کراچی آجا، کچھ دن وہ یہاں رہے گئی، تو خود باخود سیٹ ہو جائے گئی۔۔۔؟

ولید نے پوچھتے ساتھ ہی مشورہ دیا

سوچا تو میں نے بھی یہی ہے، لیکن ساتھ میں اُس عورت کو چھوڑو گا نہیں

اُسکو جیسے بھی کر کہ ڈھونڈ کر ہی رہوں گا، مجھے اِک بات سمجھ نہیں آئی ۔۔۔؟

ولید مہراز کا غصہ دیکھ یاد کرتے بولا

کہ اگر وہ عورت ہر روز رات کو روحی سے بات کرتی تھی تو اُسکا نمبر روحی کے فون سے کیوں نہیں ملا۔۔۔؟

ولید نے بہت سوچتے یہ سوال پوچھا

یہی بات تو مجھے پریشان کر رہی ہے، کہ اگر روحی کے پاس نمبر تھا تو پھر وہ نمبر کہاں گیا

میرے خیال میں تمہیں روحی سے پوچھنا چاہیے، کہ اُسنے نمبر سیو بھی کیا تھا کہ نہیں۔۔۔؟

نہیں یار میں روحی سے فحال اس بارے میں کوئی بات کرنا نہیں چاہتا کیونکہ پہلے ہی وہ کچھ کھاتی نہیں ہے، بس ایک ہی رٹ لگائی ہوئی کہ میری آنی مجھ سے ناراض ہو گئی ہے

مہراز نے مایو سی سے کہتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا، ٹھیک ہے پھر تم اسُکو لے کر یہاں آجاؤ

ولید نے آخر پر یہ کہتے فون بند کیا تو مہراز زیاد سوچنے لگا کہ وہ کیسے روحی کو منائے گا



یہ میرے لیے۔۔۔؟

عبادت چائے کا گپ پکڑتے چونکی تھی، جبکہ وہ گپ لیتے سامنے آسمان پر چاند کی طرف نظریں ماخوذ کر گئی

ہاں میڈم تمہارے لیے ہی لایا ہوں، سوچا کہ آج کچھ باتیں ہو جائیں

،زاہیان عبادت کے ساتھ ہی کھڑا ہوتا سامنے چاند کو دیکھنے لگا

ویسے آج موسم کافی خوش گوار ہے۔۔۔! زاہیان ٹھنڈی ہوائیں اپنے اندر بھرتے اب کے عبادت کی طرف پلٹا کر کھڑا ہوا

یوں کہ عبادت ریلنگ پر گپ رکھے دونوں بازوں کو ان کے گرد پھیلائے
چاند دیکھنے میں مگن تھی
تو زاہیان نے گپ ہاتھ میں پکڑے پیٹ چاند کی طرف کرتے نظریں
عبادت کے چہرے پر ٹکائی
ہاں ٹھیک کہا موسم کافی خوش گوار ہے، عبادت ویسے ہی چاند کو دیکھتے بولی،
! سوری میں لیٹ ہو گیا۔۔۔
ابھی زاہیان آگے کچھ بولتا حامل نے آتے ہی بولتے اپنا گپ ریلنگ پر رکھا
اور عبادت کے دوسری طرف آتے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔
جبکہ عبادت اب کہ ان دونوں کو غور سے دیکھ رہی تھی، جو ایک دوسرے
کو دیکھتے ویسے ہی چاند کو دیکھنے لگے
کوئی بات نہیں اگر تم لیٹ ہو گئے، اس میں کون سا بڑی بات ہے، چلو میں
نے تو بہت موسم انجوائے کر لیا

میں چلتی ہوں اب تم دونوں اس چاند سے لطیف اٹھاؤ، عبادت اپنا گپ
اٹھاتے جانے کے لیے تیار ہوئی تو زاہیان اور حامل نے گھورتے اُسکو دیکھا
ایسے کیسے تم جا رہی ہو۔۔۔؟ ابھی تو ہم تمہارے پاس آئیں ہیں، زاہیان
نے عبادت کا ہاتھ پکڑتے اسکو روکا
تم لوگوں نے آج مجھ سے کیا باتیں کرنی ہے، ویسے شرم کرو ابھی تم دونوں
کی شادی ہوئی ہے
اپنی بیویوں کے ساتھ وقت گزارنے کی بجائے یہاں میرے پاس آ گئے ہو
عبادت واپس سے چائے کا گپ رکھتے خفگی سے بولی تو حامل نے ہنستے اسکو
دیکھا، یہ بتاؤ آفس کیسا جا رہا ہے۔۔۔؟
زاہیان نے موضوع بدلا تو حامل نے بھی عبادت کو دیکھ آنکھوں سے پوچھا
کیسا جائے گا جیسا پہلے ہوتا تھا ویسا ہی جا رہا ہے عبادت اب کہ گپ چائے کا
اٹھاتی لبوں سے لگا گئی،
ہمممم۔۔۔۔

اچھاتو تم نے آگے اس آفس کو جوائن رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔؟

اب کہ حامل نے سینجدگی سے پوچھاتو زاہیان نے غور سے عبادت کی طرف دیکھا

نہیں میرا کچھ کام رہتا ہے اُس آفس میں بس اسی لیے وہاں روکی ہوئی ہوں ، پھر میں نے یہ کام چھوڑ دینا ہے

عبادت نے بھی سینجدگی سے دونوں کی طرف دیکھتے جواب پاس کیا، تمہارا باس کیسا ہے اب کہ پھر سے زاہیان نے پوچھا، کیا زاہیان یار

ایسے پوچھوں ناکہ میرا سالا کیسے ہے، آفس کا کام کیسا کرتا ہے۔۔۔؟ حامل نے مذاق اڑاتے ماحول کو گرم کیا

جبکہ اُسکی بات سن زاہیان اور عبادت دونوں مسکرا دیئے، باس ٹھیک ہے پہلے دو دن آفس آئے اُسکے بعد فحال چھٹیوں پر ہیں

عبادت نے پر سکون سے لہجے میں جواب دیا، کیوں وہ چھیٹوں پر کیوں ہے ۔۔۔۔؟

حامل نے چونک کر پوچھا، مجھے کیا پتا، اب یہ تو باس ہی جانتا ہو گا

عبادت شانے اچکاتے چائے کا گپ لیتے آرام سے چیئر کی طرف گئ

جبکہ دو سے تین سسیپ چائے کے لیتے گپ کو پاس پڑے ٹیبل پر رکھ گئ

جتنا میں نے سننا ہے وہ کبھی اپنے کام سے تو چھٹی کرتا نہیں پھر وہ کیسے ایک ہفتے سے آفس نہیں گیا۔۔۔؟

زاہیان کو بہت حیرانگی ہوئی، اگر تم لوگوں نے یہی باتیں کرنی ہے تو میں جا رہی ہوں

!تم لوگ آرام سے فرصت سے یہاں بیٹھ کر اسکی باتیں کرو۔۔۔

عبادت دونوں کی طرف بولتے سیڑھیوں کی طرف بڑھی تو دونوں جلدی سے اسکے پیچھے بھاگے۔۔۔۔

!!! جبکہ وہ بھی تیزی سے بھاگتے سیڑھیوں کو عبور کر گئ۔۔۔

فلک زاہیان کو کہیں دیکھا۔۔۔؟زاہیان بھائی اوپر گئے تھے، عبادت آپی کے پاس

فلک ویسے ہی مصروف سے انداز میں بولی، اس وقت۔۔۔؟

ہما نے ایک نظر ٹائم کو دیکھتے اب کہ تھوڑا غصے سے بولا۔ ہما اب اتنا بھی ٹائم نہیں ہوا

ویسے بھی زاہیان بھائی اور حامل کی یہ عادت ہے رات کو جب کبھی عبادت آپی چھت پر اکیلی جاتی ہیں

تو وہ ان کو تنگ کرنے کیلئے پیچھے ہی چلے جاتے ہیں، فلک تفصیل سے بتاتی دودھ گلاس میں ڈالنے لگی

فلک آپی۔۔۔۔۔؟

! یہ دیکھو آپ کے پیارے دیور ریان نے میرے ساتھ کیا کیا۔۔۔

ابھی ہما کچھ اور بولتی پریزے روتے ہوئے وہاں ناز ہوئی، تو ہما نے اب کہ اسکی طرف دیکھا

جو فلک کے کندھے پر سر رکھ رونے کا کام شروع کر گئی تھی، ایسا بھی کیا کر دیا جو میری پیاری بہن رونا ہی شروع ہو گئی

فلک اسکو خود سے الگ کرتی بولی ہی تھی کہ اچانک سے سیڑھیوں سے بھاگنے اور بولنے کی آوازیں سنائی دی

تو فلک، ہما، پریزے ایک ساتھ کیچن سے بھاگتے ہال میں آئی

جیسے ہی سامنے دیکھا فلک، پریزے اک ساتھ مسکرائی، جبکہ ہما کا منہ بن چکا تھا

اب بس میں تم لوگوں سے بات نہیں کرتی، عبادت جوان سے خود کو چھڑواتے تھک چکی تھی سیڑھیوں پر ہی بیٹھتے بولی

تو زاہیان اور حامل اسکے دائیں بائیں طرف کھڑے ہوئے

ہماری کیا غلطی ہے، نا تم وہاں سے بھاگتی اور نا ہم ایسے تمہارے پیچھے آتے

زاہیان عبادت کے پاس ویسے ہی سیڑی پر بیٹھتے شرارت سے بولا

!! چلو عبادت اٹھو یار۔۔۔۔

اب کہ حامل نے بولتے عبادت کا ہاتھ پکڑتے اسکو سیڑھیوں سے اٹھاتے کھڑا کیا

فلک ہم لوگ واک کے لیے باہر جارہے ہیں، اگر کوئی بڑا پوچھے تو ان کو بتا دینا

حامل ویسے ہی فلک سے بولتے عبادت کا ہاتھ پکڑے دو قدم آگے ہوا

میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔۔۔۔! اس سے پہلے زاہیان آگے بڑھتا ہما کے الفاظ سن حامل بھی روکا

تم کیوں ساتھ میں چلو گئی۔۔۔۔؟ زاہیان نے دوٹوک پوچھا

ہاں آجاو ہما تم بھی ساتھ۔۔۔

عبادت کو زاہیان کا ایسے کہنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔ کوئی ضرورت نہیں، آرام سے فلک کا کام میں ہاتھ بٹاو

اس سے پہلے ہما عبادت کے ساتھ چلتی زاہیان نے تیزی سے بولتے سب کو اسکی طرف دیکھنے پر مجبور کیا

لیکن میں تو ساتھ چلوں گئی، پریزے ماحول کو گرم ہوتا دیکھ بولی تو سب
اسکو بھاگتے ڈور پر کھڑے ہوتے دیکھ مسکرا دیئے
جبکہ زاہیان اور حامل عبادت کو لیتے اس تک گئے،
چلو تم ساتھ شرارتوں کی دوکان، زاہیان ایک چیت پریزے کے سر پر
لگاتے باہر گیا تو وہ سب بھی پیچھے ہی گئے۔۔۔۔
پریزے نے ایک بار کہا تو اسکو ساتھ لے گئے۔۔۔۔؟ ہما غصے سے بھڑکی
ہما زاہیان بھائی ایسے ہی ہیں، ابھی وہ بس عبادت آپی کے ساتھ جانا چاہتے
تھے
حامل اور زاہیان بھائی اکثر ایسے رات کو عبادت آپی کو لے کر جاتے تھے
لیکن کبھی بھی مجھے ساتھ نہیں لے کر گے، یہ نہیں کہ کبھی بھی میں نہیں
گئی
جاتی تھی میں لیکن تب جب وہ لوگ کہیں آئس کریم کھانے گئے ہوں تب
فلک اسکو پیار سے سمجھاتے اسکو اپنے ساتھ کیچن کی طرف گئی



عبادت مجھے نا ہمارے باس کی فکر ہو رہی ہے۔نائلہ عبادت کو آرام سے چاہے پیتے دیکھ پاس ہی چیئر پر بیٹھی

اچھا ایسی بات ہے، تو توں ایسے کران کو فون کر لے تیرے پاس نمبر تو ہو گا باس کا۔۔۔؟

عبادت جو بہت خوش تھی، اطمنان سے بولتی، طنز مار رہی ہو۔۔۔۔؟نائلہ جو اُسکو ہی گھور رہی تھی اُسکی بات سن تیکے سے انداز میں بولی

ارے۔۔۔۔

میں کیوں طنز ماروں گئ، میں نے سچ میں کہا، عبادت اپنی ہنسی کو روکتے شرارت سے بولی، جب توں ایسے مسکراتے باتیں کرتی ہے تو بہت پیاری لگتی ہو

ایسے ہی رہا کرو نا۔۔۔؟نائلہ عبادت کے چہرے پر خوشی دیکھ دل سے خوش ہوتے بولی تو عبادت جو پہلے مسکرا رہی تھی اب کہ ہنسی کو چہرے سے غائب کر گئی

شکریہ فری کا مشورہ دینے کیلیے اب اپنا کام کرو عبادت اُسکو جانے کا بولتی واپس سے چائے میں معصروف ہوئی

بہت ہی بری ہے تم ایسے کوئی اپنے دوست کو بھلا بولتا ہے نائلہ اٹھتے منہ بسورتے کہتے اپنے ٹیبل کی طرف گئی

اچھا ہوا جو کہیں اور معصروف ہو گیا، اللہ کرے ایسے ہی بزی رہے تا کہ یہاں سکون رہے، عبادت نائلہ کے جاتے ہی دل میں بڑا بڑائے واپس سے آرام سے چائے پینے میں مگن ہوئی

✨ _____

ہائے۔۔۔۔!!! کیسی ہو تم۔۔۔؟؟ یہ۔۔۔ یہاں کیسے۔۔۔؟ پریزے جو اب کہ زاہیان کو گھورنے لگی تھی، اُسکی بات کو سن کمر میں ہاتھ رکھے آنکھیں چھوٹی کر گئی

کیا چاہتے ہو تم۔۔۔؟؟ ایسے بھاگ کیوں رہے ہو۔۔۔؟ جیسے میں تمہیں کچا چبا جاؤں گئی

پریزے نے بنا زاہیان اور اسکے دوستوں کا لحاظ رکھتے گویا تو زاہیان بالوں میں ہاتھ اپنی شرمندگی دور کرنے کیلیے اپنے دوستوں کو جانے کا بول گیا

وہ سب اپنے بیگ لیتے جلدی سے بھاگے، کیا ہو گیا پریزے بی بی جو ایسے منہ سے آگ نکال رہی ہو

ایسے کوئی کرتا ہے جیسے ابھی تم نے میرے دوستوں کے سامنے کیا۔۔۔؟ آرام سے بھی بول سکتی تھی

زاہیان اُسکو جیسے سمجھاتے دھیرے سے بولتے بیگ کندھے پر ڈالتے آگے بڑھا تو پریزے بھی ساتھ تیزی سے قدم اٹھانے لگی۔۔۔۔

بات سنو۔۔۔!!! یہ بکواس باتیں تم کسی اور دن کرنا، ویسے بھی تمہارے دوست ایک نمبر کے جھوٹے، جاہل ہیں،

تم ابھی میرے ساتھ چلو ہم کوٹ جائیں گئے اور طلاق کے پیپر زپر سائن کرتے فارغ ہونگے

پریزے زاہیان کے راستے میں حائل ہوتے اسُکو چونکا گئی، جبکہ پریزے کی بات سن زاہیان نے ایسے اجنبیوں کی طرح دیکھا جیسے اُسکو تو کوئی علم نہیں کہ ان کے درمیان ایسا بھی کچھ ہے، ایسے آنکھیں پھاڑ مجھے کیا دیکھ رہے ہو ۔۔۔؟ جیسے میں نے پتا نہیں کون سی رومنٹس بات کر دی

پریزے نے بھی آنکھیں پھاڑ اُسکو مسلسل گھورتے پوچھا، پریزے میڈم کچھ تو شرم کو ہاتھ مارو، ایسے بھلا یونی میں سر عام وہ بھی کلاس کی راہگیری میں کھڑے ہوتے کوئی رومنس سے بات کرتا ہے جیسے تم کر رہی ہو۔۔۔؟

اور ویسے بھی اگر اتنا ہی جلدی ہے رومنس کی تو بندہ پہلے ماحول ویسا بنائے،
پھر بات کرے، زاہیان کہاں باز آنے والا تھا، ترک باترک بولتے
شرارت سے ایک آنکھ بھی مار گیا
دیکھو زیادہ نا بکو۔۔۔!!! میرا پارہ پہلے ہی بہت ہائی ہوا پڑا ہے تم پر۔۔۔؟
کیا کہا تھا تم نے۔۔۔؟؟ کہ کامل بھائی لوگوں کی شادی کے بعد ہم اس نکاح
سے جان چھڑا لیں گئے۔۔۔۔۔؟؟؟
لیکن جتنی بار میں یہاں تمہارے پیچھے بھاگی تم اتنا ہی سر پر چڑھتے گئے،
اب اور نہیں اس سے پہلے زاہیان کچھ بولتا پریزے انگولی اٹھاتے اُسکو
خاموش کروا گئی
وہ پھر سے چلنا شروع ہوا تو پریزے بھاگتے اسکے ہمراہ ہوئی، وہ ایک نظر اُسکو
دیکھ پھر روکا تھا
ایسے گھور کیا رہے ہو۔۔۔؟ مجھے گھورنے کی جگہ بتاؤ کب طلاق کے پیپرز
لاؤ گئے۔۔۔؟ پریزے بھی پریزے تھی ایسے ہی ڈرنے والی نہیں تھی

مس پریزے پہلی بات یہ یونی ہے یہاں ایسے مجھ سے طلاق کے پیپرز سے بات مت کرو، اور دوسری بات طلاق کے پیپرز تیار کروانا اور کوٹ میں جا کر آرام سے سائن کرنا اتنا آسان نہیں ہے

کچھ ٹائم لگے گا، صبر سے بیٹھو ابھی، جیسے ہی میں مجھ سے کام ہو گیا تمہیں آگاہ کر دوں، سمجھی ابھی میری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے

اس لیے خاموشی سے تم بھی اوپر اپنی کلاس کی طرف جاؤ اس سے پہلے پریزے دماغ میں آئی کوئی اور بات پوچھتی زاہیان درمیان میں بولتے دو ٹوک کہتے تیزی سے آگے گیا تو پریزے دو دن کا انتظار کرنے کا سوچتی اوپر والی سیڑھیوں پر بیٹھی

فلک آپی آپ بہت زیادہ بدل گئی ہو، شادی کیا ہو گئی آپ تو میری اور بڑی دشمن بن گئی۔۔۔؟؟ پریزے فلک کے مسلسل ٹاچر سے تنگ آ چکی تھی

وہ جب بھی فلک سے تنگ آتی اُسکو بھابھی کی بجائے فلک آپی کہتے پکارتی تھی

پریزے زبان کم چلاو کام زیادہ کرو، آج اتوار ہے پھر بھی خود سے دل ہی نہیں کرتا میڈم کا۔۔۔کہ کام میں ہاتھ ہی بٹادے۔۔۔!!!

فلک دوٹوک بولتی اُسکو صاف کر گئی، آپی کچھ تو رحم کھاؤ اپنی اکلوتی نند پر ۔۔۔۔؟؟؟میں باقی دن یونی میں دھکے کھاتی ہوں، پورے ہفتے میں ایک دن ہی تو آتا ہے جب میں سکون سے سارا دن سو کر رات کو موووی دیکھ سکتی ہوں۔۔۔؟؟؟

میں نے سوچا تھا کہ اب ہما بھابھی آجائے گئی تو میری آپ کی مدد کرنے سے جان چھوٹ جائے گئی، لیکن نہیں جہاں تو بھابھی میڈم اپنے میکے چلی گئی

پریزے بنا لحاظ رکھے سپاٹ ہوتے بولی تو عبادت جو کیچن میں آئی پانی پینے کیلئے تھی، پریزے کی باتیں سن ہلکے سے مسکراتے فلک کے قریب آئی

پریزے میری چند جاؤ تم جا کر اپنی موو ی دیکھو، میں مدد کروادیتی ہوں میرا آفس کا کام ختم ہو چکا ہے، عبادت پریزے سے کھیرے والی پلیٹ پکڑتے آہستگی سے بولی

تو پریزے نے بنا دیر کیے پلٹ عبادت کی طرف کرتے کیچن سے ڈور لگائی، جسے فلک کا دیکھ منہ بنا تھا، اب کے وہ صرف عبادت کو دیکھ رہی تھی جو آرام سے چیئر پر بیٹھ کاٹنے میں مصروف ہوئی

کھانا تیار ہو گیا فلک بیٹے۔۔۔۔؟؟؟ ریحانہ بیگم کیچن میں داخل ہوتے بولی تو عبادت، فلک نے ایک ساتھ کیچن کے ڈور کی طرف دیکھا

جی امی تیار ہو گیا ہے، بس ٹیبل پر لگانا رہ گیا ہے، فلک مسکراتے فریج کی طرف گئی تو عبادت سلاد والی پلیٹ لیتے ٹیبل کی طرف گئی

امی یہ ہما کتنے دنوں کے لیے گئی۔۔۔۔؟؟؟ عبادت جو پلیٹ رکھتے واپس کیچن میں آچکی تھی فلک کے سوال پر تائی امی کی طرف دیکھا

بیٹا آجائے گئی وہ بھی، جب وہاں سب کچھ ٹھیک ہو گیا تب۔۔۔!!! ریحانہ بیگم بولتے جیسے پریشان ہوئی تھی وہ دھیرے سے بولتی کیچن سے نکل باہر ڈرائینگ ٹیبل کے پاس چیئر پر براجمان ہوئی

تو عبادت جو پلیٹ اٹھاتے ڈرائینگ ٹیبل کے قریب آ پہنچی تھی وہی بیٹھی، کیا ہوا تائی امی۔۔۔؟؟؟ آپ ایسے پریشانی سے کیوں بول رہی ہیں۔۔۔؟؟ عبادت نے فکر سے پوچھتے ان کے اداس چہرے کو دیکھا، پریشانی تو ہو گئی نا بیٹا۔۔۔!!! تمہارے تایا جان کے گھر

!!! پریشان ہیں روحی کی وجہ سے۔۔۔

!!! روحی۔۔۔

ابھی ریحانہ بیگم کچھ کہتی کہ سونیا وہاں آتے بولی تو عبادت روحی بڑبڑاتے فکر سے کھڑی ہوئی

کیا ہوا روحی کو۔۔۔؟؟؟ اب کے وہ فکر سے گھبراتے تیزی سے بولتے سونیا بیگم کے قریب آئی

کیا ہونا ہے بیٹا، وہ بناماں کے بچی بہت بیمار ہے، اللہ جانتا ہے اُسکو کس کی نظر لگی، سب ہی وہاں بہت پریشان ہیں، اب کے ریحانہ بیگم بولی

تو عبادت کی جیسے جان پر بنی، وہ ادھوری باتیں سن مزید گھبرائی، تائی امی ہوا کیا ہے۔۔۔؟؟؟اب کے عبادت تھوڑے غصے سے بولی تو سونیا اور ریحانہ نے چونک کر اُسکی طرف دیکھا

وہ ان دونوں کو خود کو ایسے غور سے دیکھتے دیکھ کنفیوز ہوئی اور جلدی سے چیئر سے اٹھتے کیچن کی طرف منہ کرتے پھر سے واپس چیئر پر بیٹھی

یوں کہ سونیا نے فکر سے عبادت کو دیکھا، جبکہ ریحانہ بیگم بھی حیران ہوئی، و۔۔۔ہ وہ میں کہہ رہی تھی، کہ کیا ہوا اُس بچی کو۔۔۔؟؟؟

میں شادی پر ملی تھی نا۔۔۔؟؟؟ بہت پیاری بچی ہے۔۔۔۔!!! عبادت نے ماتھے پر آئے پسینے کو دوپٹّے سے صاف کرتے دھیرے سے گویا

تو ریحانہ بیگم بے فکر ہوتے مسکرائی، مگر سونیا بیگم نے سینجدگی سے اسکے چہرے پر چھائی گھبراہٹ کو نوٹ کیا

کیا بتاؤں بیٹا ریحانہ بیگم نے ہنکارا بھرتے جو کچھ افیشن بیگم کی زبانی سنا تھا عبادت کی گوش اتارا،

جیسے جیسے عبادت سن رہی تھی، وہ پریشانی سے مزید گھبرائی، جبکہ اس پل اُسکا دل زور سے دھڑکا تھا

عبادت آپی۔۔۔۔!!! جیسے ہی طلال شاہ وہاں آئے ریحانہ بیگم نے ختم کی تو عبادت فلک کی آواز کو ان سنا کرتے سیدھی سیڑھیوں کو عبور کرتے روم کی طرف گئی

روح میری وجہ سے بیمار ہو گئی۔۔۔۔؟؟؟ایسے کیسے۔۔۔!!! وہ روم کا دروازہ بند کرتے خود سے بڑبڑاتے ٹہلنا شروع ہوئی

جبکہ جلدی سے اپنا فون اٹھایا تھا اور بنا سوچے سمجھے تیزی سے روحی کے فون پر کال ملانی شروع کی

نہیں عبادت۔۔۔!!!! کیا ہو گیا ہے تجھے۔۔۔؟ تو ں ایسے کیسے فون کر سکتی ہے۔۔۔؟؟؟ جیسے ہی سب کچھ یاد آیا تو غصے سے خود سے بھڑ کتے

فون بیڈ پر پھینکا

عبادت کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے، افیشن بیگم نے سب کچھ ریحانہ بیگم کو بتایا تھا

(آپا کہہ رہی تھی کوئی جادو والی عورت تھی جو روحی سے روز پارک میں ملنا شروع ہو چکی تھی) جیسے ہی عبادت کو ریحانہ بیگم کے یہ الفاظ یاد آئے وہ ڈری

کیونکہ جیسے بھی تھا وہ تو نہیں جانتی تھی کہ روح کس کی بیٹی ہے، اگر ابھی کسی کو پتا چلا کہ میں روح سے ملتی تھی تو سب کچھ خراب ہو جائے گا

وہ اندر تک کانپی تھی، جبکہ گھبراہٹ سے پسینے بھی لاتعداد چھوٹے تھے، وہ صرف روحی کے لیے دعا کر سکتی تھی اور کچھ نہیں وہ جلدی سے واش روم میں گئی

اور وضو کرتے جائے نماز پر کھڑی ہوئی



تجھے کیا ہوا ہے آج۔۔۔؟؟جو ایسے بارہ بجے ہوئے ہیں۔۔؟؟؟ایسے کیوں لگ رہا ہے جیسے تم ساری رات سوئی نہیں۔۔۔؟؟؟نائلہ عبادت کی سوجھی آنکھیں دیکھ حیرانگی سے پوچھتے ساتھ ہی بیٹھی

کچھ نہیں میں تو ٹھیک ہوں، مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔!!!عبادت نائلہ کو نظر انداز کرتے سامنے مہراز زیاد کے کیبن کو دیکھ فائل کو اوپن کر گئی

یہ توں آج بار بار باس کے کیبن کی طرف کیا دیکھ رہی ہے۔۔۔۔؟؟؟

نائلہ عبادت کو سامنے دیکھتے دیکھ حیران ہوئی تھی، تو جلدی سے پوچھا

ایسے ہی دیکھ رہی ہوں کہ کتنے دن ہو گئے اس کمینی کے باس آفس نہیں آ رہے، کوئی مسلہ تو نہیں ہو گیا۔۔۔؟؟؟تم نہیں لگتا ہمیں پتا کرنا چاہیے ۔۔۔؟؟

عبادت جو پوری طرح روحی کے لیے پریشان ہو چکی تھی، نائلہ کو دیکھتے دھیرے سے بولی

عبادت آج کیا کھا کر آئی ہو تم۔۔۔۔؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔؟ یہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔؟؟ کہیں کسی نے کوئی جادو ود تو نہیں کر دیا تم پہ۔۔۔۔!!!!

ایسے سے لگتا ہے جیسے میرے والا بھوت تجھ پر سوار ہو گیا ہے۔۔۔!!!

نائلہ قہقہ لگاتے اتنی زور سے ہنسی کے آس پاس بیٹھے سب سٹاف کے لوگ اُسکی طرف متوجہ ہوئے

عبادت نے کھا جانے والی نظروں سے گھورا، سوری میں تو ایسے ہی مذاق کر رہی تھی، نائلہ سب کو اپنی طرف سینجدگی سے دیکھتے دیکھ جلدی سے بولتے خاموش ہوئی

تو عبادت غصے سے فائل لیتے وہاں سے اٹھی، نائلہ جو سمجھ گئی تھی عبادت کو دیکھ فائل لیتے اپنے کام میں لگی

فلک یہ گھر پر کوئی نظر کیوں نہیں آرہا۔۔۔۔؟؟؟سب کہیں گئے ہیں کیا ۔۔۔۔؟؟؟عبادت جو ابھی آفس سے گھر میں داخل ہوئی تھی پانی کا گلاس پیتے فلک کو مخاطب کیا

کیونکہ گھر میں اُسکو کوئی بھی نظر نہیں آیا تھا،جی آپی سب شادی کے فنکشن میں گئیں ہیں، وہ اشرف یاد ہے جس کی ہمارے کالج کے پاس بکس سنٹر کی بڑی سی دوکان تھی

فلک نے عبادت کو یاد کروانے کے لیے کالج کا ذکر کیا،ہاں وہ جو پورے دانت نکال کر ہنستا تھا، عبادت جو جیسے ہی یاد آیا ہلکے سے لب مسکرائے ہاں وہی اُسکی آج فائنلی شادی ہو رہی ہے، فلک کہتے زور سے ہنسی تو عبادت بھی ہلکے سے مسکراتے اٹھی

یہ زاہیان دن بادن ہوشیار ہوتا جارہا ہے، مجھے جلدی ہی اس کے بارے میں سوچنا ہوگا، پریزے جو یونی سے واپس آچکی تھی اپنے ہی دھیان میں چلتے خود سے بڑبڑاتے سیڑھیوں کی طرف بڑھی

لو جی میڈم آگئی۔۔۔۔۔!!! فلک جو عبادت کے ساتھ کیچن سے باہر آئی تھی اُسکو سیڑھیوں کی طرف جاتے دیکھ بولی

پریزے جو اپنے ہی دھیان میں تھی ویسے ہی چلتے سیڑھیوں کو عبور کر گئی،

ارے۔۔۔!!! یہ کیا دیکھا بھی نہیں۔۔۔۔؟؟ سلام بھی نہیں کیا

۔۔۔۔؟؟؟

ہما جو گھر پر صبح ہی آئی تھی پریزے کو پاس سے ویسے ہی گزرتے دیکھ حیرانگی سے بولتی سیڑھیوں سے نیچے آئی

ہما تم کب آئی۔۔۔۔؟؟؟ عبادت جو روحی کے لیے بہت پریشان تھی ہما کو دیکھ خوش ہوتی پوچھ گئی

آج ہی صبح ٹائم آئی تھی آپی، ہما سرسری سی مسکراہٹ چہرے پر لگاتے بولی

تو فلک نے اُسکا چہرہ غور سے دیکھا

وہ میں نے سنا تھا کہ روحی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ابھی کیسی ہے وہ

۔۔۔۔؟؟؟عبادت کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کیسے پوچھے

پھر سب سوچوں کو جھٹکتے جو الفاظ زبان پر آئے ویسے ہی ادا کرتے پوچھا،

ابھی تو ویسے ہی ہے بخار بہت تیز رہتا ہے، ہر وقت کسی آنی کا نام لیتی ہے

اللہ ہی جانتا ہے کون تھی یہ منحوس آنی، جس نے ہماری روحی کا یہ حال کر

دیا، ضرور کوئی جادو والی عورت ہو گئی

ہما اپنی ماں کی باتیں یاد کرتے غصے سے بولی تو عبادت کی آنکھیں ڈر سے

بڑی ہوئی، جبکہ بنا جواب دیتے وہ سیڑھیوں کو تیزی سے عبور کرتے روم

میں بند ہوئی

وہ پل ہی خوفزادہ ہوئی تھی، جبکہ پسنا بھی ماتھے پر چمکا تھا، وہ بیگ بیڈ پر

پھینکتی پوری طرح پریشان ہوئی تھی

کسی طرح مجھے روح سے ملنا ہو گا، لیکن کیسے۔۔۔۔۔؟؟؟وہ پریشانی سے ناخن منہ میں ڈالتے سوچنے لگی تھی

✨

ارے۔۔۔۔۔!!!عبادت میں بہت خوش ہوں پہلی بار ایسے میٹنگ کے لیے کسی ریسٹونٹ ہوٹل میں آئی ہوں

کتنا اچھا لگ رہا ہے، نائلہ ہوٹل میں آنے کی خوشی میں ہی چہکنا شروع ہو چکی تھی، اور عبادت گھبراتے میٹنگ کے بارے میں سوچ رہی تھی

چلیں مس عبادت۔۔۔۔!!! مسٹر مشاق پاس آتے بولے تو عبادت نے جلدی سے فائل اٹھائی تھی اور ان کے ساتھ چلی تھی

باس۔۔۔۔۔!! جیسے ہی نائلہ نے پیچھے سے آتے مہراز زیاد کو دیکھا تو بیٹھے سے اچھل کر کھڑی ہوئی تھی ساتھ میں ہی عبادت کی نظریں بھی اس طرف کی تھی

وہ آنکھوں پر گلاسیز لگائے، لمبے لمبے ڈرگ بھرتے ان کی طرف بڑھا تھا

عبادت نے سرسری سے انداز میں مہراز زیاد کو دیکھا تھا۔۔۔۔

ارے کتنا ہینڈسم لگ رہا ہے، نائلہ نے عبادت کے کان میں سرگوشی کی تو

عبادت نے نظروں کو آرام سے جھکایا

سر آپ نے تو کہا تھا کہ۔۔۔۔۔؟؟؟ابھی میٹنگ کے لیے چلے۔۔۔۔؟؟

مہراز زیاد نے چوٹکی سی نگاہ عبادت پر ڈالی تھی اور ویسے ہی چلتے میٹنگ روم

کی طرف گیا

تو عبادت ایک لمبا سانس بھرتے پیچھے ہی گئی،

یار یہ میٹنگ کتنی لمبی تھی، نائلہ جو پوری طرح بور ہو گئی تھی، پہلی بار وہ

میٹنگ روم میں ایسے اتنے لوگوں نے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

ابھی میٹنگ کے ختم ہوتے ہی باہر آتے عبادت سے بولی، ہاں میٹنگ لمبی

تھی، لیکن آج توں نے مجھے حیران کر دیا

جو نائلہ ایک منٹ بھی کھانے سے بنا نہیں رہ سکتی تھی، وہ آج تقریباً تین سے چار گھنٹے بھوکی رہی۔۔۔۔۔؟؟؟ میں تو حیران ہی گئی

عبادت جو خود بھی پہلی بار ایسے میٹنگ میں آئی تھی، ابھی پر سکون سے انداز میں بولتی ہلکے سے مسکراتے نائلہ کا منہ بنا گئی۔۔۔

چلو چلیں بہت دیر ہو گئی ہے۔ شام ہونے والی ہے، عبادت اُسکو منہ بناتے دیکھ بازو سے پکڑتے آگے بڑھی

!!!عبادت۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں چلی تھی کہ سر مشاق کی پکار پر وہ دونوں واپس پلٹی، مبارک ہو آپ کا کام سب کو بہت پسند آیا

مسٹر مشتاق اسکے نزدیک آتے تعریفی جملے ادا کر گئے تو وہ ہلکے سے چہرے پر مسکراہٹ لائی تھی

شکریہ سر، عبادت نے جواباً جواب دیتے بات ختم کی، چلیں میں آپ دونوں کو گھر چھوڑ دیتا ہوں

ارے تو بہت اچھی بات ہے شکر ہے گھر جو آپ نے ہمارے بارے میں سوچا

نہیں تو ابھی ہمیں رکشے میں دھکے کھانے پڑنے تھے، اس سے پہلے عبادت انکار کرتی، نائلہ نے فٹ سے منہ کھولا تو عبادت نے کھا جانے والے انداز سے اُسکو گھورا

چلو عبادت۔۔۔۔! نائلہ بولتی اُسکو بازو سے پکڑتے سر مشاق کے پیچھے ہوئی، سر آپ کی گاڑی کہاں ہے۔۔۔؟؟؟ وہ لوگ جیسے ہی کمینی سے باہر آئے

وہ رڈو پر نکل آئے تھے، لیکن پھر بھی مسٹر مشتاق نے گاڑی کی طرف جانے کی بجائے سڑک پار کرنے کی کوشش کی تو نائلہ پوچھے بنا نا رہ سکی میری گاڑی وہ دوسری طرف کھڑی ہے، مسٹر مشتاق نے دوسری طرف اشارہ کیا تو عبادت نائلہ نے ایک ساتھ سامنے والی طرف دیکھا

اس گلی میں تو مصطفی تایا کا گھر ہے، جیسے ہی عبادت نے غور کیا اُسکو یاد آیا تھا، چلو۔۔۔۔۔

جیسے ہی سڑک ٹریفک سے کم ہوئی مشتاق سر بولتے آگے بڑھے تو ساتھ ہی نائلہ اور عبادت نے بھی قدم بڑھائے

ارے اس فائل پر باس کے سائن تو لیے ہی نہیں، ابھی وہ گاڑی میں بیٹھے تھے اور اُسی گلی میں داخل ہوئے تھے

کہ نائلہ نے فائل اوپن کرتے مشتاق سر کو بولا تو وہ جلدی سے گاڑی روک گئے

دکھاؤ، وہ نائلہ کو کہتے خود فائل کو دیکھنے لگے، اچھا ہوا جو نائلہ آپ نے یہاں ہی یاد کروادیا

مہراز سر کا گھر یہی پاس ہی ہے، ہم پہلے سائن لے لیتے ہیں پھر چلتے ہیں، مشتاق نے کہتے گاڑی پھر سے اسٹاٹ کی تھی

باس کا گھر اسی گلی میں ہے، ڈئیفس میں رہتے ہیں۔۔۔۔۔؟؟ وہ بلاک کو دیکھتے حیران ہوئی تھی

تبھی مشتاق نے گاڑی روکی تھی، عبادت جو پیچھے بیٹھی تھی، گھر کو جیسے موڑ آف ہوا تھا

تم لوگ روکو، میں آتا ہوں، مشتاق ان کو گاڑی میں چھوڑ گاڑی سے باہر گیا تھا اور گاڈر سے بات کرتے بنگلے میں داخل ہوا

یا اللہ اتنا بڑا گھر۔۔۔۔؟؟؟ عبادت دیکھ یار۔۔۔۔!!! نائلہ کا تو بڑا سا منہ کھولا ہی رہ گیا تھا، وہ حیران سی اک دم گاڑی سے نکلی تو عبادت اُسکو دیکھ غصے سے باہر آئی تھی

نائلہ تیرے پاس تھوڑا سا بھی دماغ ہے، اتنی سی عقل ہے۔۔۔۔؟ عبادت شہادت کی انگولی اٹھاتے بولی تو نائلہ نے فورا سے سر نا میں ہلایا

کہیں بھی شروع ہو جاتی ہو، چپ چاپ گاڑی میں بیٹھو، تماشہ مت لگاؤ، عبادت اپنا دوپٹہ سر پر اچھے سے ٹھیک کرتے اُسکو واپس سے بیٹھنے کا حکم دے گئ

بھائی۔۔۔۔؟؟ جیسے ہی نائلہ نے گاڑی کا ڈور کھولا سامنے والے گھر سے اپنے بھائی کو نکلتے دیکھ بولتے ان کی طرف گئ

عبادت حیران سی خاموش ہوتی وہی کھڑی دیکھنے لگی، کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟

جیسے ہی نائلہ واپس آئی عبادت نے تیزی سے پوچھا

کچھ نہیں یار بھائی یہاں کپڑے دیکھنے آئے تھے، ابھی انہوں نے کہا چلو ساتھ میں گھر چلتے ہیں تو

اب پھر میں چلتی ہوں، تم مشتاق سر کو بتا دینا، نائلہ گاڑی سے اپنا بیگ لیتے بولی تھی، نائلہ ایسے تم مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہو۔۔۔۔؟؟

عبادت کو غصہ آیا تھا، کیا ہوا گیا عبادت۔۔؟؟ میں کون سا تجھے لاوارثوں کی طرح اس دنیا میں اکیلی چھوڑ کر جا رہی ہوں۔۔۔؟؟؟

اپنے گھر جارہی ہوں،اور ویسے بھی مشتاق سر تو ہیں یہاں،وہ تجھے چھوڑ دیں گئے،نائلہ تیزی سے بولتی بھاگتے اپنے بھائی کے پیچھے موٹر سائیکل پر سوار ہوئی

تو عبادت بے بسی سے اُسکو جاتا ہوا دیکھنے لگی،ایسے کرتی ہوں میں بھی چلی جاتی ہوں۔۔۔!!!عبادت نے جلدی اے سوچا تھا۔۔۔

عبادت آپی۔۔۔۔۔۔؟؟؟آپ یہاں۔۔۔۔۔؟؟؟ابھی عبادت نوٹ لکھ کر ہٹی تھی مشتاق سر کے نام کہ اچانک سے اپنے نام پر چونک کر پلٹی عائشہ اُسکو دیکھتے جلدی سے گلے لگا گئی،(مر گئی۔۔۔۔)عبادت دل میں بڑبڑائی

عبادت آپی آپ یہاں۔۔۔۔؟؟؟مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا،اچانک سے آپ کو ہمارا خیال کیسے آیا۔۔۔۔؟؟

اور آپ ایسے باہر کیوں کھڑی ہیں اندر چلیں ناسب کتنا خوش ہونگیں

۔۔۔۔!!!عائشہ کی خوشی کا کوئی ٹکانا نا رہا تھا، وہ تو بولتے ایک بار پھر سے

عبادت کے ساتھ لگی تو عبادت کو خود پر رونا آیا تھا

جبکہ جلدی سے دماغ سے کام لیتے وہ پرچی جو اس نے لکھی تھی گاڑی میں

سیٹ پر پھینک گئی،

چلیں نا آپی عائشہ کہتے ساتھ ہی عبادت کو بازو سے کھینچنے لگی تو عبادت

مرتے کیا نا کرتے والی حالت میں اندر گئی تھی

جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوئی عائشہ اُسکو گیٹ پر چھوڑتے بھاگتے سب کو

بتانے کے لیے اندر گئی

آج وہ کتنے عرصے بعد اس گھر میں داخل ہوئی تھی اُسکو یاد بھی نا تھا، دماغ

میں بہت سی تکلیف دینے والی یادیں گھومی تھی

وہ اپنے سوچ کو جھٹکتے چھوٹے قدم لیتے آگے بڑھی تھی، وہ کچھ بھی سوچنا

نہیں چاہتی تھی

ابھی وہ اندرونی گیٹ تک آئی تھی کہ افیشن بیگم بے یقینی سے اُسکو دیکھتے یقین کرنے کی کوشش کرنے لگی ساتھ ہی زور سے اُسکو کندھے سے پکڑتے اپنے ساتھ لگایا تھا

عبادت کے پاس ابھی کوئی راستہ نا تھا اسی لیے وہ مبادا سب سے ملنے لگی تقریباً سب کے چہرے مسکرا رہے تھے

وہ ان سب کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی، تو لاونج میں اپنے بڑے تایا جان کو دیکھ وہ سر جھکائے ان کے قریب گئی تھی۔۔۔۔

وہ نم آنکھیں لیے اُسکو خود میں بھینچ گئے، عبادت جانتی تھی وہ کتنا شرمندہ تھے۔ عبادت آپی آپ کس کے ساتھ آئی ہیں۔۔۔؟؟ زایان جو خاموش تھا

اب کہ سوچتے سوال کیا، تو عبادت گھبرائی، جاؤ رابعہ بیٹا عبادت کے لیے کچھ ٹھنڈا لاؤ، ماشااللہ آج میری بیٹی آئی ہے

مصطفی شاہ بہت خوش تھے، کہ عبادت آج یہاں خود آئی تھی، عبادت پوری طرح گھبرا چکی تھی، اُسکا دماغ جیسے کام کرنا چھوڑ گیا تھا

وہ خاموش سی ویسے ہی سب کو دیکھتے نظریں جھکا گئی، سب تقریباً اسکے قریب ہوئے بیٹھے تھے جیسے وہ کوئی خاص ہو

عبادت کو تو کچھ ایسا ہی لگا تھا، ہر کسی کی نظریں عبادت پر ٹھہری ہوئی تھی

جوس۔۔۔۔!! رابعہ پلیٹ آگے کرتے بولی تو عبادت نے گھبراتے مشکل سے گلاس اٹھایا تھا ہاتھ بھی ساتھ نہیں دے رہے تھے

ایسے کرو رابعہ بیٹا، تم کچھ اچھا سا بنالو، عبادت کی پسند کا، آج رات کا کھانا عبادت ہمارے ساتھ ہی کھائے گئی

مصطفی شاہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ عبادت کو کیا پیش کرتے، آپی آپ نے بتایا نہیں۔۔۔۔؟؟ زایان نے ایک بار پھر دہرایا تو وہ جوس کا گلاس رکھتے ایک سانس بھر گئی

ہاں عبادت بیٹا تم کچھ بول کیوں نہیں رہی افیشن بیگم اُسکو خاموش دیکھ فکر سے بولتے پوچھا

وہ۔۔، میں۔۔۔۔!!! دراصل میں یہاں اپنے آفس کی ایک میٹنگ کے لیے آئی تھی ہوٹل میں تو پھر زاہیان نے کہا کہ وہ کما کو لینے آئے گا تو ساتھ میں مجھے بھی پک کر لے گا

تو بس۔۔۔۔۔!! عبادت نے جھوٹ بولتے بات ختم کی تھی، شکر ہے جو ہما نظر آگئی

جیسے ہی عبادت نے ہما کو سیڑھیوں سے آتے دیکھا تو فوراً سے جھوٹ بولتے خاموش ہوئی جبکہ ابھی دل میں شکر ادا کیا جا رہا تھا۔۔۔۔

تم وہاں کیسے پہنچ گئی۔۔۔؟؟ زاہیان جو ابھی آفس سے ایک میٹنگ کے لیے نکلا تھا

عبادت کی کال آتے دیکھ جلدی سے اٹھا گیا، ابھی اُسکی بات سن شاکڈ سے لہجے میں پوچھا

وہ باتیں بعد میں بتاؤں گئ پلیز ابھی تم جلدی سے آجاؤ، عبادت جو سب سے واش روم کا بولتے واش روم میں آئی تھی

ابھی دبی آواز میں بولتے پوچھا تھا

اچھا ٹھیک ہے میں آتا ہوں کچھ دیر میں، زاہیان نے ٹائم دیکھا تھا اور پھر جلدی سے میٹنگ روم میں گیا

چلو شکر ہے مسلہ حل ہوا، اب کوئی جھوٹ نہیں رہا آئی ہوپ مشتاق سر بھی چلے گئے ہوں

وہ خود کو نارمل کرتے واش روم سے باہر آئی تھی، عبادت کچھ چاہیے تو نہیں بیٹا۔۔۔۔؟؟ افیشن بیگم اُسکو واش روم کے پاس ہی کھڑے دیکھ پوچھ گئ تو عبادت تیزی سے چلتے ان کے پاس آتے صوفے پر بیٹھی

کچھ نہیں چاہیے، وہ دھیرے سے بولتے جواب دے گئی افیشن بیگم نے پیار سے دیکھتے عبادت کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا

رابعہ کیا ہوا بیٹا روحی کا بخار ابھی کیسا ہے۔۔؟ افیشن بیگم سیڑھیوں سے رابعہ کو آتے دیکھ فکر سے پوچھ گئی

وہ مایوسی سے سر نا میں ہلاتے کیچن کی طرف گئی، تو عبادت کا دل اک دم ہاتھوں کی مٹھی میں جکڑا

روح۔۔۔۔!!! (کیا میرا یہاں آنا اللہ کا اشارہ ہے۔۔۔۔؟ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔۔۔!!! میں روح سے ملوا گئی) عبادت نے سوچا تھا

مہراز۔۔۔۔۔!!! ابھی عبادت کی نظریں سیڑھیوں کی طرف تھی کہ مہراز نام سن وہ تیزی سے نظریں مصطفی شاہ کی طرف کر گئی، جنہوں نے اُسکو بلایا تھا

جی بابا۔۔۔! وہ چلتے تھوڑا سا آگے آیا تھا لیکن افیشن بیگم کے ساتھ بیٹھا نفوس وہ دیکھ نا سکا کیونکہ جس جگہ مہراز زیاد کھڑا تھا وہاں پورا لاونج نہیں دیکھا جا سکتا تھا

جو تمہارا آفس کا آدمی آیا تھا اُسکو رات کا کھانا کھلا کر بھیجنا تھا، جیسے ہی عبادت نے یہ الفاظ سنے وہ ساکت سی آنکھیں بڑی کر گئی

تبھی شدت سے اپنے بابا کی یاد آئی تھی وہ بھی تو ایسے ہی کرتے تھے، بابا اُسکو جلدی تھی میں نے کہا تھا

اسکے ساتھ میرے آفس کی کچھ لیڈز بھی تھی جو گاڑی میں اُسکا انتظار کر رہی تھی

ان کو ٹائم سے ان کے گھر چھوڑنا تھا، مہراز نے اتنا کہتے بات ختم کی تھی، اچھا چلو مصطفی شاہ دھیرے سے بولتے ہلکے سے مسکراتے عبادت لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے

عبادت آپی۔۔۔۔۔!!!آپ میرے ساتھ چلو، پلیز میری ایک پروجیکٹ میں مدد کردیں۔۔؟؟عائشہ اک دم سے لاونج میں داخل ہوتے بولی

تو مہراز زیاد جو سیڑھیوں کی طرف آیا تھا اوپر جانے کے لیے، عبادت نام سن چونک کر فوراسے پلٹا تھا

تبھی عائشہ عبادت کو اپنی ماں کے پاس سے اٹھاتے لاونج میں پڑے ٹیبل اور چیئروں کی طرف آئی تھی

عبادت جو مہراز زیاد کا عکس سیڑھیوں پر محسوس کر گئی تھی، اگنور کرتے آرام سے ایک چیئر پر بیٹھی تو عائشہ بھی ساتھ ہی بیٹھی

عبادت یہاں۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟وہ اُسکو ایک نظر دیکھ واپس سے چلتے سیڑھیوں سے نیچے آیا تھا

اور ویسے ہی چلتے ٹیبل تک آیا تھا، مصطفی شاہ اور افیشن بیگم نے ایک ساتھ سامنے دیکھا تھا وہ جگ اٹھاتے ایک گلاس میں پانی انڈیل گیا

عبادت اُسکو ویسے ہی اگنور کرتے انجان بنتے عائشہ کے ساتھ باتوں میں لگی،

(یہ مجھے دیکھ کر ایسے اگنور کیوں کر رہی ہے۔۔۔؟؟ کیا یہ ایسی ہی ہے یا

میری بار اُسکو کچھ ہو جاتا ہے۔۔۔۔؟؟) وہ بدمزا ہوا تھا تبھی ایک دم سے

گلاس رکھتے لمبے لمبے ڈگ بڑھتے وہاں سے گیا تھا



کیا۔۔۔۔؟؟؟

سچ میں آپا عبادت آپ کے گھر پر ہے۔۔۔۔؟؟؟ ریحانہ بیگم کو تو جیسے یقین

ہی نہیں آیا تھا

وہ بہت حیران ہوئی تھی، افیشن بیگم جو حد سے زیادہ خوش ہو گئی تھی،

عبادت کے ایسے آنے سے، وہ جلدی سے کال ریحانہ بیگم کو خر کا گئی

ہاں تمہیں بھی یقین نہیں آ رہا نا۔۔۔۔؟؟ مجھے بھی نہیں آیا تھا جب عائشہ

نے بتایا تھا لیکن جب اپنی آنکھوں سے اُسکو اپنے سامنے دیکھا تو دل میں

سکون اترا گیا

آج وہ کتنے سال بعد یہاں آئی ہے میں بتا نہیں سکتی ریحانہ میں کتنی خوش ہوں، افیشن بیگم کے پاس بولنے کے جیسے الفاظ ختم ہوئے تھے،

آپ کا روم کہاں ہے۔۔۔؟آپ مجھے دکھاؤ گئ نہیں۔۔۔؟؟عبادت جو عشا(رابعہ اور حیدر کی بیٹی) کو دیکھ چکی تھی اُسکو سب کچھ پوچھتے اب پیار سے کمرے کا پوچھ رہی تھے سب بڑے اپنے کاموں میں لگے ہوئے تھے اور عبادت نے بھی سوچا کہ وہ روحی کو دیکھ لے

اوپر ہے میں آپ دکھاتی ہوں، عشا عبادت کو بازو سے کھینچنے کی لوشش کرتے عبادت کو ہنسا گئ، تبھی عبادت نے مہراز زیاد کو لان میں فون پر بات کرتے دیکھا تھا

اچھا ہوا یہ نیچے ہے، وہ ایک نظر دیکھ جلدی سے چوروں کی طرح عشا کے ساتھ سیڑھیوں سے اوپر گئ

عشا۔۔۔۔؟؟؟ابھی وہ تھوڑا سا آگے گئ تھی روم کی راہگیری کی طرف کہ رابعہ کی آواز سن عشا عبادت کا ہاتھ چھوڑ نیچے بھاگی۔۔۔

آیت جلدی سے آگے بڑھی تھی کون سے کمرے میں ہو گئی روح۔۔۔؟؟

وہ سوچتے جلدی سے سب کمروں کے ایک ایک دروازے کو کھول کر چیک کرنا شروع ہوئی

جیسے ہی نظریں سامنے والے کمرے کی طرف اٹھی، تو وہ مہراز زیادکا روم دیکھ جلدی سے تیزی سے اندر داخل ہوئی تھی

اور سامنے ہی روح بیڈ پر پڑی نظر آئی تھی، وہ بنا سوچے آگے بڑھی تھی، جبکہ آنکھوں میں نمی سمائی، معصوم سی بچی کی حالت دیکھ آنکھیں بھری تھی کہ اُسکی حالت کی ذمہ دار وہ تھی، آنسوؤں میں اتنا سیلاب تھا کہ وہ تیزی سے سمندر کا کنارہ توڑ گالوں پہ عیاں ہوئے

رےےےےروح۔۔۔۔۔دیکھو۔۔۔۔تمہاری آنی آئی ہے تم سے ملنے کے لیے، آنکھیں کھولو، عبادت روحی کو دیکھ جیسے ٹرپی تھی۔۔۔

روحی جو کل نسبت ٹھیک تھی، بچوں کی طرح نیند سے بیزاری پر منمائی، مگر جیسے ہی عبادت کا چہرہ اپنے قریب دیکھا آنکھیں پوری طرح کھولتے دیکھنے لگی

آنی۔۔۔۔۔؟؟ وہ بولتے اُسکو ویسے ہی دیکھ جلدی سے اسکے گلے میں اپنے چھوٹے سے ہاتھوں کو پھیلائے قید کرنے میں لگی، عبادت اسکے انداز پر جیسے مٹی تھی،

عبادت بھی اُسکو زور سے گلے لگاتے اُسکو ویسے ہی اپنے ساتھ لگاتے گود میں لے گئی یوں کہ ابھی عبادت بیڈ پر بیٹھی تھی اور روح اُسکی گود میں بیٹھے اُسکو گلے سے لگائے ہوئے تھی

آنی آپ کہاں چلی گئی تھی۔۔۔۔؟آپ کو پتا ہے میں نے آپ کو کتنا مس کیا۔۔۔؟؟

آپ پارک میں مجھ سے ملنے کیوں نہیں آتی تھی، وہ آنٹی بہت بری تھی آنی جس کو آپ نے مجھے ملنے کے لیے بھیجا تھا روح نے روتے نائلہ کا ذکر لازمی کیا، آپ مجھ سے ناراض مت ہونا آنی

روح کی آواز میں بھی نمی سے آنسو بہے تھے عبادت اُسکے رونے پر جلدی سے اُسکو خود سے الگ کرتے اُسکی گالوں کو صاف کرتے باری باری چومنے لگی

ایم سوری روح ایم رئیلی سوری، ساری میری غلطی ہے میں ڈر گئی تھی، کہ اگر کسی کو پتا چلا تو سب مجھے غلط سمجھے گئے مجھے ڈرنا نہیں چاہئے تھا پھر کبھی تمہاری آنی ایسا نہیں کرے گئی، آپ رو مت عبادت اسکے آنسو صاف کرتے اُسکو بھرپور پیار کرتے ایک بار پھر سے اپنے اندر بھینچ گئی

جیسے ہی عبادت کو خیال آیا کہ وہ کہاں ہے جلدی سے آنسو صاف کرتے اپنے ساتھ روحی کو بیڈ پر بٹھایا

آنی دیکھو۔۔۔۔!!آپ کی روح کو ڈاکٹر انکل نے یہاں کیا لگایا ہے،

روحی جو بیڈ پر بیٹھ چکی تھی اپنا چھوٹا سا ہاتھ عبادت کے سامنے کرتے دُکھی ہوتے بولی

تو عبادت اُسکا ڈراپ والا ہاتھ دیکھ بازو سے پکڑتے چوم گئی، بہت درد ہوئی تھی۔۔۔؟؟عبادت کا دل جیسے پھر بھرا تھا، ہاں بہت درد ہوئی تھی لیکن آپ کو پتا ہے ابھی نہیں ہو رہا۔۔!!اور وہ اس لئے کیونکہ میری آنی واپس آگئی ہے اور انہوں نے مجھے اتنا۔۔۔۔ناسارا پیار کیا ہے

روح بولتے عبادت کے ایک بار پھر قریب ہوئی تھی اور اس بار وہ بولتے عبادت کی آنکھیں صاف کر گئی

عبادت اُسکا انداز دیکھ مسکرائی تو یاد آنے پر جلدی سے اُسکو واپس گود میں بٹھایا -

روح آپ کی آنی کو ابھی جانا ہو گا۔۔۔۔!! پہلے آنی کی بات سن لو

۔۔۔۔!!! عبادت اسکو رونے جیسا منہ بناتے دیکھ تیزی سے بولی

میں آپ کو یہاں چھپ کر ملنے کے لیے آئی ہوں، آپ وعدہ کرو، کہ آپ کسی کو نہیں بتاؤ گئے کہ آپ کی آنی یہاں آپ سے ملنے آئی تھی

اگر آپ وعدہ کرتی ہو تو پھر میں آپ سے روز پارک میں ملا کروں گئ، منظور ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ عبادت نے بات ختم کرتے ہاتھ آگے کیا تو روحی نے جلدی سے اپنا ہاتھ عبادت کے ہاتھ یہ مارتے رکھا

اور ایک بات جب بھی کبھی آپ مجھے یہاں دیکھو سب کے ساتھ تو کبھی بھی غلطی سے مجھے آنی نہیں بولنا، سمجھ گئے روح۔۔۔۔؟؟ عبادت نے دھیرے سے بولتے پوچھا تھا، کس کے ساتھ دیکھا تو۔۔۔۔؟؟؟

وہ الجھی تھی، میں آپ کے گھر والوں کو پہلے سے جانتی ہوں روح، آپ کی دادی اور دادا جان میرے تایا ابو ہیں

وعدہ کرو آپ کسی کے سامنے مجھے آنی نہیں کہہ کر پکارو گئے۔۔۔؟؟وعدہ

روح نے کہتے عبادت کو دیکھا تھا

آنی کیا پھر میں کبھی بھی آپ کے گھر آسکتی ہوں۔۔۔؟؟روحی نے

دھیرے سے بولتے پوچھا تو عبادت اُسکی گال پر زبردست کس کرتے بولی

ہاں کبھی بھی آپ ہما آنٹی کے ساتھ آجانا۔۔۔۔۔

جلدی سے چلو یہ کھاؤ، آپ ٹھیک ہو گئے تو مجھ سے ملنے پارک میں آؤ گئے

۔۔۔!!عبادت سائیڈ ٹیبل پر پڑی پلیٹ اٹھاتے دلیہ لگانا شروع ہوئی تو

روح نے بھی منہ بناتے عبادت کو دیکھ منمناتے منہ کھولا

عبادت جلدی سے نیچے پہنچ جا۔۔۔!!عبادت جو روم سے چوروں کی

طرح نکلتے بھاگی تھی خود سے بڑبڑاتے تیزی سے قدم اٹھاتے سیڑھیوں کی

طرف گئی

!!!آہ۔۔۔۔۔۔

یااللہ کیاہوا۔۔۔۔۔؟؟؟افشین بیگم لوگ جوسب ڈائننگ ٹیبل پر کھانا
رابعہ، ہما، عائشہ سے کروارہی تھی
اتنی اونچی میں چیخ کی آواز سن لاونج سے باہر آئی تھی، مصطفی شاہ بھی حیدر
کے ساتھ گھبراتے لپکے تھے
عبادت۔۔۔۔۔؟؟؟؟ یااللہ خیر۔۔۔۔۔!!افشین بیگم کی جان سکی تھی،
عبادت جو سیڑھیوں سے تیزی سے اترنے کے چکر میں اک دم سے نیچے
گری تھی
درد سے چیخی تھی، مہراز زیاد جو عبادت کے پیچھے ہی تھااُسکو گرتے دیکھ
تیزی سے اسکے قریب آیا تھا
عبادت آنکھیں کھولو۔۔۔۔؟ وہ اُسکو زمین پر گرے دیکھ قریب بیٹھا تھا،
اوراُسکو بازو سے پکڑتے بٹھایا تھایوں کے وہ مدہوش سی ہوتی اُسکی بانہوں
میں جھلنے لگی

مہراز زیاد اسکے چہرے کو دیکھ جیسے کھو یا تھا، تبھی وہ دھیرے سے لال ہوتی آنکھیں کھول گئ، مقابل نے سب کی آواز اور ان کو آتے دیکھ خود پر قابو کیا تھا

اور عبادت کا دوپٹہ جو اسکے سر سے نیچے گرتے زمین پر پھیلا تھا مہراز زیاد نے ایک نظر اسکے سراپے کو دیکھتے دوپٹہ اٹھاتے اسکے اوپر اوڑھا
عبادت جس کی آنکھوں سے حد سے زیادہ آنسو برسنا شروع ہو چکے تھے لال بھیگی نظروں سے مہراز زیاد کو دیکھنے لگی

دونوں کی سرسری سی نگاہیں ملی تھی وہ درد سے جیسے بری طرح زخمی ہوئی تھی

کیا ہو گیا۔۔۔۔۔۔؟؟؟عبادت بیٹا۔۔۔۔۔؟؟؟ مصطفی شاہ افیشن جلدی سے عبادت کے پاس بیٹھی تھی

عبادت سب کو اپنے آس پاس اکٹھے ہوتے دیکھ شرمندہ سی ہوئی، اُسکو لگا تھا کہ اُسکی ماں ٹھیک کہتی ہے وہ ایک منحوس ہے جہاں جاتی ہے وہاں ہی سب کی جان پر بنا دیتی ہے

عبادت کی آنکھیں مزید پانی سے بھری تھی، وہ بچوں کی طرح رونا شروع ہوئی تھی، عبادت کے تو خون نکل رہا ہے، رابعہ اسکے ماتھے سے نکلتا خون دیکھ بولی تو سب نے اب کی اسکے ماتھے کو دیکھا

مہراز زیاد جو اُسکو درد میں دیکھ تڑپا تھا، جلدی سے نگاہیں اسکے ماتھے پر ٹکا گیا، حیدر کھڑے کیا دیکھ رہے ہو، جلدی سے میری بیٹی کو دیکھو وہ اتنا کیوں رو رہی ہے۔۔۔۔؟؟

مصطفی شاہ کی جان پر بنی تھی وہ اُسکو اتنا روتے دیکھ پریشان ہوئے تھے، پریشانی میں سخت رعب دار لہجے میں بولتے حیدر کی کلاس لگا گئے

جو کھڑا سب کی طرح عبادت کو دیکھ رہا تھا، جی بابا میں ابھی دیکھتا ہوں، پہلے عبادت کو یہاں سے لاونج میں لے آئیں

حیدر نے گھبراتے کہتے جلدی سے گیا تھا مہراز ایسے کیا دیکھ رہے ہو عبادت کو کھڑا کرو، افیشن بیگم مہراز کو دیکھ جلدی سے بولی تو مہراز نے پہلے ایک نظر عبادت کو دیکھا تھا

اور اُسکو بازو سے پکڑتے آہستہ سے کھڑا کرنے کی کوشش کی تو وہ کمر اور گھٹنوں میں درد محسوس ہوتا شدت سے روتے کھڑی ہوئی اس سے پہلے وہ گرتی مہراز زیاد نے جلدی سے اُسکو مظبوطی سے تھاما

عبادت جس کا سر بری طرح گھوم رہا تھا مشکل سے روتے مہراز زیاد کو دیکھا تھا وہ عبادت کا معصوم بچوں جیسا چہرہ سرخ ہوتے دیکھ اُسکو آہستہ سے چلاتے آگے بڑھا تو سب نے راستہ چھوڑ جلدی سے پیچھے ہوئے

عبادت۔۔۔۔۔؟؟؟ حامد اور زاہیان جو ایک ساتھ گھر میں داخل ہوئے تھے، عبادت کو سامنے ایسے حال میں دیکھ تیزی سے اُسکی طرف لپکے

چاچو۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟ جیسے ہی نظریں اپنے چاہنے والوں پر پڑی عبادت کے آنسو ایک بار تیزی سے بہے،

کیاہوامیری چندا کو۔۔۔۔۔۔؟؟حامد نے اسکے ماتھے کو ہاتھ لگاتے اُسکو سہارا دیا تو وہ بچوں کی طرح روتے ان کے گلے لگی تھی

زاہیان نے مہراز زیاد کو پیچھے کرتے عبادت کو بازو سے پکڑا تو مہراز زیاد زاہیان کو دیکھ پیچھے ہوا

میں۔۔۔۔۔۔سیڑھیوں سے گر گئی۔۔۔۔۔۔!!!عبادت سوں سوں کرتے جیسے حامد کو شکایت لگانا شروع ہوئی تو وہ اُسکو پکڑتے جلدی سے لاونج میں داخل ہوتے اُسکو صوفے پر بٹھا گئے

کچھ نہیں ہوتا عبادت۔۔۔۔۔!!!میں آرام سے لگاؤ گا۔۔۔۔؛حیدر جس نے اسکے ماتھے بازو اور کھٹنے پر پٹی کرتے انجکشن لگانے کے لیے نکالا تھا عبادت کو ڈرتے دیکھ وہ ہلکے سے مسکراتے اُسکو کہنے لگا تھا تو سب نے عبادت کو دیکھا تھا سب عبادت کے گرد ہجوم بنائے کھڑے تھے

مہزار زیاد جو سب سے پیچھے کھڑا تھا فکر سے عبادت کو دیکھنے کی کوشش کی تھی، لیکن وہ چاہ کر بھی سب کے درمیان میں سے اُسکو دیکھ نہیں پا رہا تھا

زایان جو اپنا فون لیتے وہاں سے باہر گیا تھا مہراز زیاد جلدی سے اُسکی جگہ پر ہوا تھا، جبکہ عبادت کو دیکھتے اُسکو عجیب سا سکون ملا۔۔۔۔

وہ اپنے پر جتنا حیران ہوتا کم تھا، وہ سوچوں کو جھٹکتے آرام سے عبادت کو دیکھنے میں معصروف ہوا

کچھ نہیں ہوتا عبادت۔۔۔۔!! زاہیان کہتے عبادت کے قریب بیٹھا ساتھ ہی اُسکا دائیں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبا گیا تو وہ عبادت نے آنکھوں کو بچوں کی طرح بند کرتے زور سے مٹھیا تھا

یہ میں کر دیتا ہوں۔۔۔۔!! زاہیان حیدر سے روئی لیتے اب کے عبادت کے بالکل سامنے بیٹھا تھا تا کہ وہ اسکے ماتھے پر پٹی کر سکے۔۔۔۔

سب سکون سے اب کہ ہجوم کو ختم کرتے فوصوں پر بیٹھے تھے مہراز زیاد خود کو کنڑول کرتے وہاں سے ڈائینگ ٹیبل کی طرف گیا



اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جو روحی کا بخار نیچے چلا گیا۔۔۔!! روحی نے خود سے دلیہ بھی کھایا، میں تو حیران ہی رہ گئی جب میں نے روحی کو دیکھا پتا ہے امی وہ بیڈ پر خود سے اچھل رہی تھی، رابعہ تو روحی کو دیکھ ہی خوشی سے حیران ہو گئی تھی

ٹھیک کہا اللہ کا جتنا شکر ادا کرے کم ہے، افیشن بیگم نے مہراز زیاد کو خاموش بیٹھے دیکھ سرسری سا کہتے پھر بولنا شروع کیا

دیکھا عبادت کے قدم کتنے مبارک ثابت ہوئے ہمارے گھر میں۔۔۔!!!

جیسے ہی افیشن بیگم نے عبادت کہا مہراز زیاد جو مگ کے کنارے پر انگلی چلا رہا تھا

مگ کو ٹھیک سے ہاتھ میں پکڑتے لبوں سے لگاتے وہ اپنی ماں کی بات کو غور سے سننے لگا، لیکن نظریں ابھی بھی ویسے ہی نیچے ہی ہوئی تھی

ٹھیک کہاامی آپ نے عبادت کے آنے کے بعد سب کتنا آج الگ ہی خوش نظر آئے بچے تو ایسے عبادت کے ساتھ ہو گئے جیسے سب پہلے سے عبادت کو جانتے ہوں

رابعہ نے چائے پیتے بات میں اپنا حصہ ڈالا توحید راور مصطفی شاہ بھی بات سن ہلکے سے مسکرائے

وہ تو ٹھیک کہا مگر عبادت کا آنا ہمارے لیے تو اچھا رہا لیکن اسکے لیے بالکل ٹھیک نا رہا کتنا برا وہ سیڑھیوں سے نیچے گری

کتنا رو رہی تھی وہ رابعہ نے یاد کرتے سب کو اگلی بات یاد کروائی، تو سب نے افسوس کی طرح چہرے بنائے

یہ تو اللہ نے لکھا تھا اب اس نے آنا تھا اور ایسے چوٹ لگنی تھی لیکن مجھے حامد اور زاہیان پر بہت غصہ آیا

وہ کیسے اُسکو کھانا کھائے بنا ہی لے گئے، افیشن بیگم کو اک دم غصہ آیا تھا
کیونکہ جیسے ہی حیدر نے عبادت کے پٹی کی اور زاہیان نے ماتھے پر حامد اور
زاہیان نے اُسکو درد میں دیکھتے جلدی سے گھر جانے کا بولا
جس سے مصطفی شاہ اور افیشن بیگم کو برا لگا تھا مگر جب حامد نے کہا کہ ابھی
عبادت ایسے چپ ہونے والی نہیں اُسکو درد کافی ہو رہی ہے تو مصطفی شاہ
نے جانے کی اجازت دے دی
اسی لیے وہ بنا کھانا کھائیں ہی وہاں سے گھر کے لیے روانہ ہوئے تھے
مہراز زیاد کافی کا مگ لیتے آرام سے اٹھا تھا کیونکہ وہ جتنا عبادت کا سوچتا اُسکا
دل عجیب بے چین ہونے لگتا
!!!عبادت۔۔۔۔۔
مہراز زیاد جو مگ لیتے روم میں آیا تھا روحی کو سوتے دیکھ ایک نظر وہ آرام
سے روم کے ٹیرس پر بالکنی کھولے ریکنگ پر ہاتھ رکھے گویا

کالے آسمان پر چمکتے تارے اُسکو بہت خوبصورت لگے تھے سامنے خالی ہلکے سے اندھیرے میں ڈوبی سڑک اور وہاں پاس میں لگے درختوں کے پتے کی خوشبو اُسکو عجیب احساس بخشنا شروع ہوئی تھی

اس سے پہلے وہ عبادت کو لے کر کچھ سوچتا فون کی گھنٹی نے اُسکو ہوش میں لا کھڑا کیا تھا

مہراز زیاد نے جیسے ہی فون پر نمبر دیکھا چہرہ پوری طرح سپاٹ ہوا تھا ماتھے پر شکن پڑی تھی

اور غصے سے فون کان سے لگایا تھا، کیوں فون کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ وہ چباتے مشکل سے دبی آواز میں گرایا تو فون کے پار ہستی اسکے لہجے کو صاف سے محسوس کرتے کھکھلا کر ہنسی

کیا بے بی اتنا غصہ۔۔۔۔۔؟؟؟ پلیز ڈیئر ایسے غصہ نا کرو، اگر ایسے غصہ کرو گئے تو جو تمہارے پاس ہے نا وہ بھی چھین جائے گا

فون کے پار سے ابھرتی آواز نے جیسے مہراز زیاد کو پکایا تھا وہ غصے کو کنڑول کرنے کے لیے زور سے مٹھوں کو بھینچ گیا

مہراز دئیر اب بس کچھ وقت اور۔۔۔!!! پھر میری روحی میرے پاس ہو گئ فون کے پار سے آواز نے مہراز زیاد کو جیسے مذاق اٹھانے کا موقعہ دیا تھا

ہاہاہاہاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہ۔۔۔۔۔۔۔

مسز ابرار کیا پی کر مجھے کال کی ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟ مہراز زیاد نے زہر لہجا اپناتے ایمن کو غصہ کروایا تھا

اک بات تو بتاؤ تمہارا شوہر کہاں ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟ کہیں ایسا تو نہیں اُسکا دل اب تم سے بھر گیا ہو۔۔۔۔؟؟؟

مہراز زیاد نے بھی سوچتے تیر چلایا، یو۔۔۔۔۔!!!!ڈئیر ایمن اتنا غصہ اچھا نہیں۔۔۔۔۔!!!اس سے پہلے ایمن کچھ کہتی مہراز زیاد نے بولتے اُسکو خاموش کروایا

جو تم سوچ رہی ہو نا کہ روحی کو تم مجھ سے حاصل کر لو گئی تو بالکل غلط سوچ رہی ہو، کیونکہ مہراز زیاد مر کر بھی اپنی بیٹی تم جیسی عورت کے حوالے نہیں کرے گا

اچھا ریری تمہیں لگتا ہے، تم ایسے بولو گئے تو میں ڈر جاؤں گئی مت بھولو جتنا حق تمہارا روح پر ہے اتنا ہی میرا بھی ہے۔۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی تمہیں اچھے سے پتا ہے کہ روحی کو ابھی اُسکی ماں کی ضرورت ہے، اور میں یہ بھی جانتی ہوں

تم دوسری شادی کبھی نہیں کرو گئے، ایمن بولتے طنزیہ انداز میں ہنسی تھی، مہراز زیاد کا خون کھولا تھا،

اور ویسے بھی یہاں کی عدالت فیصلہ میرے حق میں ہی کرے گئ تو بہتر ہے تم تیار ہو جاؤ روحی کو مجھے سوپنے کے لیے

ایمن نے صاف گویا تھا کیونکہ وہ لندن کی عدالتوں کو اچھے سے جانتی تھی،

!!! وہ وقت بتائے گا ایمن اتنی بھی جلدی کیا ہے۔۔۔۔

مہراز زیادنے پر سکون لہجے میں کہتے فون کاٹا تھا جبکہ ابھی وہ پوری طرح الجھا تھا، وہ جانتا تھا کہ کچھ بھی ہو سکتا تھا

تجھے کیا ہوا۔۔۔۔!! ایسے اتنا گھور کیوں رہی ہے۔۔۔۔؟؟؟ عبادت جو تین دن سے آفس نہیں گئ تھی، چونکہ اُسکو چوٹ لگی تھی، اسی لیے ٹھیک تین دن بعد نائلہ اُسکو ملنے کی گرز سے اسکے گھر آئی تھی

ابھی وہ دونوں عبادت کے روم میں بیٹھی ہوئی تھی سونیا چائے رکھتے جا چکی تھی، جب عبادت نے نائلہ کو مخاطب کیا

اس دن میں تمہیں بول کر گئی تھی کہ مشتاق سر کو بول دینا، پھر تو ں کہاں غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔؟؟

نائلہ نے بھنویں اچکائے پوچھا تو عبادت نے وہ دن یاد کرتے نظریں گھومائی وہ میں۔۔۔۔۔۔!!!! تجھے اندازہ ہے مجھے اگلے دن سر مشتاق نے کتنا کچھ بولا۔۔۔۔۔؟؟اس سے پہلے عبادت کوئی بات بناتی نائلہ اُسکو گھورتے تیکے انداز میں بولی

کیا کہا انہوں نے۔۔۔۔۔؟؟اور کیوں کہا۔۔۔؟؟میں نے چیٹ لکھ کر رکھی تھی کہ ہم جا رہے ہیں

سر نائلہ کا بھائی مل گیا ہے اور میری بہن۔۔۔۔!!!عبادت نے ایک ہی سانس میں بولتے نائلہ کو نظروں سے پوچھا

میڈم جی سر نے مجھے تو کہا کہ تم لوگ ایسے ہی منہ اٹھا کر چلی گئی بندہ جانے سے پہلے کچھ میسج ہی چھوڑ جاتا ہے

نائلہ نے یہ کہتے بتایا تھا عبادت کو کہ شاید سر مشاق کو تیرا چیٹ نہیں ملا، عبادت اُسکی بات سن آرام سے اُسکو اگنور کرتے بک اٹھاتے اُسکا مطالبہ کرنے لگی

✨

یار تُوں کیا بول رہا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ میں پھر کہہ رہا ہوں ایک بار پھر سوچ لے۔۔۔۔۔؟؟

کہیں ایسا نا ہو کہ تجھے اب کی بار لینے کے دینے پڑ جائیں۔۔۔۔؟؟؟ ولید مہراز زیاد کی باتیں سن اسکو سمجھانے والے انداز میں بولا تو وہ چیئر سے اٹھتے آرام سے وال گلاسیز سے باہر دیکھتے نگاہیں غیر مرئی نقطے پر ٹکا گیا

میں جو بول رہا ہوں سوچ سمجھ کر ہی بول رہا ہوں تجھے لگتا ہے میں ایسے ہی کچھ کہہ دوں گا۔۔۔۔۔؟

یہ نوٹس اس بات کا ثبوت ہے کہ ایمن ابرار اپنی حد سے گرنے کے لیے تیار ہے، اب سمجھ آ رہی ہے مجھے

اس دن اُس نے مجھے کال کیوں کیا تھا وہ شاید یہی بتانے آئی تھی، مہراز زیاد نے یاد آتے اب کے ولید کو دیکھا تھا

تم اُسکو تو چھوڑ و یار۔۔۔۔۔!! تم مجھے بتاؤ کیا سچ میں تم اب واپس لندن جانا چاہتے ہو۔۔۔؟؟ ولید نے ایمن کی بات کو اگنور کرتے سینجدگی سے دریافت کرنا چاہا

ہاں اب میں نے صاف تہ کر لیا ہے، مجھے واپس لندن جانا ہو گا، اور وہ بھی شادی کر کہ۔۔۔۔!! میں ایسے روحی کے معاملے میں لاپرواہی نہیں کر سکتا

ایمن کو لگتا ہے کہ وہ ایسے ماں والی بات پر بلیک میلی سے کیس جیت کر روح کو حاصل کر لے گئی تو یہ اُسکی غلط فہمی ہے

اچھا تمہیں لگتا ہے تمہارے ایسے دوسری شادی کرنے کے بعد روح کسی کو بھی ایسے ہی ماں مان لے گئی۔۔۔۔؟؟؟

اور ویسے بھی وہاں کی عدالت سوتیلی ماں کو کچھ نہیں سمجھتی، جیسے ہی تم روح کو لندن لے کر گئے ایمن عدالت کے دروازے پر پہنچ جائے گئ، اور پھر جب وہ روح کو عدالت کے فیصلے کے مطابق ایک ہفتہ یا دو مہنیے کے لیے اپنے پاس لے گئ

تو پھر دوسری ماں تو کام سے چلی جائے گئ، مہر از ایک اجنبی عورت سے توں نکاح کر کہ اُسکو بیوی بنا سکتا ہے وہ تجھے شوہر بنا سکتی ہے یا مان سکتی ہے مگر روح ایک اجنبی عورت کو اچانک سے دو سے تین ماہ میں ماں نہیں مان سکتی، توں سمجھ یار یہ آسان نہیں ہو گا

ولید نے صاف انکار کیا تھا کہ جو توں سوچ رہا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے اچھا تو توں کیا چاہتا ہے کہ میں ایسے ہی ایمن سے یا وہاں کی عدالت سے ڈر کر پاکستان میں بیٹھ جاؤں۔۔۔۔؟؟؟اس نوٹس کو توں نے اچھے سے نہیں پڑھا

تو دھیان سے پڑھ میرے بھائی، مہراز زیاد نے غصے کو کنٹرول کرتے پیپر ایک بار پھر سے ولید کے سامنے کرتے ٹیبل پر پھینکے۔۔۔۔۔

نوٹس میں صاف لکھا ہوا، کہ میں لندن چھوڑ کر کسی اور ملک میں نہیں رہ سکتا، مجھے روحی کو وہاں ہی رکھنا ہو گا تب تک جب تک عدالت فیصلہ نہیں کر دیتی

اگر میں نے ان کے نوٹس پر لکھی باتوں پر عمل نا کیا تو پھر وہ مجھے لندن سے فرار ہوا قرار دیں گئے

اتنا ہی نہیں وہاں کی نیشنلسٹ بھی چھین لیں گئے اور پھر مجھ پر پابندی لگ جائے گئی کہ مجھے لندن میں گھسنے نا دیا جائے

ساتھ میں میرا جو فٹی پرسنل کا جو بزنس وہاں ابھی تک موجود ہے وہ بھی سارا ختم میں چاہ کر بھی لندن نہیں چھوڑ سکتا، مہراز زیاد نے آخر کی بات دانت پھستے کہی

تو ولید ہنکارا بھرتے اٹھتے اسکے مقابل آتے کھڑا ہوا تھا، فرض کرو اگر تمہارے لندن واپس جانے سے روحی کو وہاں لے جانے کے بعد عدالت نے ایمن کے حق میں فیصلہ دے دیا تو کیا کرو گئے۔۔۔۔۔۔؟؟؟

ولید میری ایک بات یاد رکھو کوئی بھی عدالت مجھ سے میری روح کو الگ نہیں کر سکتا، اور ویسے بھی جب میں غلط ہوں ہی نہیں تو ڈروں کیوں

اب تہ ہے کہ میں لندن واپس جاؤں گا، میں ایمن کی وجہ سے ایسے ڈر کر چھپ کر بیٹھ نہیں سکتا

تم ایسے کرو جو بزنس میں نے اپنا یہاں موو اون کیا تھا کراچی میں وہ سارا کا سارا تم دیکھو گئے اور رہا یہ لاہور والا کام تو میں نے سوچ لیا ہے مجھے اُسکا کیا کرنا ہے

پر اس سے پہلے تم لندن جلد سے جلد جاؤ میرے لیے، وہاں کا بزنس تم ٹیک آف کرو تب تک جب تک میں شادی کر کہ وہاں نہیں آ جاتا

مہراز زیاد نے ساری پلینی کرلی تھی، ولید کو تو اسکے لہجے سے یہی لگا تھا وہ سر ہلاتے اس سے ملتے آفس سے نکلا تھا



آپا میں بتا نہیں سکتی مجھے کتنی خوشی ہوئی کہ عبادت خود اپنے قدموں سے چلتے یہاں ہمارے گھر تک آئی

اسکے قدم پڑتے گئے ہیں روحی اٹھ گئی، اور پتا ہے اب تو ایک بار بھی کسی آنی کا نام نہیں لیا

افیشن بیگم سعیدیہ بیگم (پھوپھی عبادت اور مہراز کی) سے بولتی خوشی سے مسکرائی تو رابعہ جو سبزی کاٹ رہی تھی اپنی ساس کو اتنا خوش دیکھ آرام سے کام میں تیزی سے ہاتھ چلانے لگی۔۔۔۔۔

چلو اچھا ہوا افیشن جو عبادت وقت کے ساتھ سب کچھ بھول کر آگے قدم رکھ گئی ہے تو۔۔۔۔۔!!! اور اچھی بات ہے اگر وہ یہاں آنا جانا شروع کر دے گئی

ویسے جب عبادت آئی تھی تو مہراز کہاں تھا۔۔۔؟؟؟اس نے دیکھا ہماری عبادت کو۔۔۔۔؟؟؟سعیدیہ بیگم نے سوچ آتے ہی دھیرے سے سوال پوچھا

ہاں دیکھانا اتنا ہی نہیں جب عبادت سیڑھیوں سے نیچے گری ہم سب کے پہنچنے سے پہلے مہراز اسکے پاس بیٹھا ہوا تھا

اور اُسکو پکڑ کر اٹھایا بھی، میں نے دیکھا تھا مہراز کو آپا۔۔۔۔۔!!! وہ نابس عبادت کو دیکھے جارہا تھا، افیشن بیگم خوشی سے بتاتے شرمائی تو سعیدیہ بیگم ان کا انداز دیکھ کھلکھلا کر ہنسی

جس سے رابعہ نے نظریں اوپر اٹھائی تھی اور دونوں کو سرسری سا دیکھا تھا، اور سبزی اٹھاتے وہاں سے کیچن کی طرف گئی

السلام علیکم۔۔۔۔۔۔۔!!! مہراز جو آفس سے گھر آیا تھا سامنے لاونج میں صوفے پر اپنی پھوپھی اور ماں کو دیکھ سلام کیا تھا

!!!!!! ساتھ میں جھکتے پھوپھی سے پیار لیا تھا، وعلیکم اسلام۔۔۔۔

بہت لمبی عمر ہے تمہاری، ابھی ہم تمہاری ہی بات کر رہے تھے، اور دیکھو تم آ گئے، سعیدیہ بیگم نے ماتھا چومتے ساتھ ہی گویا

امی روحی کیسی ہے اور کہاں ہے۔۔۔۔۔؟؟؟مہراز نے اب کے اپنی ماں کو مخاطب کیا تھا،

بیٹا وہ اوپر عشالو گوں کے ساتھ کھیل رہی تھی، آج سارا دن بخار نہیں ہوا تھا ہم نے ہر گھنٹے میں چیک کیا تھا

اللہ کا شکر ہے بچی اب بالکل ٹھیک ہو گئی ہے، افیشن بیگم نے تفیصل سے جواب دیا تو وہ سن سوچنے لگا

امی جب روحی بیمار تھی تب آپ گھر ہر پڑھائی کی کوئی بات کر رہی تھی ۔۔۔۔۔؟؟ایسا کرے جو تب آپ کرنا چاہتی تھی وہ کل جمعے کے دن رکھ لیں

اور سب رشتے داروں کو بھی بلا لینا، میں چاہتا ہوں روح اب بالکل ٹھیک رہے، مہراز نے گول گول بات کرتے جلدی سے بات ختم کی

یہ تو بہت اچھی بات ہے، میں کل ہی میلاد رکھتی ہوں اور سب کو فون کرتی ہوں افیشن بیگم تو خوش ہو گئی تھی

وہ کہتے روکا نہیں تھا اوپر کی طرف گیا تھا، دیکھا آپ نے آپا۔۔۔۔؟؟ مہراز لگتا ہے نا بہت بدل گیا ہے۔۔۔؟؟؟

آپا اب میں اور انتظار نہیں کر سکتی، اللہ کا واسطہ ہے آپ ایک بار حامد اور بھائی صاحب سے بات کرے عبادت کو ایک بار یقین کر کہ ہماری جولی میں ڈال دیں

مجھے پورا یقین ہے میرا مہراز عبادت کو بہت خوش رکھے گا، افیشن بیگم نے دل میں آئی بات ایک بار پھر سے کہی تو سعیدہ بیگم نے سر ہلایا تھا

💔

اور کتنی دیر کرو گئی پریزے۔۔۔۔۔۔؟؟ سونیا بیگم اپنی بیٹی کو آواز دیتے چیخی تھی

بس آرہی ہوں ماما، تمہیں کیا لگتا ہے زایان شاہ میں تمہیں ایسے ہی چھوڑ دوں گئی۔۔۔؟؟ بالکل بھی نہیں، مت آؤ یونی۔۔۔۔!! میں کون سا تمہارے گھر نہیں آسکتی، آرہی ہوں میں، بہت تمہاری باتیں سن لی ابھی تم دیکھو گئے کہ میں کیا کر سکتی ہوں، پریزے اپنا دوپٹہ کندھے پر درست کرتے آئینے میں ایک نظر خود کو دیکھ بھاگی تھی۔۔۔۔

زایان نے پریزے سے یونی میں دو دن مانگے تھے، جیسے ہی دو دن ختم ہوئے پریزے اس سے بات کرنے کے لیے گئی تو اس کے دوستوں نے کہا وہ یونی نہیں آیا

اگلے دن بھی وہ یونی نہیں آیا،-ابھی ایسے ہی تین سے چار دن ہو گئے تھے کہ وہ یونی نہیں آرہا تھا، اسی لیے جیسے ہی سونیا بیگم لوگوں نے بتایا کہ وہ سب کل کو مصطفی بھائی کی طرف جائے گئے تو پریزے نے فورا سے کان کھڑے کیے تھے

تبھی انہوں نے بتایا اُسکو کہ وہ لوگ ان کے گھر کل میلاد کے لیے جا رہیں ہیں، کیونکہ ان کے گھر کچھ ٹھیک نہں تھا اسی لیے روحی کے لیے ہی وہ یہ میلاد رکھ رہے تھے

پریزے نے تبھی دماغ سے سوچتے تہ کیا کہ وہ اب زایان سے بات اسکے گھر میں کرے گئ،

چلیں میں آگئ، وہ سب عورتوں کو گھورتے دیکھ بولتے نظریں جھکا گئ،

عبادت کو کون لے کر آئے گا۔۔۔۔۔؟؟؟ کہا بھی تھا کہ آج آفس مت جاؤ، ریحانہ بیگم نے بولتے منہ بنایا تھا۔۔۔۔

فکر نہیں کرے ریحانہ بھابھی، آج خاص میٹنگ تھی اُسکی، باس بھی چھٹی پر تھے اسکے۔۔۔۔۔اس لیے اُسکا جانا ضروری تھا۔۔۔۔

اس کی میٹنگ وہی پاس ہی ہے، وہ آجائے گئ، بتایا تھا عبادت نے مجھے ۔۔۔۔۔!! سونیا نے کہتے سب کو چلنے کا کہا تھا وہ سب ایک ساتھ نکلے تھے





عبادت تجھے پتا ہے کل باس بہت غصے میں تھے۔۔۔؟؟؟میری پیاری نائلہ مجھے کیسے پتا ہو گا۔۔۔؟؟میں کون سا آفس آئی تھی۔۔۔؟؟؟

عبادت نے آرام سے بتاتے اسکو دیکھا تھا

جبکہ نائلہ عبادت کے جواب پر بدمزا ہوئی،اب ایسے منہ تو مت ٹکا ۔۔۔!!! چل بتا ایسا بھی کیا ہو گیا جو تجھے اتنا خاص لگ رہا ہے۔۔۔؟؟؟

عبادت اپنی اکلوتی دوست کو منہ بناتے دیکھ اب کے پیار سے مکھن لگاتے بولی تو وہ عبادت کے اتنے سے پیار میں ہی سارا غصہ بھولے قریب ہوئی تھی

وہ نا کل باس کو ملنے کے لیے کوئی آیا تھا،جب وہ لڑکا آفس میں آیا تب مجھے لگا کہ شاید کوئی میٹنگ وغیرہ کی وجہ سے آیا ہے

لیکن جب مہراز سر کو دیکھا تو وہ آنے والے لڑکے کو دیکھ خوشی سے گلے ملے تو میں سمجھ گئی کہ یہ بندہ کوئی کام وم کے لیے نہیں آیا ہے

یہ تو لگتا ہے سر کا کوئی دوست ہے۔۔۔۔۔؟؟؟نائلہ نے خوش ہوتے عبادت کو گھورنے پر مجبور کیا کیونکہ عبادت کو ان باتوں میں کوئی بھی کام کی بات نہیں لگی تھی

پھر کچھ یوں ہوا کہ سر کے کیبن میں کافی لمبی میٹنگ چلی دونوں دوستوں میں، مہراز سر اک دم غصے سے بھرا شارٹ دیتے تو اک دم سے نارمل ہوتے

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اندر کیا چل رہا ہے پھر سر مشتاق نے کہا کہ وہ میٹنگ والی فائل سر کو ان کے کیبن میں دے آوں

تب میں بتا نہیں سکتی مجھے کس قدر خوشی ہوئی عبادت۔۔۔۔۔!!!نائلہ کے انداز اور خوشی پر عبادت کی ہنسی نکلی تھی، جب میں وہاں گئی تو سر لوگ خاموش ہو گئے،

مگر جب میں واپس آنے لگی تبھی ان کے دوست کے چند الفاظ نے میرے خواب توڑے۔۔۔۔!!!نائلہ یاد آتے ہی اداس ہوئی تھی

مطلب۔۔۔۔۔؟؟عبادت الجھی تھی۔۔۔،مطلب سر پہلے سے ہی شادی شدہ نکلے۔۔۔۔!نائلہ نے ہنکارا بھرتے رونے جیسا فیس بنایا تو عبادت قہقہہ لگاتے ہنسی

ہاہاہاہاہ۔۔۔۔۔۔۔

اڑالو میرا مذاق۔۔۔۔۔۔!!!دیکھو تو سہی میڈم کو کتنی ہنسی آرہی ہے ۔۔۔۔!!!نائلہ عبادت کی نار کنے والے قہقہے کو دیکھ اب کے فائل کے کچھ پیپرز اٹھاتے عبادت کو مارنا شروع ہوئی تھی

کسی کی آنکھوں نے غور سے عبادت کو اپنے حصار میں باندھا تھا مہراز زیادجو کیبن میں بیٹھا فائل چیک کر رہا تھا سامنے وال گلاسیز سے عبادت کو اتنا خوش ہوتے دیکھ حیران ہوا تھا

اتنا ہی نہیں مجھے کل ہی پتا چلا کہ مہراز سر کی ایک بیٹی بھی ہے۔۔۔! جیسے ہی عبادت نے بیٹی سنا تو ہنسی کو بریک لگا تھا

اور یاد آیا تھا روحی سے اُسکو آج کسی بھی حال میں میلاد میں ملنا ہے، چاہیے کچھ بھی ہو جائے، نہیں تو وہ جانتی تھی وہ ایک بچی ہے جو کسی کے سامنے بھی اُسکا پوچھ سکتی ہے

اچھا تم یہ بتاؤ آج میرے لیے کوئی خاص کام تو نہیں۔۔۔۔؟؟؟عبادت اک دم سینجدہ ہوئی تو نائلہ نے اسکے بدلتے چہرے کو غور سے دیکھا نہیں ویسے تو کوئی کام نہیں۔۔۔۔!!! لیکن ہاں آج میٹنگ ہے، ریسٹورنٹ جانا ہو گا، نائلہ نے یاد کرواتے عبادت کو میٹنگ کی طرف اشارہ کیا

وہ میٹنگ تو شام کو ہے نا۔۔۔۔۔۔؟؟؟عبادت پوری طرح کنفیوز ہوئی تھی، ابھی جیسے راستے بند ہوئے تھے روح سے ملنے کے لیے

ہاں نائلہ سرسری سا بولتے فائل کھولتے اٹھی، تو عبادت پریشانی سے سوچنے لگی کہ ابھی کیا کرے

عبادت کہاں ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟ جیسے ہی مشتاق مہراز کے کیبن میں داخل ہوئے تیزی سے عبادت کا پوچھا

سر ان کو آج جلدی جانا تھا عبادت نے بتایا تھا کہ اسکے گھر ایک میلاد ہے جس میں اُسکا جانا بہت ضروری ہے

انہوں نے کہا ہے کہ وہ شام کو ٹھیک ٹائم سے ریسٹورنٹ پہنچ جائیں گئ،

مشتاق نے جلدی سے بولتے مہراز زیاد کو گویا تھا جبکہ ڈر بھی لگا تھا کہ کہیں عبادت کو جانے کی اجازت پر اُسکو سزا نا مل جائے

(عبادت کے لیے میلاد اتنا خاص۔۔۔۔۔؟؟؟ مہراز زیاد دل میں بڑبڑاتے سوچ کو جھٹکتے اٹھا تھا) ٹھیک ہے تو شام کو میٹنگ کے ٹائم پر آپ باقی لوگوں کے ساتھ ٹائم سے پہنچ جانا

ابھی مجھے کچھ خاص کام ہے، تو مجھے گھر جانا ہو گا۔۔۔۔!!! مہراز زیاد نے سوچتے گویا تھا اور کیبن سے باہر کی طرف بڑھے تھے

مشتاق کتنی دیر پہلے عبادت یہاں سے گئی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ مہراز اک دم مڑا تھا اور مشتاق اپنے باس کو دیکھ اچانک سے ڈرا تھا

سر ابھی کچھ دیر پہلے۔۔۔۔۔۔!!! ابھی تو شاید وہ نیچے پہنچی ہو نگی

۔۔۔۔!! مشتاق نے اندازہ لگاتے بولا تو مہراز زیاد تیزی سے قدم اٹھاتے لیفٹ کے اندر داخل ہوا تھا

✨ -:_____

وہاں سب لوگ ہو نگے۔۔۔۔۔!!! میں کیسے روح سے اکیلے میں بات کر سکوں گئی۔۔۔۔۔؟؟؟

عبادت جو روڈ پر کھڑے رکشے کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی ساتھ میں وہاں کا سوچتے دل میں ڈر رہی تھی

(یااللہ توں ہی مجھے اچھے سے جانتا ہے، توں ہی مجھے کوئی راستہ وہاں دکھانا،)

عبادت نے دل میں دعا کرتے اوپر والے رب پر سب کچھ چھوڑا تھا

ٹائم سے جاؤں گئی تو موقعے پر روح سے بات کر سکوں گئی، عبادت نے دل میں گویا تھا جبکہ ابھی غصہ آیا تھا

چونکہ کوئی رکشہ روکنے کا نام نہیں لے رہا تھا، جو بھی رکشہ پاس سے گزرا رہا تھا وہ پورا کا پورا بھرا ہی جا رہا تھا

!!!عبادت۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ ویسے ہی کھڑی ہوئی تھی کہ عبادت کے بالکل سامنے سڑک پر مہراز زیاد کی گاڑی رکی تھی اور مقابل نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے عبادت کو آواز لگائی تھی

جس کو عبادت نے سنتے ہی اگنور کیا تھا(یہ کیوں یہاں منہ اٹھا کر آ گیا ہے ۔۔۔۔۔؟؟؟ایک تو مجھے اُسکی سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔)وہ غصے سے دل میں

بھڑ کی تھی مہراز زیاد اُسکا سپاٹ چہرہ دیکھ سمجھا چکا تھا وہ کیوں اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا وہ خود سمجھنے سے قاصر تھا

مگر پھر بھی اپنے اصولوں کے خلاف جاتے مہراز زیاد گاڑی سے نکلا تھا عبادت نے دھوپ میں کھڑے ہی فائل کو آرام سے اوپر اٹھایا تھا تاکہ دھوپ سے وہ بچ سکے

مہراز زیاد گاڑی سے نکل آنکھوں پر لگے سن گلاسیز کو سرسری سا ہاتھ لگاتے اسکے بالکل مقابل آرکا تو عبادت نے دل میں بھرے غصے کو ایک طرف رکھتے اب کہ حیرانگی سے مہراز زیاد کو دیکھا تھا۔۔۔۔

(دیکھ تو ایسے رہی ہے جیسے کوئی احسان کر رہی ہو۔۔۔۔!! مہراز زیاد اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے دیکھ دل میں بڑبڑایا) جبکہ سوچوں کو جھٹکتے ہنکارا بھرتے ایک قدم اٹھاتے عبادت کے بالکل سامنے ہوا

عبادت نے ماتھے پر شکن ڈالے مہراز زیاد کو غور سے دیکھا تھا جبکہ مہراز زیاد عبادت کی اٹھی پلکوں کو دیکھ دھیرے سے اپنا چشمہ اتارتے اسی کے انداز میں غور سے دیکھنے لگا

اب کچھ یوں تھا کہ دونوں ایک دوسرے کو غور سے دیکھ رہے تھے، مہراز زیاد کا دل جیسے عبادت کی آنکھوں میں کہیں گھوم ہوا تھا

عبادت مہراز زیاد کو اتنا غور سے دیکھتے دیکھ جلدی سے نظریں نیچے جھکا گئی، یوں کہ وہ پل بھر کے لیے خود پر حیران ہوئی تھی عبادت نے آج سے پہلے کبھی کسی کو ایسے نا دیکھا تھا

میں بھی گھر جا رہا ہوں۔ چلو ساتھ میں چلتے ہیں۔۔۔؟؟ مہراز زیاد اُسکو نروس ہوتے دیکھ خود کی نظروں کا زاویہ بدلتے دھیرے سے گویا

شکریہ لیکن میں اپنے گھر خود جا سکتی ہوں، آپ اپنے گھر جائیں، عبادت نے نروس ہوتے جو زبان پر آیا تیزی سے بولا

تو مہراز زیاد اُسکی حالت غیر ہوتے دیکھ ہلکے سے زیر لب مسکرایا، مس عبادت ابھی آفس میں مجھے مسٹر مشتاق نے بتایا تھا

کہ آپ کو کسی میلاد میں جانا تھا۔۔۔۔۔؟؟؟ مہراز زیاد نے اتنا کہتے واپس سے گلاسیز آنکھوں پر چڑھایا تو عبادت نے یاد آتے ہی خود پر غصہ کرنے کے لیے زبان کو دانتوں میں دبایا

سچ مجھے بھی تو اسی کے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔!!! جیسے ہی عبادت کو یاد آیا تو)

(دل میں خود کی عقل پر سلامی بھیجی

چلیں ویسے ہی بہت دیر ہو گئی ہے، میلاد تو ختم ہو جائے گا۔۔۔۔۔؟؟ مہراز زیاد نے فون پر حیدر کی کال آتے دیکھ اب کے عبادت کو پوچھتے نگاہیں عبادت پر گاڑھی

تو عبادت مرتے کیا نا کرتے والے حال میں ہی چھوٹے قدم لیتے مہراز زیاد کی گاڑی میں بیٹھی وہ اُسکو بیٹھتے دیکھ دل میں عجیب سا خوش ہوا، اور تیزی سے گاڑی میں بیٹھا،

-:_____

آنی تو نہیں آئی سب کے ساتھ۔۔۔۔!!آنی نے تو کہا تھا کہ وہ مجھ سے ملنے آئے گئیں۔۔۔۔۔؟؟تو ابھی تک آنی کیوں نہیں آئی۔۔۔۔۔؟؟؟

روح جولان میں گیٹ کے پاس ہی موجود تھی سب لوگوں کو ایک نظر دیکھ بڑبڑاتے رونے جیسی ہوئی

باقی بچے سب ایک ساتھ کھیل رہے تھے اور روح منہ بنا کر وہی پاس ہی نیچے گھاس پر بیٹھی

گھر کے اندر سب عورتیں تلاوت کر رہی تھی تو خاندان کے سب مرد ایک ساتھ باہر لان میں موجود تھے

روحی آپ ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟چلو اٹھو شاباش آپ گھر میں دادی کے پاس جاؤ زایان جو اُسکو گھاس پر بیٹھ دیکھ چکا تھا

اُسکو آرام سے دونوں بازوں سے اٹھاتے کھڑا کر گیا تو روح نے چھوٹے سے ماتھے پر لاتعداد شکن ڈالتے اپنے چاچو کو گھورا تھا

زایان اسکوا بھی کچھ کہتا کہ کال کو آتے دیکھ وہ دوسری طرف گیا تھا، روح جلدی سے سیڑھیوں پر بیٹھی تھی

جبکہ ایک نظر لان میں بیٹھے سب مردوں پر ڈروائی، تبھی پورچ میں مہراز زیادکی گاڑی رکی تھی

عبادت ایک منٹ بھی ضائع کیے بنا گاڑی سے باہر نکلی تھی کہ اسکو کوئی دیکھ نا لے، آنی۔۔۔۔!!! جیسے ہی روحی نے دیکھا وہ بھاگی تھی

آنی۔۔۔۔۔؟؟؟ روح خوشی سے جیسے ہی اونچی آواز میں بولی عبادت کی جان نکلی وہ جلدی سے اپنے لبوں پر انگلی رکھتے روحی کو اشارہ کرنے لگی تو روحی جو تقریباً عبادت کے بالکل سامنے آچکی تھی

رکی تھی اور جلدی سے اپنے پاپا کو دیکھ ان کی طرف بھاگی، پاپا آپ آگئے میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی تھی

مہراز زیاد روح کو ایسے دیکھ حیران ہوا تھا جبکہ عبادت ویسے ہی چلتے تیزی سے اندر گئی

روح آپ نے ابھی پاپا کو کس نام سے پکارا تھا۔۔۔۔؟؟؟زایان جو اپنے بھائی کے قریب آچکا تھا روح کو پکڑتے سوال کر گیا۔۔۔۔

میں نے آنی کہا تھا پاپا کو۔۔۔۔!!!روح نے منہ کو گول کرتے مہراز زیاد کو دیکھا تھا جو اسکے انداز کو دیکھ مسکرایا تھا

آنی آپ پاپا کے ساتھ کام کرتی ہو۔۔۔؟؟؟روح جو گھر میں آتے ہی عبادت کے پاس جگہ پر براجمان ہوئی تھی ابھی بچوں کی طرح اُسکو سوال پوچھتے تنگ کر رہی تھی

عبادت نے خاموش رہنے کا کہتے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے ساری عورتیں ایک ساتھ نیچے بیٹھی ہوئی تھی

عبادت بھی سب سے پیچھے محلے کی عورتوں میں بیٹھی تھی کہ روح اُسکو دیکھ وہی اُسکے پاس بیٹھی ابھی عبادت نے آنکھیں بند کی تھی کہ

روح کھٹنوں کے بل تھوڑا ساتھ آگے ہوتے عبادت کے بالکل سامنے بیٹھی، اور اسکے کھٹنوں کو ہاتھوں سے ہلاتے بولی

آنی۔۔۔۔۔۔!!!آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی۔۔۔۔؟؟؟ جیسے ہی عبادت نے آنکھیں کھولے سامنے دیکھا روحی کو گھورا جس وہ ڈری، عبادت اُسکو ڈرتا دیکھ جلدی سے آنکھوں کو نارمل کرتے

اُسکو بازو سے پکڑے اپنی طرف پیٹ اُسکی کرتے سیدھا کر گئی اور تھوڑا سا آگے کو ہوتے روح کے قریب ہوئی اور اسکے چھوٹے سے ہاتھوں کو دعا کے کھولا

یوں کہ اب روح بالکل عبادت کے ساتھ لگی ایک طرح سے اُسکی گود میں بیٹھی تھی اور روح کے ہاتھ عبادت کے ہاتھوں میں دعا کے لیے ایک ساتھ اٹھائے ہوئے تھے

روحی عبادت کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کے ساتھ دیکھ بچوں کی طرح
خوش ہوتے اپنا چہرہ اوپر اٹھاتے عبادت کی بند آنکھیں دیکھ واپس سے اپنا
چہرہ آگے کرتے اُسکی طرح آنکھیں بند کر گئی
رابعہ جو سب کے لیے پلیٹیں کیچن سے لا رہی تھی عبادت کو روح کے
ساتھ ایسے بیٹھے دیکھ حیران ہوئی
جبکہ خوش بھی ہوئی تھی، اور جلدی سے ان کیچن میں گئی تھی کیونکہ دعا ختم
ہوئی تھی اور سب عورتیں اٹھنا شروع ہوئی تھی۔۔۔
عبادت ایک نظر سب کو دیکھ جلدی سے روح کو پیچھے کرتے اٹھی تھی
روحی بھی تیزی سے اٹھی تھی، عبادت عورتوں کے درمیان سے ہوتے
اوپر کی طرف گئی تو عبادت کو دیکھتے دیکھ روح بھی پیچھے ہی بھاگی
عبادت جانتی تھی کہ روح ایک بچی ہے وہ کسی کے سامنے بھی اُسکو آنی بول
سکتی ہے اور اگر اسکے سوالوں کے جواب نا ملے تو وہ ایسے ہی اُسکو تنگ
کرے گئی

یہ زایان کا بچا مجھے نظر کیوں نہیں آرہا۔۔۔۔۔؟؟؟پریزے جو میلاد کی دعا ختم ہوتے ہی عائشہ سے جان چھڑواتے لان میں آئی تھی

جہاں پر سب مرد حضرات بیٹھے تھے، پریزے۔۔۔۔۔؟؟؟ کیسی ہو میڈم آج کل لیفٹ نہیں کرواتی۔۔۔۔۔؟؟؟

کہاں مصروف رہتی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟احمد (احمد ابو بکر کا بھائی اور پریزے کی پھوپھی کا بیٹا ہے) پریزے کا کزن ان اُسکو کھڑی دیکھ فوراسے قریب آیا تھا

وہ اُسکو ایک نظر دیکھ نظروں کو ادھر ادھر گھومنا بند کرتے پوری طرح متوجہ ہوئی تھی، تبھی زایان گھر میں داخل ہوا تھا اور اُسکی نگاہیں سب سے پہلے پریزے پر پڑی تھی

ناچاہتے ہوئے بھی زایان کا غصے سے چہرہ لال ہوا تھا وہ بنا دیکھے ان کی طرف بڑھا تھا، میں تو کہیں مصروف نہیں ہوتی تم بتاؤ کتنی کو فارغ کر چکے ہو

؟؟؟_____

پریزے نے بات ہوشیاری سے احمد کی طرف موڑ تھی وہ اسکے انداز کو دیکھ ہلکے سے مسکرایا تھا

پتا ہے پریزے باقی کزنوں کے مقابلے مجھے تم سے بات کرنا بہت اچھا لگتا ہے تم بنا دیکھے ڈرے آرام سے کچھ بھی بول دیتی ہو۔۔۔۔۔

احمد نے سچ بولتے اُسکو خوش کرنا چاہا، وہ ایسا ہی تھا پریزے۔۔۔۔۔؟؟؟

ابھی پریزے جواب میں کچھ کہتی کہ اونچی آواز میں اپنا نام سن ڈرتے پلٹی تھی

زایان پکارتے اک دم دونوں کے قریب آیا تھا، پریزے اُسکو دیکھ چونکی تھی کہ اس کی ہمت کیسے ہوئی اُسکو ایسے پکارنے کی۔۔۔

زایان یار۔۔۔۔۔!!!! آرام سے وہ کہیں میلوں دور نہیں کھڑی تھی یہی میرے پاس ہی کھڑی ہے آرام سے پکار لو ایسے کانوں کے پردے کیوں پھاڑ رہے ہو

احمد نے نارمل سا لہجا اپناتے غور سے زایان کے لال پڑتے چہرے کو دیکھ گویا تو زایان ایک نظر احمد کو دیکھ بنا آس پاس دیکھے پریزے کا ہاتھ مظبوطی سے پکڑتے گھر پر داخل ہوا

تو پریزے منہ کھولے حیران سی اسکے ساتھ کھینچتی چلی گئی، یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔۔؟؟؟ وہ احمد کو حیرانگی سے دیکھتے دیکھ گھر میں داخل ہوتے ہی زایان سے اپنا ہاتھ چھڑواتے اس سے چار قدم لیتے دور ہوئی تھی

یہ باہر تم احمد سے کیا گفتگو کر رہی تھی۔۔۔۔۔؟؟؟ زایان خود کے غصے کو دباتے دبی آواز میں چیخا تو پریزے نے اسکا انداز اور چہرہ حیرانگی سے دیکھا تھا

تم کون ہوتے ہو مجھ سے ایسے پوچھنے والے۔۔۔۔؟؟؟ آج تک میرے بھائی یا پاپا نے مجھ سے سوال نہیں کیا تو بہتر ہے تم بھی اپنی زبان کو لگام ڈالو پریزے بولتے دو قدم لیتے آگے ہوئی تھی اور ہاں تبھی وہ واپس پلٹی تھی

میں اوپر تمہارا انتظار کر رہی ہوں عائشہ کے روم میں مجھے آج کے آج ہی تمہارے ارادے جاننے ہیں

تو بہتر ہے شرفت سے اوپر چلے آنا کیونکہ تھوڑی دیر ہم سب چلیں جائیں گئے، پریزے انگلی اٹھاتے زایان کو بولتے وہاں سے مین ہال میں داخل ہوئی تو وہ غصے سے اُسکو جاتے دیکھ مٹھیاں بھیچ گیا، بتاؤں گا پریزے میڈم تمہیں اچھے سے سب کچھ۔۔۔۔

وہ سوچ چکا تھا اسی لیے دلفریب مسکراہٹ چہرے پر پل میں آئی اور سوچتے وہ باہر گیا تھا

اب بتاؤں روح میڈم کیا پوچھ رہی تھی تم نیچے۔۔۔؟؟؟؟عبادت روحی کو لیتے ٹیرس پر آئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی

سب نیچے ابھی کھانے میں مصروف ہو جائیں گئے تو کسی کو اُسکا خیال نہیں رہے گا

آنی میں پوچھ رہی تھی کہ کیا آپ پاپا کے ساتھ کام کرتی ہو۔۔۔؟؟؟؟

روح پیار سے عبادت کے چہرے کو اپنے چھوٹے سے ہاتھوں میں پکڑے معصوم سا چہرہ بناتے پوچھنے لگی

تو عبادت جو روحی کے بالکل سامنے چیئر پر بیٹھی تھی اسکے چھوٹے سے ہاتھوں کو اپنے چہرے سے ہٹاتے لبوں سے لگا گئی، جی روح میڈم میں آپ کے پاپا کے آفس میں کام کرتی ہوں۔۔۔۔

آپ کے پاپا میرے باس ہیں، سمجھ گئی میڈم جی۔۔۔؟؟؟عبادت اسکے بالوں کو درست کرتے دوبارہ سے پونی ڈالنا شروع ہوئی تو روحی ہلکے سے مسکرائی

آنی پاپا آپ کو ڈانٹے تو نہیں۔۔۔۔؟؟؟روحی اب کے پوچھتے عبادت کو دیکھنا شروع ہوئی تو عبادت نے اسکے انداز کو اپناتے آنکھیں چھوٹی کی تھی اور گال کے نیچے ہاتھ رکھا تھا جیسے وہ سوچ رہی ہو

نہیں۔۔۔۔!!آپ کے پاپا مجھے کون ہوتے ہیں ڈانٹنے والے۔۔۔۔؟؟
میں کون سا بری بچی ہوں میں اپنا سارا کام محنت سے کرتی ہوں
عبادت روحی کو اب اٹھاتے اپنی گود میں بٹھا گئی تو وہ اپنے چھوٹے سے ہاتھ کو عبادت کے گلے میں ڈالے حصار بنا گئی۔۔۔
روحی۔۔۔۔۔۔؟؟؟ابھی عبادت روحی کو کچھ بولتی کہ روحی کا نام سن وہ ڈری تھی، جبکہ تیزی سے اٹھتے اُسکو نیچے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔
آنی آپ میرے ساتھ چلو۔۔۔۔!!!روح عبادت کو ڈرتے دیکھ مظبوطی سے ہاتھ پکڑے اپنے ساتھ کھینچنا شروع ہوئی
تو عبادت اُسکے ساتھ چلی، روح میری بات سنو جیسے ہی روحی اُسکو لیتے روم میں داخل ہوئی عبادت اُسکو روکتے نیچے بیٹھی تھی۔۔۔
روحی نے غور سے عبادت کو دیکھا تھا، روحی ابھی بس کرتے ہیں، تم کل کو مجھ سے ملنے پارک میں آنا پھر ہم ساتھ میں بہت کھیلے گئے

ابھی مجھے جانے دو۔۔۔؟؟؟عبادت نے پیار سے اسکو سمجھاتے پوچھا تھا

وہ زور سے سر نا میں ہلا گئی

مطلب صاف تھا کہ نہیں، عبادت پریشان ہوئی تھی آپ میرے ساتھ چلو

ناروح نے ضدی لہجا اپنایا تو عبادت ہار مانتے اٹھی تھی

جب تک میں نہیں آتی آپ یہاں میرا انتظار کرنا، روح عبادت کو چیجنگ

روم میں کھڑا کرتے ڈور بند کر گئی

روح۔۔۔۔۔؟؟؟عبادت جو ابھی جگہ کا جائزہ لے رہی تھی دروازہ بند

ہونے پر ڈور کو کھولنے کی کوشش کرتے اُسکو آواز دے گئی

روح جو باہر کھڑی ہوئی تھی ہلکے سے اپنے دونوں ہاتھوں کو ہونٹوں پر

رکھے مسکرائی تھی

اب تب تک آپ باہر نہیں آسکتی آنی جب تک میں یا کوئی اور باہر سے لاک

کھولے گا نہیں، روحی خود سے بولتے روم سے باہر گئی تھی

میں کہاں پھنس گئی۔۔۔۔؟؟عبادت کو خود پر غصہ آیا تھا ابھی وہ رونے والی ہوئی تھی، جبکہ ڈور کو چھوڑ وہ جگہ کو دیکھتے دیکھ سامنے لگی تصویر کو دیکھ ٹھٹھکی

مہراز زیاد۔۔۔۔۔۔؟؟؟ جیسے ہی عبادت نے دیکھا تھا آنکھیں پھاڑ حیران ہوئی تھی اس کا مطلب میں اسکے روم میں ہوں۔۔۔؟؟؟

عبادت دیوار کے ایک طرف لگی تصویر کو دیکھ حیران ہوئی تھی، یہ آواز کیسی۔۔۔؟؟ جیسے ہی نظریں دوسری طرف پڑی

ڈرتے اس طرف دیکھا تھا اور کان لگانے کی کوشش کی تھی، یہ تو پانی کی آواز ہے۔۔۔!!! اس کا مطلب واش روم میں کوئی ہے۔۔۔۔؟؟؟

عبادت شاور کی آواز سنتے ہی اندر تک ڈری تھی جبکہ تیزی سے ڈور کی طرف بڑھی تھی

گھبراہٹ کے سائے چہرے پر لہرائے تھے، وہ جلدی نکلنے کے چکر میں غلطی سے باہر کے ڈرو کی بجائے واش روم کا ڈرو کھول گئی تھی

عبادت جو تیزی سے بھاگنے والے انداز میں ڈور سے لگی تھی اچانک سے ڈور کے کھولنے پر اندر کی طرف گری

اس سے پہلے سامنے والا اُسکو دیکھ بات سمجھا پاتا اسکے ٹکرانے سے بری طرح دونوں نیچے گرے تھے

آہ۔۔۔۔۔۔!!! مہراز زیاد اور عبادت ایک ساتھ نیچے پانی کے باتھ ٹپ میں گرے تھے، عبادت جس کو کچھ سمجھانا آئی تھی پانی میں ڈوبی لگاتے فوراسے اٹھنے کی کوشش میں مہراز زیاد کے سینے پر ہاتھ رکھے پوری طرح گھومای تھی

مہراز زیاد جو شاکڈ سارہ گیا تھا ویسے ہی اُسکو دیکھ حیران ہوا تھا دونوں ایک دوسرے کو دیکھ ساکت ہوئے تھے

کہو کیا کہنا ہے تمہیں مجھ سے۔۔۔؟؟؟زایان عائشہ کے روم میں دھڑ سے داخل ہوتے بے باکی سے پریزے سے پوچھتے بیڈ پر لیٹنے والے انداز میں گرا

یہ تم کس طرح مجھ سے بات کر رہے ہو۔۔۔؟؟اور کوئی تمیز نام کی چیز بھی ہے یا ایسے ہی آوارلڑکوں کی طرح ہو

ایسی بھی کیا بد تمہیزی میں نے کر دی، جو تم ایسے لیچکر دینا شروع ہو گئ ہو۔۔۔۔۔؟؟

زایان اک دم سے اٹھا تھا اور تیزی سے اسکے قریب ہوا تھا، وہ اسکے اچانک سے سامنے آنے پر چونکی تھی

جبکہ جلدی سے دو قدم لیتے پیچھے ہوئی تھی، وہ اُسکو ایسے پیچھے ہوتے دیکھ دل میں خوش ہوا تھا

کوئی کسی لڑکی کے سامنے ایسے بیڈ پر گرتا ہے جیسے تم گرے تھے۔۔؟؟

پریزے اُسکو انگلی اٹھاتے بولی تو وہ روکا تھا

میری بہن کا روم ہے میں جیسے مرضی کروں، تمہیں اس سے کیا اور ویسے بھی اپنی بات کہو کیا آگ لگی ہوئی ہے تمہیں۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟

زایان نے آخر کی بات بولتے جیسے پریزے کی بات کو فالتو کا نام دیا تھا دیکھو !!!زایان۔۔۔۔۔

پریزے چلو یار ساتھ میں کھانا کھاتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی عائشہ کی آواز سڑھیوں سے آتی کی سن زایان اُسکا ہاتھ پکڑے باتھ روم میں گھسا تھا

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟پریزے زایان سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش میں دبی آواز میں بھڑکی

شش۔۔۔۔!!سنائی نہیں دیتا تمہیں۔۔۔۔؟؟عائشہ چڑیل باہر آگئی ہے اگر وہ تمہیں میرے ساتھ بند کمرے میں دیکھتی تو کیا سوچتی ۔۔۔۔؟؟

ابھی خاموش رہو۔۔۔!!زایان باہر پیروں کی آہٹ سن اسکے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھتے اُسکو خاموش کروا گیا

تبھی باتھ روم کا ڈور کھٹکایا تھا، پریزے اندر تم ہو۔۔۔۔؟؟عائشہ ڈور کو لاک دیکھتے باہر سے ہی بولی

بولو۔۔۔۔!!زایان اُسکے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹاتے اُسکو اشارہ کر گیا تو وہ مقابل کو گھورتے بولی

ہاں عائشہ میں ہی ہوں، آتی ہوں پریزے آئینے میں خود کو دیکھ بالوں کو کانوں سے اٹھائے ٹھیک کرنا شروع ہوئی تو زایان جو قریب ہی کھڑا تھا اُسکو دیکھتے آرام سے دیوار سے ٹیک لگا گیا جبکہ دیکھا ہی نہیں تھا پیچھے ہی دیوار کے ساتھ شاور کا پلگ تھا جو اوپر کو تھا زایان کے اچانک سے اسکے ساتھ لگنے سے وہ نیچے گرا تھا

آہ۔۔۔۔۔!!پریزے جو آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی شاور کے پانی کو تیزی سے اپنے اوپر پڑتے دیکھ گرجی

تم۔۔۔۔!!!اس سے پہلے وہ اونچی آواز میں چیختی زایان جو خود پانی میں بھیگی چکا تھا اُسکی کمر میں ہاتھ ڈالے خود کے قریب تر کر گیا یوں کے آسانی سے اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے اُسکو خاموش کروایا

کیا ہوا پریزے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟عائشہ جو باہر ہی موجود تھی ڈور کے ساتھ کان لگائے شاور کے چلنے کی آواز سن تیزی سے پوچھ گئی

زایان جو اُسکو دیکھنے میں کھونے لگا تھا جلدی سے اس سے پیچھے ہوا تھا جبکہ جلدی سے شاور کو بند کیا تھا دونوں ہی بھیگے چکے تھے،زایان ڈور کی آواز سن جلدی سے پاکٹ سے فون نکالے میسج کرنا شروع ہوا

تو پریزے نے حیرانگی سے دیکھا،وہ میسج ٹائپ کر کہ اُسکو اپنا فون دیکھنے کا اشارہ کر گیا وہ حیرانگی سے اپنا فون کھول گئی

اُسکو بولو کہ تم غلطی سے پھسنے لگی تھی ابھی تم پوری طرح گیلی ہو چکی ہو جلدی سے بولو اس سے پہلے کہ وہ پورے خاندان کو یہاں اکٹھا کر دے ۔۔۔۔!!!

پریزے زایان کا بھیجا میسج پڑھ کر اُسکو آنکھوں سے گھورتے اُسکو میسج سینڈ کر گئی،(تم راستہ چھوڑو گئے تو ہی ڈور کے پاس جا کر کچھ بولوں گئی۔۔۔؟؟)

زایان پریزے کا جواب پڑھ ایک نظر اسکے سراپے کو دیکھ ہلکے سے مسکرایا تھا اور دھیرے سے قدم اٹھاتے سائیڈ پر ہوا

وہ اپنا دوپٹہ درست کرتے ڈور کے قریب ہوئی تھی،اس سے پہلے وہ ڈور کھولتی زایان تیزی سے اُسکو اپنی طرف کھینچا گیا

یوں کہ وہ زور سے اسکے سینے سے ٹکرائی، پاگل ہو گئی ہو۔۔۔؟؟اگر ڈور کھول دو گئی تو مہارانی عائشہ اندر آ جائے گئی مت بھولو کہ ابھی تم میرے ساتھ واش روم میں ہو۔۔۔!!!زایان جس نے بولنے سے خود کو روکا تھا غصے سے اُسکو بازوں سے جکڑے پریزے کے کان میں سرگوشی کی طرح دبی آواز میں گویا

تو وہ پل میں لرزی لیکن جلدی ہی خود پر کنڑول کرتی اس سے الگ ہوئی،
عائشہ یار اک مسلہ ہو گیا ہے۔۔!! میں گرنے لگی تھی بچنے کے چکر میں
شاور کے نیچے گیلی ہو گئی ہوں
پریزے زایان کو دیکھتے دیکھ اونچی آواز میں بولی تو عائشہ جو باہر کھڑی تھی
پریشان ہوئی
پریزے ڈور کھول یار میں تیزی مدد کرتی ہوں، تجھے چوٹ تو نہیں لگی
۔۔۔؟؟ایسے کرتوں باہر آجا میں تجھے کوئی ڈریس دیتی ہوں توں چینج کر
لے
عائشہ فکر سے بولتے اُسکو باہر آنے کا بول گئی، زایان نے فورا سے سر نا میں
ہلایا، نہیں توں ایسے کر مجھے کپڑے یہاں دے دے میں یہاں بدل لوں
گئی۔۔۔؟؟؟
پریزے نے جلدی سے کہا تو زایان نے پریزے کی بات سن ماتھے پر ہاتھ
رکھا، اچھا رو کو میں لاتی ہوں عائشہ بولتے وڈراوب کی طرف بڑھی

مس پریزے آپ کا دماغ کہاں ہے۔۔۔۔؟؟زایان تیزی سے پریزے کے قریب ہوا تو وہ پل میں اسکے قریب آنے سے ڈری۔۔۔۔

آج اندازہ ہو گیا کہ تمہارے پاس سچ میں دماغ کی کمی ہے،اگر وہ باہر ہی موجود رہے گئی تو تم یہاں میرے سامنے کپڑے چینج کر و گئی۔۔۔؟؟

چاہو تو کر سکتی ہو۔۔۔۔!!! وہ پل میں شرارت سے بھرے لہجے میں گویا تو پریزے کی آنکھیں پھیلی

جیسے بھی ہو ہمارا نکاح تو ہوا ہے۔۔۔؟؟ابھی نکاح کے مطابق میں تمہارا شوہر ہوانا۔۔۔۔؟؟تو پھر تو سب کچھ جائزے ہے نہیں۔۔۔؟؟؟وہ دلفریبی سے سرگوشی کی طرح بولتے پریزے کی دھڑکوں کو حیران کن کر گیا

عائشہ تم روم سے باہر جاؤ یار،میں کپڑے روم میں بدل لوں گئی،اس سے پہلے زایان آگے کچھ کہتا پریزے چیخی تھی

عائشہ جوایک ڈریس نکالتے واش روم کی طرف بڑھ رہی تھی پریزے کی آواز سن ڈری، اچھا ٹھیک ہے میں جارہی ہوں تم روم کا ڈور اندر سے لاک کر لو

اور یہ ڈریس میں یہاں بیڈ پر رکھ رہی ہوں، باقی وہ سامنے وڈراب میں پڑے ہیں جو پسند آئے وہ پہنا لینا اچھا۔۔۔!! عائشہ بولتے روم سے باہر گئی تو پریزے بنا دیر کیے روم میں داخل ہوئی

اور تیزی سے قدم لیتے روم کا ڈور لاک کیا، زایان جو اپنی ہنسی کو چھپاتے واش روم کے ڈور کے ساتھ لگا تھا

اُسکو روم کا ڈور لاک کرتے دیکھ ہنسا، وہ پلٹی تھی اور گھور کر زایان کو دیکھا تھا کیا بکواس کر رہے تھے تم۔۔۔۔؟؟ میں تمہاری کچھ نہیں لگتی سمجھے، اب دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔!! پریزے غصے سے بولتے زایان کو مزید ہنسا گئی کیا ہو گیا ہے پریزے۔۔۔۔؟؟ میں تو ایسے ہی مذاق کر رہا تھا یار، ایسے کرو تم۔۔۔!! وہ اُسکو گھبراتے دیکھ نارمل ہوا تھا اور وڈراب کی طرف گیا تھا

یہ ڈریس پہن لو، تم پر اچھا لگے گا، اور رہی بات ہمارے معاملے کی

؟؟؟؟۔۔۔۔

تو وہ ہم جلدی ہی حل کر لیں گئے، تم فکر نہیں کرو، زایان کہتا کھڑی کی طرف گیا تھا، پریزے خاموشی سے اُسکو جاتے دیکھنا شروع ہوئی



آہ۔۔۔۔۔۔!!! مہراز زیاد اور عبادت ایک ساتھ نیچے پانی کے باتھ ٹب میں گرے تھے، عبادت جس کو کچھ سمجھ نا آئی تھی پانی میں ڈوبی لگاتے فوراً سے اٹھنے کی کوشش میں مہراز زیاد کے سینے پر ہاتھ رکھے پوری طرح گھومی تھی

مہراز زیاد جو شاکڈ سا رہ گیا تھا ویسے ہی اُسکو دیکھ حیران ہوا تھا دونوں ایک دوسرے کو دیکھ ساکت ہوئے تھے

عبادت مہراز زیاد کو بنا کپڑوں کو دیکھ آنکھیں بڑی کر گئی جبکہ اسکو کچھ بھی اس پل سمجھ نا آیا تھا

وہ تیزی سے اٹھنے کے چکر میں ایک بار پھر سے گری تھی، عبادت۔۔۔!!

مہراز نے اُسکو گرتے دیکھ پکڑتے تیزی سے پکارا تو وہ وہ دونوں ایک

دوسرے کے قریب آئے

عبادت کا دوپٹہ پانی کی وجہ سے سر سے گرتے نیچے میں دونوں کے گرد پلٹتا

تھا، مقابل نے غور سے عبادت کے سراپے کو دیکھا

اور جلدی سے نظریں ادھر ادھر گھومائی تھی، مجھے جانا ہے وہ اُسکو اپنے اتنا

قریب ایک منٹ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

وہ غصے سے بولتے پھر سے اٹھی تو مہراز زیاد نے جلدی سے اُسکا دوپٹہ جوان

کے گرد جال کی طرح ہوا تھا الگ کر گیا

وہ تیزی سے پانی سے باہر نکلی تھی اور خود کو دیکھتے دیکھ پل میں پلٹی اور مہراز

زیاد کے ہاتھ سے اپنا دوپٹہ کھینچا

مہراز اسکے ایسے بے ہیو پر حیران ہوا تھا وہ جلدی سے واش روم سے باہر نکلی

تھی (یہ کیا ہو گیا۔۔۔؟؟ میں تو پوری گیلی ہو گئی۔۔۔؟؟ کسی سے مدد بھی

نہیں لے سکتی، کیا بولو گئ کہ میں مہراز کے روم میں کیا کرنے آئی تھی
۔۔۔۔؟؟اوپر سے میرے ساتھ یہ مہراز زیاد بھی یہاں ہے۔۔۔؟؟روح
یہ کہاں تم نے اپنی آنی کو پھنسا دیا۔۔۔؟؟)عبادت اپنے کپڑے گیلے دیکھ
رونے والی ہوئی

تبھی مہراز زیاد ٹاول سے خود کو خشک کرتے باہر آیا تھا، عبادت نے ڈرتے
پیچھے دیکھا تھا، مہراز زیاد نے اُسکی نظروں کو غور سے پڑھا تھا
صاف اُسکی نگاہوں میں وہ ڈر دیکھ سکتا تھا، وہ جلدی سے وڈراوب کی طرف
گیا اور شرٹ لیتے پہننا شروع کی
عبادت واپس سے منہ ڈور کی طرف کیے کھڑی ہوئی، وہ پوری طرح الجھ
چکی تھی کہ ابھی کیا کرے

آنی۔۔۔!!ابھی میں اور آنی اچھے سے کھیلے گئے۔۔۔؟؟روح جو خود سے
خوش ہوتے روم میں داخل ہوئی تھی
فون کی گھنٹی سن کان اور آنکھیں ٹیبل کی طرف گئی، پاپا کا فون۔۔۔۔؟؟
ہا۔۔۔۔۔پاپا واش روم میں ہیں۔۔۔؟؟
اندر تو آنی بھی ہیں۔۔۔!!ابھی کیا کروں۔۔۔؟؟ڈور اوپن کر دوں
۔۔۔؟؟نہیں روح ایسے کرو کسی بڑے کو بولو
اگر پاپا نے مجھے آنی کہتے سنا تو آنی ناراض ہو جائے گئی، وہ سوچتے رکی تھی اور
چھوٹے سے ہاتھ کو گال پر رکھا
ایسے کرتی ہوں سب کو نیچے بولتی ہوں ڈور لاک ہو گیا ہے عبادت آنٹی
واش روم میں بند ہو گئی ہیں
روح نے خود سے سوچتے قدم روم سے باہر ڈالے تھے،
عبادت تم یہاں کیسے۔۔۔؟؟؟مہراز زیاد جو پوری طرح کپڑے پہنے تیار ہو
چکا تھا اُسکے بھیگے سراپے کو دیکھ سوچتے پوچھنا شروع ہوا

کیونکہ ابھی وہ ایسے اُسکی طرح خاموش تو کھڑا نہیں ہو سکتا تھا وہ جانتا تھا کہ سب باہر مہمان آئے ہوئے ہیں

اُسکو باہر جانا تھا اور عبادت یہاں اسکے ساتھ چیجنگ روم میں بند تھی یہ کوئی چھوٹی بات تو نہیں تھی

یہ ڈور کس نے باہر سے لاک کیا۔۔۔۔؟؟ جیسے ہی مہراز زیاد نے عبادت سے پوچھتے ڈور کو کھولنے کی کوشش کی تو حیران ہوا

عبادت جس کی آنکھیں پانی سے بھر چکی تھی بھوت بنے وہ رونے میں مصروف ہوئی،

ریلکس عبادت میں یہ اوپن کر دوں گا اس سے پہلے تم اپنا لباس چینج کر لو

مہراز زیاد اُسکے آنسو دیکھ بے چین ہوا تھا اور بولتے مقابل وڈراب کی طرف گیا تھا

یہ۔۔۔۔!! وہ اک بند گفٹ سا عبادت کی طرف بڑھا گیا عبادت نے نا سمجھی سے اُسکو دیکھا تھا، یہ میرے دوست کی وائف کے لیے گفٹ تھا

ابھی ان کو تو دے نہیں سکا کیونکہ وہ لندن چلے گئے، ایسے کرو تم یہ اندر جا کر چینج کر لو، مہراز زیاد نے تفصیل سے بتاتے اُسکو گفٹ پکڑنے کا آنکھوں سے اشارہ کیا

میں یہ نہیں لے سکتی آپ پلیز یہ ڈور اوپن کرے میں ہما سے کپڑے لے لوں گئی، عبادت نے سہولت سے انکار کیا تھا یہ ڈور میں اوپن نہیں کر سکتا کیونکہ کسی نے باہر سے لاک کیا ہے، اب یہ تب ہی کھولے گا جب کوئی باہر سے آکر اُسکو کھولے گا

اور اگر ایسے تمہیں کسی نے میرے ساتھ وہ بھی گیلے کپڑوں میں دیکھا تو بہت برا ہو گا آئی ہوپ تم سمجھ رہی ہو میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔۔۔؟؟ مہراز زیاد نے دھیرے سے بولتے اُسکو جیسے یاد کروایا تھا

عبادت جو جانتی تھی کہ اگر کسی نے اسکو یہاں مہراز زیاد کے ساتھ دیکھا تو کتنی باتیں کرے گئے سب اندر تک ڈری تھی اور بنا دیر کیے وہ اسکے ہاتھ سے لفافہ لیتے واش روم کی طرف گئی

فلک یہ عبادت کہاں ہے۔۔۔؟میں نے دیکھا تھاوہ آگئی تھی،ابھی کہاں ہے نظر نہیں آرہی۔۔۔؟؟

آپااور بھابھی پوچھ رہی ہیں عبادت کا، کیونکہ شاید وہ ابھی ان سے ملی نہیں ۔۔۔؟؟سونیاسب لڑکیوں کو بیٹھے کیچن میں دیکھ وہاں آتے فلک سے پوچھ گئی

عبادت آپی آگئی ہیں۔۔۔۔؟؟عائشہ اور پریزے نے ایک ساتھ پوچھا تھا جبکہ سویا(مہراز کی بہن جس کی شادی ابو بکر سے ہوئی ہے احمد کا بھائی اور ساتھ میں پھوپھی کا بیٹا) بھی حیران ہوئی کیونکہ عبادت اس سے بھی نہیں ملی تھی

ہاں میں نے بھی دیکھا تھاعبادت کو جب دعا کروائی جارہی تھی تب عبادت سب عورتوں کے درمیان پیچھے بیٹھی ہوئی تھی

رابعہ جو ابھی سب لڑکیوں کے لیے کھانا ٹیبل پر لگا رہی تھی ان کی باتیں سن یاد کرتے بولی

یہی کہیں ہو گئی کیا پتا اوپر ہو۔۔۔ سویا اپنی چچی سونیا کو پریشان ہوتا دیکھ آرام سے بولتے اٹھی تھی

میں دیکھتی ہوں، سویا کہتے اوپر کی طرف گئی تو روح جو سوچ رہی تھی کہ کس کو بتائے وہ کہ عبادت آنی کہاں پھنس گئی ہیں

لاونج میں سب بڑوں کے پاس صوفے میں اپنی دادی کے ساتھ لگتے بیٹھی

جیسے ہی عبادت چینج کرتے واش روم سے باہر آئی مہراز زیاد جو ڈور کھولنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا

سرسری سا پیچھے پلٹا، تو عبادت کو فراک میں دیکھ مقابل کے دل نے ایک بیٹ مس کی

وہ اپنی آنکھیں جیسے عبادت کے چہرے سے ہٹا نہیں پا رہا تھا عبادت جو ادھر ادھر دیکھ رہی تھی مسلسل اُسکی نگاہوں کی تپش سے جیسے بے چین ہوئی اُسکو بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ مہراز زیاد اُسکو ایسے دیکھ رہا ہے، وہ غصے سے واپس پلٹی تھی اور آرام سے ٹیبل پر بیٹھی مہراز جو اُسکو ابھی بھی ویسے ہی دیکھ رہا تھا

اچانک سے غصے میں دیکھ جلدی سے نظریں واپس سے ڈور کی طرف کر گیا وہ سمجھ گیا تھا کہ عبادت کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔۔۔ُ

نہیں ہے عبادت اوپر۔۔۔! میں ہر جگہ ہر روم میں دیکھ آئی ہوں، سویا جو اوپر تو خوشی سے گئی تھی ابھی پریشان ہوتے سب کو پوچھتے عبادت یاد کروا گئی

پھر اچانک سے عبادت کہاں چلی گئی۔۔۔؟؟ ریحانہ بیگم جو افیشن بیگم کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی تڑپ کر کھڑی ہوئی تھی، پریزے بھی پریشان ہوئی تھی

لو تماشہ شروع ہو گیا نا۔۔۔؟ میں نے پہلے ہی کہا تھا تمہیں ریحانہ کہ اس منحوس کو میلاد پر مت آنے کا بولو

لیکن نہیں کسی نے میری ایک نا سنی، دیکھا جہاں جاتی ہے پریشانی کھڑی کر دیتی ہے

اب مہارانی کو ڈھونڈو، بشریٰ بیگم (عبادت کی ماں) منہ پھاڑ بولی تھی سب کے کان کھڑے ہوئے تھے

کوئی فائدہ نہیں اُسکو کال کرنے کا۔۔۔؟؟ فون اور بیگ اوپر چھت پر پڑا ملا فلک جو چاچی کے کہنے پر کال کرنا شروع ہوئی تھی، رابعہ بیگ لاتے بولی تو سب حیرانگی میں گئے

اگر بیگ یہاں ہے تو مطلب عبادت بھی گھر میں ہی کہیں ہے، ٹھیک سے رابعہ سارے کمرے چیک کرو

افیشن بیگم جلدی سے بولی تھی، وہ نہیں چاہتی تھی ایسے ہی سب کے درمیان عبادت کے غائب ہونے کی افواء اڑے

سب عورتیں پریشان ہو چکی تھی، ان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا رابعہ اور باقی سب لڑکیاں عبادت کو ڈھونڈنے میں لگی تھی

امی اوپر عبادت کسی روم میں نہیں ہے میں سارے کمرے دیکھ آئی ہوں، رابعہ سویا سڑھیوں سے ایک ساتھ نیچے آئی تھی

یااللہ۔۔!! خیر فرماریحانہ بیگم کا دل جیسے خوف میں مبتلا ہوا تھا میں تو بول رہی ہوں ابھی حامد کو بلاؤ

بتاؤ اُسکو کہ عبادت کہیں چلی گئی ہے، کہیں وہ منحوس اکیلی گھر تو نہیں نکل گئی۔۔۔؟؟ بشری بیگم اپنی عادت سے مجبور ایک بار پھر زہرہ اُگل گئی

تائی امی آپ کچھ دیر کے لئے خاموش نہیں ہو سکتی۔۔۔؟آپ کو اچانک سے میری عبادت آپی کی فکر کہاں سے ہونے لگی۔۔؟؟پریزے جو کب سے تائی کی باتیں برداشت کر رہی تھی ابھی صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو چیخی

لو بھلا مجھے کہاں اس منحوس کی فکر ہونے لگی میری طرف سے جہنم میں جائے وہ۔۔۔؟؟میں تو یہ بول رہی ہوں دیکھو اس کی وجہ سے سب دیکھو کہیں بھی ذلیل ہونا پڑ جاتا ہے

بشری بیگم مسلسل تیر چھوڑتی چلی جا رہی تھی، وہ باز ہی نہیں آ رہی تھی،

بس کر دے بھابھی خدا کا واسطہ ہے

سعیدیہ بیگم جو رونا شروع ہو چکی تھی اُوکتائے لہجے میں بولی تو بشری کی زبان کو جیسے بریک لگی

دادای۔۔۔!!مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے مجھے دیکھو۔۔!!!روح جو کب سے اپنی دادی سے بولنا چاہتی تھی ابھی اُن کی قمیض کو کھینچتے اپنی طرف جھکایا

کیاہوا روح مجھے بتاؤ رابعہ جو جانتی تھی ابھی سب پریشان ہوئی پڑی ہیں، تو روح کے پاس آئی تھی اور اُسکو اپنی ساس کے اشارے پر گود میں اٹھایا

عبادت آنٹی کہاں ہے مجھے پتا ہے۔۔۔۔!! روح رابعہ کو دیکھ بولی تو سب کے کان ایک ساتھ روح کی طرف اٹھے

کیا۔۔۔؟؟ کہاں ہے بیٹا عبادت آنٹی۔۔۔؟؟ سب ایک بولے تو روح نے سب کو گھورا

وہ آنٹی اوپر پاپا کے چیجنگ روم میں بند ہو گئی ہیں، روح رابعہ کو دیکھتے بولی تو سب حیران سے ہوتے اوپر کی طرف بڑھے

کتنی دیر ہو چکی ہے سب نیچے میرے لیے پریشان ہو نگیں۔۔۔!! پلیز آپ جلدی کریں اس ڈور کو کسی طرح کھولے

عبادت جو کب سے مہراز زیاد کو خاموشی سے ڈور کے ساتھ چھپکے ہوئے دیکھ تھک چکی تھی

اک دم سے ٹیبل سے اٹھتے وہ دوٹوک بولی تو مہراز زیاد اسکے الفاظ سن ڈور سے الگ ہوتے اُسکی طرف متوجہ ہوا

آج پہلی بار عبادت نے آفس کے کام کے علاوہ مہراز زیاد سے کوئی بات کی تھی اسکے منہ سے پلیز سن مہراز زیاد کو بہت اچھا لگا تھا

ریلکس عبادت یہ اوپن ہو جائے گا، ویسے بھی اگر سب پریشان ہوتے تو کب کے تمہیں ڈھونڈ لیتے

مجھے تو نہیں لگتا کہ کسی کو تمہاری فکر ہے، مہراز زیاد نے ہلکے پھلکے انداز کو اپنایا، تو مقابل کی بات عبادت کو ناگواہ سی لگی۔۔۔۔

دیکھیں آپ مجھے نا بتایئے کہ کس کو میری کتنی فکر ہے، مجھے بہت اچھے سے پتا ہے کہ کون لوگ میری فکر کرتے ہیں اور کون لوگ مجھ سے جان چھڑواتے ہیں

تو برائے مہربانی سے آپ بس یہ کھول دیں، عبادت نے غصے کو ضبط کرتے ہاتھ جوڑے تو مہراز زیاد چونکا

آپ پہلے سے ہی اتنی سخت مجاز ہو یا مجھے دیکھ کر کوئی اسپیشل کرنٹ لگا جاتا ہے، ہر وقت ایسے بات کیوں کرتیں ہیں آپ۔۔۔؟؟ مہراز جو عبادت سے دور کھڑا تھا بولتے آگے ہوا تو عبادت نے چونک کر اُسکو گھورا

میں غیر مردوں سے ایسے ہی بات کرتی ہوں، میرا اسلام کہتا ہے کہ غیر مردوں سے ہمشیہ سخت لہجے میں پیش آؤ

آپ کو برا لگتا ہے تو میں کچھ نہیں کر سکتی، عبادت مہراز زیاد کی آنکھوں میں دیکھتے سپاٹ بولی تو وہ غصے سے مزید اسکے قریب ہوا۔۔۔

عبادت ویسے ہی کھڑے اُسکی ہمت کو دیکھ رہی تھی، وہ اندر سے ڈری تھی مگر ابھی کمزور بالکل بھی نظر نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔

کس بات کا غرور ہے تمہیں۔۔۔؟؟ وہ چباتے پوچھا گیا تو وہ ہلکے سے طنزیہ مسکرائی تھی، غرور ہم میں کہاں

میں تو بہت چھوٹی ہوں دیکھو تمہارے نیچے کام کرتی ہوں، امیر تو آپ ہیں مہراز زیاد صاحب۔۔۔!! غرور بھی آپ میں ہی پایا جاتا ہو گا

عبادت نے ترک باترک بولتے اُسکو سوچ میں ڈالا، مانتا ہوں مجھ میں غرور ہے، لیکن ابھی تم سے کزن ہونے کی حیثیت سے نارمل انداز میں بات کی تم بھی تو نارمل انداز میں مجھ سے بات کر سکتی ہو نا۔۔۔؟؟ مہراز زیاد بھول گیا تھا کہ وہ ابھی اُسکو کیا بول رہا ہے

عبادت کی آنکھوں میں حیرانگی چھائی تھی، آپ کے اور میرے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے، کزن۔۔۔؟؟ وہ مقابل کو دیکھتے پھر سے بولی تھی کزن تھے تم میرے کسی زمانے میں۔۔۔!! لیکن جب بچپن میں رشتے بدلے تو وقت کے ساتھ سب کچھ بدل گیا مسٹر مہراز زیاد کون سی دنیا میں رہتے ہیں آپ۔۔۔، ؟ وہ طنزیہ تیر چلاتے اُسکو پل میں سب کچھ باوچ کروا گئی

وہ خود سے جیسے شرمندہ ہوا تھا عبادت بات ختم کرتے ڈور کی طرف بڑھنے لگی تو دوپٹّے میں اٹکتے گرنے کو ہوئی، مہراز زیاد جو قریب ہی موجود تھا اُسکو

پکڑتے گرنے سے بچا گیا یوں کے وہ اُسکی بانہوں میں جھکے ہوئی اُسکو دیکھنا شروع ہوئی تبھی روم کا ڈور کھولا تھا

اس سے پہلے مہراز زیاد عبادت کو دیکھ کھوتا یا کچھ بولتا کہ سب عورتوں کو دیکھ وہ تیزی سے سیدھا ہوا تھا اور عبادت کو کھڑا کیا تھا

ماشااللہ یہاں تو میڈم مزے لوٹ رہی ہے اور نیچے ہم سب کی حالت خراب کر رکھی تھی، ابھی سب عورتیں خاموش تھی چونکہ ان کو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا تھا

کہ بشری بیگم (عبادت کی ماں) آگ کے گولے پھینکا شروع ہوئی، مہراز ان کے الفاظ سن ساکت ہوا

عبادت توں یہاں مہراز کے ساتھ کیسے۔۔۔۔؟؟ سونیا جو جانتی تھی بشری بھابھی کو موقع مل گیا عبادت کو ذلیل کرنے کا

تیزی سے عبادت کے قریب جاتے اُسکو بازو سے پکڑتے سوال پوچھا تاکہ وہ ساری بات سنبھال سکے

چاچی وہ میں۔۔!!!اس سے کیا پوچھتی ہو آنکھوں سے سب دیکھا نہیں تم نے۔۔۔؟یاد یکھ کران دیکھا کر رہی ہو۔۔۔؟؟بشری بیگم ایک بار پھر قہر برساتی بولی توعبادت نے کرب سے آنکھیں بند کی

ہاں پوچھے سب عبادت آپی سے۔۔۔!!وہ یہاں مہراز زیاد کے روم میں داخل ہوتے اسکے ساتھ اسکے چیجنگ روم میں رومنس کر رہی تھی

میں نے عبادت کو خود اس روم میں آتے دیکھا تھا بھاگ کر روم میں داخل ہوئی تھی جیسے کوئی اُسکو دیکھ نا لے،تانیہ (عبادت کی بہن) بھی اپنی ماں کی طرح عبادت پر سوار ہوئی

!!!انف۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی بھی اور کچھ بولتا کہ مہراز جس کو یہ باتیں زہر لگی تھی غصے سے بلند آواز میں گویا

توپل کے لیے بشری بیگم بھی ڈری،اپنی ہی بکواس کیے جا رہی ہو اگر بات کا پتا نا ہو تو زبان مت کھولا کرو

اور شرم نہیں آتی اپنی ہی بہن کے بارے میں ایسے بکواس کرتے ہوئے تمہیں۔۔۔؟؟

ساری بات یہ ہے کہ میں شاور لینے کے لیے آیا تھا،اور عبادت کو واش روم جانا تھا، جیسے ہی وہ یہاں اندر آئی ڈور لاک ہوا اب وہ کیسے ہوا کچھ پتا نہیں تو میں جیسے ہی باہر آیا عبادت ڈور کھولنے میں لگی ہوئی تھی، ابھی میں کچھ کرتا کہ آپ سب پولیس کے چھپاے کی طرح ہم پر ناز ہو گئی

آئی ہوپ اب اس موضوع پر کوئی بات نہیں ہو گئی۔۔۔؟؟مہراز زیادغصے سے بولا تو عبادت نے نم آنکھوں سے اسکو دیکھا تھا

جبکہ سونیا بیگم کے ہمراہ سب خوش ہوئے تھے تانیہ اور اُسکی ماں کا منہ بنا تھا،

سوچنے والی بات یہ ہے کہ ڈور کس نے لگایا باہر سے۔۔؟؟؟رابعہ جو سوچ میں پڑی تھی بات کو دوسری طرف گھوما گئی

اس بری آنٹی نے لگایا تھا۔۔۔!!!روح جو خاموش تھی تیزی سے تانیہ کی طرف ہاتھ کرتے جھوٹ بول گئی

سب شاک سے تانیہ کو دیکھنا شروع ہوئے تھے عبادت کا منہ کھولا تھا میں نے دیکھا تھا ان کو یہاں

تبھی تو مجھے پتا چلا کہ عبادت آنٹی بند ہو گئیں ہیں، روحی کو دیکھ عبادت جتنا حیران ہوتی کم تھا

یہ بچی جھوٹ بول رہی ہے میں نے بند نہیں کیا تھا، تانیہ جو حیران ہوئی تھی سب کو خود کو دیکھتے دیکھ تیزی سے بولتی روحی کو گھورنا شروع ہوئی

(اب بتاؤ میری آنی کو باتیں سنائی تھی نا ابھی دیکھو) روح نے دل میں سوچتے ہنسا تو مہراز زیاد نے ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھا

شرم آنی چاہیے تمہیں تانیہ ریحانہ بیگم جو غصے میں آئی تھی سپاٹ سے لہجے میں بولی

چلو عبادت بیٹا یہاں سے، تبھی عبادت کو بولتے وہ وہاں سے نیچے گئی تو روح بھی خوش ہوتے بھاگی

:۔

نہیں مجھے ان کے ہاتھ سے کھانا ہے۔۔!!رابعہ جو کھانے لیے روحی کو
بیٹھی تھی،اور ایک چمچہ لیتے وہ روحی کے منہ کی طرف بڑھا گئی تھی
کہ روحی نے منہ دوسری طرف پھرتے سامنے عبادت کی طرف دیکھا تھا
جو نظریں جھکائے اپنے کھانے کو گھور رہی تھی
اور اونچی آواز میں بولتے وہ سب کو اپنی طرف متوجہ کر گئی یوں کہ سب
نے پہلے روح کو دیکھا تھا پھر عبادت کو
عبادت جو اپنے ہی دھیان میں بیٹھی ہوئی تھی روح کی آواز اور الفاظ سن
گھبراتے اُسکو دیکھ گئی
(یہ آج روح کس رفتار سے مجھ پر چھڑ ڈوری ہے،پہلے اوپر والا مسلہٗ مشکل
سے حل ہوا ابھی کیا نیا کام نکال لائی)عبادت نے روتے دل میں سوچا تھا

روح چلو پاپا تمہیں کھانا کھلاتے ہیں، مہراز زیاد جوان کے ساتھ ہی ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا سب کو خاموش دیکھ رابعہ کی طرف اٹھتے آیا تھا سب لوگ جا چکے تھے ابھی صرف خاندان والے لوگ ہی رہ گئے تھے پھوپھی کا خاندان، عبادت لوگ، وہ سب لوگ ابھی ایک ساتھ کھانا نوش فرما رہے تھے

نہیں پاپا مجھے آپ سے نہیں کھانا مجھے آ۔۔۔۔!! روح جو تیزی سے منہ بورستے بولنا شروع ہوئی تھی اک دم خاموش ہوئی تھی اور عبادت کو دیکھا تھا جو آنکھوں کو بند کیے بیٹھی تھی

مجھے عبادت آنٹی کے ہاتھوں سے کھانا ہے، روحی ضدی انداز میں بولتی اپنی چیئر سے اٹھی تھی اور عبادت کی طرف لپکی یوں کے اسکے پاس جا کر رکی تھی

آنٹی آپ مجھے کھانا کھلاؤ گئی نا۔۔۔؟؟روح نے عبادت کو کندھے سے ہلایا تو عبادت نے مشکل سے خود کے ڈر کو چھپایا تھا اور سرسری سا سب کو دیکھا تھا

عبادت ایسے کرو تم اُسکو کھانا کھلا دو، سونیا روح کو کھڑے دیکھ پیار سے بولی تو عبادت نے مشکل سے مسکرانے کی کوشش کرتے اُسکو اٹھایا تھا اور اپنی گود میں بٹھایا تھا

افیشن بیگم کے ہمراہ کتنی ہی نظروں نے محبت سے دیکھا تھا اور سب کی سوچوں میں جو سوال تھے جیسے ان کو جواب ملے تھے۔۔۔

آپ میرے ساتھ کھیلو گئی۔۔؟؟آنی۔۔۔۔۔؟؟ابھی سب بڑے بیٹھے چائے سے لطف انداز وہو رہے تھے، کہ روح اپنی ڈول اٹھائے ایک بار پھر سے عبادت کے سر پر سوا ہوئی

مہراز زیاد جو سب بڑوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا شاکڈ سا سب کے ساتھ عبادت کو دیکھنا شروع ہوا

روحی کا بولا لفظ آنی سب کو حیران کر گیا، عبادت جو خود آنی سن ساکت ہو چکی تھی ڈرتے ایک نظر سب کی طرف دیکھا تھا عبادت کو لگا تھا جیسے آج پھر اُسکو اس بڑی محفل میں ذلیل ہونا پڑے گا

آنی۔۔۔؟؟ رابعہ جو عبادت کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی روح کو بازو سے پکڑتے اپنے سامنے کرتے بڑبڑائی تو روح نے جلدی سے عبادت کی طرف دیکھا تھا

ہاں۔۔!! آنی۔۔۔۔!! کیوں میں ان کو آنی نہیں کہہ سکتی، عبادت آنٹی کیا میں آپ کو اپنی آنی بنا سکتی ہوں۔۔۔؟؟ روح رابعہ سے خود کو چھڑواتے عبادت کے قریب ہوئی

تو سب کو اُسکی بات سن جیسے سکون آیا تھا، سب اُسکو دیکھ ہلکے سے مسکرائے تھے

کیا روح بیٹا تم نے تو ہمیں ڈرا ہی دیا تھا، افیشن بیگم جو حیران ہو چکی تھی ہلکے پھلکے سے انداز میں بولی

میں نے کیا کیا۔۔۔؟؟ وہ بچوں کی طرح منہ پھولا گئی تو لاونج میں بیٹھے سب لوگوں کے قہقہے گونجے

عبادت سب کو ہنستے دیکھ ہلکا پھلکا ہوئی تھی، کہ کسی کو سچ پتا نہیں چلا، آپ بتاؤنا عبادت آنٹی۔۔۔۔!! آپ میری آنی بنو گئی نا۔۔۔؟؟

روح سب کو اگنور کرتے اپنے ضدی انداز میں بولی تو سب خاموش ہوئے،

روح یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔؟؟

ایسے آنٹی سے بات کرتے ہیں۔۔۔؟ چلو ابھی جلدی سے تیار ہو جاؤ یاد نہیں آپ نے پاپا کے ساتھ آئس کریم کھانے جانا تھا۔۔۔۔؟؟

مہراز زیاد جو عبادت کو گھبراتے نوٹ کر چکا تھا اٹھتے اپنی بیٹی کے قریب آیا تھا اور اُسکو دیکھتے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا

ابھی مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔! پہلے عبادت آنٹی بتائیں گئی پھر میں اور عبادت آنی آپ کے ساتھ آئس کریم کھانے جائیں گئی۔۔۔

ٹھیک کہانا عبادت آنٹی۔۔۔؟؟روح واپس سے عبادت کے قریب ہوئی تو عبادت کو لگا تھا اس سے بڑی بے وقوف کوئی اس دنیا میں نہیں ہے اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے ابھی کہ ابھی غائب ہو جاتی، روح ایسے کسی کو تنگ نہیں کرتے۔۔۔! مہراز زیادا یک بار پھر سے گویا بیٹا آپ کا جو دل کرتا ہے آپ عبادت کو اس نام سے پکارو کوئی مسلہٗ نہیں ہے، حامد جو عبادت کو پریشان ہوتے دیکھ چکا تھا جلدی سے بولتے مسلے کو حل کیا

مطلب میں آنی بول سکتی ہوں۔۔؟؟روح تو خوشی سے جھوم اٹھی تھی، تو آنی چلیں پھر۔۔۔؟؟روح خوشی سے عبادت کا ہاتھ پکڑتے بولی تو عبادت نے سرسری سا روحی کو دیکھا تھا(کتنی ضدی ہے آخر سب کے سامنے آنی بولنے کے لیے اس نے بات کر لی وہ بھی بہت خوبصورتی سے) عبادت نے حیران ہوتے دل میں سوچا تھا۔۔۔

نہیں ابھی ہمیں گھر جانا ہے اور آئس کریم کھانے پکا پھر کبھی چلیں گئے۔۔۔اوکے۔۔۔؟عبادت خود کو نارمل حالت میں لاتے دھیرے سے پیار میں بولی تو روح نے منہ بنایا

ٹھیک ہے تو کل کو میں آپ سے ملنے کے لیے اور کھیلنے کے لیے آپ کے گھر آجاؤں۔۔۔؟؟روح نے جلدی سے اگلا سوال کیا تھا

ٹھیک ہے آپ آجانا۔۔!عبادت اُسکی گالوں پر بھاری بھاری پیار کرتے آہستگی سے بولی تو سب خوش ہوئے

آنی۔۔۔۔۔!!!مہراز زیاد جو اپنے روم ٹیرس پر بیٹھا ہوا تھا لیپ ٹاپ ایک طرف رکھتے اٹھا تھا اور سگریٹ کی ڈبی سے ایک عدد سگریٹ لیتے منہ میں رکھا

(ایم سوری روح ساری میری غلطی ہے، مہراز زیاد کو پل میں عبادت کے یہ الفاظ یاد آئے تھے جو عبادت روح سے بول رہی تھی) وہ پُر سوچ انداز میں چلتے ریکنگ تک آیا تھا اور فضا میں دھوا بکھیرا تھا

عبادت کیوں نہیں چاہتی کہ سب کو پتا چلے وہی روح کی آنی تھی۔۔۔؟؟

مہراز زیاد نے سرد آہ بھرتے دل میں سوچا

جبکہ ایک کش بھرا تھا، اور فضا میں دھوا چھوڑ گیا، اُسکو یاد آیا تھا وہ دن جس دن عبادت ان کے گھر آئی تھی جب روحی بیمار تھی

وہ اپنے روم کے قریب پوچھا تھا کہ چانک سے روم سے آوازیں سن وہ کھڑکی سے پردہ پیچھے کرتے دیکھ گیا جیسے ہی دیکھا مہراز زیاد ساکت ہوا عبادت روحی کو اپنی گود میں لیے بے انتہا محبت اس پر برسا رہی تھی وہ وہی جانتا تھا کہ اس پل اُسکو کتنا بڑا شاکڈ لگا تھا اور کیسے وہ اپنی حیرانگی کو چھپا گیا تھا

شاید اس لیے کہ وہ نہیں چاہتی کسی کو پتا چلے کہ وہ میری بیٹی کے ساتھ)
اٹیچ ہو جاتی ہے۔۔۔! لیکن روح کے ساتھ اُسکا اتنا اچھا بے ہیو دیکھ کر تو
سب خوش ہوئے تھے
تو پھر وہ کس سے ڈرتی ہے۔۔۔؟ مہراز زیاد الجھ چکا تھا، وہ جتنا عبادت کے
بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا اتنا ہی وہ عبادت کو لے کر پریشان ہو رہا تھا
(یہ بھی تو ہو سکتا ہے مہراز زیاد وہ نہیں چاہتی کہ تمہیں پتا چلے کہ وہ تمہاری
بیٹی سے محبت کرتی ہے، کیا پتا اُسکو یاد آجاتا ہو کہ تم نے چھ سال پہلے اسکے
ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔؟؟) اچانک سے دل میں اک بات آئی تھی
وہ گہری سوچ میں ڈوبا تھا، (ایک سوال تو یہاں بھی اٹھتا ہے کہ جب وہ پہلے
روح سے باہر ملتی تھی تو پھر اچانک سے روح سے ملنا کیوں بند کر دیا تھا۔۔؟
)
مہراز زیاد کو اپنے کسی بھی سوال کا جواب خود سے ملنے والا نہیں تھا وہ
خاموش سا کالے آسمان کو پیاسی نگاہوں سے دیکھنا شروع ہوا

مجھے تو حیرانگی ہوتی ہے جب بھی روحی کو ایسے عبادت کے ساتھ دیکھتی ہوں، اچانک سے روحی کا عبادت کی مائل ہونا مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے سیعدیہ آپا میں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں، بس آپ سب جلدی سے عبادت کو ہماری بیٹی بنادیں

افیشن بیگم لاونج میں بیٹھے سامنے لان میں روحی اور عبادت کو دیکھ خوشی سے اپنے دل کی بات بول گئی تو ریحانہ اور سونیا نے مسکراتے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

افیشن میں تو خود چاہتی ہوں کہ ہماری عبادت کا گھر ایک بار پھر بس جائے، مگر اس بار سب کچھ کرنا اتنا آسان نہیں ہے عبادت اپنا فیصلہ بالکل بھی بدلنا نہیں چاہتی

سیعدیہ بیگم ریحانہ بیگم اور سونیا کو ایک نظر دیکھتے دھیرے سے پاس بیٹھی آفیشن بیگم کو بتا گئی تو وہ پل کے لیے اداس ہوئی۔۔۔

آپا ایسے کب تک چلے گا۔۔؟ مہراز شادی کے لیے تیار ہے اس نے مجھے خود کہا کہ وہ جلد سے جلد شادی کرنا چاہتا ہے کیونکہ روحی کو ایک ماں کی ضرورت ہے اُسکی توجہ چاہیے

اور ویسے بھی جمال نے تو کہا تھا کہ وہ عبادت کے لیے لوئی رشتہ دیکھ رہے ہیں اگر اب ہم نے عبادت کو ایک بار پھر اپنا بنانے کے بارے میں سوچ لیا ہے تو کیا گناہ کر دیا جو آپ ایسے مجھے پریشانی میں ڈال رہی ہے

آپ کو پتا بھی میں نے مہراز کے لیے کوئی بھی باہر کی لڑکی نہیں دیکھی کیونکہ میں نے پہلے ہی سوچ لیا تھا کہ اگر اب مہراز کی زندگی میں کوئی لڑکی آئے گئی تو وہ صرف اور صرف عبادت ہو گئی۔۔۔،

افیشن بیگم دھیرے سے بولتے ریحانہ اور سونیا کو دیکھتے سیعدیہ بیگم سے بولی تو سونیا سرسری سا ریحانہ بیگم کو دیکھا

اب تو روحی بھی عبادت کے ساتھ بہت خوش ہے، اور ویسے بھی عبادت کی زندگی میں جو بچے کی کمی تھی وہ بھی روحی کے روپ میں پوری ہو گئی

افیشن بیگم ایک بار پھر سامنے لان میں عبادت اور روح کو دیکھتے بولی تو سونیا نے غور سے سامنے دیکھا تھا جیسے بھی تھا اس پل افیشن بیگم باتیں بالکل ٹھیک بول رہیں تھی،

بھابھی آپ فکر نہیں کرے بس دعا کریں کہ عبادت مان جائے، ریحانہ نے حوصلہ دینے کی کوشش کی تو سونیا نے سامنے دیکھتے پھر سے ایک بار افیشن بیگم کو دیکھا

افیشن بھابھی کیا آپ نے مہراز سے پوچھا کہ کیا وہ عبادت سے شادی کرے گا۔۔۔؟ سونیا نے گہرا سوچتے دل میں آیا پہلا سوال پوچھا

ہاں تو اس نے خود کہا کہ وہ شادی کرنا چاہتا ہے افیشن بیگم تیزی سے جواب دیتے بولی تو سونیا ہلکے سے مسکرائی

وہ تو ٹھیک ہے بھابھی لیکن کیا آپ نے عبادت کا نام لے کر مہراز سے پوچھا ۔۔۔؟ سونیا ایک بار پھر سے بولی تو افیشن بیگم کچھ ششدہ پنچ کا شکار ہوئی

نہیں ابھی تو عبادت کو لے کر اس سے بات نہیں کی، اگر تم چاہتی ہو تو میں اس کو ٹھیک سے عبادت کا نام لے کر پوچھ لیتی ہوں۔۔۔؟؟

افیشن بیگم تھوڑا سوچتے بتاتے ساتھ ہی پوچھنے والی بات تیزی سے بولی،

ٹھیک ہے بھابھی آپ پہلے مہراز زیاد سے اچھے سے عبادت کا نام لے کر دریافت کریں پھر ہی میں کوئی بات عبادت سے کرنا چاہتی ہوں

سونیا نے عبادت کو روح کے ساتھ اتنا خوش دیکھ تہ کیا تھا، افیشن بیگم بھی سن جیسے امید کے ساتھ سوچنے لگی تھی

بس دعا کرو جو ہم سوچ رہیں ہیں ویسا ہو جائے، ریحانہ بیگم نے دعا کرتے گویا تو سب نے سر ہلائے

✨ _____

آنی۔۔۔۔۔؟؟ سرپرائزا بھی عبادت آفس میں آتے اپنے کیبن کی طرف گئی تھی کہ اچانک سے روح کو آفس میں دیکھ وہ بری طرح ٹھٹھکی

روح۔۔۔؟آپ یہاں کیسے۔۔۔۔؟عبادت اُسکو دیکھ اب کہ آس پاس نظریں ڈورا گئ

میں پاپا کے ساتھ آج یہاں آگئ کیونکہ مجھے پتا تھا آپ پاپا کے ساتھ یہاں کام کرتی ہو۔۔۔!!دیکھا آنی میں آپ کے پیچھے یہاں بھی چلی آئی۔۔۔؟ روحی بچوں کی طرح اس سے لپٹتے بولی تو عبادت نے پہلے خوش پھر پریشان ہوتے اُسکو دیکھا تھا(اُسکا مطلب سب کو پتا ہے کہ یہ مہراز زیاد کی بیٹی ہے، ابھی اگر آفس میں سب اُسکو میرے ساتھ دیکھیں گئے تو سب کے من میں کتنے سوال اٹھے گئے پھر ان کو بتانا پڑے گا کہ مہراز زیاد میرا ایک رشتے دار ہے۔۔؟)عبادت ٹنیشن میں ناخن منہ رکھے دل میں بڑبڑائی

آنی کیا سوچ رہی ہیں آپ۔۔؟جاؤ میں آپ سب بات نہیں کرو گئ آپ تو مجھے بالکل بھی پیار نہیں کرتی،روح رونے جیسی ہوئی تھی وہ عبادت کے ساتھ کھیلنا چاہتی تھی اسکے پاس بیٹھ کر خوب باتیں کرنا چاہتی تھی

اسی لیے تو وہ آج ضد کر کہ مہراز کے ساتھ آفس آئی تھی، سوری روح اپنی آنی کو معاف کر دو

عبادت ایک لمبا سانس کھینچتے بیگ ایک طرف رکھتے اُسکو بازو سے پکڑتے اپنی طرف موڑ گئی تو روحی آنکھوں کو چھوٹا کرتے عبادت کی طرف دیکھنے لگی

جو ابھی بچوں کی طرح فیس بناتے کانوں پر ہاتھ رکھے بولی تھی، آنی جب آپ مجھ سے ایسے پیار سے بولتی ہو تو میں بہت خوش ہوتی ہوں۔۔۔! آئی لو یو سو مچ آنی روح کی ناراضگی پل میں غائب ہوئی تھی

وہ پیار سے اپنی محبت کا عبادت کو بتاتے اسکے گلے لگی تھی عبادت اسکے پل میں ماننے پر خوشی سے اُسکو خود میں زور سے بھینچ گئی

تبھی مہراز زیاد جو سامنے ہی اپنے کیبن میں بیٹھا ہوا تھا وال گلاسیز سے عبادت کے مسکراتے چہرے کو دیکھ گیا،

یہ جب بھی روح کے ساتھ ہوتی ہے تو جانے کیوں کوئی اور عبادت لگتی ہے
،ویسے تو ہر دم ناک پر غصہ سوار رہتا ہے میڈم کے۔۔۔!! مہراز زیاد اُسکو
روح کے ساتھ خوش دیکھ خود سے گویا

✨

عبادت۔۔۔۔؟؟؟ یار وہ۔۔۔؟ نائلہ تجھے کیا ہوا۔۔۔؟ توں ایسے ہپ
کیوں رہی ہے۔۔۔؟ کیا کوئی بھوت دیکھ لیا ہے توں نے۔۔۔۔؟
ایک منٹ پہلے توں یہ پانی پی، عبادت اُسکو پسینے آتے دیکھ ٹیبل سے پانی کا
گلاس اٹھاتے اُسکو تھام گئی
عبادت میں نے اس بچی کو دیکھا۔۔۔!! جس کو توں نے مجھے ملنے کے لیے
ایک بار پارک بھجا تھا یاد آیا کچھ۔۔۔۔؟
یار وہ بچی مہراز سر کی ہے، وہ پہلے سے شادی شدہ ہیں اور ایک عدد بچی کے
باپ بھی ہیں میرا تو دنیا لوٹ گئی

ابھی میں تو یہ صدمہ نہیں برداشت کر پائی تھی کہ جب میں نے ان کی بچی دیکھی میری سانسیں تھم گئ

اس بچی نے مجھے دیکھ لیا، وہ ڈرتے اپنے باپ یعنی باس کے کیبن میں چلی گئ

!!!ابھی ہم دونوں کی کوئی خیر نہیں عبادت۔۔۔۔

نائلہ جو ابھی رونے والی ہو چکی تھی گھبراتے تیزی میں ایک سانس میں بولی

توعبادت نے وہ پارک کی بات یاد کرتے سر پکڑا

ابھی نائلہ کو کیا بتاؤں گئ کہ روحی کون ہے اور اس سے میرا رشتہ کیا ہے)

،اوپر سے مہراز میرا کیا لگتا ہے ابھی اس کو سب کچھ بتانا پڑے گا؛۔ کیا

(!مصیبت ہے۔۔۔

عبادت کو اس بات کی فکر ہوئی تھی، ہوا و نائلہ کچھ نہیں ہوتا میں دیکھتی ہوں عبادت اُسکو گھبراتے دیکھ سرسری سا بولتی مہراز کے کیبن کی طرف بڑھی

میٹنگ کب ہے۔۔۔؟مہراز زیاد نے سرسری سی فائل پر نظر ڈالتے پوچھا،

سر کچھ ٹائم بعد ہی وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گئے منیجر نے تیزی سے مہراز

زیاد کے ساتھ قدم اٹھاتے بتایا تو مہراز زیاد فائل اُسکو پکڑتے اپنے کیبن میں

داخل ہوا

ٹھیک ہے، مس عبادت کو بھی بتادینا، مہراز روح کو دیکھ چونکا تھا جبکہ منیجر کو

جانے کی اجازت دی تھی

روح۔۔۔۔؟کیا ہوا۔۔۔؟آپ ایسے اتنا پریشان کیوں ہو۔۔؟آپ کو کسی

نے کچھ کہا۔۔۔۔؟مہراز زیاد اپنی بیٹی کو ڈرتے دیکھ غصے میں آیا تھا

پاپا۔۔۔۔!!وہ بری آنٹی میری آنی کو لے جائے گئی مجھ سے چھین کر

۔۔۔؟پاپا وہ میری آنی کو پھر مجھ سے دور کرنے آگئی ہیں۔۔۔!مجھے آنی

کے ساتھ رہنا ہے پاپا انکو بولو وہ میری آنی کو نا لے کر جائیں

روح جو اپنے اندر ڈر لے بیٹھی تھی ابھی اپنے باپ کو دیکھتے روتے بولی تو

مہراز زیاد حیران پریشان ہوا تھا

اُسکو روحی کا بولا کوئی بھی لفظ سمجھ نہیں آیا تھا، روح بیٹا کون آپ کی آنی کو آپ سے دور کرنا چاہتا ہے ٹھیک سے بتاؤ

کون بری آنٹی۔۔؟ مہراز زیاد اُسکو اپنے گلے لگے دیکھ فکر سے پوچھ گیا تو وہ مزید رونا شروع ہوئی

میری آنی مجھے چھوڑ دیں گئی پھر سے۔۔۔! روحی روتے بولی تو مہراز زیاد پریشانی میں مبتلا ہوا

روح۔۔۔۔۔؟؟؟

ابھی روحی کچھ بولتی کہ عبادت جو وال گلاسیز سے سامنے منظر دیکھ چکی تھی تیزی سے کیبن میں داخل ہوتے اندر آئی

آنی۔۔۔۔۔!؟! روح نے جیسے ہی عبادت کی آواز سنی وہ مہراز زیاد سے الگ ہوتے عبادت کو پکارتے بھاگ کر اُسکی طرف لپکی۔۔۔

کیا ہوا روح۔۔۔۔؟؟ عبادت اُسکو اتنا روتے دیکھ اُسکو گلے سے لگائے اب مہراز زیاد کو دیکھنے لگی تھی

جو خاموش سا ابھی عبادت کو دیکھ رہا تھا، آنی آپ مجھ سے دور مت جانا، پلیز میں آپ کو تنگ نہیں کروں گئ

آنی آپ اس گندی آنٹی سے بولو چلی جائیں، جیسے ہی روح نے یہ کہا عبادت سب سمجھتے جلدی سے نظریں مہراز زیاد پر ڈالی تھی جو ماتھے پر بل ڈالے اپنا کان لگاتے باتیں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

روح کوئی بھی مجھے آپ سے دور نہیں کرے گا آپ میرے ساتھ چلو،

عبادت اُسکو اپنے گود میں اٹھاتے اٹھی تھی اور ایک نظر مہراز زیاد کو دیکھتے اپنے کیبن کی طرف گئ

وہ منہ کھلے اُسکو جاتے ہوے دیکھتا رہ گیا، میری بیٹی کو میری اجازت کے بغیر ہی لے گئ۔۔۔؟ وہ دل میں سوچتا رہ گیا

تمہیں کیا ہوا تمہارا مسلہ تو حل نہیں کر دیا میں نے۔۔۔؟ تو ابھی تھینکس کہنے کی بجائے آنکھیں کیوں دکھا رہی ہو

عبادت جو فائل لیتے مینٹگ روم کی طرف نائلہ کے ہمراہ ہی جا رہی تھی اُسکو گھورتے دیکھ استفار کرنے لگی

میں سوچ رہی ہوں یہ مہراز سر کی بیٹی تمہیں کیسے جانتی ہے۔۔۔؟ نائلہ چلتے تیکے سے انداز میں سوال کر گئی تو عبادت نے سرسری سی نظر ڈالتے اُسکو دیکھا تھا

اور مینٹگ روم کا ڈور کھولا تھا، وہ دونوں خاموشی سے چلتی اپنی چیئر کی طرف گئی تھی کیونکہ سب وہاں پہلے ہی آ چکے تھے

آئی ہوپ مسٹر مہراز زیاد آپ کے ساتھ کام کر کہ ہمیں بہت فائدہ ہو، مینٹگ مکمل ہو چکی تھی اور ابھی مہراز زیاد سے وہ لوگ ملتے کہتے وہاں سے گئے

کہ عبادت بھی نائلہ کے ساتھ فائل اٹھاتے جانے کے لیے اٹھی تھی، سر ۔۔۔۔! ابھی مہراز نے ٹیبل سے فون اٹھایا تھا کہ آفس کا ایک ورکر ڈور کھولتے اندر آیا تھا

سر آپ سے کچھ ملنے کچھ لوگ آئیں ہیں، جیسے ہی مہر از نے سنا وہ فون لیتے وہاں سے گیا

تو عبادت لوگ بھی میٹنگ روم سے نکلی تھی باہر، آنی چلو میرے ساتھ ابھی کھیلو

آپ نے کہا تھا کہ جب آپ فری ہو جاؤ گئی تو میرے ساتھ کھیلو گئی، روح جو عبادت کا ہاتھ پکڑ چکی تھی تیزی سے بولی تو نائلہ نے ایک نظر روح کو دیکھتے عبادت کی طرف دیکھا تھا

جو ششدہ پنچ کا شکار سی سوچ میں پڑی تھی، آنی پلیز۔۔!! چلو مجھے پکڑ کر کھاؤ، وہ اُسکو کھینچتے بولی

تو عبادت نے فائل جو ہاتھ میں تھی نائلہ کی طرف کی جس کا مطلب تھا وہ ابھی اسکے ساتھ کھیلنے والی تھی

روح۔۔۔۔، یہاں نہیں ہم میرے کیبن میں کھیلتے ہیں، عبادت نے اُسکو تھوڑا نیچے جھکتے بولا تو وہ نا کرتی بھاگی

مجھے پکڑو آنی۔۔۔! وہ تیزی سے بھاگتے ساتھ ہی بولی تو عبادت نے پورے آفس میں موجود ہر انسان کی طرف نظریں گھوما کر دیکھا

عبادت اُسکو اتنا تیز بھاگتے دیکھ ڈری تھی، روح۔۔۔۔!! ابھی عبادت روحی کو دیکھ رہی تھی کہ اچانک سے وہ سڑھیوں سے نیچے گری تو عبادت چیختے اُسکو پکارا گئ

ساتھ ہی وہ بھاگی تھی پورا آفس جیسے ڈرا تھا روح۔۔۔؟ عبادت جو خود ابھی سڑھیوں سے بھاگتے نیچے کی طرف لپکی تھی اُسکو پکارتے اپنے ساتھ لگا گئ روحی کے سر سے خون پانی کی طرح بہا تھا تو عبادت کی جان جیسے نکلی تھی، روح بہوش ہو چکی تھی

اور عبادت کو لگا تھا جیسے اُسکی جان جا رہی ہو، روح آنکھیں کھولو دیکھو آنی آپ کے ساتھ کھیلے گئ عبادت اپنا دوپٹہ اسکے سر پر رکھتے خون کو روکنے کی کوشش میں لگی تھی

کوئی ڈاکٹر کو بلاؤ پلیز۔۔۔! عبادت سب کو اپنے گرد جمع دیکھ چیخی تو نائلہ جو خود پریشان ہو چکی تھی پانی لینے گئی تھی

سر وہ روح آپ کی بیٹی سڑھیوں سے گر گئی ہے پلیز جلدی چلیں، ابھی اتنا ہی آنے والے نے کہا تھا

مہراز زیاد جو سن کر ہی گھبرا اٹھا تھا تیزی سے باہر کی طرف بھاگا

کچھ نہیں ہو گا، تمہیں یارم۔۔۔۔! عبادت جو اپنا ہوش کھو رہی تھی خون کو دیکھ ابھی اچانک سے خود سے بڑبڑائی

روح۔۔۔۔! مہراز عبادت کے ہاتھوں میں اپنی بیٹی کو لیٹے دیکھ تیزی سے اُسکو عبادت کی گود سے اٹھا گیا

عبادت کی بھیگی پلکوں نے ہوش میں آتے مہراز زیاد کو دیکھا تھا وہ اک دم سے ساکت ہوئی تھی، جبکہ مرتے قدموں سے اٹھتے اسکے پیچھے بھاگی تھی

یہ کیسے ہوئے۔۔۔؟ابھی وہ دونوں ہسپتال میں کھڑے تھے روح کو اندر
ڈاکٹر لے گئے تھے جب مہراز زیاد نے عبادت کو غصے سے پکڑتے
جھنجھوڑتے پوچھا و
وہ خوف میں مبتلا اُسکو بس تک رہی تھی،اگر میری بیٹی کو کچھ بھی ہوا تو مجھ
سے برا کوئی نہیں ہوگا سمجھی۔۔۔؟
عبادت کو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا تھا،وہ ویسے ہی کھڑے اپنے آنسو صاف
کرتی خاموشی سے بنچ پر بیٹھی
کیا ہوا روح کو مہراز کہاں ہے میری بچی۔۔۔؟ابھی مہراز زیاد چکر کاٹ رہا
تھا کہ افیشن بیگم، مطصفی شاہ حیدر اور زاہیان کے ساتھ وہاں پہنچے
عبادت جو خاموش بیٹھی تھی زاہیان اُسکو دیکھتے تیزی سے اسکے قدموں
میں بیٹھا عبادت۔۔۔۔؟؟یہ خون۔۔۔۔؟وہ اُسکو دیکھ گھبرا اٹھا تھا
اُسکو کچھ بھی سمجھ نا آیا تھا،بھائی پلیز آپ اندر جائیں اور دیکھیں میری بیٹی کو
کچھ بھی نہیں ہونا چاہیئے مہراز اپنے بھائی حیدر کو دیکھ تیزی سے بولا

تو وہ اُسکو حوصلہ رکھنے کی ہدایات دیتے اندر گیا، کیونکہ وہ خود ایک ڈاکٹر تھا، عبادت۔۔۔؟ زاہیان اُسکو گہری خاموشی میں بیٹھے دیکھ فکر سے اُسکو ہلاتے پکارا

تو وہ جو اپنے ہی خیالوں میں گم ہوئی بیٹھی تھی زاہیان کو سامنے بیٹھے دیکھ آنکھیں ایک بار پھر آنسوؤں سے بھر گئی

زاہیان۔۔۔! وہ یارم۔۔۔! مجھے چھوڑ گیا وہ مجھے یہا۔۔۔ یہاں اکیلا چھوڑ گیا۔۔۔! اُسکا خون۔۔۔۔۔! ! دیکھو میرے کپڑوں پر۔۔۔۔! وہ روتے مشکل سے بول پا رہی تھی اور زاہیان یارم سن پل میں اُسکی حالت کو سمجھ گیا تھا

عبادت۔۔۔! ہوش میں آؤ، کیا بولی جا رہی ہو، یہ روح کا خون ہے سمجھ رہی ہو، چلو میرے ساتھ



عبادت میں نے کہا اٹھو یہاں سے۔۔۔!!زاہیان تھوڑے غصے سے بولا تو افیشن بیگم اور مصفطی شاہ کی نظریں بنچ کی طرف اٹھی

عبادت۔۔۔؟؟جیسے ہی انہوں نے دیکھا حیران ہوئی، کیونکہ عبادت وہاں کیا کر رہی تھی اب یہ ان کو تو نہیں پتا تھا

جیسے ہی زاہیان غصے سے بولا عبادت نے شاکڈ سے انداز میں اُسکو دیکھا

عبادت بیٹا تم۔۔۔؟افیشن بیگم بھی اسکے کپڑوں پر خون لگا دیکھ حیران ہوئی تھی

وہ تھکے انداز میں اٹھی تھی، تو زاہیان افیشن بیگم کو دیکھ متوجہ ہوا چچی جان میں دو منٹ تک آتا ہوں زاہیان کو کچھ سمجھ نا آیا تھا کہ ابھی کیا بولے اس لیے دو ٹوک بولتے وہ عبادت کو لیتے وہاں سے گیا تو مہراز زیاد جو اپنے دھیان میں کھڑا تھا سامنے سے ان کو جاتے دیکھ زاہیان پر حیران ہوا جو عبادت کو اپنے ساتھ لے گیا تھا، یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے عبادت۔۔۔؟تم نے اپنی میڈیسن کھائی تھی یا نہیں۔۔؟

زاہیان کو عبادت کے منہ سے یارم سن شاکڈ لگا تھا وہ پوری طرح پریشان ہو چکا تھا عبادت کو بٹھاتے وہ پانی لیتے اسکے ساتھ ہی براجمان ہوا

یہ پیو۔۔۔! زاہیان نے کہتے پانی کا گلاس آگے کیا تو عبادت ویسے ہی بیٹھی رہیٔ، عبادت۔۔؟؟ زاہیان اب کے پکارتے اسکے پاس نیچے بیٹھا

یوں کہ اچھے سے اُسکو دیکھ سکے، میرا یارم مجھے چھوڑ گیا تھا۔۔۔!! ایسے کیوں ہوا زاہیان۔۔۔؟ کیوں میرے ہی ساتھ۔۔۔؟؟ سب نے اُسکو مجھ سے چھین کیا، کیا ملا سب کو میرے یارم کو مجھ سے چھین کر۔۔۔؟

بتاؤ مجھے۔۔۔؟؟ وہ چیخی تھی زاہیان کو فکر لاحق ہوئی تھی، عبادت کچھ نہیں ہوا یارم کو وہ ٹھیک ہے، تم یہ پانی پی لو اور روحی کو چوٹ لگی ہے یارم کو نہیں۔۔۔! سمجھ رہی ہو میری بات۔۔؟ زاہیان پانی کا گلاس زبردستی اسکے ہاتھ میں دیتے سپاٹ بولا تو عبادت جو بھول گئی تھی روحی کو اچانک سے اُسکو یاد آیا تھا

اور جیسے ہی روحی یاد آئی وہ بنچ سے اٹھی تھی، مجھے روح کے پاس جانا ہے وہ میری لاپروہی کی وجہ سے گری، عبادت جو اک دم نارمل ہو چکی تھی

زاہیان اُسکو ایسے دیکھ پوری طرح پریشان ہوا تھا

یہ پانی پیو، پھر روح کے پاس چلتے ہیں، زاہیان نے سوچتے دھیرے سے کہا تو عبادت خاموش سی پانی پینا شروع ہوئی

✨

کیا بول رہے ہو تم زاہیان۔۔۔؟ ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟ حامد جو زاہیان کی باتیں سن پریشان ہو چکا تھا

سونیا کو دیکھتے سپاٹ بولے، جبکہ کامل بھی خاموشی سے سب سن کر سوچ میں پڑا تھا

چاچو میں ٹھیک بول رہا ہوں، آپ سب کو ہسپتال میں ہونا چاہیے تھا جب عبادت یارم کو یاد کر رہی تھی

ہم سب غلط سوچ رہے تھے کہ وہ چھ سال پہلے کا سب کچھ بھول گئی ہے،
دراصل وہ شاید اب ہم سے چھپانا شروع ہو گئی ہے
وہ یارم کو آج بھی یاد کرتی ہے، مجھے تو لگتا ہے عبادت کو ہمیں اس بار کسی اور
ڈاکٹر کو دکھانا چاہیے
مجھے بہت فکر ہو رہی ہے عبادت کی، زاہیان نے فکر مند انداز اپناتے بولا تو
کامل اور حامد مزید پریشان ہوئے جبکہ سونیا بیگم بھی خاموش بیٹھی سوچ
میں پڑی

کیا سوچ رہے ہیں آپ۔۔۔؟ سونیا جو زاہیان اور کامل کو جواب دیتے بھیج
چکی تھی ابھی دودھ کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھتے بیڈ پر سیٹ ہوتی بیٹھی
کچھ نہیں سوچ رہا تھا کہ عبادت کو شادی کے لیے کیسے تیار کروں۔۔۔؟
میرے خیال میں مجھے اب سینجدگی سے بھائی صاحب کو مہراز کے لیے نا
جواب دینا ہو گا

کیونکہ عبادت کسی اور سے تو شادی کر لے گئی مگر مہراز زیاد سے کبھی نہیں کرے گئی، حامد نے خود ہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ عبادت سے مرٗاز زیاد کے بارے میں کوئی سوال نہیں پوچھے گا

حامد آپ کو ایسے کیوں لگتا ہے کہ اگر ایک بار مہراز نے غلطی کی تھی عبادت کو طلاق دینے کی وہ اگلی بار بھی کرے گا

ایک منٹ میری بات ختم نہیں ہوئی، اس سے پہلے حامد درمیان میں ٹوکتا سونیا صاف بولتے ان کو خاموش کروا گئی

مجھے لگا تھا کہ ابھی زاہیان اور کامل کی باتوں سے شاید آپ کچھ سمجھیں ہونگیں، مگر نہیں کوئی فرق نہیں پڑا

حامد مہراز عبادت کو خوش رکھے گا میرا دل کہتا ہے، اور جو یہ یارم والی بات ہے، تو روحی بھی تو یارم کی کمی پوری کر سکتی ہے

اب یارم کو تو ہم لوگ چاہ کر بھی عبادت کو نہیں لا کر دے سکتے، جو یارم کی کمی عبادت کی زندگی میں ہے وہ روحی پوری کر دے گئی

یقین کرے آپ مہراز کے ساتھ عبادت کو روحی مل جائے گئی اور روحی کو ایک ماں ایسی ماں جو اُسکو بے حد چاہیے،

سونیا نے اس دن والی باتیں افیشن بیگم کی یاد کرتے بولا تو حامد خاموش سے سوچ میں پڑے

حامد کیا سوچنے لگے۔۔۔؟ سونیا اک دم سے اپنی جگہ سے کھسک کر حامد کے نزدیک ہوئی تو وہ سوچ کو جھکٹتے نا میں سر ہلا گئے،۔۔۔۔

ماں آپ نے بلایا۔۔۔؟ مہراز روم میں داخل ہوا تو اپنے باپ کو ایک نظر دیکھ اپنی ماں کی طرف گیا جو صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

ہاں میں نے سوچا آج اپنے بیٹے کے سر کی مالش کر دوں تیل لگا کر، اور کچھ باتیں بھی ہو جائیں گئی، جب دیکھو کام کام کرتے رہتے ہو

کسی پل ماں کے پاس بھی دو منٹ کے لیے بیٹھ جایا کر، افیشن بیگم جو تیل لیے بیٹھی تھی اسی کے انتظار میں

اُسکو اپنے سامنے نیچے بٹھاتے بولی تو وہ اپنی ماں کی شکایت پر ہلکے سے مسکراتے سر آگے کر گیا یوں کہ افیشن بیگم تیل ڈالتے اپنے کام میں لگی

چلو تم ماں بیٹے باتیں کرو میں اپنی عشا کی نماز ادا کر آیا ہوں مصطفی شاہ جو کتاب کو بند کرتے اٹھے تھے

افیشن بیگم سر سری سا ان کو دیکھتے مئراز کے سر پر انگلیوں کس چلاتے مالش میں لگی، بولیں ماں جو آپ نے بات کرنی ہیں بنا ڈرے کریں

میں سن رہا ہوں، مئراز جانتا تھا اُسکی ماں نے ضرور اس سے کوئی بات کرنی ہے، اسی لیے آنکھیں بند کیے وہ بولا تو افیشن بیگم اسکے انداز پر ہلکے سے مسکرائی

چل اب اگر تو سمجھ ہی گیا ہے تو بتا دیتی ہوں، افیشن بیگم مسکراتی بولی تو مہراز زیادہ ہلکے سے مسکرایا

تجھے یاد تو ہو گا کہ میں نے کہا تھا میں تیرے لیے لڑکی پسند کر چکی ہوں ۔۔۔؟ابھی سوچا بتا دوں تجھے میں نے کس کو تیرے لیے پسند کیا ہے

تاکہ بات آگے بڑھ سکے،افیشن بیگم دھیرے دھیرے مہراز زیاد کے سر پر انگلیاں چلاتے بولی تو مہراز نے سنتے ویسے ہی آنکھیں بند رکھی

آپ بتائیں میں سن رہا ہوں، مہراز کا دل اچانک سے عبادت کو یاد کر گیا تھا، ایسا کیوں تھا وہ خود پر حیران ہوا

ہم چاہتے ہیں تمہاری شادی عبادت سے ہو جائے،افیشن بیگم دھیرے سے بولی تو مہراز زیاد جو ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا

عبادت کے نام پر آنکھیں کھولے اپنی ماں کی طرف متوجہ ہوا،دل میں اک عجیب خوشی محسوس ہوئی تھی مگر آنکھیوں میں حیرانگی چھائی تھی

کیا ہوا تم ایسے حیران کیوں ہو گئے۔۔۔؟افیشن بیگم اُسکو ایسے دیکھتے دیکھ چونکی،عبادت۔۔۔۔؟؟؟؟مہراز اتنا ہی بول پایا تھا جبکہ لب چھپ ہوئے تھے

ہاں عبادت ہماری عبادت۔۔۔۔! دیکھو مہراز میں بہت کوشش کر رہی ہوں کہ عبادت کا رشتہ تمہارے ساتھ تہ ہو جائے میں چاہتی ہوں کہ جو غلطی تم نے پہلے کی تھی

وہ سدھار لو، عبادت بہت اچھی لڑکی ہے اُسکی زندگی میں چھ سالوں میں بہت کچھ گزر گیا ہے

اس بچی نے اتنی کم عمر میں ہی تنہائی کا روگ لگا لیا ہے خود کو، تم کچھ نہیں جانتے مہراز تمہارے ایک بار طلاق دینے کے بعد عبادت پر کیا کچھ گزرا

میں جب بھی عبادت کو دیکھتی ہوں مجھے اسکے زخم یاد آجاتے ہیں، میں آنکھیں نہیں ملا پاتی اسے، افیشن بیگم کی آنکھیں نم ہوئی تھی

مہراز خاموش سا جیسے خود کو س گیا، وہ جانتا تھا اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی، خیر پرانی باتیں کر کہ کیا ملے گا کچھ بھی نہیں۔

بات ساری یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ عبادت اس گھر میں آئے، ویسے ہی روحی کو ایک ماں کی ضرورت ہے اور عبادت سے بہتر اُسکی کوئی ماں نہیں بن سکتی

ویسے بھی میں نے دیکھا ہے روحی کتنا خوش رہتی ہے عبادت کے ساتھ، افیشن بیگم کو وہ دن یاد آیا تھا (لان والا)

تم بتاؤ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا۔۔۔؟ افیشن بیگم نے ڈرتے اگلا سوال پوچھا تھا

اگر تم سوچنے کے لیے وقت لینا چاہتے ہو تو کل تک سوچ کر بتا دینا، مگر جو بھی فیصلہ کرو اپنی بیٹی کو یاد کرتے ہوئے کرنا

افیشن بیگم اُسکو خاموش بیٹھے دیکھ پھر سے بولی تو وہ آرام سے اٹھتے سیدھا اپنے روم میں گیا تھا

اک نظر اپنی بیٹی کو سوئے دیکھا تھا اور ٹاول سے خود کا فیس صاف کرتے بالنکی کی طرف گیا تھا

یارم مجھے چھوڑ رہا ہے۔۔۔!! مہراز کو عبادت کے یہ الفاظ یاد آئے تھے،
اچانک سے وہ الجھا تھا
ہسپتال میں جب عبادت یارم کو یاد کر رہی تھی وہ یہ الفاظ سن گیا تھا، وہ چاہ
کر بھی یارم والی بات بھول نہیں پارہ تھا

مجھے یہ رشتہ قبول نہیں ہے، عبادت سپاٹ سے بولتی سب کو جواب دے
گئی تھی، حامد سونیا نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا
جلال شاہ بھی حیران ہوئے تھے عبادت کے اچانک سے بولنے پر وہ کبھی
بھی ایسے اتنا سپاٹ سب کے سامنے نہیں بولی تھی۔۔۔۔
ہما کو عبادت کا ایسے اسکے بھائی کے لیے منع کرنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا
(بشریٰ عبادت کی ماں) اور تانیہ عبادت کے ایسے انکار پر دل میں بہت
خوش ہوئی تھی

کیوں عبادت بیٹا۔۔۔! کیا کمی ہے مہراز میں۔۔۔؟ تمہارے تایا جان اور تائی بہت حساس لگائے بیٹھے ہیں ہم سے

وہ تو کب سے یہی چاہتے ہیں، اور کہیں نا کہیں مجھے بھی یہ ٹھیک لگ رہا ہے، آخر کب تک ایسے ہی تم اپنی زندگی کو گزارنے والی ہو۔۔۔؟

جلال شاہ جو تھک چکے تھے اپنے بھائی صاحب کو ٹال کر وہ خود ہی ناشتے کے ٹیبل پر عبادت کو بیٹھے دیکھ بتاتے جواب پوچھ گئے تو ابھی اسکے صاف انکار پر وہ اُسکو سمجھانا شروع ہوئے

جب تک میری زندگی ہے میری سانسیں چل رہی ہیں تب تک میں ایسے ہی جی لوں گئی، تایا ابو پلیز مجھے ایک بار پھر مت آزمائے۔۔۔

عبادت جو گھر والوں سے انجان تھی کہ وہ سب کیا سوچے بیٹھے ہیں ابھی بولتے سب کو ایک نظر دیکھا تھا

عبادت روحی تم سے بہت زیادہ اٹچ ہو گئی ہے، بیٹا اور یہ زندگی تم اکیلے نہیں جی سکتی یہ معاشرہ۔۔۔۔!!

تائی پلیز مت کریں ایسی باتیں جو میں سنا نہیں چاہتی، خدا کا واسطہ ہے نا کرے یہ سب عبادت ریحانہ بیگم کی بات سن درمیاں میں ہی ہاتھ جوڑے بولی توسب کے دل درد سے جکڑے۔۔۔ُ

میری طرف سے صاف انکار ہے آپ بتا دیجیے گا انکو کہ مہراز زیاد کے لیے کسی اور کو ڈھونڈے عبادت نے ساتھ مشورہ پیش کیا

مجھے دیر ہو رہی ہے، چلتی ہوں وہ بیگ لیتے اٹھی تھی اور آرام سے باہر کی طرف بڑھی، جلال شاہ نے مایوسی سے حامد کو دیکھا تھا

سکون مل گیا تم سب کو۔۔۔؟ اپنی لاڈلی کا جواب سن کر۔۔۔۔۔!!! جب میں نے انکار کیا تھا تو سب کو بہت برا لگا تھا کہ میں جانے اُسکی دشمن بول رہی ہوں

ابھی دیکھو کیسے اچھے سے تم سب کو خاموش کروا گئی، بشری بیگم کو تو موقعہ چاہیے تھا وہ بنا دیکھے بولنا شروع ہوئی تھی

ارے تانیہ بھی تم لوگوں کے بھائی کی بیٹی ہے اُسکا رشتہ مہراز زیاد کے ساتھ کیوں نہئں کرتے کیا تم لوگ تانیہ کو وہاں بستا نہیں دیکھ سکتے۔۔؟

بشری بیگم جو دل سے چاہتی تھی وہ بات زبان پر لگائی تھی، زاہیان اور کامل اٹھے تھے ساتھ ہی ایان اور پریزے بھی منہ بناتے اٹھے تھے

سب ایک ساتھ گھر سے نکلے تو فلک بھی سونیا کے اشارے پر ہما کو لیتے کیچن میں گئی، بھابھی بس کریں نا

آپ بچوں کے سامنے ہی شروع ہو جاتی ہیں، تانیہ بیٹا تم بھی جاؤ، حامد نے غصے کو برداشت کرتے چباتے پیار سے تانیہ کو بولا تو وہ اٹھتے اوپر کی طرف گئی

اور کتنی بار کہا ہے ایسے تانیہ کا ذکر مت کیا کریں ہمیں پتا ہے وہ بھی ہماری بچی ہے اللہ نے جو اسکے نصیب میں لکھا ہو گا وہ اُسکو مل جائے گا

اور ویسے بھی مہراز کو ہم نے عبادت کے لیے پسند نہیں کیا وہ تو مصفطی بھائی صاحب کے کہنے پر یہ سب واپس سے ہو رہا ہے،

اور ایک بات اس سے پہلے وہ درمیان میں بولتی حامد تھوڑا سخت لہجا لیے گویا

عبادت کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہوگا، یہ میرا آخری فیصلہ ہے، وہ چاہیے گئی تو ہی مہراز سے اُسکی شادی ہو گئی

اگر وہ نامانی تو جلال بھائی پھر کوئی بھی اُسکو تنگ نہیں کرے گا، میں صرف ایک آآخری بار اس سے بات کروں گا

حامد اب کے بولتے جلال کو بھی صاف بتا گیا تھا جلال نے سرد آہ بھرتے سر جھکایا تھا



جس کو دیکھو میرے پیچھے ہی ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے، تنگ آچکی ہوں سب کی باتوں سے، کیوں اللہ جی۔۔۔! کیوں عورتوں کے نصیب میں ایسے درد لکھے ہوتے ہیں

عبادت جو تیز تیز چلتے ہی جا رہی تھی غصے سے ساتھ ہی خود سے بڑبڑائے بھی جا رہی تھی

وہ رکشے سے نکل کر ایک سڑک پار کرتے دوسری پر پڑی تھی، اُسکا دل ابھی بھی جلال تایا کی باتوں میں الجھا ہوا تھا

مہراز زیاد کا نام بھی اپنے نام کے ساتھ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی، اُسکو شدت سے ابہام کی یاد آئی تھی

کاش وہ اُسکو چھوڑ کر نا جاتا کاش وہ ابھی یہاں ہوتا تو یہ سب کچھ نا ہوتا، ایسے کیوں ہوا اسکے ساتھ، پل میں آنکھیں بڑھی تھی۔۔۔۔

عبادت۔۔۔!!! ابھی وہ اپنے دھیان میں چلتے ایک دوسری گلی میں داخلہ ہوئی تھی کہ اچانک سے سامنے کھڑے آصف کو دیکھ عبادت کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی

عبادت پلیز میری بات سنو، عبادت جس کو لگا تھا آج کا دن ہی مانوس ہے غصے سے آگے بڑھتی کہ وہ دو قدم لیتے اسکے آگے ہوا جس سے اُسکا راستہ روکا

عبادت کب تک ایسے ہی مجھ سے بھاگنے والی ہو۔۔؟ کیوں نہیں مجھے معاف کر دیتی تم۔۔۔؟ پلیز مجھے معاف کر دو، ایک بار مجھے اپنا لو پھر کبھی بھی میں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گا، آصف جو اُسکو غصے میں دیکھ رہا تھا دھیرے سے بولتے اُسکو بتانا چاہا اپنا حال۔۔۔

دیکھو آصف۔۔۔! آج تو ایسے ہمارا راستہ روکا ہے پھر یہ غلطی مت کرنا نہیں تو اگلی بار دو سال کے لیے نہیں ساری عمر کے لیے جیل میں کروا دوں گئ

عبادت تنک کر بولی تو وہ جو سکون سے بات کر رہا تھا غصے سے اُسکی طرف بڑھا عبادت ڈری تھی اور جلدی سے قدم پیچھے کو لیے۔۔۔

عبادت میں تمہیں کبھی کسی کا ہونے نہیں دوں گا یہ بات اچھے سے اپنے دماغ میں بٹھالو، تمہیں صرف میری ہونا ہے، وہ جنونی انداز میں بولا تو عبادت کو جھٹکا لگا تھا

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔؟ تمہیں کوئی ہوش بھی ہے یا نہیں، کیوں ایسے کر رہے ہو، اپنے گھر جاؤ اور اپنے بیوی بچوں کو دیکھو

ناکہ میرے پیچھے ایسے اپنی انرجی ویسٹ کرو، عبادت کا پارہ ہائی ہوا، تو چیختے بولی یہ گلی پوری کی پوری خالی تھی

کون سی بیوی۔۔۔؟ میں نے طلاق دے دیا اپنی بیوی کو۔ وہ اک دم سے تیزی سے جواب پاس کر گیا تو عبادت نے حیران ہوتے اُسکو دیکھا

عبادت میں اس دن تم سے شادی کر لیتا اگر۔۔۔۔!! بس کرو آصف اپنی بکواس کو بند کرو، مجھے کچھ نہیں سنا

سمجھے، عبادت بولتے تیزی سے لمبے قدم اٹھاتے بھاگنے والے انداز میں آفس کی طرف لپکی

عبادت تمہیں صرف میرے پاس آنا ہے یاد رکھنا، دیکھو اوپر والا بھی یہی چاہتا ہے اسی لیے تو تمہارا شوہر ہمارے راستے سے ہٹ گیا تھا

آصف بھی تقریباً عبادت کے پیچھے تیز قدم اٹھاتے بولا تو عبادت جو آفس کی بلڈنگ تک پہنچ گئی تھی سڑھیوں کی طرف بڑھی

عبادت سوچ لو میرے بارے میں اچھے سے کیونکہ اس بار کسی سے نہیں ڈروں گا وہ روکا تھا

اور اونچی آواز میں بولا تبھی عبادت آفس کا وال ڈور کھولے مہراز زیاد سے ٹکرائی، جس نے اُسکو گھبراتے دیکھ گرنے سے بچایا۔۔۔۔

آصف اپنی بات کہتے آنکھوں پر گلاسیز لگائے گاڑی کی طرف گیا تھا وہ جو بات کرنے آیا تھا وہ کر چکا تھا

آئی یو او کے۔۔۔۔؟ مہراز زیاد جو اسکے چہرے پر گھبراہٹ کے سائے نوٹ کر چکا تھا، وہ پیچھے جاتے شخص کو بھی دیکھ چکا تھا اور اچھے سے اسکے بولے الفاظ بھی نوٹ کر گیا تھا

ہمم۔۔۔۔

عبادت مقابل کے پوچھے گئے سوال پر سر ہلاتے آگے بڑھی تو مہراز زیاد کی نظروں نے دور تک اُسکو جاتے دیکھا تھا

✨

ہاں بول ولید۔۔۔!! مہراز زیاد جو لیپ ٹاپ پر آفس کا کام کر رہا تھا کال پر ولید کا نمبر دیکھ فون اٹھاتے ہی بالکنی میں آیا

جبکہ ساتھ ہی سگریٹ بھی منہ میں رکھا، یار یہاں کے حالات بہت خراب ہو رہے ہیں

جتنی جلدی ہو سکے نکاح کر اور یہاں چلا آ، عدالت کا ایک نوٹس اور آ گیا ہے اس میں لکھا ہے جتنی جلدی ہو سکے روحی لندن میں آ جائے اور ساتھ میں توں بھی نہیں تو عدالت دو مہینے بعد تیرا بزنس جو یہاں ہے لندن میں اُسکو اپنے قبضے میں لے لے گا

پھر کچھ نہیں کر سکے گئے، میری بات مان جلدی سے نکاح کر اور یہاں چلا آ

یہاں ہونا تیرا ضروری ہے

ولید نے تفیصل سے بتاتے جواب کا انتظار کیا تھا جو وہ ہنکارا بھرے ہمم کی

صورت میں دیتے کال کاٹ گیا تھا

پاپا آپ کیا رہے ہیں۔۔؟ جیسے ہی روح کی آواز کان میں پڑی مقابل

سگریٹ پھینک اُسکی طرف پلٹا تھا

کچھ بھی نہیں۔ وہ مسکراتے اُسکو اپنی گود میں بھر گیا یوں کہ وہ اپنے باپ کی

قربت میں مسکرائی

روح آپ سے کچھ پوچھوں تو بتاؤ گئی۔۔۔؟ وہ اُسکو پیار کرتے سوچتے بولا تو

روح جو مسلسل اسکے بالوں کو اپنے چھوٹے سے ہاتھوں سے سیٹ کرنے کی

کوشش کر رہی تھی

ایک نظر اپنے باپ کو دیکھ واپس سے اپنے کام میں لگی وہ بچی تھی اُسکو دیکھ

مہر از زیاد ہنسا تھا

یہ بتاؤ آپ ماما کو مس کرتی ہو۔۔۔؟ مہراز اُسکو لیتے اب چیئر پر بیٹھا تو روح کے ہاتھ روکے

جب کے اس بار خفگی سے اپنے باپ کو گھورا، لندن واپس چلیں۔۔؟ مہراز کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیسے بات کرے اور روح سے کیسے پوچھے کہ کیا وہ لندن جانے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ رہنا چاہے گئی یا پھر اسکے ساتھ

میں ماما کو پہلے مس کرتی تھی، مگر اب نہیں کرتی، اور مجھے واپس نہیں جانا، مجھے یہاں آنی کے ساتھ رہنا ہے

روحی اب کے بولتے اپنے باپ کی شیو پر ہاتھ پھیرنا شروع ہوئی تھی، روح آپ کی ماما آپ کو مس کرتی ہے، وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں

وہ چاہتی ہیں کہ آپ کچھ دنوں کے لیے ان کے پاس رہو، اس لیے میں نے سوچا ہے کہ ہم واپس لندن جائیں گئے

مہراز جانتا تھا کہ ابھی اُسکو ہر حال میں جانا ہو گا نہیں تو بہت کچھ اُسکا تباد ہو جاتا وہ ایسے ایمن سے ڈر کر بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

مجھے کسی کے ساتھ نہیں رہنا مجھے صرف میری آنی کے ساتھ رہنا ہے، میں ان کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گئی روحی ضدی انداز میں بولتے رونا شروع ہوئی تو مہراز اُسکو ناراض ہوتے دیکھ حیران ہوا تھا۔۔

روحی آپ کی ماما چاہتی ہے کہ آپ ہمشیہ کے لیے ان کے پاس رہو، لندن میں آپ سے ایک انکل پوچھے گئے کہ آپکو کس کے ساتھ رہنا ہے ماما کے یا پاپا کے تو آپ کو وہاں انکو بتانا ہو گا جس کے ساتھ آپ رہنا چاہتی ہوئی اُسکا نام،

مجھے میری آنی کے ساتھ رہنا ہے میں ان کو یہ بولو گئی، روحی جو غور سے اپنے باپ کی باتیں سن رہی تھی سوں سوں کرتے آنکھوں میں جہاں بھر کے موٹے آنسو سجاتے بولی

تو مہراز اسکے گالوں کو صاف کرتے بولنے کے انداز پر مسکرایا، اور زور سے اُسکو خود میں بھینچ تھا

السلام و علیکم

ابھی سب ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے تھے کہ مہراز اپنی چچی بشری اور تانیہ کو صبح صبح اپنے گھر دیکھ حیران ہوا تھا

! جبکہ سلام کرتے آرام سے اپنی جگہ پر براجمان ہوا، و علیکم السلام۔۔۔

ماشااللہ مہراز بیٹا تمہارا کام کیسا چل رہا ہے۔۔؟ بشری اپنی عادت سے مجبور بولی تو افیشن نے تیکی سے نگاہ ڈالی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا چل رہا ہے، وہ سرسری سا ان کو دیکھتے بولا تھا تبھی روحی کو آتے دیکھا تھا مہراز زیاد نے جو رابعہ کے ساتھ ہی چلی آرہی تھی

ماشااللہ روحی بڑی ہو رہی ہے بھائی صاحب ابھی بھئ سوچ لے، مہراز میں کون سا کوئی کمی ہے اُسکو تو لاکھوں لڑکیاں مل جائیں گئ

کنواری، پھر کیوں اس مانوس عبادت کو اپنے گھر میں لانا چاہتے ہیں، کیا یاد بھول گئے اُسکی حرکتوں کی وجہ سے اُسکا باپ مر گیا تھا۔۔۔؟

مت کریں مہراز کار شتہ عبادت سے، میں بتا رہی ہوں وہ اس پھول سے بچی کی زندگی تباد کر دے گئ

بشری نے زہر اُگلتے گویا تو مہراز زیاد نے شاک ہوتے ان کو دیکھا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ بشری چچی کے دل میں اپنی بیٹی کے لیے اتنی نفرت ہے

وہ حیران ہوا تھا، کیوں اس مانوس کو اس پھول سی بچی کی ماں بنانا چاہتے ہیں آپ سب۔۔۔؟؟ اگر مجھے فکر نا ہوتی تو میں کبھی بھی ایسے یہاں بات کرنے نا آتی

اُس مانوس کو تو کوئی بھی قبول نہیں کرنا چاہتا وہ آدھی تو پاگل ہوئی پڑی ہے، مت اُسکو اپنے گھر میں لا کر اس گھر کو تباد و برباد کرے

بشری جو کرنے آئی تھی وہ کر چکی تھی وہ مہراز کے سامنے عبادت کو گرانا چاہتی تھی اسکے دل میں ایک شک ڈالنا چاہتی تھی وہ کسی حد تک کامیاب ہوئی تھی

بس کریں بشری بھابھی، کیا ہو گیا ہے کیوں ایسے آپ بچوں کے سامنے بولی ہی جا رہی ہیں،

میں نے فیصلہ کر لیا ہے اگر ابھی کوئی اس گھر میں مہراز کی بیوی بن کو کوئی لڑکی آئے گئی تو صرف وہ عبادت ہو گئی

مصطفی شاہ بولتے اٹھے تو مہراز بھی چائے کا آدھا کپ چھوڑتے اٹھا جانے کے لیے

ارے

عبادت تم ایسے رکشے میں کیوں آئی ہو۔۔۔؟ تم بھی باس کے ساتھ ہی ان کی گاڑی میں آ جاتی، اور ایک بات بتاؤ تم نے ہمیں خود سے کیوں نہیں بتایا کہ مہراز باس تیرے کزن ہیں۔۔۔؟ ابھی عبادت آفس میں آئی تھی کہ اس سے پہلے وہ اپنے کیبن کی طرف جاتی

اپنے آفس کی ایک امپلوے کی بات سن ٹھٹھکی، جبکہ حیرانگی سے نائلہ کو دیکھا جو خاموشی کھڑی اُسکو عجیب سے اشارے کر رہی تھی

ہاں عبادت تمہیں ہمیں بتانا چاہیے تھا، کہ مہراز سر تیرے کشن ہیں، اور مبارک ہو ہم نے سنا تمہاری اور مہراز سر کی شادی ہونے والی ہے

ابھی عبادت کزن والی بات پر حیران تھی کہ ان سب کو کیسے پتا چلا کہ شادی والی بات سن وہ شاک سے آنکھوں کو بڑا کر گئی۔۔۔۔

بہت خوش قسمت ہو جو ایسے اتنا امیر آدمی مل گیا، ایک اور لڑکی نے کہتے جیسے اپنے بولنے کا حق ادا کیا تھا

عبادت ان سب کو ویسے ہی چھوڑ غصے سے کیبن کی طرف گئی، جبکہ نائلہ بھی تیزی سے بھاگی

آفس میں یہ سب کس نے بکواس کی۔۔۔؟ ابھی نائلہ اسکے پیچھے کیبن میں داخل ہوئی تھی کہ عبادت غصے سے بیگ ٹیبل پر پھٹکتے اُسکی طرف لپکی

مجھے کچھ بھی نہیں پتا جب میں آفس میں آئی تو ہر کوئی سر گوشیوں میں تمہارے اور مہراز سر کے بارے میں بات کر رہے تھے

میں تو خود حیران ہو گئی یہ سن کر، نائلہ نے بتاتے ہاتھ صاف کیے تھے

توں مجھے یہ بتاتوں نے مجھے خود سے کیوں نہیں بتایا کہ تیزی شادی مہراز سر کے ساتھ تہ ہو گئی ہے۔۔۔؟ نائلہ سب باتوں کو چھوڑ اپنے مطلب کی بات پر آئی

کون سی شادی۔۔۔؟ تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے نائلہ میں کیوں شادی کروں گئی وہ بھی مہراز زیاد کے ساتھ۔۔۔؟

کوئی شادی نہئں ہو رہی ان سے میری، عبادت چڑ کر بولی تو نائلہ اُسکو بھڑکتے دیکھ منہ بنا گئی

مشتاق عبادت کہاں ہے۔۔۔؟ مہراز جو فون پر روحی سے بات کر رہا تھا ابھی سرسری سا اُسکا کیبن خالی دیکھ مقابل نے دریافت کیا

سر وہ ابھی آفس سے گئی ہیں، مشتاق نے دھیرے سے بولتے مقابل کو آگاہ کیا تو وہ تیزی سے لمبے ڈگ بھرتے آفس سے نکالا۔۔

روح آپ کی آنی کو چھٹی ہو گئی ہے بیٹا شاید ابھی وہ بزی ہوں اسی لیے آپ کا فون پک نا کیا ہو۔۔؟ مہراز جو آفس سے نکل باہر روڈ پر آ چکا تھا ابھی متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا تھا مگر ابھی عبادت اُسکو کہیں نظر نا آئی تھی، پاپا مجھے آنی سے بات کرنی ہے آپ ان کو فون دو مجھے نہیں پتا روح جو فون کے دوسرے پار موجود تھی ضدی انداز میں بولی تو مہراز زیاد نے ایک بار پھر دیکھا تھا

سر۔۔۔!! ابھی وہ ویسے ہی فون کان سے لگائے کھڑا تھا کہ واچ مین بھاگتے مہراز زیاد کے قریب آیا تھا

سر وہ عبادت بیٹا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے، وہ وہاں روڈ پر بہوش پڑی ہیں آپ پلیز چلے۔۔۔! واچ مین نے ہپتے گویا تو مہراز زیاد جو فون کو بند کر چکا تھا

بھاگتے دوسرے رڈو کی طرف گیا، جیسے ہی دیکھا ایک جگہ پر لوگوں کا ہجوم لگا ہوا تھا وہ لوگوں کے درمیان سے گزرتے آگے ہوا تو دیکھ مقابل کی جان پر بنی

عبادت۔۔۔؟؟ وہ اُسکو خون میں لت پت دیکھ گھبرایا تھا مہراز زیاد کا دل خوف سے لرزا تھا

وہ تیزی سے اسکے پاس بیٹھ اُسکا سر اٹھاتے اپنی گود میں رکھا جلدی سے گاڑی یہاں لے کر آؤ وہ اپنے واچ مین کو کھڑے دیکھ چیخا تو اپنے باس کی ڈھارس بھاگا تھا

عبادت۔۔۔۔؟ آنکھیں کھولو، مہراز زیاد اسکے سر سے بہتے خون کو دیکھ اُسکو ہلانا شروع ہوا تھا، تبھی گاڑی آئی تھی مہراز زیاد نے تیزی سے اُسکو اپنی بانہوں میں بھرا تھا اور گاڑی میں سوار ہوا تھا

کیا ہوا عبادت کو۔۔۔؟؟ حامد، زاہیان، کامل ایک ساتھ ہسپتال میں آئے تھے مہراز زیاد کے کپڑوں پر لگے خون کو دیکھ سب حیران ہوئے تھے

وہ آفس سے نکلی تھی، کہ رڈو پار کرتے گاڑی کے آگے آگئی، مہراز زیاد نے جو سنا تھا اسی طرح بیان کیا تھا

ڈاکٹر۔۔۔۔! حامد نے جیسے ہی ڈاکٹر کو دیکھا تیزی سے لپکے، دیکھیں گھبرائیے نہیں، شکر کریں آپ انہوں ٹائم پر یہاں لے آئے،

اگر تھوڑی سی بھی دیر ہو جاتی تو کچھ بھی ہو سکتا تھا ابھی وہ خطرے سے باہر ہیں، سر پر تھوڑی سی گہری چوٹ لگی ہے کچھ ٹیسٹ کرنے ہو گئے

اور کل صبح تک آپ لوگ مل سکے گئے ابھی ان کو آئی سی یو میں ہی رکھا گیا ہے آپ چاہیں تو کوئی ایک ان کو دیکھ سکتا ہے۔۔۔

حامد جو پوری بات سن چکے تھے جلدی سے روم کی طرف بڑھے تھے مہراز زیاد کا دل زور سے دھڑکا تھا، وہ عبادت کو دیکھنا چاہتا تھا اسکے پاس بیٹھنا چاہتا تھا

مگر ابھی وہ چاہ کر بھی اسکے پاس نئیں جا سکتا تھا، وہ وہی زاہیان اور کامل کے ساتھ بیٹھا تھا

مہراز تم ابھی گھر جا سکتے ہو ہم یہاں ہیں عبادت کے پاس کامل اسکے کپڑوں پر خون لگے دیکھ بولا تو زاہیان جو اپنے ہی دھیان میں بیٹھا ہوا تھا سرسری سی نگاہ مہراز زیاد کی طرف ڈالی تھی۔۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں، مہراز کی زبان سے جلدی سے ادا ہوا تو کامل زاہیان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا



افیشن ابھی بھی وقت ہے سوچ لو۔۔۔! دیکھو اب عبادت کا روپ سامنے آ رہا ہے نا وہ مہراز کے آفس تک پہنچ گئی یہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے

ابھی بھی وقت ہے اپنا گھر بچا لو، بشریٰ بیگم ایک بار پھر اپنے کام پر لگی تھی جیسے ہی اُسکو پتا چلا کہ عبادت مہراز کے ساتھ کام کرتی ہے

بس وہ یہ نیوز لے کر مصفطی ہاوس پہنچ گئی تھی، تاکہ ان کو عبادت کے خلاف کر سکے، بھابھی آپ کو خدا کا واسطہ ہے چپ کر جائیں

کیوں اس معصوم بچی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہیں آپ۔۔؟ کیا بگاڑا ہے
اس نے آپ کا۔۔۔؟ جو ایسے اس سے دشمنی نکال رہی ہیں
افیشن بیگم کو تو ان کی باتیں سن غصہ ہی آگیا تھا، وہ سپاٹ سی بولی تو لاونج
میں موجود ہر نفوس نے حیرانگی سے افیشن بیگم کو دیکھا تھا
میں تو یہاں تمہارا بھلا کرنے آتی ہوں اگر اب تمہیں ہی اپنا گھر نہیں بچانا تو
میں کچھ نہیں کر سکتی، اور ویسے بھی سب کو پتا ہے اُسکی حرکتوں کی وجہ سے
میرا شوہر مر گیا
وہ میرے شوہر کا کھا گئی تھی میں یہ کبھی نہیں بھول سکتی وہ بولتے غصے سے
لاونج کے ڈور تک گئی تھی کہ سامنے ہی مہراز زیاد کو کھڑے دیکھ چونکی
اچھا ہوا بیٹا جو تم بھی آگئے جو میں نے کہا ہے وہ۔۔۔۔!! امی میں جلد سے
جلد عبادت سے شادی کرنا چاہتا ہوں یہ میرا آخری فیصلہ ہے

جتنی جلدی ہو سکے حامد چاچو اور جلال چاچو سے شادی کی تاریخ مانگے، مہراز بشری کی بات کاٹتے درمیان میں ہی بولا تو افیشن بیگم کے ہمراہ کتنے ہی لوگوں کے چہرے مسکرائے تھے

وہ کہتے رو کا نہیں تھا سیدھا سڑھیوں کی طرف بڑھا تھا، بشری بیگم کے منہ پر رکھ کر تھپڑ پڑا تھا مہراز کے جواب سے وہ آگ بھگولہ ہوتے گھر سے باہر گئی تھی

چوٹ اُسکو لگی تو درد مجھے کیوں ہوا۔۔۔؟ مہراز جو سوچتے سوچتے پاگل ہو رہا تھا ابھی سگریٹ کی پوری ایک ڈبی پھوک کر بھی چین سے نہیں بیٹھا تھا وہ مسلسل اسکے خون سے لت پت چہرے کو بار بار اپنے سامنے کسی فلم کے سین کی طرح یاد کر رہا تھا بار بار اُسکا چہرہ آنکھوں کے سامنے چھا رہا تھا

دل بول رہا تھا کہ مہراز زیاد تجھے سچی محبت ہو گئی ہے، مگر دماغ نفی کرتے ہوئے ایمن کی طرف الجھا رہا تھا کہ وہ لڑکی جس سے توں نے شادی کی تھی وہ تیری محبت تھی، ہے اور رہنے والی ہے۔۔۔

مہراز زیاد کا دماغ پوری طرح الجھ چکا تھا، مگر دل بار بار عبادت کے لیے دھڑ کا رہا تھا وہ جانتا تھا جب اُسکو پتا چلا کہ عبادت کا ایکسنڈیٹ ہو گیا ہے تو وہ کیسی حالت میں جکڑ گیا تھا

نہیں مہراز اگر تجھے ایمن سے محبت ہوتی تو توں کبھی بھی مر کر اُسکو طلاق نا دیتا دل سے ایک آواز آئی تھی جو سنی گئی تھی، ایسے تو پہلے عبادت کو بھی طلاق دیا تھا۔۔؟ دماغ میں خیال چھایا مگر توں نے ایک بھی بار اُسکو کون سا دیکھا تھا۔۔۔؟ دل نے صفائی دی تھی

جس کو سنا گیا تھا، وہ سمجھ گیا تھا کہ اُسکو عبادت سے سچی محبت ہو گئی ہے، وہ حیران تھا اپنے جذبات پر

مگر خوش بھی بہت تھا کہ ابھی وہ عبادت کو اپنے سے دور کبھی جانے نہئں دے گا

یہاں کیوں بلایا۔۔؟پریزے جو یونی سے نکال کیف تک آئی تھی،ابھی زایان کو آرام سے سینڈوچ کھاتے دیکھ بھڑ کی

پریزے میڈم جب دیکھو ہوا کی طرح سوار ہی آتی ہو،آرام سے بیٹھو پھر بات کرتے ہیں،اور سب سے پہلے یہ بتاؤ کیا کھاؤ گئی۔۔؟

زایان آرام سے چائے کا مگ اٹھاتے لبوں سے لگا گیا تو پریزے نے ناگواری سے نظریں گھومائی

اب بتا سکتے ہو مجھے یہاں ایسے کیوں بلایا۔۔۔؟ جیسے ہی زایان کا سینڈوچ ختم ہوا پریزے کاٹ دار لہجے میں بولی وہ سرسری سی نگاہ اسکے اوپر سے گزار واپس سے چائے پینے میں مگن ہوا

پہلے پیار سے بولو پھر بتاؤ گا۔۔؟زایان بھی کہاں باز آنے والا تھا اپنی عادت سے مجبور گویا تو پریزے نے اپنا سر پکڑا

اچھا ٹھیک ہے بتاتا ہوں ایسے ناراض مت ہوا کرو، وہ اُسکو رونے جیسی شکل بناتے دیکھ تیزی سے بولا اور چیئر پر الرٹ ہوتے اسکے تھوڑا سا نزدیک ہوا وہ چونکی تھی، طلاق کے پیپرز بنے دیئے ہیں، لیکن مجھے نہیں لگتا اتنا آسان ہو گا یہ سب کرنا۔۔۔؟وہ پہلی بات اک رازدار طریقے میں بتاتے آخر کی بات بھویں چکائے گویا

کیا مطلب ہے اتنا آسان نہیں ہو گا۔۔؟جب نکاح چوٹکیوں میں ہو سکتا ہے تو طلاق بھی ہو جائے گئ

یہ بتاؤ پیپرز کب تک آجائیں گئے۔۔؟پریزے مقابل کی بات کو ہوا کی طرح سر سے گزاتے اپنا سوال کر گئ

زایان نے غور سے اسکے چہرے کو دیکھا تھا، آجائیں اتنی بھی کیا جلدی پڑی ہے۔۔؟جب اتنا انتظار کر لیا ہے تو تھوڑا سا اور کر لو۔۔۔

وہ بھویں اچکائے بولا تو پریزے نے تیکی سے نگاہ ڈالتے گھورا، بولی کچھ نہیں ، ٹھیک ہے جب پیپرز مل جائیں تبھی مجھے کال اور بات کرنے کی کوشش کرنا

وہ ہینڈ بیگ لیتے اٹھی تو زایان اسکے انداز کو چونکا وہ کہتے سیدھی کیفے سے باہر کی طرف گئی

زایان یہ توں کیا کر رہا ہے۔۔۔؟ مجھے تیزی سے سمجھ نہیں آتی یار۔۔۔؟ اپنی کزن کو ایسے تنگ کیوں کر رہا ہے۔۔۔؟

زایان کا جگری دوست رضا پریزے کو جاتے دیکھ اسکے مقابل آ بیٹھا تھا جو آرام سے بے فکر آئس کریم کھانے میں مگن ہوا تھا۔۔۔

میں اُسکو تنگ کب رہا ہے تھا۔۔۔؟ توں نے دیکھا۔۔؟ میں نے تو ایک بار بھی غلطی سے اُسکو ہاتھ نہیں لگایا۔۔۔؟ زایان شرارت سے آنکھ دباتے گویا

تو وہ اسکے مذاق کو دیکھ چونکا مطلب حد ہی ہو گئی اب اگر تو اُسکو ہاتھ لگائے گا تو ہی اُسکو تنگ کرے گا۔۔۔؟

رضا حیران ہوا تھا، یار وہ نا سمجھ مجھے سمجھتی ہی نہیں۔۔۔! پھر میں کیا کروں !۔۔؟ اگر وہ ایسے ہی باز آنے والی ہے تو پھر ایسے ہی ٹھیک ہے۔۔

وہ شانے اچکائے واپس سے آئس کریم کے ساتھ انصاف کرنے لگا تو رضا اسکے قریب ہوا

توں کہنا کیا چاہتا ہے۔۔۔؟ وہ سوالیہ انداز میں بولا تو زایان نے آئس کریم واپس سے ٹیبل پر رکھتے ٹشو سے منہ صاف کیا

میں کہنا چاہتا ہوں کہ بھائی میں اس لڑکی سے محبت کرتا ہوں اور چاہتا ہوں وہ ساری عمر میرے ساتھ رہے

آئی سمجھ بات۔۔۔؟؟ وہ اُسکو شاک ہوتے دیکھ بل نکالتے ٹیبل پر رکھتے اٹھا تو وہ بھی ساتھ ہی اٹھا

یہ محبت کب ہوئی ابے۔۔؟مطلب جو یونی میں توں اُسکو سر پھری بے وقوف کہتا رہتا تھا وہ سب ایک ناٹکا تھا۔۔۔؟رضا کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا

نہیں وہ سب ناٹکا کیسے ہو سکتا ہے میرے بھائی۔۔۔؟وہ تھوڑی سی بے وقوف تو ہے اور عقل سے پیدل بھی ہے،اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے، کیا کروں یونی میں ہم دو سال سے ایک ساتھ ہیں

اُسکو تنگ کرنا مجھے کب اچھا لگنے لگا مجھے پتا ہی نہیں چلا بس پھر زایان شاہ نے سوچ لیا کہ اگر زایان کی زندگی میں کوئی لڑکی آئے گئی تو بس وہ پریزے حامد ہی ہے

زایان شوخی سے بھرپور انداز میں کہتے گاڑی کی طرف گیا تو رضا منہ کھولے صدمے سے گاڑی میں دھر سے بیٹھا

اُسکا مطلب جو یہ نکاح والی بات توں نے مجھے بتائی تھی کہ زبردستی کسی نے پڑھادیا وہ سب بھی ایک ناٹک تھا۔۔۔؟؟؟

نہیں وہ ناٹک تو نہیں تھا مگر یہ بھی سچ ہے کہ جب نکاح کا وہاں بولا گیا تو مجھے لگا اس سے بہتر کچھ ہو ہی نہیں سکتا

اسی لیے تو پریزے کو منایا کہ وہ نکاح کے لیے ہاں کر دے پھر میں اُسکو چھوڑ دوں گا

وہ معصوم میری باتوں میں آکر اپنی ساری زندگی میرے نام کر گئی، اب جیسے بھی ہو بھلا لیکن میں خوش ہوں کہ وہ میری ہے میرے پاس ہے میرے نام سے جوڑ گئی ہے

زایان خوشی سے بتاتے گاڑی اسٹاٹ کر گیا تو رضا نے افسوس مناتے شیشے سے پار دیکھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆

عبادت تم یہاں۔۔۔؟مہراز اُسکو آفس میں دیکھ ٹھٹھکا تھا جبکہ اُسکو ویٹنگ روم میں انتظار کرتے دیکھ حیران ہوا تھا

عبادت مہراز زیاد کو کھڑے دیکھ مشکل سے کھڑی ہوئی، تمہیں ابھی آفس میں آنے کی ضرورت نہیں تھی

تمہیں آرام کرنا چاہیے، مہراز عبادت کو اپنے سامنے دیکھ خوش تو تھا مگر اُسکی تکلیف کی فکر بھی تھی

مجھے آپ سب ضروری بات کرنی تھی اسی لیے یہاں آئی ہوں، اور ویسے بھی میں ٹھیک ہوں ابھی یہ تو تھوڑا سا درد ہے جو مجھے برداشت کرنا آتا ہے

وہ اپنا دوپٹہ درست کرتے بولی مہراز زیاد نے غور سے اُسکو دیکھا تھا وہ مسلسل نظریں ادھر ادھر گھماتے دوپٹّے کو بار بار سر پر درست کر رہی تھی جو پہلے سے ہی سیٹ تھا

بیٹھو۔۔۔وہ اُسکو اپنی نگاہوں کے حصار میں قید کرتے بولا تو عبادت آرام سے براجمان ہوئی وہ بھی بیٹھا تھا

کچھ وقت خاموشی میں گزرا تھا مہراز کو اُسکا ایسے خاموش بیٹھنا سوچ میں ڈال گیا تھا کہیں یہ شادی کے بارے میں بات کرنے تو نہیں آئی۔۔۔؟

تیزی سے دماغ چلا تو پہلے ہی شادی والی بات یاد آئی، وہ۔۔۔۔مجھے۔۔۔

عبادت جو الفاظ جمع کر رہی تھی

خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے دھیرے سے بولی تو مہراز زیادہ نے پیشانی مسلتے کان کو نزدیک کرنا چاہا جس کا صاف اشارہ اُسکو دیا گیا تھا کہ تھوڑا اونچا بولو

وہ میں کہنا چاہتی تھی کہ میں آپ سے شادی کرنا نہیں چاہتی آپ پلیز انکار کر دیں۔۔! عبادت نے تیزی سے ایک ہی سانس میں گویا تو مہراز زیادہ اُسکی جرات پر حیران ہوا

ایک بار پھر خاموشی طاری ہوئی تھی، مہراز کو عبادت کا ایسے شادی سے انکار کرنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا

میں جان سکتا ہوں وجہ انکار کی۔۔۔؟ وہ بھی مہراز زیاد تھا جو ایسے ہی اب پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا اب تو محبت کا معاملہ بھی تھا اُسکا دل عبادت کی آزرو میں دھڑکنے لگ پڑا تھا

کوئی وجہ نہیں ہے، بس مجھے شادی نہئں کرنی، وہ دوٹوک بولی تھی اُسکو مہراز زیاد کا یہ سوال ناگوار لگ تھا

ٹھیک چلیں میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں وہ سپاٹ سے بولتے اٹھتے سیدھے باہر گیا تو عبادت جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی مقابل کے انداز پر حیران سی ہوئی تھی، جبکہ اٹھتے سوچتے چلنا شروع ہوئی تھی،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

بھائی صاحب ہمیں شرمندہ مت کریں، ہم تو چاہتے ہیں کہ عبادت کی شادی مہراز سے ہو جائے جلال اپنے بھائی کے قریب ہوتے بولے

تو حامد جو نظریں جھکائے بیٹھا ہوا تھا سرسری سا اپنے بھائیوں کو دیکھا تھا
زاہیان اور کامل نے حیرانگی سے سنتے کان کھڑے تھے وہ دونوں ہی اس
شادی کے خلاف تھے ویسے ہی جیسے عبادت نہیں چاہتی تھی
مگر ابھی وہ سب بڑوں کے درمیاں بول نہیں سکتے تھے، تو پھر بس دیر
کیوں کرتے ہو جلدی سے ایک تاریخ رکھو اور شادی کی تیاریاں کچھ کرو
سعدیہ (پھوپھی) ریحانہ سونیا کو خاموش بیٹھے دیکھ بولی تو افیشن بیگم خوشی
سے مسکرائی
اتنی بھی کیا جلدی ہے بھائی صاحب۔۔۔؟ تھوڑا سا وقت دیں مجھے میں
ایک بار اپنی عبادت سے پوچھ لوں
کب سے حامد تم یہی بول رہے ہو۔۔۔؟؟اس سے پہلے مصفطی شاہ بولتے
سعدیہ بیگم خفگی سے درمیاں میں ہی ٹوک گئی
آپا معافی چاہتا ہوں مگر میں نہیں چاہتا کہ عبادت کی رضامندی کے بنا کچھ
بھی ہو،

حامد نے اتنا کہتے زبان کو بریک لگایا تھا، ماشااللہ دیکھو بھئی کون آیا ہے اللہ تم دونوں کو بری نظروں سے بچائے سعید یہ بیگم جو آگے بولنے والی تھی سامنے سے مہراز زیاد اور عبادت کو ایک ساتھ آتے دیکھ دعا دیتے سب کو ان کی طرف ماخوذ کر گئی

سب نے ایک ساتھ گیٹ کی طرف دیکھا تھا، عبادت سب کو جمع دیکھ حیران ہوئی تھی کہ اچانک سے یہ سب یہاں ایسے ان کے گھر پر

اچھا ہوا آپ سب مجھے یہی مل گئے۔۔۔! مہراز زیاد سب کو سلام کرتے سینجدگی سے بولا تو سب نے حیرانگی سے اُسکو دیکھا۔۔۔

عبادت جو سلام کرتے ڈرائینگ ٹیبل کی طرف گئی تھی اُسکو بولتے دیکھ وہی کھڑی ہوئی، مجھے آپ سب سے کچھ کہنا تھا

مہراز نے اب کے بولتے ایک نظر عبادت کو دیکھا تھا دونوں کی نظریں ملی تھی، میں چاہتا ہوں شادی کی تاریخ اسی مہینے کی کوئی رکھی جائے

جیسے ہی مہراز نے یہ کہاسب کے چہرے مسکرائے سوائے چندلوگوں کے ،جبکہ عبادت نے ساکت ہوتے اسکو گھورا تھا جس نے اب کے غلطی سے بھی اسکی طرف دیکھا نہیں تھا

☆☆☆

اس لیٹر میں لکھا ہے کہ میں آپ کا یہ آفس چھوڑ رہی ہوں مجھے اب آپ کی کمپنی میں مزید کام نہئں کرنا

غور سے پڑھیں، عبادت چباتے بولی تو مہراز زیاد نے غصے سے سپاٹ ہوتے لیٹر کو ہاتھوں میں ہی مڑواتے پھینکا

تم ایسے کیوں کر رہی ہو۔۔۔؟ وہ اپنے غصے سے کنڑول کرنے کے لیے ہاتھوں کی مٹھیاں بناتے دھیرے سے بولتے دو قدم لیتے اسکے قریب ہوا

عبادت جو باکس کو بند کر رہی تھی مقابل کے سوال پر غصے سے اُسکی طرف واپس پلٹی، وہ جو پہلے سے ہی اسکو سپاٹ ہوتے لال آنکھوں کو دیکھ رہا تھا

غور سے اسکے غصے سے بھرے چہرے کو تکا تھا

مہراز زیاد کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی، وہ اب اُسکو خود سے دور جانے نہیں دینا چاہتا تھا

جو سوال آپ نے مجھ سے پوچھا ہے وہی آپ اپنے آپ سے پوچھیں مسٹر مہراز زیاد، خود جواب مل جائے گا

ویسے تجب کی بات ہے کہ آپ جیسا انسان مجھ سے پوچھ رہا ہے۔۔۔؟

عبادت دوٹوک بولی تو وہ چونکا تھا

اور دل کو ایک طرف رکھتے وہ اپنی ٹون میں آیا، ہو تو یہ سب آپ شادی والی بات کی وجہ سے کر رہی ہیں۔۔۔؟ وہ نے نیاز سا بولتے ٹیبل کے کنارے پر دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھتے بیٹھا، تو عبادت نے کھا جانے والے انداز میں گھورا

ٹھیک ہے مس عبادت اچھی بات ہے کہ آپ ابھی سے آفس چھوڑنے کا سوچ چکی ہیں کیونکہ شادی کے بعد میں ویسے بھی آپ کو یہاں نا آنے دیتا وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہتے اسکے بدن میں آگ کی نئی جنگاری بھڑکا گیا، مہراز زیاد صاحب جو یہ آپ کھولی آنکھوں سے خواب دیکھ رہیں ہیں۔۔۔؟ ان کو یہی پر روک دیں کیونکہ میں اپنا فیصلہ سب کو سنا چکی ہوں اور سب سے پہلے آپ کو آگاہ بھی کیا تھا کہ میں آپ سے شادی کرنا نہیں چاہتی

مگر آپ کو لگا کہ شاید میں ایسے ہی بول رہی ہوں، اگر آپکو سچ میں ایسا لگا تو ابھی کان کھول کر ایک بار پھر سن لیں

میں عبادت موسی کبھی بھی آپ سے مہراز زیاد مصطفی شاہ سے شادی نہیں کرے گئ

چاہے کچھ بھی ہو جائے، وہ آنکھوں میں آگ بھرے مقابل کی دنیا ہلا گئ تھی وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا

عبادت نے باکس اٹھایا تھا اور جانے کے لیے قدم اٹھائے، اگر تمہاری ضدی یہ ہے تو ایسے ہی ٹھیک عبادت موسی۔۔۔!

اس سے پہلے وہ کیبن سے باہر جاتی اُسکی بات سے جاتے قدم روکے تھے، میرا بھی وعدہ ہے تم سے کہ اگر اب میری شادی ہو گئ تو صرف تم سے ہو گئ

مہراز زیاد ٹیبل سے اٹھتے اُسکی طرف بڑھا تھا عبادت نے قہر بھری نگاہ ڈالی تھی، اور تم ہی مہراز زیاد کی بیوی بنو گئ اسکے بالکل مقابل آتے مہراز زیاد

نے دلفریب مسکراہٹ اُسکی طرف اچھالی تو عبادت کو اُسکا مسکرانا زہر لگا تھا

☆☆☆

تایاجان میں نے کب کہاں کہ میرے نقصان کا آپ سب سوچتے ہیں ۔۔۔؟آپ سب مجھے کیوں نہیں سمجھتے۔۔۔؟میں ابھی شادی کے لیے تیار نہئں ہوں

اور اگر آپ کو میں ایک بوجھ لگتی ہوں تو بتادیں۔۔۔؟عبادت کی آنکھیں نم ہوئی تھی اُسکا درد بڑھا تھا اُسکو شدت سے ابہام یاد آیا تھا کاش کہ وہ اس سفر میں اسکے ساتھ ہوتا

کاش کے وہ کبھی بھی اُسکو ایسے نہتا نا چھوڑتا،عبادت کی آنکھیُں بھیگی تھی، جبکہ اُسکی باتوں سے جلال شاہ کو دل دُکھی ہوا

پاپا جب عبادت بول رہی ہے کہ وہ ابھی تیار نہیں تو آپ کیوں سب اُسکو !! مجبور کر رہے ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آتی آپ سب کی۔۔۔۔

آپ سب مہراز زیاد کو ہی کیوں آگے رکھ رہے ہیں۔۔؟ہماری عبادت کے لیے لڑکوں کی کوئی کمی ہے جو ایک بیٹی کے باپ سے اُسکا رشتہ کرنے پر راضی ہوئے بیٹھے ہیں

زاہیان جو کب سے کھڑا سن رہا تھا ابھی عبادت کی آنکھوں میں آنسو دیکھ غصے سے میدان میں گودا

جلال شاہ نے غصے سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا تھا، زاہیان تم کیسے بات کر رہے ہو۔۔۔؟ مہراز کوئی غیر نہیں بھائی صاحب چاہتے ہیں ہم ان کو ایسے !! ایک بیٹی کی وجہ سے انکار نہیں کر سکتے۔۔۔

جلال شاہ سخت لہجا لیے بولے تو کامل کے ماتھے پر شکن پڑی، معاف کیجئے گا تایا ابو شادی عبادت کی مہراز زیاد سے ہونی ہے نا کہ بڑے تایا سے۔۔۔

اور آپ سب یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ان انسان کی وجہ سے ہی آج عبادت کی زندگی میں ایسا وقت چل رہا ہے

کیا گارنٹی ہے کہ جو مہراز زیاد نے ایک بار پہلے کیا تھا وہ دوبارہ نہیں دوہرائے گا۔۔۔؟

جیسے ہی کامل نے سینجدگی سے گویا حامد نے نظریں اٹھاتے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا جبکہ ان کے دماغ میں بھی یہ سوال کھڑا ہوا تھا۔۔۔

تم دونوں تو خاموش ہی رہو تم دونوں کا بس چلتا تو عبادت کو تو ابہام سے بھی شادی کرنے نا دیتے۔۔۔!!! ریحانہ بیگم کو دونوں کی باتیں بالکل بھی اچھی نا لگی تھی

اور بڑوں کے فیصلوں میں اپنی ٹانگ مت اڑاو، ہمیں پتا ہے ہم کیا کر رہے ہیں تم لوگوں سے زیادہ یہ دنیا دیکھی ہے ریحانہ بیگم زاہیان اپنے بیٹے کو بولنے کے لئے لب کھولتے دیکھ گھورتے بولی تو وہ لب بھینچے عبادت کو دیکھنے لگا

دیکھو عبادت بیٹا اچھے سے سوچو مہراز بہت اچھا لڑکا ہے ماشااللہ اب تو وہ بہت بدل گیا ہے جلال شاہ پیار سے بولنا شروع ہوئے تو عبادت چہرہ جھکائے آنکھوں کو بند کرتے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش میں لگی

بھائی صاحب مت سمجھائیں اس کو۔۔۔۔! اگر ابھی اس بار کسی کو سمجھانے کی باری ہے تو وہ مصطفی بھائی صاحب اور افیشن بھابھی کو ہے

اگر عبادت مہراز سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو یہ بات آگے نہیں بڑھے گئ

،حامد اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور عبادت کے سامنے نیچے بیٹھے تھے

یوں کہ عبادت جس کی آنکھوں میں بے بسی کے آنسو برسانے کے لیے

تیار تھے اپنے چاچو کی بات سن گرنا شروع ہوئے تھے

میری عبادت نہیں چاہتی تو پھر اس رشتے کو آگے بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں

،وہ محبت سے بولتے اسکے آنسووں کو صاف کرنا شروع ہوئے تھے

بے فکر رہو عبادت۔۔۔! مگر ایک بات یاد رکھنا کہ تم اپنے چاچو پر بوجھ

نہیں ہو میری بیٹی ہو آج تو کہا پھر کبھی یہ الفاظ اپنی زبان پر مت لانا

جاؤ شاباش تم بے فکر ہو کر آرام کرو، تم نہیں چاہتی ابھی تو پھر شادی کی

بات اس گھر میں واپس نا ہو گئ

جب تم تیار ہو جاؤ گئ تبھی شادی کا سوچا جائے گا حامد عبادت کے ماتھے پر

بوسہ دیتے بولے تو عبادت اپنے چاچو کی محبت کو دیکھتے ان کے سینے سے لگی

زاہیان اور کامل کے چہرے مسکرائے تھے، عبادت اپنے چاچو کے کہنے پر آرام سے اٹھتے وہاں سے گئی تو حامد نیچے سے اٹھتے صوفے پر بیٹھے

حامد تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔؟ یہ کیا پٹی عبادت کو نئی پڑھادی۔۔!!اچھا خاصا وہ مان جاتی تمہاری بات لیکن نہیں۔۔۔!!تم نے ساری بات ہی خراب کر دی

مجھے تو لگتا ہے کہ تم بھی نہیں چاہتے کہ عبادت کی شادی خاندان میں ہی مئراز سے ہو۔۔۔! جلال شاہ غصے سے بھڑکتے بولے تو حامد نے سرد آہ بھرتے لبوں پر زبان پھیری

ٹھیک کہا بھائی صاحب کہیں نا کہیں میں بھی اس رشتے کے خلاف تھا مگر تب تک تھا جب تک یہ یاد نا رہا کہ مہراز وہی لڑکا ہے جس نے میری عبادت کو ٹکرا دیا تھا

اُسکو طلاق دے دی تھی، میں بھول کر ایک بار پھر اس رشتے کے لیے تیار ہوا کیونکہ مصطفی بھائی صاحب چاہتے تھے

مگر ابھی جو زاہیان اور کامل نے جو کہا وہ بھی تو ٹھیک کہا نا کیا گارنٹی ہے کہ مہراز زیاد نے جو غلطی ایک بار پہلے ہی تھی وہ اب نہیں کرے گا۔۔۔؟

آپ گارنٹی لیتے ہیں تو بتادیں۔۔۔؟ مجھے تو اب کسی پر یقین نہیں، اگر کامل کا نکاح فلک سے نا ہوا ہوتا تو بھائی قسم کھاتا ہوں اپنی عبادت کو کبھی بھی میں مہراز کے ساتھ جوڑنے نا دیتا۔۔۔

اور میں چاہتا تھا کہ زاہیان عبادت سے نکاح کرتا مگر کیا کرے ہمارے اپنے ماں باپ کے فیصلوں نے ہمارے بچوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دی

حامد کی آواز دھیمی مگر صاف تھی جبکہ ان کی باتوں سے جلال بھی کچھ نا بول سکے تھے

خیر جو ہونا تھا وہ اب بدلا تو نہیں جا سکتا، لیکن میرا اب یہ آخری فیصلہ ہے اب اس گھر میں شادی کی کوئی بات نہیں ہو گئی جب تک عبادت نہیں چاہے گئی

حامد جس کی آنکھوں میں آنسو چھلک گئے تھے دو ٹوک بولتے واک آوٹ کر گئے، زاہیان اور کامل بھی اٹھے تھے وہ جانتے تھے۔۔۔۔

تیرا چہرہ کیوں بوجھا سا گیا۔۔۔؟ کامل جو زاہیان کے ساتھ ہی ٹیرس پر نکل آیا تھا اسکو خاموش دیکھ کندھا ہلاتے دریافت کرنا چاہا۔۔۔

کچھ نہیں اپنی قسمت پر غصہ آرہا ہے، کاش کہ سب نے میرے دل کو سمجھا ہوتا کاش کہ دادی جان نے جب نکاح کا سوچا تھا عبادت کے ساتھ مہراز نہئں میرا سوچا ہوتا

زاہیان جس کو درد ہوا تھا آہ بھرتے بولا تو کامل نے کندھے پر ہاتھ دھرا، زاہیان اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں یار۔۔۔۔! بھول جا کہ کبھی کچھ ہوا تھا

ابھی بس دعا کر کہ کوئی ابہام کی طرح محبت کرنے والا مرد عبادت کی زندگی میں آجائے جس سے وہ ایک بار پھر مسکرائے زندگی کو بھرپور طریقے سے جیے

کامل دل میں دعا کرتے استفار کرنے لگا تو زاہیان نے بھی دور تک چاند کو دیکھتے سر ہلایا (کیا ہو جاتا اگر عبادت کو میرے نام لکھ دیا جاتا۔۔۔؟) ایسے کیوں ہوتا ہے کہ جس کو ہم دل سے قریب چاہتے ہوتے ہیں اُسکو خدا نزدیک تو رکھتا ہے مگر اُسکو نصیب کسی اور کا لکھ دیتا ہے۔۔؟

زاہیان کے دل میں خود سے سوال اٹھا تھا وہ دل میں خود سے بڑبڑایا کیونکہ وہ جانتا تھا ان باتوں کا اب کچھ نہئں ہو سکتا

☆☆☆

زایان فون لیتے وہاں سے سیدھا سڑھیوں کی طرف گیا تھا، ہمیں تو جلدی ہی آنا تھا اسد بھی دوٹوک بولتے واک آوٹ کر گیا

مہراز کو کچھ سمجھ نا آئی تھی، ماں۔۔۔؟ مہراز کو کچھ برا ہونے کا فیل ہوا تھا کیا تاریخ رکھی شادی کی۔۔۔؟ وہ سب کو خاموش دیکھ خود ہی بولا تو افیشن بیگم جو اپنے آنسو پونچ رہی تھی

اونچی آواز میں رونا شروع ہوئی، کوئی تاریخ نہیں دی، حامد چاچو نے صاف انکار کر دیا کہ وہ عبادت کا رشتہ تمہارے ساتھ نہیں کرنا چاہتے

عابد جو سب کو دیکھ تھک چکا تھا تنک پر بتاتے مہراز زیاد کے ہوش اڑ وے، کیا مطلب۔۔۔؟ وہ حیران ہوتا اپنی ماں کے قریب ہوا تھا

مطلب یہ کہ حامد نے پوچھا کیا گارنٹی ہے کہ میرا بیٹا نکاح کرنے کے بعد وہی غلطی نہیں کرے گا جو اس نے سات سال پہلے کی تھی

مصطفی شاہ جو غصے سے بھرے خاموش بیٹھے تھے اسکے مطلب سے گرجتے بولے تھے، تمہاری وجہ سے آج ایک بار پھر مجھے شرمندہ ہونا پڑا

وہ لاچارہ سے ہوتے اٹھتے گئے تھے، مہراز زیاد کا غصے سے برا حال ہوا تھا، وہ سمجھ چکا تھا کہ انکار جواب میں آچکا ہے

جس چیز کی گارنٹی مانگی۔۔۔؟؟ مہراز جو سوچ میں پڑا تھا دھیرے سے بولا تو افیشن بیگم اپنے پلو سے آنسو پونچھتے بولی

گارنٹی مانگی نہیں پوچھا تھا کیا ہے۔۔۔؟ ارے خالہ یہ بھی تو بتائیں نا اس کو کہ زاہیان نے کیا کہا

عابد اٹھتے مہراز کے قریب آیا تھا، بات شاید بن بھی جاتی مگر زاہیان نے سب کے درمیان آتے بولا کہ مہراز یعنی تم نے پہلے عبادت کو طلاق دی اپنی محبت کے لیے

پھر اسی محبت کو بھی طلاق دے کر یہاں چلا آیا ایسا کیا ہوا جو اس نے اُسکو بھی فارغ کر دیا، کامل نے کہا کہیں ایسا تو نہیں مہراز زیاد کا یہ پیشہ بن گیا ہو!۔۔؟ کہ پہلے نکاح کر لو پھر طلاق دے کر فارغ۔۔۔۔

عابد نے صاف تفیصل سے گویا تو مہراز زیاد غصے سے اٹھ تھا، اور لمبے لمبے ڈگ بڑھتے وہاں سے سیدھا واک آوٹ کرتے گھر سے باہر کی طرف روانہ ہوا

کیا ضرورت تھی یہ سب باتیں بتانے کی۔۔۔؟ افیشن بیگم کو عابد پر غصہ آیا تو کہا، ہم نے کون سا کچھ غلط بیانی کی ہے۔۔۔؟ جو سچ تھا اُسکو صاف الفاظ میں بتایا

تاکہ اُسکو بھی پتا چلے جب بندہ ایک بار کسی کی ناقدری کرتا ہے تو اوپر قسمت بھی اتنی آسانی سے واپس تقدیر سے نہیں جوڑتی

سب نے جو کہا بالکل ٹھیک کہا، اگر تب مہراز نے عبادت کو طلاق نا دیا ہوتا تو آج یہ دن نا آتا

کبھی سوچا ہے اسکے اچانک سے طلاق دینے کے بعد کتنا کچھ بدلا اس خاندان میں۔۔۔؟ عابد بات کو ادھورہی چھوڑتے گیا تھا افیشن بیگم جانتی تھی جو عابد بول رہا ہے وہ ٹھیک میں

☆☆☆

اگر پہلے کوئی مجھ سے کہتا تو میں شاید تمہارے راستے میں کبھی نا آتا مگر ابھی یہاں میرے دل کی بات ہے۔۔۔۔!! مجھے تم سے سچی محبت ہو گئی ہے اب تمہیں کسی بھی قمیت پر میں چھوڑنے والا نہیں، تم نے اپنا گیم آنسوؤں سے کھیلا ہے تو اب مہراز زیاد گیم دماغ سے کھیلے گا اور اب دیکھنا میں کیا کرتا ہوں

☆☆☆

جبکہ غصے سے فٹ بال کو پاؤں مارتے لان میں ہی چیئر پر براجمان ہوا،

زایان کچھ ہو سوچنا ہو گا۔۔۔؟اگر ان دونوں کی شادی نا ہوئی تو بیٹا پھر

پریزے تیری کبھی بھی نہیں ہو پائے گئ

اگر ابھی چاچو عبادت آپی کے لیے اتنا دور کا سوچتے ہیں تو پھر پریزے تو ان

کی سگی بیٹی ہے۔۔۔؟

وہ اسکے لیے تو مجھ سے طلاق لے کر بھی دے دیں گئے۔۔۔؟پھر میں کیا

کروں گا۔۔؟زایان کو پریشانی نے گھیرا تھا

وہ اک دم اٹھتے سے ٹہلنا شروع ہوا تھا جبکہ منہ میں ناخن ڈالے ٹینشن کو

دور کرنے کی کوشش کی گئ

☆☆☆

اب کے اُسکو بیٹھنے کا اشارہ کرتے بولے تو مہراز اپنے کوٹ کا درمیان والا بٹن کھولتے بے نیازی سے چیئر پر براجمان ہوا تھا ساتھ ہی آنکھوں سے گلاسیز اتارتے ٹیبل پر رکھے تھے

چاچو یہ فائل ایک بار آپ۔۔۔۔۔!! زاہیان جو اپنے ہی دھیان میں کیبن کا ڈور کھولے آیا تھا مہراز کو بیٹھے دیکھ چونکا

لاؤ دو میں دیکھ کر بلاتا ہوں تمہیں۔۔۔! زاہیان آنکھوں سے ہی مہراز کو سلام کرتے اُسکی آنکھوں سے ہی جواب لیتے فائل ٹیبل پر حامد کے آگے رکھتا کیبن سے باہر آیا تھا

(مہراز زیادیہاں خود چل آیا۔۔۔! اب ملنے تو نہیں آیا ہوگا۔۔۔؟ پھر کیا بات ہو سکتی ہے۔۔۔؟ زاہیان جو وال گلاسیز سے اُسکو دیکھتے گہری سوچ میں پڑا تھا) وہ سوچ کو جھٹکتے اپنے کیبن کی طرف گیا کہ جو بھی بات ہو گئی وہ حامد چاچو سے پوچھ لے گا

کیالو گئے۔۔۔؟؟حامد مہراز کو ادھر ادھر دیکھتے دیکھ دریافت کرنے لگے،

کچھ نہیں چاچو میں یہاں آپ سے ضروری بات کرنے آیا ہوں

ویسے آپ کا کیبن خوبصورتی سے سجایا گیا ہے۔۔۔۔!!مہراز حامد کا کیبن

دیکھ دل سے تعریف کر گیا تھا کیونکہ پہلی بار وہ ایسا کیبن دیکھ رہا تھا جس میں

ہر چیز ہی لاتعداد رنگوں سے سجی ہوئی تھی۔۔۔

شکریہ۔۔۔!یہ کیبن عبادت نے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا میرے

لیے،بس تب سے یہ کیبن ایسے ہی اسکے رنگوں میں سجا ہوا ہے

اُسکو بہت پسند تھے یہ سبھی رنگ دیواروں کو بھی اسی نے یہ رنگ کروایا تھا

حامد خوشی سے بتاتے ریڈ دیوار اور نیلی دیوروں کی طرف اشارہ کر گئے تو

مہراز نے ایک بار پھر بھرپور نظروں سے کیبن کا جائزہ لیا تھا

خیر یہ باتیں چھوڑ بتاؤ تمہیں ایسی کون سی بات کرنی تھی جس کے لیے تم

یہاں مجھ سے ملنے چلے آئے۔۔۔؟حامد نے عبادت کی بات نا کرنا ہی بہتر

سمجھا تھا اسی لیے موضوع عبادت سے ہٹاتے مین بات کی طرف مہراز کو موڑا

مگر ابھی ان کو کیا پتا تھا کہ وہ بھی عبادت کے بارے میں ہی بات کرنے آیا ہے، مہراز چیئر کی ٹیک چھوڑتے تھوڑا سا آگے ہوتے ٹیبل پر اپنے دونوں بازوں رکھتے ہاتھوں کی تمہیز باندھ گیا۔۔۔

چاچو میں یہاں اپنے اور عبادت کے رشتے کے متعلق بات کرنے آیا ہوں، مجھے جاننا ہے کہ آپ نے انکار کیوں کیا۔۔۔؟

کیا آپ کو لگتا ہے میں عبادت کو خوش نہیں رکھوں گا۔۔۔؟ یا پھر آپ کو لگتا ہے کہ جو غلطی میں نے ایک بار پہلے کی تھی وہ اب کروں گا۔۔۔؟

مہراز نے ایک بار اپنے طریقے سے حامد سے بات کرنی چاہی تھی کہ شاید حامد مان جائے،

مہراز تمہارے اور عبادت کے رشتے پر مجھے جو کہنا تھا میں نے بھائی صاحب اور بھابھی کو بول دیا تھا ابھی واپس سے بات کر کے کوئی فائدہ نہیں

حامد کو امید نا تھی کہ مہراز یہاں ایسے رشتے کی بات کرنے آئے گا، وہ بھی خود سے۔۔۔!!

چاچو یہ کوئی جواب نا ہوا۔۔۔! مجھے آپ سے سب کو جاننا ہے، آخر کیا مسلہ ہے انکار کا۔۔۔؟

جانتا ہوں جو کچھ پہلے ہماری زندگیوں میں ہوا وہ اچھا نا تھا میری غلطی تھی کہ میں نے تب کسی کی نا سنی اور عبادت کو طلاق دے دی

اگر ابھی اوپر والا موقعہ دے رہا ہے مجھے اپنی غلطی کو سدھرنے کی تو آپ کیوں نہیں چاہتے کہ میری عبادت سے شادی ہو۔۔۔۔؟

مہراز دیکھو میرا آخری فیصلہ تھا جو میں نے تمہیں بتا دیا کہ اب تمہاری شادی عبادت سے نہیں ہو سکتی

تو کوئی بھی ماضی کی بات کرنے سے فائدہ نہیں مل سکتا، تو بہتر یہی ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ، حامد دو ٹوک بولتے مہراز کو جانے کا حکم دے گئے

آپ کو کیا لگتا ہے میں یہاں کیوں آیا ہوں۔۔۔؟ کون سی میری مجبوری ہو گئی جو ایسے خود سے عبادت کو لے کر آپ سے بات کرنے میں یہاں چلا آیا

سامنے بھی مہراز زیادہ تھا جس نے تہ کر لیا تھا کہ وہ عبادت سے ہی شادی کرے گا دھیرے سے بولتے واپس سے چیئر سے ٹیک لگائی تھی۔۔۔۔

حامد نے پل بھر کے لیے غور سے اُسکی آنکھوں میں دیکھا تھا، تم ایک بیٹی کے باپ ہو، اور آج کل تمہاری بیٹی تم سے زیادہ عبادت کے ساتھ رہنا پسند کرتی ہے

شاید تم اپنی بیٹی کی وجہ سے یہاں آئے ہو۔۔۔؟ حامد اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے بولے تو مہراز اپنے چاچو کی سوچ سن ہلکے سے مسکرایا

ایسے ہنس کیوں رہے ہو۔۔۔؟ کیا میں نے کچھ غلط کہا۔۔۔؟ کیا تم یہاں اپنی بیٹی کے لیے نہیں آئے۔۔؟ حامد کو مہراز کا ہنسنا حیران کر گیا

ویسے میں جو آپ نے کہا وہ بھی ٹھیک ہے چاچو، مگر سچ یہ ہے میرے دماغ میں یہ بات تھی ہی نہیں

میرے خیال میں بھی روح اور عبادت کو لے کر کوئی سوچ نا تھا، لیکن مجھے روح کا سوچنا چاہیے تھا عبادت سے اچھی ماں اُسکو نہیں مل سکتی

خیر میں یہاں تو آیا اپنے لیے تھا۔۔۔!! مہراز پر سوچ لہجے میں بولا تو حامد کے ماتھے پر بل پڑے جیسے وہ الجھے ہوں

چاچو میں گھوما کر بات نہیں کروگا۔۔! میں عبادت سے شادی کرنا چاہتا ہوں کسی بھی قمیت پر۔۔۔! کیونکہ مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے

مہراز زیادنے دھیمے انداز میں گویا تو حامد کو اُسکی محبت والی بات پر شاکڈ لگا وہ حیرانگی سے آنکھیں بڑی کر گئے

میں نہیں جانتا تھا کہ مجھے کبھی عبادت سے محبت بھی ہو سکتی ہے، وہ بیٹھے سے اٹھا تھا اور حامد کی سائیڈ سے ہوتے وال گلاسیز کی طرف گیا

آپ کو یقین نہیں آئے گا چاچو مجھے عبادت سے سچی محبت ہو گئی، ایسی محبت جس کی مجھے تلاش تھی

مہراز وال گلاسیز سے باہر ٹریفک سے بلاک روڈ کو دیکھتے گویا تو حامد حیران ہوتا سوچ میں پڑا اُسکو کچھ سمجھ نا آیا تھا کہ ابھی مہراز کی بات پر کیساری ایکٹ کرے

اسی لیے آج آپ کے پاس آیا ہوں، تاکہ آپ کو بتا سکوں کہ میں آپ کی عبادت سے محبت کرنے لگا ہوں

مہراز زیاد نے اب کے بولتے اپنے چاچو کی طرف پلٹا تھا اور ان کے سامنے ہوا تھا یوں کہ حامد نے غور سے مہراز کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔!!

چاچو آپ وقت لیں اچھے سے سوچے اور مجھے کوئی جواب دیں، کوئی جلدی نہیں ہے، آئی ہوپ آپ کو اب آپ کے سب سوالوں کے جواب مل گئے ہونگے

مہراز زیاد جس کو لگا تھا ایسے بات کرنے سے سب کچھ حل ہو جائے گا بولتے خاموش ہوا تاکہ آگے والے کا رد عمل دیکھ سکے۔۔۔۔

مہراز میں ابھی بھی وہی بولوگا جو پہلے بولا تھا کہ میں نے بھائی صاحب کو جواب دے دیا ہے، اب آگے کچھ نہیں ہو سکتا عبادت تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو مطلب نہیں چاہتی

اس لیے بیٹا ابھی کچھ نہیں ہو سکتا، اور جو تم بول رہے ہو کہ محبت عبادت سے۔۔۔؟ حامد نے آرام سے بات شروع کرتے مہراز کو شاکڈ کیا

اگر تمہیں یاد ہو تو جب تم نے عبادت کو طلاق دینے کے فیصلہ کیا تھا تب بھی تمہاری دو ٹکے کی محبت ہی درمیان میں آئی تھی بس فرق اتنا ہے کہ تب تم ایمن سے محبت کا دعوا کرتے تھے

اور آج تمہیں لگتا ہے کہ تم عبادت کو چاہنے لگے ہو۔۔۔! ایسے تو پھر آگے چل کر تمہیں پھر سے کسی سے اگر محبت ہو گئی تو ہماری عبادت کی زندگی تو ایک بار پھر خراب ہو جائے گئی نا۔۔۔؟

اور ایک بات۔۔۔۔!! اس سے پہلے مہراز درمیان میں ٹوکتا، اب کے حامد نے انگلی اٹھاتے اُسکو دیکھا جس سے وہ لب بھینچے خاموش رہا

تمہاری لیے یہی بہتر ہے کہ ایک اچھی سی لڑکی دیکھو اور اپنا گھر بساؤ، اور روحی کو ایک ماں لا کر دو جو اُسکا خیال بھی رکھے اور اُسکو محبت بھی کرے اب تم جا سکتے ہو۔۔۔! حامد دوٹوک بولتے مہراز کو جواب دے گئے تھے وہ اٹھا تھا اور ٹیبل سے اپنے گلاسیز اٹھائے تھے

چاچو میں نے ابھی ایک کوشش کرنی چاہی تھی جو آپ نے میری کوشش قبول نہیں کی

کوئی بات نہیں، جانتا ہوں جو کچھ میں نے پہلے کیا یہ سب اُسکی وجہ سے ہو رہا ہے،

پاپا وہ گھٹیا انسان آصف آفس میں۔۔۔۔۔۔!!! ابھی حامل حامد کے کیبن میں داخل ہوتے بولا کہ سامنے مہراز زیاد کو دیکھ زبان کو بریک لگا مہراز باقی باتیں بعد میں ہو گئی، مجھے ضروری کام ہے، حامد آصف کا نام سن ہی غصے میں آچکے تھے اسی لیے تیزی سے بولتے کامل کے ساتھ کیبن سے باہر گئے

اب کوئی بات نہیں ہو گئی چاچو کیونکہ میں نے جو بولنا تھا بول دیا اب آپ دیکھیں گئے، مہراز حامد کے جاتے ہی پر سوچ لہجے میں آیا

آصف۔۔۔۔۔۔؟؟؟ یہ آصف کون ہے۔۔؟ مہراز زیاد سوچ میں پڑا تھا جبکہ وہ پریشان بھی ہوا تھا

کیونکہ نے اُسکو اچھے سے یاد آیا تھا وہ یہ نام پہلے بھی سن چکا تھا تبھی عبادت کا خیال آیا تھا

☆☆☆

پیچھے ہٹاؤ سامنے سے زاہیان جو غصے سے بھرا آیا تھا غصے سے ہما کو جھاڑتے سڑھیوں کو پلنتے عبور کر گیا

کیا ہوا۔۔۔۔؟؟ فلک جو اپنے بھائی کو جاتے ہوئے دیکھ چکی تھی ابھی کامل کو دیکھ اُسکی طرف بڑھی،

کچھ نہیں ہوا، بس ایسے ہی آفس میں لڑائی ہو گئی تھی تم چائے کے تین کپ بناؤ حامل تیزی سے دھیرے سے کہتے فلک کو اوپر کی طرف گیا

ہما کو کچھ سمجھ نا آئی تھی وہ حیران تھی، کامل کیا ہوا ہے سونیا بیگم اپنے بیٹے کو اوپر جاتے دیکھ پیچھے سے آواز لگاتے بولی تو وہ اپنے باپ کو پیچھے سے آتے دیکھ آرام سے اوپر گیا تھا

کیا ہوا ہے کوئی ہمیں بھی بتائے گا یا سب نے زبان کو تالا لگایا ہوا ہے۔۔۔؟

سونیا حامل کے جاتے ہی اپنے شوہر کی طرف پلٹی جو ان کے سامنے ہی گھر میں داخل ہوئے تھے

کچھ نہیں ہوا اب آپ سب بھی یہ باتیں یہی ختم کرے میں نہیں چاہتا بھائی
صاحب کو پتا چلے زاہیان کے ہاتھ پر کس وجہ سے چوٹ لگی ہے
اور ہاں بشری بھابھی کے سامنے بھی ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے
،حامد سونیا اور ہما کو دیکھتے دو ٹوک بولے تو سونیا حیران ہوئی
اچھا وہ تو ٹھیک ہے مگر ہوا کیا ہے ہمیں تو بتائیں۔۔۔؟ سونیا ان کو جاتے دیکھ
بازو سے روک گئی تو وہ پلٹے تھے
عبادت۔۔! وہ گھٹیا انسان تم سے ملا تھا تم نے یہ بات مجھے کیوں نہیں بتائی
۔۔۔؟ ابھی عبادت روم میں نماز سے فارغ ہوئی تھی کہ زاہیان کی سپاٹ
غصے سے بھری آواز سن چونکی
زاہیان آرام سے۔۔۔! حامل بھی اسکے پیچھے ہی عبادت کے روم میں آیا،
ہونا کیا ہے بس زاہیان کا غصہ۔۔۔! اُسکو چین سے بیٹھنے کہاں دیتا ہے میں
ابھی آتا ہوں وہ زاہیان کی اونچی آواز سن چکے تھے غصے سے کہتے اوپر گئے
اف

یہ مرد لوگ بھی نا۔۔۔! کبھی باز نہیں آسکتے،ان کی بات کم ہوتی ہے اور لڑائی زیادہ سونیاان کو جاتے دیکھ بڑبڑائی

ہما ایسے کرو بیٹا تم جا کر زاہیان کے ہاتھ پر پٹی کر دینا ساتھ میں ہلدی والا دودھ لے جاؤ

اُسکو بولنا میں نے کہا ہے یہ پیو، سونیا ہما کو برف کی طرح اپنی جگہ پر جمے دیکھ بولی تو ہما سر ہلاتے کیچن میں گئ

☆☆☆

وہ بات گھر پر کسی کو پتا نا چلے، میں نہیں چاہتا بشری بھابھی کو ایک بار پھر موقعہ ملے

اور عبادت سے تم لوگوں کو کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں ۔۔۔!!! سمجھے حامد سپاٹ سے کہتے ان کو آنکھوں ہی آنکھوں میں بہت کچھ باواچ کروا گئے تھے

وہ کہتے روکے نہیں تھے سیدھے روم سے باہر کی طرف گئے تھے، زاہیان غصے سے بیڈ پر بیٹھا تھا

یہ چوٹ کیسے لگی۔۔۔؟عبادت زاہیان کے ہاتھ پر خون لگا دیکھ پریشان ہوئی تھی، کیا ہونا ہے عبادت۔۔۔! یہ آصف سے لڑا آفس میں

تم مجھے یہ بتاؤ کہ آصف جب تم سے ملا تھا اس نے تمہیں کچھ کہا تو نہیں ۔۔۔؟حامل دو قدم لیتے عبادت کے بالکل سامنے آیا تھا اور اُسکو کندھوں سے پکڑتے غور سے دیکھتے دریافت کیا

حامل سنا نہیں تم نے چاچو ابھی کیا بول کر گئے ہیں۔۔۔؟ کہ ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کی عبادت بہت سمجھ دار ہے

زاہیان غصے سے گویا تو عبادت نے غور سے اُسکو دیکھا، ایسے کیوں بول رہے ہو زاہیان۔۔۔؟ جانتے تو ہو تم میں تم دونوں سے کبھی کچھ نہیں چھپاتی،

یہ بات اس لیے نہیں بتائی کیونکہ وہ جس دن مجھے ملا تھا اس دن میں آفس کے پاس ہی موجود تھی

وہ اپنی باتیں کرتے چلا گیا تھا اسی لئے میں نے کوئی ذکر نہیں کیا آصف کا ۔۔! لیکن مجھے یہ نہئں پتا تھا کہ وہ ایسے آفس پہنچ جائے گا۔۔۔؟

عبادت دھیرے سے بولتے ان دونوں کو بول گئی تو حامل ہلکے سے مسکرایا، دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ ضرور کوئی وجہ ہو گئی اسی لیے نہئں بتایا ہو گا

حامل کہتے زاہیان کو مخاطب کر گیا، چلو ابھی یہ ناراضگی چھوڑو دیکھو تمہاری وجہ سے میری بہن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ہیں۔۔۔

حامل عبادت کی آنکھوں میں آنسو صاف دیکھ چکا تھا، وہ تھوڑے روٹھے انداز میں بولا تو زاہیان جو بیڈ پر منہ لٹکائے بیٹھا تھا چہرہ اٹھاتے عبادت کو دیکھا تھا

آجانا یار۔۔۔! ہمارا یہ تینوں کا یقین والا گروپ ٹوٹنا نہیں چاہیے، حامل عبادت کو اپنے ساتھ لگائے بولا تو زاہیان ہلکے سے مسکراتے غصے سے بھولے ان کے قریب آیا تھا

ایم سوری۔۔۔!!! عبادت میں غصہ کرنا نہیں چاہتا تھا بس جب اس نے کہا نا کہ وہ تم سے ملا تھا مجھے سے برداشت نہیں ہوا

زاہیان عبادت کے چہرے کو ہاتھ سے اٹھاتے بولا تو عبادت اسکے سوری بولنے سے خوش ہوئی تھی

لو بھئی اس کا مطلب ناراضگی ختم۔۔۔؟ حامل دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ دیکھ پوچھ گیا تو دونوں ہی قہقہہ لگاتے ہنسے تھے

شکر ہوا جو بھائی آپ موڑ ٹھیک ہو گیا۔۔۔! مگر جو آپ نیچے ہما کو ڈانٹ کر آئے وہ بالکل بھی اچھا نہئں تھا

فلک زاہیان کو مسکراتے دیکھ چائے کی ٹرے لیے ان تک آئی تو عبادت کی ہنسی غائب ہوئی

زاہیان کا بھی منہ بنا تھا حامل نے آرام سے چائے لی تھی اور صوفے پر بیٹھا تھا جہاں پر زاہیان بھی بیٹھ چکا تھا

تم نے ہما کو ڈانٹا۔۔۔؟عبادت چونکی تھی، جبکہ اسکے سامنے نیچے بیٹھتے ٹیبل سے باکس لیتے اسکے ہاتھ سے رومال نکالا

اور ہلکا سا خون لگا دیکھ روئی لیتے صاف کرنا شروع کیا، ہاں وہ اچانک سے سامنے آئی تو۔۔۔۔۔!!!

کیا مطلب وہ سامنے آئی تو۔۔۔؟؟تم نے میرا غصہ اس بچاری پر نکال دیا ۔۔۔؟عبادت کا ہاتھ روکا تھا

جاؤ جا کر اپنی بیوی سے پٹی کروا، عبادت اک دم سے کہتے اٹھی تھی جبکہ حامل اور فلک مسکرائے تھے

یہ کیا بات ہوئی عبادت یار۔۔۔۔؟ چلو تم پٹی کرو میرے ویسے بھی بھولو مت بچپن سے جب بھی مجھے کچھ ہوا تم نے ہی میرا علاج کیا ہے

تو ابھی بھی تم ہی کرنے والی ہو زاہیان اُسکو یاد کرواتے آگے ہوا، اچھا تو اب میری بات اچھے سے سن لو

آج کے بعد جب بھی تمہیں چوٹ لگے گئی تمہاری بیوی ہی تمہارے پٹی کرے گئی اور حامل تم بھی یاد رکھنا

تمہارے بھی اب تمہاری بیوی فلک کرے گئی نا کہ میں عبادت نے ایک ساتھ دونوں کو صاف کیا

ارے۔۔۔

میں کہاں سے درمیاں میں آگیا یہ تو ٹھیک بات نہیں عبادت۔۔۔؟ حامل کا منہ بنا تھا

نہیں جو کام تم کرتی ہو ہمارے وہ تم ہی کرنے والی ہو، کوئی اور نہیں وہ جگہ لے سکتا، سمجھی۔۔۔؟ حامل نے صاف انکار کیا تو زاہیان نے بھی سر ہلاتے اُسکی بات میں حامی بھری

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اچھا ہوا ہما جو تم آگئی۔۔۔!! عبادت ہما کے ہاتھ میں ٹرے لیے دیکھ زاہیان کے پاس سے اٹھتے حامل کے ساتھ ہوئی

آؤ اپنے شوہر کے پٹی کر دو، دیکھو وہ تمہارے لیے چچی کی طرح ہلدی والا دودھ بھی لائی ہے

عبادت زاہیان کے منہ کے زوایے بدلتے دیکھ دودھ کی طرف اشارہ کر گئی تو زاہیان نے سرسری سا ہما کو دیکھا تھا

جواسکے برابر میں آ بیٹھی تھی، دونوں کی نظریں ملی تھی حامل عبادت
زاہیان کو دیکھ ہلکے سے مسکرائے تھے
جبکہ فلک بھی آرام سے عبادت کے ساتھ بیٹھی، یہ دودھ چچی نے ہی دیا تھا
ہما اب کے زاہیان کے ہاتھ پر پٹی کرتے بولی تو زاہیان نے اب کے سامنے
بیٹھے نفوسوں پر نظر ڈالی تھی
اور آنکھوں سے اشارہ کیا تھا دیکھ لو چچی نے دودھ دیا وہ خود اتنی عقل والی
کہاں۔۔۔!!! عبادت زاہیان کے اشارے کو اچھے سے سمجھی تھی
ہاں تو اچھی بات ہے نا دودھ زخم بھر دے گا تمہارے شوہر کا، چلو اب تم
لوگ میرے روم سے نود و گیارہ ہو جاؤ
عبادت زاہیان کے ہاتھ میں زبردستی دودھ والا گلاس تھامتے ساتھ ہی بول
گئی تو حامل زاہیان نے گھورتے اُسکو دیکھا تھا۔۔۔۔۔
چلو بھئی لڑکیوں یہاں سے جاؤ، ہمیں کچھ باتیں کرنی ہیں۔۔۔! حامل
زاہیان کو آنکھ مارتے چہرے پر سینجدگی سجائے بولا تو ہما نے چونک کر دیکھا

ہو بھائی صاحب۔۔۔!! میں نے ان کو جانے کا نہیں بولا تم لوگوں کو بولا

!! ہے کہ اب اپنا اپنا راستہ ناپو۔۔۔

عبادت حامل کی ہوشیاری پر تنک کر بولی تو زاہیان جو بیٹھا ہوا تھا اٹھتے اسکے

بیڈ کی طرف گیا تھا

میں تو کہیں نہئں جارہا جب تک ہماری بات نہیں ہو جاتی، وہ شانے اچکائے

بولا تو عبادت حیرانگی سے منہ کھولے اُسکو گھور گئی۔۔۔۔

اور مجھ سے تو بالکل بھی کسی چیز کی امید نا رکھنا، کہ میں اُسکو سمجھاؤں گا

،،۔۔میں تو خود یہاں تمہارے سرھنے پر بیٹھا ہوں۔۔۔۔

فلک ہمارے رات کے ڈنر کا دستر خوان یہاں لگادو آج ہم عبادت کے

ساتھ محفل لگائے گئے وہ بھی اس کے روم میں ہمشیہ کی طرح

حامل جو آرام سے صوفے پر ٹانگے پھیلائے لیٹا تھا حکم کی طرح فلک کو بولا

تو زاہیان بھی ہنستے آخر کی بات میں شامل ہوا

ٹھیک ہے میں لگا دیتی ہوں، اگر سونا بھی یہی ہے تو بتا دو ساتھ ہی گدے بھی زمین پر لگا دوں۔۔۔؟

فلک جانتی تھی کہ اگر ابھی وہ لوگ ڈنر یہاں کرے گئے تو پھر سونا بھی یہی ہو گا

یہ تو منہ کی بات چھین لی تم نے، زاہیان تیزی سے بولا تو فلک عبادت کو حیرانگی سے منہ کھولے دیکھ روم سے گئی

شرم کرو تم لوگ۔۔۔!!! ایک منٹ عبادت۔۔۔!! اس سے پہلے عبادت آگے کچھ بولتی زاہیان نے ٹوکا

ہما میرے کپڑے نکال کر رکھو میں آتا ہوں، زاہیان جو ہما کو خاموش بیٹھے دیکھ سپاٹ ہوا تھا دو ٹوک بولتے اُسکو کام دے گیا تو وہ جلدی سے اٹھی تھی

ہاں اب بولو۔۔۔! زاہیان ہما کے روم سے جاتے ہی عبادت کو بولنے کا کہہ گیا تو عبادت کو زاہیان کا ایسے بولنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا

شرم کرو تم لوگ۔۔۔!اب تم لوگوں کی شادی ہو گئی ہے، یہ کوئی طریقہ ہوا۔۔۔؟ یہاں میرے روم میں ڈیرہ کھول لیا

عبادت خفگی سے بولی تو حامل صوفے سے اٹھتے اسکے قریب آیا تھا، یہاں بیٹھو۔۔۔وہ اُسکو بازو سے پکڑتے صوفے پر بٹھا گیا

عبادت جی بھولے مت ہم سب نے بچپن سے یہ سب تہ کیا تھا اگر یاد نہیں تو وہ دستہ لے کر آوں۔۔۔۔؟ حامل نے بتاتے پوچھا تو عبادت کی پیشانی پر بل پڑے

جیسے کہا گیا ہو اب شروع نا ہونا، دوسری بات جو زیادہ خاص ہے، مجھے آصف کو لے کر ابھی بھی تم سے بات کرنی ہے

زاہیان بھی بیڈ سے اٹھتے ان کے قریب آیا تھا

جو کرنا ہے کرو میری بلا سے وہ سمجھ چکی تھی ابھی جب دونوں نے تہ کر لیا ہے تو کوئی فائدہ نہیں بحث کرنے کا

وہ اٹھتے روم سے باہر کی طرف گئی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ زاہیان، حامل، لوگ کہاں ہیں۔۔۔؟ڈنر پر نہیں آئے۔۔۔؟جلال شاہ سب بچوں کو غائب دیکھ پوچھ گئے

کہاں ہونا ہے ان لوگوں نے۔۔۔؟؟آج پتا نہیں پھر سے بھوت کہاں سے سوار ہو گیا

عبادت کے روم میں سب نے ڈیرہ ڈالا ہوا ہے، اللہ ہی جانتا ہے ان لوگوں نے بڑے کب ہونا ہے۔۔۔؟ریحانہ بیگم مسکراتے بولی تو ٹیبل پر بیٹھے حامد سمیٹ کے چہرے مسکرائے۔۔۔

ہما اور فلک بیٹا تم لوگ بھی بیٹھ کر کھانا کھالوں، حامد دونوں کو کھانا سرو کرتے دیکھ بولے تو فلک اور ہما ہلکے سے مسکراتے ان کے پاس ہی براجمان ہوئی

آپی ایک ساتھ کھانے میں کتنا مزا آرہا ہے نا۔۔۔؟پریزے خوشی سے بولتے زاہیان اور حامل کا سارا پلان خراب کر گئی تھی

ایان نے بھی مسکراتے اپنے دونوں بڑے بھائیوں کی طرف دیکھا تھا،ہاں پریزے کتنامزا آرہاہے یہاں ایسے ساتھ میں بیٹھ کر میں تو کہتی ہوں فلک اور ہما کو بھی یہاں بلالو

وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں گئ تو خوش سے بھرپور انجوائے کرے گئیں۔۔۔؟

عبادت زاہیان اور حامل کا منہ بنا دیکھ دل سے خوش تھی میں ابھی بلاتی ہوں۔۔!

چپ چاپ اپنی جگہ پر بیٹھی رہو۔۔۔۔! کہیں ایسا نا ہو تمہں بھی باہر کر دیں ۔۔۔۔؟؟زاہیان جو خاموش بیٹھا ہوا تھا سپاٹ سے چباتے بولا تو پریزے ڈری

جبکہ منہ بناتے عبادت کو دیکھا تھا جواب غصے سے زاہیان کو گھور رہی تھی بچاری پریزے ایان قہقہہ لگاتے ہنسا تو حامل نے ایک عدد گھوری سے اُسکو نواز

اتنا غصہ کیوں آرہا ہے تم لوگوں کو۔۔۔؟؟عبادت جگ سے پانی ڈالتے منصوعی غصے سے بولی توزاہیان واپس سے کھانے پر مصروف ہوا

ہمیں غصہ کہاں آیا ہے۔۔۔؟ہم تو بول رہے تھے اگر سب کو ہی اکٹھا کرنا تھا یہاں تو پھر یہاں بیٹھنے کی ضرورت کیا تھی

نیچے ہی سب کے ساتھ بیٹھ جانا تھا حامل ماحول کو گرم ہوتے دیکھ ہلکے پھلکے لہجے میں بولا تو عبادت نے ناک چڑھائی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ رہی تم لوگوں کی کافی۔۔۔۔!عبادت جیسے ہی روم میں داخل ہوئی پریزے اور ایان کو سوئے دیکھ حیران ہوئی تھی

یہ دونوں اتنی جلدی کیسے سو گئے دونوں نے تو کہا تھا کہ کوئی فلم دیکھیں گئے۔۔۔۔؟

عبادت پریزے کو بیڈ پر اور ایان کو نیچے پڑے دیکھ حیران ہوئی تھی ایسے ہی ٹانک چل رہا ہے دونوں کا

ان کو پتا ہے کہ ابھی سونیا چچی آئیں گئی ان کی خبر لینے، زاہیان کافی کا مگ پکڑتے بالنکی کے جھولے میں بیٹھا تو حامل بھی مگ پکڑتے پاس پڑی چیئر پر بیٹھا

اچھا تو یہ بات ہے، عبادت سمجھتے بولی اور اپنا مگ لیتے زاہیان کے ساتھ جھولے میں بیٹھی

آج آفس میں آصف اکیلا نہیں آیا تھا۔۔!! حامل عبادت کو آرام سے کافی پیتے دیکھ بولنا شروع ہوا تو عبادت اُسکی پہلی بات پر ہی حیران ہوئی تھی مطلب۔۔۔؟ کیا وہ کسی کے ساتھ آیا تھا۔۔۔؟ عبادت نے غور سے حامل اور زاہیان کو دیکھا تھا

مہراز زیاد بھی آج ہمارے آفس میں آیا تھا وہ بھی حامد چاچو سے ملنے ۔۔۔!! اب کے زاہیان بولا تو عبادت مہراز زیاد کا نام سن ساکت ہوئی وہ وہاں کیا لینے آیا تھا۔۔۔؟ عبادت نے مگ ٹیبل پر رکھا اور پوری طرح حامل اور زاہیان کی طرف متوجہ ہوئی

یہ تو نہیں پتا مگر پاپا سے کافی دیر تک اُسکی باتیں چلی، حامل نے شانے اچکائے

مجھے لگتا ہے کوئی بہت ضروری بات کرنے آیا تھا وہ۔۔۔؟؟ کیونکہ جیسے جیسے وہ بول رہا تھا حامد چاچو کا چہرہ کبھی حیران ہوتا تو کبھی پریشان۔۔۔

زاہیان نے اندازہ لگاتے گویا

میرا دل کہہ رہا ہے کہ کہیں وہ شادی کی بات کرنے تو نہیں آیا تھا۔۔؟؟

حامل نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تو زاہیان نے شانے اچکائے

عبادت چونکی، وہ ایسے کیوں کرے گا۔۔۔؟ اور ویسے بھی تم لوگ اُسکو اتنا کیوں سوچ رہے ہو۔۔؟

جس مرضی کام کے لیے آیا ہو، ہمیں کیا لینا دینا۔۔۔؟ ویسے ہی وہ چاچو سے ملنے بھی تو آسکتا ہے نا۔۔۔؟ عبادت نے موضوع بدلا

تو زاہیان نے نا میں سر ہلایا، پہلے کبھی تو چاچو کی یاد ایسے اُسکو آفس تک نا لائی تھی اب اچانک سے محبت کیسے ہو گئی وہ بھی اتنی کہ آفس تک ہی آ گیا

حامل نے مذاق میں بات ڈالی، ایک طریقہ ہے پتا کرنے کا۔۔۔؟ زاہیان نے پر سوچ لہجے میں کہا تو حامل کے کان کھڑے ہوئے

وہ کیا۔۔۔؟ جلدی سے پوچھا گیا۔۔۔؟ عبادت چاچو سے پوچھے۔۔۔!! زاہیان نے دھیرے سے کہتے عبادت کو دیکھا تو حامل نے بھی عبادت کو نظروں میں لیا

میں۔۔۔۔؟؟؟ کبھی بھی نہیں۔۔۔! تم لوگوں کو ہو کیا گیا ہے۔۔۔؟ تم لوگ اتنا کیوں سوچ رہے ہو۔۔۔؟؟

کیونکہ ہمیں شک ہے۔۔؟ میرے خیال میں عبادت زاہیان ٹھیک کہہ رہا ہے تم پاپا سے پوچھو

انہوں نے مہراز آفس آیا تھا وہ بات بھی گھر پر بتانے سے منع کیا ہے ہمیں ۔۔۔! تمہیں نہیں لگتا دال میں کچھ کالا ہے۔۔۔؟ حامل رازدارانہ طریقے سے بولا تو عبادت حیران ہوئی

مجھے مت ڈالو ایسے کاموں میں۔۔۔! وہ الجھی تھی ساتھ ہی سپاٹ سے بولتے ان کو خبر دار کیا تھا

میری بات چھوڑ تم مجھے یہ بتاؤ یہ تم ہما کے ساتھ ایسے بے ہیو کیوں کرتے ہو ۔۔۔؟عبادت بات کو گھوماتے پوری طرح زاہیان کی طرف ہوئی

کیونکہ جب بھی میں نہیں چاہتا ہوتا کہ وہ میرے سامنے آئے تبھی وہ میرے سامنے آجاتی ہے جس وجہ سے سارا غصہ اس پر نکالا جاتا ہے

زاہیان کا موڑ خراب ہوا تھا، حامل نے سن آنکھیں بند کی تھی جیسے کہا ہو اب اتنے بھی نا بنو

اب اتنے بھی نا بنو، عبادت نے تیکی سی نظر ڈالی تو زاہیان نے آئی ابرا چکائی ، جیسے کہا ہو تمہیں بھی اب ایسے لگتا ہے۔۔۔۔؟؟

زاہیان تم کیوں بھول جاتے ہو کہ وہ لڑکی تمہاری محبت اور اب زندگی کی ہم سفر ہے۔۔۔؟عبادت جانتی تھی زاہیان اتنا ہما سے کھینچا ہوا کیوں رہتا ہے

محبت۔۔۔!؟زاہیان ہنسا تھا عبادت محبت تبھی ختم ہو گئی تھی جب مہراز
!!زیاد نے تمہیں طلاق دی تھی، سات سال پہلے۔۔۔۔
نفرت ہے محبت نام سے۔۔۔!وہ کہتے دو ٹوک اٹھا تھا، حامل نے آہ بھرتے
عبادت کو دیکھا تھا جو خود سوچ میں جکڑی تھی
تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے ایسے کرنے سے مہراز زیاد کو کوئی فرق پڑے گا
۔۔۔؟حامل مگ لیتے اسکے ساتھ ہی ریکنگ پر بیٹھا
مجھے کچھ نہیں پتا، بس اتنا جانتا ہوں جو کچھ پچھلے سالوں ہوا وہ میں چاہ کر بھی
بھول نہئں پا رہا
اور اب تم دونوں میری کتاب بند کرو اور اندر چلو، کیونکہ چچی ہمیں ہی گھور
رہی ہیں، زاہیان وال گلاسیز سے روم کا حال بتاتے واک آوٹ کر گیا
تو حامل عبادت کے قریب آیا، تمہیں لگتا ہے یہ جو کر رہا ہے ٹھیک ہے
۔۔۔؟ابھی حامل بیٹھا تھا اسکے ساتھ جھولے میں کہ عبادت کے سوال پر وہ
سوچ میں پڑا

مجھے لگتا ہے وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائے گا عبادت۔۔۔!!!ابھی دیکھو ناجو کچھ ہوا ہے وہ بھولنا اتنا آسان نہیں۔۔۔؟حامل نہیں چاہتا تھا کہ عبادت زاہیان کو لے کر پریشان ہو۔۔۔۔

جو کچھ بھی ہوا سب سے زیادہ اُسکا اثر میری زندگی پر پڑا، حامل اس کا مطلب یہ تو نہیں نا کہ زاہیان اُسکی سزا اب ہما کو دے۔۔۔؟

اور ایک بات اس سے پہلے حامل درمیاں میں ٹوکتا عبادت بولتے اُسکو خاموش کروا گئی، جب میں نے وہ سب کچھ بھولا دیا ہے تو تم لوگ کیوں نہیں بھول جاتے۔۔؟

یہ ٹھیک نہیں ہو رہا ہے جیسے بھی کرو اُسکو سمجھاو، عبادت بھی اٹھی تھی حامل بھی ساتھ ہی اٹھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا باتیں ہوئی۔۔۔؟ابھی وہ حامد کے روم سے باہر آئی تھی کہ زاہیان اور حامل کو کھڑے دیکھ ڈری

ابھی میری چیخی نکل جاتی ہے، عبادت جو ڈر گئی تھی دونوں کو دیکھ ایک عدد مکہ ان دونوں کی بازوں پر رسیدہ کرتے آگے بڑھی تھی

عبادت جو پوچھ رہے ہیں وہ بتاؤ، وہ چلتے روم میں آئے تھے، شش۔۔! نظر نہیں آرہا ایان اور پریزے سو رہے ہیں۔۔۔؟؟عبادت ان کو اونچی آواز میں بولتے دیکھ آرام سے صوفے پر بیٹھی

تم لوگ یہ بتاؤ تہجد کے ٹائم تم لوگ جیسے جاگ گئے۔۔؟عبادت اپنا دوپٹہ گلے میں ڈالتے تیکے انداز میں پوچھ گئی

تمہیں پتا تو ہے زاہیان تہجد کے ٹائم اٹھتا ہے، تو بس ابھی اس نے مجھے بھی جاگ دیا کہ تم پاپا کے روم میں گئی ہو

حامل صاف بولتے عبادت کو آگاہ کر گیا تو عبادت نے اب کے زاہیان کو دیکھا جو خاموشی سے بیٹھا اُسکو تک رہا تھا

کیا کہنا تھا چاچو نے انہوں نے بھی مجھ سے وہی بات کی جو تم لوگوں نے کی تھی آصف والی کہ اُس نے مجھے پریشان تو نہیں کیا۔۔۔

بس اور پھر بتایا کہ ۔۔۔۔!!! کیا بتایا۔۔۔۔؟؟؟ دونوں کے کان ایک ساتھ کھڑے ہوئے تو عبادت دونوں کو یک دم بولتے دیکھ خاموش ہوئی یہ بتایا کہ وہ پولیس میں آصف کے خلاف کاروائی کرے گئے، خوش ۔۔۔۔؟ عبادت ان دونوں کو اتنے کان کھڑے دیکھ چباتے بولی تو دونوں کے منہ بنے

مہراز کی کوئی بات نہیں کی۔۔؟ حامل نے خفگی سے پوچھا تو عبادت کو ہنسی آئی، تم لوگ ایسے کرو میرے بھائیوں کہ اُسکو خود فون کر کہ پوچھ لو اب میں جا رہی سونے، وہ ان دونوں کی بے چینی کو دیکھ ہنستے بیڈ کی طرف گئی تو دونوں اپنی اپنی جگہ پر گئے تھے

☆☆☆

یادرہے اس لڑکی کو ایک بھی خورش تک نا آئے، ابھی وہ آدمی وہاں سے جاتے کہ سامنے موجود انسان کی رعب دار آواز سن متوجہ ہوئے

آپ بے فکر رہیں سر یہ آدمی بہت کام کے ہیں ان کو پتا ہے انہوں نے اپنا کام کیسے کرنا ہے

ایک اور آدمی درمیان میں آتے بولا ساتھ ہی ان کو جانے کا حکم دیا تھا، وہ سب لوگ وہاں سے گئے تھے

بی ریڈی مس عبادت۔۔۔۔! وہ خود سے سوچتے مسکرایا تھا۔۔۔

☆☆☆

اُسکا سر جیسے بھاری ہو رہا تھا عبادت کو کچھ سمجھ نا آیا تھا وہ کہاں پر تھی، آہستہ آہستہ جیسے اُسکو یاد آرہا تھا

میں تو۔۔۔نائلہ۔۔۔!!نائلہ کہاں ہے۔۔۔؟ جیسے ہی دماغ پر زور ڈالا اُسکو نائلہ یاد آئی مگر وہ اسکے ساتھ نا تھی

وہ پوری طرح ہوش میں آئی تھی جبکہ ایک نظر عالی شان روم کو دیکھا تھا، وہ بیڈ سے اٹھی تھی

میں تو انار کلی بازار میں تھی وہ بھی نائلہ کے ساتھ، یہاں کیسے آئی مجھے کچھ یاد کیوں نہیں آرہا۔۔۔؟؟ یہ کون سی جگہ ہے۔۔۔؟ عبادت کا دماغ پوری طرح الجھ چکا تھا

کیا ہوا ہے میرے ساتھ۔۔۔؟ وہ کچھ بھی خود کے لیے غلط سوچنا نہیں چاہتی تھی تیزی سے ڈور کی طرف لپکی

یہ اوپن کیوں نہیں ہو رہا۔۔۔؟ وہ اپنا پورا زور لگائے ہوئی تھی لیکن ڈور کھول ہی نہیں رہا تھا

دروازہ کھولو۔۔۔!کوئی ہے پلیز میری مدر کرو میں یہاں لاک ہو گئی ہوں
۔۔۔۔!عبادت جو گھبرانا شروع ہو چکی تھی

اب کے زور سے دروازہ پٹتے منہ کے بل چیخی، مگر کوئی بھی نہیں آیا تھا وہ تھک چکی تھی اور اب کے اچھے سے روم کو دیکھا تھا۔۔۔۔

روم دیکھنے میں اتنا بڑا تو نہیں تھا مگر خوبصورتی سے ڈائزئن کیا ہوا تھا، روم میں ہر چیز بہت خوبصورت تھی کھڑکی۔۔۔؟جیسے ہی کھڑکی دیکھی وہ تیزی سے اس طرف لپکی

پردہ پیچھے کرتے جیسے ہی دیکھا، کانچ کی کھڑکی پر اچھے سے کور لگایا ہوا تھا تاکہ کوئی چاہ کر بھی باہر نا دیکھ سکے

کہاں پھنس گئی میں۔۔۔۔؟اس کا مطلب کسی نے۔۔۔۔مجھے۔۔۔
کڈنیپ کیا ہے۔۔۔؟عبادت کی شاک سے آنکھیں پھیلی تھی

اب کے پوری طرح جسم میں خوف کی لہر ڈوری تھی، نائلہ کہاں
ہے۔۔۔؟؟عبادت کی آنکھیں نم ہوئی تھی جبکہ ساتھ ہی دوست کی فکر
بھی لاحق ہوئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں سچ بول رہی ہوں انکل۔۔۔۔! عبادت میرے ساتھ بازار میں تھی ہم
ایک شاپ پر گئے اسکو کال آیا تو وہ فون کان سے لگائے شاپ سے باہر گئی
تاکہ وہ سن سکے

میں اپنے ہی دھیان میں کپڑوں کو دیکھ رہی تھی، عبادت کو گئے ہوئے
تھوڑی سی دیر ہوئی ہی تھی
کہ میں بھی دوکان سے باہر آئی مگر وہ مجھے کہیں بھی نظر نا آئی، مجھے لگا کہیں
کوئی گھر میں مسلہ تو نہیں ہو گیا تھا جو بتائے بنا ہی وہ چلی گئی
اسی لیے یہاں چلی آئی۔۔! نائلہ کی خوف سے حالت غیر ہوئی وہ روتے
ایک ہی سانس میں اپنی کہانی سنا گئی تھی

کیاہواحامل فون لگا۔۔؟؟حامد جونائلہ کوسن رہاتھااب کے حامل کودیکھ

تیزی سے دریافت کیا

نہیں پاپافون مسلسل بند جارہاہے،حامل مایوسی سے بولاتوحامد کی پریشانی

مزید بڑھی

اور کتنی دیرایسے ہی ہم سب انتظار کرنے والے ہیں۔۔۔؟مجھے لگتاہے

ہمیں پولیس کے پاس جاناچاہیے۔۔؟زاہیان جوغصے سے ادھرادھر چکر

کاٹ رہاتھا

اب کے اک دم بولتے سب کواپنی موجودگی کااحساس دلاگیا،ایسے اتنی

جلدی پولیس کے پاس بھی جائیں گئے تووہ بھی بات نہیں سنے گئے تھوڑی

دیرانتظار کرتے ہیں اگرعبادت تھوڑی دیرتک ناآئی تومیں اپنے دوست

سے بات کروں گا

حامد جو پریشان ہو چکے تھے عبادت کے لیے دھیرے سے بولتے نماز پڑھنے کے لیے گئے زاہیان حامل کو ایک نظر دیکھ گھر سے باہر گیا تو حامل بھی پیچھے ہی لپکا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیوں چیخی رہی ہو۔۔۔؟آرام سے منہ بند کر کہ بیٹھو، عبادت جو ڈور کے ساتھ لگی زوروں سے ڈور کو پیٹ رہی تھی

اک دم سے روم کا ڈور کھولنے پر وہ ڈرتے پیچھے ہوئی تھی جبکہ اپنے سامنے ایک غیض نظروں سے گھورتے غنڈے کو دیکھ ڈری۔۔۔

کون ہو تم لوگ۔۔۔؟؟مجھے یہاں بند کیوں کیا ہے۔۔۔؟عبادت اُسکو واپس جاتے دیکھ تیزی سے گھبراہتے بولی تو وہ اب کے آواز سن واپس عبادت کی طرف پلٹا

پتا چل جائے گا تمہیں، ویسے بھی تمہیں اغوا کیا گیا ہے، شور بھی ڈالو گئی تو کوئی بھی تمہاری مدر کے لیے یہاں نئیں آسکتا

وہ سپاٹ سے بولتے زور سے دروازہ بند کرتے گیا تو عبادت نے ڈرتے آنکھیں بند کی

کہیں یہ آصف۔۔۔۔۔؟؟عبادت جو سوچ میں پڑ چکی تھی جیسے ہی اغوا والی بات سنی آصف کا نام دماغ میں گھوما

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے پیسے اٹھاؤ اور یہاں سے نکالو، وہ سب پر ایک نظر ڈالتے رعب دار آواز میں کہتے چند پیسوں کی گتھیا ٹیبل پر پھینکتے ان کو حکم سعا کر گیا

انہوں نے جلدی سے پیسے اٹھائے تھے اور جانے کے لیے تیار ہوئے، لڑکی کہاں ہے۔۔۔۔؟؟وہ اب ان کو ایک نظر دیکھ اٹھا تھا

باس اس روم میں۔۔!!دروازہ بجا بجا کر سر کھا گئی ہمارا۔غنڈوں کا لیڈر منہ بگاڑتے بولا تو مقابل کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ چھائی

وہ ان غنڈوں کو گھر سے باہر کرتے اچھے سے ڈور لاک کر چکا تھا ایک بار اپنی تسلی کے لیے پورے گھر کا جائزہ لیتے کیچن کی طرف گیا تھا

اور گلاس میں پانی ڈالتے فون نکالا تھا، ابھی پانی کا گلاس لبوں سے لگایا تھا کہ عبادت کے چیخنے کی اور دروازے کا ڈور کھٹکنے کی آواز سن گلاس ویسے ہی لیتے کیچن سے باہر آیا تھا

مہراز کچھ دیر رکا تھا اور اک دم سے سوچتے روم کا ڈور کھول گیا، عبادت جو دروازہ کھٹکتے تھک چکی تھی اور واپس سے بیڈ پر بیٹھی تھی

اچانک سے روم کا ڈور کھولنے پر حیران ہوئی وہ تیزی میں بیڈ سے اٹھتے کھڑی ہوئی تھی، مہراز زیاد جو ڈور کھولے واپس سے صوفے پر براجمان ہو چکا تھا

ابھی انتظار میں تھا کہ وہ روم سے باہر آئے گئی، مگر وہ روم سے باہر نہیں آئی تھی، مہراز زیاد کو حیرانگی ہوئی تھی

عبادت جو انتظار میں تھی کہ کوئی اندر آئے گا پریشان ہوتے گھبراتے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر پڑے گلدان کو اٹھاتے مظبوطی سے پکڑتے دبے پاؤں چلتے ڈور کے پیچھے ہوئی

ابھی تو اندر چیخ رہی تھی کہ ڈور کھولو، اب جب کھول دیا ہے تو پھر ابھی باہر آنے میں اتنی دیر کیوں کر رہی ہے۔۔۔؟

مہراز زیاد حیران ہوا تھا اب کے گلاس ٹیبل پر رکھتے اٹھتے کوٹ کو سیٹ کرتے روم کی طرف بڑھا

وہ روم کے ڈور کو ہاتھ لگاتے دو قدم لیتے آگے ہوا ہی تھا کہ عبادت جو ڈور کے بالکل پیچھے موجود تھی

اپنی طاقت سے گلدان کو تھامے مقابل کے سر پر وار کر گئی مارنا تو سر پر تھا مگر قد لمبا ہونے کی وجہ سے عبادت مشکل سے ہی اسکے گردن تک وار کر پائی تھی

وہ اک دم سے سے چیخا تھا اور اپنی گردن پر ہاتھ رکھتے نیچے جھکا تھا عبادت جو ڈر گئی تھی گلدان پھینکتے باہر کی طرف بھاگی

مہراز زیاد نے اُسکو بھاگتے دیکھا تھا، درد سے اپنی گردن سے ہاتھ ہٹاتے چیک کیا تھا کہ خون تو نہیں نکالا

مگر جیسے ہی اپنا ہاتھ دیکھا حیران ہوا اسکے ہاتھ پر خون لگ چکا تھا وہ اپنا رومال پاکٹ سے نکالتے گردن پر رکھتے روم سے باہر کی طرف لپکا

یہ ڈور کھول کیوں نہیں رہا۔۔۔؟عبادت جو اپنی پوری طاقت لگائے ہوئے تھی اب کے ڈرتے ڈور کو کھولنے کی کوشش کرتے مسلسل پیچھے مڑ اکر دیکھ رہی تھی

کوئی فائدہ نہیں مس عبادت۔۔۔!!ابھی وہ ویسے ہی ڈور کے ساتھ الجھ رہی تھی کہ مہراز جو سڑھیوں پر آچکا تھا وہی کھڑے سے اُسکو مخاطب کر گیا

عبادت آواز سن حیرانگی سے پیچھے پلٹی تھی، جبکہ سامنے موجود شخص کو دیکھ وہ ساکت ہوئی

آنکھوں میں حیرانگی بے یقینی بڑھی تھی، مہراز۔۔۔۔ہونٹوں سے مشکل سے نام نکلا تھا،

ہاں میں مہراز زیادشاہ۔۔۔۔! وہ اپنی گردن پر ہاتھ رکھتے بے نیازری سے سڑھیوں سے نیچے آیا تھا، عبادت جتنا حیران ہوتی کم تھا

یہ گھٹیا کام تم نے کیا۔۔۔؟عبادت کو جیسے ہی اغوا والی بات یاد آئی وہ غصے سے بھری چیخی

مہراز زیاد نے ایک نظر اسکے چہرے کو دیکھا تھا اور آرام سے چلتے واپس سڑھیوں کی طرف گیا

جو بھی بات کرنی ہے بیٹھ کر کرو مہراز کہتے روکا نہیں تھا واک آوٹ کر گیا

تھا عبادت اُسکو آرام سے جاتے دیکھ غصے سے اوپر کی طرف مہراز زیاد کے پیچھے ہی لپکی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہراز زیاد۔۔۔۔!عبادت جو تیزی سے اسکے پیچھے اوپر آئی تھی غصے سے دھاڑتے مقابل کو مخاطب کیا

وہ جو آرام سے صوفے پر بیٹھے رومال سے خون صاف کر رہا تھا سرسری سی نظر سامنے کھڑی ہستی پر ڈالی

وہ اُسکو ایسے غصے میں بہت اچھی لگی تھی، وہ اتنا سپاٹ بھی بولتی سکتی ہے اُسکو حیرانگی ہوئی تھی

مگر کہتے ہیں ناجب سر پر پڑتی ہے تو گونگا بھی زبان چلاتا ہے ابھی یہاں کچھ ایسا ہی چل رہا تھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کڈنیپ کرنے کی۔۔۔؟ عبادت کا بس نہیں چلا تھا ابھی ایک بار پھر سے گلدان اسکے سر میں دے مارتی

غنڈوں کو پیسے دیئے، اور تمہیں یہاں بحریہ ٹاون کے عالی شان بنگلے میں چھوڑنے کو بولا بہت آسانی سے یہ کام ہو گیا

مجھے زیادہ کچھ نہیں کرنا پڑا۔۔۔! وہ اُسکو بتا رہا تھا یا پھر اپنی طاقت کا رعب جما رہا تھا عبادت کو کچھ بھی سمجھ نا آئی تھی۔۔۔۔۔

ایسے کرو تم کیچن میں جا کر کچھ کھالو، دوپہر سے یہاں پر آئی ہو، پانی کا گلاس بھی نہیں پیا ہو گا۔۔۔؟ وہ بے بیزاری سے بولتے اک دم سے صوفے سے اٹھتے اپنا کوٹ اتارنا شروع ہوا تو عبادت کو حیرانگی ہوئی

آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔۔؟آپ نے یہ سب کیوں کیا۔۔۔؟

عبادت کا سوچ سوچ کر دماغ پھٹ رہا تھا

وہ چباتے اب کے تھوڑے نارمل انداز میں بولی کہ شاید اس پر کوئی اثر ہو جائے

بتادوں گا سب کچھ پہلے جو کہا ہے وہ کرو اور میں آتا ہوں ابھی۔۔! وہ اپنا کوٹ ہاتھ میں لیتے آگے بڑھا

اور ایک بات۔۔۔۔! مہراز اسکے بالکل سامنے آتے روکا تھا عبادت نے بھویں اچکائے اُسکو دیکھا تھا

یہاں سے بھاگنے کی کوشش ہر گز نا کرنا کیونکہ یہاں کوئی راستہ نہیں تمہارے جانے کا۔۔۔۔! تم تب ہی یہاں سے جا سکتی ہو جب میں چاہوں گا۔۔۔

آئی ہوپ تم اچھے سمجھ گئی ہو گئی، وہ دوٹوک بولتے سیدھا روم میں گیا تھا

عبادت کو کچھ سمجھ نا آیا تھا

وہ وہی ُویسے ہی صوفے پر بیٹھی تھی،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم ابھی بھی یہاں بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔؟ وہ اپنے کف اوپر کرتے واچ کو اتارتے سامنے آتے بیٹھا تھا

عبادت نے کھا جانے والی نظروں سے اُسکو گھورا تھا، مجھے صرف میرے سوالوں کے جواب چاہیے۔۔۔؟ وہ سپاٹ سے برداشت کرتے چیخی

پوچھو کیا پوچھنا چاہتی ہو۔۔۔؟ مہراز اپنا فون پاکٹ سے نکالتے چیک کرنا شروع ہوا تھا

اگر تم ابھی یہ پوچھنے والی ہو کہ میں نے یہ کیوں کیا۔۔۔؟ تو میں بتادوں میں اُسکا جواب تمہں دینے والا نہیں، اس کے علاوہ اگر کوئی بات پوچھنی ہے تو شوق سے پوچھو

وہ بے نیازی سے رعب دار انداز ہ میں کہتے عبادت کو مزید حیرانگی میں ڈال گیا، یہ آپ مجھ سے بات کس ٹون میں کر رہیں ہیں۔۔۔؟

اور یہ سب کیا پاگل پن ہے۔۔۔؟آپ کو شرم نہیں آتی اگر سب گھر والوں کو پتا چلا کہ آپ نے مجھے کڈنیپ کیا ہے تو جانتے ہیں کیا ہو گا۔۔؟

!!سب کتنا پریشان ہونگے۔۔۔؟مجھے ابھی کہ ابھی گھر جانا ہے بس۔۔۔

عبادت اونچی آواز میں دھاڑتے بولی، مہراز زیاد نے غور سے اُسکو دیکھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاپا اور کتنی دیر ایسے ہی انتظار کرنا ہے۔۔۔؟اب کیا صبح ہونگ کا انتظار ہم لوگ کر رہے ہیں۔۔۔؟حامل اپنے پاپا کو سڑھیوں سے آتے دیکھ ان کی طرف لپکا

فکر نہیں کرو میں نے یہاں کے ایس ایچ او کو کال کی ہے وہ میرا دوست رہا ہے یونی کے زمانے میں وہ گھر پر آرہے ہیں۔۔۔ان سے یہاں ہی بات ہو گئی

پولیس اسٹیشن جانے کی ضرورت نہیں، میں نہیں چاہتا کسی کی بھی زبان پر عبادت کا نام آئے

حامد صوفے پر بیٹھتے بولے تو حامل آرام سے زاہیان کے ساتھ کھڑا ہوا، میں بتا رہا ہوں یہ سارا کام اس آصف کا ہے۔۔۔!!! میں اُسکو اس بار زندہ نہیں چھوڑوں گا

زاہیان سب پر ایک نظر ڈالے بولا تو جلال اور حامد نے گھورا، ارے مجھے سمجھ نہیں آتی تم لوگ اپنا اتنا خون کیوں جلا رہے۔۔۔؟ ضرور وہ مایوس اسکے ساتھ خود گئی ہو گئی۔۔۔!! بشریٰ بیگم اپنی زبان سے باز کیسے آسکتی تھی

سب کے سینے جلانے کا کام اچھے سے انجام دے رہی تھی، سب نے کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا

رنگ۔۔۔

یہ کس کون کال اس وقت کر رہا ہے۔۔؟ حامد جو بشری کو بولنے لگے تھے فون پر انجان نمبر سے کال آتا دیکھ بڑبڑائے جبکہ بنا دیر کیے فون اٹھایا مہراز۔۔۔۔؟؟؟ جیسے ہی حامد نے ویڈیو کال اٹھائی مہراز کو دیکھ حیران ہوئے، چاچو مجھے آپ سب کو کچھ کہنا تھا

مہراز حامد کو ایک نظر دیکھ عبادت کی آنکھوں میں دیکھ گیا، عبادت میرے ساتھ ہے۔۔۔۔! اس سے پہلے حامد کچھ بولتے مہراز زیادنے بات کا آگاہ کرتے ہی سب پر دھماکا کیا تھا

جبکہ عبادت جو مقابل کے بالکل سامنے موجود تھی شاکڈ ہوتی حیران سی بیٹھے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

حامد کے ہمراہ پورے گھر کی ہوائیاں اڑی تھی، زاہیان اور حامل تیزی سے فون کے قریب ہوئے

حامد کو کچھ سمجھانا آیا تھا، عبادت بالکل ٹھیک ہے، محفوظ ہے، تمہاری ہمت کیسے ہوئی عبادت کو کڈنیپ کرنے کی۔۔۔؟ زاہیان تیزی سے حامد کے ہمراہ بیٹھا تھا جبکہ گھورتے مہراز زیاد کی بات کاٹتے گویا

جلال شاہ کو بھی صدمہ لگا تھا، ہمانے بے یقینی سے آگے ہوتے کال پر موجود اپنے بھائی کو دیکھا تھا

چاچو۔۔۔!!! عبادت کو مہراز کی حرکت پر حیرانگی ہوئی تھی اسکو خوف آیا تھا وہ تیزی سے مہراز زیاد کے فون کی طرف لپکی۔۔۔۔

عبادت۔۔۔۔!!! حامد عبادت کی آواز سن تڑپے، چاچو میں نے کہا فون دو مجھے۔۔۔؟ عبادت کو مہراز کی حالت پر شبہ ہوا

عبادت جو فون کو کھینچنا شروع ہوئی تھی مہراز اک دم سے اپنا ہاتھ ہوا میں اوپر کر گیا یوں کہ عبادت اب چاہ کر بھی فون نہیں پکڑ سکتی تھی

وہ منہ کے بل چیخی، مہراز نے ایک نظر اُسکو دیکھتے بازو سے پکڑتے روم کی اندر دھکیلتے ڈور لاک کیا تھا

مہراز زیادمیں نے کہاڈور کھولو۔۔۔؟عبادت روتے غصے سے چیخی تھی جبکہ ساتھ ہی اپنی پوری طاقت سے بند دروازہ پیٹا

مہراز زیادمیں تمہیں چھوڑوگا نہیں۔۔۔!!زاہیان عبادت کی چیخے سن غصے سے دھاڑا

ایک منٹ تم کیوں بھڑک رہے ہو۔۔۔؟مجھے چاچو سے بات کرنی ہے تم سے نہیں،اپنی حد میں رہو

میں جانتاہوں جو میں نے کیا بالکل بھی ٹھیک نہیں کیا مگر مجھے کہ سب کرنے پر مجبور آپ سب نے کیا ہے

کیا مطلب ہے میں اپنی حد میں رہوں۔۔۔؟مجھے یہ بتاو عبادت کہاں ہے تم نے اگر اُسکو ہاتھ بھی لگایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا مہراز زیاد اس سے پہلے حامد کچھ بولتے زاہیان سپاٹ سے بولتے فون پکڑ گیا تو حامد سر پکڑ کر بیٹھے

اہو آریو۔۔۔؟تم ہوتے کون ہو مجھ سے ایسے عبادت کو لے کر بات کرنے والے۔۔۔؟کزن ہو کزن بن کر رہو اسکے باپ مت بنو۔۔۔۔؟

مہراز زیاد کو زاہیان کا ایسا عبادت کو لے کر بولنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا اُسکو غصہ آیا تھا بس کرو تم لوگ۔۔۔!میرا فون آج ایسے میرے ہاتھ سے کھینچا تم نے زاہیان پھر کبھی یہ غلطی واپس نا دہرانا

حامد اپنا فون واپس پکڑتے دو ٹوک بولتے وہاں سے سیدھا اوپر کی طرف بڑھے تو جلال شاہ ایک نظر اپنے بیٹے پر گھوری کی ڈالتے پیچھے ہی گئے

حامل بھی لپکا کیونکہ اب وہ ہی جا سکتا تھا،اگر تمہارے بھائی نے اس بار اپنی حد پار کی تو اُسکی سزا تمہیں بھی ملے گئی زاہیان جو ہما کو ایک کونے میں کھڑا دیکھ گیا تھا قہر بھری نگاہ ڈالتے سب کو ساکت کیا تھا

مہراز یہ کیا حرکت ہے۔۔۔؟تم نے عبادت کو کڈنیپ کیا ہے مجھے یقین نہیں آرہا۔۔؟حامد نے بے یقینی سے گویا

چاچو میں نے جو کیا آپ سب کی وجہ سے کیا میں نے آپکو اپنے دل کی بات بتائی تھی یاد ہے نا میں آپ کے پاس خود چل کر آیا تھا

مہراز مجھے کچھ نہیں سننا، تم ابھی کہ ابھی عبادت کو یہاں لے کر آؤ سمجھے ہمارا تماشہ مت بناؤ جانتے ہو اگر تمہاری اس حرکت کا پورے خاندان میں پتا چلا تو کتنی بدنامی ہو گئی۔۔؟

سوری چاچو۔۔۔۔ مہراز زیاد نے آج تک اپنی زندگی میں جو کیا ہے اُسکا انجام کبھی نہیں سوچا۔۔۔

اور ویسے بھی فکر نہیں کرے آپ کی عبادت یہاں بھی اچھے سے ہے میں اس سے خود آرام سے بات کرنا چاہتا تھا بس اسی لیے یہ سب کیا

مہراز بس کرو اس سے پہلے حامد کچھ بولتے جلال نے فون پکڑا تھا ساری چاچو جان، مگر میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں

تم کیا چاہتے ہو۔۔؟ جلال نے اپنا سوال داغا، نکاح۔۔۔۔ وہ بھی عبادت سے۔۔۔۔!! مہراز زیاد بے نیازی سے گویا

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔؟ حامد طیش میں آئے تھے جبکہ حامل کا بھی غصے سے برا حال ہوا تھا

ابھی دماغ کہاں خراب ہوا ہے چاچو۔۔۔! اگر ہوا ہوتا تو ایسے آپ کو فون پہلے نا کرنا نکاح کرنے کے بعد آپ سب کو آگاہ کرتا۔۔۔

میرا آپ سب کو ایسے فون کر کہ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ سب پریشان نا ہونا عبادت ٹھیک ہے ایک بار ہمارا نکاح ہو جائے میں خود عبادت کو لے کر آپ سب کے سامنے آجاؤں گا۔۔۔

تب تک کے لئے خدا حافظ۔۔۔۔ وہ اپنی بات ختم کرتے ساتھ ہی کال کاٹ گیا حامد جلال شاک سے سوچ میں پڑے

حامل واک آوٹ کر گیا تھا۔ زاہیان میرے ساتھ چل حامل جو سڑھیوں کو تیزی سے عبور کرتے نیچے آیا تھا دو ٹوک بولتے گھر سے باہر گیا تھا

سب عورتیں آوازیں دیتی رہ گئی تھی سونیا جلدی سے اوپر کی طرف بھاگی،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کھانا کھالو۔۔۔مہراز جو عبادت کا لاک ڈور کھول گیا تھا ٹیبل پر کھانا لگائے بولا تو عبادت نے غصے سے اُسکو دیکھا تھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ایسے اندر بند کرنے کی۔۔؟ وہ اسکے سامنے کھڑے چیخی تھی مہراز زیاد جو کھانا شروع کر چکا تھا ایک نظر اُسکا لال چہرہ دیکھا تھا

جاننا چاہتی ہو نا کہ میں نے یہ سب کچھ کیوں کیا۔۔۔؟ وہ اسکے انداز کو دیکھ اک دم سے اٹھا تھا اور اُسکی طرف لپکا وہ ویسے ہی پیچھے ہو ہٹی تھی

صاف بات یہ ہے کہ میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں، یہ سب کچھ صرف نکاح کے لیے کیا کیونکہ تم ویسے تو شریفوں کی طرح نکاح کرنے والی نہیں ہو

مہراز سپاٹ بولتے اُسکو حیران کر گیا تھا اب سمجھ گئی نا۔۔۔؟ اگر سمجھ گئی ہو تو چپ چاپ کھانا کھاؤ اور پھر اس پر سوچو جو میں نے بتایا تھا

کیونکہ ایک بات تو تہ ہے مس عبادت۔۔۔؟وہ دو قدم لیتے اسکے بالکل سامنے کھڑا ہوا تھا،

میں نکاح یہاں سے کیے بنا ہلنے والا نہیں، وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے گویا عبادت کے چہرے پر غصہ بڑھا تھا، وہ بات ختم کرتے واپس سے بیٹھا تھا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاہاہا۔۔۔۔

کیا مذاق چل رہا ہے یہاں۔۔۔؟عبادت جو غصے میں تھی اُسکی نکاح والی بات پر قہقہہ لگاتے مہراز زیاد کو چونکنے پر مجبور کر گئی۔۔۔

جو تم سوچ رہے ہو یا جو چاہتے ہو وہ کبھی بھی نہیں ہو گا مہراز زیاد شاہ ۔۔۔۔!اگر میری بات سمجھ نہیں آئی تو اچھے سے سمجھ جاؤ مر جاؤں گئی مگر تمہارے ساتھ نکاح کبھی بھی نہیں کروں گئی۔۔۔

عبادت اسکے سامنے ہوتے سپاٹ چہرے سے بولی تھی اس نے غور سے اُسکا چہرہ دیکھا تھا وہ اپنے ہاتھ باندھے کھڑا ہوا تھا

کیا وجہ ہے کہ تم میرے ساتھ نکاح نہیں کر سکتی۔۔۔؟ کوئی ایسی وجہ بتاؤ جس سے میں اپنا ارادہ بدل دوں۔۔۔؟ مہراز زیاد کو اُسکا ایسے نکاح سے انکار کرنا اچھا نہیں لگا تھا

میں تمہیں اس قابل بھی نہیں سمجھتی کہ میں تم سے کچھ شئیر کروں، آئی ہوپ تمہیں تمہارے سوال کا جواب مل گیا ہو گا۔۔۔؟

عبادت لال آنکھوں سے کہتے روم کی طرف گئی تھی اور فٹ سے روم کا ڈور بند کیا تھا، مہراز زیاد کے غصے سے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

ٹھیک ہے مس عبادت۔۔۔! اگر آپ کا یہی فیصلہ ہے تو میری بات بھی کان کھول کر سن لیں۔۔۔۔

وہ ڈور کے قریب آیا تھا اور اونچی آواز میں بولنا شروع ہوا، عبادت جو ڈور کے اس پار موجود تھی متوجہ ہوئی تھی

جب تک آپ نکاح نہیں کریں گئ آپ یہاں سے چاہا کر بھی گھر نہیں جا سکے گئ پھر چاہیے کچھ بھی ہو جائے

آج کی پہلی رات میرے ساتھ ایسے مبارک ہو۔۔۔! وہ چباتے بولتے اسکے بدن میں آگ لگا گیا تھا

وہ غصے سے بھری ڈور کو کھول اسکے سامنے ہوئی تھی، جو کرنا ہے شوق سے کرو۔۔۔! مجھے بالکل بھی فرق نہیں پڑتا کیونکہ مر جاؤں گئ نکاح تم سے نہیں کروں گئ

اور اگر تمہیں لگتا ہے نا کہ تمہارے ایسے دھمکی دینے سے میں ڈر جاؤں گئ ۔۔۔؟ تو مسٹر مہراز زیاد آپ مجھے ٹھیک سے جان نہیں پائے

میں نے اپنی زندگی میں بہت کچھ دیکھا ہے اگر لگتا ہے نا کہ اپنی عزت کو لے کر میں فکر مند ہو جاؤں گئ یا پھر مجبور۔۔۔؟ وہ غصے سے لال آنکھوں سے آنسو اپنے دل میں بھرتے چباتے صاف بولی

تو بہت بڑی غلط فہمی ہے آپ کی، اس عبادت نے بہت کچھ سنا ہے اور دیکھا ہے اس لیے ایسی باتوں کی اور راتوں کی مجھے عادت ہو گئی ہے

عبادت جس کی آواز اُسکا درد بتا رہی تھی آنکھوں سے بھی موتی کی طرح آنسو نکل گالوں پر بہے تھے

مہراز زیاد کو اُسکا ایسے درد دیکھا اچھا نہیں لگا تھا وہ دل سے جیسے تڑپا تھا،

عبادت الٹے قدم روم میں واپس گئی تھی

کس سے شکوہ کروں۔۔۔؟ وہ درد کو دل میں قید کرتے اپنی قسمت پر روئی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حامد ہمیں کچھ تو کرنا ہو گا ایسے کیسے ہاتھ پہ ہاتھ دھڑے بیٹھے رہیں گئے ۔۔؟ مہراز اتنا گرا ہوا ہے مجھے یقین نہیں آ رہا

اس نے ایک بار بھی یہ سب کرنے سے پہلے ہماری عزت کا نا سوچا طلال کا غصے سے پارہ ہائی ہوا تھا

اکیلے اُسکا قصور نہیں ہے میں بتا رہی ہوں وہ عبادت خود اسکے ساتھ گئی ہے بھلا مجھے تم لوگ بتاؤ کہ جب وہ اپنی دوست کے ساتھ گئی تھی تو پھر اچانک سے غائب وہ بھی بازار سے کیسے ہو گئی۔۔؟

وہ خود اپنے پیروں سے چل کر اسکے پاس گئی ہے، مر ہی جائے ایسی بے شرم لڑکی بشری نے اپنا زہر نکالا تھا حامد کا برا حال ہوا تھا

طلال۔۔۔؟ حامد۔۔۔؟

حامد بشری کو کوئی جواب دیتا کہ مصطفی شاہ کی آواز سن طلال اور حامد دونوں اٹھ کھڑے ہوئے

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟ عبادت کہاں ہے۔۔۔؟ یہ زاہیان اور حامل کیا بول رہے ہیں۔۔۔؟ کہ عبادت کو اغواء کر لیا ہے۔۔۔؟

اتنا ہی نہیں چاچو آپ لوگ ہمارے گھر پولیس کیسے بھیج سکتے ہیں۔۔۔؟

حیدر بھی آگے ہوا تھا، سب نے شاک ہوتے دیکھا تھا۔۔۔

پولیس۔۔۔؟حامد طلال چونکے تھے افیشن بیگم جو ریحانہ بیگم کے قریب ہو چکی تھی روتے نا سمجھی سے سب کے بنے منہ دیکھے تھے وہ ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھ گئی تھی جس کا رو کر برا حال ہوا پڑا تھا۔۔۔

زایان نے بھی ایک نظر پریزے کو دیکھا تھا جو کھا جانے والے انداز میں گھور رہی تھی آنکھیں رونے سے سوجھی ہوئی تھی

ہاں پولیس۔۔۔زاہیان اور حامل ہمارے گھر تھے ایک بھی بار نا سوچا کہ ہماری کتنی بدنامی ہو گئی۔۔؟

اچھا اپنی بدنامی کی پڑی ہوئی ہے،اور جو آپ کے بھائی کی حرکت کی وجہ ہماری بدنامی ہوئی اُسکا کیا۔۔؟ایان جوان کے پیچھے ہی گھر میں داخل ہوا تھا غصے سے چیخا تھا

ایان۔۔۔۔!!طلال کی دھاڑ پر وہ لب بھینچ گیا،حامد یہ بچے کیا بول رہے ہیں۔۔؟مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔

تم بتاؤ مجھے۔۔۔۔بول دو کہ مہراز نے یہ نہیں کیا۔۔۔؟مصطفی شاہ کا دل ڈرا تھا وہ ایک بار پھر اپنے بھائیوں کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں چاہتے تھے بھائی صاحب معاف کیجئے گا مگر یہ سچ ہے۔۔طلال اپنے غصے کو دباتے دھیمے انداز میں بولے تو وہ گرنے کو ہوئے

بھائی صاحب۔۔۔؟حامد نے ان کو تھاما تھا اور صوفے پر بٹھایا تھا افیشن بیگم نے بے یقینی سے سب کو دیکھا تھا

زایان کو یقین نا آیا تھا کہ یہ سچ تھا، آپ سب یہاں۔۔۔؟حامل اور زاہیان جو گھر کے اندر داخل ہوئے تھے

گھر میں پورے خاندان کو دیکھ سپاٹ لہجے میں بولے، حامد جن کا غصہ بڑھ گیا تھا وہ اپنے بھائی کو چھوڑان کی طرف لپکے تھے

چٹاخ۔۔۔۔۔

اس سے پہلے زاہیان کچھ بولتا حامد نے زور سے ایک تھپڑ رسیدہ کیا تھا حامل نے ساکت ہوتے اپنے باپ کو دیکھا تھا

زاہیان نے بے یقینی سے اپنے چاچو کو دیکھا تھا جبکہ لاونج میں موجود ہر کسی نے حیرانگی میُں دیکھا تھا

تم لوگ کون ہوتے ہو پولیس میں جانے والے۔۔۔؟ وہ اب کے پوچھتے حامل کی طرف لپکے تھے، یہ کیا کر رہے ہو حامد۔۔۔؟ اس سے پہلے کہ وہ ایک تھپڑ حامل کو لگاتے کہ اپنی بہن اور ان بہنوائی اچانک سے آگے ہوئے تھے

اور حامل کو پیچھے کیا تھا، آپ کو نہیں پتا آپا ان دونوں کے پر نکل آئے ہیں یہ دونوں خود کو ہم سے بڑا سمجھنے لگ پڑے ہیں۔۔۔

ہمت کیسے ہوئی۔۔؟ وہ غصے سے چیخے تو زاہیان اور حامل نے نظریں جھکائی تھی،

حامد چھوڑو بچوں کو۔۔۔ قاسم صاحب بولتے حامد کو لیتے واپس سے طلال اور مصطفی کی طرف گئے تھے

وہ دونوں غصے سے ایک نظر سب کو دیکھ اوپر گئے تھے، بھائی آپ فکر نہیں کرے میں مہراز سے فون پر بات کرتا ہوں اُسکو سمجھاتا ہوں

حامد جو اندر سے ٹوٹ گئے تھے ان کو حوصلہ دیتے اٹھے تھے، میں کبھی بھی اس کو معاف نہیں کروں گا۔۔۔۔ مصطفی شاہ جو درد سے رو پڑے تھے اپنے بیٹے کی وجہ سے وہ روتے بولے تو طلال نے ان کو گلے لگایا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پوری رات گزرے گئی تھی کالے آسمان پر نیلی چادر پھیلی تھی، صبح کی کرنیں ہر سو پھیلی تھی

عبادت جو روتے روتے سو گئی تھی اچانک سے کچھ گرنے کی آواز سن آنکھیں کھول گئی

جیسے ہی ہوش بحال ہوئے اُسکو یاد آیا تھا کہ وہ کہاں ہے، وہ جلدی سے اٹھی تھی

سوری سر۔۔۔! مہراز کا منیجر بوتل کو اٹھاتے ٹیبل پر رکھ گیا تو مہراز زیاد اسکے بالکل سامنے آیا تھا

جو خبر ابھی تم نے مجھے دی وہ اک دم سچی ہے۔۔۔؟ مہراز سپاٹ بولا تو وہ اپنے باس کو دیکھ ڈرا، ج۔۔۔جی۔۔۔ سر سچ میں آپ کے گھر پولیس گئی تھی رات

کافی کچھ ہوا سر۔۔۔! پورا محلہ اکٹھا ہو گیا تھا آپ کے گھر کے باہر، پولیس کو لایا کون تھا۔۔۔؟ وہ غصے میں آیا تھا اُسکو بالکل بھی امید نا تھی کہ حامد چاچو ایسے کرے گئے

سر حامل حامد اور ایک زاہیان طلال یہ دو لوگ پولیس کے ساتھ آئے تھے ، ہو تو یہ سب ان دونوں نے کیا۔۔؟ وہ دل میں سوچتے مٹھیاں بھیچ گیا، ٹھیک ہے ابھی تم جاؤ مگر جیسے ہی کوئی اپ ڈیٹ ملے مجھے فوم کر دینا مئر از زیاد نے اُسکو جانے کو بولا تو وہ فورا سے بھاگا تھا۔۔۔

مجھے آج کہ آج ہی نکاح کرنا ہو گا۔۔۔چاہے وہ خوشی سے کرے یا پھر
زبردستی سے۔۔۔۔! مہراز زیاد فیصلہ لے چکا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ عبادت کو
زیادہ دیر تک ایسے نہیں رکھ سکتا
اسی لیے فون ملایا تھا، اور اپنی سوچ کو عیاں کیا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہاں بیٹھو وہ اک دم سے روم میں داخل ہوا تھا اور اُسکو بازو سے پکڑے
چیئر پر بٹھایا، یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔؟ چھوڑو مجھے عبادت مہراز زیاد کی جرات
پر تپائے انداز میں گرجی
وہ اُسکو چیئر کی طرف دھکیلتے رسی کو اسکے گرد ہاتھوں کو باندھتے اُسکو شاک
کر گیا تھا
عبادت مچائی تھی مہراز زیاد میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گئی عبادت
چیئر پر بیٹھے ہی اچھالنا شروع ہوئی وہ پوری طاقت لگائے ہوئے تھی

کہ خود کو آزاد کرواپائے، مہراز اُسکا چہرہ بنادیکھ اُسکو ویسے ہی چھوڑ روم سے باہر گیا تھا

کام ہو گیا۔۔۔؟ ابھی وہ باہر آیا تھا کہ اپنے مینجر کو دیکھ پوچھا، یس سر آپ کا کام ہو گیا ہے

قاری کو لے آیا ہوں، مینجر نے آرام سے جواب پاس کیا تھا، ٹھیک ہے بس پھر نکاح کی جو تیاری رہتی ہے وہ مکمل کرو

وہ دو ٹوک بولتے واپس سے روم میں داخل ہوا

مہراز زیادہ یہ جو تم کر رہے ہو نا۔۔۔؟ وہ بالکل بھی اچھا نہیں ہے۔۔۔۔

عبادت اُسکو واپس روم میں آتے دیکھ چیخی تھی وہ بنا سنے کبرڈ کی طرف گیا تھا

عبادت مجھے پتا ہے میں کیا کر رہا ہوں تم صرف اتنا جان لو کہ ابھی کچھ دیر میں ہمارا نکاح ہونے والا ہے

وہ چھوٹا سا کپڑا لیتے اُسکے قریب آیا تھا، اور اُسکو بولنے کے لیے تیار ہوتے دیکھ ہوشیاری سے منہ بند کر گیا

وہ مچھلی کی طرح تڑپی تھی وہ اُسکو ایسے اچھالتے دیکھ مسکرایا تھا وہ جانتا تھا وہ جو کر رہا ہے وہ غلط ہے مگر ابھی اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا

میں کچھ دیر میں واپس سے حاضر ہوتا ہوں، مہر از زیاد دل سے مسکراتے اسکے بالوں کو اسکے چہرے سے دور کرتے بولا تو عبادت کے بے بسی سے بھرے کتنے ہی آنسو بہے تھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پہلے دولہن سے رضامندی لے آئیں، جو ان کی طرف سے گواہ ہیں وہ دولہن کے دستخط بھی کروا آئیں

مولوی نے نکاح کے پیپرز سامنے کرتے مہر از زیاد اور اسکے چند دوستوں کی طرف دیکھا

جی جیسا آپ بولیں، مہراز کا مینجر جلدی سے آگے ہوا تھا اور پیپر زپڑے تھے
مولوی کی نظر میں یہ دولہن کا بھائی تھا

مہراز فون کے بہانے اٹھا تھا مینجر کے پیچھے ہی چلتے روم میں داخل ہوا تھا
سر ابھی۔۔۔۔!!! مینجر جو اندر آتے ہی الجھ چکا تھا اپنے باس کی طرف دیکھا
تھا مہراز نے پیپر زپڑے تھے

عبادت جو بے بسی کی انتہا پر تھی آنکھیں پھاڑ دیکھنے کے علاوہ کوئی راستہ نا رہا
تھا

تم باہر ویٹ کرو مہراز جو عبادت کے بالکل سامنے کھٹنے کے بل بیٹھا تھا حکم
دے گیا تو مینجر نے حکم مانتے قدم باہر کی طرف لیے

میں جانتا ہوں بہت بہت غصہ آرہا ہے تمہیں۔۔۔! لیکن کیا کروں تم نے
مجھے مجبور کیا یہ سب کرنے پر۔۔۔؟

مہراز اُسکی آنکھوں سے آنسو نکلتے دیکھ انگلی سے چن گیا تو عبادت کا بس نہیں
چلا تھا ابھی ٹانگ مار کر اُسکو دور پھینک دیتی

جانتی ہو یہ کس چیز کے پیپرز ہیں۔۔۔؟ پتا تو ہو گا تمہیں۔۔؟ مہراز اپنی ٹون میں بولتے کوٹ سے پین نکال گیا

مجھے پتا ہے تم خود سے سائن کبھی نہیں کرو گئ، اسی لیے میں یہاں آیا ہوں تاکہ تمہارے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتے زبردستی پیپرز پر سائن کر سکوں

مہراز جو بتانے کے ساتھ عمل بھی جاری کر چکا تھا اسکے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑے مشکل سے بھرے ہی سہی عبادت کے سائن لے گیا تھا

ریلکس عبادت۔۔۔؟ مہراز جو اُسکو تڑپتے مچاتے حیران ہو رہا تھا اُسکو پیار سے بولتے مسکراتے اٹھا تھا

زبردستی سے بھرا نکاح مبارک ہو، وہ کھڑے ہوتے ہی پُرجوش انداز میں کہتے روم سے باہر آیا تھا

مولوی نے نکاح پڑھانا شروع کیا تھا، مہراز زیاد جو اپنے مینجر اور دوست کے ساتھ ہمراہ تھا

آرام سے بیٹھا مولوی کے پوچھنے پر قبول ہے کرتا گیا اور تیزی سے پیپرز سائن کرتے کاروائی ختم کی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابھی تم آزاد ہو۔۔۔! وہ سب کو فارغ کرتے روم میں داخل ہوتے عبادت کو کھول دو ٹوک بولا

عبادت تیزی سے اٹھتے کھڑے ہوئی تھی لال چہرہ آنسوؤں کے نشان گالوں پر پکڑے مہراز زیاد کو کھونے پر مجبور کر رہے تھے۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے ایسے نکاح کرنے سے میں یہ قبول کر لوں گئ ۔۔۔؟

عبادت جو غصے سے بھرے لہجے میں بولی تھی کھا جانے والی نظروں سے گھورا

تمہارے ماننے سے یا نا ماننے سے کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔! تم اپنے قابل ذہین میں یہ بات بٹھا لو

ویسے بھی مجھے ابھی تم سے اس بات پر کوئی بحث نہیں کرنی، مہراز نے صاف گویا تو عبادت مزید غصے میں آئی

اگر گھر جانا چاہتی ہو تو فوراً سے میرے پیچھے چلتی گاڑی میں بیٹھو سمجھ گئی وہ دوٹوک بولتے آرام سے روم سے نکالتا چلا گیا تو عبادت گھر کا سوچتے غصے کو کنڑول کرتے

دماغ سے سوچتے بڑھی، وہ جانتی تھی ابھی بحث کر کہ کوئی فائدہ نہیں ہونے والا

جو کرنا ہے گھر جا کر بھی کیا جا سکتا ہے، اسی لیے اپنا غصہ ایک طرف رکھتے وہ گئی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حامد ابھی کہ ابھی تھانے جاؤ اور مہراز کے خلاف پرچہ کٹوا کر آؤ ابھی سب ناشتے کے ٹیبل پر اکٹھا ہوئے تھے کہ مصفطی شاہ جو تکلیف میں تھے

فیصلہ لے چکے تھے، حامد چونکا تھا جبکہ باقی سب نے بھی دیکھا تھا، بھائی صاحب آپ یہ کیا بول۔۔۔۔؟

میں جو بول رہا ہوں ٹھیک بول رہا ہوں ایک رات گزر گئی ہے، عبادت اسکے ساتھ ہے، نجانے وہ بچی کس حال میں ہو گئی۔۔۔؟

اس سے پہلے طلال شاہ اپنی بات مکمل کرتے مصفطی شاہ نے درمیان میں ہی ان کو ٹوکا تھا

وہ خاموشی سے سن گئے تھے کیونکہ وہ بھی جانتے تھے کہ ان کے بھائی جو بول رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک ہے

آپ کی بات ٹھیک ہے بھائی صاحب مگر ایسے مہراز کے خلاف کچھ بھی کرنا اچھا نہیں رہے گا۔۔۔! حامد دھیرے سے بولا تھا کہ مصطفی شاہ نے فورا سے سر نا میں ہلایا

سب کچھ ختم کر دیا ہے اس لڑکے نے۔۔۔! اس نے مجھے سب کی نظروں میں ایک بار پھر گرا دیا ہے

مجھے لگا تھا اب وہ سمجھ دار ہو گیا ہے ایک بیٹی کا باپ بن گیا ہے عقل آ گئی ہو گی

مگر۔۔۔؟ وہ کہتے سانس لینے کے لیے روکے تھے، میں غلط تھا وہ ابھی بھی سمجھ دار نہیں ہوا

میں اُسکو اس حرکت کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گا، اُسکے خلاف اغواء کرنے کا کیس درج کرواو

وہ کسی بھی ہمدری کے لائق نہیں ہے وہ غصے سے گرج دار آواز میں بولے جس سے سبھی ڈرے اور حیران ہوئے تھے۔۔۔۔

میرا اس سے ہر رشتہ ختم ہو گیا وہ تکلیف سے بولے ہی تھے کہ افیشن بیگم کا دل بٹھا، وہ ماں تھی کیسے یہ سب برادشت کرتی، پہلے بھی کہاں ابھی مہراز اور مصطفی شاہ میں سب کچھ ٹھیک تھا کہ وہ ابھی ایک بار پھر درمیان میں کھڑی ہوئی

پاپا مہراز بھائی آ گئے۔۔۔! ابھی حامد کچھ بولتا کہ ہما جو کیچن میں تھی کھڑکی سے باہر گھر میں گاڑی کو داخل ہوتے دیکھ خوشی سے بھاگتے ڈرائینگ ٹیبل تک آئی تھی

سب اک دم سے اٹھے تھے زاہیان، حامل جو اوپر تھے، روم میں وہ بھی گاڑی کو دیکھ نیچے کی طرف لپکے

چاچو۔۔۔۔۔!!! عبادت جو گاڑی سے بنا دیر کیے نکل گھر میں بھاگتے داخل ہوئی تھی سامنے ہی اپنے چاچو کو آتے دیکھ ٹوٹ گئی تھی

جبکہ جو آنسو وہ پی لینا چاہتی تھی اپنے گھر والوں کو دیکھ آنکھوں سے گرے تھے وہ بھاگ کر ان کے سینے سے لگی تھی، حامد کو جیسے سکون ملا تھا

سب کی آنکھیں نم ہوئی تھی، عبادت توں ٹھیک تو ہے نا۔۔؟ میں بہت گھبرا گیا تھا میری بچی۔۔۔! طلال شاہ بھی عبادت کے قریب آئے تھے اسکے سر پر محبت سے بھرا ہاتھ پھیرتے گویا۔۔۔۔

زاہیان حامل بھی عبادت کے قریب آتے روکے تھے،اس سے پہلے کوئی بھی کچھ بھی بولتا مہراز زیاد کو پیچھے ہی گھر میں داخل ہوتے دیکھ سب کے چہرے غصے سے لال ہوئے

السلا علیکم۔۔۔۔۔! وہ بے نیازی سے چل کر آتے سب کو مزید طیش دے گیا

حامد جو عبادت کو خود سے لگائے ہوئے تھے مہراز کے سلام پر نظریں سامنے موجود نوجوان پر ماخوذ کی

چاچ۔۔۔۔۔و۔۔۔۔۔چاچو

چٹاح۔۔۔۔۔۔

چٹاح۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے مہراز چاچو بول پاتا مصفطی شاہ نے رکھ کر تھپڑ مارتے اُسکو آسمان سے زمین پر پھینکا

زاہیان، حامل جواُسکی طرف بڑھنے والے تھے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ گئے

تیری ہمت کیسے ہوئی ہماری بیٹی کو کڈنیپ کرنے کی۔۔۔۔؟تجھے شرم نا آئی یہ کام کرتے ہوے۔۔۔۔؟بتا مجھے اور کتنا گرنے والا ہے توں۔۔۔؟ مصفطی شاہ غصے سے گرجدار انداز میں گرجتے مہراز زیاد کو کالر سے پکڑ گئے تھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تیری ہمت کیسے ہوئی ہماری بیٹی کو کڈنیپ کرنے کی۔۔۔۔؟تجھے شرم نا آئی یہ کام کرتے ہوے۔۔۔۔؟بتا مجھے اور کتنا گرنے والا ہے توں۔۔۔؟ مصفطی شاہ غصے سے گرجدار انداز میں گرجتے مہراز زیاد کو کالر سے پکڑ گئے تھے

سب فکر سے ان کے قریب ہوئے تھے، حامد ابھی کہ ابھی پولیس کو کال کرواور اُسکو اندر کرواو

اس سے پہلے مہراز کچھ بولتا یا کوئی اور کچھ کہتا وہ سپاٹ سے بھرے انداز میں بھڑکے

سب کو جھٹکا لگا تھا، مہراز نے جھکی نظریں اٹھائی تھی اور سامنے موجود اپنے باپ کے چہرے کو تکا تھا

سونیا عبادت کو لیتے وہاں سے سیدھی روم کا رک کر گئی تھی، بھائی صاحب آپ چھوڑیں اس کو

میری بات سنے۔۔۔۔! حامد نے آگے ہوتے مہراز کا کالر چھڑوایا تھا زاہیان حامل نے دانت پیسے تھے

نہیں حامد اُسکو چھوڑنا نہیں، یہ لڑکا اپنی حرکتوں سے کبھی بھی باز نہیں آسکتا ہے چھ سال پہلے بھی اس نے اپنی مرضی چلائی تھی اور مجھے اپنے بھائی کے سامنے شرمندہ کیا تھا

کتنا کہا تھا کہ طلاق مت دو عبادت کو۔۔۔! وہ درد سے پٹے تھے سب کے زخم جیسے تازہ ہونا شروع ہوئے تھے

لیکن تب اس پر محبت کا بھوت سوار تھا جو تین سال بعد ہی اتار گیا، اور آج ایک بار پھر اس نے مجھے شرمندہ کر دیا

کیا بگاڑ ہے عبادت نے جو یہ ایسے اسکے ساتھ کھیلتا ہے اُسکو کس نے حق دیا اُسکو اغواء کرنے کا۔۔۔؟

وہ دھاڑتے بولے تو سب نے مہراز کی طرف دیکھا، ایم سوری۔۔۔اس سے پہلے آگے کوئی اور کچھ بولتا مہراز نے خود کی حالت کو درست کرتے دو ٹوک بولا تھا

سب نے قہر بھری نظر سے اُسکو گھورا، جانتا ہوں میں نے جو کیا وہ بالکل بھی اچھا نہیں تھا

مجھے اچھے سے پتا ہے کہ آپ سب پریشان ہو گئے تھے، میں نے عبادت کو کڈنیپ اس لیے کیا تھا تاکہ اُس سے نکاح کر سکوں۔۔۔۔

وہ بے نیازی سے اندازہ میں بولا، توسب بیٹھے لوگ شاک ہوتے حیران ہوئے اب وہ اس سے آگے کچھ اور کر بھی نہیں سکتے تھے

افیشن بیگم کی حالت غیر ہونا شروع ہوئی تھی وہ صدمے سے ویسے ہی بیٹھے رونا شروع ہوئی تھی ان کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ان کا بیٹا کیا کر رہا ہے میں نے عبادت سے نکاح کیا اور سیدھا اور یہاں آپ سب کے پاس۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔۔۔! کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔؟ اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا اب کے طلال شاہ کا ہاتھ اٹھا تھا

حامد جو جانے کس سوچ میں جا چکے تھے ان کے تھپڑ سے ہوش میں آئے تھے، زاہیان حامل بھی طیش میں قریب ہوئے تھے جیسے ابھی بس کوئی بڑا حکم دے اور وہ مہراز کو مارنا شروع کریں

وہی بول رہا ہوں چاچو جو سچ ہے وہ جانتا تھا کہ اسکے ساتھ کچھ ایسا ہی ہو گا اسی لیے صاف دھیمے انداز میں جواب پاس کیا

عبادت کہاں ہے۔۔۔؟ حامد نے عبادت کا پوچھا کہ پریزے اوپر کی طرف بھاگی

اگر آپ سب کو یقین نہیں آرہا تو آپ سب ایک بار نکاح کے پیپرز دیکھ سکتے ہیں۔۔۔! وہ سب کے چہرے سرد پڑتے دیکھ تنک کر گویا

ساتھ ہی پیپرز ان کی طرف بڑھائے، یہ سچ نہیں ہے۔۔۔۔!! اس سے پہلے کہ مہراز کچھ بولتا عبادت جو سڑھیوں سے آتے دیکھ چکی تھی

چیختے سب کو اپنی طرف متوجہ کر گئی، وہ تیزی سے اپنے چاچو کے قریب آئی تھی اور پیپرز کو ہاتھ میں لیتے پھاڑتے سب کو مشکل میں ڈالا

مہراز کا چہرہ پر سکون سا جیسے اُس پر ہنسا تھا، میرے پاس اور کاپی موجود ہے اس کی جتنی چاہوں پھاڑ دینا مجھے کوئی اعتراض نہیں

مہراز عبادت کے چہرے پر غصہ دیکھ آرام سے گویا، چاچو اس نے میرے ساتھ زبردستی کی۔۔۔! عبادت اُسکو وفعہ کرتے اپنے چاچو کے قریب ہوئی

چاچو آپ اس سے اتنا پوچھ لیں کہ نکاح ہوا ہے یا نہیں مہراز سب تہ کیے ہوئے تھا کہ اُسکو لیسے سب کچھ کرنا ہے

عبادت مجھے صاف صاف بتاؤ بیٹا جو مہراز بول رہا ہے کیا وہ سچ ہے نکاح ہوا تمہارا وہ بھی اس سے طلال شاہ اُسکو اپنی طرف متوجہ کرتے شفقت سے پوچھ گئے

میں یہی تو بول۔۔۔! پوچھیں اس سے کیا نکاح کے پیپر زپر اس نے سائن کیے کہ نہیں۔۔؟ مہراز ایک بار پھر سے درمیان میں آیا۔۔۔۔

عبادت جانتی تھی کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے، عبادت بتاؤ مجھے کیا پیپر ز سائن کیے تم نے۔۔؟ حامد کو مہراز کی باتیں مشکل میں ڈال رہی تھی

ہاں کیے مگر اس نے میرے ساتھ زبرد۔۔۔۔۔!! سن لیا چاچو صاف ہو گیا ۔۔۔۔؟ ابھی عبادت کی بات مکمل بھی نا ہوئی تھی کہ مہراز نے بلند آواز میں بولتے سب کو حیران کن کیا

حامد عبادت کے منہ سے ہاں سن ہی خاموش ہو چکے تھے ان کے پاس جیسے کوئی بھی بات کرنے کے لیے الفاظ نا رہے تھے۔۔۔۔

میں نے جو کیا اپنے اور اپنی بیٹی کے لیے کیا، میں نے آپ سب سے بات کی تھی مگر آپ سب نے مجھے سمجھا نہیں یہ اُسکا نتیجہ ہے۔۔۔۔

مہراز دوٹوک بولا تھا اور آرام سے سب کو ایک نظر دیکھ گھر سے باہر کی طرف روانہ ہوا

☆☆☆

کیا سمجھتے ہیں۔۔۔وہ۔۔۔؟جب مرضی وہ میری آپی کے ساتھ کھیل سکتے ہیں۔۔۔؟

پریزے کو جو غصہ مہراز پر تھا وہ زایان کی صورت میں اس پر نکلا، وہ جانتا تھا یہی وجہ ہے کہ ریان نے بھی اس کو منہ نہیں لگایا(ریان پریزے کا بھائی) جو بھائی نے کیا اس میں میری کیا غلطی ہے۔۔؟وہ نا سمجھی سے اُسکو دیکھتے بولا

تمہاری یہ غلطی ہے زایان شاہ کہ تم مہراز زیاد کے چھوٹے بھائی ہو، کہاں نا مجھے تم سے کوئی بھی بات نہیں کرنی، پریزے کو چڑ ہوئی

ایک منٹ۔۔۔۔!اس سے پہلے وہ جاتی وہ اُسکا نازک سا ہاتھ گرفت میں لے گیا

کیا مطلب ہے تمہارا کہ بھائی ہوں۔۔۔۔؟مس پریزے زیادہ ہوا میں اڑنے کی ضرورت نہیں، مجھے نہیں لگتا میرے بھائی نے کچھ غلط کیا ہے

ان کی زندگی ہے وہ جیسے جینا چاہتے ہیں جی سکتے ہیں، ہاں یہ غلط ضرور ہے کہ انہوں نے سب بڑوں کے بنا نکاح کیا لیکن عبادت آپی کو اپنی زندگی میں شامل کرنا مجھے نہیں لگتا کہ غلط کیا ہے بھائی

ہو۔۔۔۔! وہ اک دم سے ہاتھ نکالتے دور ہوئی تھی، اب سمجھ میں آیا کہ تم ایسے مجھ سے کیوں بھاگتے ہوتے تھے

ایسے تو تمہیں ہمارا نکاح ہونا بھی غلط نہیں لگ رہا ہوگا۔۔۔؟ کیا خیال رکھتے ہیں اس بات پر، ذرا روشنی ڈالیں گئے آپ مسٹر زایان شاہ۔۔۔؟

پریزے لڑائی کی فوم میں آئی تھی وہ دانت پیستے دبی آواز میں بھڑکی کلاس روم خالی تھا

عبادت آپی کی بات میں ہماری بات کہاں سے آگئی۔۔۔؟ وہ الجھا تھا جبکہ اُسکو پریزے پر غصہ آنا شروع ہوا تھا

وہاں سے ہی آئی ہے جہاں سے تمہارا بھائی ہماری زندگیوں میں داخل ہوا ہے۔۔۔! بتاؤ مجھے تم ہمارے نکاح کا کیا سوچتے ہو۔۔۔؟

مجھے اب سمجھ آئی جیسے تمہارے بڑے بھائی نے سب کے سامنے میری عبادت آپی کا تماشہ بنایا

ویسے ہی تم بھی میرا تماشہ بنانا چاہتے ہو۔۔۔؟ ٹھیک کہاں نا۔۔۔؟ کیا بولی جا رہی ہو۔۔۔؟ دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔؟ زایان کا غصے سے برا حال ہوا تھا

وہی بول رہی ہوں جو تمہارے دل میں ہے، پریزے دوٹوک بولی، دیکھو پریزے تم مجھے غصہ دلا رہی ہو۔۔۔؟

بس کرو۔۔۔! اب ایک بھی لفظ نا بولنا جاؤ یہاں سے۔۔۔! وہ سپاٹ ہوا تھا جبکہ منہ موڑتے دوسری طرف پھیرا تھا

زایان مجھے جتنا جلدی ہو سکے تم سے طلاق چاہیے، تم ابھی کہ ابھی مجھے طلاق دو اسلام میں تو اگر مرد منہ سے طلاق دے دے تو مان لی جاتی ہے پریزے تیزی سے بولی تھی جیسے ہی سوچ آئی، وہ ڈر چکی تھی کہ ایک طرف عبادت کی زندگی میں چلتے طوفان سے سب پریشان ہیں

کہیں زایان بھی سب کے سامنے نکاح والی بات نا لے آئے، پریزے بکواس نا کرو میرے ساتھ

اور ایک بات اچھے سے سن لو، کیا کہا تھا ابھی کہ میں بھی اس نکاح کو سامنے نا لے آوں۔۔؟

ٹھیک سوچا تم نے، میں یہ نکاح ختم نہیں کرنا چاہتا۔۔۔!! سمجھ آ رہی ہے میں کیا بول رہا ہوں۔۔۔؟

پلے پڑا کچھ یا پھر ہمشیہ کی طرح سر سے گزر گیا۔۔۔؟ وہ اسکے سر پر چت لگاتے گویا پریزے کو اُسکی بات ساکت کر گئی تھی وہ اپنی بات بولتے آرام سے گیا تھا

پریزے کو خود پر حیرانگی اور رونا آیا تھا وہ کہاں پھنس گئی تھی اُسکو کچھ سمجھ نا آیا تھا، کاش اس دن میں مر جاتی مگر اس سے نکاح نا کرتی

وہ اپنا سر پڑے وہی بیٹھی تھی، جبکہ آنسو خود سے گرنا شروع ہوئے تھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حامد تمہیں جو اچھا لگے وہ کرو، مجھے معاف کر دو کہ میرے بیٹے کی وجہ سے ایک بار پھر تم سب کو شرمندہ ہونا پڑا

اس لڑکے نے مجھے پورے خاندان کے سامنے ذلیل کر کہ رکھ دیا میں کس کس کو جواب دو۔۔؟

مصفطی شاہ کی آنکھیں بھری تھی، مہراز نکاح کرنے کے بعد ایک بار بھی کسی سے بات کرنے نا آیا تھا

وہ اپنی کسی میٹنگ کی وجہ سے کراچی چلا گیا تھا جس وجہ سے کسی کو بھی موقعہ نا ملا تھا اس سے بات کرنے کا

طلال شاہ جانتے تھے ابھی کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا اسی لیے ایک بار پھر سے اپنی آپا ریحانہ کی بات کو مانتے ہوئے حامد سے بات کی

کہ نکاح ہو چکا ہے عبادت کا اب جیسے بھی ہو وہ ایک بار پھر سے مہراز کے نکاح میں جا چکی ہے

انہوں نے اُسکو سمجھایا کہ ہم بڑے ہیں اور ہمیں بچوں کے بارے میں سوچنا ہوگا، اسی لیے وہ لوگ ایک بار پھر سے سب کچھ بھول اپنے بڑے بھائی کے گھر آئے تھے

تاکہ ان سے مشورہ کیا جاسکے، مصفطی شاہ دل میں بہت خوش ہوئے تھے کہ ان کے بھائیوں نے اُسکی اولاد کی غلطی کو معاف کر دیا ہے لیکن ابھی شادی والی بات پر وہ بھڑکے تھے

کیونکہ اب وہ نہیں چاہتے تھے کہ مہراز کی ضد پوری کی جائے، حامد مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں وعدہ کرتی ہوں عبادت اس گھر میں راج کرے گئ

اب بس جتنی جلدی ہوسکے پورے خاندان کے سامنے شادی کا فنکشن رکھ عبادت کو ہمیں دے دو

افیشن بیگم خوشی سے بولی تھی، بھائی آپ فکر نہیں کرے جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا حامد مہراز سے خود بات کرلے گا طلال شاہ اپنے بھائی کو روتے دیکھ ان کے قریب ہوئے تھے

جو کرنا ہے کرو مگر میری ایک بات اچھے سے سب لوگ سن لو میں اُسکو اس غلطی کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گا

اگر اس نے عبادت کے ساتھ یہ نکاح نا کیا ہوتا تو میں اُسکو اس گھر میں کبھی آنے نا دیتا

وہ دوٹوک بولے تھے اور اٹھ کر جا چکے تھے، حامد سر جھکائے مایوسی سے ویسے ہی سوچ میں پڑے تھے

وہ جانتے تھے ابھی عبادت کا سامنا کرنا باقی ہے، وہ اگر ابھی سوچ رہے تھے تو بس اُسکا سوچ رہے تھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایم سوری چاچو۔۔۔۔! میں آپ کا دل دکھنا نہیں چاہتا تھا لیکن آپ سب نے میرے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں چھوڑا تھا

مگر میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں چاچو عبادت کو ہمشیہ خوش رکھوں گا اُسکو کبھی بھی کوئی بھی تکلیف نہیں دوں گا

مہراز حامد کے سامنے نیچے بیٹھا گویا حامد نے غور سے اُسکو دیکھا تھا، حامد نے مہراز کو فون کر کہ خود بلایا تھا لاہور تا کہ وہ بات کر سکے

حامد کچھ ٹھیک نہیں تھے اسی لیے مہراز کو گھر پر بلایا، مہراز میں تم پر یقین !!!!۔۔۔۔

چاچو آپ نے یہ سب کرنے سے پہلے ایک بار بھی مجھ سے پوچھنا مناسب نا سمجھا۔۔۔؟ ابھی حامد اپنی بات مکمل کرتے کہ عبادت اک دم سے سپاٹ بولتی وہاں ان پر بھڑکی

حامد اٹھے تھے جبکہ مہراز بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا، مقابل نے غور سے سامنے موجود ہستی کو دیکھا تھا

درد ہی درد تھا چہرے پر غصے سے لال آنکھیں ہوئی تھی آج وہ پورے دو ہفتے بعد اُسکو دیکھ رہا تھا

میں اس نکاح کو نہیں مانتی، وہ مہراز کو دیکھ سپاٹ ہوتے چیخی تھی اور وہاں سے گئی تھی حامد ایک مہراز کو دیکھ عبادت کے پیچھے ہی لپکے تھے

مہراز جانتا تھا ایسا ہوگا اسی لیے آرام سے بیٹھا تھا، عبادت میری بات سنو بیٹا

حامد اُسکو روم میں جاتے دیکھ تیزی سے چلتے پیچھے ہی داخل ہوا تھا

سونیا بھی پیچھے ہی لپکی، دیکھو بیٹا جو بھی فیصلہ کرو سوچ سمجھ کر کرو نکاح ہوا ہے کوئی مذاق نہیں حامد اسکے پاس صوفے پر ہمراہ ہوئے تو وہ اٹھتے بیڈ پر بیٹھی وہ جانتی تھی سب اُسکو ایسے سمجھائے گئے

میری بات آپ کو سمجھ کیوں نہیں آرہی چاچی جب میں نے کہہ دیا، کہ میں اس نکاح کو نہیں مانتی تو آپ مجھے ایسے راضی کیوں کر رہی ہیں، کیوں خود کو بھی پریشان کر رہی ہیں اور ساتھ ہی مجھے بھی مجبور کر رہی ہیں کہ میں آپ سے ایسے بات کروں، وہ تکلیف میں کرب کے عالم میں بہت

مشکل سے کہہ پائی تھی, کیونکہ رونے کی وجہ سے پہلے ہی اسکی آنکھیں لال ہو چکی تھی

جب سے نکاح ہوا تھا تب سے سونیا اُسکو ہر روز سمجھنے آتی تھی عبادت کا ایک ہی جواب تھا اور وہ صرف انکار

جبکہ اسکے چاچو خاموش بس اسکی اور اپنی بے بسی پر اپنی ہی سوچوں میں کہیں گم تھے

کیونکہ وہ اچھے سے اس کے انکار کی وجہ جانتے تھے لیکن اب اس نکاح کو فراموش بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اور یہی بات وہ کب سے اسکو سمجھنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے، جو وہ بالکل بھی سمجھنے کے لیے تیار نا تھی

دیکھو..... عبادت بیٹا چاچی اسکی ہر پریشانی کو اچھے سے جانتی تھی پھر بھی وہ ہمت کرتی اسکی طرف گئی اور پیار سے اسکو پکارتی پاس ہی بیٹھی

چاندہ، تم سمجھ کیوں نہیں رہی؛ تمہارا نکاح ہو چکا ہے بیٹا..... اور نکاح.....؟؟؟؟

تو.....؟؟؟چاچی کیاہو گیااگر میرا نکاح ہو گیاہے تو ویسے بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سب میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں، وہ کتنی مشکل سے منہ سے یہ الفاظ نکال رہی تھی وہ وہی جانتی تھی

عبادت.....بیٹااس نکاح کو فرمواش نہیں کیا جاسکتا، تمہیں پتاہے اس

..... سے

کہانا مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مجھ پر اس نکاح کے ختم ہونے پر ایک بار پھر داغ لگے گا، ویسے بھی جہاں اتنے داغ لگے ہوئے ہیں وہاں ایک اور آجائے گا تو کیاہو جائے گا،

کتنی بار بول چکی ہوں کہ اس نے میرے ساتھ زبردستی کی آپ سب کو سمجھ کیوں نہیں آرہا۔۔۔؟اس نکاح کا کوئی مطلب نہیں ہے

وقت کے ساتھ یہ بھی برداشت کرلوں گئی، وہ ایک دم سے اپنی چاچی کے پاس سے اٹھتی کھڑی کی طرف گئی جبکہ اسکی آنکھوں میں سے آنسوؤں

کی قطاریں بارش کا منظر پیش کر رہی تھی پر پھر بھی وہ آج ہمت سے سب کو لاجواب کر رہی تھی

جیسے وہ بول رہی تھی لگتا نہیں تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو چھوٹے سے چھوٹے درد پر روتی تھی، لیکن وقت نے اسکو ایسے بنا دیا تھا

چاچو.....میں ایک اور داغ تو برداشت کر سکتی ہوں پر اس شخص سے نکاح نہیں عبادت بے بسی سے بہت آہستگی سے بولی

حامد.....؟؟؟؟

جیسے چاچی نے سامنے دیکھا حامد بیٹھے ہی زمین پر گرتے چلے گئے، چاچو عبادت تیزی سے کہتی ان کی طرف لپکی تو روم کے باہر سے اچانک کوئی طوفان کی طرح اندر آیا

چاچو.....کہتے ہی زور سے سب کو آواز دی چاچی ہمیں چاچو کو جلدی سے ہوسپٹل لے جانا ہو گا مقابل نے سامنے بیٹھی عبادت کو غصے سے دیکھتے کہتے.....---

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چاچو۔۔۔!!ابھی سب ہیسپتال پہنچے تھے کہ ڈاکٹر حامد کو آئی سی یو میں لے گئے کیونکہ اُسکو اٹیک آیا تھا

عبادت ڈاکٹر کو حامد کو لے جاتے دیکھ روتے نیچے گرنے کو ہوئی اس سے پہلے وہ گرتی زاہیان اُسکو بازو سے تھامے اپنے ساتھ لگائے بینچ پر بیٹھا گیا

مہراز زیاد جو خود پریشان تھا سامنے کا منظر دیکھ آگ میں جلا غصہ چہرے پر صاف عیاں ہو رہا تھا

عبادت کچھ نہیں ہو گا چاچو کو۔۔۔! چلو میرے ساتھ زاہیان اُسکو اٹھاتے وہاں سے گیا تو مہراز نے کھا جانے والے انداز میں گھورا

دوسری طرف حامل اپنی ماں کو گلے لگائے حوصلہ دینے میں مصروف ہوا، ابھی تک ڈاکٹر کی طرف سے کوئی اطلاع کیوں نہیں آ رہی۔۔۔؟

طلال شاہ جو کب سے اپنے بڑے بھائی مصطفی شاہ کے ساتھ براجمان تھے
اک دم سے اٹھتے سبھی لڑکوں کی طرف لپکے
کیونکہ وہ سب پہلے ہسپتال حامد کو لاتے پہنچے تھے باقی سب پیچھے بعد میں ہی
آئے تھے

چاچو ٹائم تو لگے گا نا۔۔۔! اٹیک آیا ڈاکٹر نے بتایا تھا جب تک سب کچھ
نارمل نہیں ہوتا تب تک وہ کیسے۔۔۔۔!

ڈاکٹر۔۔۔! ابھی مہراز بول رہا تھا کہ ڈاکٹر اک دم سے باہر آیا تھا، سب ان
کی طرف بے چینی سے متوجہ ہوئے

دیکھیں اللہ پر یقین رکھیں اور ان کے لیے دعا کریں، اٹیک بہت گہرا ہوا ہے
، ابھی تو سب کچھ انڈر کنٹرول ہے
مگر دھیان رہے آگے ان کو کسی بھی قسم کی پریشانی، ٹینشن کا سامنا نا کرنا
پڑے، ڈاکٹر اپنی بات کہتے آگے بڑھا تھا

سب ہی پریشان ہوتے واپس سے بیٹھے، عبادت جو ایک کونے میں خاموش کھڑی آنسو بہا رہی تھی ڈاکٹر کی بات سن مرے قدم اٹھاتے وہاں سے واش روم کی طرف بڑھی

ابھی تو خوش ہونا۔۔۔؟اس سے پہلے وہ لیڈیز واش روم میں قدم رکھتی وہ ہوا کی سپٹید لیتے اسکے سر پر ناز ہوا

عبادت اچانک سے مہراز کے قریب آنے پر چونکی تھی، یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔!

کیا ملا تمہیں ایسے کر کہ۔۔۔؟ وہ تمہارا برا تو نہیں چاہتے تھے نا۔۔۔؟

عبادت جو خود کو مجرم سمجھ رہی تھی

مقابل کی باتیں سن نظریں جھکا گئی چونکہ وہ اپنے آنسو اسکے سامنے ظاہر نئیں کرنا چاہتی تھی

ابھی رونے سے کون سا کچھ ہونے والا ہے، مہراز سے اسکے آنسو چھپ نہیں سکے

وہ سامنے حامل کو آتے دیکھ عبادت کو ویسے ہی چھوڑ واک آوٹ کر گیا،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک ماہ بعد

بھائی صاحب تو پھر آپ سب نے کیا سوچا ہے۔۔۔؟سعید یہ (عبادت کی پھوپھی)اپنے سب بھائیوں کو ساتھ میں براجمان دیکھ پوچھ گئی

حامد اب کے بالکل ٹھیک ہو چکے تھے ان کو گھر آئے ہوئے ایک ماہ گزرا چکا تھا

وہ پہلے کی نسبت کافی آرام میں تھے،ڈاکٹر نے صاف کہا تھا کہ ان کو ہر قسم کی پریشانی سے دور رکھا جائے

عبادت کافی اپنے چاچو عزیر کا خیال رکھتی تھی،وہ کافی ان کے سامنے خوش رہتی،اور ادھر ادھر کی باتیں بتاتی

آپا مجھے عبادت کے لیے مہراز قبول نہیں،حامد سب کو ایک نظر دیکھ آہ بھرتے بولا،توسب نے حیران نظریں حامد پر ڈالی۔۔۔

مطلب کیا ہے تمہارا۔۔؟ طلال الجھے لہجے میں بولے، مطلب صاف یہ ہے کہ اب صرف طلاق کے پیپر سائن ہونگے ویسے ہی جیسے نکاح کے ہوئے تھے

حامد نے دوٹوک بولتے سب کو حیران کن کیا، پاگل ہو گئے ہو۔۔۔؟ طلال شاہ اک دم سے بھڑکے

کل تک تم تو تیار بیٹھے تھے، آج اچانک کیا ہو گیا۔۔۔؟ کہیں یہ تم عبادت کی وجہ سے تو نہیں کر رہے۔۔۔؟ طلال شاہ دھیمے مگر غصے سے بولے

بھائی میں کچھ نہیں جانتا صرف اتنا جانتا ہوں اگر عبادت۔۔۔۔! چاچو مجھے آپ سب سے کچھ کہنا ہے۔ ابھی حامد کی بات پوری بھی نا ہوئی تھی کہ عبادت جو روم کے باہر کی کھڑی تھی اندر آتے بولتے سب کو اپنی طرف متوجہ کر گئی

میں جانتی ہوں یہ نکاح جیسے بھی ہوا بہت برا ہوا تھا، آپ میری وجہ سے اس سے پریشان نا ہوں،

میں مہراز سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں، عبادت جو چھوٹے چھوٹے قدم لیتے حامد کے سامنے آ بیٹھی تھی حامد نے اُسکا فیصلہ سن حیرانگی سے دیکھا

لو بھئی اب تو ماشااللہ ہماری عبادت نے بھی ہاں کر دی ہے، سعیدیہ بیگم دل سے خوش ہوئی تھی

ایسے اچانک۔۔۔؟ حامد نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبایا تھا اور پوچھا، چاچو میں نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ لیا ہے۔۔۔۔

عبادت نے ہلکی سی مسکان چہرے پر سجائی تھی، عبادت تمہیں مجھے دیکھ کر اپنا فیصلہ بدلنے کی ضرورت نہیں

چاچو میں نے مشکل سے خود کو اس چیز کے لیے تیار کیا ہے، اگر ابھی پیچھے ہٹی تو پھر سے خود کو تیار نہیں کر پاہوں گئ

اس لیے پلیز جو ہو رہا ہے ہونے دیں آپ نے کہا تھا نا کہ ایک بار میں مہراز کو موقعہ دوں تو سمجھے اس بار اُسکو پھر سے موقعہ دے رہی ہوں

عبادت دھیمے سے انداز میں بولتے حامد کو خاموش کروا گئی، میں وعدہ کرتا ہوں بیٹا کہ اس بار تم پر کسی بھی قسم کی آنچ نہیں آنے دوں گا

مصطفی شاہ جو پاس ہی موجود تھے عبادت کو دیکھ اسکے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتے بولے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادت تجھے کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟ زاہیان اپنا سر پکڑے بولا تو حامل نے بھی غور سے عبادت کے چہرے کو دیکھا

کہیں تم یہ سب پاپا کی طبیعت کی وجہ سے تو نہیں کر رہی۔۔۔؟ اس سے پہلے عبادت زاہیان کو جواب دیتی حامل نے غور سے اُسکو دیکھتے اپنا سوال داغا

تم لوگ اتنا آگے کا کیوں سوچ رہے ہو۔۔۔؟ میں کوئی بچی تھوڑی ہوں جو غلط فیصلہ لوں گئی

عبادت کوان کاایسے اتناپوچھنا غصہ دلارہاتھا، میں نے اپنی خوشی سے یہ فیصلہ لیاہے، روحی مجھ سے بہت محبت کرتی ہے

میں نہیں جانتی مہراز کے ساتھ میرا سفر کیسا گزرے گا، میں صرف اتنا جانتی ہوں جیسے بھی ہو میرا نکاح ہو گیاہے مہراز سے۔۔۔۔

ہاں ایک طرف دل میں چاچو کو لے کر فکر مند ہوں، لیکن ابھی شادی کا فیصلہ میں نے روح کو دیکھتے ہوئے لیاہے

تین دن سے وہ یہاں میرے پاس تھی، اور وہ مسلسل مجھ سے یہی بول رہی ہے کہ آنی آپ میرے ساتھ رہو گئی ہمیشہ،

دادی بولتی ہیں کچھ دن بعد آپ میرے ساتھ وہاں ہو نگی، وہ بچی بہت مصعوم ہے میں مہراز کو سزا دینے کے لیے اسکے احساس کے ساتھ کھیل نہیں سکتی

ابھی جو ہو گا آگے دیکھا جائے گا مجھے میرے رب پر یقین ہے وہ جو کرتا ہے ہمارے اچھے کے لیے ہی کرتا ہے

اگر آگے جا کر مہراز نے پھر سے وہی کیا جو اس نے پہلے بھی کیا تھا تو۔۔۔؟

زاہیان اُسکی ساری بات سنتے تیزی سے وہ پوچھ گیا

جس سے وہ جانتا تھا عبادت کو تکلیف ہو گی، حامل نے چونک کر زاہیان کو دیکھا تھا،

میں نے کہا نا زاہیان، میں نے خود کے سارے معاملے اپنے خدا پر چھوڑ دیے ہیں، اگر میری قسمت میں وہ پھر سے لکھا ہوا تو کوئی چاہ کر نہیں روک پائے گا

وہ خود کو مظبوط ثابت کرتے آرام سے بولی، تو زاہیان اُسکو ویسے ہی چھوڑ روم سے گیا وہ سمجھ گیا تھا کہ ابھی عبادت سے بات کر کہ کوئی فائدہ ہونے والا نہیں

عبادت میں نہیں جانتا کہ جو ہو رہا ہے وہ ٹھیک ہے یا غلط۔۔۔! حامل زاہیان کے جاتے ہی عبادت کے سامنے ہوا تھا

اور اُسکو کندھوں سے پکڑے خود سے لگایا تھا، صرف اتنا جانتا ہوں اور تم سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو بھی فیصلہ لو میں تمہارے ساتھ ہوں ہمیشہ ہر قدم پر

میں دعا کروں گا کہ اس بار جو بھی ہو تمہاری زندگی میں وہ سب بہت خوبصورت ہو، کبھی بھی زندگی میں تمہیں میرے ساتھ کی ضرورت پڑے مجھے بنا ڈرے بولنا

میں سب کچھ چھوڑ تمہارے ساتھ کھڑا ہو جاؤں گا، حامل اُسکو اپنے ساتھ لگائے بھائی کی طرح بولتے حوصلہ باندھ گیا

فکر نہیں کرو کچھ بھی نہیں ہو گا، ابھی فحال تم زاہیان سے بات کرو وہ ایسے ناراض رہے گا تو میں خوش نہیں رہ پاہوں گی۔۔۔۔

عبادت چہرے پر ہنسی لاتے بولی تو حامل ہاں میں سر ہلاتے زاہیان سے بات کرنے کے لیے گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

السلام علیکم چاچو۔۔۔۔۔! آپ نے بلایا۔۔۔؟ مہراز جو گاڑی سے نکلتے لان میں ان تک آیا تھا سلام پیش کرتے دریافت کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔! آؤ بیٹھو کچھ باتیں ہو جائیں۔۔۔۔! ملے بنا ہی جا رہے تھے۔۔۔؟ حامد نے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے بیٹھنے کا حکم دیا

چاچو مجھے آفس جانا تھا ویسے بھی میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا کہ آپ یہاں لان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔۔

مہراز آرام سے چیئر پر بیٹھتے ان کے سامنے ہوا، حامد نے غور سے مہراز کو دیکھا

ماشااللہ روحی کافی عبادت کے نزدیک ہو گئی ہے، حامد جو چائے پی رہے تھے مسکراتے چہرے سے بولے تو مہراز بھی لب مسکرا گیا

جی۔۔۔! وہ تو پہلے سے ہی عبادت کے قریب تھی، اور مجھے لگتا ہے یہ اچھی بات ہے ایسے دونوں میں محبت اور بڑھے گئی۔۔۔

روحی پوری طرح عبادت پر حکم چلانا شروع ہو چکی ہے رات کو بہت مشکل سے روتی ہے اُسکا بس چلے تو ساری رات عبادت کی باتیں سناتی رہے مجھے

مہراز نے مسکراتے حامد کو تفیصل سے آگاہ کیا، بچے ایسے ہی ہوتے ہیں مہراز جب تک ان کو ایسے پیار ملتا ہے وہ خوشی سے اس انسان کو آسمان پر بٹھا دیتے ہیں

لیکن جب کبھی وہی انسان پیار کی جگہ تھوڑا سا غصہ دلائے، یہی بچے اس انسان کو زمین پر لا پھینکتے ہیں

حامد دھیمے سے بولتے مہراز کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گئے، فکر نہیں کرے چاچو عبادت اور روحی میں جو پیار ہے نا وہ مجھے نہیں لگتا کبھی کم ہو گا

مہراز اچھے سے حامد کا مطلب سمجھ رہا تھا اسی لیے نرمی سے بولتے ان کو کہہ گیا

مہراز پہلے پہلے ہر شخص ایسے ہی کہتا ہے، وقت وقت کی بات ہے، جب وقت بدلتا ہے تو انسان بھی بدل جاتا ہے

حامد کے دل میں بہت سے خیال اٹھ رہے تھے، پندرہ دن بعد مہراز اور عبادت کی شادی ہونے والی تھی

حامد مہراز سے بات کرنا چاہتے تھے مگر مہراز اپنے بزنس کی وجہ سے کراچی گیا ہوا تھا جس وجہ سے ان کی بات نا ہو سکی

شادی کی تیاریاں دونوں گھرانے میں بہت اچھے سے کی جا رہی تھی، ہر کوئی اس شادی کے لیے بہت خوش نظر آ رہا تھا

روحی تو سارا دن عبادت کے ساتھ رہتی، ہر روز اُسکو چھوڑنے کے لیے ڈائیور آتا ہے آج مہراز آفس جانے سے پہلے ایسے ہی چھوڑنے کے لیے چلا آیا تھا

چاچو آپ پریشان ہیں۔۔۔؟ مہراز پل میں حامد کا چہرہ پڑھ گیا، پریشان نہیں ہوں بس کچھ الجھا ہوا ہوں

حامد نے ایک لمبا سانس کھینچا تھا، چاچو مہراز دھیمے سے انداز میں کہتے ان کے سامنے نیچے بیٹھا

یوں کے بیٹھتے ہی مہراز نے حامد کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کیا،

جانتا ہوں آپ عبادت کو بہت محبت کرتے ہیں، یہ بھی اچھے سے جانتا ہوں

کہ جو چھ سال پہلے میرے اور عبادت کے درمیان ہوا

وہ نظر انداز کرنا یا بھولنا آسان نہیں ہے، ٹھیک کہا آپ نے وقت وقت کی

بات ہے چاچو۔۔۔! لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اس بار کچھ بھی برا

ہونے نہیں دوں گا

اُسکو وہ ہر خوشی دوں گا جس کی وہ حق دار ہو گئی، یقین کرے چاچو میں اس

بار عبادت کی زندگی کو ساری خوشیوں سے بھر دوں گا

میں اسکے پاس سے ایک بھی غم گزرنے نہیں دوں گا، مہراز محبت کے

جذبات میں کہہ رہا تھا

یقین کر رہا ہوں مہراز اسی لیے تو عبادت کو تمہارے ساتھ اس رشتے میں

باندھ رہا ہوں اگر یقین نا ہوتا تو کبھی بھی اس رشتے کے لیے ہاں نا کرتا

مگر ایک بات یاد رکھنا مہراز عبادت نے اپنی زندگی میں بہت سے غم دیکھے ہیں میں چاہتا ہوں وہ اپنے ماضی کو ہمیشہ کے لیے بھول جائے

اُسکو برا کچھ بھی یاد نا رہے اُسکو اتنی خوشیاں دینا کہ وہ کروٹی باتیں برا وقت اپنے دل اور ذہین سے نکال پھینکے

حامد جو ٹھہر ٹھہر کر لفظ کو جوڑتے بول رہے تھے آخر کی بات مہراز کی آنکھوں میں دیکھتے نم بھری آواز میں بولے

فکر نہیں کرے چاچو عبادت کی زندگی بدل جائے گئی مہراز زیاد کا یہ وعدہ ہے وہ اپنا ماضی پوری طرح بھول جائے گئی

مہراز دل کے احساس میں وعدے تو کر رہا تھا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ آنے والے وقت میں تقدیر کون سا کھیل کھیلنے والی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا کر رہے ہو تم سب لوگ۔۔۔۔؟ کتنا کام سر پر پڑا ہوا ہے، زاہیان یہاں ایسے بیٹھنے سے کام مکمل تو ہونے سے رہا۔۔۔

حامد لان میں آتے غصے سے بھڑ کے تھے، زاہیان اک دم سے اٹھا تھا اور پردے لگانے والوں کے پاس گیا

عبادت کی مہندی کا فنکشن گھر کے لان میں ہی رکھا گیا تھا عبادت سب کچھ سادگی سے چاہتی تھی

لیکن پریزے لوگوں کی فرمائش پر ہلکا پھلکا سا فنکشن رکھا جا رہا تھا جس میں چند پڑوسی، خاندان والے لوگ شامل تھے

کتنی دیر ایسے ہی منہ لٹکا کر بیٹھنے والی ہے توں۔۔۔؟ عبادت جو کب سے نائلہ کو منانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی

اب کہ ہار مانتے اسکے بالکل سامنے براجمان ہوئی، نائلہ کو عبادت نے فون کر کہ بلایا تھا جب وہ آئی سامنے ہی تیاریاں دیکھ حیران ہوئی مگر جب عبادت نے بتایا کہ اُسکی شادی ہو رہی ہے وہ بھی مہراز زیاد سے۔۔۔۔! تو بس وہ دُکھی ہوئی کیونکہ آفس میں نائلہ ہی مہراز پر لائن مارتی تھی

اور ابھی اچانک سے عبادت کی شادی وہ بھی مہراز سے سن وہ صدمے میں گئی، عبادت یہ اچھا نہیں کیا توں نے میرے ساتھ۔۔۔!!

نائلہ اک دم سے منہ بگاڑتے باکی، تو عبادت نے چونک کر اُسکی طرف دیکھا، جس کا مطلب پوچھا گیا

توں جانتی تھی ناکہ میں ان پر لائن مارتی ہوں پھر بھی تم نے ان سے شادی کے لیے ہاں کر دی۔۔۔؟ نائلہ رونے والے انداز میں بولی

تو عبادت اسکے چہرے پر اداسی دیکھ ہلکے سے مسکرائی، کاش میرے بس میں ہوتا نائلہ۔۔۔۔۔

یقین کرا گر بس میں ہوتا تو ابھی اسی وقت تیرا نکاح ان سے پڑھا دیتی، لیکن ابھی کچھ نہیں ہو سکتا عبادت ہنسی کو کنڑول کرتے چہرے پر سینجدگی لاتے بولی

چل ابھی یہ ناٹک بند کر اور اپنے گھر فون پر بتادے کہ توں آج رات یہاں روکنے والی ہے، اور جلدی سے فنکشن کے لیے تیار ہو جا، آج تیرے لائن مارپرسن کی مہندی ہے

جس میں توں ڈانس تو کرے گئی نا۔۔۔؟ عبادت نائلہ کے پاس سے اٹھتے دبی مسکراہٹ چہرے سجاتے اُسکو مزید چڑھا گئی۔۔۔

عبادت کی بچی توں رک ذار۔۔۔۔۔! نائلہ اک دم سے اٹھتے عبادت کے پیچھے ہوئی عبادت ڈرتے روم سے باہر نکلی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہندی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا، اور تقریباً سب ہی آج بہت خوش نظر آ رہے تھے

سوائے چند لوگوں کے۔۔۔۔! لیکن کہتے ہیں جہاں اچھے لوگ ہوتے ہیں
وہاں بہت برے لوگ بھی ہوتے
اسی طرح بہت سے لوگ خوش تھے تو چند جلنے والے بھی شریک ہوئے
تھے
مگر اچھی بات یہ تھی ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں تھا، مہراز اور عبادت ایک
ہی خاندان کے بچے تھے تو بس مہندی کا فنکشن ایک ساتھ ہی رکھا گیا
مہراز کو پہلے ہی لان میں اسٹیج پر بٹھایا گیا تھا، کچھ دیر بعد ہی عبادت کو لانے کا
حکم لڑکیوں کو بھیجا
ابھی مہراز ولید کی کال فون پر آتے دیکھ صوفے سے کھڑا ہوا تھا کہ سامنے
سے آتا لڑکیوں کا ٹولا دیکھ مقابل کی نظریں عبادت پر ٹھہری
مہراز کا دل زور سے دھڑکا، بھائی ہاتھ کرو آگے۔۔۔۔! اس سے پہلے وہ
مزید کھوتا پریزے جو عبادت کے آگے آگے چل رہی تھی

اسٹیج پر قدم رکھتے مہراز کو پکار ہوش میں لا گئی، مہراز نے کتنی مشکل سے نظروں کا زوایہ بدلا تھا وہ اس پل وہی جانتا تھا۔۔۔۔

اُسکا دل اک الگ ہی دھن پر بجا، عبادت سر تجھے بہت غور سے دیکھ رہے ہیں۔۔۔! نائلہ جو عبادت کے ساتھ ہی قدم سے ملاتے قدم چلی آ رہی تھی

مہراز کو نظریں گھوماتے دیکھ تیزی سے عبادت کے آغوش اتار گئی، عبادت نے نائلہ کی بات سن نظریں مزید نیچے جھکائی

سب لڑکیاں اسٹیج کے قریب پہنچی ہی تھی کہ مہراز نے آداب بھرے لہجے میں اپنا ہاتھ عبادت کے سامنے پھیلایا

ناچاہتے ہوئے بھی عبادت کو مہراز کا چہرہ دیکھنا پڑا، دونوں کی پل بھر کے لیے نظریں ملی تھی

مہراز کا دل اُسکی ایک نظر دیکھ ہی خوشی سے جھوم اٹھا، عبادت نے آس پاس کا ماحول دیکھ آرام سے اپنا ہاتھ مہراز کے بڑھائے ہاتھ پر رکھا مقابل نے خوشی سے تھاما تھا

کتنے ہی چاہنے والوں نے محبت سے دونوں کو دیکھا تھا، عبادت کی آنے والی زندگی کے لیے ہر کوئی دعا گو ہو رہا تھا۔۔۔۔

ایک منٹ ماما۔۔۔۔!! سونیا جو مہندی کی رسم شروع کرنے کے لیے آگے بڑھی تھی پریزے کی آواز پر اُسکو گھورا

اس بار سب سے پہلے عبادت آپی کو مہندی میں لگاؤ گئی، پریزے آگے ہوتے سب کو مسکرانے پر آمد کر گئی،

ارے۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا سونیا بچی کو پہلے لگانے دو، اس سے پہلے سونیا پریزے کو کچھ کہتی آفیشن بیگم جو خوشی سے بھری بیٹھی تھی بولی تو سونیا ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھ پیچھے ہوئی

آداب۔۔۔۔۔۔۔!پریزے جواپنی خوشی سے عبادت کے ہاتھ پر مہندی رکھتے مٹھائی کواٹھارہی تھی۔زایان کاآداب سن تیکی سی نگاہ اسکے اوپر سے گزاری

اپنی ہونے والی خوبصورت بھابھی کو مہندی میں بھی لگاؤں گا،زایان اونچی آواز میں بولتے پریزے کے ساتھ ہی براجمان ہوا،پریزے نے کھاجانے والی نظروں سے مقابل کو گھوراوہ اُسکی گھوری کواگنور کرتے عبادت کے قریب ہواتھا

عبادت آپی۔۔۔!اب تومیں آپ کوپورے حق سے بھابھی بول سکتاہوں نا۔۔۔؟؟زایان جو عبادت اور مہراز کے بالکل سامنے نیچے بیٹھ چکا تھا مہندی عبادت کے ہاتھ پر رکھتے دھیرے سے گویا،عبادت نے جھکائی پلکیں اٹھائی تھی اور سامنے بیٹھے زایان کو دیکھا تھاکتناکچھ ایک ساتھ ماضی کا یاد آیاتھا

آپ جانتی ہیں نا آپ میری فیورٹ بھابھی تھی۔۔۔؟امید کرتا ہوں میری پیاری بھابھی کو پرانہ وقت یاد آیا ہو گا، زایان جو سرگوشی سے بول رہا تھا پریزے کو بہت کچھ یاد کروا گیا تھا مہراز جس کو کچھ بھی خبر نا تھی چونک کر ایک نظر اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھا تھا

آج بھی عبادت آپی میں وہی ہوں جہاں چھ سال پہلے تھا مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اوپر والا ایسا اتفاق ہماری زندگیوں میں لکھ دیں گئے

جیسے بھی ہو میں بہت خوش ہوں، زایان اب کے مٹھائی عبادت کے سامنے کر گیا عبادت کی نظریں جو جھلکنے کیلئے تیار ہوئی پڑی تھی اسکے ہاتھ سے مٹھائی کھاتے عبادت نے خود کو کنڑول کیا تھا

وقت بھی کتنا بڑا سبق ہمیں دیتا ہے۔۔۔! پریزے مہراز اور عبادت کو ایک ساتھ دیکھ سوچ اٹھی تھی، اگر زایان بیٹا تمہاری رسم ادا ہو گئی ہو تو ہم بڑے بھی اپنی رسم کر لیں۔۔۔؟

پریزے کے پیچھے ہٹتے ہی سونیا بیگم آگے ہوئی تھی زایان بھی جلدی سے اٹھا تھا کیوں نہیں چاچی۔۔۔وہ مسکراتے وہاں سے گیا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جی بھائی آپ نے بلایا۔۔؟زایان اپنے بھائی کے سامنے آتے آہستہ آواز میں پوچھ کھڑا ہوا

مہندی کے دوران تم عبادت سے کون سی ماضی کی بات کر رہے تھے ۔۔۔؟مہراز دوٹوک پوچھ گیا

زایان چونکا تھا جبکہ اپنے بھائی کو ایک نظر دیکھا تھا،وہ۔۔۔بھائی۔۔۔۔!

زایان الجھا تھا

کہ بتائے یا نہیں کہیں غصہ ہی نا کرنا شروع کر دیں،زایان اپنی سوچ میں پڑا تھا،کہاں گم ہو گئے۔۔۔؟جلدی سے بتاؤ۔۔۔۔۔

وہ سپاٹ سے گویا زایان تیار ہوا تھا بولنے کے لیے،بھائی اس بات کا کوئی فائدہ تو نہیں ہے،ماضی کی ایسے ہی شیطانی بھرا سما تھا

زایان کو بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا کہ بات کہاں سے شروع کرے اسی لیے گھبراتے دھیرے سے گویا

مہراز نے آنکھیں پھاڑ اُسکو گھورا، اچھا ابھی بتاتا ہوں وہ پل میں ڈرا تھا سا تھ ہی فوراسے بولا

بھائی چھ سال پہلے جب عبادت آپی اور آپ کے نکاح کا مجھے علم ہوا تھا تب میں عبادت آپی کو بھابھی کہتے چھڑاتا تھا، بہت تنگ کرتا تھا میں عبادت آپی کو

پھر جب آپ دونوں کا رشتہ ختم ہوا سب کچھ بدل گیا بس اسی لیے آج وہ دن ایک بار پھر سے زندگی میں دیکھ عبادت آپی کو یاد کروانا چاہا تھا

زایان اپنے خیال میں خوشی سے بول گیا تھا مہراز بھی ماضی کے وقت میں گم ہوا، کاش میں تب ایک بار۔۔۔۔۔ صرف ایک بار عبادت سے مل لیتا

!!۔۔۔۔!کاش۔۔۔

مہرازنے درد سے آہ بھرتے سوچا تھازایان اپنے بھائی کواپنے خیال میں گم دیکھ نودو گیارہ ہو چکا تھا

مہرازنے ادھر ادھر نظریں گھومائی تھی وہ کہیں بھی نظر نا آیا تھا، پاپا ۔۔۔۔!! ابھی وہ ویسے ہی کھڑا ہوا تھا

جب روحی اپنے باپ کے پاس آتے بازو پھیلائے اُسکواپنی طرف متوجہ کر گئی

وہ جھکا تھااور محبت سے اپنی بیٹی کو گود میں بھرا تھااور محبت سے اسکے گال پر پیار کیا

بولو پاپا کی جان۔۔۔۔! آپ ابھی تک سوئی نہیں۔۔۔؟تائی امی نے آپ کو دودھ دیایا ابھی تک وہ کام بھی نہیں ہوا۔۔۔؟

مہرازاپنی پری کو سینے سے لگائے دریافت کرنا شروع ہوا، روحی دودھ کا نام سن ہی منہ بنا گئی جس کا مطلب تھا، اچھا ہوا اس نے ابھی تک دودھ نہیں پیا

پاپا مجھے آنی کے ساتھ رہنا تھا، وہ آج کتنی اچھی لگ رہی تھی نا۔۔۔؟ اچھا تو آپ کو آنی کے ساتھ رہنا تھا۔۔۔؟

مگر بیٹا ایک رات کی ہی تو بات ہے، کل آپ کی آنی یہاں آپ کے پاس ہو گئی۔۔۔!! مہراز محبت سے اسکے گال پر ایک بار پھر پیار کرتے گویا

پاپا وہ میرے پاس رہیں گئی ہمشیہ۔۔۔۔؟؟ روحی اپنے پاپا کے چہرے کو اپنے چھوٹے سے ہاتھوں میں بھرنے کی کوشش کرتے منمنائی تھی

ہاں جی آپ کی آنی اب صرف آپ کے ساتھ ہی رہنے والی ہیں، چلو ابھی میرا بیٹا دودھ پیئے گا اور سوئے گا کل کو آنی کو لانا ہے نا۔۔۔؟

مہراز اسکے انداز دیکھ خوش ہوا تھا اور لیتے اُسکو اندر گیا، مجھے دودھ نہیں پینا وہ رونے جیسی ہوئی،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کاش آج اس جگہ میری بیٹی بیٹھی ہوتی، بشری بیگم (عبادت کی ماں) حسد نظروں سے عبادت کو دیکھتے بڑبڑائی

بشری یہ بھی تو تیری ہی بیٹی ہے، تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ تیری بڑی بیٹی کا گھر ایک بار پھر بس گیا

ساتھ بیٹھی خاتون نے سامنے موجود بڑ ئیڈ روم میں عبادت کو دولہن کے لباس میں دیکھ گویا

ارے۔۔۔۔! بس کرو مجھے نا بتاؤ کہ مجھے کہاں خوش ہونا ہے اور کہاں نہیں ، میری سگی بیٹی نہیں ہے جس کی شادی پر میں خوش ہوں گئ

سمجھی تم سب۔۔؟ بشری غصے سے بھرے انداز میں بھڑ کتی سب کو خاموش کرواوہاں سے اٹھی کیونکہ اُسکا موڈ خراب ہو چکا تھا

یہ کیسی عورت ہے۔۔۔؟ جب دیکھو اس بچی کا برا ہی سوچتی رہتی ہے،

بشری کے جاتے ہی دوسری خاتون نے پہلی والی سے کہا،

چھوڑو یار یہ عورت کبھی باز آنے والی نہیں، جب دیکھو بچاری عبادت کے پیچھے پڑی رہتی ہے اپنی بیٹی کی حرکتوں کو دیکھتی نہیں اور انگلی اس بناماں کی بچی کے اوپر اٹھاتی رہتی ہے

پہلی والی خاتون تھوڑے غصے سے بولتے منہ بنا گئی، ارے ہم لوگ کیوں ان کی باتیں کر رہیں ہیں یہ ان کا ذاتی مسلہ ہے شادی انجوائے کرو جو کرنے آئیں ہیں تیسری خاتون نے دونوں کو مزید بحث میں جانے سے روکا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارے

دھیان سے۔۔۔! اس سے پہلے پریزے بری طرح زایان سے ٹکراتی وہ اُسکو سامنے سے دیکھ بازو سے پکڑ سنبھال گیا

پریزے نے ایک عدد گھوری سے نوازنا بہتر سمجھا، آج کل تم ہوا میں اڑ رہی ہو۔۔۔!

زایان اُسکی گھوری کو بنا کسی خاتے میں لاتے گویا، پریزے چونکی تھی اسکے انداز پر جبکہ آنکھوں کے اشارے سے پوچھا گیا۔۔۔

مطلب۔۔۔؟

تمہیں کیا لگتا ہے تم میرا فون نہیں اٹھاؤ گئی مجھے اگنور کرو گئی تو جو تم چاہتی ہو وہ میں کر دوں گا۔۔۔؟

میڈم اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری ان حرکتوں سے تنگ آکر میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔۔۔؟ تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے

میرے تم سے بات نا کرنے میں یہ طلاق والی بات کہاں سے آگئی۔۔۔؟

پریزے نے آنکھیں پھیلائی، زایان کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی، اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا سامنے سے حامد چاچو کو آتے دیکھ اُسکو اگنور کرتے واک آوٹ کر گیا

بدتمہزی نا ہو تو۔۔۔! اُسکا ایسے بات ادھوری چھوڑ کر جانا پریزے کو غصہ دلا گیا

اُسکو تو میں دیکھ لو گئی، یہ خود کو جو توپ سمجھ رہا ہے نا اُسکو علم نہیں میں کتنی بڑی فلم ہوں، پریزے بھی خود سے بڑبڑاتے اپنے بالوں سے شانوں سے پیچھے کی طرف ہاتھ سے پھینک گئی۔۔۔۔

بھائی بھابھی۔۔۔۔۔!!! کچھ دیر پہلے ہی نکاح ایک بار پھر سے پورے خاندان کے سامنے پڑھایا گیا تھا، عبادت اب پوری طرح سے مہراز کے نکاح میں گئی تھی

ابھی مہراز اسٹیج پر بیٹھا ہوا تھا اور فون پر اپنے عزیز دوست ولید کو آگاہ کر رہا تھا کہ زایان جو اسٹیج پر باقی کزنوں کے ساتھ ہمراہ تھا

سامنے سے سب لڑکیوں کو عبادت کو لاتے دیکھ سرگوشی سے مہراز کے کان میں گویا، مہراز جو فون پر ٹائپ کر رہا تھا سرسری سی نگاہیں اٹھاتے سامنے سے آتی ہستی پر ڈال گیا

یوں کے مقابل پلکیں جھپکنا سا بھول گیا، عبادت روحی کا ہاتھ پکڑے سب کی نظروں کا تارہ بنی تھی

بھائی ابھی سے کھو گئے۔۔۔؟ بھابھی کا ویلکم تو کر لیں، وہ سب اسٹیج تک پہنچنے والی ہی تھی کہ زایان اپنے بھائی ویسے ہی بیٹھے دیکھ ایک بار پھر سے سرگوشی کے عالم میں بولتے اُسکو ہوش میں لا گیا

وہ تیزی سے اٹھا تھا فون کو ویسے ہی پاکٹ میں ڈال کھڑا ہوا، جیسے ہی عبادت اسٹیج کے قریب آئی مقابل روحی کو اسٹیج پر کھڑا کرتے عبادت کے سامنے ہاتھ بڑھا گیا

عبادت نے روحی کو دیکھا تھا اس سے پہلے عبادت کا ہاتھ مہراز کے ہاتھوں میں جاتا روحی فورا سے عبادت کا ہاتھ تھام گئی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ تیزی سے اٹھا تھا فون کو ویسے ہی پاکٹ میں ڈال کھڑا ہوا، جیسے ہی عبادت اسٹیج کے قریب آئی مقابل روحی کو اسٹیج پر کھڑا کرتے عبادت کے سامنے ہاتھ بڑھا گیا

عبادت نے روحی کو دیکھا تھا اس سے پہلے عبادت کا ہاتھ مہراز کے ہاتھوں میں جاتا روحی فورا سے عبادت کا ہاتھ تھام گئی۔۔۔۔۔

یوں کہ روحی کے انداز کو دیکھ سب بڑے مسکرائے، مہراز اپنا ہاتھ پیچھے کو کرتے راستہ چھوڑ گیا

تو میڈم نے ابھی سے بچی کو کام پر لگالیا۔۔۔؟ چلو یہ بھی اچھا ہے۔۔۔!

مہراز سمجھ گیا تھا کہ یہ عبادت کا ہی کام ہے جو ایسے روحی فوراً سے آگے ہوئی روحی پاپا کی جان۔۔۔! وہ واپس سے اپنی جگہ پر براجمان ہوا تھا، اور روحی جو عبادت کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی اور ابھی دونوں کے درمیان موجود تھی مہراز اُسکو درمیان سے اٹھاتے اپنی گود میں سوار کر گیا، تاکہ اچھے سے عبادت کے ساتھ بیٹھا جائے

عبادت جو اپنا چہرہ جھکایا مجرموں کی طرح بیٹھی ہوئی تھی، نظریں جھکائے بھی وہ مہراز کی حرکتوں کو نوٹ کر رہی گئی۔۔۔۔۔

روحی چلو بیٹا آپ کو کھانا کھیلا دوں، بھابھی اک دم سے اسٹیج پر آئی تھی، روحی کو مہراز کی گود سے لیتے دونوں کو اکیلا چھوڑ گئی

کیمرا مین اچھے سے ویڈیو بنانے میں لگا ہوا تھا، مقابل نے سرسری سی نگاہ اپنے ساتھ بیٹھی ہستی پر ڈالی

ویسا مجھے اندازہ نہیں تھا کہ چند گھنٹوں میں تم روح کو اپنے کام میں لگا لو گئ ۔۔۔؟ ماننا پڑے گا، مسز امہراز زیاد۔۔۔۔! وہ سرگوشی کے عالم میں آخر کی بات کہتے دیکھنے پر اُکسا گیا

عبادت اسکے ایسے پکارنے پر طنزیہ نگاہیں اسکے چہرے پر ٹکا گئ، ابھی تو یہ کچھ بھی نہیں مسٹر مہراز زیاد۔۔۔۔! امید کرتی ہوں آگے ہونے والی بھی ہر چیز کو تم ایسے ہی برداشت کرو گئے۔۔۔۔

عبادت اُسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے دل میں سوچتے واپس سے آرام سے نظریں جھکا گئ، وہ اسکے انداز پر ہلکے سے مسکرایا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چلو بھئ سب فارغ ہوئے اک بوجھ سے، عبادت کی ماں رخصتی کے ہوتے ہی گھر واپس آتے اپنی کالی زبان سے زہر نکال گئ

سونیا، ریحانہ نے ایک ساتھ ان کو گھورا تھا، وہ ان کو اگنور کرتے اپنے روم کی طرف گئی تھی

یہ عورت کب باز آئے گئی۔۔۔؟ ریحانہ کو غصہ آیا تھا، وہ غصے سے بھڑکی، کچھ نہیں ہوتا بھا بھی

ان کی باتوں کو سوچ کر پریشان یا اپنے دل پر نا لگائے، بس دعا کریں ہماری عبادت کی نئی زندگی خوشیوں سے بھری ہوئی۔۔۔۔

سونیا دل میں عبادت کے لیے دعا کرتے ان کو بھی اسی کام کا بول گئی،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چلو بھئی بچوں اب عبادت کی جان چھوڑو اور اپنے اپنے کمروں میں جاؤ، افیشن بیگم سب کو ایک نظر دیکھ حکم سعا کر گئی۔۔۔۔

زایان، عائشہ نے منہ بنایا تھا وہ لوگ عبادت کے ساتھ اپنی پکس بنانے میں لگے ہوئے تھے

ماما ابھی کون سا بھائی آ گئے ہیں جو آپ ہمیں ایسے یہاں سے بھاگا رہی ہیں
۔۔۔؟عائشہ پیچھے سے ہما کو آتے دیکھ سرسری سا دیکھ بولی تھی
روحی بیٹا چلو آپ کو چینج کروا دوں، ہما اپنی بھابھی کے حکم پر روح کو لینے
کے لیے آئی تھی، جو عبادت کی گود میں سوار ہوئے بیٹھی تھی
ہما روح کے کپڑے مجھے دے دو میں چینج کروا دوں گئی، عبادت فورا سے
بولی تھی جبکہ روحی بھی عبادت کے ہار کے ساتھ کھیلنے میں لگی
نہیں بیٹا روح کو جانے دو، افیشن بیگم ہما کے بولنے سے پہلے ہی بولی، عبادت
نے سرسری سا ان کو دیکھا تھا
وہ سمجھ گئی تھی ان کے انکار کی وجہ، چلو روحی بیٹا، عبادت نے خاموش رہنا
ہی بہتر سمجھا تھا، ہما آگے ہوئی تھی روح کو اٹھانے کے لیے
مجھے نہیں جانا، مجھے آنی کے ساتھ رہنا ہے، روحی ضدی انداز میں بولتے
عبادت کے اندر چھپنے کی کوشش کرنے لگی

سب نے مسکراتے اسکے انداز کو دیکھا تھا، عبادت بھی ہلکے سے مسکرائی تھی،

عبادت بھابھی آپ بولو اُسکو، زایان شرارت سے گویا تو عبادت نے آنکھیں پھاڑ اُسکو گھوری سے نوازا

عائشہ بھی شرارت سے مسکرائی تھی، پہلے تو تم لوگ یہاں سے نکلو، افیشن بیگم کو کچھ سمجھ نا آیا تھا مگر ان کے مسکراتے چہرے دیکھ وہ تھوڑے غصے سے بولی

زایان اور عائشہ نے اب کے اپنی ماں کو دیکھا تھا، ہم لوگ جا ہی رہے تھے ہمارا کام ہو گیا ہے زایان جلدی سے بھاگا۔۔۔۔

تو عائشہ بھی پیچھے ہی روم سے گئی، ہما کبھی اپنی ماں کو دیکھتی تو کبھی عبادت کے ساتھ لگی روح کو

ہما میں روحی کو بھیجتی ہوں، عبادت نے دھیرے سے گویا تھا ہما سمائل پاس کرتے گئی تھی_ بیٹا کسی بھی چیز کی ضرورت ہو بنا سوچے بول دینا

افیشن بیگم کی خوشی انتہا سے بڑھ چکی تھی وہ چاہ کر بھی اپنی خوشی بتا نہیں پا رہی تھی وہ کتنا خوش تھی عبادت کو مہراز کی دولہن بنے بیٹھے دیکھ

روح۔۔۔۔!!! جیسے ہی افیشن بیگم عبادت کے ماتھے پر بوسہ دیتے وہاں سے گئی، عبادت نے فوراسے روح کو اپنے سامنے کیا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کہاں۔۔۔؟ عائشہ، ہما، سویا (بھابھی رابعہ) سب سڑھیوں پر ہجوم بنائے مہراز کا راستہ روک گئی

وہ ٹھٹکا تھا، زایان بھی بہنوں کے ساتھ مزے سے کھڑا ویڈیو بنا رہا تھا عبادت بیڈ سے اٹھی تھی، اور بنا دیر کیے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی تھی ، جلدی سے بازوں میں پہنی چوڑیاں اتاری۔۔۔۔

مہراز زیاد بہت شوق تھا نا مجھے اپنی بیوی بنانے کا۔۔۔؟ ابھی دیکھو تمہاری زندگی میں کیسے کیسے رنگ بڑھتی ہوں عبادت کا چہرہ لال ہوا تھا

عبادت تیزی سے ساری جیولری اتار رکھتے اٹھی تھی، کیا مصیبت ہے، وہ پن لگے دوپٹے کو دیکھ غصے سے کھینچے نوچنا شروع ہوئی تھی

آہ۔۔۔۔۔

وہ اک دم سے درد میں پڑی، کیونکہ پن اسکے ہاتھ پر لگا تھا، وہ بنا دیر کیے اپنے کام میں پھر سے لگی، تاکہ جلدی سے فارغ ہو سکے

بھائی آگے جانے سے پہلے ہمارا نیک دیتے جائیں پلیز۔۔۔!! عائشہ ہما نے ایک ساتھ ہاتھ مہراز کے آگے پھیلائے

رابعہ سویا ایک ساتھ اپنی ہنسی کو گہرا کر گئی، مہراز جلد سے جلد روم میں جانا چاہتا تھا اسی لیے بنا دیر مقابل نے پاکٹ سے والٹ نکال جتنے بھی پیسے تھے سب ان کے ہاتھ پر دھرے۔۔۔۔۔

ہما عائشہ سب دل سے مسکرائی تھی، وہ ان کے مسکراتے چہرے دیکھ آنکھوں سے راستہ چھوڑنے کا اشارہ کر گیا تو وہ فورا سے پیچھے ہٹی

بھائی مجھے بھی تو کچھ دیں۔۔۔؟زایان فون بند کرتے فوراسے آگے ہوا تھا

مہراز زیاد نے گھورتے چھوٹے بھائی کو دیکھا

عبادت اپنے بالوں کو جوڑے میں قید کرتے دوپٹے کو کندھے پر ڈالتے ہیل پیروں سے نکال بیگ کی طرف بڑھی تاکہ لہنگا اتارے کچھ اور پہن سکے

وہ پوری جیولری نکال چکی تھی، میک اپ ابھی بھی چہرے پر ویسے ہی لگا ہوا تھا،

کیا ہوا بھائی۔۔۔؟آپ ایسے کیوں گھور رہے ہیں۔۔۔؟اگر۔۔۔پیسے ختم ہو گئے ہیں تو ایسے ہی بتادیں۔۔! میں کون سا برا ماننے والا ہوں۔۔۔؟

زایان ڈرتے سرسری سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے مہراز کے پیچھے کھڑی سب لڑکیوں کو ہنسنے پر مجبور کر گیا

مہراز چوٹکی سی تیکی نگاہ اسکے اوپر ڈالتے آگے بڑھا تھا، وہ سکون کا سانس بڑھتے قہقہہ لگاتی سب بہنوں کو دیکھ آگے ہوا تھا

بہت ہنسی نکل رہی ہے۔۔۔؟ابھی بتاتا ہوں، وہ اک دم سے آگے ہوا تھا اور عائشہ کے ہاتھوں میں پکڑے پیسے لیتے بھاگا تھا، یہ سب اتنی جلدی ہوا تھا کہ سب لڑکیوں کو سمجھنے میں دیر لگی، مگر جیسے ہی سمجھ آیا وہ سب زایان کے پیچھے لپکی

السلام و علیکم۔۔۔۔!!ابھی وہ بیگ سے کپڑے لیتے بیگ بند کر رہی تھی مہراز زیاد جو روم میں داخل ہوتے سلام پیش کر گیا تھا، حیرانگی سے اپنی دلہن کی طرف دیکھا

جو بیڈ پر بیٹھے ہونے کی جگہ نیچے زمین پر بیگ سے لپکی پڑی تھی، مہراز جو خوشی سے بھرے دل میں محبت کا احساس بڑھے آیا تھا سارا احساس پانی ہوا تھا

عبادت سلام سن نظریں گھماتے پیچھے کھڑے مہراز پر گاڑھ گئی، جبکہ بیٹھے سے اک دم اٹھ کھڑی ہوئی

مہراز نے غور سے اپنی دلہن کو دیکھا تھا وہ بنا جیولری کے بھی قیامت ڈھ رہی تھی، اُسکے دل میں اک عجیب ہی احساس مہک رہا تھا

وہ آرام سے چلتے اُسکی طرف بڑھا تھا، عبادت نے نظروں کا زاویہ بدلا تھا، جس کا صاف مطلب تھا وہ اسکے آنے سے ناشروع ہوئی ہے

سلام کا جواب تو دشمن بھی دیتے ہیں مسز امہراز زیاد۔۔۔۔! مقابل اسکے انداز کو دیکھ عش عش ہو چکا تھا تبھی دھیرے سے بولتے بات کو شروع کیا اتنی بھی جلدی کیا پڑی ہے۔۔۔؟ عبادت جو مقابل کو اگنور کرتے سائیڈ سے گزرتے واش روم کی طرف جانے لگی تھی، مہراز نے بہت آرام سے اُسکو بازو سے پکڑتے خود کے قریب کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ پل بھرے کے لیے تھمی تھی مقابل کی ہمت دیکھ حیرانگی سے آنکھیں بڑی ہوئی، مہراز زیاد نے غور سے اسکے سپاٹ انداز کو دیکھا تھا

صاف اُسکی آنکھوں میں غصہ، نظر آیا تھا، مہراز جانتا تھا وہ اتنی جلدی اسکے قابو میں آئے گئی نہیں،

میں نے تو سوچا تھا کہ سب دلہنوں کی طرح میری دلہن بھی میرے انتظار میں بیڈ پر بیٹھی نظر آئے گئ۔۔۔؟ لیکن شاید میں اتنا خوش نصیب نہیں ہوں۔۔۔!!

وہ دھیمے لہجے میں بولتے دھیرے سے عبادت کے بازو پر دباو دیتے اُسکو خود سے مزید قریب تر کر گیا، عبادت جو نظریں جھکا چکی تھی

مقابل کی جرات پر سپاٹ سے نگاہیں اٹھاتے اُسکو اپنا غصہ دلایا، مگر سامنے بھی مہراز زیاد تھا، اتنی آسانی سے پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا

محبت کا احساس اسکے دل میں جگنو کی طرح مہک رہا تھا وہ خوشی سے عبادت کے ساتھ اپنا رشتہ شروع کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

اُسکو لگا تھا کہ عبادت کے اُسکی زندگی میں شامل ہونے سے سب کچھ نارمل ہو جائے گا، لیکن یہ اُسکی سب سے بڑی غلط فہمی تھی وہ انجان تھا

چلو کوئی نہیں تمہیں ایسے دیکھ بھی دل کو سکون آیا، عبادت جو مقابل کو سن حیرانگی سے آنکھیں پھاڑ گھور رہی تھی اُسکی باتیں سن شاک بھی مسلسل ہو رہی تھی

یہ ایسے اتنی بہکی بہکی باتیں کیوں کر رہا ہے۔۔۔؟اسکو اچانک سے کیا ہو (گیا۔۔۔؟عبادت کا دل عجیب ہی خیالوں میں جکڑ گیا

آج کی رات بہت خاص ہے ہم دونوں کے لیے، وہ محبت سے بھرے لہجے میں کہتے عبادت کے جوڑے میں قید بالوں کو آزاد کر گیا

عبادت کا دل اک دم سے مقابل کی بات سن دھڑکا تھا، وہ بے یقینی سے مہراز کو دیکھنا شروع ہوئی، جیسے اُسکو ایسی بات کی امید بالکل نا تھی آنی۔۔۔۔!اس سے پہلے مہراز عبادت کے قریب جاتا ڈور کھولے روح خوشی سے بھاگتے عبادت کے ساتھ لپکی

مہراز جس جو بالکل بھی امید نا تھی بنا دیر کیے عبادت سے دو قدم دور ہوتے کھڑا ہوا

عبادت دل میں مسکرائی تھی جبکہ جلدی سے روح کو اٹھاتے اپنی گود میں بھرا، آنی کی روح آگئی۔۔۔؟عبادت پیار سے بھرے انداز میں اسکے چھوٹے سے گالوں میں محبت برساتی مہراز زیاد کو کھونے پر مجبور کر گئی عبادت جو روح کو گود میں لیے ڈور کو لاک کرنے گئی تھی مڑتے ہی چوٹکی سی نگاہ ساکت کھڑے مہراز پر ڈالی

آنی مجھے ابھی سونا نہیں۔۔۔!آپ نے کہا تھا نا کہ ہم کھیلیں گئے اگر میں جلدی سے۔۔۔۔!

ہاں جی آنی کی جان بس دو منٹ دو اپنی آنی کو میں بھی کپڑے چینج کر کہ آتی ہوں پھر ایک ساتھ مستی کریں گئے

عبادت پوری طرح مہراز زیاد کو اگنور کر چکی تھی، جبکہ ہوشیاری سے کام لیتے روح کی زبان کو بریک لگا گئی چونکہ یہ سب عبادت کا پلان تھا

وہ پہلے ہی تہ کر چکی تھی آج کی رات کیسے مہراز زیاد کو سبق سکھانا ہے، ہو ۔۔۔۔تو میڈم پہلے ہی سوچ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔؟وہ بھی کوئی بچہ تو نا تھا دو منٹ بھی نا لگے تھے کہ وہ سب کچھ سمجھ گیا

پاپا۔۔۔!!!عبادت جو واش روم میں جا چکی تھی روح اپنے پاپا کو خاموش کھڑے دیکھ اب کے ہاتھ کھولے اُسکو اپنی متوجہ کر گئی

مہراز اپنی سوچ کو جھٹکتے روح کو گود میں اٹھاتے بیڈ تک گیا تھا، روح آپ آنی کے ساتھ کیا کھیلنے والی ہو۔۔۔؟مہراز اپنی بیٹی کو بیڈ پر ڈالتے اسکے اوپر جھکا تھا یوں کے وہ اپنے باپ کی شیو پر محبت سے ہاتھ چلانا شروع ہوئی

پاپا آنی اب میرے ساتھ رہنے والی ہیں، آپ کو پتا ہے وہ اب مجھے کبھی نہیں چھوڑے گئی۔۔۔؟روح اپنی خوشی باپ پر عیاں کر گئی تو مقابل اپنی بیٹی کا مسکراتا چہرہ دیکھ ہلکے سے سمائل پاس کر گیا

اچھا آپ کی آنی نے آپ سے ایسا کہا۔۔۔؟وہ اپنی بیٹی کی گالوں کو باری باری چومتے دریافت کرنا شروع ہوا

ہمم۔۔۔!!آنی نے کہا کہ وہ اب میرے ساتھ رہنے والی ہیں،اور یہ بھی کہا کہ اب سے میں ان کے اور اپنے درمیاں میں ہونے والی باتیں کسی کو بھی نا بتاؤں

لیکن مجھ سے تو آپ شئیر کر سکتی ہو نا۔۔۔؟مہراز حیران ہوا تھا،نو۔۔۔!

آپ سے بھی نہیں۔۔۔

آنی بولے گئی تو ہی آپ ہماری ٹیم میں آؤ گئے نہیں تو وہ مجھے اپنی ٹیم سے نکال دیں گئی

روح یہاں آؤ۔۔۔!اس سے پہلے مہراز آگے کچھ کہتا یا پوچھتا عبادت کی آواز سن دونوں بیٹی باپ نے ایک ساتھ دیکھا

مہراز اوپر سے نیچے تک عبادت کو دیکھتے کھوئے والے انداز میں بیٹھا،روح فوراسے اٹھی تھی اور بیڈ پر کھڑی ہوئی عبادت نے آگے ہوتے اُسکو گود میں اٹھایا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

!!!لندن۔۔۔۔

ایسا بھی کیا ہو گیا جو تمہیں لندن جانا ہے۔۔۔؟ مطصفی شاہ مہراز کی بات سن حیران ہوتے دریافت کرنا شروع ہوئے

افیشن بیگم کے ہمراہ باقی سب کی نظروں نے بھی سوالیہ انداز میں دیکھا

پاپا بزنس کی وجہ سے اور کون سی وجہ ہو سکتی ہے، بس کچھ مہنیوں کی بات ہے پھر میرا بزنس یہاں ہی شفٹ ہو جائے گا

مہراز سب کو گھورتے دیکھ ہلکے پھلکے انداز میں گویا

اگر کچھ مہنیوں کی بات ہے تو تم اکیلے چلے جاؤ عبادت اور روح نے وہاں کیا کرنا ہے۔۔۔؟

اب کے اگلا سوال داغا، مہراز نے نظریں ادھر ادھر گھومائی تھی، اچھی بات ہے نا اگر وہ اپنے ساتھ عبادت اور روح کو لے کر جانا چاہتا ہے۔۔۔؟

آپ ایسے کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔؟افیشن اپنے بیٹے کو نظریں چراتے دیکھ اب کے مطفصی شاہ کا گھورتے استفسار کرنا شروع ہوئی۔۔۔۔

بیگم آپ خاموش رہیں، ابھی شادی ہوئی ہے اور اس نے اتنی بڑی بات بول دی

پہلے کی بات کچھ اور تھی مگر ابھی۔۔۔۔! وہ بولتے خاموش ہوئے تھے

مہراز نے گہرا سانس بھرا تھا

ٹھیک ہے بابا میں اکیلا چلا جاتا ہوں، کوئی مسلہٗ نہیں، مہراز اک دم سے اٹھا تھا اور بنا دیکھے اوپر کی طرف گیا

آپ بھی نا۔۔۔۔۔! کوئی اپنی جوان اولاد سے ایسے اتنا کچھ پوچھتا ہے جب وہ شادی شدہ بھی ہو۔۔۔۔؟

کیا مسلہٗ ہو جائے گا اگر وہ اپنی بیوی اور بیٹی کو ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے ۔۔۔؟افیشن بیگم کا پارہ جیسے چڑھا تھا

زایان جو اپنے ماں باپ کے درمیان ہی براجمان تھا کبھی ماں کو دیکھے تو کبھی باپ کو۔۔۔۔

بیگم آپ کو اپنا بیٹا ہر وقت ہی درست لگتا ہے، میں نے بہت تحمل سے سوال کیا تھا جواب دیتا

ایسے خاموش کیوں ہو گیا۔۔۔؟ مطصفی شاہ ہلکے پھلکے انداز میں بولے

میں تو اس لئے بول رہی ہوں، چھوڑیں ان باتوں کو، اگر وہ اپنے ساتھ عقل مندی سے کام لیتے ہوئے عبادت اور روحی کو لے جانا چاہتا ہے

تو جانے دیں، اگر وہاں کام اُسکو زیادہ پڑ گیا اور پھر وہ وہاں سے جلدی نا آسکا تو کیا عبادت یہاں اکیلی رہے گئ

اپنے شوہر کے بنا اور وہ وہاں آرام سے رہے گا۔۔۔؟ اگر وہ اپنی بیوی اور بچی لے جانا چاہتا تو ایسے ٹانگ نا آڑائے

ہوئے تیری۔۔۔۔!! زایان اپنی ماں کی باتیں سن دل میں مسکراتے دل میں ہی بڑبڑایا

ٹھیک ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، مطصفی شاہ دوٹوک بولے تھے

افیشن بیگم خوش ہوئی تھی

ماما یہ باتیں تو بعد کی ہیں نا۔۔۔۔؟ابھی یہ بتائیں، میرے کپڑے کب آئیں گئے۔۔۔؟ کل ولیمہ ہے اور میرے کپڑے ابھی تک نہیں آئے

زایان جو ماں باپ کے درمیان میں ہی بیٹھا ہوا تھا، اب کے اپنی بات

درمیان میں لاتے گویا

شام تک آجائیں گئے تمہارے کپڑے فکر نا کرو افیشن بیگم سپاٹ بولتی اٹھی

تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ولیمے کی تقریب شروع ہوئی تھی، ہر طرف خوشی کا سما تھا ہر کوئی بہت

خوش نظر آرہا تھا

عبادت مہراز کے ہمراہ اسٹیج پر بیٹھی سب کی نظروں کا مرکز بنی ہوئی تھی

مہراز جو فون پر ولید سے میسج کے ذریعے بات کر رہا تھا، سرسری سا عبادت کو بھی دیکھا جا رہا تھا

وہ اُسکو نظریں ادھر ادھر گھماتے دیکھ فون بند کرتے پاکٹ میں ڈال پوری طرح اُسکی طرف متوجہ ہوا

ویسے آج،۔۔۔۔۔!آپ کی پارٹنر روح آپ کے ساتھ نظر نہیں آ رہی ۔۔؟آج چھٹی تو نہیں اُسکی۔۔؟

مہراز جانتا تھا اگر وہ ایسے ہی نارمل انداز میں اُس سے بات کرنا چاہے گا تو وہ کچھ بھی نہیں بولے گئ

اسی لیے روح کا نام لیتے عبادت کو خود کو دیکھنے پر اکسایا۔۔۔۔

وہ چونکی تھی جبکہ غور سے مقابل کے چہرے کو تکا، جیسے نظروں سے ہی پوچھا گیا تھا کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔؟

نہیں شادی والے دن تو سارا دن اور رات وہ تمہارے ساتھ ہی موجود تھی !کسی کو تمہارے آس پاس بیٹھنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔

بس اسی لیے ایسے پوچھا، مہراز اُسکو غور سے دیکھتے دیکھ ہلکے پھلکے لہجے میں مسکراتے بات بنا گیا

وہ بچی ہے، اُس دن وہ میرے ساتھ رہنا چاہتی تھی اُسکا دل یہی چاہتا تھا ویسے بھی وہ اس دن کی بات تھی، بچوں کے دل ایسے بدلتے رہتے ہیں آج وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہی ہے آج کا دل نہیں ہو گا یہاں بیٹھنے کا،

عبادت اپنا پن لگے دوپٹّے کو درست کرتے سرسری سا مہراز کو دیکھتے بولی

وہ جو دل میں خوش ہو رہا تھا عبادت کو دیکھتے سر ہاں میں ہلاتے ایسے منہ بنا گیا جیسے سچ میں اُسکو عبادت کی بات سن سمجھ آئی تھی

ٹھیک کہا بچوں کا من کب بدل جائے کوئی کچھ نہیں بتا سکتا،

اُسکا مطلب آج رات روح ہمارے ساتھ سونے والی نہیں۔۔؟ مہراز جو دل میں مسلسل مسکرا رہا تھا

سینجدہ چہرہ بناتے عبادت کو حیران کیا، وہ اسکے چہرے کو دیکھ فورا سے نظریں سامنے کی طرف پھیر گئی

کیاہوا۔۔۔؟؟؟مہراز اُسکو خاموش دیکھ ایک بار پھر سے بولا تھا

اب کے عبادت نے دیکھنے سے مقابل کو گریز کیا تھا،وہ ہلکے سے مسکرایا تھا،

جبکہ اب کچھ نا بولنا ہی بہتر سمجھا تھا

کوئی نہیں۔۔۔!آگے ہمارا وقت اچھا ہی چلنے والا ہے،وہ دل میں خوش

ہوتے مسکرایا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چلو اللہ نے اس بچی کا نصیب اچھا کر ہی دیا،بس اب تو دعا یہی ہے کہ جہاں

بھی رہے ہمشیہ خوش رہے

سعیدیہ بیگم ریحانہ بیگم کے ہمراہ بیٹھی ہوئی تھی جب ان کی ایک دوست

سامنے عبادت اور مہراز کو باتیں کرتی دیکھ بولی

آمین۔۔۔۔

بس اللہ ان کو ایسے خوش رکھے،ریحانہ بیگم نے بھی دعا کی تھی،چلو ان کو تو

موقعہ ملنا چاہیے

بشری بیگم جوان کے پاس والے ٹیبل پر ہی براجمان تھی منہ بناتے اٹھی تھی چونکہ ان کوان کی باتیں غصہ دلا رہی تھی

کیا ہو جاتا اگر میری تادنیہ مہراز کی دولہن بن جاتی، وہ چلتے چلتے مسلسل اسٹیج پر بیٹھی عبادت کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنا شروع ہوئی

ان کا بس نہیں چلا تھا کہ ابھی کیسے عبادت کو سب کے سامنے ذلیل کر دیں،

ان کا کام ہی تو یہی تھا

فلک آپی سامنے دیکھیں۔۔۔۔!پریزے اپنی بشری تائی کو دیکھ فلک کو بازو سے ہلاتے بولی۔۔۔۔

کیا ہو گیا پریزے۔۔۔۔؟؟؟ایسے اتنی زور سے کیوں ہلا رہی ہو۔۔۔؟

تیرے پاس ہی کھڑی ہوں

فلک اسکے ہلانے والے انداز پر بھڑکتے بولی تھی، کیا ہو گیا آپی۔۔۔؟اتنا غصہ نا کرو سامنے بشری تائی کو دیکھو

کیسے کھا جانے والی نظروں سے عبادت آپی کو گھورا جا رہا ہے۔۔! میں بتا رہی ہوں اگر ابھی آپی کی نظر نا اتاری تو ان کی نظر اُن کو کھا جائے گئ کچھ کریں۔۔۔!!! پریزے سامنے مسلسل اپنی تائی کو دیکھتے فلک سے بولی گھبراؤ نہیں کچھ نہیں ہو گا، وہ کچھ نہیں کر سکتی اب، عبادت آپی کی شادی ہو گئ ہے ان کو دیکھو فلک پریزے کو اسٹیج کی طرف دیکھنے کا بولی تھی

مہراز بھائی ہے نا وہ اچھے سے عبادت آپی کا خیال رکھے گئے، آخر انہوں نے محبت کی ہے آپی سے

فلک خوشی سے بولتی پریزے کو بھی خوش کر گئ تھی، کیا باتیں ہو رہی ہیں ۔۔۔؟ فلک آپی۔۔؟ زایان پریزے کو مسکراتے دیکھ خوشی سے فلک کو پوچھ گیا

کیا باتیں ہونی ہے میڈم کو بس سمجھا رہی تھی کہ اگلا نمبر اس کا ہے، فلک زایان کو دیکھ شرارت سے بولتے پریزے کو آنکھیں نکالنے پر مجبور کر گئ

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

لو بھئی پھر ایسے تو بھائی کے بعد اگلا نمبر میرا ہی ہونے والا ہے، زایان قہقہہ لگاتے گویا پریزے کا غصہ سے منہ پھولا

فلک بھی بھرپور مسکرائی تھی، ٹھیک جارہے ہو تم بھائی۔۔۔! عائشہ بھی مسکراتے قریب آئی

ہو پلیز ماما۔۔۔! ایسے بے ہیونا کرے جیسے مہراز کے بنا میری زندگی چل ہی نہیں سکتی۔۔۔

اب ایسا بھی نہیں ہے کہ مجھے اسکے علاوہ کوئی ہینڈسم لڑکا مل نہیں سکتا، ویسے بھی مجھے نہیں ابھی بڑی جوانی میں کسی بچے کی ماں بننا تھا اچھا ہی ہوا عبادت کی اس سے شادی ہو گئی وہ اُسکی بچی کو ویسے چاہ سکتی ہے میں کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

تادنیہ اپنی ماں کی باتیں سن پک چکی تھی، اسی لیے اب کے دوٹوک بولی تھی تم تو چپ کرو تمہارا کیا پوچھنا ہے۔۔؟ تمہیں کیا پتا تمہارے لیے کیا اچھا ہے اور کیا برا

راج کرتی راج اس گھر میں جیسے اب وہ کرنے والی ہے، بشری بیگم کو اپنی بیٹی پر انتہا کا غصہ آیا تھا

مجھے ایسا راج نہیں کرنا جہاں پورے خاندان کے ساتھ رہنا پڑے، تادنیہ سپاٹ بولتی ٹیبل سے اٹھتے گئی تھی

بشری نے دانت پستے اُسکو جاتے دیکھا تھا، چاچی آپ یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔؟

مہراز جو اپنے کچھ بزنس کے دوستوں سے ملتے واپس اسٹیج کی طرف جانے لگا تھا بشری کو اکیلے دیکھ قریب آتے پوچھا

مجھے کیا ہونا ہے بیٹا۔۔۔! ویسے تمہیں اپنی اس چاچی کی یاد آگئی۔۔۔؟

بشری مہراز کو کھڑے دیکھ بیٹھنے کا اشارہ کرتے مایوس شکل بناتے بولی

چاچی آپ تو ہمارے دل میں رہتی ہیں، مہراز ان کے قریب ہوتے بیٹھا تھا، بشری ہلکے سے مسکرائی تھی

بیٹا یہ تو تمہارا پیار ہے ورنہ کوئی بھی مجھ سے ایسے پیار نہیں کرتا، بشری اپنی عادت سے مجبور زہر اُگلنا شروع ہوئی

چلیں آپ وہاں اسٹیج پر اپنی بیٹی عبادت کے ساتھ بیٹھے نا۔۔۔؟ مہراز عبادت کو روح کے ساتھ مسکراتے اکیلے دیکھ ہلکے پھلکے لہجے میں گویا کون سی بیٹی۔۔۔؟ وہ۔۔۔؟ بشری کا جیسے موڑ آف ہوا تھا، مہراز حیران کن۔۔۔

وہ میری بیٹی نہیں ہے، اس کی وجہ سے جتنا ہم لوگ ذلیل ہوئے ہیں اتنا کوئی بھی نہیں ہوا ہو گا

ایسی بیٹی ہونے سے بہتر تھا کہ اللہ اولاد ہی نا دے، بشری کو ایک بار پھر سے زہر نکالنے کا موقعہ ملا تھا

چاچی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔؟ مہراز کو ایسے عبادت کے بارے میں سننا اچھا نہیں لگا تھا

وہ بہت آرام سے گویا، بیٹا میں کون سا کچھ غلط بول رہی ہوں سارا خاندان جانتا تھا عبادت کی حرکتوں کے بارے میں

اور یہ ساری میری باتیں نہیں ہے میں وہی بول رہی ہوں جو اس نے اپنی زندگی میں کیا، تمہیں کیا لگتا ہے اس کو کس کے کیے کی سزا ملی ہے۔۔؟

بشری بولنے کے ساتھ آگے سے مہراز کو سوال پوچھ گئی

ایسا بھی کیا گناہ کر دیا عبادت نے جو آپ ایسے اس سے خفا ہیں۔۔۔؟

مہراز لمبا سانس بھرتے سینجدگی سے بشری کی طرف متوجہ ہوا تھا کیونکہ اس نے پہلے بھی بشری کے منہ سے عبادت کے بارے میں برا ہی سنا تھا وہ جاننا چاہتا تھا سچ میں کہ ایسا بھی کیا ہے جو یہ عبادت سے اتنی نفرت کرتی ہیں

میں کون ہوتی ہوں اس منحوس سے خفا ہوں۔۔۔؟ خفا اپنوں نے ہوا جاتا ہے نفرت کرنے والوں سے نہیں

بشری نے زہر نظروں سے اسٹیج کی طرف دیکھا تھا مہراز نے بھی ان کی نظریں وہی جاتے دیکھ مسکراتی عبادت کا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔

سب کچھ اس لڑکی کی وجہ سے ہی تو ہوا تھا، منحوس میرا شوہر کھا گئی، اس کی حرکتوں کی وجہ سے ہی تو میرا شوہر مجھے چھوڑ کر چل بسا

اسکی وجہ سے وہ کہاں کہاں ذلیل نہیں ہوا۔۔۔! اس نے چھوڑا ہی کیا تھا جو وہ زندہ رہتا

بشری بولنے کے ساتھ اب رونے والا انداز بھی اپنا چکی تھی، مہراز کو کچھ سمجھ نہئں آیا تھا

وہ مزید حیران اور الجھا تھا، چاچی آپ کیا باتیں بول رہی ہیں مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

اور چچا جان کی موت کا عبادت کی زندگی سے کیا تعلق۔۔۔؟ چچا جان کی موت تو ہارٹ اٹیک آنے سے ہوئی تھی نا۔۔؟

مہراز پریشان ہوتے سوالیہ انداز میں پوچھ گیا۔۔یہی تو بات ہے سب ہی یہ بولتے ہیں، کوئی بھی سچ ماننا ہی نہیں چاہتا

اچھا مجھے پہلے تم یہ بتاؤ تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری عبادت سے طلاق کس وجہ سے ہوئی تھی۔۔؟

بشری کو حیرانگی ہوئی تھی کہ مہراز زیاد کو کچھ بھی نہیں پتا، اب وہ پوری طرح مہراز کو عبادت کے خلاف بھرنے کے لیے تیار ہوئی تھی، میں نے منع کر دیا تھا عبادت سے شادی کرنے سے

مہراز دھیمے لہجے میں شرمندہ ہونے والے انداز میں گویا، کیا ہوا چاچی ۔۔۔؟ مہراز ان کو حیران شاکڈ نظروں سے دیکھنا شروع ہوئی تو مہراز نے چونک کر دریافت کیا

اک بات بتاؤ کیا گھر والوں نے تمہیں کچھ بھی نہیں بتایا جو کچھ ہوا تھا۔۔؟

بشری اگلا سوال داغا گئی

کیا بتانا تھا انہوں نے۔۔۔؟ مہراز بشری کی باتوں سے سچ میں کنفیوز ہو چکا تھا

مجھے حیرانگی ہو رہی ہے سب ایسے کیسے تمہارے ساتھ کر سکتے ہیں۔۔۔؟

خیر کچھ نہیں ہوتا میں تمہیں سب کچھ بتاتی ہوں

بشری بالکل بھی موقعہ ہاتھ سے جانے دینے والی نہیں تھی اسی لیے بولنا شروع ہوئی

طلاق تمہاری وجہ سے نہیں عبادت کی وجہ سے ہوئی تھی عبادت نے سب کے سامنے بتایا تھا حامد کو کہ وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے۔۔۔

مہراز جو بہت دھیان سے سن رہا تھا، آنکھیں ساکت سے بڑی کر گیا جیسے اُسکو یقین نا آیا تھا

!!اس وجہ سے تمہاری طلاق آسانی سے ہو گئی، اتنا ہی نہیں۔۔۔۔۔

مہراز بیٹا تم یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو اپنی دولہن کے ساتھ بیٹھو۔۔۔اس سے پہلے بشری آگے کچھ بولتی سونیا نے آتے ہی مہراز کو اٹھایا تھا

جی چاچی۔۔۔! مہراز اپنے آپ کو نارمل کرتے اسٹیج کی طرف بڑھا

وہ کسی اور سے محبت کرتی تھی۔۔۔!"مہراز جو عبادت کے ساتھ "

براجمان ہو چکا تھا بشری کے الفاظ یاد کرتے عبادت کو دیکھنا شروع ہوا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چلو شاباش روح جلدی سے لیٹ جاو، عبادت روح کو بیڈ پر ڈالتے مسکراتی اسکے قریب ہی لیٹی۔۔۔

آنی پہلے آپ کہانی سناؤ، روح واپس سے بیٹھی تھی اچھا جی پہلے آپ لیٹ جاؤ

عبادت نے واپس سے روح کو اپنے ساتھ لگاتے ڈالا تھا

ولیمے کی تقریب ختم ہوتے ہی سب گھر واپس آ چکے تھے عبادت بہت تھک چکی تھی اوپر سے اُسکو نیند بھی کافی آ رہی تھی

اسی لیے وہ روح کو لیتے سونے کا سوچتی لیٹی

مہراز جو بشری کی ایک بات سن ہی شاکڈ ہو چکا تھا ٹیرس پر بیٹھے ابھی بھی ان کی باتوں میں گم سوچ میں پڑا تھا

وہ کسی اور سے محبت کرتی تھی اسی لیے آسانی سے تمہارا طلاق ہو گیا

مہراز کو چاچی کے یہ الفاظ جیسے دردے گئے تھے وہ سگریٹ پھینک روم کی کے اندر داخل ہوا

جیسے ہی نظر بیڈ پر پڑی، عبادت کو روح کے ساتھ سوتے دیکھ وہی قریب ہی بیٹھا تھا

وہ عبادت کے چہرے کو دیکھ مسکرایا تھا وہ بھول گیا تھا پل بھر کے لیے

محبت سے ہاتھ آگے بڑھاتے اسکے بالوں کو چہرے سے ہٹایا

وہ کسی اور سے محبت کرتی تھی الفاظ ایک بار پھر سے یاد آئے تھے وہ فورا سے پیچھے ہٹا تھا

مجھے سب کچھ تفصیل سے جاننا ہو گا، وہ فیصلہ کر چکا تھا اب اُسکو کسی بھی حال میں سچ جاننا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیامسلہٗ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔؟تم مجھے اگنور کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟

پریزے زایان کو دیکھتے نواسٹاپ بولنا شروع ہوئی تھی،زایان کے دوست جو اسکے ساتھ ہی براجمان تھے

زایان کو دیکھنا شروع ہوئے،زایان ایک نظر اپنے دوستوں کو دیکھتے اٹھا تھا

گائز بعد میں ملتا ہوں، میڈم کا پہلے شکوہ ختم کر دوں،وہ دانت پستے گویا

کون سا شکوہ۔۔۔؟پریزے نے حیرانگی سے آنکھیں پھیلائی، چلو یہاں سے

وہ بنا دیر کیے اُسکا سختی سے ہاتھ پکڑتے کیٹین سے باہر نکالا تھا

کوئی تمہیز نام کی بھی چیز ہے تم میں یا ایسے ہی عقل سے پیدل ہو۔۔۔؟

بندہ پہلے ماحول دیکھتا ہے پھر منہ سے الفاظ نکالتا ہے، لیکن نہیں تمہیں تو

صرف نواسٹاپ بولنا ہے

ماحول جیسے مرضی تمہاری بلا سے بھاڑ میں جائے،زایان جو اُسکو خالی کلاس

روم میں لے آیا تھا

اُسکا ہاتھ چھوڑتے غصے کو کنڑول کرتے چباتے گویا تھا، تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ اتنی سختی سے پکڑنے کی۔۔۔؟

پریزے اُسکی بولی باتوں کو اگنور کرتے کمر پر ہاتھ رکھتے سپاٹ بولی

وہ چونکا تھا جبکہ غصے سے ماتھا ٹھٹھکا، تمہیز سے بات کرو مجھ سے۔۔۔! میں کتنے آرام سے بول رہا ہوں

اور تمہاری اکڑ ہی ختم نہیں ہوتی، میں ویسے ہی تم سے بات کر رہی ہوں جیسے مجھے تم سے کرنی چاہیے

سمجھے۔۔۔؟ پریزے زایان کی بات کاٹ درمیان میں ہی ترک باترک بولی

فائن۔۔۔! وہ آگے بڑھا تھا کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟ پریزے اُسکو جاتے دیکھ چونکی تھی

اگر تمہارا یہی طریقہ رہے گا تو ہم کوئی بات نہیں کرے گئے، جب تمہیں تمہیز سے بات کرنی آجائے تب آجانا

آرام سے بیٹھ کر باتیں کریں گئے زایان سپاٹ ہوتے گویا تھااور بناپریزے کی سنے اُسکو وہاں چھوڑ گیا

پاگل۔۔۔!کہاں سے میرے پیش پڑ گیا۔۔۔!پریزے کو غصہ آیا تھا،وہ خود سے چیخی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن۔۔۔؟

ایسے اچانک۔۔۔؟حامد مہراز کی بات سن چونکے تھے،جبکہ زاہیان اور حامل نے بھی حیرانگی سے دیکھا

چاچو اچانک سے جانا پڑ رہا ہے،کچھ مہنیوں کی بات ہے پھر انشااللہ یہاں پاکستان میں ہی شفٹ ہو جانا ہے

عبادت اپنے گھر آئی ہوئی تھی،وہ روح اور عبادت کو لینے کے لیے آیا تھا جب اس نے سب کو بتایا

افیشن بیگم نے ہی مہراز سے کہا تھا کہ وہ خود سے اپنے چاچو لوگوں کے بتائے کہ وہ عبادت کے ساتھ لندن جانے والا ہے

وہ تو ٹھیک ہے، بیٹا مگر اتنی جلدی کیوں ابھی پانچ دن تو ہوئے ہیں شادی کو ۔۔۔۔؟؟ طلال شاہ سینجدگی سے بولے تھے، جانتا ہوں چاچو، مگر میری مجبوری ہے مجھے کیا پتا تھا ایسے کام سر پر آجائے گا۔۔۔؟ مہراز بھی مکمل تیار بیٹھا تھا ہر سوال کا جواب دینے کے لیے

لبھی بھی میں اسکے ساتھ کہیں نا جاؤں اور یہ لندن جانے کی باتیں سوچے بیٹھا ہے

عبادت جو ڈائینگ ٹیبل پر پلٹیں لگا رہی تھی مہراز کی لندن والی بات سن شاک ہوئی

عبادت غصے سے خود سے بڑبڑاتی واپس کیچن کی طرف بڑھی،

چاچی بشری نظر نہیں آرہی۔۔۔۔؟ ان کو خوشی نہیں ہوئی میں یہاں آیا ۔۔۔؟ مہراز سب کو بیٹھے دیکھ بشری کو غائب دیکھ دریافت کر گیا

ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے اسی لیے وہ اپنے روم میں آرام فرما رہی ہیں، طلال شاہ مہراز کے پوچھے گئے سوال پر جواب دیتے خاموش ہوئے

ہو۔۔۔!! چلیں میں ان کا حال چال پوچھ آتا ہوں، مہراز اٹھا تھا، زاہیان حامل نے حیرانگی سے اُسکی طرف دیکھا

جانے کی کیا ضرورت ہے کھانے کے ٹیبل پر انہوں نے آجانا ہے تھبی پوچھ لینا۔۔۔؟ حامد نے یہ کہتے جیسے مہراز کو جانے سے روکا تھا، چاچو میں وہاں پوچھ آتا ہوں نا۔۔؟ ایسے ان کو فیل نہیں ہو گا

کہ میں ان کا پوچھنے روم تک نا آسکا۔۔۔!! مہراز ہوشیاری سے کام لیتے دھیمے انداز میں گویا

تو حامد سر ہلاتے خاموش ہوئے، مہراز آرام سے آگے بڑھا تھا، چونکہ اُسکو بہت کچھ جاننا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیٹا بس ایسے ہی میں بیمار ہو جاتی ہوں، کوئی بھی ایسے حال پوچھنے نہیں آتا

تم آئے مجھے خوشی ہوئی، ویسے مجھے لگا تھا کہ مجھے خود ہی باہر آنا پڑے گا

بشری تو مہراز کو اپنے روم میں دیکھ حیران ہو چکی تھی جب مہراز نے یہ کہا وہ ان کا حال پوچھنے آیا ہے

بس پھر وہ معصومیت سے بھرا چہرہ بناتے بولنا شروع ہوئی تھی

مہراز ان کے قریب ہی بیٹھا تھا، چاچی آپ ایسے ہی سب سے بدگمان رہتی ہیں

سب ہی آپ سے بہت پیار کرتے ہیں، مہراز کو بشری کے پورے خاندان پر طنز مارنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا

بیٹا کہاں میں سب سے بدگمان ہوں۔۔!! یہ گھر والے ہی میرے دشمن بن بیٹھے ہیں

جب تمہارا مرحوم چچا زندہ تھا بس تب ہی سب نے عزت اور پیار دیا جیسے ہی وہ اس دنیا سے گئے سب نے مجھ سے کنارہ کر لیا

بشری کا زہر ایک بار پھر سے زبان پر آیا تھا مہراز کو کچھ بھی پوچھنے یا بات کرنے کی ضرورت نا پڑی تھی

وہ بنا بولے ہی بولنا شروع ہو چکی تھی، مہراز کا کام بن چکا تھا

اور یہ سب اس عبادت کی وجہ سے ہوا، معاف کرنا بیٹا جانتی ہوں تمہیں برا لگے گا مگر اُسکی وجہ سے ہی میں نے اتنے غم دیکھے ہیں۔۔۔۔

بشری جانتی تھی کیسے اس نے مہراز سے بات کرنی ہے، وہ تو خود مہراز کے پاس جانے کا موقعہ تلاش کر رہی تھی

کہ کسی طرح اسکے پاس پہنچ جاؤں اور اُسکو عبادت کے ماضی کے بارے میں بتا سکے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ آپ کا داماد اب کون سا نیا کام شروع کرنے والا ہے۔۔۔؟ زاہیان سب کو خاموش بیٹھے دیکھ سب کو اپنی طرف متوجہ کر گیا

حامل جواسکے برابر میں ہی براجمان تھا، فون اپنی پاکٹ میں ڈالتے سینجدہ ہوا

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔۔؟ طلال شاہ نے حیرانگی بھرے انداز میں اپنے بیٹے سے واپس سے سوال پوچھا

ریحانہ بیگم اور سونیا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا، ہما فلک جو کیچن سے کھانا لاتے ٹیبل پر لگا رہی تھی

لاونج میں سرسری سا دیکھتے واپس کیچن میں گئی،

مطلب یہ کہ اچانک سے لندن کون سا کام پڑ گیا۔۔۔؟ ویسے بھی تایا جان نے تو کہا تھا کہ یہ اپنا بزنس یہاں موو آن کر گیا۔۔۔؟؟؟ تو ابھی یہ کس کام کے لیے ایسے اچانک سے لندن جانے کی بات کر رہا ہے۔۔۔۔؟

زاہیان دھیمے مگر بہت سینجدگی سے اپنے پوائنٹ رکھ پوچھ گیا

ہو گا کوئی کام اُسکو۔۔۔! ویسے بھی بزنس میں کام آتے ہی رہتے ہیں مجھے نہیں لگتا ہمیں تمہیں بتانے کی ضرورت ہے

تم خود بھی تو کام یہی کرتے ہو۔۔۔؟ حامد اپنے بھائی کی جگہ پر جواب دینے کے لیے آگے ہوئے تھے

زاہیان اور حامل نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا، اچھا اگر اتنا ہی وہاں کام تھا تو یہ باتیں ساری جو وہ اب بتا رہا ہے شادی سے پہلے ہم سب کو کیوں نہیں بتائی۔۔۔؟

ابھی شادی ہوئی ہے اور نواب صاحب کو کام یاد آگیا وہ بھی لندن کا۔۔۔؟

حامل بھی غصے سے بھرے انداز میں گویا

آواز نیچے۔۔۔۔!! وہ یہی ہے گیا نہیں ہے۔ دوسری بات وہ کوئی غیر نہیں ہے جو ایسے تم لوگوں کے شکی بھرے سوال ابھر رہے ہیں

ویسے بھی اگر وہ بول رہا ہے کہ اچانک سے کام آیا ہے تو مطلب آیا ہے

ویسے بھی کام کسی کو بتا کر نہیں آتا

اور ابھی اتنا یاد رکھو وہ عبادت کا شوہر ہے، اس سے پہلے زاہیان درمیان میں کچھ بولتا حامد تھوڑے زور سے الفاظ کو بولتے زاہیان کو آنکھوں سے جیسے خاموش ہونے کا بول گئے

وہ خاموش ہوتے نظریں جھکا گیا، میرے خیال میں یہ بحث یہاں ہی ختم کرنی چاہیے۔۔۔۔

طلال شاہ دوٹوک بولتے اٹھے تو حامد بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے

بیٹا تم لوگ اتنا کیوں سوچتے ہو۔۔۔؟ ریحانہ اپنے بیٹے کے قریب ہوئی تھی ،اور مجھے یہ بتاؤ تم لوگ تم لوگوں کو مہراز سے مسلہ کیا ہے۔۔۔۔؟ سونیا نے بھی لگے ہاتھ اپنا سوال پوچھا

چاچی کوئی مسلہ نہیں ہے بس جو ماضی میں ہوا وہ چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر پا رہا میں۔۔۔۔

زاہیان اتنا کہتے اٹھا تھا، اور وہاں سے گیا، ویسے بھی ماما چاہے بھلا مہراز چھ سے سات ماہ لندن جانے کی بات کر رہا ہو

وہ عبادت کو ہم سب سے دور تو لے کر جا رہا ہے نا۔۔۔؟ پہلے تو ہم سب کو پتا تھا کہ عبادت وہاں چچا جان لوگوں کے پاس ہو گئی۔۔۔

مگر ابھی وہ سات سمندر پار جانے والی ہے جہاں کوئی نہیں ہو گا اسکے ساتھ، پتا نہئں آپ سب کیا سوچتے رہتے ہو، حامل بھی اٹھا تھا اُسکا بھی دماغ جیسے گھومنا شروع ہوا

یہ بچے بھی ناریحانہ بیگم ہلکے سے بولتی مسکرائی، جیسے بھی ہو بھابھی باتیں تو ان کی ٹھیک ہیں، سونیا نے اتفاق کیا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چاچی جو اوپر والا ہماری تقدیر میں لکھ دیتا ہے وہی ہوتا ہے، اس میں کسی انسان کا کوئی بس نہیں

مہراز ہلکے پھلکے انداز میں گویا، مہراز بیٹا تم بہت بھولے ہو

تم نے ابھی یہ دنیا نہیں دیکھی، جتنی میں دیکھ چکی ہوں، اب تم اس دن والی بات ہی لے لو

بشری پوری طرح تیار ہو چکی تھی، جب تم یہ سمجھ رہے تھے کہ تمہاری وجہ سے طلاق ہوئی تھی

تمہاری اور عبادت کی۔۔۔؟ جبکہ سچ تو یہ تھا کہ عبادت کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا تھا۔۔۔

تب بھی تم معصوم تھے اور آج بھی، چاچی آپ اتنے یقین سے کیسے بتا سکتی ہیں کہ عبادت کی وجہ سے طلاق ہوئی تھی۔۔۔؟ مہراز اب اور انتظار نہیں کر سکتا تھا اسی لیے خود سے پوچھ ڈالا

بیٹا جب تم نے اپنے گھر والوں سے بولا کہ تمہیں کوئی اور لڑکی پسند ہے تب ہم لوگ ابھی ان باتوں میں الجھے ہوئے تھے

تمہارا چچا ابھی سوچ رہا تھا کہ وہ تم سے خوف بات کرے گا، کہ تم ایک بار عبادت کو موقعہ تو دو، لیکن اس سے پہلے کوئی بات بیٹھ کر ہوتی

عبادت نے کہا وہ خود بھی اس نکاح کو رکھنا نہیں چاہتی، ہم سب تو حیران ہی رہ گئے تھے

کوئی تم سے بات کیا کرتا سب پہلے عبادت کے ساتھ الجھے، یہ باتیں کسی کو بھی نہیں پتا۔۔۔

راز کی طرح دفن کر دی گئی تھی، بشری جو انتہا کی دھمی آواز میں بول رہی تھی مہراز اپنا کان اسکے قریب کیے سینجدگی سے سننا شروع ہوا

تو بس پھر سب نے بول دیا جب دونوں ہی نہیں رہنا چاہتے تو پھر کیوں تماشہ لگانا

ایسے تم لوگوں کی طلاق ہوئی، تم خود سوچو اگر تمہارا اکیلے کا مسلہ ہوتا تو کیا تمہارے طلاق دینے سے یہ خاندان ایسے ہی جوڑے رہتے۔۔۔۔؟

بشری بیگم اپنی باتوں سے مہراز کو گہری سوچ میں ڈال گئی تھی، پھر کیا ہوا ۔۔۔؟ مہراز کا دل جیسے ٹوٹا تھا

پھر کیا ہونا تھا تم اپنی دنیا میں چلے گئے اور عبادت جس کو چاہتی تھی اسکے ساتھ شادی ہو۔۔۔۔۔۔

مہراز بھائی کھانا لگ گیا ہے آجائیں۔۔۔! سب انتظار کر رہے ہیں تائی جان آپ بھی آجائیں۔۔۔!!!

پریزے اک دم روم کھولے اندر داخل ہوئی تھی بشری بیگم کے الفاظ منہ ہی بند ہوئے تھے جبکہ وہ اسکے ایسے اچانک سے اندر آنے پر ڈری تھی

مہراز اٹھا تھا اور چپ چاپ باہر گیا، ایسے کوئی اجازت کے بنا داخل ہوتا ہے جیسے تم ہوئی۔۔۔؟

بشری پریزے کو ویسے ہی کھڑے دیکھ بھڑکی تو پریزے نے رونے جیسا منہ بنایا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خود سوچو اگر تمہارے اکیلے کی طرف سے یہ رشتہ ختم کرنا ہوتا تو اسکے ساتھ ساتھ پورا خاندان ناٹوٹ جاتا۔۔۔؟ مہراز جو مسلسل سگریٹ پہ سگریٹ پھوکے جارہا تھا بشری کے یہ الفاظ یاد کرتے مزید جلا

اُسکا مطلب وہ کسی اور سے محبت کرتی تھی۔۔۔؟ مہراز کے دل میں سے جیسے آواز آئی تھی

وہ کھولے آسمان کے نیچے کھڑا سوچوں میں گم ہوا تھا، کیا یہی وجہ تھی وہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔؟

دل میں سے اک سوال دماغ میں بسا، بس کرو مہراز۔۔۔۔! اُسکو خود کی حرکتوں پر جیسے غصہ آیا تھا

وہ غصے سے سگریٹ جو ہاتھ میں پکڑی تھی پھینک گیا، پھر کیا ہو گیا اگر وہ کسی اور سے محبت کرتی تھی۔۔۔؟

تم بھی اُسکو چھوڑ کسی اور کے ساتھ لگے پڑے تھے نا۔۔؟ اور ویسے بھی وہ اُسکا ماضی تھا

آج صرف میں ہوں صرف میں۔۔۔!!!مہراز اپنے اندر سے اٹھتے

سوالوں کے جوابوں کو دیتے بڑبڑایا

کوئی فرق نہیں پڑتا، وہ کس سے محبت کرتی تھی، ابھی وہ میری بیوی ہے،

مجھے صرف میرے آج کے بارے میں سوچنا ہے

مہراز اپنا دماغ ایک ہی کام پر سیٹ کرنا چاہتا تھا وہ تہ کر چکا تھا

مگر جیسے بھی تھا وہ تھی تو تمہاری بیوی تب بھی تمہارے نکاح میں ہونے

کے باوجود اس نے کسی اور سے محبت کی۔۔۔۔

کیا یہ جائزہ تھا۔۔۔؟مہراز جو اپنے دماغ کو سمجھا رہا تھا اک دم سے پھر آتے

اگلے سوال میں الجھا

وہ جن باتوں میں پڑ چکا تھا اُسکو جیسے خود پر غصہ آنا شروع ہوا تھا

مہراز پوری طرح گھوم چکا تھا وہ جتنی بھی کوشش کر لیتا یہ سوال بار بار اسکے

ذہین میں اٹھتے والا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مجھے تم سے بات کرنی ہے، عبادت اُسکو تیار ہوتے دیکھ کچھ سوچتے بولی

میرے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے جو بھی کہنا ہے جلدی کہو

اور ہاں اس سے پہلے عبادت کچھ بولنا شروع کرتی وہ ویسے ہی اپنے کف بند کرتے آئینے سے دیکھ گویا

عبادت نے بھی آئینے میں مقابل کا چہرہ دیکھا، تمہارا پاسپورٹ چاہیے مجھے وہ بھی دے دینا

تاکہ ٹیکٹ کا کچھ کر سکوں، مہراز دھیمے انداز میں بولتے واپس سے اپنے کام میں لگا

میں کہیں بھی نہیں جانا چاہتی، آپ۔۔۔۔!!! میں نے آپ سے پوچھا نہیں کہ آپ میرے ساتھ جانا چاہیے گئی یا نہیں۔۔۔؟

میں نے آپ کو کہا ہے اپنا پاسپورٹ دیں، مہراز عبادت کی بات کاٹ درمیان میں ہی بولا تھا

مگر مجھے لندن نہیں جانا، آپ کو کام ہے نا تو آپ اکیلے جائیں، میں اور روح وہاں نہیں جائیں گئ

ویسے بھی روح کا سکول یہاں ہے۔۔۔! تو وہ کیسے۔۔۔ عبادت۔۔۔۔!

اب کے مہراز بولتے عبادت کے سامنے آیا تھا

عبادت خود سے خاموش ہوئی تھی، جبکہ ایک نظر غور سے مقابل کو دیکھتے نظریں دوسری طرف پھیری

آپ فکر نہیں کرے، روح کا سکول میں دیکھ لوں گا، آپ بس وہ کام کرے جو میں آپ کو بول رہا ہوں

مہراز دھیمے سے نرمی بھرے لہجے میں گویا، اور واپس سے آئینے میں خود کو دیکھنا شروع ہوا تاکہ دیکھ سکے کوئی تیاری میں کمی تو نہیں رہ گئ

عبادت ابہام۔۔۔۔!!! تو اُسکا نام ابہام چوہدری تھا۔۔۔؟

مہراز جو عبادت کا پاسپورٹ لیے آفس آچکا تھا ابھی اسکے پاسپورٹ کو کھولے عبادت کا نام اور سر نیم پڑھ حیران ہوا تھا

پاسپورٹ پرانا ہو چکا تھا ابھی ایک نئے پاسپورٹ کی ضرورت پڑنے والی تھی

مہراز ابہام نام پڑھ پھر سے خیالوں میں پڑا تھا، وہ جتنا چاہتا تھا کہ نا سوچنا اتنا ہی وہ سوچوں میں گم ہو رہا تھا

مہراز ماضی۔۔۔! وہ خود سے بڑبڑایا تھا اور یاد دہانی کروائی

مقابل نے اب کے اُس پاسپورٹ کو ٹیبل پر رکھتے لیپ ٹاپ کھولا تھا اور خود کا دھیان ہٹانے کے لیے کام میں من لگایا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوری۔۔۔؟؟؟ پریزے کا ڈر پر بڑا سا سوری لکھا دیکھ حیران ہوئی تھی جبکہ اب نظریں مسلسل آس پاس گھومائی، زایان۔۔۔؟ جیسے ہی پریزے نے بو کے ہاتھ میں اٹھایا اور کا ڈر پر لکھا نام پڑھا تو لبوں سے ادا ہوا

اب یہ کون سا نیا تماشہ ہے۔۔۔؟پریزے جو پھولوں کو دیکھ خوش ہو چکی تھی

زایان نام پڑھ برا سا منہ بناتے اندازہ لگانا چاہا، ابھی پھولوں کو دیکھ کر تو بہت خوش ہوئی تھی

اچانک سے نام دیکھ منہ کیوں بنالیا۔۔۔؟زایان جو اُسکی ہر حرکت کو نوٹ کر رہا تھا سامنے سے آتے ویسے ہی پوچھا

کیونکہ مجھے تم سے اس کی امید نا تھی، پریزے ناگواری سے دیکھ تیکے لہجے میں بولی، چلو تمہیں امید نا تھی دیکھو اسی لیے یہ کیا، ویسے اچھا ہی ہوا، اگر تم مجھ سے امید رکھ لیتی تو میں یہ سب نا کرتا

زایان شرارت سے بولتے اُسکو مزید گھورنے پر اکسا گیا، سوری کس لیے ۔۔۔؟پریزے نے فورا سے سوال پوچھا

اُس دن میں نے تھوڑا زیادہ ہی بول دیا تھا نہ۔۔۔؟؟بس اس لیے زایان ہلکے پھلکے انداز میں بولا

ہمم۔۔۔۔۔

پریزے نے غور سے اُسکا چہرہ دیکھا تھا، جو شرمندہ نظر آرہا تھا، چلو دیر سے ہی سہی تمہیں عقل تو آئی

پریزے کیسے زایان کو ایسے ہی بخش دیتی، وہ اسکے انداز پر ہلکے سے مسکرایا تھا

معاف کیا۔۔۔! پریزے رعب والے انداز میں کہتی آگے بڑھی،

میڈم ابھی میری بات تو ختم بھی نہیں ہوئی تھی، زایان اسکے راستے میں حائل ہوا

یاد ہے تم نے کہا تھا کہ جب مجھے تمہیز بات کرنے کی آگئی تب آنا۔۔۔؟

پریزے آنکھیں چھوٹی کرتی مقابل کو چونکا گئی، جبکہ اُسکو اپنی بات یاد آئی تھی

ہاں کہا تھا تو۔۔۔؟ وہ ویسے ہی اُسکو چونکے لہجے میں دیکھ دریافت کر گیا

تو ابھی تمہیں جب بات کرنے کی تمہیز آگئی تب آنا، کوئی ایسے کسی سے راستے میں خاص بات کرتا ہے جیسے تم کر رہے ہو۔۔؟

پریزے اسکے انداز کی طرف اشارہ کرتے آگے بڑھی تھی زایان حیران ہوتا اُسکو جاتے دیکھ سوچ میں پڑا تھا

کہ ابھی چند منٹ پہلے اسکے ساتھ اثر میں ہوا کیا تھا، کہیں یہ مجھے پاگل کرنے کے لیے تو ایسے بول کر نہیں گئی۔۔؟

زایان پوری طرح اُسکی بات میں الجھا تھا وہ ابھی بھی کنفیوز تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنا خیال رکھنا۔۔۔! اور وہاں پہنچ کر سب سے پہلے ہمیں کال کرنا

حامل عبادت کو گلے لگائے بولا تھا زاہیان جو پاس ہی کھڑا تھا عبادت کے قریب ہوا تھا اور دونوں کے ساتھ لگا

ٹھیک ہے میں وہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے تم لوگوں کو کال کروگئ

تم لوگ بھی اپنا اور گھر میں سب کا اچھے سے خیال رکھنا، کوشش کرنا کہ زیادہ کہ چاچو خوش رہیں

عبادت اب کے دونوں کے ہاتھ پکڑے بولی تھی، دونوں نے سرہاں میں ہلائے تھے

اگر وہاں کوئی بھی پریشانی ہو۔۔۔۔!!! جانتی ہوں تمہیں ہی آنکھیں بند کر کہ یاد کروں اس سے پہلے زاہیان اپنی بات پوری کرتا عبادت درمیان میں ہی بولی تھی

حامل اور عبادت ہلکے سے مسکرائے تھے چونکہ زاہیان نے اپنا منہ بنایا تھا

یہ لوگ ابھی ائیر پورٹ پر کھڑے ہوئے تھے زاہیان، حامل، زایان مہراز اور عبادت لوگوں کو چھوڑنے آئے تھے

عبادت سب لوگوں کو گھر میں ہی مل آئی تھی حامد لوگ ساتھ میں یہاں آنا چاہتے تھے مگر عبادت نے منع کر دیا تھا

اسی لیے یہ لوگ ابھی اُسکو ملتے ساتھ میں سمجھا بھی رہے تھے

چلیں۔۔۔۔! ابھی وہ سب مسکرا رہے تھے مہراز روح کو لیے وہاں تک آیا تھا، زایان بھی آگے ہوا تھا

عبادت جانے کے لیے آگے بڑھی تھی،اپنا خیال رکھیے گا بھابھی۔۔۔!

زایان عبادت کو گلے ملتے گویا

تو عبادت مسکراتے سر ہلا گئی،اور جلدی واپس آنا ہے مجھے بہت کچھ آپ

سے شئیر کرنا ہے

زایان سرگوشی کے جیسے بولا تھا عبادت چونکی تھی، کیا بتانا ہے۔۔؟عبادت

بھی اسکے انداز میں دھیرے سے بولی

جب آپ آجائیں گئی تب بتاؤ گا،زایان اتنا کہتا بیگ لیے مہراز کے پیچھے بھاگا

عبادت اپنا دھیان واپس سے حامل لوگوں کی طرف موڑ گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمہیں کیا ہوا۔۔۔؟اتنا خوفناک منظر پیش کیوں کر رہی ہو۔۔۔؟

زایان جو یونی میں آتے ہی پریزے کی طرف آیا تھا،اُسکی سوجھی آنکھیں دیکھ فٹ سے بکا۔۔۔

پریزے جو پہلے ہی منہ بنانے بیٹھی تھی سامنے والے کی بات سن مزید غصے میں آئی۔۔۔

کرلی بکواس۔۔۔؟ پیٹ بھر گیا۔۔۔؟ یا کچھ باقی رہتا ہے۔۔؟ پریزے سپاٹ بولتے اپنی جگہ سے اٹھتے کلاس روم کی طرف بڑھی۔۔۔

زایان اسکے تیور دیکھ پیچھے ہی لپکا،اتنا غصہ۔۔۔؟ زایان جو بھاگتے اسکے راستے میں حائل ہوا تھا اُسکا راستہ بلاک کرتے گویا۔۔۔

کیا مسلہ ہے تمہارا۔۔۔؟ کیوں میرا سر کھانے صبح صبح یہاں چلے آئے۔۔۔؟ پریزے تنگ آچکی تھی

جبکہ اُسکو مقابل کی باتوں پر ایک بار پھر رونا آیا تھا، آج کا تو دن ہی میرا خراب ہے اس سے پہلے زایان کچھ بولتا وہ غصے سے بھڑکتی سائیڈ سے ہوتے کلاس میں داخل ہوئی

جواتفاق سے ابھی خالی تھی، کیونکہ ابھی کافی ٹائم پڑا تھا لیکچر شروع ہونے
میں

ایسے اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو۔۔۔؟ میں تو ایسے ہی تمہارے ساتھ مستی کر
رہا تھا تم تو سیریس ہی ہو گئی

اب رو کیوں رہی ہو۔۔؟ زایان اسکے ساتھ ہی بیٹھا تھا تاکہ کھل کر بات کر
سکے

تمہیں کیا ہے۔۔۔۔؟ میں جو مرضی کروں اور تم یہاں کیوں بیٹھ گئے ہو
اپنی کلاس میں جاؤ۔۔۔

پریزے تھوڑا سا دور ہوئی تھی، وہ تھوڑا سا کھسک کر اسکے قریب ہوا

پریزے نے اب کے اُسکو گھورا، وہ ہلکے سے مسکرایا تھا، جب تک بتاؤ گئی
نہیں میں یہاں سے ٹس سے مس بھی نہیں ہونے والا۔۔۔۔

زایان آرام سے بولتے اُسکو بولنے کا اشارہ کر گیا، پریزے نے ایک گھوری
سے نواز تھا جبکہ سوں سوں کرتے بولی

میری آپی مجھے چھوڑ کر کتنی دور چلی گئی، اب سب سے مجھے کون بچائے گا۔۔۔؟ میں اپنا سب کچھ صرف عبادت آپی سے ہی شئیر کرتی تھی

ابھی تو مجھے انھیں بہت کچھ بتانا تھا، اور وہ پہلے ہی یہاں سے چلی گئی

میں ان کے بنا نہیں رہ سکتی، پریزے نے اپنے دُکھی ہونے کی وجہ زایان کے سامنے رکھی تو پہلے تو وہ سینجدگی سے اُسکو دیکھ رہا تھا

پھر ہلکے سے مسکراتے اپنی سمائل کو بریک لگا گیا، کہ کہیں وہ برا ہی نا مان جائے

بس اتنی سی بات۔۔۔؟ وہ اپنی جگہ سے اٹھتے اسکے سامنے جھکتے کھڑا ہوا

پریزے جو رونے میں مصروف تھی، چونک کر مقابل کو گھورا، جیسے اُسکو اس کا ایسے جھکنا اچھا نہیں لگا تھا

کچھ منٹوں کی بات ہے، پھر بھابھی اور بھائی نے واپس آجانا ہے

اور اگر لگتا ہے کہ تم اب کس سے مستی کرو گئی اور اپنے دل کی باتیں کس سے شئیر کرو گئی

تو میڈم اس ناچیز کو ایک بار دل سے موقعہ تو دے کر دیکھو۔۔۔! زایان ویسے ہی جھکے ہوئے بولتے پریزے کو سوچ میں ڈال گیا۔۔۔

تمہیں موقعہ دوں۔۔۔؟ وہ اک دم سے اپنے آنسو صاف کرتے سپاٹ ہوتے کھڑی ہوئی، زایان بھی جھکے سے کھڑا ہوا تھا

جبکہ آنکھوں سے ہی حامی میں سر ہلایا، زایان صاحب اتنے بھی برے دن نہیں آئے میرے۔۔۔

کہ میں پریزے حامد تم سے اپنے دل کے دکھ شئیر کروں، مجھے پتا ہے تم سے میں اتنا بھی کچھ شئیر کروں گئی نا۔۔۔؟

تو تم پورے خاندان میں میرا مذاق بنا دو گئے، پریزے نے بولتے ناگواری سے نظریں پھیری تھی

وہ خاموش سے آگے بڑھا تھا، کوئی جواب تو دو۔۔۔؟ اس سے پہلے زایان جاتا پریزے نے پیچھے ہی کہا

کیا جواب دوں۔۔۔؟ میں کچھ بھی کر لوں کچھ بھی بول دوں۔۔۔۔!

تمہاری نظروں میں تو سب کچھ مذاق ہے

مجھے لگا تھا چاہے جیسے بھی ہو، ہم جتنا مرضی ایک دوسرے کے ساتھ مذاق کر لیں، اگر ایک دن ہم دونوں ساتھ میں بیٹھ کر باتیں کرے گئے تو ہماری سوچ ایک دوسرے کے بارے میں بدل جائے گئی

مگر نہیں میں غلط تھا تم نے ثابت کیا، ٹھیک ہے اگر تم کچھ نہیں شئیر کرنا چاہتی نا کرو، لیکن کیا ہم دونوں اچھے دوست نہیں بن سکتے۔۔؟

زایان جس کو پریزے کی باتوں سے برا لگا تھا بہت تحمل سے لہجے میں گویا پریزے کو اُسکا چہرہ سب کچھ عیاں کر گیا تھا، وہ خاموش سی شرمندہ ہوتی نظریں جھکا گئی

وہ بنا دیکھے اُسکو وہاں سے گیا تھا، پریزے کتنی ہی دیر ویسے ہی کھڑی رہی تھی اُسکو خود بھی اندازہ نا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" لندن "

توں بھابھی کو گھر لا رہا ہے یا ہم لوگ آئیں۔۔۔؟ میرے خیال میں تجھے بھابھی کو ہماری طرف لانا چاہیے

ولید جو فون پر مسلسل مہراز سے پوچھ رہا تھا اب کہ سپاٹ ہوتے رعب دار لہجا اپنایا

یار ابھی قسم سے گھر پہنچا ہوں، راستے میں ہی کھانا آڈر کر آیا ہوں پھر کبھی ضرور عبادت کو لے کر آوں گا ویسے بھی ابھی تو ملاقاتیں ہوتی ہی رہیں گئ

مہراز ولید کا منہ بنتے دیکھ کہتے ساتھ ہی مسکرایا تھا، وہ لوگ لندن پہنچ چکے تھے مہراز سیدھے ائیر پورٹ سے عبادت اور روح کو گھر لے آیا، جس وجہ سے ابھی ولید مسلسل فون پر اُسکو ایک قسم کا ڈانٹ رہا تھا۔۔۔۔

اچھاتوں مجھے یہ تو بتا جو کام کہا تھا وہ ہوا۔۔۔؟مہراز جو فون ہاتھ میں پکڑے پورے گھر کا اچھے سے جائزلے رہا تھا ولید کو پوچھ گیا

ہاں دیکھ لے، پورے گھر کی صفائی خود اپنے سامنے کروائی، ساری پکس اور البم کہاں رکھی۔۔۔؟

مہراز نے خالی دیواروں کو دیکھ دریافت کرنا چاہا، سب کچھ گھر کے سٹور روم میں بند کر دیا ہے

بے فکر رہ۔۔۔!! تیرا گھر ابھی ایسے ہی لگ رہا ہے جیسے کوئی نیا گھر تیار کیا گیا ہو۔۔۔

سب کچھ پرانا بدل چکا ہوں، ولید نے تفیصل سے بولا تو مہراز سر ہلاتے روح کو دیکھ گیا

جو منہ بنائے صوفے پر بیٹھی سب کچھ گھورنے مصروف ہوئی پڑی تھی

چل پھر کل آفس میں ملاقات ہوتی ہے بہت کچھ کرنا ہے وہ بھی جلدی جلدی سے۔۔۔! مہراز نے اتنا کہتے فون کاٹا تھا

کیا ہوا۔۔۔! پاپا کی روح یہاں ایسے اداس ہوتے کیوں بیٹھ گئی۔۔۔؟

مہراز ہلکے سے مسکراتے چہرے سے اُسکو اٹھاتے اپنی گود میں بٹھاتے استستفار کرنا شروع ہوا

پاپا یہ سب کچھ اتنا چیجنگی کیوں لگ رہا ہے۔۔۔؟ سب پکس کہاں ہیں۔۔؟

کیا ماما واپس آنے والی ہیں۔۔۔؟

روحی اپنے باپ کے سامنے بیٹھے ہمشیہ کی طرح اُسکی شرٹ کے بٹنوں کو کھولنے والے کام میں لگی

مہراز چونکا تھا، اُسکو بالکل بھی روح سے اس بات کی امید نا تھی اُسکو لگا تھا وہ بچی ہے اُسکو کہاں سب کچھ یاد ہو گا

مگر وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا، روح آپ کی ماما یہاں کیوں آئے گئی

وہ کبھی بھی یہاں نہیں آنے والی، اور ابھی تو آپ کی آنی ہی آپ کا سب کچھ ہے نا۔۔۔؟ مہراز دھیمے سے انداز میں سمجھاتے ساتھ ہی پوچھ گیا

پاپا آنی تو میرے پاس میرے ساتھ رہنے والی ہیں نا۔۔۔؟ وہ کبھی مجھے ماما کی طرح نہیں چھوڑیں گئی۔۔؟

روح بچوں کی طرح کھونے کے ڈر سے پوچھتے مہراز کا دل جکڑ گئی وہ بنا دیر کیے اُسکو اپنے ساتھ لگاتے حصار میں جکڑ گیا

کبھی بھی نہیں روح۔۔۔۔! وہ ہمشیہ آپ کے پاس رہنے والی ہیں چاہے کچھ بھی ہو جائے

مہراز پورے یقین سے بولتے روح کو بول گیا تھا تبھی بیل ڈور بجی تھی وہ ویسے ہی اُسکو خود سے لگائے دیکھنے کے لیے گیا،

پاپا۔۔۔۔!! مہراز جو کھانے کا سامان جو آڈر کیا تھا لیتے کیچن کے پاس آیا کہ روح نے اب چیخنے والے انداز میں مہراز کو آواز لگائی۔۔۔

وہ کھانا رکھتے اُسکی طرف متوجہ ہوا، جبکہ آنکھوں سے ہی وجہ پوچھی

پاپاساری پکس کہاں ہیں۔۔۔؟مجھے آنی کو ہماری سب پکس دکھانی ہیں

روح اپنے باپ کواپنے سامنے نیچے بیٹھے دیکھ پیار سے اُسکی ہلکی شیو پر ہاتھ پھیر گئ

بچا آپ کی آنی نے ہماری پکس دیکھی تو ہیں، پاکستان میں تو ابھی کون سی دکھانی ہیں۔۔؟مہراز اُسکو پکڑے خود کے سامنے کرتے اُسکو گالوں پر باری باری پیار کرتے پوچھ گیا

مجھے ان کو ماما میری اور آپ کی پکس دکھانی ہیں، وہ سب پکس تو یہاں تھی نا ۔۔؟ابھی کہاں ہے۔۔۔؟

روح نے جیسے ہی ماما کی پکس بولی مہراز حیران ہوتا پریشانی میں پڑا

کون سی ماما کی پکس۔۔؟کوئی پکس نہیں ہیں یہاں بیٹا۔۔۔! ویسے بھی آپ اپنی آنی کو وہ پرانی پکس کیوں دکھانا چاہتی ہیں۔۔؟

ان میں کچھ بھی نہیں تھا، جاؤ آنی کو بولو آجائیں کھانا آگیا ہے روح آگے کچھ بولتی مہراز نے اتنا کہتے اُسکو آنی کو بلانے کا بولا

میں آنی کو بولا تھا میں ان کو ماما کی ہمارے ساتھ سب پکس دکھاؤں گئ

ابھی میں ان کو کیا دکھاؤں گئ۔۔۔؟روح کا رونے جیسا منہ بنا تھا مہراز تو

اُسکی یہ بات سن ہی اٹھ کھڑا ہو چکا تھا

کہ روح نے عبادت کو یہ بولا وہ اپنی اور ماما کی پکس دکھائے گئ

روح نے یہ کیا کیا۔۔۔؟مہراز دل میں بڑبڑایا تھا جبکہ ابھی اس سوچ کو

جھٹکتے روح کو اٹھاتے گود میں بڑھا

ڈونٹ ویری پاپا ان کو سب پکس خود دکھا دیں گئے، آپ پریشان مت ہونا

اوکے۔۔۔؟مہراز اُسکو خوش ہوتے دیکھ واپس سے اُسکی گال پر کس کر گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

“ پاکستان “

کیا کروں۔۔۔؟ کس سے پوچھوں۔۔۔؟ پریزے جب سے یونی سے آئی تھی پریشانی کے عالم میں کبھی ٹہل رہی تھی

تو کبھی سوچ سوچ کر سر پکڑے بیٹھی، ابھی بھی وہ زایان کا ہی سوچ رہی تھی

یونی میں جو کچھ ہوا ان دونوں کے درمیان ہوا تھا وہ چاہ کر بھی بھول نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اسکو کہیں نا کہیں اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ آج اُسکی زیادہ ہی غلطی ہے ابھی وہ خود سے الجھی ہوئی تھی کہ کیا اسکو زایان سے فون پر سوری بولنا چاہیے یا نہیں۔۔۔

کبھی دل کہتا ہاں تو کبھی دماغ میں آتا پھر کیا ہو گیا اگر تو نے یہ بول دیا ہے وہ بھی کتنا کچھ کرتا ہی تھا نا مذاق میں پہلے۔۔! جب بھی یہ سوچ آتی پریزے کی انا در میاں میں کھڑی ہوتی

چھوڑ پریزے۔۔۔۔! وہ ایک بار پھر سے خود ہر بھڑ کی تھی اور غصے سے سوچ کو دفعہ کرنے کی کوشش کی

بھاڑ میں جائے وہ اور اُسکی باتیں۔۔۔! پریزے کا سوچ سوچ کر دماغ خراب ہوا تھا۔۔۔

کس کو بھاڑ میں ڈال رہی ہو۔۔۔؟ وہ بھی اکیلی۔۔۔؟ فلک جو رات کے کھانے پر بلانے کے لیے اسکے روم میں آئی تھی

اُسکو خود سے بولتے دیکھ آئی ابرا چکائے دریافت کیا۔۔۔! کچھ نہیں بھابھی یونی کی وجہ سے۔۔۔

پریزے واپس سے بیٹھی تھی، اور کتابوں کو بیڈ سے اٹھاتے ٹیبل پر پھٹکا اتنا غصہ۔۔۔؟ کیا پریشانی ہے بتاؤ ابھی مسلۂ حل کر دوں گئی۔۔۔؟ فلک جس نے نوٹ کیا تھا وہ جب سے یونی میں سے آئی تھی تب سے ہی خود سے لڑے جا رہی ہے

ابھی پاس بیٹھتے پوچھا

بتایاتوہے ڈئیر بھابھی جان۔۔۔!ایک پاگل دوست کی وجہ سے تھوڑاسا پریشان ہورہی ہوں

ایسا بھی کیاہوگیاجواتناپریشان ہورہی ہو۔۔؟کہ پریشانی صاف چہرے پر نظرآرہاہے۔۔۔؟

اس سے پہلے پریزے اپنی بات مکمل کرتی فلک درمیاں میں ہی بولی

مطلب صاف ہے بات سنے بناجانے والی نہیں ہیں آپ۔۔۔؟پریزے اُسکوآرام سے بیٹھے دیکھ سرسری سافلک کودیکھتے تیکے انداز میں سوال پوچھ گئ

بالکل۔۔۔دوٹوک جواب آیاتھا،پریزے نے سرسری ساگھورا

بات یہ ہے کہ میں عبادت آپی کی وجہ سے اداس تھی یونی میں بھی۔۔۔!

پریزے نے بولناشروع کیاتھا

تومیری ایک دوست میرے پاس آئی اور بولی اگرمیں کچھ شئیر کرناچاہتی ہوں توکرسکتی ہوں

مجھے اُسکی بات سن غصہ آگیا، اور میں نے بنا دیکھے اُسکی عزت افزائی کر ڈالی وہ ناراض ہو گئی شاید۔۔۔! پریزے مایوسی سے بھرا چہرے بنائے بولی تھی فلک نے غور سے اُسکو دیکھا تھا، صرف ایک سوال کا جواب دے دے اگر ہے تو۔۔!!!!

پریزے عقل کہاں ہوتی ہے تیری۔۔۔؟ فلک نے بہت آرام سے بیٹھے اُسکو ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا

پریزے کا منہ بنا تھا، نہیں ایک انسان تجھ سے ہمدری کر رہا ہے اور اُسنے ایسے ہی دوست کی حیثیت سے تجھ سے بولا

اور توں اُسکو شکریہ بولنے کی بجائے کہ اس نے تجھ سے پوچھا اور بات کی اتنا ہی کافی ہے

توں نے اٹھا کر اُسکو ہی باتیں سنا ڈالی۔۔؟ سہی کہتے ہیں لوگ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔۔۔

چلیں آپ تو مجھے ہی باتیں سنانا شروع ہو گئی، مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے
آپ صرف اتنا بتائیں میں کیا کروں ابھی۔۔۔؟ پریزے بیڈ سے اٹھتے پھر
سے ٹہلنا شروع ہوئی
کرنا کیا ہے اب کل یونی میں اُسکو سوری بولنا، اگر وہ پہلی فرصت میں نا مانے
تو مسلسل کوشش تب تک کرتی رہنا جب تک وہ معاف نا کر دے
فلک نے سپاٹ سے بولتے اُسکو سوچ میں ڈالا تھا ابھی یہ باتیں چھوڑو
اور چل کر کھانا کھاؤ، فلک اتنا بولتے باہر گئی تھی، پریزے واپس سے سوچنا
شروع ہوئی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" لندن "

گڈ مارننگ مائے لو۔۔۔۔!!! وہ ہلکے سے سوئی پڑی ہستی کے ماتھے پر لب رکھے بولے تھا

وہ جو نیند میں گم سی ہوئی پڑی تھی بیزا ہوئی، جبکہ بنا دیکھے واپس سے کمبل خود پر درست کیا گیا

ابرار جو آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا سرسری سا آئینے سے بیڈ پر دیکھا تھا

ایک نیوز ہے۔۔۔!! اگر سننا چاہتی ہو تو بتاؤ۔۔۔؟ وہ ویسے ہی کھڑے بے نیازی سے بالوں میں برش چلاتے گویا

ایمن نیوز سن بیزاری سے منہ بناتے سیدھی ہوئی تھی، کس نیوز کی بات کر رہے ہو۔۔۔؟

وہ ویسے ہی نیند میں بوجھل سی بولی، مہراز یاد روح کے ہمراہ لندن پہنچ چکا ہے

وہ اب کے ٹائی لگاتے غور سے بیڈ پر نظریں ٹکائے بولا،

واٹ۔۔۔۔؟اُسکی توقع کے مطابق وہ پوری طرح نیند سے اٹھتے بیٹھی تھی

وہ اُسکی اتنی سے حرکت پر ہلکے سے مسکرایا تھا جبکہ واپس سے اپنے کام میں مصروف ہوا

کب آیا۔۔؟اب کے وہ اٹھتے اسکے سامنے آئی،روح بھی ساتھ آئی ہے۔۔؟ایمن کو تو جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا

مجھے کسی نے خبر دی، کل ہی اُسکو ائیر پورٹ پر اُسکی بیٹی کے ساتھ دیکھا گیا ابرار اب کے پوری طرح تیار ہو چکا تھا وہ ایک نظر خود کا جائزہ لیتے لیپ ٹاپ اٹھاتے فائل کو دیکھنا شروع ہوا

اُسکا مطلب اب میں میری روح سے مل سکتی ہوں۔۔؟ایمن پوری طرح خوش ہو چکی تھی

یس مائے لو۔۔۔۔!اب تم اس سے مل بھی سکتی ہو اور اُسکو یہاں اپنے پاس بھی لا سکتی ہو

اب کوئی تمہیں روک نہیں سکتا،ابرار فائل بند کرتے ایمن کو سینجدگی سے بولتے آفس جانے کے لیے نکالا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گڈ مارننگ۔۔۔۔!!عبادت جو نماز سے فارغ ہوتے سیدھی کیچن میں چلی آئی تھی کیچن میں موجود سامان کا جائزلینا شروع ہوئی تھی

کہ سلام سن ڈر پیچھے پلٹی،مہراز جو آفس جانے کے لیے تیار ہوئے سامنے ہی نظر آیا تو سر ہلاتے عبادت نے سلام کا جواب پاس کیا

یہ کچھ شاپنگ میں نے خود سے کی ہے،مجھے پوری امید ہے تمہاری ضرورت کی ایک بھی چیز نہیں لایا ہوں گا

ہاں دودھ وغیرہ ہے باقی جو بھی شاپنگ تمہیں کرنی ہے اُسکے لیے میں بارہ بجے واپس آجاؤں گا

تب تک تیار رہنا پھر شاپنگ اچھے سے کر لینا جو جو تمہیں چاہیے ہو لسٹ بنا لینا مہراز لوری طرح اسکو حصار میں رکھے بول رہا تھا اور وہ مسلسل شاپنگ بیگ کا جائز لیتے بات سن رہی تھی

ابھی مجھے نکلنا ہو گا۔۔۔۔! مہراز اپنے واچ پر ٹائم دیکھتے سرسری سا بولتے آگے بڑھا

عبادت نے ایک نظر مقابل کو پیچھے سے دیکھا تھا، ناشتہ۔۔۔؟ وہ ویسے ہی کھڑی وہی سے بولی

مہراز کے قدم رکے تھے، وہ پلٹا تھا اور نظریں جھکائی اپنی بیوی کو دیکھا تھا

ناشتہ میں آفس میں کر لوں گا، ابھی لیٹ ہو رہا ہوں بہت سا کام سر پر پڑا ہوا ہے مہراز کو اچھا لگا تھا

عبادت کا ایسے پوچھنا مگر وہ ابھی جلدی میں تھا اسی لیے اتنا کہتے فورا سے باہر نکلا

ہاں۔۔۔۔۔! ولید کی کال جو مسلسل آ رہی تھی گھر سے باہر نکلتے پک کی

بس نکل چکا ہوں پہنچتا ہوں فون کے پار سے بات سن جواب دیتے وہ گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خبر پہنچ گئی ہے تیرے انتظار میں سوکھنے والوں کو۔۔۔! ولید جو مہراز کو ملتے ساتھ ہی بیٹھا تھا

ایک نظر مہراز کو دیکھ کافی کا مگ اٹھایا تھا، گڈ یہ تو بہت اچھی نیوز دی ہے کیس کی ڈیٹ کب کی ہے۔۔۔۔؟ اگلے ہفتے۔۔۔! ابھی یہ بتا آگے کیا کرنے والا ہے بھابھی کو کب اس کیس کا بتائے گا۔۔۔؟

ولید سینجدگی سے بولتے مہراز کو سوچ میں ڈال گیا ابھی تو مجھے خود بھی نہیں پتا کیسے سب کچھ کرنا ہے

میں یہاں صرف اس بھروسے آیا ہوں کہ روح میرے ساتھ واپس جائے گئی اگر ایسا نا ہوا تو۔۔۔؟

اس سے پہلے مہراز بات پوری کرتا ولید نے درمیاں میں کاٹ پوچھا

تو میں اس بزنس پر لعنت بھیج دوں گا، مگر مر کر بھی اپنی بیٹی اس عورت کے پاس نا چھوڑو

مہراز کے ماتھے پر لاتعداد بل پڑے تھے جو اسکے غصے کو صاف عیاں کر گئے تھے

ہمممم۔۔۔۔

ولید نے ہنکارہ بھرا تھا، ایسے کرتوں اگلے ہفتے کے لیے ایک شاندار پارٹی رکھ جس میں سب موجود ہوں

ابرار ملک بھی اور اُسکی بیوی بھی، مجھے ان اب کو بہت کچھ بتانا ہے

مہراز اپنی چیئر سے اٹھتے وال گلاسیز سے سامنے موجود روڈ کو دیکھ گیا تھا جس پر بارش کی برسات جاری تھی

سمجھ گیا ولید جانتا تھا وہ یہ کیوں بول رہا ہے اسی لیے بولتے اٹھا تھا، اچھا چل ابھی میٹنگ کا ٹائم ہو چکا ہے

ولید نے سرسری سا واچ پر ٹائم دیکھا تھا اور فائل اٹھائی تھی مہراز بھی اپنے کوٹ کا بٹن بند کرتے آگے بڑھا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" پاکستان "

یہ زایان کا بچا آ کیوں نہیں رہا۔۔۔؟ پریزے جو مسلسل ٹہلتے اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھ بڑبڑائی

وہ جب سے یونی آئی تھی زایان سے بات کرنے کے لیے ادھر ادھر سے بھاگ رہی تھی

کبھی عائشہ اُسکو نا چھوڑے تو کبھی زایان کو ایان کے ساتھ دیکھ پریزے خود واپس چلی جائے

ابھی وہ اپنی کلاس سے فارغ ہوتے سیدھے زایان کے ڈپائمنٹ کے پاس آتے کھڑی ہوئی تھی

کہ وہ جیسے ہی باہر آئے وہ اُسکو سوری بولے اور اپنا بوجھ ہلکا کرے

پریزے۔۔۔۔؟تو یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔؟ابھی زایان کو پریزے نے دیکھا ہی تھا کہ ایان کی آواز سن اُسکی طرف پلٹی

م۔۔می۔۔۔میں وہ۔۔۔! وہ گھبرائی تھی اور ایسا کیوں ہوا تھا اُسکو بالکل بھی سمجھ نا آئی تھی

میں تو تمہیں ہی ڈھونڈ رہی تھی۔۔! گھر جانا نہیں۔۔؟اندازہ ہے کتنی دیر ہو گئی مجھے فارغ ہوئے۔۔۔؟

زایان دونوں کے قریب آتے روکا تھا، کہ پریزے نے سرسری سا زایان کو دیکھ نظریں ایان پر ٹکائی

میڈم میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں وہ بھی گاڑی میں۔۔۔! اور تمہارا فون کہاں ہے۔۔۔؟

کوئی علم ہے کتنی کال کی تمہیں۔۔۔۔؟ایان بھی سپاٹ ہوا تھا

پریزے عائشہ کہاں ہے۔۔۔؟زایان دونوں کو اپنی بحث میں مصروف دیکھ

اپنی واچ پر ٹائم دیکھ عائشہ کا پوچھا

میرے سر پر بیٹھی ہے دیکھو۔۔۔؟پریزے جو ایان کو جواب دینے والی تھی

اچانک سے زایان کے بولنے پر تپے انداز میں بھڑکتے اپنا سر جھکایا

ایان بھی ساکت ہوا تھا اُسکی یہ حرکت دیکھ اُسکو شرمندگی محسوس ہوئی

جبکہ زایان کا غصہ سے برا حال ہوا تھا وہ بنا بولے واک آوٹ کر گیا

پریزے جس کو بولنے تھوڑی دیر بعد ہی زایان یاد آیا تھا اسکو لمبے لمبے ڈگ

بڑھتے جاتے خود کو تھپڑ مارنے کو دل کیا

یہ کیا طریقہ تھا بولنے کا۔۔۔؟ایان سپاٹ سا دبی آواز میں دھاڑا

یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے، نا تم وہ بکواس کرتے اور نا میں ایسا گھسیٹا

کچھ اسکو بولتی

اب کیا ہو گا۔۔؟پریزے کا رونے والا حال ہوا تھا تم گھر چلو تمہاری طبیعت
تو گھر میں ماما سے صاف کرواہوں گا

ایان تیزی سے بولتے گیا تو پریزے رونے والے انداز میں اسکے پیچھے چلی
ابھی تو ایک بات کی وجہ سے معافی مانگنے آئی تھی اور ابھی معافی مانگی بھی
نہیں ایک اور غلطی اپنے سر ڈال لی

تیرا کیا ہو گا پریزے۔۔۔؟پریزے خود بڑبڑاتے گاڑی میں بیٹھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" لندن "

آنی کل ہم لوگ باہر جائیں گئے۔۔!ایم سواہیپی۔۔۔!روح جو مہراز سے سن چکی تھی کہ کل کو وہ لوگ باہر جائیں گئے

خوشی سے عبادت کے پاس آتے بولی، مہراز جو لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا اب کے پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہوا، ایک ہفتہ ہو چکا تھا ان لوگوں کو لندن آئے ہوئے

مہراز اپنے کاموں میں بہت الجھا چکا تھا اسی لیے وہ زیادہ گھر میں نظر ہی نہیں آتا تھا

عبادت جب سے آئی تھی سارا دن اسکا روح تو فون پر ہی گزر رہا تھا کبھی وہ چاچی لوگوں سے باتیں کرتی تو کبھی رابعہ بھابھی سے، اور باقی کے ٹائم میں حامل، زاہیان، اور پریزے لوگوں سے الجھتی تھی

آج دن کیسا رہا۔۔۔؟ابھی عبادت روح کو ٹی وی پر کاٹون لگا کر دیکھ اٹھی تھی کہ مہراز جو سامنے ہی بیٹھا ہوا تھا لیپ ٹاپ بند کر گیا۔۔۔

عبادت آرام سے گزرتے کیچن میں گئی تھی مہراز بھی اٹھا تھا اور اسکے پیچھے ہی گیا

عبادت جو روح کے لیے گلاس میں دودھ میں ڈالنا شروع ہوئی تھی مہراز کو کھڑے دیکھ سرسری سا اُسکو گھورا

آج کا دن کیسا تھا۔۔۔؟؟؟میرا مطلب آج دن کیسا گزرا۔۔۔؟عبادت جو مقابل کے سوال پر چونکی تھی مہراز فورا سے تفیصل سے گویا

آج کا سارا دن بھی ویسا ہی گزرہے جیسا باقی دنوں میں گزرتا تھا،عبادت نے گلاس میں چینی ڈالتے مصروف سے انداز میں جواب دیا

وہ سمجھ چکا تھا آج بھی پورا دن بور ہی گیا، مہراز ابھی آگے کوئی بات شروع کرتا وہ گلاس لیے باہر گئی تھی

مہراز جو الفاظ ڈھونڈ رہا تھا سرد آہ بھرتے اسکے پیچھے ہی چل آیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فائنلی میں کل اپنی بیٹی سے ملنے والی ہوں، میں بتا نہیں سکتی بے بی میں کتنا خوش ہوں۔۔۔

ایمن جو خوشی سے بیٹھی اپنے کل کو پہننے کے لیے ڈریس چوس کر رہی تھی ابرار کو لیپ ٹاپ بند کرتے دیکھ بولی، وہ ویسے ہی اٹھتے اسکے پاس آیا تھا آئی نو میں دیکھ سکتا ہوں، مائے لو۔۔۔! وہ ویسے ہی اُسکو حصار میں لیتے بولا تھا جبکہ ساتھ ہی اُسکی گردن پر جھکا

وہ کسمائی تھی جیسے اُسکو اچھا نہیں لگا تھا، آج نہیں وہ ہلکے سے بولتے اسکے حصار سے نکلی تھی

ابرار جس کا موڑ خراب ہوا تھا بنا دیکھے روم سے سیدھا باہر نکلتے گاڑی کی چابی لیتے کلب کے لیے نکلا

مہر از اب میری بیٹی صرف میرے پاس آنے والی ہے اس بار تمہیں بھاگنے نہیں دوں گئی۔۔۔

ایمن جو اپنے خیالوں میں سوچ رہی تھی اپنی اور مہراز کی روح کے ساتھ والی پکس کو فون میں دیکھ گئی

آئی ہوپ میری بیٹی کے دماغ میں کوئی برائی نا بھر دی ہو۔۔۔!!ایمن کو ڈر بھی تھا کہیں روح اُس سے نفرت نا کرنے لگی ہو

اگر ایسا کچھ ہوا مہراز۔۔۔! وہ مہراز کی مسکراتی پکس دیکھ بولی

مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، اک دم سے فون بند کیا، تبھی اپنے کسی دوست کو میسج کیا تھا۔۔۔

ہائے ہینڈسم۔۔۔۔!!!ابرار جو غصے سے کلب میں چلا آیا تھا شراب کا گلاس پہ گلاس پیتے پوری طرح دھت ہو گیا

جب ایک حسینا اسکے پاس آئی تھی اور پیار سے دیکھتے اسکے گال پر انگلی چلاتے اُسکو اپنی طرف متوجہ کروایا

ایسے پیتے ہی رہو گئے یا میرے ساتھ اس خوبصورت رات کو حسین بھی بناؤ گئے۔۔؟ وہ ویسے ہی اسکے چہرے پر انگلی چلاتے سرگوشی کی طرح بولتے اسکے قریب ہوئی

وہ مدہوش سا ہلکے سے مسکرایا تھا اور جٹ سے اس حسینا کو اپنی طرف کھینچا وہ اسکے ایسے کھینچنے پر بے حد قریب ہوئی تھی

کیوں نہیں سویٹ ہارٹ یہ رات آج تمہارے نام وہ نشے کی حالت میں بولتے اٹھا تھا اور اسکے ساتھ چلا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

!عبادت روح کو تیار کر دو مجھے اُسکو اپنے ساتھ لے کر جانا ہے۔۔۔

مہراز جو جلدی جلدی تیار ہوتے مسلسل فون پر ولید کے میسج بھی چیک کرتے جا رہا تھا عبادت کو روم میں آتے دیکھ بولا

روح کہاں جا رہی ہے۔۔۔؟ وہ چونکی تھی جبکہ فورا سے پوچھا

وہ۔۔۔۔!!! مہراز الجھا تھا جبکہ سوچ میں بھی پڑا ابھی کیا بولے

آج عدالت جانا تھا ساتھ میں اسکے روح کا ہونا لازمی تھا اسی لیے مہر از نے عبادت کو بولا تھا

مگر ابھی وہ عبادت کو کیا بولتا الجھا، اسکے سکول جانا ہے مہر از نے نظریں چڑاتے گویا۔۔۔

عبادت نے سر ہلایا تھا اور روح کے کپڑے نکالنے کے لیے گئی، ایم سوری عبادت۔۔۔

اس پارٹی کے بعد ہی تمہیں سب کچھ بتادوں گا ویسے بھی زیادہ دیر سب کچھ چھپنے والا نہیں

مہر از اسکے جاتے ہی خود سے بڑبڑایا تھا اور فون پر ولید کا میسج دیکھا

یہ ابرار کہاں رہ گیا۔۔۔؟ ایمن جو عدالت جانے کے لیے تیار ہو چکی تھی اب کے مسلسل ابرار کو کال کی جارہی تھی، مگر وہ فون پک ہی نہیں کر رہا تھا

۔۔۔

یہ رات گھر کیوں نہیں آیا۔۔۔؟ایمن کا غصے سے برا حال ہوا تھا جبکہ دماغ میں کتنا ہی کچھ آیا

ہیلو۔۔۔۔۔!!! کہاں ہو ابرار۔۔۔؟ تمہیں یاد بھی ہے ہمیں آج عدالت جانا ہے، تم اتنے لاپرواہ بھی ہو سکتے مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔

جیسے ہی فون پک ہوا ایمن نواسٹاپ بولنا شروع ہوئی، ابرار جو نیند میں ہی تھا فون سے پار ایمن کی باتیں سن بیزا ہوتے اٹھتے بیٹھا

جیسے ہی ہوش آیا اپنے آس پاس نظریں گھمائی بیڈ پر لیٹی لڑکی پر سرسری سی نظر ڈالتے اٹھا

ڈیئر میں سیدھا تمہیں عدالت میں ملتا ہوں تم وہاں پہنچو۔۔۔! ابرار اپنے کپڑے اٹھاتے واش روم میں گھسا

ایمن فون بند کرتے گاڑی کی طرف بڑھی، تاکہ وہ جلدی سے عدالت پہنچ سکے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

السلام و علیکم۔۔۔! کیسی ہو عبادت۔۔۔؟ جیسے ہی فون پک ہوا فون کے پار سے پوچھا گیا

میں ٹھیک الحمداللہ۔۔۔آپ کیسی ہیں۔۔۔؟عبادت نے بھی مختصر سا جواب دیتے دریافت کیا

شکر اللہ کا۔۔۔! سوری کافی دنوں بعد کال کیا۔۔۔! میں بہت مصروف تھی اسی لیے تمہاری کال پک نا کر سکی

مبارک ہو تمہیں۔۔۔! میں نے سنا تمہاری شادی ہو گئی۔۔؟ ویسے میرا شکوہ اب ہمشیہ رہنے والا ہے

تم نے مجھے اپنی شادی پر بلایا نہیں، کلثوم شکوے بھرے انداز میں بولی

کس نے بتایا شادی کا۔۔۔؟عبادت کو حیرانگی ہوئی تھی، جبکہ تیزی سے پوچھا

کس نے بتانا ہے زاہیان سے بات ہوئی تھی میری وہ بھی تقریباً دو ہفتے پہلے تب اُس نے بتایا

کلثوم تفیصل سے بتا گئی، ہوا چھاز اہیان۔۔!!عبادت کو یاد آیا تھا کہ اسکے علاوہ کوئی بھی نہیں بتا سکتا تھا

ہاں جی سر کار۔۔۔!ویسے میں خوش ہوں تمہارے لیے۔۔۔!اچھا کیا تم نے شادی کر لی۔۔۔

اللہ سے یہی دعا ہے دولہا بھائی تمہیں بہت چاہیں۔۔۔!کلثوم ایک آہ بھرتے بولی عبادت نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا تھا۔۔۔۔

کلثوم عبادت، حامل، زاہیان کی یونی فرینڈ تھی کلثوم دوست ہونے کے ساتھ عبادت کی ڈاکٹر بھی ہے۔۔۔

اور بتا تیری طبعیت کیسی رہتی ہے۔۔۔؟اب تو خواب نہیں دیکھتی۔۔۔؟ کلثوم نے تفیصل سے اگلا سوال پوچھا

نہیں ابھی میں ٹھیک ہوں، عبادت نے فورا سے جواب دیا تھا، میڈیسن کھاتی ہو ٹائم سے۔۔؟اگلا سوال آرام سے پوچھا گیا

ہاں کھاتی ہوں ٹائم سے، عبادت نے سرسری سا وال سے باہر لان کا سہانا منظر دیکھ گویا۔۔

جبکہ ویسے ہی فون کان سے لگائے سردی کو انجوائے کرنے کے لیے لان میں آئی

ہیلو کلثوم۔۔۔؟عبادت کو آواز آنا بند ہوئی تھی جبکہ ساتھ ہی فون کاٹا تھا فون کاٹ ہو گیا۔۔۔؟عبادت نے سرسری سا بڑبڑایا اور فون کو بند کرتے کھولی فضا میں سانس بھر کر ہوا کو محسوس کرنا شروع ہوئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاپا میں نیو سکول میں جانا نہیں چاہتی۔۔۔! میں اپنے پرانے سکول میں ہی جاؤں گی

روح جو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی گاڑی روکتے دیکھ مہراز سے بولی تھی

اوکے بیٹا جہاں آپ چاہو گئی ہم اُسی سکول میں جائیں، مہراز گاڑی بند کرتے سیٹ بالٹ کھولے گاڑی سے نکالا تو روح بھی جلدی سے نکلی

روح یہاں آؤ۔۔۔۔ مہراز اُسکو اپنے گود میں اٹھاتے چلنا شروع ہوا تھا

روح آپ کو پتا ہے ہم یہاں کس سے ملنے آئے ہیں۔۔؟ مہراز روح کو بتانا چاہتا تھا خود سے کہ وہ اپنی ماما سے آج ملنے والی ہے۔۔۔

ہم سکول دیکھنے آئیں ہیں۔۔۔! پتا ہے مجھے روح محبت سے اپنے باپ کی ہلکی شیو پر ہاتھ پھیرتے بولی

مہراز ہلکے سے مسکرایا تھا جبکہ جٹ سے اسکے گالوں پر پیار کیا

ہم سکول نہیں آئے، ہم یہاں آپ کی ماما سے ملنے آئے ہیں، وہ آپ کو مس کر رہی تھی

مہراز دھیرے سے بتاتے روح کا چہرہ اداس کر گیا وہ خاموش سی اپنے باپ کو دیکھنا شروع ہوئی تھی

مجھے ان سے نہیں ملنا۔۔۔!! مجھے آنی کے پاس جانا ہے روح دوٹوک بولی
تھی مہراز نے غور سے اسکو دیکھا تھا
کیوں نہیں ملنا۔۔۔؟ مہراز حیران ہوا تھا یہ وہی روح تھی جو پاکستان جانے
کے بعد سب سے زیادہ اپنی ماما کو مس کرتی رہتی تھی
!ابھی اچانک ایسا بھی ہو گیا تھا کہ وہ ملنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔
روح۔۔۔!!! ابھی مہراز عدالت کی بلڈنگ میں داخل ہوا کہ سامنے ہی
ایمن روح اور مہراز کو دیکھ روح کی طرف لپکی
مہراز نے ناگوارہ سی نظر ایمن پر ڈالی تھی وہ روح کو آگے ہوتے مہراز سے
پکڑتے خود سے لگا گئی
مہراز ولید کو دیکھ اُسکی طرف بڑھا تھا تاکہ وکیل سے مل سکے،
روح۔۔۔! مائے بے بی۔۔۔ایمن روح کو مسلسل خود سے لگائے بولے
اُسکا چہرہ چومنا شروع ہوئی

روح اپنی ماں کو روتے دیکھ ان کے ساتھ لگی بس ان کو محسوس کرنا شروع ہوئی تھی

☆☆☆

آنی۔۔۔؟؟ایمن الجھی تھی جبکہ روح کے بولے الفاظ دوہراتے اُسکو چونکے انداز میں اُسکو دیکھا

ماما میری آنی بہت اچھی ہیں۔۔! میں آپ سے ان کو ملواں گئ، آپ ملنا چاہو گی ان سے۔۔۔۔؟

روح کے چہرے پر آنی کی بات کرتے مسکراہٹ پھیلی تھی ایمن نے غور سے اُسکا مسکراتا چہرہ دیکھا

یس شومائے بے بی میں ضرور ملوں گی، یہ ہے کون۔۔۔؟آئی می !!!۔۔۔۔

چلیں روح بیٹا۔۔۔؟؟ابھی ایمن مزید کچھ بولتی یا پوچھتی مہراز کی آواز سن ایمن بیٹھے سے اٹھ کھڑی ہوئی

اب کے دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا، جبکہ روح فورا سے مہراز کے قریب ہوئی

مہراز نے اُسکا ہاتھ پکڑا تھا اور اُسکو لیتے آگے بڑھا ایمن جو بولنے کے لیے منہ کھولنے والی تھی اپنے وکیل کی پکار پر اُسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

مہراز پاکستان سے لندن آچکا تھا اسی لیے وہ آج عدالت آیا تھا، ایمن چاہتی تھی کہ عدالت روح کو اسکے ساتھ بھیج دے مگر مہراز نے بول دیا ابھی روح کو ٹائم دیں وہ ابھی ان سب چیزوں کے لیے تیار نہیں ہے بس اسی لیے عدالت نے اگلی ڈیٹ دے دی تھی

بے بی ڈونٹ ویری، کچھ دن اور پھر روح تمہارے پاس ہی آئے گی

ابرار جو وکیل کے ساتھ ہی موجود تھا وکیل کے جاتے ہی ایمن کو حوصلہ دیا

ایمن سر ہلاتے آگے بڑھی تو ابرار بھی اسکے ہمراہ باہر آیا

سامنے ہی مہراز نظر آیا تھا جو روح کو گاڑی میں بیٹھاتے ایک بار پھر سے ولید کے ساتھ بات کرنا اسٹارٹ ہوا

چلیں۔۔۔۔! ابرار ایمن کو سامنے بنا آنکھیں جھپکے دیکھتے بولا تو ایمن نے فوراً سے نظروں کا زاویہ بدلا

اتنی بھی جلدی کیا پڑی ہے بھاگنے کی تھوڑی دیر کھڑی تو ہو جاؤ۔۔۔۔؟؟

دیکھو میں آگیا۔۔۔!!! ایمن ابرار کے ہمراہ اپنی گاڑی کے قریب آئی تھی کہ مہراز تھوڑا سا چلتے ان دونوں کے سامنے ہوا۔۔۔۔

ولید بھی قریب ہی موجود تھا، ابرار مہراز کے آگے ہوا تھا، ایمن نے بھی مہراز کو دیکھا تھا

کچھ دن مہراز زیاد پھر روح اپنی ماں کے پاس ہی آنے والی ہے، پھر تم چاہ کر بھی اُسکو ایمن سے الگ نہیں کر سکو گئے

اچھا۔۔۔۔! یہ بات ہے۔۔۔۔؟؟ مجھے تو لگا تھا تین سالوں میں تم بدل گئے ہو گے۔۔۔؟

آخر اتنی عقل مند عورت سے شادی جو کی ہے، لیکن افسوس۔۔۔۔! مہراز بول تو ابرار سے رہا تھا نظریں مسلسل ایمن پر ٹکائی ہوئی تھی

تمہیں ابھی بھی عقل نہیں آئی، چلو عقل نا سہی ایمن کی محبت میں اپنے رات کے سارے شوقوں کو تو ختم کر دیجئیے۔۔۔؟؟؟؟

اینی ویرے۔۔۔۔۔!کام کی بات کرتے ہیں، مہراز نے موضوع بدلا تھا
ایمن کو کچھ سمجھ نا آئی تھی وہ کہنا کیا چاہتا تھا، ابرار کے ماتھے پر بل پڑے
تھے وہ جانتا تھا مہراز کیا بولنے کی کوشش رہا تھا۔۔۔۔
آج شام کی پارٹی میں تم دونوں لازم آنا، میں نے ایک پارٹی رکھی ہے
!!!میرے واپس آنے کی خوشی میں اور۔۔۔
ابھی ایمن اپنی زبان کھولتی مہراز نے اور کو لمبا کیا وہ لب بھنچے اُسکو دیکھنا
شروع ہوئی۔۔۔۔
ایک سرپرائز ہے بہت خاص ہے وہ، چاہتا ہوں جب دنیا کے سامنے روح کو
وہ دوں تو تم لوگ بھی وہاں پر ضرور ہو
آخر کیسی بھی ہو تم روح کی ماں ہو، اُسکی نظروں میں تمہیں گرتا ہوا دیکھ
نہیں سکتا۔۔۔
مہراز کاٹ دار لہجے میں بولتا ایمن کو سوچنے پر مجبور کر گیا، چلو پھر ابھی مجھے
بہت سے کام ہیں

شام کو پارٹی میں ملاقات ہوتی ہے، مہراز کا ڈرایمن کے ہاتھ پہ رکھتے

آنکھوں پر گلاسیز لگائے گاڑی کی طرف گیا

ابرار اور ایمن نے اُسکو جاتے دیکھا تھا جبکہ ایمن نے کاڈر پر سرسری سی نظر

ڈالتے گاڑی کی طرف قدم بڑھائے

اُسکو کیا لگتا ہے وہ ایسے ہمیں پارٹی پر بلائے گا تو ہم گدھوں کی طرح ڈورتے

وہاں پہنچ جائیں گے۔۔۔؟

ہر گز بھی ایسا نہیں ہو گا، ابرار جو گاڑی اسٹاٹ کر چکا تھا دھاڑتے بولا

ہم جائیں گئے پارٹی میں، ایمن بنا ابرار کو دیکھے بولی تھی وہ اک دم سے

سڑک پر گاڑی روک گیا

ایمن اُسکی حرکت پر چونکی جبکہ اب کی بار اُسکو نظروں سے دیکھا، یہ کہنا غلط

نا ہو گا کہ گھورا

میں نے کہا ہم نہیں جا رہے، ابرار اب کے ایک سانس بھرتے تحمل

سے بولا

بے بی اُس نے کہا روح کے لیے کوئی خاص سرپرائز، تمہیں نہیں لگتا ہمارا وہاں ہونا ضروری ہے

وہ بہت چالاک انسان ہے تم اُسکو اتنا نہیں جانتے جتنا میں جانتی ہوں وہ ایسے ہی پاکستان سے یہاں نہیں آیا ہوگا

ضرور کچھ سوچ کر ہی یہاں آیا ہے مجھے جاننا ہے وہ اتنا ریلکس کیسے ہے۔۔؟

ایمن نے اپنی سوچ ابرار پر عیاں کی تو وہ بھی سوچنے پر مجبور ہوا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں خود تیار ہو سکتی ہوں مجھے کسی بھی پارلر جانے کی ضرورت نہیں

عبادت نے سہولت لینے سے انکار کیا تھا مہراز اسکے ایسے بولنے پر تھوڑا سا غصے میں آیا۔۔۔

مسلۂ کیا ہے۔۔۔؟اب کے مقابل پوچھتے اسکے بالکل سامنے آتے روکا تھا

عبادت اسے اچانک سے اپنے سامنے چٹان بنے دیکھ حیران ہوئی جبکہ ایک قدم پیچھے کی طرف اٹھایا

مہراز نے بازوں سے پکڑے اُسکو خود کے قریب کیا تھا دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے کے چہرے پر ٹکی

یہ پارٹی تمہارے لیے رکھی ہے، اس پارٹی میں بہت سے لوگ آنے والے ہیں میرے بزنس کے کئی دوست پارٹنر شامل ہونے والے ہیں

میں چاہتا ہوں اس پارٹی میں تم دنیا کی سب سے حسین لڑکی لگو، میں سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ مہراز زیاد کی زندگی میں بہت خوبصورت انسان شامل ہو چکا ہے

بتا دینا چاہتا ہوں سب کو کہ میری نامکمل زندگی مکمل ہو چکی ہے

عبادت جو مقابل کی ایسی جرات پر بھڑکنے ہی والی تھی اُسکی باتوں کو سن آنکھیں حیرانگی سے پھیلا گئی

وہ نا سمجھی سے نظریں چرا گئی، وہ کیا بولتی اُسکو الفاظ جیسے ملنے سے انکار ہوئے تھے۔۔۔

جلدی سے چلو تمہارے لیے شاپنگ میں نے خود سے کرلی تھی کیونکہ میں چاہتا ہوں تم سب کچھ میری پسند کا ہی پہنو

مہراز روح کی آواز سن اُسکو آرام سے چھوڑتے پیچھے ہوا تھا جبکہ ساتھ ہی دھیمے سے بتایا

پاپا مجھے بھی آپ کے ساتھ جانا ہے۔۔۔؟ روح جو بھاگتے آتے مہراز کی بانہوں پہ سوار ہوتے گود میں بیٹھی تھی

مہراز نے مسکراتے اُسکا گال چوما، یس آپ بھی جانے والی ہو وہاں آپ کے سب پہلے والے فرینڈز آنے والے ہیں

آپ سب سے اچھے سے اپنی آنی کو ملوانا، آپ چاہتی تھی نا یہ۔۔۔؟ مہراز محبت سے بھرے انداز میں پوچھ گیا

ایم سو ہیپی، آئی لو یو پاپا۔۔۔۔!! روح کی خوشی کا جیسے کوئی ٹھکانا نا رہا تھا وہ خوشی سے بھرے لہجے میں بولتے مہراز کے گلے لگی، تبھی عبادت واش روم سے باہر آئی تھی، مہراز نے غور سے اُسکو دیکھا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اتنی بڑی پارٹی۔۔۔؟ایمن جوابرار کی بازو میں ہاتھ ڈالے ہوٹل میں انٹر ہوئی تھی

عالی شان پارٹی کو دیکھ تنک کر گویا،ابرار نے بھی نظریں پورے ہال میں گھومائی

یہاں سب بزنس مین لوگوں کو بلایا گیا ہے۔۔۔! مجھے سمجھ نہیں آئی اگر اپنی بیٹی کے لیے پارٹی رکھی ہے تو ان لوگوں کا یہاں کیا کام۔۔۔؟

اور ویسے بھی یہاں کوئی بچا تو نظر نہیں آرہا۔۔۔؟ابرار پورے ماحول کا جائز لیتے سوچنے والے انداز میں بولا

ایمن نے بھی سرسری سی نگاہ پورے ہال۔۔۔! ہال کے ساتھ کلب اور باہر پول والی سائیڈ کو دیکھا تھا

کہیں بھی ایک بھی بچا نظر نہیں آیا تھا،لو بچوں کی پارٹی میں کوئی یہ سرو کرتا ہے۔۔۔؟ابرار جو ابھی ویسے ہی کھڑا نظریں ادھر ادھر پھیر رہا تھا ویٹر کے سامنے آنے پر وئنکا گلاس اٹھاتے بولا

ایمن بھی پوری طرح الجھ چکی تھی،وہ رہا ولید اور اُسکی وائف۔۔۔۔

ایمن سامنے ہی ولید کو دیکھ اُسکی طرف بڑھی،ابرار کچھ بزنس مین لوگوں کی طرف گیا تھا

آخر ان سب کو وہ بھی اچھے سے جانتا تھا،ہائے کیسے ہو ولید۔۔۔؟؟؟ایمن مسکراتے چہرے سے پوچھ گئی

تمہارے سامنے ہوں نظر نہیں آتا یا جان بوجھ کر سب کچھ کرنے کی عادت پڑ چکی ہے۔۔۔؟

ولید جو مہراز کو کال ملا رہا تھا ایمن کے اچانک پاس آتے حال پوچھنے پر ویسے ہی فون کان سے لگائے بھڑکا

ولید کیا ہم کبھی انسانوں کی بات آرام سے بات نہیں کر سکتے۔۔۔؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔؟

تم مہراز کے پیچھے لگ میرے ساتھ۔۔۔۔!!ایک منٹ۔۔۔!!!اس سے پہلے ایمن آگے زیادہ زبان کھولتی ولید نے کاٹ دار لہجے میں اُسکو پڑا

آج آخری بار تمہیں سمجھاؤں گا،اسکے بعد بھی اگر تمہیں سمجھ نا آئی تو جو ابھی تمہیز رکھی ہوئی ہے نا۔۔۔؟وہ بھی ختم کر دوں گا۔۔۔۔

کیا ہر وقت مہراز۔۔۔۔مہراز۔۔۔۔کرتی رہتی ہو۔۔۔؟ولید فون ہاتھ میں پکڑے ایمن کو صاف کرنے میں تیار ہوا

مہراز کی وجہ سے ہمارے درمیان کچھ ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔!تمہاری حرکتوں کی وجہ سے ہی ہماری دوستی ختم ہوئی ہے

جتنی جلدی یہ بات تم سمجھ جاؤ گئی تمہارے حق میں اُتنا ہی بہتر ہو گا

یہی تو مسلہ ہے تمہیں بھی میں ہی غلط نظر آتی ہوں، کبھی اپنے اُس دوست کی غلطی دیکھی تھی۔۔۔۔؟

ایمن درمیان میں ہی دانت پیستی ہوئی بولی، تم نے ہمشیہ صرف اُسکی سنی میں بھی تو تمہاری دوست تھی نا ایک زمانہ تھا جب ہمارے درمیان بہت اچھا رشتہ قائم ہو گیا تھا

پھر میرے اور مہراز کے الگ ہونے پر تم نے مجھے ہی کیوں چھوڑا۔۔۔؟

تم اُسکو بھی تو چھوڑ سکتے تھے

ایمن کا شکوہ زبان پر آیا، چار سال سے وہ کوشش کر رہی تھی ولید سے تفیصل سے بات کرنے کے لیے

مگر وہ جتنا ولید سے ملنے کی کوشش کرتی ولید اُسکو ملنے سے انکار کر دیتا

جب سے روح والا کیس کورٹ میں آیا تھا تب سے ایمن کئی بار ولید سے ملی تھی لیکن وہ کیس کی بات کرتا اور چلا جاتا

ایمن کو برا لگتا تھا چونکہ جیسے بھی تھا ان کا رشتہ مہراز اور اُسکی شادی سے پہلے کا تھا یونی میں یہ سب ایک ساتھ ہی تھے

اُسکو بالکل بھی نہیں اندازہ تھا کہ مہراز سے علیحدگی پر ولید سے بھی تعلق ایسے خراب ہو جائے گا

بول لیا یا کچھ باقی ہے۔۔۔؟ ولید سپاٹ ہوا تھا جبکہ اب کی بار پیشانی پر بل ڈالے غصے کو کنڑول کیا گیا

اگر مہراز غلط ہوتا تو میں کبھی بھی اُسکا ساتھ نہیں دیتا، اگر تم سچی ہوتی۔۔۔!

تو آج میں تمہارے ساتھ ہوتا نا کہ مہراز کے ساتھ

اور ویسے بھی۔۔۔ابھی ایمن کچھ بولتی ولید واپس سے بولا

ابھی ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں، بہتر ہو گا ہم نا ہی کرے تو اچھا ہے، کیونکہ مجھے پتا ہے میں جو کر رہا ہوں وہ ٹھیک ہے

ولید جو ایک بار پھر سے مہراز کو کال ملا رہا تھا فون پر مہراز کی آواز سن آگے بڑھا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کہاں رہ گیا تُوں۔۔۔؟سب لوگ پہنچ گئے ہیں،اور جن کی یہ پارٹی ہے ان کو کچھ علم نہیں

ولید فون پک ہوتے ہی بنا دیر کیے بولا،بس میرے بھائی آنے ہی والے ہیں عبادت کو لینے پارلر آیا ہوا ہوں

جیسے ہی وہ باہ۔۔۔۔۔ر باہر۔۔۔!!مہراز جو ٹہلتے انتظار کر رہا تھا روح کو عبادت کو لاتے دیکھ منہ کھولا

کیا کہا۔۔۔؟؟؟فون کے پار سے آواز ابھری تھی جس کا گلا آسانی سے چھونٹ دیا گیا

مہراز عبادت کا روپ دیکھ ہی کھو گیا،عبادت جو روح کا ہاتھ پکڑے نروس سی ہوتی مہراز کے بالکل سامنے آتے رکی اُسکی نظروں سے کنفیوز ہوئی اُسکا بس نہیں چلا تھا کہ ابھی کہیں غائب ہو جائے،پاپا آنی پری لگ رہی ہے نہ۔۔۔؟روح اپنے باپ کو کھوئے دیکھ ہلاتے ہوش میں لا گئی

وہ فٹ سے روح کی طرف متوجہ ہوا تھا، جبکہ اسکے چہرے کو چھوتے نیچے بیٹھا، ہاں جی آپ اور آپ کی آنی پریاں لگ رہی ہو۔۔۔

دیکھا آنی۔۔۔۔! میں نے کہا تھا نہ کہ آپ پری لگ رہی ہو، دیکھو ابھی پاپا نے بھی بولا

روحی اپنے باپ کا جواب پاتے ہی مصومیت سے بھرا چہرہ اٹھائے عبادت کو دیکھ گئی جواب کے اسکے خوشی سے چمکتے چہرے کو دیکھ جوابا مسکرائی

چلو چلیں بہت دیر ہو گئی ہے مہراز کے بولتے ہی روح کو گود میں اٹھایا

عبادت اپنا گون اٹھائے پیچھے ہی بڑھی تھی، جانے کیسی پارٹی ہو گی، عبادت جو مسلسل پارٹی کا سوچ رہی تھی پھر سے سوچ آتے ٹھنڈی پڑی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لو بھئی روح یہ رہا آپ سرپرائز۔۔۔۔!! مہراز جو ہوٹل پہنچ گیا تھا روح اور عبادت کو لیتے ہوٹل کے مین پلے حصے میں انٹر ہوا

عبادت جو مہراز کے پیچھے چلتی اندر آئی تھی سامنے بچوں سے بھرا پلے ہال
دیکھ مسکرائی کیونکہ چہرے پر مسکراہٹ خود باخود ہی چھائی
روح اپنے پہلے والے سب فرینڈز دیکھ خوشی سے بھاگتے ان کی طرف لپکی
مہراز ہلکے سے مسکرایا تھا، ویلکم سر۔۔۔! ابھی مہراز ویسے ہی کھڑا سامنے
روح کو اپنے دوستوں سے ملتے دیکھ رہا تھا
کہ پیچھے سے آواز سن پلٹا عبادت جو پاس ہی کھڑی تھی وہ بھی متوجہ ہوئی
سب آل موسٹ سارے گھسیٹ آچکے ہیں، سب آپ کا ویٹ کر رہے ہیں
مہراز کا سکریڑی دھیما انداز اپنائے بولا
ٹھیک ہے ان لوگوں کو ابھی اور انتظار کرنے دو وہ مدھم سی سرگوشی میں
گویا
عبادت جو پاس ہی موجود تھی مقابل کا جواب سن چونکے کان کھڑے کر گئی
اُسکو حیرانگی ہوئی تھی کہ ایسے اتنا انتظار کیوں کروانا۔۔۔؟

اوکے سر۔۔۔!! وہ اپنے باس کا جواب سن آگے بڑھا، وہ عبادت کی طرف مڑ عبادت نے فوراسے نظریں روح کی طرف ماخوذ کی

مجھے ابھی کچھ کام ہے عبادت میں آتا ہوں، مہراز ایک قدم آگے بڑھائے اسکے قریب ہوا تھا

اور سرگوشی نما انداز میں کہا وہ ویسے ہی ہنکارا بھر گئی وہ ایک نظر روح کو دیکھ وہاں سے گیا

عبادت کی نظروں نے دور تک اُسکو جاتے دیکھا تھا جبکہ نظروں کا زاویہ بدلتے روح کو خوش دیکھ اُسکی طرف گئی

کہاں رہ گیا تھا تو۔۔۔؟ کتنی دیر سے سب تیرے ہی پوچھے جا رہے ہیں ۔۔۔؟ ولید مہراز کو آرام سے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے آتے دیکھ قریب آتے دریافت کر گیا

بھابھی کہاں ہیں۔۔۔؟ ولید اُسکو اکیلے دیکھ چونکا تھا جبکہ نظریں ادھر ادھر گھومائی

کہ شاید وہ ان کو نظر آجائیں۔۔۔! بھابھی تیری اپنی بیٹی کے ساتھ
مصروف ہے

یہ کیا۔۔۔؟ ولید کو اچھا نہیں لگا تھا آخر وہ اپنی بھابھی سے ملنا چاہتا تھا
ان کو دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کیسی ہیں وغیرہ، آجائے گئی وہ مل لینا تب ابھی چل
اُس سے پہلے بہت سے کام ہیں

مہراز اُسکو ناراض ہوتے دیکھ کندھے پر ہاتھ رکھتے پارٹی کی طرف اشارہ
کرتے بڑھا تو ولید بھی موڑ ٹھیک کرتے ساتھ ہی گیا

یہ تو اکیلا آیا ہے۔۔۔!! ایمن مہراز کو پارٹی میں سب آئے مہانواں سے
ملتے دیکھ الجھی۔۔۔

روح تو کہیں بھی نظر نہیں آرہی، ایمن کو کچھ سمجھ نہ آئی تھی وہ پوری
طرح الجھ چکی تھی

روح کہاں ہے۔۔۔؟؟ وہ عادت سے مجبور بے چینی سے مہراز کے قریب
پہنچتے استفسار کرنا شروع ہوئی

وہ بے نیازی سے اُسکو دیکھ گیا، وہ جلدی پڑی ہے تمہیں۔۔۔؟ وہ اپنے کوٹ کو سرسری سا ہاتھ لگاتے گویا

ایمن کھا جانے والے انداز میں گھور گئی، مہراز جس کی نگاہیں کسی اور طرف دیکھنا شروع ہوئی تھی

وہ ابرار کو کسی بزنس مین کے ساتھ کھڑے دیکھ گیا، آنکھیں کیوں چڑاتے ہو۔۔۔؟ کہیں اس کی وجہ تمہارا دل تو نہیں۔۔۔؟ اس سے پہلے وہ آگے بڑھتا ایمن کے الفاظ سن مقابل کے قدم رکے تھے

جبکہ اس بار آنکھیں گاڑھے اُسکو گھورا، لاتعداد بل پڑے تھے

ایمن بھی ہنورا اسکے سامنے ہوئی تھی، یہ غلط فہمی تمہاری کب جائے گئی ۔۔۔؟ ویٹ۔۔۔!! مہراز شوخی انداز لیے انگلی اٹھا گیا

ایمن جو لب کھولنے والی تھی ویسے ہی لب بھینچ گئی، کہ میں آج بھی وہی کھڑا ہوں جہاں تم چھوڑ کر گئی تھی۔۔؟

یونو واٹ۔۔۔۔!!" وہ اُسکو ناگواری سے ادھر ادھر دیکھتے دیکھ تھوڑا سا "
قریب ہوا ایمن مقابل کے ایسے کرنے پر چونک پوری طرح متوجہ ہوئی
اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو میں بتادوں ایسا بالکل بھی نہیں ہے اگر تم میرے
دل میں ہوتی تو کبھی بھی آج تم کسی اور کی بیوی نہیں ہوتی
ویسے بھی مجھے یہ لگتا ہے آج بھی میں تمہارے دل میں بسا ہوا ہوں جو ہر
وقت میرے قریب آنے کیلیے تم ایسے بہانے ڈھونڈتی ہو۔۔۔؟؟
افسوس مجھ سے علیحدہ ہو کر بھی تمہیں چین نہیں ملا، مہراز نے افسوس
بھری نگاہ ڈالتے قدم آگے بڑھائے
ایمن جو جواب دینا چاہتی تھی مگر ایسے اُسکو واک آوٹ کرنے پر غصے سے
لال ہوئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھائی اب تو کیک بھی آگیا، اب تو بھابھی کو لے آ۔۔۔! تجھے پتا ہے تیری
بھابھی کب سے میرا سر کھائے جا رہی ہے

ولید اپنی بیوی سے تنگ آ چکا تھا، مہراز کے لب ہلکے سے مسکرائے

ویٹر گیا ہے روح اور عبادت کو لینے، میں ذرا سب کو تب تک اچھے سے پارٹی رکھنے کا مقصد بتا دوں

مہراز ہال کے مین حصے میں مائک لیے کھڑا ہوا، ہال کی سب لائٹس آف ہو چکی تھی، مین فلش لائٹ اون سیدھے مہراز کے اوپر پڑی

ایمن ابرار لوگ بھی وہی دیکھنا شروع ہوئے، ولید اپنی بیوی کو سامنے دیکھنے کا بول گیا

!! تھینک یو آپ سب کا، آپ سب میرے بلانے پر چلے آئے اُسکا۔۔۔

یہ پارٹی جس انسان کے لیے رکھی گئی ہے وہ انسان میری زندگی مکمل کر گیا مجھے ایسا لگتا ہے

اگر کھول کر بیاں کروں تو مجھے لگتا ہے میری زندگی کی خوشیاں ابھی شروع ہوئی ہے، مہراز عبادت کا دل میں سوچتے بولنا شروع ہوا

ہر کوئی صرف مہراز کو سن اور اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھ رہے تھے،
مہراز کا چہرہ ہر طرح سے خوشیاں عیاں کر رہا تھا
اُس انسان کی تعریف میں کیا بولوں اور کیا نہیں۔۔۔! میرے الفاظ ختم ہو جاتے ہیں۔۔۔جب بھی سوچتا ہوں
میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میری زندگی میں اتنا اچھا پل لکھا ہو سکتا ہے
مہراز جس کا فون بیٹ کر گیا تھا وہ سمجھ چکا تھا کہ عبادت سامنے ہی ڈور کے پاس پہنچ چکی ہے
اینی وے۔۔۔! وہ تیزی سے بولا تھا اور قدم دو آگے کو لیے تھے
ابھی وقت ہے اس انسان کو ملنے کا، مہراز نے جیسے ہی ہاتھ اٹھایا فلش لائٹ ڈور کی طرف پڑی
عبادت جو روح کا ہاتھ پکڑے ہال میں داخل ہو چکی تھی فلش لائٹ کی تیز پڑتی روشنی سے آنکھیں بند کرتے ہاتھ آگے کر گئی

روح بھی ویسے ہی آنکھیں بند کر گی کیونکہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں دیکھ پا رہی تھی

اُسکو میں نے کہاں دیکھا ہے۔۔؟ایمن روح کے ساتھ موجود عبادت کا چہرہ دیکھ سوچ میں پڑی

عبادت۔۔۔۔؟؟کلثوم عبادت کو روح کے ساتھ دیکھ حیران ہوئی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسکو کہیں تو دیکھا ہے میں نے۔۔۔؟ مگر کہاں۔۔۔؟ایمن عبادت کا چہرہ دیکھ پورا دماغ لگائے ذہین پر اثر ڈال گئ

آخر اُسکو بے چینی لگی تھی، وہ سوچ میں پڑی تھی مگر مہراز کو دیکھتے دماغ نے تیزی سے یاد کیا تھا

عبادت۔۔۔۔؟ایمن کے ہونٹوں سے خود باخود ہی ادا ہوا، وہ چونکی حیران سی شاک ہوئی

ماضی کا پرانا گہرا وقت یاد آیا تھا، جبکہ ایمن کو ابھی تک اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا

مہراز دھیرے سے قدم اٹھاتے دونوں کے مقابل آیا تھا، عبادت جو مہراز کو اپنے سامنے دیکھ گئی تھی

نگاہوں کی پلکیں اٹھائی تھی وہ ہاتھ آگے بڑھائے جیسے منتظر سا عبادت کو پوری طرح اپنی طرف متوجہ کر گیا

وہ پارٹی کا سوچتے بنا بولے مقابل کا ہاتھ تھام گئی، مہراز اُسکو ویسے ہی ہاتھ سے پکڑے خود کے قریب کر گیا

تبھی پورے ہال کی مین لائٹس اون ہوئی، دونوں کی نظریں ملی تھی،

عبادت نے فوراً سے نظروں کا زاویہ بدلا

وہ خوبصورت پارٹی دیکھ حیران ہوئی، سب کی نظریں دونوں پر ٹکی ہوئی تھی

عبادت جوایسی پارٹی میں پہلی بار آئی تھی یا یہ کہنا غلط نا ہو گا کہ اُس نے ایسی پارٹی اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی غلط نہ ہو گا

وہ پوری طرح گھبرائی تھی مہراز نے ہلکے سے اُسکا ہاتھ اپنی طرف کھینچتے اُسکو خود کے قریب کیا

میٹ مائے بیوٹیفُل وائف عبادت مہراز زیاد۔۔۔!! مہراز جو عبادت کو خود کے قریب کرتے اُسکی کمر میں ہاتھ ڈال بلند آواز میں بولتے چند چہروں پر حیرانگی بھرے اثرات چھوڑ گیا

عبادت جس پر ابھی صرف گھبراہٹ چھائی ہوئی تھی سب لوگوں کے تالیاں مارنے پر جو ابا ہلکے سے سمائل پاس کر گئی

مہراز نے غور سے اسکے چہرے کو دیکھا، عبادت جو پہلے ہی گھبرائی پڑی تھی مہراز کی نظروں سے مزید گھبرائی

ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟ یہ مہراز کی بیوی کیسے بن سکتی ہے۔۔۔؟ ایمن کا دماغ گھوما تھا

کیا ہوا مائے لولی وائف۔۔۔؟؟؟ تھوڑی دیر پہلے تو بہت سارے نعرے لگائے جا رہے تھے مہراز بھائی کی بیوی دیکھنا ہے ان سے ملنا ہے

ابھی ایسے کھڑی ہو جیسے کوئی سانپ یا بھوت دیکھ لیا ہو، ولید جو مہراز اور عبادت کو سب آئے گیسٹ سے ملتے دیکھ اپنی وائف کلثوم کے نزدیک آیا تھا

کلثوم۔۔۔۔۔!!! جو عبادت کو دیکھ وہی سوچ چکی تھی ولید کے ایسے کہنے پر ہوش میں آئی

جناب مہراز بھائی کی بیوی سے ملنے کیلیے اب مجھے آپ کی ضرورت نہیں میں خود مل لوں گئی۔۔۔

آپ جائیں میں آتی ہوں، کلثوم آنکھوں سے جانے کا اشارہ کرتے ولید کو حیران کر گئی۔۔۔۔

عبادت یہ۔۔۔۔۔!!! میں اپنا تعارف خود دوں گا بھابھی کو تو مت بول

اس سے پہلے مہراز عبادت کو ولید کے متعلق کچھ عیاں کرتا ولید مقابل کو خاموش کرواتے خود آگے ہوا

میں بھابھی آپ کے ذہین شوہر کا اکلوتا دوست ولید۔۔۔۔!! ولید مسکراتے چہرے سے بولا تو عبادت نے بھی مسکراتے جواب پاس کیا

بھابھی اس شخص کے متعلق آپ کو کچھ بھی جاننا ہو تو آپ بنا سوچے مجھ سے پوچھ سکتی ہیں

میں سب زار آپ کو بیاں کر دوں گا، اب سے میں سوچ رہا ہوں اپنی ٹیم بدل لوں۔۔۔؟ ولید جو شرارت سے بول رہا تھا عبادت کو مسکراتے دیکھ خود بھی ہلکے سے مسکرایا

چل یہ تو ٹھیک ہے ابھی مجھے یہ بتا میری بھابھی کہاں ہیں۔۔۔؟ مہراز جانتا تھا وہ ایسے ہی وہ مذاق کر رہا ہے

سرسری سی نگاہ پارٹی کے پورے ہال پہ ڈالتے ولید سے استفسار کیا

کیا بتائیں کہ وہ کہاں ہیں۔۔۔؟ میں نے تیری بھابھی سے کہا چلو تمہیں میں اپنی بھابھی سے ملوادوں آگے سے بولی

راستہ مجھے بھی پتا ہے اب تمہاری ضرورت نہیں میں خود ملاقات کرلوں گئی ولید شکایتی انداز اپنائے گویا

تو مہراز نے اسکے انداز پر دل سے مسکرایا تھا جبکہ عبادت تو اُسکو ایسے اپنی بیوی کے بارے میں بتانے پر حیران ہی ہو گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان

اگر اب تم نے میرا میسج پڑھ کر فون بند کیا تو میں یونی میں سب کے سامنے تمہیں اچھے سے صاف کر دوں گی

پریزے جو مسلسل زایان کو میسج پہ میسج کیے جا رہی تھی اب کے آخری بار میسج کرتے وارننگ دی گئ

اب آیا نہ ہونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔!!پریزے جو ڈر رہی تھی کہ کہیں پھر سے خاموشی سے آف لائن نہ ہو جائے

اُسکو ٹائپ کرتے دیکھ خوشی سے بڑا بڑایا، تمہیں میرا نمبر کہاں سے ملا

پریزے جو سوچ رہی تھی کہ شاید وہ بولے گا جا میری ماں میں نے تجھے معاف کیا وغیرہ میسج پڑھ ساری مسکراہٹ غائب ہوئی

تم ابھی مجھے جانتے نہیں میں بہت پہنچی ہوئی شے ہوں تمہارا نمبر حصہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں تھا

آئی ہوپ اب تم اتنا تو سمجھ ہی سکتے ہو۔۔۔؟پریزے تیزی سے ٹائپ کرتے مقابل کو میسج سینڈ کر گئ

اُسکا مطلب عائشہ سے لیا۔۔۔؟زایان اُسکا جواب پڑھ خود سے اندازہ لگاتے گویا

تمہارا مسلہٗ کیا ہے۔۔۔؟ کیوں میسج پہ میسج کیے جا رہی ہو۔۔۔؟ کوئی کام نہیں ہے تمہارے پاس۔۔۔؟؟ جس کو تم اس وقت آرام سے کر سکو ۔۔۔؟

زایان تیزی سے ٹائپ کرتے سینڈ کر گیا، پریزے کا تو میسج پڑھ بڑا سا منہ کھلا

دفعہ ہو جاؤ تم بھاڑ میں جاؤ پریزے کو بھی غصہ چڑھا

وہ بنا جواب دیئے فون بند کر گئی، یہ خود کو سمجھتا کیا ہے۔۔؟ آخر اُسکا مسلہٗ کیا ہے۔۔۔؟

پریزے جو ٹہلنا شروع ہوئی تھی تیکے سے انداز میں خود سے ہی سوال کیا

پریزے جو زایان سے کتنی ہی بار یونی میں ملنے کی کوشش میں ناکام ہوتے فون تک رسائی لیتے پہنچی تھی

اسکے فون نمبر تبدیل کرنے پر صبر رکھتے نیا نمبر اسکے دوست سے ہی مانگا

ابھی وہ ایک بار اُسکو بولنا چاہتی تھی کچھ شئیر کرنا چاہتی تھی مگر وہ تھا کہ کچھ بھی سننے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

اوپر سے باتیں بھی سنائے جارہا تھا جس وجہ سے پریزے نے اب تہ کیا تھا وہ کوئی بھی بات نہیں کرے گئ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن

کلثوم۔۔۔۔؟؟؟عبادت جو واش روم کی طرف آئی تھی سامنے ہی کلثوم کو واش روم ہال میں بیسن کے پاس کھڑے دیکھ حیران خوشی دونوں سے پکار گئ

کلثوم جو اپنے ہی دھیان میں کھڑی تھی عبادت کے پکارنے پر آئینے سے ہی اُسکا عکس دیکھ پلٹی

عبادت اُسکو دیکھ خوشی سے آگے بڑھی تھی عبادت کا چہرہ جیسے زندگی سے بھرپور مسکرایا

وہ اس انجان ملک میں کسی اپنے جاننے والے کو دیکھ ہی چہک اٹھی تھی

تم یہاں تھی۔۔۔؟؟تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔؟عبادت جو اُسکو گلے لگا گئی تھی

خوشی سے ویسے ہی دریافت کر گئی، کلثوم جو خود بھی خوش ہوئی تھی اُسکو ملتے ہلکے سے مسکرائی

میں تو خود تجھے یہاں دیکھ حیران ہو گئی، مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا ہم ایک ساتھ یہاں ہیں۔۔۔!!!

اور سب بڑی بات میں تو تجھے مہراز بھائی اور روح کے ساتھ دیکھ شاکڈ ہو گئی

اسکا مطلب تیرے شوہر مہراز بھائی ہیں۔۔۔؟کلثوم جو سب کچھ پہلے والے ماضی میں جو ہوا تھا جانتے ہوئے بھی مہراز کا پوچھا

عبادت تو اسکے منہ سے مہراز نام سن ہی شاک ہو گئی، تم مہراز کو کیسے ۔۔۔؟؟؟؟عبادت کے الفاظ درمیان میں خاموشی طاری کر گئے

تم چلو میں بتاتی ہوں، کلثوم اُسکو ویسے ہی لیتے واش روم سے نکلی تھی

اسکا مطلب جن سے تھوڑی دیر پہلے ملی تھی ولید۔۔۔؟؟وہ تیرے شوہر

۔۔۔؟عبادت تو حیران ہی چکی تھی

ایسا اتفاق بھی ہو سکتا ہے اُسکو بالکل بھی اندازہ نہ تھا، ہاں وہ میرے ہی شوہر

ہے بس اسی وجہ سے میں مہراز بھائی اور روح کو جانتی ہوں

ولید اور مہراز بھائی یونی کے دوست ہیں، بٹ سچ بتاؤں تو جب تمہیں میں

نے وہاں مہراز بھائی کے ساتھ دیکھا تو ساکت ہی رہ گئی

مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی کہ خوش ہونا ہے یا اس شادی کی وجہ جاننی ہے

؟؟؟۔۔۔

پہلے مجھے لگا کہ شاید اتفاق سے توں مہراز بھائی کی بیوی بن گئی اور ایسا کیوں

نہیں ہو سکتا بھئی ہو سکتا ہے

مگر جیسے زاہیان کے الفاظ یاد آئے کہ تیری شادی خاندان میں تمہارے

کزن سے ہی ہوئی ہے

تو چہرہ خود باخود ہی مہراز بھائی کی سچائی فلم کی طرح میرے سامنے رکھ گیا

تب سے الجھی ہوئی ہوں کہ یہ اچانک کیسے ہو گیا۔۔۔؟؟ تیری شادی مہراز بھائی سے۔۔۔؟ وہ بھی تیرے پہلے شوک۔۔۔۔

مجھے ماضی کے کسی بھی پاینے کو یاد نہیں کرنا، اور رہی بات شادی کی تو

مجبوریاں ہمشیہ لاچارہ انسان اپنی طاقت کے آگے جھکا دیتی ہے

اور میرے ساتھ بھی بس ایسا ہی ہوا، بس فرق اتنا ہے لوگوں کی زندگی میں

شاید ایک بار ایسا ہوتا ہے

لیکن میری تقدیر نے تو جیسے عمر بھر ہی مجبوریوں میں مجھے اکسانا ہے

عبادت کا دکھ، درد چہرے پر عیاں ہوا تھا، کلثوم نے غور سے اُسکا چہرہ دیکھا تھا

خیر یہ باتیں چھوڑو میری صرف ایک بات مان سکتی ہو۔۔۔؟ عبادت فورا سے درد کو اگنور کرتے بولی

ہاں بولو۔۔۔!! کلثوم نے حامی بھری تھی، وعدہ کرو کبھی بھی مہراز کو ہمارے درمیاں ہونے والی باتیں نہیں بتاؤ گئ

کبھی بھی نہیں۔۔۔!! اور یہ بھی کبھی مت بتانا کہ ہم دونوں پہلے سے ایک دوسرے کو جانتی ہیں

عبادت آہستہ آواز میں بولتے کلثوم کو سمجھا گئ وہ چونکی تھی۔۔۔۔۔!!!

مگر ایسے کیوں۔۔۔؟

کلثوم نے فورا سے سوال داغا، تو ملاقات ہو گئ۔۔۔۔؟؟ اس سے پہلے عبادت کوئی جواب دیتی

ولید کی آواز سن دونوں ہی متوجہ ہوئی، ہاں جی ملاقات ہو گئ۔۔۔۔!!

دیکھیں آپ کے بنا ہی میں نے مہراز بھائی کی بیوی سے دوستی کر لی

کلثوم مسکراتے جواب پاس کر گئ تو عبادت بھی سرسری سا سمائل پاس کر گئ

یہ تو اچھا ہو گیا۔۔۔!! مگر پارٹی یہاں نہیں وہاں چل رہی ہے، یہاں کونے میں ایسے کیوں کھڑی ہو۔۔۔؟

چلیں بھابھی۔۔۔۔!! ولید کلثوم کو دیکھتے بولا تو ساتھ ہی عبادت کو آگے چلنے کا گویا

کلثوم اور عبادت آنکھوں ہی آنکوں میں خود کو اشارہ کرتے آگے بڑھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آنی آپ بھی ڈانس کرو نہ۔۔۔!!! روح جو عبادت کے ساتھ لگی ہوئی تھی سامنے ڈانس فلو کی طرف دیکھ مسکرائی عبادت جو پہلے ہی سب لوگوں کو ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈالے کھوئے ڈانس کرتے دیکھ رہی تھی

روح کی بات سن نظریں اس پر ٹکائی، روح آپ کی آنی ایسے کام نہیں کرتی اور آپ وہاں کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔؟

چلوایسے کرتے ہیں ہم پلے گیم ہال میں چلتے ہیں۔۔۔؟کیا خیال ہے۔۔۔؟

عبادت جانتی تھی جس ماحول میں بہت لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے

وہ روح کے لیے ٹھیک نہیں،اوکے۔۔۔۔!!روح تو خوش ہو چکی تھی،

روح بیٹا آپ کے سب دوست آپ کو یاد کر رہے ہیں

وہ سب مزے سے کھیل رہے ہیں،آپ کو ان کے ساتھ کھیلنا چاہیے،مہراز

جو وہاں ان کے قریب آیا تھا بولتے روح کو وٹیر کے ساتھ جانے کا بولا

وہ تو خوشی سے بھاگی تھی،عبادت جو اسکے ساتھ جانا چاہتی تھی اُسکو خوشی

سے مگن جاتے دیکھ حیران ہوئی

اس نے ایک بار بھی عبادت کو نہ دیکھا تھا اور نہ ہی پوچھا،آرام سے چلی گئی

چلیں۔۔۔؟مہراز عبادت کو نظریں جھکائے دیکھ مخاطب کر گیا،کہاں

۔۔۔۔!!تیزی سے پوچھا

وہ آنکھوں سے سامنے ڈانس فلور کی طرف اشارہ کر گیا، عبادت جو سوچ میں پڑی تھی مقابل کے ہاتھ پکڑتے خود کے قریب کرنے پر کرنٹ کھاتے ہوش میں آئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"امریکا۔۔۔۔۔۔"

ہاں بھئی کیا حال ہے۔ تیرا۔۔۔۔۔؟؟ لگتا ہے۔ عبادت بھابھی کے ساتھ کافی مزے میں ہو۔۔؟؟

دو دن ہو گئے۔ تم نے خود سے کال نہیں کی۔ تو سوچا تجھے خود ہی ڈسرب کر دوں؛۔

ولید نواسٹاپ شروع ہوا۔ تو مہراز نے چوٹکی سی نگاہ سوتی روحی سمت عبادت پر ڈالی تھی؛۔

میرے قسمت اب اتنی اچھی بھی نہیں ہے۔ توں اچھے سے جانتا ہے۔ میں یہاں کس لیے آیا ہوں۔ مہراز جو صوفے پر ٹانگیں پھیلائے لیٹے ساتھ ہی لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا؛۔

اٹھتے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتے فون کان سے لگائے روم کی بالنکی کی اوڑھ بڑھا؛۔

وہ سرسری سا پردہ ہٹاتے ساتھ ہی وال گلاس کھولتے باہر خوبصورتی اندھیرے میں پھیلی چاندنی میں امریکا کی خوبصورتی میں جیسے کھویا؛۔

سردی کافی پڑ رہی تھی، وہ جتنی اونچائی پر اس وقت کھڑا تھا، وہاں سے سبھی چھوٹی بڑی عمارتیں اُسکو روشنیوں سے بھری کالی رات کا سحر لگ رہی تھی ؛۔

کالے آسمان سے سردی کے ساتھ سنو بھی سفید موتی کی طرح گرنا شروع ہوئی، مگر وہ اس موسم سے لطیف انداز ہوا تھا؛۔

ہمم۔۔۔۔۔مطلب توں پریشان ہے۔وہ ہنکارہ بھرتے ساتھ ہی اُسکی بات کا مطلب سمجھ گویا؛۔

اک بات بتا۔یہ ایمن اپنے ہز بینڈ کے ساتھ کہیں گھومنے گئی ہوئی ہے۔۔؟

اچانک یاد آتے ہی مہراز نے ولید سے کنفرم کرنا چاہا۔

مجھے کیا پتا۔۔میری کون سا اُس سے بات ہوتی ہے۔جو میں تجھے بتاؤں۔

ولید کو مہراز کے سوال پر حیرانگی ہوئی؛۔

ٹھیک ہے۔پھر بعد میں بات ہوتی ہے۔وہ دوٹوک بولتا واپس سے روم میں داخل ہوا تھا:۔

چونکہ سردی کافی بڑھ گئی تھی۔وہ زیادہ دیر سنوفال میں رک نہیں سکتا تھا ؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روح آپ پہلے یہ گیم کھیلو گئی، یا پھر پاپا اور آنی کے ساتھ شاپنگ پر چلو گئی ۔۔؟مہراز جو عبادت اور روح کے ساتھ مال آیا تھا۔

روح کو گیم کھیلنے کی ضد کرتے دیکھ پیار سے گود میں اٹھاتے پوچھ گیا۔۔

پاپا مجھے شاپنگ نہیں کرنی، وہ منہ بورستے صاف انکار کر گئی، تو عبادت اُسکے انداز پر ہلکے سے مسکرائی؛۔

ٹھیک ہے، مائے ڈول۔۔۔وہ پیار سے اُسکی گال چومتے اُسکو بچوں کے ہال میں چھوڑنے گیا؛۔

عبادت وہی کھڑی دیکھ رہی تھی۔ وہ ایک لیڈیز سے بات کرتے روح کو وہاں چھوڑ واپس اُسکی طرف آیا۔

چلیں۔۔۔۔وہ اُسکو ویسے ہی نظریں جمائے دیکھ دھیمے سے پوچھ گیا۔

ہمم۔۔۔۔۔وہ سرسری سا ہنکارہ بھرتی آگے بڑھی۔

یہاں سے میں کیا شاپنگ کروں۔۔۔۔؟ وہ ایک شاپ میں داخل تو ہو گئی تھی۔

اب خود سے ہی الجھی تھی۔ کیونکہ وہاں سب سردیوں کے کپڑے تھے۔ وہ گھر والوں کے لیے کچھ سوچتی بہت مشکل سے چند ڈریس نکال پائی تھی۔

اُسنے سوچا تھا، وہ ان سب کے لیے تھوڑی بہت سردی کی شاپنگ کر کہ لے جائے۔ وہ خود ہی سردیوں کے موسم میں ان کپڑوں کو استعمال کر لیں گئے

۔

مہراز دوسری طرف خود کے کپڑوں میں لگا ہوا تھا۔ وہ بہت آرام سے اپنی شاپنگ کر رہا تھا؛۔

شاپنگ کر لی۔۔۔۔؟ مہراز جیسے ہی عبادت کے قریب آیا وہ آرام سے کھڑی اُسی کا انتظار کر رہی تھی۔

ہمم۔۔۔۔۔ وہ پھر سے بولی کچھ نہیں تھی، سرسری سا ہنکارہ بھرتی ساتھ سر ہلا گئی؛۔

یہاں سے جو اچھا لگا، میں نے لے لیا۔ روح کے لیے کچھ شاپنگ کرنی ہے۔ وہ اُسکو آگے کاؤنٹر پر جاتے دیکھ مشکل سے تھوڑا اونچا بولتی روک گئی

۔۔۔۔

وہ پلٹا تھا، اور سرسری سی نگاہ ڈالتے ساتھ ہی ہلکے سے چہرے پر مسکراہٹ پھیلا گیا؛۔

اوکے ،۔۔۔وہ شائستگی سا بولتے آگے بڑھا۔عبادت اُسکے ایسے مسکرانے اور جانے پر چونکی۔

جبکے بنا کچھ بولے ویسے ہی آگے بڑھی۔عبادت آرام سے بچوں کے کپڑے دیکھنے میں مگن تھی۔

تو وہ بہت ہی فرصت سے اپنی سینجدہ بیوی کو تکنا شروع ہوا؛۔

وہ جب جب بھی ایسے عبادت کو دیکھتا، اُسکو اپنی چاچی کی باتیں ذہین میں یاد آنا شروع ہوتی؛۔

کاش میں نے ایک بار۔۔۔۔عبادت کو دیکھ لیا ہوتا، وہ آہ بھرتے صرف " خود کی غلطی پر خود کو کوس سکتا تھا۔

عبادت روحی کی شاپنگ کرتے ساتھ ہی فلک اور حامل کے بچے کا سوچتی چھوٹے بچوں کے کپڑے خریدنا شروع ہوئی

اُسکو کچھ اندازہ نہیں تھا، کہ لڑکا ہو گا یا لڑکی۔۔۔وہ باری باری جو کپڑے پسند آئے خریدتی چلی گئی؛۔

ابھی وہ ویسے ہی شاپ میں مزید کپڑوں کو دیکھ رہی تھی، کہ اُسکی نظر سامنے ہی گرے کلر میں ایک ہیپر نظر آیا؛۔

تبھی اُسکی آنکھیں بھری تھی۔شدت سے یارم یاد آیا تھا؛۔

عبادت اور کتنی دیر لگے گئی۔۔؟ابھی وہ ویسے ہی کھڑی ہوئی تھی، کہ مہراز کی آواز سن وہ ہوش میں آئی؛۔

چلیں۔۔۔وہ تیزی سے آنکھوں کے کنارے صاف کرتی مقابل کی طرف پلٹی:۔

یہ کس کے لیے دیکھ رہی تھی تم۔۔۔؟وہ آٹھ سالہ بچے کا ہیپر دیکھ غور سے اُسکی آنکھیں دیکھ گیا

میں۔۔۔۔وہ اُسکو ہیپر ہاتھ میں اٹھاتے دیکھ کنفیوز ہوئی۔

کسی کے لیے نہیں۔وہ تیزی سے بولتی ساتھ ہی کاؤنٹر کی اوڑھ چلی؛۔

وہ ایک نظر ہیپر کو دیکھتے اُسکو وہی چھوڑ عبادت کے پیچھے گیا:۔

☆☆☆

فون ہے۔۔۔؟ وہ ایک نظر اُسکے پر کشش چہرے کو دیکھتے ساتھ ہی شائستگی سے استفسار کر گئی:۔

کیا محترمہ۔۔۔۔یہ بھی کوئی پوچھنے والا سوال ہے۔۔۔؟

ظاہری بات ہے۔ فون میرے پاس ہے۔ وہ اُسکے سوال پر طنزیہ ہنستے ساتھ ہی فون سامنے ہاتھ میں ہلاتے آنکھوں سے فون کو دیکھنے کا اشارہ کر گیا

بہت اچھا۔۔۔۔وہ بھی مسکرائی تھی۔ مجھ سے جو سوال کر رہے ہو، خود اُسکو کال کر کہ پوچھ لو۔

اتنی سی عقل استعمال نہیں کر سکتے۔۔۔؟ کہ بندہ ایک کال کر کہ دریافت کر لے۔۔؟ وہ اُسکی عقل پر شبہ کرتی ساتھ ہی اُسکو باتیں سنا گئی:۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔پریزے جو خاموشی سے پہلے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی، جس نے بے تکا سوال عائشہ سے کیا تھا:۔

اب کہ عائشہ کا جواب سنتے ہی قہقہہ لگاتے ماحول کو مزید دلچسپ بنا گئی۔۔

ریان نے کھا جانے والے انداز میں پریزے کو گھورا تھا:۔

ہائے گائز۔۔۔۔زایان بھاگتے ان سب تک آیا تھا۔اور چیئر کھینچ براجمان ہوا۔۔

پریزے کی ہنسی کو بریک لگا تھا،جبکے وہ ماتھے پر شکن ڈالے اُسکو دیکھ گئی؛۔

جو سرسری سی نگاہ اُس پر ڈالتے ریان کی طرف متوجہ ہوا تھا؛۔

اچھا ہوا یار۔۔۔۔توں آگیا، نہیں تو ان لڑکیوں نے میرے کان پکا دیئے تھے۔۔

وہ طنزیہ تیر عائشہ پر اچھالتے ساتھ ہی پریزے کو منہ کھولنے پر مجبور کر گیا ؛۔

سوری یار۔۔۔۔۔میں تھوڑا سا لیٹ ہو گیا، یہ دیکھو۔۔۔وہ بیگ میں " سے فلم کی ٹکٹ نکالتے مسکراتے ٹیبل پر ان تینوں کے سامنے رکھ گیا:۔

،،: فلم کی ٹکٹ۔۔۔۔؟پریزے تو جیسے خوشی سے جھومنے والی ہو گئی وہ بے یقینی سے ٹکٹ ہاتھ میں پکڑتے چہکی،لو شروع ہو گئی ریان نے سر پکڑا تھا؛۔

پریزے کو خوش کرنے کے لیے ہی تو زایان نے یہ سب کیا تھا، وہ اُسکو اتنا خوش ہوتا دیکھ دل میں سکون اترتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

واہ۔۔۔۔کمال ہو گیا بھائی۔۔۔عائشہ بھی خوش ہوتے ساتھ ہی بے یقینی سے زایان کو دیکھ گئی؛۔

جبکے وہ اچھے سے جانتی تھی، زایان کو ایک ٹھتیر میں فلم وہ بھی دو گھنٹے تک بیٹھتے دیکھنا بالکل بھی پسند نہیں تھا؛۔

پھر آج اچانک وہ کیسے۔۔۔۔؟ وہ حیرت میں مبتلا ہوئی تھی:۔

کیا ہوا تجھے خوشی نہیں ہوئی۔۔۔؟ میرا سرپرائز کیسا تھا۔۔۔؟ زایان ۔۔۔۔۔ریان کو خاموش دیکھ اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھ گیا؛۔

اچھا سرپرائز تھا۔ میرے بھائی۔۔۔۔تو یہ بتا اچانک تیرے ذہین میں یہ خیال کہاں سے آگیا۔۔؟

ریان نے بھی سیدھے سیدھے سوال داغا تھا۔

میں نے سوچا ہم کزنز کو بھی کہیں ایک ساتھ انجوائے کرنا چاہیے۔آخر ایک ہی یونی میں پڑھتے ہیں۔

کیا فائدہ ایک جگہ پر اکٹھے ہوتے ہوئے بھی دور رہنے کا۔۔۔؟

بہت اچھا خیال تھا،ابھی یہ بتاؤ کب جانا ہے۔۔۔؟پریزے کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا تھا:۔

وہ چہکتے ساتھ ہی ٹائم پوچھ گئی،

چار بجے کے بعد،یونی سے فارغ ہوتے ہی ہم لوگ شام کو نکلے گئیں۔

زایان نے سرسری سی نگاہ ریان پر ڈالتے پریزے سے کہا:۔

ٹھیک ہے،پھر شام کو ملتے ہیں،ریان اپنی کلاس کا ٹائم ہوتے دیکھ اٹھا تو عائشہ بھی پریزے کے ہمراہ کھڑی ہوئی:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امریکا

پاپا میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔؟ جیسے ہی عبادت نے روحی کو تیار کیا وہ روم سے نکل سیدھے مہراز کے سامنے آتے رکی؛۔

ماشااللہ۔۔۔۔۔ یہ پری کہاں سے پرستان چھوڑ یہاں ہمارے پاس چلی آئی۔۔؟

مہراز جو بہت سینجدگی سے میل پڑھ رہا تھا، اپنے بیٹی کے اچانک سے آنے پر کام کو چھوڑ پوری طرح اُسکی طرف متوجہ ہوا؛۔

جبکے ساتھ ہی آگے ہوتے اُسکو اٹھاتے گود میں بٹھاتے گالوں کو باری باری چوما:۔

پاپا۔۔۔۔ میرا فراک خراب ہو جائے گا۔ وہ اپنے باپ کی گود سے منمناتے فوراً سے نیچے اتار سامنے کھڑی ہوئی؛۔

ہو۔۔۔۔ سوری بیٹا۔۔۔۔۔ مہراز نے جلدی سے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا؛۔

پاپا۔۔۔ اُس پارٹی میں کیا میرے فرینڈز بھی آئیں گئیں۔۔؟

جیسے ہی روحی کو یاد آیا کہ عبادت نے اُسکو بتایا تھا، کہ وہ لوگ ایک پارٹی میں جارہے ہیں۔

وہ خوشی سے چہکتے اپنا سوال رکھ گئی۔

بیٹا یہاں آپ کے فرینڈز کہاں سے آئیں گئیں۔۔؟

اس پارٹی میں صرف آپ میں اور آپ کی آنی ہوں گئی۔ باقی اور لوگ بھی موجود ہونگیں۔

مہراز کو اُسکا انداز بہت کیوٹ لگا تھا، جبکے اُسکو منہ بناتے دیکھ پیار کرتے ہلکے سے گالوں کو کھینچ گیا؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



_____

امریکا

روح پاپا کی جان۔۔۔آپ کو پارٹی کیسی لگی۔۔۔؟وہ پیار سے اپنی بیٹی کی گال چوم پوچھ گیا؛۔

عبادت روح کو چینج کرواتی ابھی اُسکو بیڈ پر چھوڑ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

کہ مہراز جو لیپ ٹاپ پر ولید کی میل چیک کر رہا تھا۔اپنی بیٹی کو خود کے کندھوں پر چڑھتے دیکھ کام چھوڑ اُسکو پکڑتے گود میں بٹھاتے پوچھا

مجھے کیسے پتا ہو گا۔۔؟میں تو پلے ہال میں تھی،وہ معصومیت سے بھرے انداز میں سوچتے بولی

ہاہاہاہ۔۔۔۔مہراز کا زندگی سے بھرپور قہقہ گونجا تھا،اس بچی میں اُسکی جان بستی تھی؛۔

وہ کہاں اُسکے بنا کچھ کرتا تھا،وہ پیار سے اپنی بیٹی کو گلے لگاتے ساتھ ہی ایک نظر سامنے عبادت کو دیکھ گیا؛۔

جو بہت سینجدگی سے اپنے کام میں لگی ہوئی تھی، مہراز کی ہنسی چہرے پر پھیلی،

روحی مہراز کی گود سے نکل فوراروم سے نکل باہر ہال میں گئی تاکہ اپنا آئی پیڈ دیکھ سکے؛۔

مہراز جو ہنوز عبادت پر نظریں جمائے ہوا تھا، اُسکو خود کے لوکٹ کھولنے میں ہلکان ہوتے دیکھ اُسکی طرف بڑھا؛۔

عبادت جو آئینے کے سامنے کھڑی الجھ رہی تھی، ابھی ویسے ہی دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے کیے لوکٹ کھولنے کی کوشش میں مصروف تھی؛۔

مے آئی۔۔۔۔؟؟"مہراز جو بالکل اسُکے پیچھے پہنچ چکا تھا، ایک نظر آئینے " سے ہی دیکھتے اجازت مانگی۔

عبادت ایک نظر اُسکو دیکھ آرام سے ہاتھ نیچے کر گئی،

وہ خوش ہوا تھا، جبکے بہت ہی پیار سے تھوڑا سا قریب ہوتے اُسکے بدن سے اٹھتی خوشبو اپنی سانسوں میں بھری؛۔

مہراز نے جیسے ہی اُسکے لوکٹ کو کھونے کے لیے اُسکی گردن پر ہاتھ لگاتے لوکٹ پکڑا،

عبادت کرنٹ کھاتی زور سے مٹھی بھینچ گئی، دل جانے کیوں پہلی بار ایک نئی لہ میں دھڑکا تھا:۔

مہراز جو چہرہ نیچے کیے اُسکے لوکٹ کھولنے میں لگا تھا، لوکٹ کو نکالتے ویسے ہی اُسکی سہرائی دار گردن پر لب رکھ گیا:۔

وہ خود سے جیسے بہکنا شروع ہوا، عبادت کے پورے جسم میں ایک سنسنی سی ڈور گئی۔۔۔

وہ زور سے آنکھیں بند کرتی دل کی بھرتی رفتا محسوس کرنا شروع ہوئی مہراز جو اپنی گرم سانسوں کی تپش اُسکے گردن پر ڈالتے ساتھ ہی اپنی قربت سے بھرا لمس بڑھا گیا تھا:۔

مہراز ویسے ہی کھویا اُسکی کمر میں بازو ڈالتے اُسکے گرد سخت حصار بنا گیا:۔

عبادت کو خود کا سانس جیسے رکتا محسوس ہونا شروع ہوا:۔

آنی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے مہراز پوری طرح بہکتا روحی کی آواز سن اک دم سے عبادت کو چھوڑ پیچھے پلٹا؛۔

عبادت جو مقابل کے اتنے سے عمل پر ہی چور ہو چکی تھی، تیز سانس لیتی خود کو آئینے میں ایک نظر دیکھ گئی؛۔

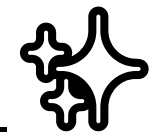
یہ دیکھو۔۔۔۔روح نے کیا بنایا، وہ ہاتھ میں آئی پیڈ پکڑے سیدھے عبادت کے پاس جاتے رکی؛۔

مہراز جو ابھی ویسے ہی کھڑا ہوا تھا، ایک نظر عبادت کا لال ہوتا چہرہ دیکھ مسکراتے بیڈ پر جاتے بیٹھا۔

عبادت فوراسے روح کے پاس نیچے بیٹھی، اور اُسکی بنائی ڈرائینگ دیکھنا شروع ہوئی؛۔

وہ پوری طرح ٹھنڈی پڑ چکی تھی، جبکے ہاتھ بھی کانپ رہے تھے؛۔

اُسنے ایک بار بھی مہراز کی طرف غلطی سے نظر نہئں ڈالی تھی، وہ شکر کرتی کہ روح آگئی سکون سے کپڑے چینج کرنے گھسی؛۔



لندن

ابرار تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔؟ کتنی دیر اور انتظار کرنا ہو گا۔۔؟ وہ اب بیٹھے بیٹھے تھک چکی تھی؛۔

بے بی۔۔۔۔بس تھوڑا سا اور۔۔۔۔میرا فرینڈ راستے میں ہے۔ ‘‘

پہنچنے ہی والا ہے۔ تم کچھ آڈر کر لو تب تک۔۔۔!! وہ اُسکو منہ بناتے دیکھ پیار سے بولا؛۔

سوری یار۔۔۔۔۔ابھی ایمن کوئی جواب دیتی کہ آصف آتے ہی جلدی ‘‘ سے معذرت کرتے چیئر پر براجمان ہوا؛۔

لو آگیا۔۔۔۔!ابرار نے مسکراتے ایمن کو آصف کی طرف اشارہ کیا؛۔

ہائے۔۔۔۔آصف نے مسکراتے ایمن کی طرف ہاتھ بڑھایا؛۔ ‘‘

ہیلو۔۔۔۔وہ سرسری سی مسکراہٹ چہرے پر لاتی مشکل سے بولی، "

چونکہ اُسکو وہ کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔

بے بی۔۔۔جانتی ہو، میرا یہ دوست پاکستان سے بزنس کے لیے یہاں "

آیا تھا، اتفاق سے ملاقات ہوئی، تو کتنے ہی راز کھولے۔۔۔

ابرار ویٹر کو آڈر دیتے اب کہ سیدھا کام کی بات پر آیا تھا، جبکے اُسکے منہ سے

یہ جملے سن آصف ہلکے سے مسکرایا۔

کیسے راز۔۔۔؟ایمن کے کان کھڑے ہوئے تھے، وہ تیزی سے بولتے

ساتھ ہی ایک نظر غور سے آصف کو دیکھ گئی:۔

مہراز زیاد۔۔۔۔سے تمہیں اپنی بیٹی چاہیے، تو مجھے بھی اُس سے کچھ

چاہیے، اس سے پہلے ابرار وضاحت دیتا آصف خود بولتے ساتھ ہی سگریٹ

نکال جلا گیا۔

تمہیں کیا چاہیے مہراز سے۔۔۔؟اور تم اُسکو کیا پہلے سے جانتے ہو۔۔؟

ایمن حیران ہوئی جبکے پوچھنے کے ساتھ ایک نظر اپنے شوہر کو دیکھا۔

میں مہراز زیاد کو تو نہیں جانتا، لیکن ہاں البتہ اُسکی بیوی عبادت کو بہت اچھے سے جانتا ہوں، ہم ساتھ میں ہی یونی پڑھے ہیں۔

وہ ناک سے دھواں نکالتے ساتھ ہی ماحول کو آلودہ کر گیا؛۔

عبادت۔۔۔۔!! تم اُسکے فرینڈ ہو۔۔۔؟ وہ چونکی جسکے ہلکی سی خوشی بھی " محسوس ہوئی

میں عبادت کا لور ہوں، وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے صاف گویا۔

واٹ۔۔۔۔۔ایمن کو تو حیرت کا جھٹکا لگا، "

اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے۔۔؟ کیا میں اُسکو چاہ نہیں سکتا " ۔۔؟ میں تب سے اُسکو چاہتا ہوں جب سے وہ میرے ساتھ یونی میں تھی ؛۔

شادی کرنا چاہتا تھا، لیکن تبھی پتا چلا کہ اُسکا بچپن میں ہی نکاح ہو گیا ہے ؛۔

مگر وہ نکاح تو ختم بھی ہو گیا تھا، پھر تم نے اُس سے شادی کیوں نہیں کی ۔۔۔؟ایمن تیزی سے بولتے ساتھ ہی غصے سے اُسکو گھور گئ

کہ اگر تب وہ ٹائم سے اُس سے نکاح کر لیتا تو آج مہراز کی زندگی میں وہ دوبارہ سے شامل نا ہوئی ہوتی۔

بہت لمبی کہانی ہے، پھر کبھی بتاؤں گا، ابھی ایک میٹنگ ہے مجھے جلد جانا ہو گا۔ وہ واچ پر ٹائم دیکھ موضوع بدل گیا:۔

ابھی تم کیا چاہتے ہو۔۔۔؟ایمن بھی کہاں جلدی بات ختم کرنے والی تھی :۔

تمہیں تمہاری بیٹی چاہیے، تو مجھے مہراز سے عبادت چاہیے، کیونکہ میں اُسکو حاصل کر کہ ہی دم لینے والا ہوں۔۔

اب تم سوچ لو، تمہیں میرے ساتھ مل کر مہراز کو عبادت اور تمہاری بیٹی سے دور کرنا ہے

یا پھر تم اپنے راستے اور میں اپنے۔۔۔؟ وہ بنا دیر کیے کام کی بات ایک ہی سانس میں بول گیا؛۔

میں تمہارا ساتھ دوں گئ، لیکن مجھے کرنا کیا ہو گا۔۔؟ ایمن تو پہلے ہی ایسا کھیل کھیلنا چاہتی تھی۔

اُسکو بکرا مل گیا تھا۔ ویسی ہی سوچ سامنے بیٹھے آصف کے دماغ میں بھی چل پڑی تھی؛۔

مجھے صرف عبادت سے ملاقات کرنی ہے، جیسے بھی ہو سکے، میری ایک ملاقات ہی اُسکو مجھ سے ملنے پر مجبور کر دے گئ۔

وہ غیض مسکراہٹ اچھالتا ساتھ ہی سوچ ہنسا تھا، کہ جب وہ عبادت کو بتائے گا تو اُسکا کیا حال ہو گا۔۔؟

ٹھیک ہے۔ چار دن بعد مہراز لوگ واپس امریکا سے آنے والے ہیں۔ پھر کچھ کرتی ہوں، ایمن نے فورا سے شرط منظور کی تھی؛۔

☆☆☆

پاکستان

شکر ہے خدا کا۔۔۔ ”تم اپنے ڈپائمنٹ میں سے نکلی تو سہی۔ “

زایان جو کب سے پریزے کا انتظار کر رہا تھا، اُسکے سامنے ہاتھ جوڑے ایک ادا سے اوپر کی طرف دیکھ گویا؛۔

تم میرا یہاں انتظار کیوں کر رہے تھے۔۔؟ وہ اُسکے سامنے آتی تیکی سی نگاہ ڈالتے ساتھ ہی گھوری سے نواز گئی؛۔

میں انتظار نہیں کروں گا، تو کون کرے گا۔۔؟ وہ آرام سے آنکھوں پر گلاسیز چڑھاتے آگے بڑھا۔

ایکسکوزمی۔۔۔۔۔ ”پریزے بھی اُسکے پیچھے ہی تیزی سے قدم چلاتے “ زور سے بولی

تم کون ہوتے ہو میرا انتظار کرنے والے۔۔؟ ویسے بھی مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا کوئی میرا انتظار کرے۔

پریزے دوٹوک بولتی آگے بڑھی۔تاکہ یونی سے باہر دیکھ سکے کوئی لینے آیا ہے یا نہیں۔۔۔!!

عادت ڈال لو لڑکی۔۔۔! وہ اُسکو آگے جاتے کھڑے ہوتے دیکھ تھوڑا سا قریب ہوتے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولتے آرام سے آگے بڑھا؛۔

عادت ڈالے تمہاری کوئی بیوی۔۔۔۔! وہ بھی ہانک لگاتے اونچی آواز میں بولی تھی۔

وہ مسکراتے گاڑی میں بیٹھا تھا۔تم ہی تو اب میری بیوی ہو، وہ خود سے بولتے گاڑی اسٹاٹ کر گیا؛۔

کیا مسلہ ہے تمہارا۔۔؟ زایان جو گاڑی لاتے سیدھے پریزے کے سامنے روک گیا تھا۔

ہارون بجاتے اُسکو تپایا، وہ پورے غصے سے اُسکو گھورتے چیخی تھی؛۔

میرے ساتھ آجاؤ۔ تمہیں چھوڑ دوں گا، اور کتنی دیر ایسے ہی دھوپ میں جلو گئی۔۔؟

زایان تو پورے تنگ کرنے کے موڑ میں آیا تھا، وہ بہت خوش تھا کہ آج ریان یونی نہیں آیا۔

اسی بہانے سے ہی سہی گھر والوں نے فون کرتے پہلی بار اُسکو پریزے کو گھر چھوڑنے کا کام اُسکے سر کیا تھا؛۔

تم میری فکر کم کرو، اور اپنا راستہ ناپوں، اور ویسے بھی میری سکن دھوپ میں خراب ہو یا نہ ہو۔اس کے لیے تمہں فکر دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں،

وہ بھی پریزے تھی، سیدھے منہ بات کرنی تو کبھی اُسنے سکھی ہی نہیں تھی ؛۔

میں جاؤں پھر۔۔۔؟ وہ گاڑی کے اسٹرنگ پر ہاتھ رکھے بریک پر ہلکا سا دباو دیتے بولا۔

ہاں تو جاؤ، تمہیں روک ہی کون رہا ہے۔۔۔؟ وہ بھی شانے اچکائے لاپرواہی سے بولی؛۔

سوچ لو۔۔۔؟ کہیں ایسا نہ ہو۔ میرے جانے کے بعد پھر سے تم پہلے کی طرح مصیبت میں پڑ جاؤ۔۔۔!

وہ شوخ لہجا لیے اُسکو پشاور کی یاد دہانی کروا گیا۔

میں کیوں سوچوں۔۔؟ میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ تم۔ اور ویسے بھی ۔۔۔؟

بے فکر رہو، میں مصیبت میں اب نہیں پڑوں گئی۔ وہ تنک کر بولی تھی؛۔

او۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔۔ بس کرو۔ زیادہ ہوا میں نا اڑو۔۔ "

جلدی سے گاڑی میں بیٹھو۔ مجھے تمہیں چھوڑنے کا کام سونپا گیا ہے۔ اسی لیے کہہ رہا تھا۔ اور ویسے بھی یہ بات یاد رکھو، ابھی جیسے بھی ہے تم میرے نکاح میں ہو۔۔

بھلا گھر والوں سے چپ کر ہی۔۔۔۔ لیکن نکاح اصل ہی ہوا ہے۔

وہ گاڑی سے نکل ایک ہاتھ ڈور پر رکھے اُسکو سفاک ہوتے بولا؛۔

دیکھو۔۔۔ نکاح۔۔۔۔

کب سے دیکھ ہی رہا ہوں۔اب زیادہ دیر مت کرو،اور نکاح والی بات ‘‘ پھر کبھی کریں گئیں۔

وہ لفظی جملہ کہتے واپس سے گاڑی میں بیٹھا،تو پریزے لب بھینچتے جلدی سے بیٹھی؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن

روح چلو۔۔۔۔آنی آپ کو ناشتہ دے گئی،عبادت جو روح کو تیار کر کہ ہٹی تھی۔اُسکو گود میں اٹھاتے روم سے نکلی؛۔

آنی۔۔۔۔مجھے سونا ہے،وہ بچوں کی طرح رونے والے انداز میں بولتے ساتھ ہی اُسکے لگی؛۔

پاپا کے ساتھ باہر نہیں جانا۔۔؟عبادت سڑھیاں دھیان سے اتارتے پیار کرتے دریافت کر گئی؛۔

ہم کہاں جانے والے ہیں۔۔؟وہ اک دم سن خوشی سے پوچھ گئی۔

پاپا نے کہا سرپرائز ہے، وہ اُسکو خوش ہوتے دیکھ گال کو چومتے نیچے اتاری۔
عبادت لوگ امریکا سے واپس آچکے تھے، جبکے آج عدالت میں کیس کی سماعت ہونی تھی۔
ایمن نے اپیل کی تھی، کہ روح کو دو ہفتوں کے لیے اُسکے پاس چھوڑا جائے۔
آج عدالت نے فیصلہ سنانا تھا۔ کہ کیا بچی ماں سے ملے گئی یا نہیں۔
ایمن اور مہراز سب اچھے سے جانتے تھے۔ کہ لندن کا قانون کیا ہے۔
وہاں بچوں کو ماں یا باپ دونوں کے پاس آنے جانے کی اجازت دی جاتی ہے۔
مہراز بہت اچھے سے جانتا تھا۔ کہ آج اُسکو روح کو کسی بھی طرح ایمن کے پاس بھیجنا ہو گا؛۔
وہ تیار تھا، کیونکہ وہ ابھی کوئی بھی غلطی کرنا نہیں چاہتا تھا؛۔
روح ریڈی ہو گئی۔۔؟ مہراز جو دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔

مسکراتے روحی کو عبادت کی گود سے خود کی گود میں اٹھا گیا؛۔

یس پاپا۔۔۔۔ایم آل ویز ریڈی۔۔۔"وہ مسکراتے اپنے باپ کو دیکھ "
گئی؛۔

ویری گڈ۔۔۔۔آپ ناشتہ کرو، پاپا ابھی آتے ہیں۔وہ عبادت کو کیچن "
میں جاتے دیکھ روح کو ڈائینگ ٹیبل پر بٹھاتے اُسکے سامنے پیڈر رکھ گیا؛۔

عبادت۔۔۔اُسکو چھوڑو، اور یہاں بیٹھو۔۔۔

وہ اُسکے ہاتھ سے دودھ کا گلاس پکڑتے اُسکو شانوں سے پکڑے کیچن میں
موجود چیئر پر بٹھا گیا؛۔

مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے، وہ بھی دوسری چیئر کھینچ سامنے بیٹھا۔

تم نے ایک بار بھی نہیں پوچھا، کہ میں نے اتنی جلدی تیار ہونے کا کیوں
بولا۔۔؟

تم مجھ سے ٹھیک سے بات کیوں نہیں کرتی۔۔؟ کیا ابھی بھی مجھ سے نکاح
کرنے والے انداز پر ناراض ہو۔۔؟

وہ ابھی بات تو روحی کے بارے میں کرنے آیا تھا۔ لیکن دل میں آتا سوال زبان پر پھسلا تھا؛۔

وہ ہر بار محسوس کر رہا تھا، کہ جب سے عبادت کی اُسکے ساتھ شادی ہوئی ہے، وہ روحی کے ساتھ تو خوش نظر آتی ہے؛۔

مگر جب بھی وہ کہیں جانے کی شاپنگ وغیرہ کی بات کرتا ہے، تو کبھی آگے سے نارمل سوال نہیں پوچھتی؛۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے، وہ۔۔۔۔ دراصل میں ایسی ہی ہوں، خاموش زیادہ نا بولنے والی۔

وہ اُسکے ایسے اچانک سے سامنے بیٹھتے سوال پوچھنے پر کنفیوز ہوئی تھی؛۔

ہمم۔۔۔۔۔ وہ اُسکا جواب سن پل بھر کے لیے خاموش ہوا؛۔

ہم ابھی کوٹ جا رہے ہیں، ایمن نے کوٹ سے اجازت مانگی تھی۔

کہ وہ دو ہفتوں کے لیے روح کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی تھی۔ آج اُسکا فیصلہ سنایا جائے گا؛۔

وہ ایک ہی سانس میں بولتے غور سے اُسکا چہرہ دیکھ گیا۔ جو دو ہفتوں اور روح کے جانے والی بات پر نگاہیں اٹھاتے مقابل پر گاڑھ گئی تھی؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایسے کیسے وہ روحی کو لے جاسکتی ہے۔۔؟ عبادت کی جیسے جان پر بنی تھی؛۔

مہراز اُسکو ایسے اتنا فکر مند اور پریشان ہوتے دیکھ دل میں روحی کے لیے خوش ہوا تھا۔

کہ عبادت سے بہتر ماں روح کو کہیں نہیں مل سکتی تھی؛۔

یہاں پر یہ قانون ہے، وہ جب چاہے روح سے مل سکتی ہے، میں نا اُسکو روک سکتا ہوں اور نا ہی ایسے وہ مجھے روک سکتی ہے۔۔۔

بٹ تم فکر نہیں کرو، روح ہمارے پاس ہی رہنے والی ہے۔ صرف کچھ "
ہفتوں کے لیے اُسکو ایسے ہم سے دور رہنا پڑے گا۔۔۔
یہ ضروری ہے، وہ اُسکو فکر مند اور پریشان دیکھ بہت دھیمے سے سمجھانا
شروع ہوا؛۔
اگر روحی وہاں جا کر مجھے بھول گئی تو۔۔۔؟ اُسکی اچانک سے آنکھیں بھری
تھی، جانے کیوں دل میں پھر سے کسی کو کھونے کا ڈر آیا تھا:۔
وہ تو اُسکی سگی ماں ہے، وہ اُسکی مامتا ملتے ہی مجھے بھول۔۔۔۔۔
ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ میرا یقین کرو، مہراز جو بالکل اُسکے سامنے بیٹھا ہوا تھا
،اسکی گالوں پر پہلی بار آنسوؤں کی قطار چھوٹی سی بات پر پھیلے دیکھ تڑپ اُسکی
گالوں کو انگلیوں سے چھوتے صاف کر گیا؛۔
روح کے جو دل میں ہے، وہی سامنے نظر آئے گا، میں جانتا ہوں اُسکے دل
میں صرف تم ہو۔

تمہاری جگہ وہ عورت اب کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتی، وہ کچھ بھی کرے
؛۔

وہ محبت سے گالوں کا صاف کرتے اپنے گرم ہاتھوں میں اُسکے برف مانند
ٹھنڈے ہاتھ دبا گیا۔۔

تم جلدی سے ناشتہ لے آو، میں ذرا روح سے بات کر لوں، وہ اُسکی ناک
دباتے اٹھا تو عبادت نے ایک بیٹ مس کی؛۔

☆☆☆

عبادت خاموشی سے صرف دونوں کو دیکھ رہی تھی،

کیونکہ اُسکو لگا تھا، کہ روحی پر اُس سے زیادہ اُسکی سگی ماں کا حق بنتا ہے۔۔

آنی۔۔۔۔۔مجھے آپ کو چھوڑ نہیں جانا، وہ عبادت کی طرف لپکی تھی کہ

عبادت نے اُسکو گود میں اٹھایا؛۔

روحی آپ کی ماما بھی تو آپ کو پیار کرتی ہیں نا۔۔۔؟ کچھ دنوں کی بات ہے،

پھر آپ اپنی آنی کے پاس واپس آجانا، وہ اُسکو پیار کرتے بہت ہی آہستگی

سے سمجھا گئی؛۔

چلیں روحی۔۔۔!! مہراز جو دونوں کو صرف دیکھ رہا تھا، روحی کو عبادت

کے ساتھ لگے دیکھ قریب آتے بولا؛۔

عبادت جس کی آنکھیں خود بھر چکی تھی، مشکل سے خود پر کنڑول کرتے

روحی کو خود سے الگ کیا؛۔

مہراز عبادت کو گاڑی میں ویٹ کرنے کا بولتے روح کو لیتے ایمن کی طرف

گیا؛۔

ڈرائیو کو بھیج دینا، روحی کا سامان لے جائے، جیسے ہی ایمن روح کو گاڑی میں بٹھاتے مڑی مہراز ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھ از حد سینجدگی سے بولا:۔

اپنا سامان اپنے پاس رکھو، تمہیں کیا لگتا ہے، میں اپنی بیٹی کے لیے کپڑے نہیں لیتی تھی۔۔۔؟

وہ اک دم ہوشیار بنتے جانے کیوں ثابت کرنا شروع ہوئی۔ مہراز کی آنکھوں میں زہر خند سی چنگاری ابھری؛۔

جانتا ہوں، تمہیں بہت اچھے سے۔۔۔۔ تمہیں کتنی محبت ہے۔ یہ دکھاوا کہیں اور کرنا۔۔۔،

چلو۔۔۔۔۔ میں دکھاوا اپنا اپنے پاس رکھ لیتی ہوں، مگر تم بھی میری ایک بات اپنے ذہین میں بٹھالو؛۔

آج روح صرف ایک ہفتے کے لیے میرے پاس آئی ہے، اگلی بار ہمشیہ کے لئے میرے پاس آجائے گئی:۔

پھر تم۔۔۔۔ مہراز زیاد صرف میری بیٹی سے ایک ہفتے ملا کرو گئے

میں تمہیں ویسے ہی تڑپاؤں گئ جیسے تم نے مجھے تڑپایا تھا؛۔

ہاہاہاہ۔۔۔۔۔۔

ریری۔۔۔۔"ایمن۔۔۔۔؟ تمہیں لگتا ہے، تم مجھے تڑپا سکتی ہو۔۔؟ "

وہ قہقہہ لگاتے الٹا جیسے اُسکا ہی مذاق بنا گیا۔ایمن کی آنکھوں میں نفرت ابھری تھی۔۔

جو تم چاہتی ہو، وہ کبھی نہیں ہو گا۔ایک بات یاد رکھنا روح تم سے زیادہ صرف مجھ سے پیار کرتی ہے۔

وہ جانتی ہے، کہ اُسکے پاپا کی جان بستی ہے اُس میں۔۔۔۔تم جب ہمیں چھوڑ گئ تھی۔تو روح نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

بہتر ہو گا، اب ماں بنے کی بجائے بیوی اچھی پہلے بن جاؤ،

وہ دوٹوک بولتے اُسکو ویسے ہی بولنے کے لیے منہ کھولتے دیکھ چھوڑ گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان

میں تمہیں کب سے کال کر رہی ہوں، اور تم یہاں مزے سے اپنے دوستوں کے ساتھ گپے ہانک رہے ہو۔۔؟

پریزے جو کب سے زایان کو کال کر رہی تھی، غصے سے کینٹن میں آتے وہ اُسکے سر پر ناز ہوتے بولی؛۔

زایان جو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا، اک دم چیئر سے اٹھتے بیگ کندھے پر ڈالا۔۔۔

چلو۔۔۔۔وہ ضبط کرتے لفظوں کو چباتے اُسکو بازو سے دبوچے کینٹن سے باہر نکلا۔۔۔

یہ کیا طریقہ تھا۔۔۔؟ تمہیں کتنی بار بتانا پڑے گا۔ کہ جب بھی میرے دوستوں کو میرے ساتھ دیکھو۔

تمہیز سے مجھے پکارا کرو، وہ اُسکو غصے سے چھوڑتے ساتھ ہی سپاٹ ہوتے گویا؛۔

یہ کوئی طریقہ تھا، مجھے سب کے سامنے مخاطب کرنے کا۔۔۔؟

وہ پوری طرح اُسکی اس حرکت پر بھڑکا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی، ایسے مجھے پکڑتے سب کے سامنے لانے کی۔۔؟

اور تم کون ہوتے ہو، مجھ پر ایسے غصہ کرنے والے۔۔؟

اپنی حد میں رہا کرو، زیادہ۔۔۔۔

آج تو یہ بکواس سوال مجھ سے کیا ہے، اگر پھر کبھی ایسی جرات تم نے کی، تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔!!

کون سی اپنی حد پار کی ہے میں نے۔۔۔؟ ہر بار پیار سے تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

لیکن کہتے ہیں نا۔۔۔۔

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ تم بھی بالکل ایسے ہی ہو۔

میں تو ہر بار بکواس کروں گئ، تم کون ہوتے ہو مجھے ایسے ٹوکنے والے۔۔؟

آج سے میں ہماری دوستی ختم کرتی ہوں۔ اُسکی آنکھیں بھری تھی۔۔

میں کون ہوتا ہوں۔۔۔؟ کیا تم نہیں جانتی میں کون ہوں۔۔۔؟

اگر یاد نہیں ہے، تو اپنے خالی دماغ میں پشاور کا واقعہ یاد کرو۔۔

مت بھولنا کہ اب تم میرے نکاح میں ہو۔ تم پر میرا ہر قسم کا حق ہے،

میں جب چاہوں، کہیں بھی تمہیں روک ٹوک بول سکتا ہوں۔،

تم مانو یا نا مانو۔۔۔۔۔ایک بات اپنے دماغ میں بٹھالو۔۔

تم اب چاہ کر بھی مجھ سے آزاد نہیں ہو سکتی، کیونکہ تم صرف اب میری ہو

تمہیں ہی رخصت ہو کر میرے گھر تک جانا ہے، پھر کبھی بے تکا سوال

دوبارہ نا دوہرانا، وہ انگلی اٹھاتے اُسکو بہت کچھ بوچ کر واتے وہاں سے گیا؛۔

پریزے جو ساکت ہو چکی تھی، اُسکو جاتے دیکھ خوف میں مبتلا ہوئی،

کیا وہ اپنی بات سے مکر گیا ہے۔۔؟ اُسکا دماغ پوری طرح ماوف ہو چکا تھا؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن

توں جارہاہے۔۔۔؟ابھی ولید مہراز کے کیبن میں داخل ہوا تھا؛۔

کہ وہ اُسکے پوچھنے سے پہلے اپنا سوال سامنے رکھ گیا۔،

ہاں یار۔۔۔۔میری ڈیوٹی ختم ہوگئی ہے،وہ تھکے سے لہجے میں بولتے چیئر پر بیٹھا۔۔۔

روحی سے بات ہوئی تیری۔۔۔؟ولید اُسکو لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظریں جمائے دیکھ سرسری سا روحی کا پوچھ گیا؛۔

نہیں۔۔۔۔ابھی دو دن ہوئے ہیں،اُسکو۔۔۔۔ویسے بھی میں نے خود ہی کال نہیں کیا:۔

میں نہیں چاہتا ایمن کوئی بھی فائدہ اٹھائے۔وہ تیزی سے ٹائپنگ کرتے گویا ؛۔

کیسا فائدہ وہ اٹھائے گئی۔۔۔؟ولید الجھا تو اُسنے شکن ڈالتے پوچھا

یہی کہ ابھی روحی آئی ہے،تو میں نے کال کرتے اُسکو ڈسٹرب کیا:۔

وہ عدالت میں چھوٹی سی چھوٹی بات پر ایشو بنانا چاہتی ہے، اور میں اُسکو یہی موقعہ دینا نہیں چاہتا:۔

وہ ایک انگلیوں کو بریک لگاتے چوٹکی سی نگاہ ولید پر ڈالتے از حد سینجدگی سے بولا،۔

ہمم۔۔۔۔۔ولید اچھے سے سمجھ چکا تھا۔

ویسے عبادت بھابھی کیسی ہیں۔۔؟ ولید اُسکو واپس سے کام میں مصروف دیکھ ایسے ہی پوچھ گیا:۔

ٹھیک ہے، وہ ویسے ہی مصروف سا بولا،

توں ایسے کیوں نہیں کرتا، کچھ دن آفس سے آف لے کر عبادت بھابھی کے ساتھ انجوائے کر۔۔؟

بھابھی کو لندن گھوما، روحی بھی گھر پر نہیں ہے۔ وہ بور ہو رہی ہونگی۔ گھومانے کے بہانے سے ہمارے گھر ڈنر پر بھی ان کو لے آنا۔ وہ مسکراتے بہت ہی آرام سے بولتے مہراز کو سوچ میں ڈال گیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔آکیڈیا۔۔۔۔ برا تو نہیں ہے، مہرا ایک سیکنڈ میں ہی کافی کچھ سمجھ چکا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادت لندن کیسا شہر ہے۔۔۔؟ سردی تو ہر وقت پڑتی ہو گئی۔۔۔؟ سونیا جو کافی دیر سے عبادت کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

اب کہ سارے جہان کی باتیں کرنے کے بعد لندن کے موسم پر پہنچ چکی تھی۔

عبادت آپی ہیں۔۔۔؟ ہما جو سونیا کو لاونج میں جاتے دیکھ گئی تھی۔

بھاگتے سونیا کے قریب آتے ساتھ ہی ویڈیو کال پر عبادت کو دیکھا۔

عبادت آپی ہے۔۔۔۔؟ فلک جو بیٹھی ہوئی تھی فورا سے اٹھنے کو ہوئی۔،

خاموشی سے بیٹھو۔ تمہارے پاس ہی آ رہی ہوں، سونیا نے اُسکو آنکھیں دکھاتے ڈرایا،

فلک منہ بناتے خاموشی سے واپس بیٹھی، سونیا فلک کے ہاتھ میں فون دیتے ہما کو بھی پاس ہی بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود کیچن کی طرف گئی۔۔؛۔

تبھی ایک بار پھر سے ان لوگوں کے لاتعداد سوال تیار ہوئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا اُسے یہ پھول پسند آئیں گئیں۔۔۔؟ مہراز جو آفس سے واپسی پر راستے میں پھولوں کی شاپ دیکھ پھول خرید چکا تھا:۔

اب کے ڈور بیل کے پاس کھڑے سوچ میں پڑا، مہراز زیادنے اس سے پہلے کبھی کسی کے لیے ایسے اتنی چاہت سے پھول نہیں لیے تھے:۔

یہاں تک ایمن کے لیے بھی نہیں۔۔۔وہ کچھ دیر ویسے ہی اپنے بارے میں سوچتا رہا، وہ کیا بدل رہا تھا۔۔؟

یہ سوال ذہین میں کسی مقناطیس کی طرح چپکی۔وہ خود سے نفی کرتے ڈور کھول گھر میں داخل ہوا؛۔

عین توقع کے مطابق عبادت سامنے ہی کیچن میں ڈنر کی تیاری کرتی نظر آئی
:۔

مہراز مسکراتے ویسے ہی اُسکے قریب جاتے کھڑا ہوا، عبادت جو پاستہ بنا رہی تھی،

سرسری سی نگاہ ڈالتے واپس سے کام میں مصروف ہوئی:۔

مہراز اُسکو آرام سے مصروف دیکھ پھولوں کا دستہ اُسکے پاس شلف پر رکھتے فریش ہونے کے لیے گیا۔۔

اُسکو عبادت کا ایسے دیکھ کر انجان بننا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔وہ خاموشی سے واپس روم کی طرف نکل گیا۔۔:۔

جیسے ہی مہراز گیا، عبادت نے سرسری سی نگاہ پھولوں پر ڈالتے ہاتھ صاف کیے:۔

یہ پھول یہاں کیوں رکھ گیا۔۔۔؟ وہ تازے پھول دیکھ خوش ہوئی تھی۔

چہرے پر ہلکی سی مسکان جیسے پھیلی تھی،(عبادت توں بھی نا۔۔۔۔! وہ
اپنے سر پر چت لگاتے پھولوں کو ان پیک کرتے سوچنے لگی۔
کہ کس میں رکھے۔۔۔؟ جیسے ہی خیال آیا وہ تیری سے گئی اور گلدان لے
آئی:۔

ظاہری بات ہے، وہ پھول تمہارے پاس ہی رکھ کر جائے گا، تاکہ تم اُسکو
(گلدان میں رکھتے ایک مناسب جگہ پر ٹکا سکو:۔
وہ اپنا کام مکمل کرتے گلدان اٹھاتے ڈائینگ ٹیبل کے اوپر درمیان میں رکھ
گئی:۔

ششش۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ ویسے ہی لگی ہوئی تھی، کہ اچانک سے کمر میں کسی کے ہاتھ کی سختی
دیکھ عبادت کی سانس تھمی:۔

دل جا بجا سا دھڑکنا شروع ہوا، مہراز جو کوٹ اُتار منہ ہاتھ دھو واپس آچکا تھا

،

اُسکو خود میں مصروف دیکھ پیچھے سے آتے حصار میں جکڑ گیا؛۔
جبکے ساتھ ہی کان میں سرگوشی کرتے اُسکو اپنی گرم سانسوں کی تپش سے جھلسایا۔
عبادت جو پھول رکھ چکی تھی، مقابل کے ایسے قریب آنے پر جھلستی اک دم برف کی مانند ٹھنڈی پڑی؛۔
وہ اُسکی کمر میں ہاتھ ڈالے ساتھ ہی گردن پر لب رکھے جیسے اُسکو اپنی قربت میں بہکنا شروع ہوا۔۔
عبادت جو خاموشی سے کھڑی ہوئی تھی، مقابل کی جرات پر اندر تک لرزی
۔
وہ ویسے ہی لبوں سے فاصلہ تہ کرتے اُسکے کان کی لو کو جا بجا چوم گیا۔۔
عبادت کی سانس پھولی تو وہ گھبراتے مقابل کو خود سے دور کرنے کی سعا کرنا شروع ہوئی۔۔۔۔

چھ۔۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔وہ کانپتے لبوں سے مشکل سے لرزتی آواز میں بولی تھی۔

جبکے ساتھ ہی پوری طاقت لگائے مقابل کو خود سے دور ہٹاتے دھکا دیا تھا:۔

مہراز جو اُسکی قربت میں کھونے لگا تھا، اچانک سے اُسکے ایسے دھکا دینے پر ماتھے پر بل ڈال گھور گیا:۔

عبادت تیز تیز سانس لیتے ڈرتے چوٹکی سی نگاہ مقابل پر ڈال بھاگی؛،

وہ جانتی تھی، وہ اُسکا شوہر ہے، اُسکا حق بنتا ہے۔ مگر وہ ابھی بالکل بھی اُسکو خود کر قریب آنے نہیں دینا چاہتی تھی۔

مہراز جو خاموشی سے صرف اُسکو جاتے دیکھ رہا تھا، غصے کو ضبط کرتے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان

ابھی میں کیا کروں گئ۔۔۔؟ یہ میرے ساتھ ایسے کیسے کر سکتا ہے۔۔۔؟

اس نے تو کہا تھا، وہ مجھے طلاق دے دے گا۔ پھر ابھی مجھے کیوں ایسے

پریشان کر رہا ہے۔۔۔۔؟

پریزے کا دماغ پوری طرح گھوم چکا تھا۔ وہ دو دن سے یونی بھی نہیں گئ تھی۔

چونکہ زایان کی باتیں اُسکی پریشانی کو مسلسل بڑھا رہی تھی۔۔

اب جو بھی کرنا ہو گا، مجھے بہت سینجدگی سے کرنا ہو گا، اگر گھر میں کسی کو

میرے خفیہ نکاح کا پتا چلا تو بہت برا ہو گا:۔

وہ یہ سوچ دماغ میں آتے ہی آنے والے طوفان کا آگے خیال میں ذہین میں

بالکل بھی کھینچنا نہیں چاہتی تھی۔۔

وہ خود کی آنکھوں کو بے دردی سے صاف کرتے تیزی سے فون اٹھاتے

اپنی فرینڈ کو ملا گئ:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن

اُس دن کے بعد مہراز اور عبادت میں کسی بھی قسم کی بات نہیں ہوئی تھی

:۔

مہراز اگر اُس پل چاہتا تو غصے سے کچھ بھی کر سکتا تھا۔، لیکن وہ خاموش رہا

: چونکہ وہ جانتا تھا

کہ اُسنے زبردستی عبادت سے نکاح کیا، اُسکی اس حرکت سے اُسکو اندازہ ہو گیا تھا، کہ اُس نے ابھی تک اُسکو معاف نہیں کیا:۔

عبادت نے نوٹ کیا تھا، مہراز اُس دن کے بعد کبھی بھی اُس کے قریب نہیں آیا تھا۔

اور نہ ہی اُسنے پھر خود سے روحی کے بارے میں کوئی بات کی تھی،۔

عبادت روحی کے لیے فکر مند تھی، وہ روحی سے ایک بار بات کرنا چاہتی تھی، مگر وہ جب بھی سوچتی وہ مہراز سے بات کرے گئ۔

وہ ہوا کے جونکے کی طرح اُس سے دور ہوتے کبھی آفس کے لیے نکل جائے تو کبھی سونے کی تیاری پکڑ لے؛۔

وہ کل گھر بھی نہیں آیا تھا، عبادت نے نوٹ کیا تھا، لیکن ایک بار بھی گھر نا آنے کی وجہ اُس سے نہ پوچھی؛۔

صبح وہ فریش ہونے کی غرض سے آیا تھا، عبادت مہراز کو فریش ہونے کے لیے واش روم میں گھستے دیکھ تیزی سے اُسکے فون کو چیک کرتے ایمن کا نمبر نکال گئی؛۔

جیسے ہی مہراز آفس گیا، عبادت کچھ سوچتے ایمن کے نمبر پر کال کر گئی؛۔

ایمن تو پہلے ہی موقعہ ملنے کا انتظار کر رہی تھی، وہ انتہا کی خوش ہوئی تھی

جب عبادت نے اُسکو بتایا کہ وہ مہراز کی وائف عبادت بات کر رہی ہے؛۔

عبادت نے جیسے ہی اُسکو بولا کہ وہ ایک بار روحی سے بات کرنا چاہتی ہے

۔۔

ایمن نے فوراسے جواب دیتے عبادت کو کہا، کہ وہ اگر ملنا چاہتی ہے، تو ریسٹونٹ آجائے،۔

اگر مہراز کو علم ہو گیا تو۔۔۔؟عبادت لمبا کوٹ پہنتے بیگ لیتے جیسے ہی گھر سے نکلی؛۔

مہراز کا خیال آتے ہی سوچ میں پڑی، کچھ نہیں ہوتا، عبادت۔۔۔۔تم روح سے ہی تو ملنے والی ہو۔۔۔

وہ خود سے نفی کرتے آرام سے چلتے مین رڈ وپر آتے ٹیکسی لیتے گئی؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ ایمن ابھی تک روح کو لے کر کیوں نہیں۔۔؟عبادت جو مسلسل ایمن کو کال کر رہی تھی۔۔

فون مصروف جاتا دیکھ خود سے بڑبڑاتے ساتھ ہی ریسورنٹ سے باہر دیکھ گئی؛۔

اُسکو تقریبا ایک گھنٹہ ہونے والا تھا۔وہاں بیٹھے انتظار کرتے ہوئے؛۔

کہیں اُسنے مجھے بے وقوف تو نہیں بنایا۔۔؟ ظاہری بات ہے، بنایا ہی ہو گا۔

وہ کہاں چاہتی ہے کہ روح مجھ سے یا مہراز سے ملے۔۔۔

عبادت کو خود پر غصہ آیا تھا، کہ وہ کیوں اُسکے کہنے پر منہ اٹھائے یہاں چلی آئی؛۔

وہ پورے غصے سے اٹھتے ساتھ ہی بیگ کندھے پر ڈالتے کوٹ جو وہ اتار سائیڈ پر رکھ چکی تھی۔۔

اٹھاتے واپس جانے کے لیے مڑی۔

ہیلو۔۔۔۔۔عبادت۔۔۔۔ابھی وہ پلٹی تھی "

کہ آصف کو سامنے مسکراتے کھڑے دیکھ عبادت کی سانس پل بھر کے لیے گلے میں اٹکی:۔

وہ جتنا حیران ہو سکتی تھی اُسکو دیکھ وہ ہو چکی تھی؛۔۔

ریلکس عبادت۔۔۔۔۔میں نے تمہیں یہاں دیکھا تو بات کرنے چلا آیا "

۔

وہ اُسکے چہرے پر بدلتے رنگ دیکھ آرام سے بولتے قریب آیا۔

عبادت ڈرتے فوراسے مزید پیچھے ہوئی تھی، ت۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ یہاں ۔۔۔۔؟

وہ کوٹ کو مظبوطی سے پکڑتے خود کی گھبراہٹ کو چھپانے کی کوشش کرنا شروع ہوئی۔۔۔۔!!

عبادت۔۔۔۔۔ ریلکس۔۔۔۔ یار۔۔۔۔ میں تمہیں ڈرانے یا پریشان " کرنے نہیں آیا۔

تم بیٹھو۔۔۔۔۔ مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے، وہ بولتے ساتھ ہی خود چیئر کھینچ براجمان ہوا؛۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی، وہ ڈرتے دوٹوک بولتے تیزی سے بھاگنے والے انداز میں آگے بڑھی:۔

یارم۔۔۔۔۔ کے بارے میں بھی کچھ نہیں سننا چاہتی۔۔۔؟ وہ ویسے ہی " بیٹھا بہت مزے سے بولا تھا؛۔

عبادت کے قدم تھمے تھے۔یارم۔۔۔۔۔وہ تیزی سے پلٹی تھی،جبکے لبوں پر یارم نام خود باخود ہی آیا تھا؛۔

کیاہوا۔۔۔؟تم ایسے اتناشاک کیوں ہورہی ہو۔۔؟مجھے لگاتم اپنے یارم سے مل چکی ہو۔۔۔

جب میں نے تمہیں لندن میں پہلے بار دیکھا،مجھے یہی لگاکہ تم صرف اپنے یارم کے لیے یہاں آئی ہو۔۔۔۔!!

وہ اُسکے چہرے چھائی حیرانگی دیکھ ازحد سینجدہ ہوتے گویا تھا:۔

یارم۔۔۔۔۔لندن میں ہے۔۔؟جیسے ہی عبادت نے یہ سناوہ بے یقینی سے نم ہوتی آنکھوں سے آصف کو دیکھ گئی؛۔

تم ایسے اتناحیران کیوں ہورہی ہو۔۔؟وہ انجان بنتے اک دم اٹھتے کھڑا ہوا :۔

ڈونٹ ٹیل می۔۔۔کہ تمہیں پتا ہی نہیں ہے، یارم یہاں ہے۔۔؟وہ "
اُسکے چہرے پر چھائی حیرانگی دیکھ بہت مزے سے انجان بنتے اپنے کردار
میں گھسا؛۔

یارم۔۔۔۔۔یہاں۔۔۔۔۔!عبادت تو یارم پر ہی ٹھہر گئی تھی؛۔
کہاں ہے وہ۔۔۔۔؟پلیز مجھے بتاؤ۔۔۔!تم کیسے جانتے ہو۔۔؟
عبادت کو لگا تھا جیسے اُسکو۔۔۔۔۔اُسکا کھویا سب کچھ مل جائے گا۔،
مگر وہ پل بھر کے لیے بھول گئی تھی کہ سامنے کھڑا شخص کون ہے

بتایا تو ہے، عبادت وہ یہاں تمہارے آس پاس ہی موجود ہے، آصف واپس
سے اپنی جگہ پر براجمان ہوتے بولا

اور رہی بات میرے جاننے کی۔۔۔تو تم شاید بھول رہی ہو۔
تمہارے بارے میں۔۔۔۔۔میں پل پل کی خبر رکھتا ہوں، وہ اُسکو بتاتے
بہت کچھ باوچ کروا گیا۔

میں بھی کیسے بھول گئی، تم تو آصف ہو، جو ہر وقت اس موقعے کی تلاش میں رہتا ہے، کہ کب کیسے مجھے اذیت دے سکے؛۔

اور تمہیں کیا لگا تھا، میں تمہاری بات پر یقین کر لوں گئی۔۔۔؟ عبادت اُسکے تیوار دیکھ سپاٹ ہوئی:۔

تمہاری غلط فہمی۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کچھ بھی برا بولنے سے پہلے ایک بار وال گلاسیز سے باہر روڈ کے دوسری پار نظریں ڈوراو۔۔۔۔

اس سے پہلے عبادت اپنی بات مکمل کرتی وہ انگلی سے اشارہ کرتے اُسکو پلٹتے دیکھنے پر مجبور کر گیا؛۔

یارم۔۔۔۔۔ جیسے ہی عبادت نے دیکھا، عبادت کی ساکت سی بے یقینی سے یارم کو دیکھتے باہر کی طرف بھاگی؛۔

آصف اپنی جگہ سے مسکراتے اٹھا تھا اور آنکھوں پر گلاسیز لگاتے عبادت کے پیچھے ہی نکلا:۔

یارم۔۔۔عبادت کی آنکھیں بھری تھی،وہ اُسکے سامنے چند فاصلوں پر موجود تھا۔،

اس سے پہلے عبادت یارم تک پہنچتی وہ رش میں اُسکی نظروں سے اوجھل ہوا تھا:۔

عبادت پاگل کی طرح اُسکو ڈھونڈ رہی تھی،جو اُس سے انجان دور ہو چکا تھا :۔

" عبادت تمہارے ایسے رونے سے تمہیں تمہارا یارم ملنے والا نہیں "

آصف اُسکو بے بسی کی تصویر بنے دیکھ قریب آتے گویا

عبادت جو رو رہی تھی،اُسکو حوصلہ دیتے دیکھ سپاٹ ہوئی:۔

تم سب کچھ جانتے ہو،بتاؤ کہاں ہے یارم۔۔؟وہ یہاں کیسے آیا۔۔۔؟

تمہیں اتنا کچھ کیسے پتا ہے،عبادت کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اُسکا منہ نوچ ڈالتی تھی۔۔۔

مائے ڈئیر عبادت۔۔۔۔۔تمہاری زندگی ایک کھلی کتاب ہے، ''

تمہارے بارے میں ہر چیز جانتا ہوں۔

اور اگر تم چاہتی ہو، کہ یار م تمہارے پاس چلا آئے، تو تمہیں اپنے اُس گھیٹا شوہر کو چھوڑنا ہو گا۔

یقین کرو، تمہاری زندگی سے ہر غم ختم کر دوں گا۔وہ بولتے ساتھ ہی اُسکو امید سے دیکھ گیا:۔

تم سے اسی کی امید تھی مجھے۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کرتی کھا جانے والی مسکراہٹ اچھالتے آگے بڑھی:۔

عبادت۔۔۔۔میری بات سنو، وہ غصے سے اُسکی طرف لپکا،

مجھے ہاتھ مت لگانا، اس سے پہلے وہ اُسکو بازو سے پکڑتا وہ چیخی تھی:۔

آصف جو عبادت کو پکڑنے ہی والا تھا، ہاتھ ہوا میں روک گیا:۔

تمہیں جو چاہیے وہ صرف میں ہی تمہیں دے سکتا ہوں، میری اس بات پر غور کرنا اور پھر مجھے بتانا،

وہ اُسکو سوچنے کا وقت دیتے آنکھوں پر گلاسیز چڑھاتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اور کتنا کام کرنے والا ہے، توں۔۔۔؟ کافی لیٹ ہو گیا ہے، ولید اُسکو آرام سے بیٹھے دیکھ چیئر کھینچ براجمان ہوا:۔

یہ کام ہر صورت میں ختم کرنا چاہتا ہوں، مہراز لیپ ٹاپ پر جتنی تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا اُتنی ہی تیزی سے جواب پاس کیا تھا۔۔۔

توں کل سے یہاں پر ہی ہے، کل توں گھر نہیں گیا۔۔؟ ولید جو اسٹاف سے سن چکا تھا پوچھنے والے انداز میں پوچھتے سینجدگی سے اُسکو دیکھنا شروع ہوا ؛۔

ہاں کام کی وجہ سے مجھے پتا ہی نہیں چلا تھا میں یہاں ہی سو گیا تھا، لیکن صبح گھر سے چینج کرتے ہی واپس آیا تھا؛۔

وہ سرسری سا بتاتے اب کے ایک نظر اُسکو دیکھ بھی گیا جو بہت غور سے اُسکو سنتے ساتھ دیکھ بھی رہا تھا؛۔

ویسے یہ سوال مجھے پوچھنا تو نہیں چاہیے، لیکن پھر بھی پوچھ رہا ہوں، تیرے اور عبادت بھابھی کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہے نا۔۔۔؟

"آئی می۔۔۔۔۔۔"

کچھ ٹھیک نہیں ہے، توں بالکل ٹھیک سوچ رہا ہے، اگر سب کچھ اچھا ہوتا تو ابھی میں یہاں بیٹھا کام میں سر نہیں مار رہا ہوتا؛۔

مہراز ویسے ہی نظریں لیپ ٹاپ پر جمائے ولید کی بات کاٹ بولا؛۔

لڑائی کس بات پر چل رہی ہے۔۔؟ ولید مزید سینجدہ ہوتے اگلا سوال پوچھ گیا؛۔

کسی بات پر نہیں۔۔۔۔۔!" ان فیٹ وہ مجھ سے بات کرتی ہی نہیں ہے:۔ یا یہ سمجھ لو، وہ مجھے کسی قابل ہی نہیں سمجھتی، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ اُس میں اتنی اکڑ کس بات کی ہے۔۔؟

میں تنگ آچکا ہوں، وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین سے نظریں اٹھاتے اپنے اندر کا غبار نکال گیا:۔

ریلکس۔۔۔۔ برو۔۔۔۔۔۔اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔ "

ولید اُسکو اتنے غصے میں لال ہوتے دیکھ ساتھ ہی پانی کا گلاس اٹھاتے آگے کر گیا؛۔

مجھے نہیں پینا، وہ تیکی سی نگاہ ڈالتے واپس سے کام پر متوجہ ہوا؛،

جیسے توں اتنا غصہ کر رہا ہے، اُس سے مجھے تو یہ لگتا ہے، کہ تجھے عبادت بھابھی سے شدت والی محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔!

کیا کروں گا ایسی محبت کا۔۔۔۔؟ جس کو وہ کسی بھی صورت محسوس نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔؟

چھوڑ یہ باتیں۔۔۔۔اب میری زندگی ایسے ہی گزرنے والی ہے۔ مہراز "

آہ بھرتے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھاتے سگریٹ کی ڈبی کھول ایک عدد سگریٹ لبوں میں دبا گیا:۔

ایسے کیسے چھوڑیں۔۔۔۔؟توں بھابھی کو اپنے دل کا احساس جذبات عیاں کر۔۔۔

پھر دیکھ تیری زندگی میں سبھی رنگ کیسے مہکتے اور خوشیاں لاتے ہیں۔

توں ابھی جا۔۔۔بھابھی کے لیے اچھا سا گفٹ لے کر جا۔۔۔ان سے اپنے دل کا حال بیان کر۔۔۔!

انھیں بھی خوش رکھ اور خود بھی ان پلوں کو انجوائے کر۔۔۔کب تک ایسے ہی لائف میں پیچھے ہوتا رہے گا۔۔۔؟

ولید اُسکو آرام سے سگریٹ کے کش بھرتے دیکھ سمجھانے والے انداز میں بولا؛۔

وہ شکل تک دیکھتی نہیں ہے، گفٹ خاک لے گئی، مجھے ایسا لگتا ہے، جیسے اُسکو اس زندگی سے کچھ لینا دینا ہی نہیں؛۔

کوئی اتنا خاموش نتھا پسند لیسے ہو سکتا ہے۔۔؟مہراز جو فیل کرتا تھا عبادت کو لے کر وہ کھویا سا ولید سے استفسار کر گیا۔

وقت جب زخم گہرے دے تو تنہائی اور خاموشی اچھی لگنا شروع ہو جاتی ہے، میرے دوست۔۔۔۔

عبادت کی لائف میں کافی چیزیں ہوئی ہیں، توں نے ہی تو بتایا تھا، شاید وہ ان کی وجہ سے ایسی ہو۔۔۔۔؟

ولید سوچتے گویا۔

مانتا ہوں ماضی میں بہت کچھ ہوا، مگر یہ بھی تو سچ ہے، کہ جیسے میں وہ نکاح نئیں رکھنا چاہتا تھا ویسے ہی وہ بھی کسی اور کو چاہتی تھی۔۔۔

مہراز بولتے بولتے آخر کی بات دھیمے سے بڑبڑایا۔ جو ولید نا سن سکا؛۔

اینی وے۔۔۔۔ توں یہ ماضی چھوڑ اور ابھی اٹھ اور گھر جا۔۔۔۔ جاتے " ہوئے عبادت بھابھی کے لیے کچھ لیتے جانا۔

ولید لیپ ٹاپ بند کرتے اُسکو کھینچنے والے انداز میں اٹھاتے بیٹھے سے کھڑا کر گیا؛۔

مہراز ہلکے سے مسکرایا تھا۔جبکے کوٹ بازو پہ ڈالتے اُسکے ہمراہ آفس سے نکلا

:۔

☆☆☆

اُسکی آنکھیں بھری تھی، سر میں شدید قسم کا درد اٹھا تھا، وہ بالوں کو نوچتے ویسے ہی اٹھتے بیڈ کے سائیڈ ڈراسے گولیاں کا پیکٹ نکالتے دو گولیاں نکالتے تیزی سے منہ میں رکھتے پانی کا گلاس لبوں سے لگا گئی:۔

کیا عبادت نے کھانا نہیں بنایا۔۔۔؟ جیسے ہی مہراز گھر میں داخل ہوا، گھر کی تقریبا سبھی بڑی لائٹس بند تھی۔۔

وہ کیچن خالی دیکھ خود سے بڑبڑاتے ویسے ہی چلتے روم کی طرف گیا:۔

جیسے ہی سامنے دیکھا وہ بالنکی میں کھڑی سردی کی چلتی ٹھنڈی ہوائیں خود میں بھرتی نظر آئی۔۔۔۔

عبادت۔۔۔۔!! وہ اُسکو ویسے ہی بے خبر کھڑے دیکھ دھیمے سے آواز دیتے پکار گیا:۔

عبادت جو کسی خیال میں گم ہوئی کھڑی تھی، مقابل کی آواز سن ڈرتے پلٹی ؛۔

وہ عین اُسکے قریب موجود تھا، عبادت کی پل بھر کے لیے دل زور سے دھڑکا۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ وہ اُسکو پسینے سے شربواد یکھ اُسی پوزیشن میں کھڑے اُسکے ماتھے کی پٹی کو نرمی سے چھوتے چیک کر گیا؛۔

ٹ۔۔ ٹھیک۔۔۔ ہوں۔۔۔ وہ لڑکھڑاتے الفاظ میں مشکل سے کہہ پائی تھی؛۔

آپ کو کچھ۔۔۔۔ چاہیے۔۔؟ وہ خود کے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ساتھ ہی نظریں ادھر ادھر گھماتے پوچھ گئی:۔

تم کھانا نہیں بنایا۔۔۔؟ وہ غور سے اُسکو دیکھتے سینجدگی سے دریافت کر گیا کھانا۔۔۔۔؟ اک دم اُسکا دماغ پوری طرح ہوش میں آیا تھا:۔

می۔۔۔۔ میں۔۔۔ ابھی بناتی ہوں، وہ خود کی لاپرواہی پر شرمندگی محسوس کرتی تیزی سے کہتے مڑی؛۔

ریلکس۔۔۔۔۔ عبادت۔۔۔۔۔ اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔؟ ‘‘

ایسے کرو، تم ریڈی ہو جاؤ، آج ڈنر ہم باہر کریں گئیں، وہ اُسکا نازک سا بازو پکڑتے خود کی طرف موڑتے شائستگی لہجے میں بولا

عبادت ہنوز جو اُسکے چہرے کو تک رہی تھی، سرسری سے نگاہ مقابل کے ہاتھ پر ڈالی۔۔۔

تبھی مہراز نے اُسکا ہاتھ چھوڑتے اُسکو تیار ہونے کی اجازت دی تھی،

عبادت خاموشی سے ویسے ہی چلتے تیار ہونے کے لیے گئی:۔

جیسے ہی عبادت تیار ہوتے دونوں خوشگوار موسم کے سنگ ڈنر کے لیے گئے

،

مہراز نے پہلے ہی ڈنر باہر کرنے کا پلان کر لیا تھا جب ولید نے اُسکو کو کہا تھا۔ کہ وہ اپنے جذبات عبادت کے سامنے عیاں کرے، دونوں اس وقت ڈنر سے فارغ ہو چکے تھے:۔

عبادت نے بہت مشکل سے ہی کچھ کھایا تھا، کیونکہ آصف کی باتیں کسی بھی پل وہ بھول نہیں پا رہی تھی

دونوں میں ایک ناختم ہونے والی خاموشی چھائی ہوئی تھی، مہراز عبادت سے بات کرنا چاہتا تھا:۔

اُسکی ایک نظر کا منتظر تھا، مگر وہ اس قدر انجان بیٹھی خیالوں میں کھوئی تھی، کہ مقابل اپنے دل کی بات ویسے ہی دل میں دبا گیا۔۔۔۔

جیسے ہی ڈنر سے وہ لوگ فارغ ہوئے واپس گھر آئے تھے، کل روح واپس آ جائے گئی، جیسے ہی وہ فریش ہوتے واش روم سے نکلا تھا۔۔۔۔

اُسکو بیڈ کی چادر درست کرتے دیکھ سرسری سا بولتے آئینے میں جا کھڑا ہوا ؛۔

روح کل آ رہی ہے۔۔۔؟عبادت کے چہرے پر ہلکی سے مسکان پھیلی تھی ۔

مقابل نے آئینے سے ہی اُسکا ہلکا سا مسکراتا چہرہ دیکھا تھا:۔

روح اس کی زندگی میں اہمیت رکھتی ہے، یہ تو سمجھ آ گیا، لیکن کیا اُسکو ''
میرے ہونے سے ناہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔؟ دل میں ایک
بے مطلب سا سوال اٹھا تھا۔۔۔۔

مہراز آہ بھرتے صرف خاموش ہوتے سوچ ہی سکا تھا، ہاں کل وہ یہاں آ
جائے گئی، اُسکو جواب کا منتظر دیکھ اب کہ پوری طرح اُسکی طرف پلٹا؛۔
آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا، میں تھوڑی سی روح کے لیے شاپنگ کر لیتی،
وہ اس قدر خوش ہو چکی تھی، کہ بے تکلف ہوتی مزید بولتے اگلا سوال داغا
گئی

مہراز نے غور سے اُسکو دیکھا تھا، جیسے بھی تھا وہ اُسکی عزت ضرور کرتی تھی

۔

میرے ذہین سے نکل گیا تھا، بٹ یو ڈونٹ ویری ہم کل شاپنگ کر لیں
گئیں۔
وہ اُسکو فکر کرتا دیکھ ٹروازمیں دونوں ہاتھ ڈالے اُسکی طرف بڑھا؛۔

ٹھیک ہے، صبح کر لیں گئیں، شام کو آئے گئی یا پھر دوپہر تک۔۔۔۔۔؟
عبادت جو کمبل کھولتے بیڈ پر پھیلا گئی تھی، مصروف سی بولتی نیچے جھکے سے کھڑی ہوئی تھی۔

کہ مہراز کو اپنے قریب پا کر وہ پل بھر کے لیے لڑکھڑائی۔۔
وہ کل کسی بھی ٹائم یہاں تمہارے پاس ہو گئی، مگر فحال اس پل میں

تمہارے پاس رہنا چاہتا ہوں۔
وہ اُسکی اٹھتی گرتی پلکوں کو دیکھتے گھمبیر سا بولتے ساتھ ہی اُسکی نازک سی کمر میں ہاتھ ڈالتے اُسکو قریب تر کر گیا؛
عبادت پوری طرح مقابل کے حصار میں جکڑ گئی تھی۔اُسکے ہاتھ خود باخود ہی مقابل کے چٹان سینے سے جا ٹکرائے۔
کل سے روح تمہاری بانہوں میں سونے والی ہے، وہ مدہوش ہوتا اُسکے حسن کو دیکھ جیسے دل بے قابو سا کر گیا۔

آج کی رات تمہاری بانہوں میں قید ہونا چاہتا تھا، وہ گھمبیر سا ہوتے شائستگی لہجے میں خاموشی کے سحر میں کہتے رس گھول گیا۔

عبادت کی سانسیں وہی تھمی تھی، وہ خاموشی سے اُسکے عمل اور لفظ کو سن رہی تھی، اُسکا حق تھا، اُس پر۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اُسکو خود سے دور نہیں کر سکتی تھی، کیا یہ یارم مجھے لادے گا ۔۔؟ وہ اپنے خیالوں میں گری پڑی تھی۔

اُس نے تہ کر لیا تھا، اب جیسے بھی ہو جائے وہ یارم کو خود سے دور جانے نہئں دے گئ۔ وہ کیوں مہراز سے امید باندھ رہی تھی۔

وہ بالکل بھی یہ سوچنا نہیں چاہتی تھی، دماغ میں صرف یہ تھا کہ کسی طرح یارم اُسکو مل جائے۔،

لیکن یہ مہراز تو وہ انسان ہے، جس نے تمہیں دیکھے بنا چھوڑ دیا تھا، یہ وہی " انسان ہے جس کی وجہ سے اتنا کچھ برداشت کرنا پڑا

تم کیسے اس انسان کو فرمواش کرتے آگے بڑھ سکتی ہو۔۔۔؟ کیسے اُسکو"
خود کے قریب آنے کی اجازت دے سکتی ہو،
ابھی بھی اس نے اپنے فائدے کے لیے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کیا ہے
،
دماغ دل پر حاوی ہوتے بہت کچھ بیاں کر گیا تھا،
چھوڑیں مجھے۔۔۔۔! اک دم اُسکا سانس بند ہوا تھا عبادت نے اُسکو غصے
سے دیکھتے خود کے قریب آنے سے روکا۔
جیسے ہی عبادت نے مقابل کا حصار توڑنا چاہا وہ چاہ کر بھی اُسکا بنانا حصار توڑ
نہیں پا رہی تھی؛۔
نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔ کیا کر لو گئی۔۔۔؟ نکاح کیا ہے تم سے۔۔۔وہ "
سپاٹ ہوتے آج پورے غصے سے چیخا تھا۔
عبادت جو تڑپ رہی تھی، مقابل کی آنکھوں میں حد سے زیادہ غصہ دیکھ
پل کے لیے ڈری تھی۔

نکاح۔۔۔۔کیا ہے، تو کیا زبردستی کریں گئیں۔۔۔؟عبادت اب کے پوری جان لگائے مقابل کے حصار کو توڑنے کی کوشش کر گئی؛۔

کروں گا زبردستی۔۔۔۔کیوں کہ تم میری خاموشی کا فائدہ اٹھاتی ہو۔وہ سپاٹ ہوتے غصے سے غرایا۔

کیا کمی ہے مجھ میں۔۔۔۔جو تم ایسے اتنا بھاگتی ہو مجھ سے۔۔۔۔؟وہ اُسکو مچھلی کی طرح تڑپتے دیکھ دھاڑتے ساتھ ہی بے دری سے اُسکے بالوں کو بائیں ہاتھ سے دبوچ گیا۔

آہ۔۔۔۔۔۔عبادت کی آنکھیں بھری تھی۔تب مجھ میں کیا کمی تھی، جب آپ نے مجھے دیکھے بنا اتنی بڑی سزا دی تھی۔۔؟جانے انجانے میں ماضی کی چنگاری کسی چھبن کی طرح وار بنتے زبان پر آئی تھی۔

آہ۔۔۔۔۔۔

جبکے وہ مقابل کا ہاتھ اپنے پیٹ پر سختی بڑھاتے دیکھ کچھ چھبنے سے چیخی۔

مقابل نے اک دم سے اُسکو خود کے حصار سے آزاد کیا تھا، اُسکی کہی گئی بات نے ایک تھپڑ جیسے مہراز کے گال پر نشان کی طرح داغ چھوڑ گیا تھا؛۔

کیا ہوا۔۔۔۔؟ وہ اُسکو اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے دیکھ فکر سے قریب ہوا، چونکہ اُسکو بھی کچھ چھبا تھا۔،

اپنی بے مطلب کی فکر اپنے پاس رکھیں، وہ فورا سے دور ہوتے انگی اٹھاتے بولی تھی جبکے ساتھ ہی تیزی سے واش روم میں گھسی۔۔۔۔

وہ مٹھیاں بھنچے اُسکو جاتے دیکھ اُسکی بولی گئی بات پر سوچنا شروع ہوا؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان

پریزے میڈم۔۔۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔؟ مجھ سے شئیر کرلو۔۔۔۔! فلک بادام والا دودھ پیتے ساتھ ہی پریزے سے پوچھ گئی

جو خاموشی سے کچھ بھی بولے بنا کیچن میں لگاتار کام کر رہی تھی۔

کیا شئیر کروں آپ سے۔۔۔؟ وہ شلف صاف کرتے ساتھ ہی خشک ہوئے برتن اٹھاتے ان کی جگہ پر رکھنا شروع ہوئی:۔

جو بھی بات تمہیں پریشان کر رہی ہے، وہ گلاس خالی کرتے اُسکی طرف بڑھا گئی۔

کوئی بات نہیں ہے، وہ سرسری سا بولتے گلاس رکھتے واپس سے اپنے کام میں مصروف ہوئی۔

توں یونی کیوں نہیں جا رہی۔۔۔؟ فلک نے غور سے اُسکو دیکھتے سینجدگی سے پوچھا۔

ایسے ہی دل نہیں کرتا۔ وہ ویسے ہی مصروف سی بولی۔

پریزے میڈم۔۔۔۔ایسے ہی تو کچھ نہیں ہوتا۔ وہ پریزے۔۔۔جو کام سے بچنے کے لیے یونی ہر روز جاتی تھی۔

آج بور ہوتے وہ کام کر رہی ہے، جو اُسکو بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔؟

دال میں کچھ کالا ہے۔ فلک شرارت سے مسکراتے اُسکو خود کی طرف دیکھنے پر اکسا گئی۔۔۔

مجھے تو دال پوری ہی کالی لگ رہی ہے، ہما کیچن میں داخل ہوتے جو سن چکی تھی۔ مسکراتے ساتھ ہی اپنی رائے بتا گئی۔

ہاہاہاہ۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت مذاق کرنے کو دل کر رہا ہے۔۔۔؟ پریزے اپنی فوم میں آتے اُن کی ایکٹنگ کرتے ساتھ ہی شکلیں بناتے دانت پیس گئی۔

چلو اس بہانے سے تمہارے چہرے پر ہنسی تو پھیلی۔ فلک اُسکو ایسے تیار ہوتے دیکھ مسکراتے بولی:۔

اچھا۔۔۔ تو کیا تم لوگ میری ہنسی کو مس کر رہی تھی۔۔۔؟ یا پھر شرارتیں یاد آ رہی تھی۔۔۔۔؟

وہ شوخ لہجے میں پوچھتی ساتھ ہی آنکھیں بڑی کر گئی۔

میں تو تمہارا تنگ کرنا مس کر رہی تھی، فلک تیزی سے بولی تھی۔

اور میں زاہیان کو جوتوں ہر بار کام کرتے ستاتی ہے وہ مس کر رہی تھی، ہما نے آنکھ مارتے کہا۔

ہاہاہاہ۔۔۔۔۔ تبھی تینوں کے ایک ساتھ کیچن میں قہقہے گونجے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ لڑکی میرا دماغ خراب کر رہی ہے، وہ مسلسل فون کرتے کرتے تھک چکا تھا۔اور پریزے کسی بھی قیمت پر فون اٹھانے کو تیار نہیں تھی۔

ایک ہفتے سے اوپر ہو گیا تھا، اُسکو یونی سے غائب ہوئے ہوئے۔

زایان جانتا تھا، وہ ابھی اُس دن والی باتوں کی وجہ سے ایسے ناراض ہو بیٹھی ہے،

اُسکو لگا تھا وہ اُسکے دل کی بات سمجھے گئی، اور اُسکو ایک موقعہ دے گئی۔

مگر اب پانی سر سے اوپر گزر چکا تھا۔ کیونکہ پریزے نے اپنی ایک دوست کی مدد سے طلاق کے پیپرز بناتے اُسی دوست کے ذریعے زایان تک پہنچا دیئے تھے۔

وہ جلد سے جلد اس نکاح سے آزاد ہو جانا چاہتی تھی، مگر وہ نہیں جانتی تھی، اُسکی اس ایک غلطی سے کتنا کچھ ہونے والا تھا۔۔۔۔

لعنت ہو تم پر۔۔۔زایان شاہ۔۔۔۔۔وہ غصے سے چیختے ساتھ ہی فون سامنے دیوار میں مارتے کرچی کرچی کر گیا۔

اُسکا دماغ پھٹنے کو کر رہا تھا، پریزے کی اس حرکت پر اتنا غصہ آرہا تھا۔ کہ بس نہیں چل رہا تھا۔

کہ ابھی اُسکو جاتے اچھے سے سبق سکھا دیتا۔ وہ بے دردی سے اپنے بالوں کو نوچتے صوفے پر گرا۔

توں اس پریزے نامی چڑیل کو قابو نہیں کر پا رہا۔۔۔۔؟ کیسی تیزی محبت ہے۔۔۔؟ جو اُسکو محسوس نہئں ہو رہی۔۔؟

دل خود سے ہی الجھنا شروع ہو چکا تھا۔ نہیں زایان شاہ۔۔۔۔وہ اک دم جنونی ہوتا کھڑا ہوا تھا۔

توں ایسے ہاتھ پہ ہاتھ دھرتے نہیں بیٹھ سکتا۔تجھے کچھ تو کرنا ہو گا۔۔۔! وہ فوراسے گرم دماغ کودل سے لگاتے سوچناشروع ہوا۔،

کیونکہ ابھی کسی بھی طرح اُسکوپریزے سے ملناضروری تھا۔،

پریزے حامد آرہاہوں میں۔۔۔۔۔! وہ سوچ چکا تھا،اب یہی ایک طریقہ تھااُس سے بات کرنے کا۔۔۔۔۔!

وہ جلدی سے فریش ہونے کے لیے گیا،چونکہ اب اُسکوپریزے سے ملنے اُسکے گھر جانا تھا؛۔

☆☆☆

عبادت اُسکو خود سے لگائے جیسے ایک سکون محسوس کر رہی تھی، مہراز روح کو باہر سے ہی چھوڑ واپس آفس جا چکا تھا:۔

آپ کی آنی نے بھی بہت مس کیا ہے، وہ بار بار اُسکے گال چومتے محبت " سے کہہ رہی تھی۔

آنی کی جان بتائے روح آنی کے ہاتھ کا بنا کیا چیز کھانا چاہتی ہے۔۔۔؟ "

عبادت اُسکے کپڑے چینج کرتی اُسکو گود میں اٹھاتے کیچن میں آئی تھی۔

اور اُسکو شلف پر بٹھاتے بہت لاڈ سے پوچھا۔۔۔

مجھے پراٹھا کھانا ہے، وہاں پر ماما نے ایک بار بھی پراٹھا نہیں دیا۔۔۔! وہ پہلے چہکتے تو آخر پر منہ بناتے اداسی سے بولی

اچھا۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔تو یہ بات ہے، ابھی آنی اپنی پری کے لیے گرم گرم پراٹھا بنائے گئی۔

عبادت فوراً سے اُسکے گال چومتے فریج کی طرف بڑھی تھی۔ عبادت بہت خوش تھی، کیونکہ جب سے روح ایمن کے پاس گئی ہوئی تھی۔

وہ سارا دن اس گھر میں بور ہوتی رہتی تھی، اور یار م کا سوچ سوچ کر اُسکا دماغ گرم رہنے لگا تھا:۔

☆☆☆

بہت شکریہ۔۔۔۔فلک مسکراتے زایان سے شاپ پکڑتی ہما کو دے گئی، ہما فورا کیچن کی طرف گئی تھی۔

ہما کافی بدل چکی تھی، جب سے عبادت مہراز کے ساتھ یہاں سے گئی تھی۔

ہما اور زاہیان کا رشتہ کافی حد تک بہتر ہو چکا تھا۔

ہما کافی خوش رہنے لگی تھی، چونکہ اُسکو لگتا تھا اب کوئی پریشانی ان کے رشتے میں نہیں آئی گئی

وہ عبادت کے لیے بھی کافی خوش تھی، کہ مہراز بھائی اور عبادت کا رشتہ پھر سے پورے خاندان کو قریب لے آیا ہے۔

زایان بھائی صاحب کیسے ہیں۔۔۔؟ حامد زایان سے مصطفی شاہ کا پوچھ گئے

۔

چاچو پاپا بالکل ٹھیک، وہ مسکراتے فورا سے بولا تھا، اُسکی نظریں کافی دیر سے پریزے کو ڈھونڈ رہی تھی۔

تم کسی کو تلاش کر رہے ہو۔۔۔؟زاہیان جو اُسکے بالکل سامنے والے صوفے پر براجمان تھا۔

اُسکو چور نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے دیکھ ماتھے پر شکن ڈالتے دریافت کر گیا۔

میں۔۔۔۔۔زایان پل بھر کے لیے چونکا۔ہاں۔۔۔وہ ریان نظر نہیں آرہا ۔۔۔؟زایان فوراسے بات بناتے بولا۔

وہ تواوپر ہے،اپنے روم میں اگراُس سے ملنا ہے توایسے کرو تم اوپر چلے جاؤ، سونیا مسکراتے تیزی سے بولی

ٹھیک ہے،وہ بنادیر کیے تیزی سے اٹھا تھا،اور سڑھیوں کی طرف لپکا:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دیکھو۔۔۔پریزے۔۔۔میں تمہارے کہنے پر وہ پیپرز زایان تک بھیج دیئے تھے۔

مگر یار۔۔۔وہ بھی اُس دن کے بعد مجھے یونی میں نظر نہیں آیا۔

پریزے کی دوست تفیصل سے پریزے کو بتاتے فکر میں ڈال گئی۔

کیا مطلب ہے۔۔۔۔؟تم نے اُسکے ڈپائمنٹ میں جانا تھا۔

ایسا ہو ہی نہئں سکتا کہ وہ یونی نا آیا ہو، وہ بہت چالاک ہے، میں تمہیں بتا رہی ہوں، ہر وقت وہ مجھے کال کرتا ہے،

اور تم کہہ رہی ہو وہ یونی نہیں آیا۔۔؟پریزے کی مشکل مسلسل بڑھ ہی رہی تھی۔۔۔

اُسکا سر کیوں کھا رہی ہو۔۔۔؟جو بھی بات کرنی ہے فیس ٹو فیس مجھ سے کرو۔۔۔؟اس سے پہلے وہ پریزے کو مزید کوئی جواب دیتی زایان جو اُسکے روم میں داخل ہو چکا تھا۔۔۔۔

فون اُسکے کان سے اتار بند کرتے اُسکو حیران کن کُر گیا۔

تم۔۔۔۔؟پریزے زایان کو اپنے سامنے دیکھ شاک ہوئی تھی۔

ہاں میں۔۔۔۔۔کیا تماشہ لگایا ہوا ہے تم۔۔۔؟وہ فون غصے سے بیڈ کی طرف اچھالتے اُسکی طرف بڑھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی، اس وقت میرے روم میں گھسنے کی۔۔۔؟ پریزے جس کا دماغ پہلے ہی گرم تھا۔

دبی آواز میں چیختے ساتھ ہی ڈور کی طرف دیکھ گئی، جو اندر سے بند تھا۔

تم میری ہمت کی بات نا ہی کرو تو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔ وہ اُسکو بازو سے دبوچتے خود کے سامنے کھڑا کر گیا۔،

چھوڑو مجھے۔۔۔! وہ کھا جانے والے انداز میں دبی آواز میں غرائی۔

مجھے میرے سوالوں کے جواب چاہیے۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی، خود اکیلے جا کر طلاق کے پیپرز بنوانے کی۔۔۔؟

تم نے سوچ بھی کیسے لیا، کہ میں تمہیں طلاق دوں گا۔۔۔؟ وہ بھی پورا غصے میں آتے باوز پر سختی بڑھاتے اپنے غصے کی کیفیت عیاں کر گیا۔

ویسے ہی ہمت ہوئی، جیسے تمہاری مجھ سے جھوٹ بولنے کی ہوئی تھی۔

تم نے پشاور نے مجھے صاف کہا تھا، کہ وہاں سے نکلنے کے بعد ہمارے راستے الگ ہو جائیں گئیں۔

اور ابھی تم اپنی بات سے۔۔۔۔۔

پریزے حامد۔۔۔۔۔میری ایک بات اپنے دماغ میں اچھے سے بٹھالو،
زایان شاہ سے تم چاہ کر بھی طلاق نہیں لے سکتی۔
جانتی ہو کیوں۔۔۔؟ وہ اب کہ اُسکو دونوں بازوں سے پکڑتے خود کے
قریب تر کر گیا۔۔۔۔۔

آنکھوں میں اس قدر غصہ بھرا تھا۔ کہ وہ اس پل کچھ بھی برا کر سکتا تھا۔،
پریزے کی آنکھوں میں پانی بھرا تھا، وہ درد سے صرف ڈرتے اُسکو دیکھ
رہی تھی۔ دل جانے کیوں اس کے ایسے قریب کرنے سے بے قابو ہوتے
زور سے دھڑکا تھا۔،

کیوں کہ تم میرے دل میں بس چکی ہو، تمہیں چاہتا ہوں، تم اچھی لگتی ہو
مجھے۔۔۔۔! میں کسی بھی قیمت پر تمہیں چھوڑنے والا نہیں۔۔۔۔۔۔۔
وہ تیز ہوتی سانسیوں سے ایک ہی بار میں بولا۔ پریزے کی حیرانگی سے
آنکھیں بڑی ہوئی تھی۔

کناروں پر ٹھہرے آنسو بن توڑے گالوں پر بہے تھے۔وہ کیا سن رہی تھی، اُسکو جیسے اپنے کانوں اور آنکھوں پر یقین کرنا مشکل لگا۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔پاگ۔۔۔۔پاگل۔۔۔ہو گئے ہو۔۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔وہ لڑکھڑاتے مشکل سے بولتی ساتھ ہی پوری قوت سے چیختے خود کو آزاد کروانے کی کوشش میں ہلکان ہوئی؛۔

کیسے چھوڑ دوں تمہیں۔۔۔۔؟ہاں۔۔۔۔وہ بھی دبی آواز میں ماتھے پر بل ڈالے چیخا تھا۔۔۔۔

نکاح میں ہو تم میرے۔۔۔۔۔۔اس رشتے کی وجہ سے تم میری بیوی ہو ۔۔۔۔!! کبھی بھی چاہ کر بھی مجھ سے آزاد نہئں ہو سکتی۔۔۔۔

وہ منہ کے بل چیختا اُسکی سانسیں لرز اگیا۔پریزے مشکل سے سانس لے پا رہی تھی۔چونکہ وہ اُسکے بے حد قریب ہوتے خود کی گرم لو دیتی سانسوں کی تپش اُس پر چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔۔!!!

کیا نکاح۔۔۔۔ نکاح لگا رکھا ہے۔۔۔؟ کون سی بیوی۔۔۔؟ وہ پوری طاقت لگائے مقابل کا حصار توڑا اونچی آواز میں چیخی۔،

تبھی زایان نے غصے سے مٹھیاں بند کرتے لب بھینچے تھے۔

دونوں طرف غصہ حد سے بڑھ رہا تھا، وہ دونوں بھول چکے تھے، کہ وہ اس وقت کہاں کیسے ماحول میں کھڑے ہیں۔

تمہیں سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔ وہ سب کچھ ایک دکھاوا تھا۔ میں اُس نکاح کو بالکل بھی نہیں مانتی۔۔۔۔۔

جب میں نکاح نہیں مانتی تو بیوی کیسے بن گئی۔۔۔؟ کیا تمہارا دماغ کام نہیں کرتا۔۔۔؟ وہ پوری طرح چیختے ساتھ ہی دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

بیوی کا مطلب بھی پتا ہے۔۔۔۔؟ بیوی صرف نکاح میں آجانے سے نہیں بن جاتی۔۔۔ مسٹر زایان شاہ۔۔۔۔ بیوی تبھی بناتی ہے جب نکاح میں موجود دونوں لوگوں میں کوئی۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ آگے کچھ بولتی وہ تیزی سے بڑھتے اُسکو دائیں ہاتھ کمر پر دھرتے بائیاں ہاتھ اُسکے ریشمی بالوں کو جکڑتے خود کے حصار میں قید کرتے ساتھ ہی بے دردی سے اُسکے ہونٹوں کو اپنے لبوں میں قید کر گیا؛:

پریزے جو ابھی اچانک سے اُسکے وار سے نا سمجھ بنی تھی، اچانک سے اُسکے اس عمل سے تڑپی۔

مگر یہاں فکر کس کو تھی۔ شیطان جیسے اُس پر حاوی ہو گیا تھا، وہ مسلسل اُس پر اپنے ظلم کی بارش کر رہا تھا۔

پریزے کی سانس جیسے بند ہونا شروع ہوئی تھی، وہ دونوں ہاتھ زور سے مقابل کے سینے پر مارتی چلی گئی تھی۔

اُسکی شرٹ کے دو بٹن وہ توڑا اپنے ہاتھوں سے نیچے گرا چکی تھی؛۔

زایان جو پوری طرح بہک رہا تھا، اُسکی حالت دیکھ خود سے آزاد کرتا بیڈ پر پھینک گیا۔

پریزے جواندھوے منہ بیڈ پر گری تھی۔ بہتے آنسوؤں سے سر اٹھاتے تیز تیز سانس لیتی سیدھی ہوتی بیٹھی۔

گھٹیا انسان۔۔۔۔۔ میں تمہیں چھوڑوں گئی نہیں۔۔۔۔ میں ابھی پاپا لوگوں کو سب سچ بتادوں گئی۔

وہ پھولی سانس میں چیخی تھی۔جبکے اُسکا دل ایک الگ ہی دھن میں دھڑکنا شروع ہوا تھا۔۔۔

ابھی تم نے میرا گھٹیا پن دیکھا ہی کہاں ہے۔۔؟ کیا بول رہی تھی۔۔۔؟

کہ تمہارے اور میرے درمیان صرف کاغذی رشتہ ہے۔۔۔؟

اس سے پہلے وہ اٹھتی وہ بنا ایک پل بھی ضائع کیے اُس پر جھکا تھا:۔

پریزے کی سانسیں اُسکے وجود میں ہی قید ہوئی تھی۔ وہ زایان کی گرم سانسوں کی تپش میں جھلسنا شروع ہوئی تھی:۔

مجھے دو منٹ نہیں لگیں گئیں، میں اس کاغذی رشتے کو اُسکا اثر مقام دے دوں گا۔ آج کے بعد پھر ہمارے درمیان موجود رشتے کو صرف کاغذی نکاح مت بولنا۔

اور ابھی کیا کہا تھا۔۔۔؟ وہ ویسے ہی اُسکی بہتی لال آنکھوں میں خود کی آنکھوں کو ڈالے پوچھ گیا؛۔

تم چاچو لوگوں کو بتاؤ گئ۔۔۔؟ میں تو چاہتا ہوں سب کو سب کچھ پتا چل جائے، اگر ہمت ہے، تو ابھی جا کر سب کو نیچے سچ بتا دینا۔۔۔۔

وہ اُسکے قید ہاتھوں پر دباو دیتے ساتھ ہی طنزیہ مسکراتے اٹھتے روم سے باہر نکلا۔

پریزے جس کی حالت اثر میں خراب ہو چکی تھی، بیڈ سے اٹھتے سیدھی واش روم میں گھستی زور و قطار رونا شروع ہوئی۔

چھوڑوں گئ نہئں۔۔۔اس گھٹیا انسان کو۔۔۔۔وہ مسلسل خود کے ہونٹوں کو رگڑتے دھو رہی تھی۔

چہرہ پورا لال ہو چکا تھا۔وہ بار بار منہ پر پانی پھینک خود سے جیسے اُسکی انگلیوں کے نشان، لمس کو ختم کرنا چاہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جب سے بند کمرے کے باہر سے سن آئی تھی، اُسکے چہرے پر خوف طاری ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

زایان۔۔۔۔۔وہ بالکل بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی، کہ زایان نے پریزے سے چھپ کر نکاح کر لیا۔۔۔؟

اب کیا ہو گا۔۔۔۔؟اُسکی آنکھیں بھری تھی۔ایسے کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔؟

وہ منہ پر ہاتھ رکھتے رونا شروع ہوئی تھی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جب سے بند کمرے کے باہر سے سن آئی تھی، اُسکے چہرے پر خوف طاری ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

زایان۔۔۔۔۔۔وہ بالکل بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی، کہ زایان نے پریزے سے چھپ کر نکاح کر لیا۔۔۔؟

اب کیا ہو گا۔۔۔۔؟اُسکی آنکھیں بھری تھی۔ایسے کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔؟

وہ منہ پر ہاتھ رکھتے رونا شروع ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ہما کو بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی، وہ کس سے بات کرتی۔

پہلے مہراز بھائی کی وجہ سے ہمارے رشتوں میں اتنا کچھ ہو گیا، ابھی زایان پھر سے وہی غلطی کر رہا ہے۔

ہما پوری طرح الجھتی سوچ میں پڑتی ساتھ ہی برف کی مانند ٹھنڈی پڑ چکی تھی۔

اس نے کیسے۔۔۔۔۔پریزے سے زبردستی نکاح کر لیا۔۔۔؟ وہ چین سے بالکل بھی بیٹھ نئیں پا رہی تھی؛۔

اگر یہ سچائی باہر آگئی تو میں کیا کروں گئی۔۔؟ زاہیان اور میرا رشتہ پھر سے خراب ہو جائے گا۔۔۔؟

اُسکی آنکھیں یہ خیال آتے ہی ایک بار پھر سے بھیگی تھی۔

میں اس بار میرے کسی بھی بھائی کی وجہ سے اپنا رشتہ خراب ہونے نہیں دوں گئی۔ بہت مشکل سے زاہیان اور میرا رشتہ خوبصورت ہوا ہے۔

وہ تہ کر چکی تھی، مگر وہ کیا کرنے والی تھی، ابھی اُسکو یہ سوچنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن

تم تو بہت اڑ رہے تھے، کہ ایک بار۔۔۔ صرف ایک بار تمہاری ملاقات عبادت سے کروادوں۔

پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔؟جو بھی تم نے بکواس کی تھی، ویسا کچھ بھی نہیں ہوا۔

ایمن آصف کو خاموش بیٹھے دیکھ چیختی ساتھ ہی ایک نظر اپنے شوہر کو دیکھ گئی۔

جو بہت مزے سے وائن پینے میں مصروف تھا۔

ایمن بھابھی۔۔۔۔۔جو کام جلد بازی میں کیے جاتے ہیں، وہ کام ہمشیہ نقصان ہی دیتے ہیں؛۔

اگر آپ چاہتی ہیں، کہ آپ کی بیٹی ہمشیہ کے لیے آپ کے پاس آجائے تو آپ کو صبر سے کام تو لینا ہی پڑے گا۔

آصف اُن کو آرام سے سمجھاتے اپنی جگہ سے اٹھتے ابرار کے ہمراہ جاتے بیٹھا:۔

یہ آدمی بھی کسی کام کا نہیں لگتا مجھے۔۔ایمن زہر نظروں سے دیکھتی وہاں سے اوپر کی طرف روانہ ہوئی؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا کمی ہے مجھ میں۔۔۔؟جو تم ایسے مجھ سے بھاگتی ہو۔۔۔؟ ‘‘

تب مجھ میں کیا کمی تھی، جب آپ نے دیکھے بنا ہی مجھے اتنی بڑی سزا دی ‘‘

تھی۔۔؟ جیسے ہی عبادت کے یہ الفاظ، لہجا یاد آیا، مقابل کی بند آنکھیں کرب سے کھلی۔

سچائی کا تھپڑ پورے چہرے پر لال نشان ڈالے ہوئے تھا، ماتھے پر لاتعداد بل پڑے ہوئے تھے؛۔

کیا وہ اس ماضی کی وجہ سے مجھ سے ایسے بھاگتی ہے۔۔۔؟ دماغ پوری طرح اُسکی بولی گئی بات میں الجھا ہوا تھا؛۔

وہ بالکل بھی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا، کہ اُسکو یہ الفاظ برداشت کرنے ہیں یا اُسکا جواب عبادت کے منہ پر مارنا ہے؛۔

تمہیں کیا لگتا ہے، طلاق تمہارے عبادت کو پسند نا کرنے پر ہوئی ہے ‘‘

۔۔۔؟ تبھی مہراز کو عبادت کی ماں کے زہر آلود الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔۔۔

وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی، اسی لیے آسانی سے طلاق کروا دیا گیا۔
اگر عبادت کے من میں کوئی چور نا ہوتا تو تم کچھ بھی کر لیتے کبھی بھی طلاق نہیں ہونی تھی۔۔۔۔۔

جیسے ہی مہراز کو بشریٰ کے کہے الفاظ یاد آئے، آہستہ آہستہ سب کچھ صاف ہوا، مقابل کا چہرہ سپاٹ ہوتے منٹوں میں سب کچھ سمجھا گیا۔۔۔۔
جب وہ کسی اور کو چاہ سکتی ہے، تو میری طلاق پر وہ ایسے سوال کھڑے کرنے والی کون ہوتی ہے۔۔۔؟

وہ کیسے ماضی کا سب کچھ مجھ پر ڈال سکتی ہے۔۔۔؟ جبکے وہ برابر کی پوری شریک تھی۔۔۔؟ مہراز کا پارہ چڑھا تھا۔ بس نہیں چلا تھا کہ ابھی عبادت سامنے ہوتی اور وہ اُسکو سوالوں کے کٹہرے میں کھڑا کر دیتا۔۔۔۔
وہ پورے غصے سے نکلا تھا، کیونکہ اب اُسکو ہر حال میں عبادت سے سوال کرنے اور اُسکو جواب دینے تھے؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روح آپ نے آنی کو بتایا نہیں۔۔۔۔۔میری روح وہاں کس کے ساتھ سوتی تھی۔۔۔۔؟

آنی۔۔۔۔وہاں بھی میرا ایک روم تھا،ماما تو اپنے ہز بینڈ کے ساتھ ہوتی تھی

۔

مجھے وہاں کی میڈ آنٹی ہی دیکھتی تھی،میں اپنے روم میں اکیلی سوتی تھی،

جب مجھے ڈر لگتا تھا

تب میڈ آنٹی پاس آجاتی تھی،روح بیڈ پر اچھالتے اچھالتے ہی بولی؛۔

چلو۔۔۔۔۔آنی اور روح ایک ساتھ سوئیں گئیں۔۔۔۔!!عبادت روح کے کپڑوں کو تہ لگاتے الماری میں رکھتے مسکراتے اُس تک آئی تھی؛۔

پاپا۔۔۔۔۔نہیں آئے۔۔۔؟روح بیڈ پر گرتے ساتھ ہی معصومیت سے سوال پوچھ گئی؛۔

پاپا کو کام ہو گا اسی لئے وہ لیٹ ہو رہے ہیں،عبادت کمبل کھولتے روح کے ساتھ ہی بستر میں گھسی تھی۔

آنی۔۔۔۔مجھے آپ کے اور پاپا کے ساتھ ایک ہی بیڈ پر سونا ہے، جیسے سبھی سوتے ہیں، وہ عبادت کے بالوں کو کیچر میں جکڑے دیکھ شرارت سے کیچر نکالتے ہلکے سے مسکرائی۔۔۔۔

تبھی عبادت کے ریشمی بال بکھرے تھے، عبادت نے سرسری سی نگاہ ڈالتے بالوں کو ایک سائیڈ پر گرایا تھا:۔

اچھا۔۔۔۔۔تو روحی آنی کے ساتھ اکیلے سونا نہیں چاہتی۔۔۔۔؟عبادت اُسکو خود میں بھینچتے ساتھ ہی پیار سے پوچھ گئی

پاپا۔۔۔۔۔اس سے پہلے روح عبادت کو جواب دیتی روح مہراز کو روم میں داخل ہوتے دیکھ چہک کر اٹھی تھی۔

عبادت جو ہنوز اُسکے ہمراہ لیٹی ہوئی تھی، مہراز کو دیکھ اک دم لیٹے سے اٹھی تھی۔۔۔۔؛۔

پاپا۔۔۔۔آپ کی روح ابھی آپ کو اتنا مس کر رہی تھی، روحی مہراز کے گلے لگے ساتھ ہی بتا گئی۔

اچھا۔۔۔۔وہ ہلکے سے مسکراتے سر سری سا عبادت کو دیکھ گیا جو دوپٹہ اٹھاتے سر پر اوڑھ گئی تھی؛۔

پاپا مجھے آپ کے اور آنی کے ساتھ سونا ہے، روحی مہراز کو بیڈ کی طرف بڑھتا دیکھ منمناتے بولی؛۔

چلیں۔۔۔۔میں آپ کے ساتھ یہاں سو جاتا ہوں، وہ اُسکو ضد کرتا دیکھ پیار سے بولا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔مجھے آپ کے روم میں سونا ہے، وہ پھر سے منمائی تھی۔

پاپا کے روم میں بیٹا آپ کو اچھے سے نیند نہیں آئے گئی، پاپا کو بہت سے کام کرنے ہیں، مہراز اُسکو واپس سے بیڈ پر ڈالتے ساتھ ہی سر سری سا کمبل خود پر درست کرتے لیٹا تھا۔۔۔۔

عبادت جو بیٹھ چکی تھی، سر سری سی نگاہ مہراز پر ڈالتے خاموشی سے روح کو دیکھنا شروع ہوئی۔

عبادت۔۔۔۔ کھانا گرم کرتے روم میں لے جاؤ، میں روح کو دیکھتا ہوں ، مہراز روح کو خود سے لگائے پیار سے اُسکو بالوں کو سہلاتے عبادت سے بولا

جو خاموشی سے روح کو تکے جا رہی تھی، جیسے ہی مہراز نے حکم دیا عبادت نے پلکیں اٹھاتے مقابل کا چہرہ دیکھا تھا۔

دونوں کی پل بھر کیلئے نگاہیں ملی تھی، عبادت کو جانے کیوں اُسکی نگاہوں سے عجیب سا محسوس ہوا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اٹھتے روم سے گئی تھی، مہراز تھوڑی دیر تک پیار سے روح کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہا وہ نیند کی وادیوں میں پوری طرح کھو سی چکی تھی

آہستہ سے اُسکو خود سے الگ کرتے کمبل درست کرتے لائٹ بند کرتے روم سے باہر نکلا؛۔

کھانا روم میں ٹیبل پر لگا دیا ہے، ابھی مہراز روح کے روم سے نکلا تھا، کہ عبادت اُسی طرف آتے ساتھ ہی دھیمے سے بولتی روح کے روم میں جانے کے لیے آگے بڑھی؛۔

روح سو چکی ہے، اس سے پہلے عبادت آگے بڑھتے روم کا ڈور کھولتی مہراز اُسکا سختی سے ہاتھ پکڑتے روک گیا۔

عبادت پلٹی تھی، جبکے اُسکے سختی سے پکڑے ہاتھ کو دیکھا،

اس سے پہلے عبادت کچھ بولتی مقابل ویسے ہی اُسکا سختی سے ہاتھ پکڑے اُسکو ساتھ کھنچتے اپنے روم کی طرف بڑھا۔

عبادت جتنا حیران ہوتی کم تھا، میرے کپڑے نکال دو، ایک دم سے اُسکو آزاد کرتے حکم کرتے وہ خود کی شرٹ کے بٹن کھولنا شروع ہوا۔

عبادت اُسکی حرکت پر ضبط کرتے غصے سے کبرڈ کی طرف بڑھی۔

یہ۔۔۔۔۔ابھی وہ شرٹ لیتے پلٹی تھی، کہ مقابل کو خود کے نزدیک دیکھ پل بھر کے لیے ڈری؛۔

عبادت کے ہاتھ سے شرٹ گرتے گرتے بچا تھا، وہ چٹان سینا لیے اُسکے بے حد قریب ہوا تھا۔۔۔

عبادت نے نظروں کو اِدھر اُدھر گھماتے مقابل کی آنکھوں میں دیکھا تھا ۔،

وہ اُسکو نروس ہوتے دیکھ شرٹ پکڑتے وہی اُسکے سامنے کھڑے پہننا شروع ہوا۔

عبادت وہاں سے ہٹنا چاہتی تھی، مگر وہ چاہ کر بھی مقابل کو پیچھے کرتے جا نہیں سکتی تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔میری موجودگی سے اتنی نفرت ہے، کہ چند منٹ برادشت ہی نہیں کر پا رہی۔۔۔؟

! وہ شرٹ پہنتے ساتھ ہی رگیں تنے تنک کر سوال پوچھتے اُسکو چونکا گیا۔۔۔ ویسے۔۔۔۔۔بہت سے سوال ہیں میرے ذہین میں۔۔۔۔وہ اُسکو حیران ہوتا دیکھ چلتے ٹیبل کی طرف گیا تھا؛۔

عبادت اُسکو جاتے دیکھ ماتھے پر شکن ڈالے بالوں کا جوڑا بنا گئی؛۔
اور جاتے ہی بیٹھتے کھانا کھانا شروع کیا۔ ویسے میں زیادہ کسی کی تعریف
کرتا نہیں ہوں،
لیکن تم کھولے بالوں میں کافی اچھی لگ رہی تھی، کبھی کبھی خود کی ان
زلفیوں کو آزاد چھوڑ لیا کرو،
وہ منہ میں نوالہ ڈالتے تعریفی جملے ادا کر گیا، عبادت اُسکے اچانک سے ایسے
بے مطلب کا بولنے پر حیران ہوتی الجھی تھی؛۔
سنو۔۔۔۔۔اس سے پہلے عبادت اُسکو اگنور کرتے وہاں سے واک "
آوٹ کرتی وہ سپاٹ ہوتے چباتے اسُکو اپنی طرف متوجہ کروا گیا۔۔۔۔
میں نے کہا کہ تم یہاں سے جاؤ۔۔۔؟ وہ اک دم سے کھانا چھوڑ اٹھا تھا۔
آنکھوں میں تھوڑی دیر پہلے والی نرمی نے غصے کی جگہ لی تھی۔۔۔۔
عبادت اُسکو اچانک سے جنگی موڑ میں گھستے دیکھ شاک ہوئی،

یہاں آواور خاموشی سے بیٹھو، وہ دوٹوک بولتے واپس سے کھانے کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

لگتا ہے، دماغ کے ساتھ کوئی مسلہ ہو گیا ہے، عبادت اُسکو ایسے بھڑکتے " دیکھ دل میں بڑبڑاتے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف گئی:۔

مہراز نے کھانا کھاتے سرسری سا عبادت کو دیکھا تھا۔اُسکے دل میں سوالوں کو لے بڑی الجھنا چل رہی تھی:۔

مہراز جو کھانے سے فارغ ہو چکا تھا، اُسکو ڈریسنگ ٹیبل کے قریب کھڑے ایسے ہی سہی پڑی چیزوں کو سیٹ کرتے دیکھ ٹشو سے منہ صاف کرتے اُسکی اوڑھ بڑھا تھا۔۔۔۔۔

مجھے دیکھنے سے میرے قریب بیٹھنے سے تم اتنا گریز کیوں کرتی ہو۔۔۔؟

ابھی عبادت نے اُسکا عکس آئینے میں دیکھا ہی تھا، کہ وہ اُسکو بازو سے پکڑتے اپنی طرف موڑ حصار میں قید کر گیا:۔

عبادت اُسکے اچانک سے ایسے قریب ہونے پر بوکھلائی۔جبکے ساتھ ہی بنا کچھ بولے مزاحمت کرنا شروع کی۔

میرے ہاتھ لگانے سے اتنی نفرت کیوں ہے۔۔۔؟وہ اُسکو پوری طاقت لگائے دیکھ رگیں تنے چباتے گویا۔

دیکھیں۔۔۔۔۔مسٹر مہراز زیاد۔۔۔۔۔اپنی حد میں رہیں،مسلۂ کیا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔۔؟

کیوں مجھے بار بار تنگ کرتے ہیں۔۔۔؟عبادت جو کوشش کرتے کرتے تھک چکی تھی اب کہ مقابل کے کندھوں پر نازک ہاتھ سے مکے بناتے مارنا شروع ہوئی۔

یہی سوال میرا بھی ہے،آخر تمہیں کس بات کی اتنی اکڑ ہے۔۔۔؟

تم خود کو کیا سمجھتی ہو۔۔۔۔؟کیا تم اس دنیا کی آخری خوبصورت لڑکی ہو۔ جس کو پانے کے لیے میں تڑپ رہا ہوں۔۔۔؟

اور یہ۔۔۔۔۔ابھی تم نے مجھے کس نام سے پکارا۔۔۔؟وہ سپاٹ چہرہ لیے اُسکے مزید قریب ہوا تھا۔

اُسکے ایسے قریب ہوتے بولنے پر عبادت نے اپنا سانس اندر کی طرف کھینچا تھا۔اُسکی گرم سانسوں کی تپش اُسکو الجھا رہی تھی؛۔

میرا نام مہراز زیادہ ہے، تم پہلے مجھے مسٹر مہراز پکار سکتی تھی، کیونکہ تم میرے آفس میں کام کرتی تھی۔

لیکن ابھی تمہارا اور میرا رشتہ ایک بہت الگ اور خاص ہے، تم مجھے مہراز کہہ کر پکار سکتی ہو۔

آج تو غلطی سے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں، پھر کبھی۔۔۔۔۔۔

میرا جب بھی۔۔۔۔جس بھی نام سے پکارنے کو دل کیا میں اُسی نام سے پکاروں گئی۔۔۔۔۔

آپ کون ہوتے ہیں مجھے بتانے والے۔۔۔۔؟میری مرضی میں مسٹر لگاؤں یا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیاہوا۔۔۔۔۔؟؟؟خاموش کیوں ہوگئی۔۔۔؟مہراز جواس پل بہکنا نہیں چاہتا تھا،اُسکے لبوں کو ہلتے دیکھ جیسے ان میں کھونا شروع ہوا تھا؛۔

اور یہی دیکھ ناچاہتے ہوئے بھی عبادت کی زبان کو بریک لگا تھا،

د۔۔۔۔ور۔۔۔۔۔دور۔۔۔۔۔۔ہٹے۔۔۔۔۔وہ خود کی سانسوں کی تپش مقابل پر چھوڑ مشکل سے یہی دو لفظ بول پائی تھی؛۔

جبکے مہراز اُسکے ملائم ہونٹوں کو ایسے ہلتے دیکھ دونوں کے درمیاں چند انچ کا فاصلہ بھی سمٹ گیا؛۔

عبادت جو بالکل بھی نہیں چاہتی تھی،وہ اُسکی اجازت ملے بنا ہی اُسکو خود کے حصار میں دبوچے اُسکی سانسوں کی تار اوپر نیچے مچلنے پر مجبور کر گیا۔

عبادت جس کی سانس بند ہونا شروع ہو چکی تھی،خود پر بڑھتے ستم کو دیکھ وہ زور لگائے مقابل کے چٹان سینے پر مکے برسنا شروع ہوئی۔۔۔

مہراز اس پل یہ لمحا کھونا نہیں چاہتا تھا،مگر اُسکی حالت کو غیر ہوتے دیکھ وہ دل پر قابو پاتے اُسکی سانسوں کو رہائی بخش گیا۔

جیسے ہی مقابل نے اُسکے لبوں کو آزاد کیا، وہ بے جان ہوتی مقابل کے سینے سے لگتے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔

مہراز جس نے ہنوز اُسکو اپنے حصار میں بھینچ رکھا تھا، اُسکو خود سے لگتے دیکھ تیز ہوتی سانسوں کو اُسکی خوشبو میں بھرتے مظبوطی سے اُسکو خود سے لگایا؛۔

عبادت جو پوری اُسکے رحموں کرم پر تھی، تیز تیز سانس بھرتے مقابل کے سینے پر گرم تپش کے سائے چھوڑ گئی؛۔

وہ بھول گئی تھی کہ وہ ابھی بھی مہراز کے حصار میں ہے، وہ خود کی حالت پر یہ گرنے والے ستم سے پوری طرح دھڑک اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ مہراز کے حصار میں جیسے ٹھنڈی پڑی تھی، جیسے ہی اُسکی حالت بہتر ہوئی وہ بھیگی نگاہیں اٹھاتے مقابل کے سینے میں چھپائے خود کے چہرے پر ساکت ہوئی۔

وہ فوراسے مقابل سے دور ہونے کی کوشش کر گئی،اس سے پہلے وہ دھکا دیتی مہراز نے اُسکے دونوں ہاتھوں کو پیچھے دیوار سے لگایا تھا۔۔۔۔

یوں کہ ایک بار پھر وہ ایک بے بسی کی کتاب بنی تھی، جس میں سامنے کھڑے وجود سے لڑنے کی بالکل بھی طاقت نہیں تھی؛۔

ارادہ کیا ہے تمہارا۔۔۔؟ وہ معنی خیز ہوتا اُسکی گرتی پلکوں کو دیکھ شرارت سے بولتے ساتھ ہی اُسکے لال ہونٹوں کو جو اُسکی زبردستی کی وجہ سے ہوئے تھے دیکھ گیا۔۔۔۔

جہاں پر وہ اپنی زبردستی کی مہر لگا گیا تھا، عبادت اُسکے الفاظ سن پوری طرح ساکت ہوئی تھی؛۔

جبکے نظریں خود باخود ہی جھکتی چلی گئیں، مہراز کو اس پل بے حد عبادت پر پیار اٹھا تھا، وہ بھول گیا تھا پل بھر کے لیے کہ وہ کس آگ میں جل رہا تھا؛۔

تمہارا ایسے نگاہیں جھکانا دل میں ایک خوش لیوا احساس پیدا کر رہا ہے۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولتے ساتھ ہی معنی خیز نظروں سے اُسکے جھکے چہرے کو آنکھوں میں قید سا کر گیا۔

اس زبردستی کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گئ، عبادت جو اُسکی لو دیتی سانسوں کی گرم تپش سے اندر تک ٹھنڈی پڑ چکی تھی، بھیگی نگاہوں سے گھورتے مقابل کو کھا جانے کو ڈوری۔۔۔۔۔۔۔

کیا زبردستی۔۔۔۔۔۔۔۔؟ مہراز جو اُسکے چہرے میں کھو رہا تھا، اُسکے ہاتھوں پر سختی ڈالتے ساتھ ہی چنگارتے دھاڑا۔

تمہارا اور میرا رشتہ ایک پاک رشتہ ہے، تم پر میرا حق بنتا ہے، ویسے ہی جیسے تمہارا حق مجھ پر ہے،

میں ہمارے رشتے کو ایک نئے سرے سے شروع کرنا چاہتا ہوں، اور تم میری بات سمجھنے کی بجائے مجھے ہی گنہگار بتا رہی ہو۔۔۔۔؟

تمہیں مجھ سے پرابلم کیا ہے۔۔۔۔؟ آج تم مجھے بتا ہی دو، وہ اُسکے ہاتھوں کو دیوار سے الگ کرتے چھوڑ دو قدم دور ہوا تھا۔

عبادت نے اُسکے ایسے پیچھے ہونے پر سُکھ کا سانس بھرا تھا؛۔

جواب دو مجھے۔۔۔۔۔؟آخر تم کس بات پر اتنا اکڑ رہی ہو۔۔۔؟مہراز جس کا دماغ پھٹنے کو کر رہا تھا۔

اُسکو ایک بار پھر سے بازو سے دبوچتے اکتائے لہجے میں دریافت کرنا چاہا۔

وہ آج ہر حال میں اُسکا ایک جواب سننا چاہتا تھا، وہ چاہتا تھا کہ وہ بولے اور اپنا زہر جو بھی دل میں وہ بھرے ہوئی ہے نکال دے۔۔۔۔۔۔۔!!!

چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔درد ہو رہی ہے، عبادت کے بے بسی سے آنسو نکلتے گالوں پر بہے تھے۔

تکلیف صرف تمہیں ہی ہوتی ہے کیا۔۔۔؟مجھے کچھ محسوس نہیں ہو رہا ۔۔۔؟

میری تکلیف کا بھی اندازہ لگاؤ، تنگ آ گیا ہوں تمہارے ناٹک سے۔۔۔۔

وہ زہر نگاہوں سے دیکھ اک دم اُسکو چھوڑ مڑا تھا، عبادت اُسکے ایسے اچانک چھوڑنے پر دیوار سے ٹکرائی تھی؛۔

تبھی دیوار پر لگا فریم نیچے گرا تھا، عبادت ڈرتے مزید دیوار سے چپکی۔

مہراز جو منہ پھیر گیا تھا، اچانک سے واپس پلٹتے عبادت کو دیکھا تھا،

تمہیں لگا تو نہیں۔۔۔۔؟ وہ فکر کرتے اُسکو نرمی سے پکڑتے خود کے

قریب کر گیا۔ فریم جو نیچے گرا تھا، اُسکا کانچ بھی دونوں کے پیروں میں آ

ٹھہرا تھا؛۔

پہلے چھوڑ دیتے ہو، تاکہ ٹوٹ جاؤں، اور جب گرتے میں خود سے اٹھ "

"جاتی ہوں سامنے کھڑے ہو جاتے ہو۔۔۔؟

عبادت اُسکے ہاتھ کو جھٹکتے سپاٹ بولتے بے دردی سے آنسوؤں کو گالوں

سے رگڑتے بیڈ کی طرف بڑھی:۔

مہراز جو غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا، اُسکے الفاظ ایک بار پھر ماضی کو ہوا دے گئے

۔

کیا کہنا چاہتی ہو۔۔۔؟ صاف صاف کہو۔۔۔ایسے بات کو گول کیوں "

کرتی ہو۔۔۔؟

کیا میں نے تمہیں چھوڑا۔۔۔۔؟میری آنکھوں میں دیکھ کر بولو،

مہراز جو پوری طرح طش میں آچکا تھا،غصے سے رگیں تنے ہی اُسکی طرف لپکتے بے دردی سے جھنجھوڑتے بازوں سے دبوچ سامنے کر گیا۔

عبادت جو بیڈ پر بیٹھنے والی تھی،اُسکے اچانک سے ایسے اپنی طرف کھنچتے پکڑنے پر درد سے بھری شدت کا لمس محسوس کرتی تڑپی۔

جبکے اُسکے ریشمی بال جن کو وہ جوڑے کی شکل میں قید کر گئی تھی،بے مول سے ہوتے پشت پر بکھرے؛۔

اگر تمہیں یاد نہیں تو میں یاد کروا دیتا ہوں،ہماری طلاق صرف میری ‘‘ وجہ سے ہی نہیں ہوئی تھی،

تم بھی مجھ سے آزادی چاہتی تھی، تمہیں کیا لگا تھا مجھے کچھ پتا نہیں۔۔۔۔؟

وہ دھاڑتے ساتھ ہی اُسکے بازوں میں اپنی انگلیاں بے دردی سے گاڑھ گیا۔

آہ۔۔۔۔۔عبادت کی ہلکی سی چیخ نکلی تھی، جس کو کسی بھی خاتے میں نہیں لایا گیا تھا۔

میں سب کچھ جانتا ہوں۔ تم مجھے بے وقوف نہیں بنا سکتی، سمجھی۔۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھ سپاٹ بولتے ایک جھٹک سے اُسکو چھوڑ بیڈ پر پھینک گیا؛۔

کیا جانتے ہو۔۔۔۔؟عبادت جس کی آنکھیں اُسکے ہر درد میں ہمشیہ بہتے گواہ تھی،

موتی کی طرح بوندنے گرتے ساتھ ہی عبادت کا اندر تک برسا گئی۔

عبادت کو مہراز کی باتیں تکلیف دے گئی تھی، وہ کیا کہنا چاہتا تھا، وہ آج سننا چاہتی تھی،

ایسا کیا تم جانتے ہو، جس کی وُجہ سے تم اتنا اکڑ رہے ہو۔۔۔۔؟ وہ واپس سے اُسکے سامنے مظبوط بنتے کھڑی ہوئی تھی، مہراز جس کی ہارٹ بیٹ حد سے زیادہ تیز چل رہی تھی، گہرے گہرے سانس بھرتے وہ ہاتھوں کی مٹھیاں بناتے غصے کو ضبط کرنے کی کوشش کر گیا۔

پہلی بات۔۔۔میں کسی بھی بات پر اکڑ نہیں رہا،اور رہی بات میں کیا ‘‘
جانتا ہوں،تو سنو۔۔۔۔۔۔

مہر از نے ایک بار پھر سے اُسکو خود کے قریب کیا تھا،میں جانتا ہوں،تم نے مجھ سے علیحد گی کسی اور کی محبت میں لی تھی،تم کسی اور سے محبت کرتی تھی ؛۔

جس وجہ سے تم نے بھی وہ طلاق ہونے دیا،ابھی تم بار بار اُس ذکر کو کرتے مجھ پر الزام نہیں لگا سکتی۔

جب تم چاہتی تھی،تو پھر تم۔۔۔۔مجھے کیسے اذیت دے سکتی ہو۔۔۔؟ وہ اُسکو ویسے ہی جکڑے چباتے پوچھ گیا۔

جبکے اُسکی باتیں سن عبادت کی آنکھیں بھری تھی،وہ بے یقینی سے جیسے خود کی قسمت پر اندر ہی اندر ہنسی تھی۔

خاموش کیوں ہو۔۔۔؟اب جواب دو۔۔۔؟ وہ اُسکو نظریں جھکاتے دیکھ پل میں سمجھ چکا تھا،وہ شرمندہ ہو چکی ہے۔

آئندہ پھر کبھی مجھ سے اس بات پر مت الجھنا، وہ اُسکو خاموش دیکھ غصے سے لال ہوا تھا۔

کہ مطلب صاف تھا۔ اُسکے دل میں کوئی اور تھا، وہ غصے سے اُسکو چھوڑتے وہاں سے گیا۔۔۔۔۔

عبادت اُسکو جاتے دیکھ بے آواز روتی بیڈ پر گری تھی، ماضی میں ہوا سب کچھ ایک فلم کی طرح سامنے آیا تھا۔

وہ کیسے بھول سکتی تھی، سب کچھ۔۔۔۔؟ وہ خود پر جتنا حیران ہوتی کم تھا

۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان

زایان تجھے پریزے کے ساتھ ایسے زبردستی نہیں کرنی چاہیے تھی، وہ "
جب سے یونی آیا تھا، فٹ بال گروائڈ میں میچ کی پریکٹیس کر دوران دل
میں بڑبڑائے جارہا تھا۔
چونکہ وہ مسلسل اُسکے بارے میں سوچتا ہی رہتا تھا، وہ اُس رات کو ہونے
والا کچھ بھی بھول نہیں پارہا تھا
وہ جانتا تھا کہ اُسنے پریزے کے ساتھ اچھا نہیں کیا، لیکن وہ بھی تو اُسکو سمجھ
نہیں رہی تھی۔

پریزے کیوں طلاق لفظ بھی ہمارے درمیان لاتی ہے۔۔۔؟ وہ کیسے یہ
الفاظ نکال سکتی ہے۔۔۔؟
پریزے مجھے سمجھتی کیوں نہیں ہے۔۔۔؟ کیا نکاح کے بعد طلاق کا داغ
لگائے وہ چین سے رہ پائے گئی۔۔؟
وہ فٹ بال کو کک مارتے پسینے سے شربوار ہوئے غصے کی شدت پکڑ گیا۔

چہرہ ناچاہتے ہوئے بھی لال ہوتا جارہا تھا، وہ تیز تیز سانس لیتے گول کرتے ساتھ ہی وہی گرتے گھاس پر بیٹھا؛۔

مجھے پریزے سے معافی مانگی چاہیے، جیسے بھی تھا مجھے وہ گناہ نہیں کرنا چاہیے تھا، صرف نکاح ہی تو ہے ہمارے درمیان۔۔۔! وہ بھی ایک خفیہ نکاح۔۔۔وہ یہ سوچتے کرب سے آنکھیں بند کرتے ہرے گھاس پر گرتے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا، ایسے اندر ہی اندر سوچتے رہنے سے حل نہیں ملے گا، وہ اُس سے بات کرے گا تو ہی مسلۂ سلور ہو گا۔

اگر آج زایان میرے سامنے آیا تو بہت برا ہو گا، پریزے جوریان کے ساتھ یونی پورے ایک ہفتے بعد آئی تھی۔

تیز تیز قدم اٹھاتے ساتھ ہی نگاہیں ادھر ادھر گھماتے دل میں تہ کر چکی تھی،

کہ وہ زایان سے ڈر کر خاموشی سے بیٹھے گئ نہیں، بلکے اُسکو۔۔۔۔اُسکی اوقات بتا کر ہی دم لے گئ:۔

پریزے۔۔۔۔۔۔ابھی وہ ویسے ہی تیز تیز قدم اٹھاتے کلاس روم کی طرف جا رہی تھی، کہ عائشہ کی آواز سن رکی؛۔

کہاں بھاگتی چلی جا رہی ہو۔۔۔۔۔؟ وہ اُسکے گلے ملتے ساتھ ہی پوچھ گئ۔

کلاس نہیں لینی۔۔۔؟ وہ اُسکو ایسے پوچھتے دیکھ آئی برا چکائے دیکھنا شروع ہوئی

لڑکی۔۔۔۔آج کوئی لیکچر نہیں ہونا، یونی میں داخل ہوتے آس پاس " دیکھا نہیں تھا۔۔۔؟

آج سپورٹس ڈے ہے، فٹ بال کا میچ ہونے والا ہے۔، پچھلے ایک ہفتے سے یونی میں میچ کو لے کر تیاریاں چل رہی تھی؛۔

چل گروائڈ میں چلتے ہیں، زایان اس بار پھر یونی کی طرف سے کھیلنے والا ہے۔

عائشہ اُسکا ہاتھ کھینچتے ساتھ ہی اُسکو لیے چلنا شروع ہوئی۔

عائشہ۔۔۔۔۔۔وہ چڑاتے ناچاہتے ہوئے بھی اونچی آواز میں بولی۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔؟عائشہ اُسکے ایسے چیخنے پر ڈری تھی،جبکے غور سے پریزے کو

"دیکھا۔۔۔۔

یار مجھے یہ میچ وچ دیکھنا بالکل بھی پسند نہیں ہے،توں جا۔۔۔۔میں "

نوٹس بناؤں گئ،وہ تیزی سے بولتے وہاں سے یونی کی بلڈنگ میں گھسی۔،

نہیں دیکھنا تو نا دیکھو،بندہ اپنے بھائی کو سپوٹ تو کر ہی سکتا ہے۔۔۔؟وہ

ریان کو دیکھ منہ بناتے آگے بڑھی تھی:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارے۔۔۔۔۔۔۔ہما بیٹا تمہارا دھیان کہاں ہے۔۔۔؟سارا سبزی کا سالن

جل گیا؛۔

سونیا کیچن سے کھانا جلنے کی سمل آتے دیکھ اپنا سارا کام چھوڑے کیچن میں

داخل ہوتی چولہا بند کرتے ساتھ ہی چیئر پر بیٹھی ہما کو آواز لگا گئ؛۔

آخر اُسنے یہ بنے رکھی ہوئی تھی، جیسے ہی ہما نے سونیا کی آواز سنی، خود کو کوستی تیزی سے اٹھتے سونیا کے قریب جاتے ہانڈی کو دیکھا۔۔۔۔

" سوری چاچی۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔ہما سبزی کو جلا دیکھ گھبراتے رونے جیسی ہوئی:۔

" بیٹا۔۔۔۔۔ کھانا بناتے وقت پورا دھیان اپنا ذہین یہاں ہی رکھا کرو، دیکھو۔۔۔۔۔۔ایک لاپرواہی کی وجہ سے سارا بنا بنایا سبزی جل گیا۔

سونیا ہانڈی کی طرف اشارہ کرتے اب کہ کچھ نرمی سے بولتے اُسکو سمجھا گئی :۔

" میں آگے سے پورا دھیان رکھوں گئی، ہما نے جلدی سے ہانڈی نیچے اتار تھا۔

چلو۔۔۔۔۔ابھی تم یہ نکال دو، ایسے کرو پالگ گوشت بنالو۔

اور اس آلو گاجر کو اوپر سے اٹھالو، تاکہ تم پر اٹھے بنانے میں کام آجائے۔

سونیا ہدایت کرتی کیچن سے نکلی تو ہما نے فورا سے دوسرا برتن اٹھایا تھا:۔

یہ سب کچھ۔۔۔۔۔۔اُس زایان کی وجہ سے ہوا ہے، ‘‘

کاش۔۔۔۔۔۔اُس رات میں نے اُس پاگل کی باتیں نا سنی ہوتی۔

کس کی باتوں کو کوسے جا رہی ہو۔۔۔۔؟وہ بھی اکیلی۔۔۔۔؟تادنیہ جو پانی کی بوتل لینے آئی تھی۔۔

ہما کو خود سے بڑبڑاتے دیکھ فریج کے قریب جاتے ساتھ ہی دریافت کر گئی :۔

ہما اُسکے اچانک سے بولنے پر ساکت ہوتی پوری طرح خاموش ہوئی تھی۔

تم۔۔۔۔کب آئی۔۔۔۔؟میں نے کس کو کوسنا ہے،ان منحوس ڈراموں کو کوس رہی تھی، جن کو دیکھنے کے چکر میں میرا سبزی جل گیا۔

ہما۔۔۔۔۔۔۔ہلکے پھلکے انداز میں بولتے تادنیہ کو بتا گئی۔

وہ اُسکا جواب سن جبرا مسکراتے وہاں سے گئی، ہما نے شکر کرتے لمبا سانس کھینچا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیسی تیاری ہے۔۔۔۔؟زایان میاں۔۔۔۔؟ریان اپنے جوگرز کو باندھتے ساتھ ہی زایان سے پوچھ گیا۔

جو آئینے میں کھڑا جانے کیا سوچ رہا تھا۔توں کب آیا۔۔۔۔؟زایان خود کی سوچ کو جھٹکتے الٹا سوال اُس سے کر گیا۔۔:۔

میں تبھی آیا جب تیرا دھیان کہیں اور چل رہا تھا،وہ اٹھتے از حد سینجدہ چہرہ بناتے اُسکے قریب ہوا۔

زایان اُسکو ایسے خود کو دیکھنے پر چونکا،جبکے ساتھ ہی نظروں کا زاویہ بدلا۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔ایسے ہی مذاق کر رہا ہوں، برو۔۔۔۔۔وہ اُسکے کندھے پر ہلکے سے مارتے ساتھ ہی قہقہہ لگاتے خود سے مسکرایا۔۔۔۔

توں اکیلا یونی آیا ہے۔یا تیرے ساتھ پر۔۔۔۔۔

اکیلا کیسے آسکتا ہوں۔۔۔؟توں کیسے میری شیطان بہن کو بھول سکتا ہے، جو رشتے میں تیری کزن بھی لگتی ہے:۔

ریان کہاں اتنا ہی شریف انسان تھا، وہ بتیسی نکالتے زایان کو بھی مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔

اس کا مطلب پریزے آج یونی میں آئی ہے، وہ دل میں بڑبڑاتے جلدی سے اپنی تیاری کو آخری ٹچ دینا شروع ہوا؛۔

گروائڈ میں ہر طرف شور ہی شور تھا، چونکہ فٹ بال کی دونوں ٹیمیں ایک دوسرے کے سامنے مقابلے کیلیے تیار کھڑی تھی۔

" اللہ کرے۔۔۔۔۔اس بار ہماری یونی ہار جائے، پریزے جو بڑی مشکل سے کتابوں میں سر ڈالے بیٹھی تھی۔

باہر سے آتا شور سن پورے غصے سے "اللہ میاں" کو یاد کرتے دعا بھی وہ کر گئی جس میں صرف زایان کا نقصان ہو؛۔

" کاش مجھے پہلے پتا ہوتا۔۔۔۔میں آج کہ دن ایک اور چھٹی کر لیتی، وہ مسلسل زایان کے نام کی تسبیح سن پک چکی تھی، وہ بہت آسانی سے تالیوں کا شور سن سکتی تھی "

پریزے۔۔۔۔۔۔اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں، وہ تو باہر بہت "
مزے سے کھیل رہا ہے، آخر اُسکا کون سا کوئی نقصان ہوا ہے،
توں اچھے سے جانتی ہے، وہ کیسا لڑکا ہے۔پریزے کی آنکھیں بھری تھی،
پل میں اُسکو وہ رات یاد آئی تھی، جب وہ اُسکے گھر آیا تھا۔
تجھے ہر حال میں خود کو مظبوط کرتے اُس سے طلاق پیپرز پر سائن کروانے
ہیں،
پریزے جو تہ کر چکی تھی، آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتی واپس سے
بک کھولے اُس پر جھکی۔
مبارک ہو میرے بھائی۔۔۔۔۔۔ریان اور زایان مسکراتے ایک "
دوسرے کے گلے ملے تھے۔
کیونکہ اُن کی ٹیم اور یونی اس بار پھر جیت چکی تھی، ہر طرف یونی میں
سٹوڈینٹس کا ایک خوشی سے بھرا شور مچا ہوا تھا۔
تجھے بھی میرے بھائی۔۔۔۔۔۔زایان نے بھی مسکراتے اُسکو گویا۔

زایان میرے بھائی۔۔۔۔۔عائشہ جو پورے میچ میں زایان نام کے "
نعرے لگاتے تھک چکی تھی،
خوشی سے بھاگتے اُسکے گلے لگی، زایان اپنی بہن کا پیار دیکھ خود میں بھینچ گیا
؛۔
مجھے پورا یقین تھا، اس بار بھی ہم لوگ ہی جیتے گئیں، عائشہ جس کا گلہ "
" بیٹھ چکا تھا، خوشی سے چہکتے بولی
چلو شکر ہے۔۔۔۔۔۔کسی کو تو ہم پر یقین تھا، ریان جو اُسکو نظروں "
میں رکھے ہوئے تھا، ہم پر زور دیتے اُسکو اپنی طرف متوجہ کروایا۔
کہ شاید وہ بھول گئی، وہ بھی اس کھیل کا ایک حصے دار تھا:۔
مجھے یونی کی ٹیم پر نہیں۔۔۔۔صرف اپنے بھائی پر یقین تھا، اور ایک "
بات۔۔۔۔وہ اپنے گلے پر ہاتھ رکھے مشکل سے بولی تھی۔۔۔۔
ابھی مجھ سے مزید کچھ مت کہنا، میں کوئی بحث نہیں کر سکتی، وہ اپنے گلے کی
طرف اشارہ کرتی مقابل کو خاموش رہنے کا بھی بول گئی؛۔

میں سمجھ سکتا ہوں، چیخ چیخ کر تمہارا گلہ بیٹھ گیا ہو گا، ویسے تمہیں اتنا چیخنا "
نہیں چاہیے تھا۔
تمہاری چیخیں ہمارے تک پہنچ ہی نا سکی، کیوں۔۔۔۔۔۔۔
چیختے ہو گئے تم۔۔۔۔۔۔میں تو کوئی چیخی نہیں، میں اپنے بھائی کو سپوٹ کر
رہی تھی، عائشہ کا تو حیرانگی سے منہ کھولا تھا جبکے وہ اُسکے باتیں سن تیکی سی
گھوری نوازتے ساتھ ہی گرجدار انداز میں بولی:۔
زایان ریان کاری ایکشن دیکھ ہنسی کو لبوں میں ہی دبا گیا۔
کیونکہ ریان جو اپنے ہی دھیان میں بول رہا تھا، عائشہ کے اچانک سے بولنے
پر ڈرا تھا۔۔۔۔۔
ریلکس۔۔۔۔۔۔لڑکی۔۔۔۔۔۔اتنا غصہ۔۔۔۔۔۔ابھی عائشہ مزید "
آگے کچھ بولتی وہ اپنی پانی والی بوتل اُسکے سامنے کرتے اُسکو خاموش کروا گیا
۔

ٹھیک ہے، مان گیا تم چیخ نہیں نعرے لگا رہی تھی، اس میں اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے۔۔۔؟

وہ اُسکو خاموش ہوتے دیکھ زایان کی طرف دیکھ سانس بھرتے اپنی حالت بتا گیا۔

یہ پانی والی بوتل یا تو تم استعمال کرو، یا پھر اپنی بہن پریزے میڈم کو دو، "
تم لوگوں کے دماغ گرم رہتے ہونگیں۔

عائشہ اُسکو پھیلتے دیکھ طنزیہ انداز میں بولتے مسکرائی،

یہ پریزے کہاں ہے۔۔۔؟ وہ تو یہاں نظر ہی نہیں آ رہی۔۔۔؟ جیسے ہی ریان کو یاد آیا وہ تیزی سے عائشہ کو پوچھ گیا۔

تمہاری بہن کو ایسے میچوں سے سخت نفرت ہے، ملی تھی مجھے۔۔۔۔۔بہت غصے میں لگ رہی تھی؛۔

عائشہ ناک سکڑتے ساتھ ہی ریان کو بتاتے ہنسنے پر مجبور کر گئی۔جبکے زایان پریزے کا سن پل میں سب کچھ سمجھا تھا:۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔

ہاں مجھے بہت اچھے سے پتا ہے، وہ یہ کھیل وغیرہ پسند نہیں کرتی، لگتا ہے آج غصے میں پریزے نے تمہیں کچھ بول دیا ہے۔۔۔؟

آج کل ویسے وہ کافی غصہ کرتی ہے، پتا نہیں کیا مسلہ چل رہا ہے، بہت چڑتی ہے، میں تو اُسکو ایسے دیکھ سکون میں ہوں۔

مگر گھر والے فکر کرتے ہیں، چونکہ وہ ایسے تبھی ہوتی ہے، جب وہ پریشان یا بیمار ہو۔۔۔ وہ نارمل انداز میں بولتے اچھے سے وضاحت دے گیا؛۔

تم لوگ باتیں کرو، میں آتا ہوں، زایان جو جلد سے جلد پریزے سے ملاقات کر لینا چاہتا تھا،

اُنکو وہی چھوڑ تیزی سے بھاگا تھا، عائشہ ناک بورستے ریان کو دیکھتے خود بھی غائب ہونے کو ہوئی۔

کہاں بھاگ رہی ہو۔۔۔؟ کیا ڈر لگ رہا ہے مجھ سے۔۔۔؟ ریان عائشہ " کو غائب ہوتے دیکھ شرارت سے بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔

میں کسی سے نہیں ڈرتی، تم کیا چیز ہو۔۔۔؟ مجھے اپنے کام بھی ہیں، فالتو میں تمہارے ساتھ ٹائم ویسٹ نہیں کر سکتی، وہ اُسکو ہنستے دیکھ چڑے انداز میں بولی۔

☆☆☆

ہاں میں۔۔۔۔مجھے بات کرنی ہے، وہ اُسکو غصے میں دیکھ بہت دھیمے انداز میں بولا۔۔۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی، وہ سپاٹ بولتے تیزی سے نکلی تھی۔

جبکے زایان جو بالکل بھی غصہ کرنا نہیں چاہتا تھا، ضبط کرتے لمبا سانس بھرتے اُسکے پیچھے ہی لپکا؛۔

پریزے جس کو وہ رات پھر سے یاد آئی تھی، چلتے چلتے ساتھ ہی بیگ میں ہاتھ مارنا شروع ہوئی۔

زایان جو بالکل اُسکے پیچھے ہی تھا، کوریڈور کو خالی دیکھ اُسکے منہ پر ہاتھ رکھے خالی کلاس روم میں گھسا۔

پریزے اچانک سے کسی کے ہاتھ کو اپنے منہ پر دیکھ بیگ سے چاقو نکال اُسکے ہاتھ پر دے مار گئی؛۔

آہ۔۔۔۔۔۔۔ جیسے ہی زایان نے اُسکو کلاس روم میں چھوڑا، تیزی سے اُسکے ہاتھ سے خون نکلتے فرش پر گرا۔

پریزے جو زایان کو دیکھ گئی تھی، اُسکے ہاتھ سے لال خون نکلتے دیکھ ڈرتے چاقو جو ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا نیچے زمین پر پھینک گئی:۔

زایان جس کے ہاتھ پر بہت زور سے کاٹ لگ چکا تھا، درد کو برداشت کرتے خون والی جگہ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھ گیا:۔

آ۔۔ایم۔۔۔۔سوری۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔پریزے کی آنکھیں بھری " تھی، جبکے وہ بیگ پھینک تیزی سے اُسکی طرف لپکی تھی:۔

وہ ایسا تو بالکل بھی نہیں چاہتی تھی، وہ چاقو بیگ لائی زایان کے لیے ہی تھی، لیکن ایسے ہی اُسکو ڈرانے کے لیے۔

یہ سب کچھ اچانک سے ہوا تھا، وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ خون کیسے روکا جائے۔وہ خود کا دوپٹہ دیکھ ایک نظر زایان کو دیکھ گئی:۔

جو ہنوز اُسکو دیکھنے میں مگن ہوا پڑا تھا، فکر نہیں کرو، اتنا خون نہیں نکلا:۔

وہ اُسکو پریشان ہوتے دیکھ شائستگی سے بولا، جبکے پریزے اپنے دوپٹے کو کونے سے پکڑ پھاڑتے مقابل کو حیران کن کر گئی:۔

یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔؟ وہ اُسکو اپنا ہاتھ پکڑتے دیکھ تھوڑا غصے سے بولا۔ ‘‘

پریزے نے کھا جانے والی نظروں سے اُسکو گھورا تھا۔ جبکے آرام سے اُسکے ہاتھ پر پٹی باندھنا شروع ہوئی۔

زایان اُسکو ایسے خود کے قریب دیکھ دیوار کے ساتھ لگا تھا۔

کچھ یوں کہ وہ بالکل اُسکے سامنے نظریں جھکائے اپنا کام کرنے میں

مصروف ہوئی تھی، زایان کو اچھا لگا تھا اُسکا ایسے فکر کرنا اُسکے لیے آنسو بہانا

شش۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسے ہی پریزے پٹی باندھتے ہٹی، زایان اُسکو بولنے ‘‘

کے لیے لب کھولتے دیکھ جھٹک سے اُسکا ہاتھ پکڑے ساتھ ہی ہونٹوں پر

’’انگلی رکھ خاموش رہنے کا اشارہ کر گیا۔۔۔

جبکے اُسکا دائیاں ہاتھ پکڑے وہ ویسے ہی اپنے دل کے مقام پر رکھ گا،

پریزے جس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوئی پڑی تھی،

مقابل کے ایسے اچانک سے اپنے فام میں آنے پر ساتھ ہی اپنے ہاتھ کو اُسکے سینے پر دیکھ زور سے دل دھڑ کا گئی:۔

دل کی رفتا خود باخود ہی تیز ہوئی تھی، وہ اپنی دھڑ کن کا شور سن تو کیا اُسکو محسوس بھی کر سکتی تھی؛۔

جانتا ہوں، اُس رات میں نے بہت غلط کیا، "ایم سوری۔۔۔۔۔۔۔

پریزے۔۔۔۔میں شرمندہ ہوں اپنی غلطی پر۔۔۔۔۔

میں وہ سب ہمارے درمیان ایسے بالکل بھی لانا نہیں چاہتا تھا، میں صرف تم سے بات کرنے آیا تھا:۔

وہ اُسکو خاموش دیکھ اپنا ہاتھ اُسکے منہ سے ہٹا گیا تھا، جبکے گھمبیر لہجا لئے وہ سرگوشی کے عالم میں اپنی بات کہنا شروع ہوا۔

پریزے جس کا دل ایک الگ ہی سحر لیے دھڑ کنا شروع ہوا تھا؛۔

زایان کی بات سن پوری طرح اُسکی طرف متوجہ ہوئی، وہ اُسکو بولنا چاہتی تھی لیکن چاہ کر بھی کچھ کہہ نہیں پا رہی تھی،۔

اور ایسا کیوں تھا وہ دل ہی دل میں خود پر حیران ہو رہی تھی،

میں سمجھ نہیں پا رہا تھا، میں اپنی بات تمہیں کیا سمجھاؤں۔ تم جب بھی "
طلاق کی بات کرتی ہو۔

میری زمین ہل جاتی ہے، مانتا ہوں ہمارا نکاح گھر والوں کی مرضی سے نہیں
ہوا، جیسے بھی پریزے۔۔۔۔۔۔ نکاح تو ہمارا ہوا ہے۔۔۔۔

میں یہ نکاح ختم کر دیتا، اگر تم میرے دل میں نہیں ہوتی، ماضی کا وہ "
وقت تمہیں اچھے سے یاد ہو گا۔،

جب یہی طلاق لفظ عبادت آپی کی زندگی میں آیا تھا۔ جیسے ہی زایان نے
عبادت کا نام لیا، پریزے نے درد سے زایان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔
سب کچھ ایک کھولی کتاب کی طرح یاد آیا تھا۔ تب کوئی نہیں چاہتا تھا کہ
طلاق ہو۔ مگر یہ طلاق لفظ عبادت آپی کی زندگی کی ہر خوشی چھین لے گیا؛۔
کیا تم بھول گئی ہو۔۔۔۔۔۔؟ کیا تمہیں خوف نہیں آتا۔۔۔۔؟ تم سے کچھ
بھی نہیں مانگ رہا۔۔۔۔

صرف اتنا چاہتا ہوں مجھے ایک بار موقعہ دو۔ اگر تمہیں میرے لئے دل میں کوئی احساس پیدا نہیں ہوا:۔

میں خود تمہیں اس رشتے سے آزاد کر دوں گا۔ صرف ایک بار میرے بارے میں سوچو تو سہی۔۔۔۔،

زایان اُسکو پوری طرح خاموش دیکھ بہت آرام سے اپنے دل کی بات اُس تک پہنچا گیا۔۔۔۔۔؛۔

میں صرف ایک موقعہ مانگ رہا ہوں، کیا تم ایک بار بھی ہمارے اس " نکاح کے لیے میرے بارے میں سوچ نہیں سکتی۔۔۔؟ کیا تم نہیں چاہتی کہ تم اُس اذیت سے بچو جس میں مہراز بھائی کی ایک غلطی کی وجہ سے عبادت آپی کی ہر خوشی تباہ ہو گئی تھی۔۔۔۔؟

وہ اُسکی بے آواز آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھ محبت سے گالوں پر اپنی گرم انگلیاں چلاتے آنسوؤں چن گیا۔۔۔

یقین کرو میرا۔۔۔۔۔۔پریزے۔۔۔۔۔یہ زایان شاہ ہمشیہ تمہیں خوش رکھے گا۔۔ کبھی بھی ان آنسووں کو تمہاری آنکھوں میں آنے نہیں دوں گا

۔

وہ اُسکو نگاہیں چراتے دیکھ اپنا ہاتھ پیچھے کھنچتے ساتھ ہی فاصلہ قائم کر گیا؛۔
میرے خیال سے تمہں جانا چاہیے، وہ اُسکو جانے کا راستہ دیتے ساتھ ہی ‘‘
ڈور کھولتے خود وہاں سے نکلا؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شکر ہوا تو آں آگئی۔۔۔۔۔۔جیسے ہی عائشہ نے پریزے کو دیکھا، شکر ‘‘
کرتی ساتھ ہی ریان کو آواز لگا گئی:۔
کب سے تمہارے بھائی نے میرا سر کھار کھا تھا، اُسے تم مل ہی نہیں رہی
‘‘تھی،
عائشہ پریزے کو آنکھیں چراتے دیکھ چونکی تھی جبکے کچھ بھی پوچھنے سے گریز کیا تھا۔۔۔

کہاں رہ گئی تھی تم۔۔۔۔؟ میں کب سے تمہیں کال کر رہا ہوں، بندہ ایک بار اپنا فون چیک ہی کر لے:۔

وہ اُسکو بھوت بنے دیکھ غصے کو ضبط کرتے چیخا،

چلیں بھائی۔۔۔۔ جیسے ہی عائشہ نے زایان کو دیکھا بولا۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔۔۔۔۔یہ آپ کے ہاتھ پر کیا ہوا۔۔۔؟ ابھی زایان قریب آیا تھا، کہ پریزے نے چوٹکی سے نگاہ اٹھاتے مقابل کو دیکھا:۔

وہ چینج کرتے واپس آیا تھا، ریان بھی اُسکا ہاتھ دیکھا تھا:۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔وہ چوٹ لگ گئی، معمولی سے ہے، وہ عائشہ کو جواب " دیتے ساتھ ہی ریان کو بھی دیکھ گیا جو فکر سے قریب ہوا تھا:۔

چل پھر بھائی۔۔۔۔۔۔۔دو دن بعد ملاقات ہوتی ہے، ریان گلے ملتے ساتھ ہی گاڑی کی طرف بڑھا تو پریزے بھی فوراً سے بھاگی۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔۔عائشہ جو زایان کے ہاتھ پر پریزے کے دوپٹے کا کپڑا دیکھ گئی تھی، پوری طرح الجھی۔

جبکے وہ پریزے کو بھی نوٹ کر چکی تھی، وہ اپنا دوپٹہ گلے سے نکال ہاتھ میں گول مول کیے ہوئے تھی:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" لندن "

روح۔۔۔۔آپ وہاں کیوں ایسے کھڑے ہو۔۔؟عبادت جو رات کا ڈنر تیار کر رہی تھی۔

روح کو پچھلے آدھے گھنٹے سے ونڈ کے پاس کھڑے دیکھ کیچن سے ہی بولی۔

آنی۔۔۔۔پاپا نہیں آئے، روحی جو پہلے ہی رونے کو تیار ہوئی بیٹھی تھی۔

عبادت کے پوچھنے پر آنکھوں میں جہان بھر کے آنسوؤں بھرتے رونا شروع ہوئی۔

روحی۔۔۔۔عبادت جو آٹا گھونڈ رہی تھی، اُسکو اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے دیکھ جلدی سے ہاتھ دھوتے فکر سے اُسکی طرف لپکی۔

کیاہوا۔۔۔۔؟وہ اُسکواپنی گود میں لیتے ساتھ ہی پیار سے چوم گئی،
پاپا۔۔۔۔نے کہا تھا،وہ پارک لے کر جائیں گئیں۔وہ سوں سوں کرتی
ساتھ ہی ناک پھولاتے عبادت کو شکایت لگا گئی۔۔۔۔
روح۔۔۔۔۔پاپا کام میں بزی ہو گئیں ہونگیں،اسی لیے وہ ٹائم پر نہیں آ
پائے۔اس میں رونے والی کیا بات ہے۔۔۔؟میں آپ کو کل کو ٹائم سے
لے جاؤں گئی۔

وہ اُسکی گالوں پر بہتے موتے آنسوؤں کو چن ساتھ ہی بالوں کو پیچھے کرتے
اُسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

آپ پاپا کو ڈانٹو گئے۔۔۔۔؟انہوں نے اپنا کیا پرامس پورا نہیں کیا ‘‘
۔۔۔؟روح عبادت کا چہرہ دیکھتے ساتھ ہی دریافت کر گئی۔۔۔۔
اگر آپ چاہتے ہو تو ہاں میں پاپا کو ڈانٹوں گئی،کیونکہ اُنہوں نے میری
روح کو رُولایا۔۔۔۔؛۔

عبادت پیار سے اُسکی ہلکی سی گالوں کو کھنچتے ساتھ ہی اُسکو گود میں اٹھاتے کیچن کی طرف بڑھی۔

آنی۔۔۔۔۔۔پاپا آگئے۔۔۔۔ابھی وہ دونوں کیچن تک پہنچی تھی، کہ روح مہراز کو دیوار سے لگے دیکھ چہکتے بولی۔

وہ جو دونوں کو ایک دوسرے میں مصروف دیکھ دل سے خوش ہوا تھا، روح کے ایسے بتانے پر عبادت کو ایک نظر اُسکی طرف بڑھا۔۔۔۔

اُس رات کے بعد دونوں میں بالکل ایک خاموشی چھائی ہوئی تھی، یہ نہیں تھا، کہ دونوں نے ایک بار بھی روح کے سامنے بات نہیں کی تھی۔ مہراز اور عبادت روح کے سامنے ساتھ اور خوش ہی نظر آتے۔۔

لیکن یہ سچ تھا، کہ عبادت نے اُس دن ہونے والی باتوں کو اپنے دل پر لگا لیا تھا۔

وہ سب باتیں بھول جانا چاہتی تھی، مگر چاہ کر بھی وہ ان باتوں کو نظر انداز نہیں کر پا رہی تھی۔

لگتا ہے آج ہماری روح نے پاپا کو سب سے زیادہ مس کیا۔ وہ روح کو اپنی "
گود میں بھرتے ساتھ ہی باری باری اُسکی موٹی گالوں کو چوم گیا۔
پاپا۔۔۔۔آنی نے اس بار آپ کو ایسے ہی نہیں چھوڑنا، وہ اپنے باپ کی
شیونگ پر ہاتھ پھیرتے ساتھ ہی عبادت کو دیکھ گئی۔۔۔۔
جو ششدر و بچ کا شکار ہوئی کھڑی تھی، وہ جانتی روح کیا چاہتی ہے،
پاپا کب چاہتے ہیں آنی آپ کے پاپا کو چھوڑے، وہ مسکراتے اب کہ غور "
سے عبادت کو دیکھ گیا، جو ہونٹوں کو آپس میں جوڑے نظریں ادھر اُدھر
گھومانا شروع ہوئی۔
آنی آپ پاپا کو بولونا، میں ویٹ کر رہی ہوں، روحی عبادت کو جھنجھلاتے "
ہوئے دیکھ بولی
میں کچھ سمجھا نہیں۔۔۔۔۔۔۔مہر از اپنی بیٹی کی بات سن الجھے انداز میں
عبادت کو دیکھ گیا۔

عبادت جو خود الجھی ہوئی تھی روحی کے چہرے پر خوشی دیکھ چوٹکی سی نگاہ مہراز پر ڈال گئی جو پہلے ہی اُسکو تکے جا رہا تھا؛۔

کل رات آپ نے روحی سے پرامس کیا تھا، کہ اُسکو رات کو باہر لے کر جائیں گئیں، تو ابھی اتنی لیٹ آفس سے کیوں آئیں ہیں۔۔۔۔؟؟؟

عبادت روح کو دیکھتے ایک ہی سانس میں مہراز سے بولی، وہ اُسکو ایسے بیویوں کی طرح سوال کرتے دیکھ دل ہی دل میں خوش ہوا تھا؛۔

ایم سوری۔۔۔۔۔۔۔میں بھول گیا تھا، وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ساتھ ہی " مسکراتے اپنی بیٹی کو پیار کر گیا۔

آئندہ پھر پرامس کرتے ایسے مت کرنا، عبادت روح کے اشارے پر مزید بولتے مہراز کو اپنی طرف متوجہ کر گئی؛۔

ہمم۔۔۔۔۔۔وہ اُسکے ایسے بولنے پر مسکراتے صرف اتنا ہی کہہ سکا تھا؛۔

جبکے عبادت روح کے چہرے پر پھیلتی مسکراہٹ دیکھ خوش ہوتی جلدی سے کیچن میں گھسی؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان

یہ پریزے اتنا خاموش کیوں ہے۔۔۔۔؟ وہ رات کا کھانا کھانے بھی نہیں آئی۔۔؟ ہما سب کو آرام سے کھانا کھاتے دیکھ پریزے کے یونی واپس آتے ہی روم میں بند ہونے پر الجھی پڑی تھی؛۔

ہما۔۔۔۔۔۔بیٹا کہاں گم ہو۔۔۔؟ کھانا دھیان سے کھاؤ، سونیا جو اُسکے بالکل سامنے والی چیئر پر براجمان تھی۔

پانی کا گلاس اٹھاتے ساتھ ہی آنکھیں میں فکر لیے پوچھ گئی۔

سرسری ساسب کی نظریں اُسکی طرف اٹھی تھی، جبکے زاہیان نے بھی چونکتے غور سے اُسکے چہرے کو دیکھا۔

جی چاچی۔۔۔۔۔وہ سرسری سا جواب دیتے ساتھ ہی بے دلی سے نوالہ منہ میں ڈال گئی۔

جبکے اُسکا بالکل بھی من نہیں کر رہا تھا، وہ کسی طرح پریزے کے روم میں جانا چاہتی تھی۔۔؛۔

☆☆☆

مجھے صرف ایک موقعہ دو، تم کیوں طلاق کو ہمارے درمیان لا رہی ہو "

۔'

زایان کی باتیں کسی بھی صورت اُسکا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی، زایان کا "عبادت کو لے کر اُسکو بات سمجھانا جیسے فکر میں ڈال گیا تھا۔۔۔

وہ کبڑد کو بند کرتے سیدھے واش روم میں گھسی، جاتے ہی بیسن کا نل چلاتے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر دے مارے۔

اُسکو گھبراہٹ ہو رہی تھی، وہ اپنا ہاتھ اُسکے سینے پر رکھے پل کو یاد کرتے دل کی دھڑکن دھڑکا گئی؛۔

کیا کروں۔۔۔۔۔ کہاں جاؤں۔۔۔۔۔؟ کس سے مدد لوں۔۔۔؟ ایسے " سوچ سوچ کر میں پاگل ہو جاؤں گئی۔ وہ خود کی حالت سے پوری طرح الجھ چکی تھی۔،۔۔

کوئی بھی راستہ جیسے اُسکو دکھائی نہیں دے رہا تھا، وہ زایان اور اپنے نکاح کو "لے کر بالکل بھی ایک فیصلہ نہیں لے پا رہی تھی۔

کیاعبادت آپی کو سب کچھ بتادوں۔۔۔؟وہ واش روم سے نکل روم میں آتے ٹہلنا شروع ہوئی تھی،وہ جب جب آنکھیں بند کرتی زایان کی باتیں پوری طرح اُس پر حاوی ہونے لگتی؛۔

نہیں۔۔۔۔۔۔پریزے۔۔۔۔۔توں کیسے اُن کو پریشان کر سکتی ہے "

۔۔؟تجھے اچھے سے پتا ہے،وہ مشکل سے ان مصیبوں سے نکلی ہیں۔

وہ تیزی سے نفی کرتے ساتھ ہی سر پکڑتے بیڈ پر گری،چونکہ اب اُسکو ایک فیصلہ لینا تھا،کہ کیا وہ زایان کو موقعہ دے گئی۔

یا نہیں۔۔۔۔۔۔

☆☆☆

وہ دونوں اس وقت پارک میں موجود تھی، عبادت روح کو لیتے آج خود سیر کے لیے نکلی تھی، وہ دونوں ابھی پارک میں انٹر ہوئی تھی، کہ روح بھاگتے ساتھ ہی عبادت کو بھاگا گئی۔۔

پکڑ لیا، میں نے پکڑ لیا۔ عبادت روح کو اٹھاتے ساتھ ہی زندگی سے بھرپور مسکراتے گھوما گئی۔

دونوں کی ہنسی جیسے ہر سُو پھیلی تھی۔ وہ دونوں ایک ساتھ مکمل کتاب لگتی تھی۔۔۔۔۔

پارک میں ہر طرف لوگوں کا ہجوم لگا ہوا تھا، ہر کوئی اپنے بچوں کے ساتھ کھیلنے میں مگن ہوئے پڑے تھے:۔

آنی۔۔۔۔۔مجھے وہاں کھیلنا ہے، روح عبادت کی انگلی پکڑے ساتھ ہی " کھنچتے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

جیسے ہی وہ قریب پہنچی ہاتھ چھوڑ باقی بچوں کے پیچھے بھاگتے سڑھیاں چڑھنا شروع ہوئی۔۔۔۔

عبادت اُسکو ایسے اتنا خوش دیکھ مسکراتے فون نکالتے ویڈیو بنانا شروع ہوئی

۔

کیسی ہو عبادت۔۔۔۔؟" ابھی وہ ویسے ہی اپنے کام میں مصروف تھی، "

کہ اچانک سے اپنے پیچھے سے جانی پہنچانی آواز سن پلٹی۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔؟ جیسے ہی آصف کو دیکھا، وہ اک دم سفید پڑی، جبکے جلدی سے

خود پر چھانے والی حیرانگی کو چھپایا؛۔

میرے علاوہ تمہارے پیچھے کوئی نہیں آسکتا، وہ دھوپ کی تپش میں

آنکھوں کو تھوڑا میچتے غور سے اُسکا چہرہ دیکھ گیا؛۔

تم بلاوجہ اپنا ٹائم مجھ پر ویسٹ کر رہے ہو، چھوڑ دو میرا پیچھا، عبادت بہت

آرام سے بولتے ساتھ ہی نظروں کو کھیل گود کرتی روح پر ماخوذ کر گئی۔

میں ٹائم ویسٹ بالکل نہیں کر رہا، مجھے تم سے محب۔۔۔۔ت۔۔۔۔ "

اپنے الفاظ اپنے منہ میں بند کرو، تمہاری کسی بھی بات کا کوئی اثر مجھ پر

ہونے والا نہیں۔۔۔۔

وہ دوٹوک بولتے روحی کی طرف قدم اٹھانا شروع ہوئی۔

کیا یارم کی بھی تمہیں اب کوئی ضرورت نہئں۔۔؟اس سے پہلے وہ دور جاتی وہ اونچا بولتے اُسکے قدم روک گیا۔

اُسکا دل پوری طرح لرزا تھا، سانس جیسے تھمی، وہ مشکل سے تھوک نگلتے روحی کو دیکھنا شروع ہوئی:۔

عبادت میں تمہیں تمہارے یارم سے ملوا سکتا ہوں، وہ اب چلتے اُسکے مقابل آیا تھا، جبکے تبھی یہ منظر کیمرے کی آنکھ نے سیو کیا تھا۔۔۔۔:،

تمہیں میرے یارم کو مجھ سے ملوانے کی کوئی ضرورت نہیں، میں خود ہی اپنے بیٹے کو دھونڈ لوں گئ،

اور ہاں اگر تمہیں لگتا ہے، تم مجھے کسی طرح بلیک میل یا رسوا کرنے کی کوشش یہاں کر لو گئے۔۔۔۔

آصف تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے، یاد رکھنا۔۔۔اگر اس بار شوہر کو پتا ،: چلا تو تمہارے لیے خیر نئیں ہو گئ

وہ انگلی اٹھاتے وان کرتے سپاٹ نظروں سے گھورتے آگے ہوئی۔

ہاہاہ۔۔۔۔ کیا سچ میں عبادت۔۔۔؟ وہ طنزیہ قہقہ لگاتے اُسکو بھنویں اچکانے پر منور کر گیا:۔

یہ وہی شخص ہے، جس نے اپنی چند دن کی محبت کے لیے تمہیں بنا سوچے سمجھے چھوڑ دیا تھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے، میں کچھ جانتا نہیں۔۔۔؟ ابھی بھی وہ تمہیں صرف استعمال کر رہا ہے، اپنی بیٹی کو پہلی بیوی سے حاصل کرنے کے لیے۔۔ ابھی سمجھ جاؤ، نہیں تو پھر سے تم اکیلی رہ جاؤ گئی، چھوڑ دو اُس انسان کو ۔۔۔۔اس سے پہلے وہ تمہیں چھوڑے۔

آصف نے ایک ہی سانس میں بولتے جیسے عبادت کو آگاہ کرنا چاہا تھا:۔

اپنی زبان اور اپنے اس خیال کو اپنے ذہین میں بند رکھو، وہ کاٹ کھانے " والے لہجے میں بولتی روح کو زور سے آواز لگا گئی:۔

کتنی دیر۔۔۔۔ عبادت۔۔۔۔ کتنی دیر تم مجھے ایسے ہی ٹھکرواگئی۔۔؟

ایک دن تمہیں میرے قدموں میں آنا ہی پکڑے گا، چونکہ یارم کو میں تمہارے سامنے لاؤں گا۔

وہ قہر نظروں سے اُسکو دور جاتے دیکھ سوچ چکا تھا؛،

☆☆☆

پاپا۔۔۔۔۔۔وہ منمنائی تھی،جبکے ساتھ ہی وہ گھورتی حامل کو فلک کو دیکھ گئی،۔

ویسے آج اتناخوش کیوں ہو۔۔۔؟ فلک جواُسکے ساتھ والی چیئر پر براجمان تھی، کہنی مارتے اُسکواپنی طرف متوجہ کیا؛۔

چونکہ مجھے بہت بڑا خزانہ مل گیاہے،وہ رازداری سے بولتی ساتھ ہی آنکھ دبا گئی؛۔

چلیں۔۔۔۔وہ چائے کے کپ سے چند سیپ لیتے ریان کو آتے دیکھ کھڑی ہوئی؛۔

ٹھیک سے ناشتہ کرو۔۔۔اور ریان تم۔۔۔؟سونیااپنی بیٹی کی حرکت پر آنکھیں دکھاتے ساتھ ہی بیٹے کو دیکھ گئی:۔

ماما۔۔۔۔۔میں ناشتہ یونی میں کرلوں گا۔ریان کا آج بہت امپوٹڈ لیکچر تھا ۔اسی لیے وہ جلدی میں بولتے ڈور کی طرف بھاگا:۔

مجھے اتنی بھول نہیں ہے، میں یونی میں کچھ کھالوں گئی وہ اپنی ماں کی آنکھوں کو دیکھتے بیگ کندھے پر ڈالتے تیزی سے بھاگی؛۔

یہ لڑکی بہت خراب ہو گئی ہے۔ سونیا نے افسوس سے سر ہلاتے ریحانہ بیگم سے گویا:۔

نظر رکھا کرو اپنی بیٹی پر۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ ریحانہ کوئی جواب دیتی بشری بیگم نے زہر اگلنا بہتر سمجھا۔۔

حامد جو اپنا ناشتہ کرنے میں مصروف تھے، چونکتے تیکھی سی نگاہ اپنی بھابھی پر ڈالی:۔

جوان ہو گئی ہے تمہاری بیٹی۔۔۔۔اس کے لیے کوئی لڑکا دیکھو۔۔۔۔۔

ایسے تو تادنیہ بھی جوان اور پریزے سے بڑی ہے، آپ کو نہیں لگتا اب اُسکی شادی کر دینی چاہیے۔۔۔؟

زاہیان جو خاموشی سے بیٹھے سب کچھ دیکھ رہا تھا، غصے کو چھپاتے بہت نارمل انداز میں بولا۔

ہاں تو۔۔۔۔۔میں نے تو تمہارے چچا سے بولا ہے، کہ تادنیہ کا رشتہ لے مجھ سے اپنے ریان کے لیے۔۔۔۔

کیا یہ اتنا بھی نہیں کر سکتا۔۔۔؟ بھائی کی آخری نشانی گھر میں ہی رہ جائے گئ، بشری کو تو موقعہ چاہیے تھا۔

اور زاہیان نے انجانے میں وہ دے دیا تھا، وہ لب بھنچتے حامل کے ہمراہ اٹھا تھا۔ آخر ان کو آفس پہنچنا تھا؛۔

بھابھی۔۔۔۔۔میری بیٹی کی فکر نا کریں، وہ پڑھنے جاتی ہے، مجھے یقین ہے وہ اپنے باپ کا سر کبھی بھی جھکنے نہیں دے گئ۔

ہما جو پاس ہی کھڑی تھی، مشکل سے سانس لیتے بیٹھی تھی، اُسکو لگا تھا جیسے آہستہ آہستہ اُسکا بس کچھ ائک دن چھین لیا جائے گا؛۔

اور رہی تادنیہ اور ریان کی بات۔۔۔۔تو میں نے پہلے بھی کہا تھا، کہ بچوں پر کوئی زبردستی نہیں ہو گئ؛۔

جب خدا نے چاہا تب ان کا رشتہ بھی ہو جائے گا، وہ دو ٹوک بولتے ساتھ ہی نکپین سے ہاتھ صاف کرتے کھڑے ہوئے:۔

☆☆☆

تاکہ وہ لفافہ کھولتے دیکھ سکے۔ جیسے ہی لفافہ کھولا عبادت کی تصویریں کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھ وہ شاک ہوتا چیئر سے کرنٹ کھاتے اٹھا:۔

یہ کون ہے۔۔۔؟ وہ پارک کا منظر دیکھ پوری طرح ٹھٹھک چکا تھا۔ جبکے رگیں تن گئی تھی، جبڑے ضبط کرنے کی وجہ سے کس چکے تھے:۔

اسے یاد آیا تھا، وہ اس آدمی کو پہلے پاکستان میں دیکھ چکا تھا۔ اپنے آفس کے باہر عبادت کے ساتھ بات کرتے۔۔۔۔

اس کا عبادت سے کیا لینا دینا ہے۔۔۔؟ دماغ پوری طرح گھوم رہا تھا:۔

وہ غصے سے لفافہ ویسے ہی بیگ میں ڈالتے گھر کے لیے نکلا۔۔

واہو۔۔۔۔۔ آج پاپا کی پسند کا سب کچھ۔۔۔۔! روحی ڈائینگ ٹیبل پر " عبادت کو کھانا لگاتے دیکھ چہکتے قریب آئی تھی،۔

یہ سب تو آپ کا فیورٹ نہیں ہے۔۔۔۔؟ عبادت نے مسکراتے اب کہ اُسکو اٹھاتے چیئر پر بٹھایا تھا۔

پاستہ میرا اور پاپا کا فیورٹ ہے، باقی سب کچھ تو پاپا کو پسند ہے، وہ پاستہ دیکھتے خوشی سے بولی تھی:۔

چلیں پھر آپ کو۔۔۔۔۔پاستہ کھلاتی ہوں، عبادت نے پلیٹ اٹھاتے پاستہ ڈالنا شروع کیا ہی تھا۔

کہ وہ ڈور کھولتے گھر میں داخل ہوتے ساتھ ہی سامنے عبادت کو کھا جانے والے انداز میں گھور گیا:۔

پاپا۔۔۔۔۔۔دیکھیں۔۔۔۔آپ کی سبھی فیورٹ ڈیشز بنائی ہیں آنی نے ۔۔۔۔وہ چیئر سے اٹھتے اپنے باپ کے ساتھ جاتے ہی چپک چکی تھی۔

اچھا۔۔۔۔۔وہ خود کو نارمل دکھاتے ویسے ہی روح کو گود میں لیے چیئر پر آتے بیٹھا۔

میں روح کو کھانا کھلاتی ہوں، آپ فریش ہو کر آجائیں، عبادت اُسکو چمچہ اٹھاتے دیکھ بہت نرمی سے بولی

میں اپنی بیٹی کو خود کھانا کھلا سکتا ہوں، وہ بھی بہت دھیمے بولا تھا لیکن لفظوں میں چھبنا صاف عبادت محسوس کر سکی تھی:۔

وہ اُسکو ایسے دیکھ حیران ہوئی تھی، جبکے بنا کچھ کہے واپس سے اپنی جگہ پر بیٹھی

۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا مجھے عبادت کے سامنے یہ تصویریں رکھنی چاہیے۔۔۔؟ وہ سگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑا ایک نظر ٹیبل پر رکھی تصویروں کو دیکھ گیا۔۔۔

وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔ کہ کیا اُس کو اس بارے میں سوال کرنا چاہیے یا نہیں۔

تصویر میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا، جس سے یہ لگے کہ کچھ غلط ہو۔ وہ شاید عبادت سے کوئی بات کر رہا تھا۔

عبادت کے تاثرات وہ کچھ سمجھ نہیں پایا تھا، کہ وہ پریشان تھی یا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ خوش تھی،۔

مگر سوچنے والی یہ بات تھی، کہ یہ تصویریں کھنچی کس نے اور مجھے ہی سینڈ کیوں کی گئی۔۔؟ وہ پوری طرح اسی سوال پر الجھ رہا تھا؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان

یہ زایان کا بچہ یونی کیوں نہیں آرہا۔۔۔؟ پریزے سوچ سوچ کر پریشان ہو چکی تھی۔ وہ اُس دن کے بعد سے یونی ہی نہیں آیا تھا۔

جس دن پریزے نے اُسکے ہاتھ پر چاقو مارا تھا، چار دن ہو گئے تھے۔

کیا کال کروں۔۔۔۔؟ وہ الجھی الجھی سی روم سے نکلتے سڑھیوں کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

کہاں کی تیاری ہے۔۔۔؟ ابھی وہ آخری سیڑھی پر پہنچی تھی، کہ ہما کو تیار ہوئے دیکھ وہ آنکھوں سے دیکھتے پوچھ گئی؛۔

ہما اپنے اماں ابا سے ملنے جا رہی ہے، سونیا اپنی بیٹی کو ایک نظر دیکھ بتاتے ساتھ ہی کاٹی ہوئی سبزی اٹھاتے کیچن میں گئ

میں بھی آپ کے ساتھ چلوں۔۔۔؟ وہ اک دم خوش ہوتے چہکتے پوچھ گئ

۔

تمہیں کیوں جانا ہے۔۔۔؟ ہما جو اپنے دھیان میں لگی ہوئی تھی، جلد بازی کے چکر میں زبان سے پھیسلا۔۔۔۔

میرا مطلب تھا۔۔۔۔ جیسے ہی ہما نے دیکھا ریحانہ بیگم سمیت باقی عورتیں بھی اُسکو دیکھ رہی تھی۔

ہاں چلو۔۔۔۔ اگر چاچی اجازت دیتی ہیں تو۔۔۔۔ ہما نے گڑبڑاتے ہلکاتے آواز میں کہا۔۔۔

چلی جاؤ۔۔۔ ریحانہ بیگم نے غور سے ہما کو دیکھتے پیار سے پریزے کو اجازت دی۔

میں بس ابھی آتی ہوں، وہ تیزی سے سیڑھی کی طرف بھاگی تھی:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اچھا کیا تم جو ساتھ آگئی۔عائشہ ہما کے ساتھ پریزے کو دیکھ بہت خوش ہوئی تھی،جبکے اسُکو لیتے اوپر اپنے روم میں گھسی؛۔

ویسے آج تمہارا دل کیسے کیا آنے کو۔۔؟عائشہ اُسکے لیے گلاس میں جوس ڈالتے ساتھ ہی پوچھ گئی:۔

کیوں۔۔۔۔میرا دل نہیں کر سکتا تایا ابو کے گھر آنے کو۔۔۔؟وہ بھی پریزے تھی اتنی سیدھے منہ جواب کہاں دیتی تھی؛

میں نے تو ایسے ہی پوچھا تھا،توں کم ہی آتی ہے ہمارے گھر۔۔۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی کہ پریزے کو اُسکا ایسے پوچھنا برا لگا تھا؛۔

چل باہر چلتے ہیں،یہاں روم میں کیا رکھا ہے،پریزے یہاں زایان کے لیے آئی تھی۔

اسی لیے جوس کا گلاس پکڑے وہ عائشہ کا ہاتھ پکڑے روم سے نکلی؛۔

پریزے بیٹا تمہارا بخار اتار گیا۔۔۔؟ ابھی وہ نیچے آئی تھی، کہ تایا ابا کو باہر سے آتے دیکھ وہ فورا سے ان کے گلے لگی

جی تایا ابا اتار گیا ہے، وہ مسکراتے جواب دیتے ساتھ ہی صوفے پر براجمان ہوئی

پریزے کا بخار اتارنا ہی تھا، آخر اس نے اپنا بخار اتار زایان کو دے دیا۔ "

عائشہ شرارت سے بولتے بلاوجہ ہی زایان کو درمیان میں کھینچ گئی۔۔

زایان کو بخار۔۔۔۔؟ وہ چونکی تھی، جبکے تیزی سے پوچھا۔ اگلے ہی لمحے اپنی تیزی سے زبان دانتوں تلے دبائی۔

توں پاگل ہے پریزے۔۔۔۔ماما ٹھیک کہتی ہیں، میرے جیسے "

بے وقوف لڑکی کو گھر کے ایک کمرے میں بند رکھنا چاہیے، وہ خود کو کوستی دل ہی دل میں خود سے بڑبڑائی:۔

ہاں۔۔۔۔۔چار دن سے اُسکو بخار نے پکڑ رکھا تھا، آج تھوڑا سا ٹھیک ہوا تو باہر نکل گیا۔۔۔۔

تائی امی نے عائشہ کو آنکھیں نکالتے سرسری سی مسکراہٹ کے ساتھ بتایا :۔

رات کھانا تم لوگ آج یہی کھا کر جانا، بھابھی جو خاموشی سے سبزی کاٹ رہی تھی، ہما اور پریزے کو دیکھ خوشی سے کہتے اٹھی۔۔

نہیں بھابھی۔۔۔۔، ہمیں ابھی تھوڑی دیر تک نکلنا ہو گا، زاہیان کا میسج آیا ہے وہ ہمیں آفس سے واپسی پر پک کرنے والے ہیں۔۔۔۔

میں اپنا بیگ لے کر آتی ہوں، پریزے جو ہیڈ بیگ عائشہ کے روم میں چھوڑ آئی تھی، ہما کی بات سن اٹھتے سیڑھیوں کی طرف بھاگی۔۔۔

کوئی فائدہ نہیں ہوا، وہ خود سے بڑبڑاتے ساتھ ہی عائشہ کے روم میں داخل ہوئی۔ چلو۔۔۔۔ یہ تو پتا چلا کہ وہ یونی کیوں نہیں آرہا تھا۔۔؛۔

وہ بیگ لیتے واپس مڑی تھی، ایسے کر پریزے اُسکے لیے ایک عدد لیٹر چھوڑ کر جا۔

وہ جو سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہی تھی، قدم روکتے اب رخ زایان کے کمرے کی طرف ماخوذ کر گئی۔

" اللہ توبہ۔۔۔۔ جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔۔ ہر چیز بکھری دیکھ لبوں سے خود باخود ادا ہوا۔

کتنا گندا بچا ہے، وہ روم کی حالت دیکھ منہ بورستے اُسکے اسٹڈی ٹیبل پر جھکتے نوٹ بکس کھول پین پکڑے تیزی سے لکھنا شروع ہوئی۔۔۔۔:۔

میں تمہیں ایک موقعہ دینے کے لیے تیار ہوں، وہ سوچتے سوچتے لفظوں کو پیپر پر اتار رہی تھی۔

نہیں ایسے تھوڑی۔۔۔۔ جیسے ہی لکھا ہوا عجیب لگا وہ پیپر پھاڑ پاس پڑی ڈیس بین میں پھینک گئی۔

" اف۔۔۔۔۔۔ پریزے اگر ایسے ہی اُسکو بتانا تھا، تو گھر سے لیٹر لکھ لاتی۔ آج کے جدید دور میں توں اُسکو لیٹر میں بتائے گئی۔۔۔؟

اُسکو خود پر حیرانگی اور غصہ آیا تھا، جبکے ایک اور لکھا ہوا پیپر وہ پھاڑ پھینک گئ
:۔

آ۔۔۔۔۔ ہمم۔۔۔۔۔ ابھی وہ ویسے ہی کھڑی سوچ رہی تھی، کہ اچانک سے گلا خوگارنے کی آواز سن وہ ڈرتے پلٹی۔

زایان۔۔۔۔۔ وہ اُسکو اپنے سامنے دیکھ بے ساکت زبان سے پھسل پکار " گئ:۔

تم کب آئی۔۔۔۔۔؟ وہ اُسکے ہاتھ میں اپنا پین پکڑے دیکھ ساتھ ہی سرسری سا نوٹ بک دیکھ گیا:۔

میں بس جا رہی تھی، وہ ہلکاتے تیزی سے بولتے بیگ کندھے پر ڈالے بھاگی
:۔

ارے۔۔۔۔۔۔ میرا پین۔۔۔۔۔ وہ اسکو ایسے جاتے دیکھ آہستہ سے بڑبڑایا۔

وہ یہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔؟ وہ اُسکے جاتے ہی اپنی نوٹ بک اٹھاتے ورق پلٹ دیکھ گیا؛۔

جبکے وہ ڈیس بین میں پیپرز پکڑے دیکھ فوراسے جھکتے اٹھا گیا:۔

جیسے ہی مقابل نے پڑھا اُسکا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا، اس کا مطلب وہ !!۔۔۔۔

زایان کو جیسے یقین نہیں آیا تھا، وہ حیران ہوتا ویسے ہی روم سے نکل سیڑھیوں کی طرف لپکا۔۔؛۔

تاکہ ایک بار پریزے کو دیکھ سکے، لیکن وہ اُسکے آنے سے پہلے ہی ہما کے ساتھ گھر سے نکل چکی تھی:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن

مہرازتوں کہاں کھویا ہوا ہے۔۔۔؟ ولید جو کب سے اُسکو کام کرتے ساتھ نظروں میں رکھے ہوئے تھا:۔

فائل بند کرتے اب پوری طرح اُسکی طرف متوجہ ہوا۔

مہراز جو ابھی تک ان تصویروں کے بارے میں سوچ رہا تھا، اُسکے اچانک سے پوچھنے پر ماتھے پر انگلی چلاتے لیپ ٹاپ کو اوپن کر گیا۔۔۔۔

کچھ نہیں یار۔۔۔۔۔میں چاہتا ہوں یہ عدالت والا کام پورا ہو، اور میں واپس پاکستان چلا جاؤں:۔

وہ اسکرین پر نظریں جمائے ساتھ ہی ہاتھ کی انگلی لیپ ٹاپ کے ٹچ پر پھیلا گیا۔۔

یوں کہ وہ تیزی تیزی سے کچھ فائلز اوپن کرتے دیکھنا اسٹاٹ ہوا تھا۔۔:۔

ہمم۔۔۔۔۔۔۔یہ بات ہے، اتنی فکر نا کر۔روحی نے جب عدالت میں بیان دیا تو ایسا ہی ہو گا:۔

ویسے بھی اس کیس میں باقی بچوں سے بہت کچھ الگ ہے، ولید بضور اُسکو دیکھتے بہت آرام سے گویا۔

بھلا کیس مختلف ہے، مگر سچ یہی ہے، کہ اب ماضی کی ہمارے آج میں کوئی جگہ نہیں ہے، مہراز چند مزید فائلز اوپن کرتے ساتھ ہی چوٹکی سی نگاہ ولید پر ڈال گیا:۔

تبھی مقابل کے فون پر میسج کی بیٹ ہوئی تھی، وہ نظروں کو فون کی اسکرین پر دوڑا گیا۔۔۔۔

وہی تصویریں اب کہ کسی نے اُسکو واٹس ایپ کی تھی، وہ ٹھٹھکا تھا۔۔

جبکے ولید کو سامنے دیکھ حیرانگی کو چھپایا۔ چونکہ وہ اپنی ذاتی زندگی کے مسائل اُسکے سامنے عیاں نہیں کرنا چاہتا تھا؛۔

چل پھر میں ذرا ہماری آج والی میٹنگ کے پیپرز پر ایک نظر ڈال لوں، ولید گھڑی پر ٹائم دیکھ اٹھا تو مہراز نے سر ہلاتے جیسے حامی بھری؛۔

ابھی ولید روم سے نکلا ہی تھا، کہ مقابل کا بج اٹھا، جس نمبر سے کچھ دیر پہلے تصویریں آئی تھی،۔

اُسی نمبر سے واٹس ایپ پر کال آنا شروع ہوئی تھی، مہراز نے بنا ٹائم ضائع کیے کال پک کی۔۔۔۔۔

امید کرتا ہوں میرا یہ پہلا سرپرائز لاجواب لگا ہو گا۔۔۔؟ مہراز جو "
خاموش تھا۔ فون کے پار سے آواز سن انداز لگانا چاہا کہ یہ کون ہو سکتا ہے
؛۔

مہراز زیاد۔۔۔۔۔۔ تم کچھ بولو گئے نہیں۔۔۔۔؟ فون کے دوسرے پار "
موجود آصف حیران ہوا تھا۔

وہ پوری طرح خاموش تھا۔ اُس کو لگا تھا کہ وہ کچھ تو بولے گا؛۔

نہیں۔۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں، تم جو بھی ہو اپنا پتا خود ہی بتا دو تو اچھا ہے۔ "
اگر تم نہیں بتانا چاہتے تو پھر کبھی یہاں کال مت کرنا۔۔۔۔

وہ اپنی چیئر سے اٹھتے اب کہ وال گلاسیز سے باہر نیلے بادلوں سے بھرے آسمان کو دیکھ گیا؛۔

میں نے کال کی ہے۔ تو ظاہری بات ہے اپنا پتا بتانے اور یہ تصویریں کیوں بھیجی ہیں، عیاں کرنے کیلیے ہی کیا ہے:۔

مجھ ناچیز کو آصف کہتے ہیں، اب میں تمہاری بیوی کو کیسے جانتا ہوں، یہ " بھی سن لو۔۔۔۔

میں عبادت کے ساتھ اُسکی یونی میں پڑھتا تھا۔، عبادت میری پہلی اور آخری محبت ہے،

وہ بولتے اب کہ کہتے ساتھ ہلکا سا ہنسا تھا، مہراز کے ماتھے پر بل پڑے تھے

--

جیسے اُسکو یہ سن کر بدن میں آگ لگی تھی، اور اُسکو بالکل بھی برداشت نہئں تھا کہ اُسکی بیوی کا کوئی پرانا عاشق ایسے اُسکے سامنے آئے اور اپنا پتا بتائے۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگا تھا، تمہاری یہ بکواس سن میں غصے میں آجاؤں گا۔۔۔۔؟ مہراز کو اُسکا ایسے ہنسا زہر لگ رہا تھا۔

لیکن وہ پھر بھی۔۔۔۔۔ایسے کسی کے سامنے اپنی کوئی کمزوری یا گھر کی عزت اچھالنا نہیں چاہتا تھا۔

جبکے آصف کو لگا تھا، جیسے وہ اپنا کھیلا ہوا کھیل ہار جائے گا۔اُسکو مہراز کی بات ہر طرح سے خاموش کروا گئی تھی،

مسٹر مہراز۔۔۔۔۔۔میں سمجھ سکتا ہوں، اگر مجھ پر یقین نہیں تو اپنی بیوی سے خود پوچھ لیں :

یا ایسے کریں کہ اُسکے سامنے صرف میرا نام ہی لیں، آپ کو سب کچھ خود ہی سمجھ آجائے گا؛۔

تبھی مہراز نے غصے سے فون بند کیا تھا، وہ مزید اُسکی کوئی بکواس نہیں سن سکتا تھا۔

آصف۔۔۔۔۔مہراز کا غصے سے برا حال ہوا تھا وہ خود سے بڑبڑاتے تیزی سے کیل اٹھاتے کیبن سے نکلا؛۔

☆☆☆

رِنگ۔۔۔۔۔

یہ کس کا نمبر ہے۔۔۔؟عبادت جو کیچن میں مصروف تھی،اپنے سیل فون پر انجان نمبر دیکھ الجھی۔۔

جبکے وہ بجتے بجتے ایک بار پھر سے بند ہو چکا تھا،وہ واپس فون رکھتے اپنی سبزیاں ڈالنا شروع ہوئی۔

تبھی فون کی آواز ایک بار پھر سے خاموشی میں اپنا شور مچا اٹھی؛۔

عبادت پھر سے وہی نمبر دیکھ اب کہ کال اٹھاتے فون کان سے لگا گئی۔

شکر ہے تم نے کال پک کی،ابھی وہ کچھ بولتی کہ آصف کی آواز سن وہ " شاک ہوئی۔

تم۔۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی۔۔۔؟تمہارے پاس میرا نمبر کیسے آیا۔۔؟

وہ اپنا نمبر ایک بار پھر تبدیل کر چکی تھی، وہ اس انسان کی وجہ سے کافی بار ایسا پہلے بھی کر ہٹی تھی؛۔

"عبادت تم بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔۔میں کبھی بھی کہیں بھی پہنچ سکتا ہوں، وہ خود کی کہی بات پر جیسے ہنستے خود ہی محفوظ ہوا۔

اپنی بکواس اپنے پاس رکھو، وہ غصے سے بولتے دبی آواز میں چیخی،

میں نے پوچھنا تھا، کیا تم یارم سے ملنا چاہتی ہو۔۔۔؟ اگر چاہتی ہو تو کل ٹائم سے۔۔۔

تمہارے کسی بھی احساس کی ضرورت نہیں ہے، اور تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے کبھی بھی کہیں بھی بے وقوف بنا سکتے ہو۔۔؟

اگر تم یہ سوچ رہے ہو، آصف۔۔۔تو تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

آج کے بات مجھے کال مت کرنا، وہ دانت چباتے غصے سے کہتے فون بند کر گئی؛۔

آصف جو ابھی اپنی بات کہنا چاہتا تھا، مسکراتے بند فون کو کان سے ہٹاتے پاکٹ میں ڈال گیا۔

کوئی بات نہیں۔۔۔۔عبادت کال میں نے صرف اس لیے کی، تاکہ تمہارے فون میں میرا نمبر آجائے۔

وہ زہر آلود مسکراہٹ اچھالتے ساتھ ہی مزے سے ایل ڈی کار یموٹ اٹھا گیا۔چونکہ وہ آج حد سے زیادہ خوش تھا:۔

یہ انسان کب میرا پیچھا چھوڑے گا۔۔۔؟کاش زندگی میں کبھی اس کا " پرپوزل قبول نا کیا ہوتا۔

اُسکا سر درد کرنا شروع ہو چکا تھا، وہ تھک چکی تھی مسلسل اس انسان کو سمجھا سمجھا کر۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روح کہاں ہے۔۔۔۔؟جیسے ہی وہ گھر داخل ہوا تھا، سرسری سی نظر ڈوراتے عبادت کی طرف دیکھا۔

عبادت جواپنے ہی دھیان میں کیچن میں مصروف تھی،اچانک سے اُسکی آواز سن ڈرتے مقابل کو دیکھا:۔

شاید وہ رو رہی ہے،عبادت اُسکواُسی کے روم میں آئی پیڈ پر کارٹون لگاتے چھوڑ آئی تھی۔

کافی دیر سے وہ آوازیں لگا رہی تھی، لیکن روح نے آگے سے کوئی جواب نہیں دیا۔جس وجہ سے وہ ایسے بولی:۔

وہ خاموشی سے کچھ بھی پوچھے بنا اپنے روم کی طرف بڑھا۔

یہ پریشان کیوں لگ رہا تھا۔۔؟عبادت کواُسکی آنکھوں میں غصہ اور الجھن صاف دکھائی دی۔۔۔۔

شاید کام کی وجہ سے۔۔۔۔وہ خود سے سوچتے تیزی تیزی سے ہاتھ چلانا شروع ہوئی،وہ آج بے ٹائم ہی گھر آیا تھا:۔

ابھی دوپہر ہوئی تھی،اور مہر ازاکثر رات کو ہی آتا تھا۔

وہ لنچ ٹیبل پر لگاتے جلدی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھی، پہلے روح کو ایک نظر دیکھا۔ وہ بہت مزے سے گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔۔۔!!

اب رخ اپنے اور مہراز کے روم کی طرف ہوا، جیسے ہی وہ روم میں داخل ہوئی۔ سگریٹ کا دھواں پورے روم میں جیسے بھرنے کے دم پر آیا تھا:۔

وہ منہ پر دوپٹہ رکھتے زور زور کھانسنا شروع ہوئی۔ ساتھ ہی تیزی سے ونڈ سے پردے ہٹاتے اُسکو کھولا۔

مہراز جو صوفے پر لیٹنے والے انداز میں پڑا ہوا تھا، اچانک سے روشنی آتے دیکھ اک دم بیزار ہوتے بیٹھا:۔

اتنا دھواں۔۔۔؟ وہ کھانستے گھورتے مقابل کو دیکھ گئی، وہ اُسکی آنکھوں میں اک انجانا سا خوف دیکھ رہی تھی:۔

وہ سگریٹ پھینک اپنی ٹائی کی نوک ڈھیلی کرتے اپنی جگہ سے اٹھا۔

کیا آفس کی کوئی پریشانی ہے۔۔۔؟ جو اتنا پریشان ہیں۔۔؟ مہراز جو آرام سے اٹھتے واش روم کی طرف چلا تھا۔ عبادت کے پوچھنے پر روک اُسکی طرف پلٹا۔ جبکے ساتھ ہی قدم اُسکی اوڑھ اٹھائے،

آفس کی تو کوئی پریشانی مجھ پر اثر نہیں کرتی، ہاں البتہ تمہاری پریشانی ضرور ہے۔ وہ غور سے اُسکے شفاف چہرے کو دیکھتے از حد سینجدگی سے گویا۔

عبادت جو فکر سے مقابل کو انجانے میں سوال پوچھ گئی تھی، اُسکے ایسے کہنے پر پوری طرح چونکی۔

اُسکو شدت سے احساس ہوا تھا، کہ اُسنے خود ہی اپنے پیر پر کلہاڑی مار لی ہے ؛۔

ہماری کیا پریشانی ہے۔۔۔؟ وہ بھی آپ کو۔۔؟ وہ لمبا سانس کھینچتے ایک " ہی بار میں دریافت کر گئی:۔

بہت سے سوال میرے دماغ میں جنم لے رہے ہیں، اگر ان کے جواب " مانگوں، تو کیا دے سکو گئی۔۔۔؟

وہ ضبط کرتے خود پر بہت آرام سے پوچھنا شروع ہوا۔

میرے خیال سے آپ کو آرام کرنے کی ضرورت ہے، ایسے ہی دماغ کو تھکایا ہوا ہے۔ وہ اُسکی آنکھوں سے ڈر رہی تھی جن میں ایک الگ ہی قہر چھا رہا تھا:۔

مجھے آرام کی نہیں، تم سے بات کرنے کی ضرورت ہے، مجھے تم سے "
پوچھنے کی ضرورت ہے۔

کہ آخر تم مجھ سے ہمارا یہ رشتہ نبھانا چاہتی ہو یا نہیں۔۔۔۔

مجھ ذہنی آرام کی نہیں ایک سکون کی ضرورت ہے، جو میں تمہاری بانہوں میں پانا چاہتا ہوں۔،

لیکن افسوس وہ سکون تم کبھی مجھے دینے والی نہیں۔ وہ چیختے ایک ہی سانس میں جیسے اُس پر اپنا حال بیاں کر گیا۔۔

عبادت۔۔۔۔۔ میں سچ میں جاننا چاہتا ہوں۔ ایسی کیا وجہ ہے، جو تم مجھ سے بھاگتی ہو۔۔۔؟

کہیں ایسا تو نہیں۔۔۔کہ جس سے ماضی میں تمہیں محبت تھی، وہ ابھی بھی دل میں دبائے بیٹھی ہو۔۔۔؟

جیسے ہی مہراز نے یہ سوال داغا، عبادت کی بے یقینی سے آنکھیں پھیلی:۔

وہ کیا الزام لگانے کی کوشش رہا تھا، وہ کچھ سمجھ نا پائی، حیرانگی ہی حیرانگی جیسے اُس پر چھائی۔

کیا یہ آصف تمہارا عاشق ہے۔۔۔؟ وہ سرخ پڑتی آنکھوں سے پوچھتے اب کی بار اُسکو بازو سے دبوچتے خود کے قریب تر کر گیا۔

یوں کہ عبادت پوری بے جان سی ہوتی مقابل کی آنکھوں میں اپنے لیے ہر اذیت پڑھ لینا چاہتی تھی۔۔:۔

جواب دو۔۔۔۔خاموش رہ کر میرے شک کو مزید گہرا مت کرو۔۔۔۔

وہ اُسکو خاموش دیکھ بے چین ہوا۔

کیا اسی شخص کی وجہ سے آج تک تم نے مجھے خود کے قریب آنے نہیں دیا ۔۔۔؟ اگر اتنی ہی محبت تھی تو اُسی دن یہ کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔۔۔

جب میں تم سے زبردستی نکاح کر رہا تھا۔۔۔؟آواز خود باخود ہی اونچی ہوتی جارہی تھی؛۔

اور عبادت کو لگا تھا وہ مزید خود پر یہ ذلت بھرے وار برادشت نہیں کر پائے گئی۔اُسکی آنکھیں بے آواز رونا شروع ہوئی۔

ان آنسوؤں سے کچھ حل ہونے والا نہیں، مجھے زبان سے ہر چیز کا اقراء "

چاہیے،

رنگ۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ مزید کچھ بولتا کہ روم میں مہراز کی آواز کو دباتے فون کی گھنٹی بجی، جس کو سن مقابل نے عبادت کو بازو سے چھوڑتے فون کی اسکرین کو دیکھا ؛۔

یہ کال اُسکے لیے ضروری تھی،اسی لیے باتوں کی جنگ چھوڑ وہ وہاں سے واک آوٹ کر گیا؛۔

عبادت بے جان سی ہوتی روتے نیچے فرش پر گھٹنوں کے بل گری۔

وہ آج اُسکو کس قسم کی اذیت دے گیا تھا، وہ شاید انجان تھا۔
مگر عبادت پوری طرح ٹوٹ گئی۔ چونکہ ماضی ایک بار پھر اپنا وقت
دہرانے لگا تھا:۔
مہراز کے منہ سے نکلے الفاظ جیسے اُسکو اندر تک لرزا گئے:۔
اتنا غلط کیسے کوئی سوچ سکتا ہے۔۔؟ اُسکو لگتا ہے میں آصف کی وجہ سے اُسی
خود سے دور۔۔۔۔۔
وہ بے یقینی سے بڑبڑاتے اپنے لفظوں کو زبان پر آنے سے پہلے ہی بریک لگا
گئی:۔
لکھوالو مجھ سے۔۔۔۔۔ یہ لڑکی اس بار بھی ضرور منہ کالا کرواتے "
ہمارے سروں پر آتے بیٹھے گئی،
"یہ لڑکی خود ہی اپنا گھر بسانا نہیں چاہتی تو مرد کیا کرے گا۔۔۔؟
ابھی وہ ویسے ہی دبی دبی آواز میں سسکیاں بھر رہی تھی کہ اُسکو اپنی سوتیلی
ماں کے الفاظ یاد آئے۔

وہ کرب کے عالم سے ڈرتے اٹھی، جیسے خوف چھایا ہو کہیں ان کی باتیں سچ ناہوں جائیں۔۔

نہیں۔۔۔۔۔میں مزید خود پر یہ ظلم برادشت نہیں کر سکتی، مجھے اپنے "
اور مہراز کے رشتے کو سیٹ کرنا ہو گا۔

اُسے مجھ پر یقین کرنا ہو گا۔ میں ایسے ہار نہیں مان سکتی۔ اگر میرے اُسکے حق دینے سے یہ جھوٹی لڑائیاں ختم ہو سکتی ہیں۔

تو میں ایک بار کوشش کروں گئی۔ وہ خود سے عہد کرتے بے دردی سے گالوں کو صاف کرتے واش روم میں گھسی؛۔

☆☆☆

یہ بات توتہ ہے، جو بھی کوئی ہے مجھے عبادت کی طرف سے بد گمان کرنے کی کوشش کر رہا ہے؛۔

آصف ایمن کو کیسے جانتا ہے۔۔۔؟ مہراز کو جب آصف کی کال آئی تھی۔ تبھی مہراز نے آصف کی انفارمیشن اکھٹی کرنے کا اپنے سکریڑی کو حکم دیا۔ سب سے پہلے ہی پتا کرنے پر علم ہوا۔ کہ آصف کا ایمن اور ابرار کے ساتھ کافی اٹھنا بیٹھنا ہے۔

وہ چونک گیا تھا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہو سکتی تھی، مہراز جانتا تھا۔ ضرور کوئی بڑی ہے۔۔۔۔۔

بس ایک بار یہ عدالت روح کو میرے ساتھ رہنے کی اجازت دے دے، پھر میں ایمن کو اُسکی اوقات دکھاؤں گا۔ بہت اڑ رہی ہے ہوا میں۔۔۔۔ وہ اب کہ سگریٹ نکالتے جیسے کچھ بہتر محسوس کر رہا تھا۔

اور جو بھی یہ کوئی آصف ہے، اُسکو بھی ''فیس ٹو فیس'' دیکھنا پڑے گا۔

وہ اپنی سوچ کو ترتیب دیتے سامنے سمندر کی ابھرتی لہروں کو دیکھنا شروع ہوا؛۔

☆☆☆

کتنی ہی دیر وہ اُس ستمگر کا انتظار کرتی رہی۔ لیکن وہ نا آیا۔ وہ انتظار کرتے کرتے ہی بیڈ پر بیٹھے بیٹھے سُو گئی؛۔

عبادت کو سوئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہونے کو تھے۔ جب مہراز کمرے میں داخل ہوا؛۔

وہ روم کی سبھی بڑی لائٹس آف دیکھ سرسری سی نگاہ بیڈ پر ڈال گیا۔
وہ اُسکی توقع برعکس آج روم میں موجود تھی، وہ اثر ہی زیادہ روح کے کمرے میں سوتی تھی۔۔

مگر آج مہراز کو ایسے بیڈ سے ٹیک لگائے سوتی دیکھ حیرت ہوئی۔
وہ اپنا کوٹ صوفے پر پھینک شرٹ کے بٹن کھولتے بہت آرام سے بیڈ کی طرف قدم اٹھا گیا
کہ دیکھ سکے کیا وہ سو رہی ہے، بیڈ کے قریب صرف بیڈ کا لیمپ ہی جل رہا تھا جس کی روشنی صرف عبادت کا چہرہ دکھا رہا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی وہ بیڈ کے قریب آیا، مقابل اُسکو خود میں سمٹتے سوتے دیکھ حیران ہوتا اُسکا چہرہ دیکھ گیا۔،

بال کھلے کشن پر بکھرے پڑے تھے، وہ اُسکا سوتا وجود دیکھ جیسے بہکنا شروع ہوا

وہ ویسے ہی اُسکے قریب تر ہوتے بیٹھا تھا، وہ اچھے سے اُسکو تیار دیکھ گیا تھا۔ ہونٹ پر لگی ہلکی سی لپ اسٹک اُسکی تیاری کا پتا دے گئی:۔

مہراز کا دل جیسے بے قابو سا ہوا تھا، وہ کھونا نہیں چاہتا تھا۔ چونکہ جو کچھ آج دونوں کے درمیان ہوا تھا:۔

وہ کوئی چھوٹا واقعہ نہیں تھا۔ مگر ابھی عبادت کا روپ جیسے اُسکو اس سحر میں جکڑنا چاہتا تھا۔،

اس سے پہلے وہ عبادت پر مزید جھکتا۔۔۔۔۔وہ ڈر آنکھیں کھول سامنے دیکھ گئی:۔

وہ مہراز کو خود پر جھکے دیکھ نیند سے بوجھل آنکھوں کو جھپکا گئی۔

وہ کھویا سا جیسے اُسکی آنکھوں میں دیکھ پل بھر کے لیے روکا۔

عبادت نے آج خود سے تہ کیا تھا۔ وہ مہراز کو خود سے جھٹکے گئ نہیں

وہ اُسکے ہاتھ کا لمس اپنے بالوں سے ہوتے گالوں پر محسوس کرتے مٹھیاں بھنچ گئ؛۔

وہ محبت سے پاش ہوتا بہت دھیمے سے اُسکی گردن پر خود کے لرزتے لب رکھ گیا۔

عبادت نے زور سے اپنی آنکھوں کو بند کیا تھا، وہ آج اُسکا حق دینا چاہتی تھی ؛۔

خوبصورت رات نے مہراز اور عبادت کو ایک دوسرے کے سحر میں جکڑ دیا تھا:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان

ماما۔۔۔۔یہ تواُسی آصف کا نمبر نہئں۔۔۔؟جس سے عبادت کا پہلے نکاح ہونے والا تھا۔۔۔؟

تادنیہ جواپنے فون پر لگی ہوئی تھی،اچانک سے آصف کا میسج آتے دیکھ اپنی ماں کے فون کواٹھاتے آصف کا نمبر دیکھ ٹھٹھکی۔،

تادنیہ کتنی بار کہاہے۔میری اجازت کے بنافون مت اٹھایا کر۔۔۔۔۔

بشری بیگم اُسکے ہاتھ سے فون چھینتے ساتھ ہی دبی آواز میں غرائی۔

اتناغصہ کیوں کر رہی ہیں۔۔۔؟میں نے صرف پوچھاہی توہے۔

وہ بھی منہ بناتے شانے اچکاگئی۔بشری بیگم فون پر آصف کی مس کال دیکھ بیڈپر بیٹھی۔۔۔۔،

آپ نے بتایانہیں،یہ آپ کوکال کیوں کر رہاہے۔۔۔؟وہ ان کواپنے ہی کاموں میں مصروف ہوتے دیکھ قریب آتے بیٹھی۔

کیابتاؤں تمہیں۔۔۔؟کوئی بات نہیں ہے۔مجھے اُس سے ایک کام تھا۔وہ اُسکوٹلنے کے لیے تیزی سے بولتے وہاں سے اٹھی۔

ماما۔۔۔۔اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتی بشری بیگم اُسکو چھوڑ روم سے نکلی؛۔

ضرور کچھ تو چل رہا ہے۔ کہیں اماں آصف کی مدر تو نہئں کر رہی۔۔۔۔؟ مجھے مہراز سے کوئی شادی نہیں کرنی، کیسے سمجھاؤں ان کو۔۔۔؟ وہ سب کچھ سمجھ چکی تھی۔

تادنیہ مہراز سے شادی کرنا نہیں چاہتی تھی، اور بشری بیگم کسی بھی طرح تادنیہ کا رشتہ مہراز سے کرنا چاہتی تھی:۔

وہ سچ میں آصف کی مدر کر رہی تھی، انہوں نے ہی آصف کو عبادت کا نمبر دیا۔اور مہراز کا بھی۔۔۔۔

کہ کسی بھی طرح ان دونوں کا طلاق کروادو، تاکہ تادنیہ کا راستہ صاف ہو جائے۔

یہی وجہ تھی کہ بشریٰ عبادت کی پل پل خبر اکھٹی کرتی اور آصف تک پہنچاتی چونکہ سونیا ہر روز ہی دن میں ایک بار عبادت سے فون پر بات کرتی تھی؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم کب آئی۔۔۔؟ابھی زایان مسکراتے کندھے پر بیگ ڈالے کلاس روم سے نکلا ہی تھا۔

سامنے پریزے کو دیکھ وہ خوش ہوا،جبکے غور سے اُسکا چہرہ بھی دیکھا، جہاں غصہ صاف ناک پر بیٹھا نظر آرہا تھا۔

وہ لڑکی کون تھی۔۔۔؟وہ تفتیشی انداز میں پوچھتے ساتھ ہی آنکھیں نکالنا شروع ہوئی؛۔

وہ لڑکی۔۔۔۔؟وہ اُسکی آنکھوں میں چھبن دیکھ دوسری طرف جاتی ‘‘ لڑکی کی طرف انگلی سے اشارہ کر گیا۔

ہاں وہی۔۔۔۔۔وہ دانت چباتے تنک پر بولی:۔

میرے پروجیکٹ میں اہیلپ کر رہی ہے، وہ اُسکو غصے میں دیکھ دل میں حد سے زیادہ خوشی محسوس کر رہا تھا۔

خیر۔۔۔۔تم یہ باتیں چھوڑو۔ چلو کہیں کافی شاپ میں چلتے ہیں، اور "اچھی سے کافی۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔ جاؤ اپنا کام کرو، وہ اُس لڑکی کو واپس آتے دیکھ غصے سے کہتے آگے بڑھی۔

پریزے۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ اُسکے پیچھے جاتا سیج میں وہ لڑکی اُسی سے کچھ پوچھنے آئی تھی، زایان پریزے کو جاتے دیکھ سر جھٹکتے کتاب کھولتے دیکھنا شروع ہوا۔

کتنا بے شرم، کمینا ہے۔ مجھے منانے پیچھے بھی نہیں آیا۔ پریزے جو سوچ رہی تھی اُسکے پیچھے وہ بھاگتا آئے گا۔

اُسکو پیچھے نا پاتے دیکھ اُسکا پارہ ساتویں آسمان پر پہنچا تھا:۔

تبھی اُسکا فون بجا تھا۔ وہ اسکرین پر ماما نیم پڑھتے کال اٹھاتے کان سے لگا گئی۔

کیا۔۔۔۔؟ کب۔۔۔۔؟ جیسے ہی فون اٹھایا۔ سونیا نے اُسکو فلک کا بتاتے ساتھ ہی اُسکو جلدی سے گھر پہنچنے کا حکم دیا تھا۔۔۔۔

اوکے میں گھر چلی جاؤں گئ، آپ مجھے یہ بتائیں فلک آپی کیسی ہیں۔ آپ لوگ کون سے ہسپتال میں ہیں۔۔؟

وہ سڑھیوں کو تیزی سے عبور کرتے ریان کے ڈپائمنٹ میں داخل ہوئی تھی:۔

ماما میں ہسپتال ایک بار آجاؤ، وہ تیزی سے بھاگتے ساتھ ہی اجازت مانگنا شروع ہوئی۔

کوئی ضرورت نہیں، تم بس گھر جاؤ، گھر پر کوئی نہیں ہے، وہ اُسکو آنے سے انکار کرتی ساتھ ہی فون رکھ گئی:۔

بھائی۔۔۔۔ جیسے ہی ریان کی کلاس میں وہ داخل ہوئی وہ اپنے دوستوں میں مصروف سا نظر آیا۔،

وہ ہانپتی آواز میں ڈور کے پاس کھڑے پکار گئی،

کیا ہوا۔۔؟ وہ فکر سے بھاگتے اُسکے قریب آیا تھا، فلک آپی کو سب گھر والے ہسپتال لے کر گئے ہیں۔

مجھے گھر چھوڑ دیں، وہ تیز تیز سانس لیتے ایک ہی بار میں بولی۔ ریان جلدی سے بیگ اٹھاتے سبھی کو خدا حافظ کرتے اُسکے ہمراہ بھاگا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم کرنا کیا چاہتے ہو۔۔۔؟ ایک بار تفیصل سے بتاؤ، تاکہ ہم اُسکے حساب سے پلان بناتے عمل کر سکیں۔

ابرار آصف کے ہمراہ بیٹھتے ساتھ ہی ایک نظر اپنی بیوی پر ڈال گیا، جو چہرے کے زوایے بدلتے ناگواری سے آصف کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں، ایک بار عبارت میرے ساتھ کہیں کھانا کھاتے پکڑی جائے۔ مہراز جیسا شخص جلدی ہی شک میں پڑ جائے گا۔۔۔۔

مجھے زیادہ کچھ نہیں کرنا پڑے گا، میں جواب کھیل کھلینے والا ہوں۔اُس سے سب ہی کچھ ہل جائے گا:۔

آصف نے پوری طرح اپنی سوچ کو ترتیب دے لی تھی،اب صرف عمل کرنا باقی رہ گیا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا،اُسکو کیسے شک کا بیج بونا تھا۔

ایسا بھی کیا خزانہ تمہارے ہاتھ لگ گیا۔۔؟ایمن جو خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی،اُسکی آنکھوں میں خوشی اور چمک دیکھ پوچھے بنا نا رہ سکی:۔

آپ سب میرا کمال دیکھو،وہ ایمن کو دیکھتے فون نکالتے عبادت کو ایک عدد ویڈیو سینڈ کر گیا۔۔۔۔

جیسے ہی یہ ویڈیو عبادت دیکھے گئ،اس بار کال وہ خود کرے گئ،وہ فاتحانہ انداز میں بولتے اٹھا:۔

ایمن ویڈیو دیکھنا چاہتی تھی، مگر اُسکا ایسے کہتے اٹھنا اُسکو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آنی آج بھی ہم باہر جائیں گئیں۔۔۔؟عبادت جو روحی کو تیار کر رہی تھی،
اُسکو جیکٹ پہناتے ساتھ ہی برش اٹھاتے بال بنانے شروع کیے؛۔
دیکھیں گئیں۔۔۔۔۔میں پاپا سے پوچھوں گئ۔وہ اُسکے بال بناتے
مصروف سے انداز میں بولی۔
چلو۔۔۔۔۔۔ابھی آپ آرام سے کارٹون دیکھو،وہ اُسکو شوز پہناتے ساتھ
ہی آئی پیڈ پکڑا گئ؛۔

جیسے ہی عبادت نے مہراز کو کال کرنے کے لیے فون اٹھایا،آصف کا نمبر
دیکھ وہ ٹھٹھکی۔۔
جبکے اُسنے شاید کوئی ویڈیو بھیجی تھی،کچھ دیر وہ سوچتی رہی۔۔۔۔۔کہ کیا وہ
اُسکا باکس اوپن کرتے واٹس ایپ پر ویڈیو دیکھے یا نہیں۔۔۔۔
پھر سوچتے کہ دیکھنا چاہیے،فورا سے باکس اوپن کرتے ویڈیو پلے کی؛۔

جیسے ہی عبادت نے ویڈیو اپلوڈ کی، اُسکی آنکھوں میں حیرت سے شاک بڑھتا گیا۔۔۔۔۔۔

چونکہ وہ ویڈیو عبادت کا اور آصف کا تھا، ایک ریسورنٹ کا۔۔۔۔۔ جس میں عبادت چھ سال پہلے اُس سے ملنے آئی تھی:۔

ابھی وہ شاک سے نا نکلی تھی، کہ آصف جو اُسکے اون ہونے کا انتظار کر رہا تھا ؛۔

میسج سینڈ کر گیا، جس میں لکھا تھا۔ کہ وہ اُسکو ملنے ہوٹل میں آئے۔،

اگر وہ نا آئی تو یہ ویڈیو مہراز کے پاس سیدھا جائے گا، جس سے اس کا گھر ہمشیہ کے لیے ٹوٹ جائے گا:۔

عبادت شاک سی اُسکا میسج پڑھتے گرنے کو ہوئی، تقدیر کیا چاہتی ہے۔۔۔؟

وہ بالکل بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی:۔

کیا اس چھ سال پہلے کی ایک ویڈیو کی وجہ سے اُسکا گھر ٹوٹ سکتا تھا۔۔۔؟ وہ پوری طرح الجھ گئی۔۔۔۔۔

تبھی اُسنے فوراسے ایک فیصلہ لیتے واپس سے آصف کو میسج کارپلائے کیا۔،
!! جس میں وہ ملنے کے لیے جگہ کا پتا پوچھ گئی تھی۔۔۔۔۔
عبادت نے تہ کرلیا تھا، وہ اب اس سے مزید نہیں ڈرے گئی، اس بار اُسکو
اچھے سے بتائے گئی۔۔۔۔
میں نے کہا تھا نا۔۔۔۔۔ آصف کا چہرہ عبادت کا مسیج پڑھتے ہی کھل اٹھا تھا
۔وہ ایمن اور ابرار کو دیکھتے چہکتے میسج کا جواب دکھانا شروع ہوا:۔

☆☆☆

جو تبھی وہاں آیا تھا۔ تمہیں بھی مبارک ہو۔ آخر اکلوتے چاچو بن گئے۔

عبادت زاہیان کو دیکھتے لگے ہاتھ اُسکو بھی مبارک باد دے گئی،۔

اور تم پھوپھی بن گئی، عبادت تم کب آو گئی۔۔۔۔؟ زاہیان نے غور سے اُسکا چہرہ دیکھا تھا جہاں فکر کے سائے لہرا رہے تھے۔۔

ابھی تو کچھ نہیں کہہ سکتی، وہ تھوڑا سا الجھی ہوئی تھی۔ جیسے ہی سوال کیا گیا تھا ویسے ہی تیزی سے جواب ادا ہوا؛۔

حامل جیسے ہی فلک دوائیوں کے اثر سے باہر نکلی میری بات کروانا۔ ابھی میں فون رکھتی ہوں مجھے روح کو باہر لے کر جانا ہے۔۔۔

وہ زاہیان کی نظریں خود پر گھٹی دیکھ گھبرا رہی تھی اسی لیے تیزی سے کہتے ساتھ ہی فون بند کیا۔؛۔

عبادت نے فون رکھتے ہی تیزی سے گھڑی پر ٹائم دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ فون اٹھاتے آصف کو میسج کر گئی؛۔

واٹ۔۔۔۔۔۔ ”آصف جو خوش تھا کہ وہ عبادت سے ملے گا۔ “

اُسکا میسج پڑھتے ہی اُسکی خوشی ساری چھومانتر ہوئی تھی، چونکہ عبادت نے صاف آج ملنے سے انکار کرتے کسی اور دن کا کہہ دیا تھا۔۔۔

آصف نے واپس سے عبادت کو کال ملائی تھی، مگر آگے سے فون مسلسل بند جارہا تھا۔،

اب وہ انتظار کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔چونکہ عبادت نے اپنا فون بند کر دیا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا عبادت کے دل میں میری محبت گھر کر رہی ہے۔۔۔؟آصف نامی انسان اُسکا ماضی تھا۔۔

اور آج صرف میں ہوں۔۔۔!!مہر ازابھی کام سے فارغ ہوا تھا۔، کہ دل میں عبادت کا خیال آیا؛۔

وہ رات۔۔۔۔۔کیسے وہ بھول سکتا تھا، جس میں عبادت نے خود اُسکو اپنی بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔۔

وہ لمحہ جیسے اُسکے دل میں ہر خراش جو پیدا ہو رہا تھا ختم کر گیا تھا؛۔

وہ تہ کر گیا تھا، کہ وہ عبادت کو اپنے دل کا حال بتائے گا اُسے محبت کا اظہار کرے گا۔۔۔

یہ عبادت کا فون بند کیوں جا رہا ہے۔۔۔؟ مہراز کب سے عبادت کو فون کر رہا تھا، مسلسل فون بند جا رہا تھا:۔

تم کیا فری ہو گئے ہو۔۔۔؟ ولید جو فائل لیتے کیبن میں داخل ہوا تھا، اُسکو فون کان سے لگائے لیپ ٹاپ بند دیکھ حیران ہوا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔ وہ ایک بار پھر کال ملاتے ہنکارہ بھر گیا؛۔

جلدی میں ہو کیا۔۔۔؟ وہ اُسکو چیئر گھوماتے دیکھ آرام سے دریافت کر گیا۔

سوچ رہا ہوں، عبادت کو کہیں ڈنر پر لے کر جاؤں، روح کو تیرے گھر چھوڑنے والا ہوں۔ وہ اتنا کہتے ایک بار پھر کال ملاتے فون کان سے لگا گیا

۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ ٹھیک ہے، ولید اُسکا چہرہ غور سے دیکھتے مسکراتے گویا۔

لگتا ہے عبادت بھابھی کا پیار سر پر چڑھنے لگا ہے، وہ دانت نکالتے شوخ لہجے میں بولا؛۔

گھر جاتے ہی دیکھنا پڑے گا، مہراز فون واپس رکھتے افسردگی سے بڑبڑایا۔

اچھا ہی سمجھ لے، جو راحت مجھے عبادت کے ساتھ ہونے سے ملتی ہے، وہ کبھی ایمن کے ساتھ ہونے سے نہیں ملی تھی۔۔۔

وہ مسکراتے آرام سے بولتے ساتھ ہی آنکھوں سے آنے کی وجہ پوچھ گیا۔

چلو اچھا ہے۔۔۔ تمہیں اپنی سچی منزل مل گئی، وہ فائل کھولتے ساتھ ہی بولتے مہراز کے سامنے رکھ گیا:۔

وکیل آیا تھا، پرسوں کوٹ جانا ہے، عبادت کو کوٹ میں جج کے سوالوں کے جواب دینے ہونگیں۔۔۔

مہراز تجھے لگتا ہے، عبادت کے روح کو ماں بنے کا بولنے پر عدالت تیرے کہے گئے الفاظ ہر غور کرے گئ۔۔؟

ایمن بھی اُسکی ماں ہے۔ ولید از حد سینجدگی سے پوچھتے ساتھ ہی اُسکا چہرہ دیکھ گیا۔۔۔۔

جو سینجدہ پن اختیار کر گیا تھا۔ مجھے فکر نہیں پڑتا کہ وہ روحی کی ماں ہے، اور توں سب کچھ ماضی کا جانتا ہے، پھر بھی تجھے لگتا ہے کہ تجھے مجھے یہ بتانے کی ضرورت ہے۔۔۔؟

ایمن سے زیادہ عبادت ماں بن کر روحی کی پروزش اچھی کر سکتی ہے۔

کاش میں ماضی میں ایک بار عبادت کو چھوڑنے سے پہلے اُس سے مل لیتا۔۔

مہراز جس کرب کے عالم میں بولا تھا ولید لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔

عبادت کے عدالت میں روحی کی ماں سے بڑھ کر پیار دینے کی بات سن کوٹ کو روحی ہمشیہ کے لیے مجھے دینی پڑے گئ۔۔

مہراز کو پورا یقین تھا، وہ ہی روحی پر زیادہ حق رکھتا ہے:۔

اوکے۔۔۔۔" تجھے نہیں لگتا تیرے ماضی کا عبادت کو علم ہونا چاہیے "

۔۔۔؟

میرا مطلب۔۔۔۔۔۔

ولید مجھے نہیں لگتا، عبادت کو میرے ماضی کے بارے میں جاننے کی ضرورت ہے، میں نہیں چاہتا کوئی بھی میرا سچ جانے۔۔۔

مہراز اُسکی بات کاٹ دو ٹوک بولا تھا، ولید کے الفاظ منہ میں کہیں دم توڑ گئے تھے۔

اگر کبھی عبادت کو کہیں اور سے پتا چل گیا تو کیا کرو گئے۔۔؟

جیسے ہی عدالت سے فیصلہ ملا میں واپس پاکستان شیفٹ ہو جاؤں گا۔

وہ جیسے ہر چیز تہ کر چکا تھا، ولید نے مزید کوئی بھی سوال کرنے سے خود کو روکا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمہیں مجھے کال کرنی چاہیے تھی، مہراز ابھی گاڑی میں بیٹھا تھا۔ کہ عبادت کو روحی سے پیار کرتے دیکھ بہت دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔۔

یہ سب کچھ اچانک سے ہوا، روحی کو میں تو باہر پارک میں لے جانے والی تھی۔

مگر جب بخار دیکھا تو میں سیدھی ہسپتال چلی گئی؛۔

وہاں اتفاق سے میری ملاقات کلثوم (ولید کی بیوی) ہو گئی۔

عبادت روحی کو سوتے دیکھ آرام سے مہراز کے پوچھنے پر وضاحت دینا شروع ہوئی۔۔۔۔۔

مہراز نے آرام سے گاڑی آگے بڑھائی تھی، ابھی وہ دونوں آفس میں ہی تھے؛۔

کہ کلثوم نے کال کرتے ولید کو بتایا جس وجہ سے وہ دونوں فوراً سے نکلے اور سیدھے ہسپتال پہنچے؛۔

تمہارا فون کہاں ہے۔۔۔؟ وہ ایک نظر اپنی بیٹی کو سوتے دیکھ دبی آواز میں استفسار کرنا شروع ہوا۔۔۔۔

وہ جلد بازی میں گھر ہی چھوڑ آئی، عبادت شرمندگی محسوس کرتے نظریں بھی ساتھ ہی چُرا گئی؛۔،

،: میں کب سے تمہیں کالز کر رہا تھا، تمہارا فون مسلسل بند جا رہا تھا فون تو اون رکھنا چاہیے تمہیں۔۔۔۔وہ آرام سے گاڑی چلاتے ساتھ ہی دھیمے سے بولا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔سچ۔۔۔۔۔۔میں نے فون ایسے ہی بند کر دیا تھا۔یاد نہیں رہا اون کرنے کا۔۔۔۔

ویسے ایک خوش خبری ہے، فلک اور حامل کو اللہ نے بیٹے کی نعمت سے نواز ہے، وہ یاد آنے پر خوشی سے پھولے ہوئے لہجے میں بولی؛۔

مہراز کو اس قدر خوش مسکراتا چہرہ بے حد خوبصورت لگا تھا؛،

یہ تو بہت اچھی خبر ہے، وہ بھی مسکراتے سرسری سا گویا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج روح یہاں سونے والی ہے۔۔۔؟مہراز جو عبادت کو گھر پر چھوڑ واپس کسی کام کا بولتے جا چکا تھا؛۔

واپس گھر میں آتے روم کا رخ کیا تھا، کہ عبادت کو روح کے ساتھ لیٹے دیکھ وہ ایک عدد لفافہ جو وہ ہاتھ میں لایا تھا

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھتے ساتھ ہی کوٹ اتار کبرڈ کی طرف بڑھا۔،

ظاہری بات ہے وہ یہاں سوئے گئی، عبادت اُسکو واش روم کی طرف جاتے دیکھ آرام سے جواب پاس کرتے روح پر کمبل درست کرنا شروع ہوئی۔

تم نے کھانا کھالیا۔۔۔؟ابھی وہ فریش ہوتے واش روم سے نکلا تھا، کہ روم کو خالی دیکھ آرام سے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے لفافے میں سے لاکٹ نکال وہ مسکراتے روم سے نکل کیچن میں عبادت کے پیچھے آیا:۔

نہیں۔۔۔۔۔۔لگانے لگی ہوں کھانا۔۔۔۔کیا تم کھا کر آئے ہو۔۔؟وہ مصروف سی پوچھتے ساتھ ہی چوٹکی سے نگاہ مقابل پر ڈال گئی:۔

اُسکے ماتھے پر گیلے بالوں کو بکھرے دیکھ وہ ساتھ ہی دوسری طرف پلٹی تھی

۔

جانے کیوں دل کی دھڑکن پل بھر کے لیے تیز ہوئی، وہ تیزی تیزی سے ہاتھ چلاتے پلیٹ اٹھانا شروع ہوئی:۔

مہراز اُسکی نظروں سے انجان نہیں رہا تھا، وہ بہت پیار سے چلتے اُسکو خود کے حصار میں قید کر گیا۔۔۔۔۔

عبادت جو پلیٹ اٹھاتے ٹیبل کی طرف جانے والی تھی، مقابل کے اچانک سے حصار میں جکڑنے پر سانسوں کا شور دل پر محسوس کرتے لرز اگئی:۔

میں بھلا کیسے کھانا کھا کر آسکتا۔۔۔۔جب جانتا تھا میری بیوی میرا "انتظار کر رہی ہو۔۔۔۔۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولتے ساتھ ہی اُسکے کندھے پر خود کے لرزتے لب رکھ گیا۔۔۔

عبادت نے زور سے آنکھیں بھینچی تھی،اُسکے اتنے سے عمل پر ہی وہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔

مہراز اُسکی حالت پر انجوائے کرتے دھیرے سے اُسکے کیچر میں ملبوس بالوں کو آزاد کرتے کندھے پر ایک طرف آگے کی طرف پھیلا گیا۔

تبھی مقابل نے محبت سے لاکٹ پاکٹ سے نکالتے اُسکی گردن کی زینت بنایا۔

عبادت جو دل کی رفتا تیز ہوتی محسوس کر رہی تھی، مقابل کی انگلیوں کو خود کی گردن پر چلتے محسوس کرتے دھیمے سے آنکھیں کھول گئی۔۔۔۔

کیسا لگا میرا چھوٹا سا سرپرائز۔۔۔۔؟ وہ واپس سے اُسکے کندھے پر اپنا " چہرہ رکھتے کان میں سرگوشی کر گیا

عبادت اُسکی گرم سانسوں کی تپش خود کی گردن سمت کانوں پر پڑتی کانپتے ہاتھوں سے لاکٹ کی زنجیر پر پھیر گئی۔۔۔۔

ارادہ تو بالکل بھی چھوڑنے کا نہیں تھا، آج کی شام کچھ اسپیشل کرنا چاہتا تھا۔
لیکن کوئی نہئں میں اپنے جذبات پر قابو پا سکتا ہوں۔؛۔
وہ اُسکی حالت پر رحم کھاتے آرام سے کہتے اُسکو چھوڑ پیچھے ہوا۔
ہم کھانا روم میں کھاتے ہیں، وہ ڈائینگ ٹیبل سالن کا برتن اٹھاتے روم کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔
عبادت اُسکی پشت دیکھ سرسری سا ہاتھ لاکٹ پر پھیر آئینے کے سامنے گئ تھی؛۔
جیسے ہی غور سے لاکٹ دیکھا، اُسکی آنکھیں حیرانگی سے پھیلی۔
آنکھیں بند کرو۔۔۔۔۔۔وہ شوخ سا اُسکو دیکھتے بہت محبت سے کہہ رہا ‘‘ تھا۔
لیکن کیوں۔۔۔۔؟ وہ آس پاس نظریں دوڑائی بھنویں اچکا گئ؛۔
جتنا کہا ہے پلیز اُتنا عمل کر دو۔۔۔۔وہ اُسکو خود پر نظریں جمانے کا حکم دیتے بہت محبت سے کہہ رہا تھا۔

کتنے لوگ یہاں موجود ہیں۔۔۔وہ آس پاس کا جائزہ لیتے ساتھ ہی اُسکو ہدایت کرنا شروع ہوئی:۔

مجھے فرق نہیں پڑتا، وہ اُسکو محبت پاش نظروں سے دیکھتے گویا تو نا چاہتے ہوئے بھی عبادت کو ہار ماننی پڑی۔

ایسے ہی رہنا، وہ اُسکی آنکھیں بند دیکھ محبت سے گلے میں لاکٹ ڈال گیا:۔

ابہام میں آنکھیں کھولنے لگی ہوں، مجھے یقین ہے ہر کوئی ہماری طرف ہی متوجہ ہو گا۔ وہ ڈرتے ڈرتے گھبرائی سی آواز میں بولی۔

ڈر کس کو ہے، میں کون سا کوئی گناہ کر رہا ہوں، پورا حق رکھتا ہوں، وہ "

"لاکٹ بند کرتے اُسکے بالکل سامنے آتے کھڑا ہوا تھا۔۔

چلو آنکھیں کھولو۔۔۔۔وہ دلفریب سی مسکراہٹ لبوں میں سجائے گویا عبادت نے فوراً سے آنکھیں کھولتے اُس خوبرو نوجوان کی آنکھوں میں دیکھا تھا، وہ کس قدر خوش نظر آ رہا تھا:۔

کیسا لگا میرا سرپرائز۔۔۔؟" وہ اُسکو کندھوں سے تھامتے شائستگی لہجے "
میں استفسار کر گیا۔

لاجواب۔۔۔۔۔وہ فون میں لاکٹ کو اپنی گردن میں دیکھ خوشی سے "
بولتے ساتھ ہی لبوں پر مسکراہٹ پھیلا گئی:۔

دیکھو سب لوگ ہماری طرف ہی دیکھ لے رہے ہیں، عبادت پارک "
میں موجود چند لوگوں کی نظریں خود پر دیکھ فوراً سے شکوہ بھری نگاہ میں بولی

"

مجھے فرق نہیں پڑتا، وہ شانے اچکائے محبت سے اُسکا ہاتھ تھام گیا۔،

عبادت۔۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ابھی وہ مزید کھوتی کہ مہراز کی آواز سن بھیگی پلکیں صاف کرتی
پلیٹ لیتے پلٹی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم کب آئی۔۔۔؟ابھی زایان مسکراتے کندھے پر بیگ ڈالے کلاس روم سے نکلا ہی تھا۔

سامنے پریزے کو دیکھ وہ خوش ہوا،جبکے غور سے اُسکا چہرہ بھی دیکھا، جہاں غصہ صاف ناک پر بیٹھا نظر آرہا تھا۔

وہ لڑکی کون تھی۔۔۔؟وہ تفتیشی انداز میں پوچھتے ساتھ ہی آنکھیں نکالنا شروع ہوئی:۔

وہ لڑکی۔۔۔۔؟وہ اُسکی آنکھوں میں چھبن دیکھ دوسری طرف جاتی " لڑکی کی طرف انگلی سے اشارہ کر گیا۔

ہاں وہی۔۔۔۔۔وہ دانت چباتے تنک پر بولی:۔

میرے پروجیکٹ میں اہیلپ کر رہی ہے، وہ اُسکو غصے میں دیکھ دل میں حد سے زیادہ خوشی محسوس کر رہا تھا۔

خیر۔۔۔۔تم یہ باتیں چھوڑو۔ چلو کہیں کافی شاپ میں چلتے ہیں،اور " اچھی سے کافی۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔ جاؤ اپنا کام کرو، وہ اُس لڑکی کو واپس آتے دیکھ غصے سے کہتے آگے بڑھی۔

پریزے۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ اُسکے پیچھے جاتا سچ میں وہ لڑکی اُسی سے کچھ پوچھنے آئی تھی، زایان پریزے کو جاتے دیکھ سر جھٹکتے کتاب کھولتے دیکھنا شروع ہوا۔

کتنا بے شرم، کمینا ہے۔ مجھے منانے پیچھے بھی نہیں آیا۔ پریزے جو سوچ رہی تھی اُسکے پیچھے وہ بھاگتا آئے گا۔

اُسکو پیچھے نا پاتے دیکھ اُسکا پارہ ساتویں آسمان پر پہنچا تھا:۔

تبھی اُسکا فون بجا تھا۔ وہ اسکرین پر ماما نیم پڑھتے کال اٹھاتے کان سے لگا گئی۔

کیا۔۔۔۔؟ کب۔۔۔۔؟ جیسے ہی فون اٹھایا۔ سونیا نے اُسکو فلک کا بتاتے ساتھ ہی اُسکو جلدی سے گھر پہنچنے کا حکم دیا تھا۔۔۔۔

اوکے میں گھر چلی جاؤں گئی، آپ مجھے یہ بتائیں فلک آپی کیسی ہیں۔ آپ لوگ کون سے ہسپتال میں ہیں۔۔؟

وہ سڑھیوں کو تیزی سے عبور کرتے ریان کے ڈپائمنٹ میں داخل ہوئی تھی:۔

ماما میں ہسپتال ایک بار آجاؤ، وہ تیزی سے بھاگتے ساتھ ہی اجازت مانگنا شروع ہوئی۔

کوئی ضرورت نہیں، تم بس گھر جاؤ، گھر پر کوئی نہیں ہے، وہ اُسکو آنے سے انکار کرتی ساتھ ہی فون رکھ گئی:۔

بھائی۔۔۔۔ جیسے ہی ریان کی کلاس میں وہ داخل ہوئی وہ اپنے دوستوں میں مصروف سا نظر آیا۔،

وہ ہانپتی آواز میں ڈور کے پاس کھڑے پکار گئی،

کیا ہوا۔۔؟ وہ فکر سے بھاگتے اُسکے قریب آیا تھا، فلک آپی کو سب گھر والے ہسپتال لے کر گئے ہیں۔

مجھے گھر چھوڑ دیں، وہ تیز تیز سانس لیتے ایک ہی بار میں بولی۔ ریان جلدی سے بیگ اٹھاتے سبھی کو خدا حافظ کرتے اُسکے ہمراہ بھاگا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم کرنا کیا چاہتے ہو۔۔۔؟ایک بار تفیصل سے بتاؤ،تاکہ ہم اُسکے حساب سے پلان بناتے عمل کر سکیں۔

ابرار آصف کے ہمراہ بیٹھتے ساتھ ہی ایک نظر اپنی بیوی پر ڈال گیا،جو چہرے کے زوایے بدلتے ناگواری سے آصف کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں،ایک بار عبارت میرے ساتھ کہیں کھانا کھاتے پکڑی جائے۔مہراز جیسا شخص جلدی ہی شک میں پڑ جائے گا۔۔۔۔

مجھے زیادہ کچھ نہیں کرنا پڑے گا،میں جواب کھیل کھیلنے والا ہوں۔اُس سے سب ہی کچھ ہل جائے گا:۔

آصف نے پوری طرح اپنی سوچ کو ترتیب دے لی تھی،اب صرف عمل کرنا باقی رہ گیا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا،اُسکو کیسے شک کا بیج بونا تھا۔

ایسا بھی کیا خزانہ تمہارے ہاتھ لگ گیا۔۔؟ایمن جو خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی،اُسکی آنکھوں میں خوشی اور چمک دیکھ پوچھے بنا نارہ سکی:۔

آپ سب میرا کمال دیکھو،وہ ایمن کو دیکھتے فون نکالتے عبادت کو ایک عدد ویڈیو سینڈ کر گیا۔۔۔۔

جیسے ہی یہ ویڈیو عبادت دیکھے گئی،اس بار کال وہ خود کرے گئی،وہ فاتحانہ انداز میں بولتے اٹھا:۔

ایمن ویڈیو دیکھنا چاہتی تھی، مگر اُسکا ایسے کہتے اٹھنا اُسکو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آنی آج بھی ہم باہر جائیں گئیں۔۔۔؟عبادت جو روحی کو تیار کر رہی تھی، اُسکو جیکٹ پہناتے ساتھ ہی برش اٹھاتے بال بنانے شروع کیے:۔

دیکھیں گئیں۔۔۔۔۔میں پاپا سے پوچھوں گئی۔وہ اُسکے بال بناتے مصروف سے انداز میں بولی۔

چلو۔۔۔۔۔۔ابھی آپ آرام سے کارٹون دیکھو، وہ اُسکو شوز پہناتے ساتھ ہی آئی پیڈ پکڑا گئی:۔

جیسے ہی عبادت نے مہراز کو کال کرنے کے لیے فون اٹھایا، آصف کا نمبر دیکھ وہ ٹھٹھکی۔۔

جبکے اُسنے شاید کوئی ویڈیو بھیجی تھی، کچھ دیر وہ سوچتی رہی۔۔۔۔۔کہ کیا وہ اُسکا باکس اوپن کرتے واٹس ایپ پر ویڈیو دیکھے یا نہیں۔۔۔۔

پھر سوچتے کہ دیکھنا چاہیے، فوراسے باکس اوپن کرتے ویڈیو پلے کی:۔

جیسے ہی عبادت نے ویڈیو اپلوڈ کی، اُسکی آنکھوں میں حیرت سے شاک بڑھتا گیا۔۔۔۔۔۔

چونکہ وہ ویڈیو عبادت کا اور آصف کا تھا، ایک ریسورنٹ کا۔۔۔۔۔جس میں عبادت چھ سال پہلے اُس سے ملنے آئی تھی:۔

ابھی وہ شاک سے نا نکلی تھی، کہ آصف جو اُسکے اون ہونے کا انتظار کر رہا تھا

:۔

میسج سینڈ کر گیا، جس میں لکھا تھا۔ کہ وہ اُسکو ملنے ہوٹل میں آئے۔،
اگر وہ نا آئی تو یہ ویڈیو مہراز کے پاس سیدھا جائے گا، جس سے اس کا گھر
ہمشیہ کے لیے ٹوٹ جائے گا:۔
عبادت شاک سی اُسکا میسج پڑھتے گرنے کو ہوئی، تقدیر کیا چاہتی ہے۔۔۔؟
وہ بالکل بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی:۔
کیا اس چھ سال پہلے کی ایک ویڈیو کی وجہ سے اُسکا گھر ٹوٹ سکتا تھا۔۔۔؟ وہ
پوری طرح الجھ گئی۔۔۔۔۔

تبھی اُسنے فورا سے ایک فیصلہ لیتے واپس سے آصف کو میسج کار پلائے کیا۔،
!! جس میں وہ ملنے کے لیے جگہ کا پتا پوچھ گئی تھی۔۔۔۔۔
عبادت نے تہ کر لیا تھا، وہ اب اس سے مزید نہیں ڈرے گئی، اس بار اُسکو
اچھے سے بتائے گئی۔۔۔۔
میں نے کہا تھا نا۔۔۔۔ آصف کا چہرہ عبادت کا مسیج پڑھتے ہی کھل اٹھا تھا
۔وہ ایمن اور ابرار کو دیکھتے چہکتے میسج کا جواب دکھانا شروع ہوا:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بہت بہت مبارک ہو حامل۔۔۔۔۔تم باپ بن گئے، عبادت جس کو سونیا چاچی کا میسج آیا تھا۔

کہ وہ پھوپھی اور خالہ بن گئی ہے، خوشی سے سب سے پہلے حامل کو کال ملائی؛۔

چونکہ وہ جانتی تھی وہ ضرور فلک کے پاس ہی ہوگا، وہ عبادت سے مبارک باد لیتے ساتھ ہی زاہیان کے گلے ملا تھا؛۔

جو تبھی وہاں آیا تھا۔ تمہیں بھی مبارک ہو۔ آخر اکلوتے چاچو بن گئے۔

عبادت زاہیان کو دیکھتے لگے ہاتھ اُسکو بھی مبارک باد دے گئی،۔

اور تم پھوپھی بن گئی، عبادت تم کب آو گئی۔۔۔۔؟ زاہیان نے غور سے اُسکا چہرہ دیکھا تھا جہاں فکر کے سائے لہرا رہے تھے۔۔

ابھی تو کچھ نہیں کہہ سکتی، وہ تھوڑا سا الجھی ہوئی تھی۔ جیسے ہی سوال کیا گیا تھا ویسے ہی تیزی سے جواب ادا ہوا؛۔

حامل جیسے ہی فلک دوائیوں کے اثر سے باہر نکلی میری بات کروانا۔ابھی میں فون رکھتی ہوں مجھے روح کو باہر لے کر جانا ہے۔۔۔

وہ زاہیان کی نظریں خود پر گھٹی دیکھ گھبرا رہی تھی اسی لیے تیزی سے کہتے ساتھ ہی فون بند کیا۔؛۔

عبادت نے فون رکھتے ہی تیزی سے گھڑی پر ٹائم دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ فون اٹھاتے آصف کو میسج کر گئی؛۔

واٹ۔۔۔۔۔۔۔"آصف جو خوش تھا کہ وہ عبادت سے ملے گا۔"

اُسکا میسج پڑھتے ہی اُسکی خوشی ساری چھومانتر ہوئی تھی، چونکہ عبادت نے صاف آج ملنے سے انکار کرتے کسی اور دن کا کہہ دیا تھا۔۔۔۔

آصف نے واپس سے عبادت کو کال ملائی تھی، مگر آگے سے فون مسلسل بند جا رہا تھا۔،

اب وہ انتظار کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔چونکہ عبادت نے اپنا فون بند کر دیا تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیاعبادت کے دل میں میری محبت گھر کر رہی ہے۔۔۔؟آصف نامی انسان اُسکاماضی تھا۔۔

اورآج صرف میں ہوں۔۔۔!!مہرازابھی کام سے فارغ ہوا تھا۔،کہ دل میں عبادت کاخیال آیا؛۔

وہ رات۔۔۔۔۔کیسے وہ بھول سکتا تھا،جس میں عبادت نے خوداُسکواپنی بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔۔

وہ لمحہ جیسے اُسکے دل میں ہر خراش جو پیدا ہو رہا تھا ختم کر گیا تھا؛۔

وہ تہ کر گیا تھا،کہ وہ عبادت کواپنے دل کا حال بتائے گااُسے محبت کا اظہار کرے گا۔۔۔

یہ عبادت کا فون بند کیوں جارہا ہے۔۔۔؟مہراز کب سے عبادت کو فون کر رہا تھا،مسلسل فون بند جارہا تھا:۔

تم کیا فری ہو گئے ہو۔۔۔؟ ولید جو فائل لیتے کیبن میں داخل ہوا تھا، اُسکو فون کان سے لگائے لیپ ٹاپ بند دیکھ حیران ہوا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔ وہ ایک بار پھر کال ملاتے ہنکارہ بھر گیا؛۔

جلدی میں ہو کیا۔۔۔؟ وہ اُسکو چیئر گھوماتے دیکھ آرام سے دریافت کر گیا۔

سوچ رہا ہوں، عبادت کو کہیں ڈنر پر لے کر جاؤں، روح کو تیرے گھر چھوڑنے والا ہوں۔ وہ اتنا کہتے ایک بار پھر کال ملاتے فون کان سے لگا گیا

ہمم۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے، ولید اُسکا چہرہ غور سے دیکھتے مسکراتے گویا۔

لگتا ہے عبادت بھابھی کا پیار سر پر چڑھنے لگا ہے، وہ دانت نکالتے شوخ لہجے میں بولا؛۔

گھر جاتے ہی دیکھنا پڑے گا، مہراز فون واپس رکھتے افسردگی سے بڑبڑایا۔

اچھا ہی سمجھ لے، جو راحت مجھے عبادت کے ساتھ ہونے سے ملتی ہے، وہ کبھی ایمن کے ساتھ ہونے سے نہیں ملی تھی۔۔۔

وہ مسکراتے آرام سے بولتے ساتھ ہی آنکھوں سے آنے کی وجہ پوچھ گیا۔
چلو اچھا ہے۔۔۔۔ تمہیں اپنی سچی منزل مل گئی، وہ فائل کھولتے ساتھ ہی
بولتے مہراز کے سامنے رکھ گیا:۔
وکیل آیا تھا، پرسوں کوٹ جانا ہے، عبادت کو کوٹ میں جج کے سوالوں کے
جواب دینے ہونگیں۔۔۔
مہراز تجھے لگتا ہے، عبادت کے روح کو ماں بنے کا بولنے پر عدالت تیرے
کہے گئے الفاظ ہر غور کرے گئی۔۔؟
ایمن بھی اُسکی ماں ہے۔ ولید از حد سینجدگی سے پوچھتے ساتھ ہی اُسکا چہرہ
دیکھ گیا۔۔۔۔
جو سینجدہ پن اختیار کر گیا تھا۔ مجھے فکر نہیں پڑتا کہ وہ روحی کی ماں ہے،
اور توں سب کچھ ماضی کا جانتا ہے، پھر بھی تجھے لگتا ہے کہ تجھے مجھے یہ بتانے
کی ضرورت ہے۔۔۔؟
ایمن سے زیادہ عبادت ماں بن کر روحی کی پرورش اچھی کر سکتی ہے۔

کاش میں ماضی میں ایک بار عبادت کو چھوڑنے سے پہلے اُس سے مل لیتا۔۔

مہراز جس کرب کے عالم میں بولا تھا ولید لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔

عبادت کے عدالت میں روحی کی ماں سے بڑھ کر پیار دینے کی بات سن کوٹ کو روحی ہمشیہ کے لیے مجھے دینی پڑے گئی۔۔

مہراز کو پورا یقین تھا، وہ ہی روحی پر زیادہ حق رکھتا ہے؛۔

اوکے۔۔۔۔" تجھے نہیں لگتا تیرے ماضی کا عبادت کو علم ہونا چاہیے "

؟

میرا مطلب۔۔۔۔۔۔

ولید مجھے نہیں لگتا، عبادت کو میرے ماضی کے بارے میں جاننے کی ضرورت ہے، میں نہیں چاہتا کوئی بھی میرا سچ جانے۔۔۔

مہراز اُسکی بات کاٹ دو ٹوک بولا تھا، ولید کے الفاظ منہ میں کہیں دم توڑ گئے تھے۔

اگر کبھی عبادت کو کہیں اور سے پتا چل گیا تو کیا کرو گئے۔۔؟

جیسے ہی عدالت سے فیصلہ ملا میں واپس پاکستان شیفٹ ہو جاؤں گا۔

وہ جیسے ہر چیز تہ کر چکا تھا، ولید نے مزید کوئی بھی سوال کرنے سے خود کو روکا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمہیں مجھے کال کرنی چاہیے تھی، مہراز ابھی گاڑی میں بیٹھا تھا۔ کہ عبادت کو روحی سے پیار کرتے دیکھ بہت دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔۔

یہ سب کچھ اچانک سے ہوا، روحی کو میں تو باہر پارک میں لے جانے والی تھی۔

مگر جب بخار دیکھا تو میں سیدھی ہسپتال چلی گئی؛۔

وہاں اتفاق سے میری ملاقات کلثوم (ولید کی بیوی) ہو گئی۔

عبادت روحی کو سوتے دیکھ آرام سے مہراز کے پوچھنے پر وضاحت دینا شروع ہوئی۔۔۔۔

مہراز نے آرام سے گاڑی آگے بڑھائی تھی، ابھی وہ دونوں آفس میں ہی تھے؛۔

کہ کلثوم نے کال کرتے ولید کو بتایا جس وجہ سے وہ دونوں فورا سے نکلے اور سیدھے ہسپتال پہنچے؛۔

تمہارا فون کہاں ہے۔۔۔؟ وہ ایک نظر اپنی بیٹی کو سوتے دیکھ دبی آواز میں استفسار کرنا شروع ہوا۔۔۔۔

وہ جلد بازی میں گھر ہی چھوڑ آئی، عبادت شرمندگی محسوس کرتے نظریں بھی ساتھ ہی چُرا گئی؛۔،

،: میں کب سے تمہیں کالز کر رہا تھا، تمہارا فون مسلسل بند جا رہا تھا فون تو اون رکھنا چاہیے تمہیں۔۔۔۔ وہ آرام سے گاڑی چلاتے ساتھ ہی دھیمے سے بولا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ سچ۔۔۔۔۔ میں نے فون ایسے ہی بند کر دیا تھا۔ یاد نہیں رہا اون کرنے کا۔۔۔۔

ویسے ایک خوش خبری ہے، فلک اور حامل کو اللہ نے بیٹے کی نعمت سے نواز ہے، وہ یاد آنے پر خوشی سے پھولے ہوئے لہجے میں بولی؛۔

مہراز کو اس قدر خوش مسکراتا چہرہ بے حد خوبصورت لگا تھا؛،

یہ تو بہت اچھی خبر ہے، وہ بھی مسکراتے سرسری سا گویا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج روح یہاں سونے والی ہے۔۔۔؟ مہراز جو عبادت کو گھر پر چھوڑ واپس کسی کام کا بولتے جا چکا تھا؛۔

واپس گھر میں آتے روم کا رخ کیا تھا، کہ عبادت کو روح کے ساتھ لیٹے دیکھ وہ ایک عدد لفافہ جو وہ ہاتھ میں لایا تھا

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھتے ساتھ ہی کوٹ اتار کبرڈ کی طرف بڑھا۔،

ظاہری بات ہے وہ یہاں سوئے گئی، عبادت اُسکو واش روم کی طرف جاتے دیکھ آرام سے جواب پاس کرتے روح پر کمبل درست کرنا شروع ہوئی۔

تم نے کھانا کھا لیا۔۔۔؟ ابھی وہ فریش ہوتے واش روم سے نکلا تھا،

کہ روم کو خالی دیکھ آرام سے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے لفافے میں سے لاکٹ نکال وہ مسکراتے روم سے نکل کیچن میں عبادت کے پیچھے آیا:۔

نہیں۔۔۔۔۔۔۔لگانے لگی ہوں کھانا۔۔۔۔۔کیا تم کھا کر آئے ہو۔۔؟ وہ مصروف سی پوچھتے ساتھ ہی چوٹکی سے نگاہ مقابل پر ڈال گئی:۔

اُسکے ماتھے پر گیلے بالوں کو بکھرے دیکھ وہ ساتھ ہی دوسری طرف پلٹی تھی

۔

جانے کیوں دل کی دھڑکن پل بھر کے لیے تیز ہوئی، وہ تیزی تیزی سے ہاتھ چلاتے پلیٹ اٹھانا شروع ہوئی:۔

مہراز اُسکی نظروں سے انجان نہیں رہا تھا، وہ بہت پیار سے چلتے اُسکو خود کے حصار میں قید کر گیا۔۔۔۔۔۔

عبادت جو پلیٹ اٹھاتے ٹیبل کی طرف جانے والی تھی، مقابل کے اچانک سے حصار میں جکڑنے پر سانسوں کا شور دل پر محسوس کرتے لرز اگئی:۔

میں بھلا کیسے کھانا کھا کر آسکتا۔۔۔۔۔جب جانتا تھا میری بیوی میرا "
"انتظار کر رہی ہو۔۔۔۔۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولتے ساتھ ہی اُسکے کندھے پر خود کے لرزتے لب رکھ گیا۔۔۔

عبادت نے زور سے آنکھیں بھینچی تھی، اُسکے اتنے سے عمل پر ہی وہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔۔

مہراز اُسکی حالت پر انجوائے کرتے دھیرے سے اُسکے کیچر میں ملبوس بالوں کو آزاد کرتے کندھے پر ایک طرف آگے کی طرف پھیلا گیا۔

تبھی مقابل نے محبت سے لاکٹ پاکٹ سے نکالتے اُسکی گردن کی زینت بنایا۔

عبادت جو دل کی رفتا تیز ہوتی محسوس کر رہی تھی، مقابل کی انگلیوں کو خود کی گردن پر چلتے محسوس کرتے دھیمے سے آنکھیں کھول گئ۔۔۔۔

کیسا لگا میرا چھوٹا سا سرپرائز۔۔۔۔؟ وہ واپس سے اُسکے کندھے پر اپنا "
" چہرہ رکھتے کان میں سرگوشی کر گیا
عبادت اُسکی گرم سانسوں کی تپش خود کی گردن سمت کانوں پر پڑتی کانپتے ہاتھوں سے لاکٹ کی زنجیر پر پھیر گئی۔۔۔۔
ارادہ تو بالکل بھی چھوڑنے کا نہیں تھا، آج کی شام کچھ اسپیشل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن کوئی نہئں میں اپنے جذبات پر قابو پا سکتا ہوں۔؛۔
وہ اُسکی حالت پر رحم کھاتے آرام سے کہتے اُسکو چھوڑ پیچھے ہوا۔
ہم کھانا روم میں کھاتے ہیں، وہ ڈائینگ ٹیبل سالن کا برتن اٹھاتے روم کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔
عبادت اُسکی پشت دیکھ سر سری سا ہاتھ لاکٹ پر پھیر آئینے کے سامنے گئی تھی؛۔
جیسے ہی غور سے لاکٹ دیکھا، اُسکی آنکھیں حیرانگی سے پھیلی۔

آنکھیں بند کرو۔۔۔۔۔وہ شوخ سا اُسکو دیکھتے بہت محبت سے کہہ رہا ‘‘ تھا۔

لیکن کیوں۔۔۔۔؟ وہ آس پاس نظریں دوڑائی بھنویں اچکا گئی؛۔

جتنا کہا ہے پلیز اُتنا عمل کر دو۔۔۔۔وہ اُسکو خود پر نظریں جمانے کا حکم دیتے بہت محبت سے کہہ رہا تھا۔

کتنے لوگ یہاں موجود ہیں۔۔۔وہ آس پاس کا جائزہ لیتے ساتھ ہی اُسکو ہدایت کرنا شروع ہوئی؛۔

مجھے فرق نہیں پڑتا، وہ اُسکو محبت پاش نظروں سے دیکھتے گویا تو نا چاہتے ہوئے بھی عبادت کو ہار ماننی پڑی۔

ایسے ہی رہنا، وہ اُسکی آنکھیں بند دیکھ محبت سے گلے میں لاکٹ ڈال گیا؛۔

ابہام میں آنکھیں کھولنے لگی ہوں، مجھے یقین ہے ہر کوئی ہماری طرف ہی متوجہ ہو گا۔ وہ ڈرتے ڈرتے گھبرائی سی آواز میں بولی۔

ڈرکس کو ہے، میں کون سا کوئی گناہ کر رہا ہوں، پورا حق رکھتا ہوں، وہ "
"لاکٹ بند کرتے اُسکے بالکل سامنے آتے کھڑا ہوا تھا۔۔
چلو آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔وہ دلفریب سی مسکراہٹ لبوں میں سجائے گویا
عبادت نے فوراسے آنکھیں کھولتے اُس خوبرو نوجوان کی آنکھوں میں
دیکھا تھا، وہ کس قدر خوش نظر آرہا تھا:۔
کیسا لگا میرا سرپرائز۔۔۔؟" وہ اُسکو کندھوں سے تھامتے شائستگی لہجے "
میں استفسار کر گیا۔
لاجواب۔۔۔۔۔وہ فون میں لاکٹ کو اپنی گردن میں دیکھ خوشی سے "
بولتے ساتھ ہی لبوں پر مسکراہٹ پھیلا گئی:۔
دیکھو سب لوگ ہماری طرف ہی دیکھ لے رہے ہیں، عبادت پارک "
میں موجود چند لوگوں کی نظریں خود پر دیکھ فوراسے شکوہ بھری نگاہ میں بولی
"

مجھے فرق نہیں پڑتا، وہ شانے اچکائے محبت سے اُسکا ہاتھ تھام گیا۔،

عبادت۔۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ابھی وہ مزید کھوتی کہ مہراز کی آواز سن بھیگی پلکیں صاف کرتی پلیٹ لیتے پلٹی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آنی ہم کہیں جارہے ہیں۔۔۔؟عبادت جو روح کو تیار کررہی تھی،اُسکی ”
”آنکھوں میں نیند کی خماری دیکھ لبوں پر مسکان پھیلا گئی۔۔۔۔

ہاں جی۔۔۔۔۔۔ہم لوگ پاپا کے ساتھ کسی خاص کام کے لیے جارہے ہیں ،عبادت اُسکو کوٹ پہناتے ساتھ ہی گالوں پر باری باری پیار کرتے چوم گئی

۔

کیسا کام۔۔۔۔؟وہ اب کے سر پر ٹوپی لیتے ساتھ ہی آنکھوں کو گھوما گئی؛۔

ہم کوٹ جارہے ہیں،اس سے پہلے عبادت کچھ بولتی مہراز جو شارو لیتے واش روم سے نکلا تھا،

بالوں کو ٹاول سے رگڑ ھتے ایک نظر اپنی بیٹی پر ڈال ساتھ سامنے کھڑی عبادت پر ڈالی؛۔

آپ کی ماما سے ملنے۔۔۔۔وہ ٹاول صوفے کی طرف اچھالتے روحی کے سامنے آتے بیٹھا۔۔۔

روح کا چہرہ جیسے بوجھا سا گیا، صاف انداز لگایا جا سکتا تھا وہ نہیں جانا چاہتی؛۔

وہاں اک اور آنٹی اور انکل سے آپ کی ملاقات ہو گئی، وہ چند سوال پوچھیں گئے۔ پھر ہم لوگ گھر واپس آجائیں گئیں؛۔

وہ پیار سے اُسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو چومتے اپنے ہاتھوں میں نرمی سے قید کر گیا۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔وہ اپنے باپ گلے میں بازو ڈالے مسکرائی۔

آج کوٹ میں مہراز عبادت کو جج کے سامنے پیش کرنے والا تھا۔ کہ اُسکی دوسری بیوی روحی کی ماں بن ہر طرح خیال رکھ رہی ہے؛۔

وہ یہی چاہتا تھا کہ روحی ہمشیہ کے لیے اُسکے پاس رہے، ایمن کبھی کبھی روح سے ملنے آسکتی ہے۔،

ایمن بھی بالکل ایسے ہی چاہتی تھی، کہ اُسکی بیٹی اُسکے ساتھ رہے اور مہراز کبھی کبھی اُسکا چہرہ دیکھ سکے؛۔

ایسا ہو بھی جاتا اگر مہراز اچانک سے عبادت سے شادی نا کرتا۔

مبارک ہو میرے بھائی۔۔۔۔۔میں نے کہا تھا نا، کہ کیس ہم لوگ ہی جیتے گئیں۔ ”

ابھی وہ لوگ کوٹ سے نکلے تھے، کہ ولید مہراز کے گلے ملے خوشی سے بولا

“

میں اس مہراز کو چھوڑوں گئ نہیں۔۔۔۔ایمن کے بدن میں نفرت کی آگ جیسے بڑھی تھی۔

وہ دانت پیستی اُسکی طرف بڑھی، عبادت روح کو لیتے گاڑی میں جاتے ہی بیٹھ چکی تھی وہ انتہا کی خوش تھی؛۔

تمہیں کیا لگتا تم یہ کیس جیت گئے تو روح کو بھی ہمشیہ کے لیے مجھ سے چھین لو گئے۔۔۔؟

میں ہائی کوٹ جاؤں گئ، تم پر دوبارہ کیس کروں گئ، تم ایسے روح کو مجھ سے الگ نہیں کر سکتے۔

وہ تقریبا دھاڑتی مہراز کے گریبان کی طرف لپکی، مہراز نے اُسکے ہاتھ پکڑتے دونوں کے درمیان فاصلہ قائم کیا؛۔

یہ غلطی پھر کبھی بھول کر بھی نا کرنا، وہ دبی آواز میں غرایا۔

ساتھ ہی جھٹک سے اُسکے ہاتھ چھوڑ آنکھوں سے گھورا؛۔

عبادت جو روح کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی، سامنے مہراز اور ایمن کو دیکھ گئ۔۔۔

"یو۔۔۔۔۔۔۔"

زبان کو لگام ڈالو۔ تمہیں جو کرنا ہے شوق سے کرو، کسی کو یہاں فرق پڑنے والا نہیں۔،۔

اس سے پہلے ایمن کچھ بولتی مہراز نے انگلی اٹھاتے اُسکو خاموش رہنے کا گویا

۔

وہ اپنی بات مکمل کرتے ساتھ ہی ہلکا سا کوٹ کو جھٹکتے بٹن بند کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کسی کو چھوڑوں گئ نہیں۔۔۔۔وہ جب سے گھر واپس آئی تھی،

اُسکا غصہ ساتویں آسمان پر جیسے پہنچا، وہ ہر چیز تہس نہس کرنا شروع ہوئی:۔

اُسکو مہراز کی باتیں کسی کانٹے کی طرح چبھی تھی، وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی کہ کوٹ نے فیصلہ مہراز کے حق میں دے دیا تھا۔۔۔۔

ایمن۔۔۔۔۔"ریلکس۔۔۔۔"بے بی۔۔۔"ابرار جو جانتا تھا، وہ گھر جاتے ایسے ہی بے ہیو کرے گئ:۔

کمرے کا برا حال دیکھ اُسکا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی:۔

نہیں"ریلکس۔۔۔۔"رہ سکتی، وہ میری بیٹی کو مجھ سے چھین الگ کر گیا۔

میں کیسے برداشت کر سکتی ہوں، جتنا روح پر اُسکا حق تھا اُتنا ہی میرا تھا؛۔
اُسنے مجھ سے اپنی دشمنی نکالی ہے، میں نے اُسکو چھوڑ دیا تھا آج اُسنے اپنا بدلا پورا کر لیا۔۔۔۔
میں اُسکو ایسے اتنی آسانی سے جیتنے نہیں دونگی، وہ جنونی سے انداز میں کہتے ساتھ بے دردی سے خود کے بالوں کو نوچ گئی؛۔
بے بی۔۔۔۔۔ ''تم فکر نہیں کرو، آصف۔۔۔۔۔ ''
'' نام مت لو اُس جاہل انسان کا۔۔۔۔، وہ کیا برباد کرے گا اُسکو۔۔۔۔
وہ کوئی کام نہیں کر سکتا، اگر اُسنے کچھ کرنا ہوتا تو پہلے ہی کر دیتا؛۔
وہ اُسکی بات کاٹ کھا جانے والے انداز میں چیخی، غصے سے ناک پھول چکا تھا۔ بس نہیں چلا ابھی آصف اُسکے سامنے ہوتا اور وہ اپنا غصہ چیزوں کی جگہ اُس پر نکال دیتی۔۔۔۔
ابرار اُسکی حالت دیکھ خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا، جبکے اُسکو صوفے پر بیٹھے دیکھ قریب بیٹھ خود کے ساتھ لگاتے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی؛۔

☆☆☆

تمہاری بیوی مجھ سے خاص ملنے آنے والی ہے، چونکہ وہ نہیں چاہتی اُسکی چوری پکڑی جائے۔

اگر یقین نا آئے تو اس ایڈریس پر پہنچ جانا۔ مہر از اُسکا میسج پڑھتے ماتھے پر بل ڈالے اٹھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ویلکم۔۔۔۔ ''مجھے یقین تھا تم ضرور آو گئ۔ ''

آصف جو کافی شاپ میں عبادت کا ویٹ کر رہا تھا، اُسکو اپنی طرف آتے دیکھ کھڑا ہوا، ابھی وہ اُسکے سامنے آتے رکی تھی

کہ وہ مسکراتے بہت خوشی سے گویا۔

بیٹھو۔۔۔۔۔ وہ اُسکو خاموش نظروں سے گھورتے دیکھ بیٹھنے کا بول گیا:۔

عبادت خاموشی سے چیئر گھسیٹتے براجمان ہوئی، جبکے ابھی بھی نظریں آصف پر پوری طرح ماخوذ کیے ہوئے تھی۔

میں جانتا تھا تم ضرور آو گئ، وہ خود سے ہی ویٹر کو کافی کا آڈر دے گیا:۔

میں یہاں تمہاری کوئی بکواس بات سننے نہیں آئی، وہ ویڈیو تم مجھے دکھا کر کیا ثابت کرنا چاہتے تھے۔۔؟

تم نے آج ثابت کر دیا کہ تم ہمشیہ سے ہی ایک گھٹیا انسان تھے اور آگے بھی ایسے ہی رہنے والے ہو؛۔

عبادت تم اتنا غصہ کیوں ہو رہی ہو۔۔۔؟ میں نے جو بھی کیا صرف "

" ہماری خوشی کے لیے کیا

عبادت تم پلیز اُس مہراز کو چھوڑ دو، میں تمہیں ہمشیہ خوش رکھوں گا۔

تمہارا بیٹا یارم بھی ہمارے ساتھ ہی رہے گا، میں اُسکو ہمشیہ کے لیے تمہارے پاس لے آؤں گا؛۔

بس ایک بار یقین کر لو میرا۔۔۔۔۔ وہ اُسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے بہت امید سے گویا۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ وہ اُسکی بکواس باتیں سن پی تھی، جبکے ساتھ ہی اپنے ہاتھ اُسکے ہاتھوں میں سے نکالنے کی کوشش کی؛۔

چھوڑ ہی تو نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔میرے دل کی بات سمجھنے کی کوشش کرو۔
مجھ سے زیادہ تمہیں کوئی۔۔۔۔۔۔اپنی بکواس بند کرو۔
وہ اُسکی بات کاٹ دھاڑی، کان پک گئے ہیں میرے۔۔۔۔ تمہاری یہ
بکواس سن سن کر۔۔۔۔
اگر تمہیں اتنی سچی محبت ہوتی تو اُس دن تم مجھے بارات والے دن چھوڑ کر
اپنی ماں کے پیچھے نہیں بھاگتے۔
عبادت کی آنکھوں میں ماضی کا تلخ یاد آتے ہی آنسو بھرے تھے، جبکے تبھی
وہ شاپ کے ڈور پر مہراز کو دیکھ گئی؛۔
جو غصے سے ان دونوں کو ہی گھور رہا تھا، عبادت کو لگا تھا جیسے سب کچھ ختم ہو
جائے گا۔۔۔۔
آصف جو چاہتا تھا، بالکل ویسا ہو گیا تھا۔ وہ عبادت کے چہرے پر خوف کی لہر
طاری دیکھ دل میں مسکرایا؛۔

عبادت نے مرتے وجود کے ساتھ آصف کے ہاتھوں کو جھٹکنے کی کوشش کی۔

مہراز جس کا صبر کا دامن چھوٹتا جارہا تھا، وہ اُس آدمی کا چہرہ دیکھ ساتھ ہی ہاتھوں پر نظریں گاڑھ گیا:۔

ایک بھی پل ضائع کیے بناوہ ان کی طرف لپکا، اور آصف کو ایک بھی موقعہ دیئے بنا زور سے مکہ رسیدہ کر گیا۔

تمہاری اتنی ہمت۔۔۔۔۔میری بیوی کا ہاتھ پکڑو، آصف جس نے سوچا بھی نہیں تھا:۔

مہراز غصے سے دھاڑ اُسکو گریبان سے پکڑتے ایک زوردار تھپڑ گال پر جڑ گیا

۔

عبادت بے ڈرتے منہ پر ہاتھ رکھا تھا، اُسکا دماغ جیسے کام کرنا بند ہوا۔

آج کے بعد اگر میری بیوی کا ایسے ہاتھ پکڑا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، مہراز جانتا تھا وہ اس وقت کافی شاپ میں ہے۔

آس پاس لوگ جمع ہونا شروع ہو چلے تھے، اسی لیے وان کرتے چوٹکی سے زہر نگاہ عبادت پر ڈال اُسکا ہاتھ دبوچتے باہر کی طرف لپکا،

عبادت مرتے قدموں کے ساتھ مہراز کے ساتھ گھسیٹتی چلی گئی، اگر وہ اُسکو جھٹک سے چھوڑ دیتا تو وہ بری طرح نیچے گرتی؛۔

چھوڑوں گا نہیں اس مہراز زیاد کو۔۔۔۔ وہ اپنے ہونٹ سے خون نکلتے دیکھ غصے کو کنڑول کرتے غرایا۔

جبکے تبھی فون نکالتے ویڈیو مہراز کو سینڈ کیا، تاکہ آگ مزید بھڑک سکے؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ اسُکو ہاتھ سے دبوچے گھر پہنچا تھا۔ کہ اُسکو لاتے ہی لاونج میں دھکا دیتے چھوڑا۔۔۔۔

عبادت جو اُسکے سہارے پر تھی، اُسکے اچانک سے چھوڑنے پر نیچے گری۔

آج تم میرے نظروں میں نیچے گر چکی ہو، جیتنا ہو سکے مجھ سے دور رہنا؛۔

وہ اُسکو نفرت سے بھرے انداز میں گھورتے دبی آواز میں غراتے روح کے روم کی طرف بڑھا؛۔

عبادت کے پاس آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں رہا تھا، وہ کیا کہتی اُسکو۔۔۔؟

ہر جواب اُسکی ہمت کے ساتھ دم توڑ رہا تھا۔۔۔۔

وہ خود کے آنسو صاف کرتی اپنے روم کی طرف گئی، تاکہ جب اُسکا غصہ ٹھنڈا ہو، تو وہ مہراز سے بات کر سکے:۔

مہراز جس دماغ پھٹنے کو کر رہا تھا، ابھی روح کے روم میں آیا تھا کہ میسج کا نوٹیفکیشن دیکھ واٹس ایپ اوپن کر گیا

ویڈیو کو دیکھ وہ بناپل ضائع کیے اون کر گیا، تاکہ دیکھ سکے اب وہ کیا ثابت کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔

ویڈیو میں عبادت آصف کی محبت کا اظہار سن اُسکو شادی کے لیے رضا مندی کا بول رہی تھی:۔

ساتھ ہی مہراز سے طلاق لیتے ہی رشتہ بھیجنے کا کہہ رہی تھی۔

مہراز عبادت کے منہ سے یہ الفاظ سن شاک ہوا تھا۔جبکے اُسکو یقین کرنا مشکل لگا۔

وہ پھر سے ویڈیو دیکھنا شروع ہوا، ہر بار ویڈیو دیکھنے سے سچ بدلنے والا نہیں تھا:۔

وہ ایک نظر اپنی بیٹی کو سوتا دیکھ غصے سے عبادت سے بات کرنے کے لیے روم سے نکلا۔۔۔۔

تم اتنی گری ہوئی لڑکی ہو۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے نکاح میں ہوتے ہوئے ایک غیر مرد سے ملنے کی۔۔۔۔؛۔

ابھی عبادت منہ دھوتے واش روم سے نکلی ہی تھی کہ مہراز اُسکو بے دردی سے دبوچتے دھاڑا۔

عبادت اُسکی سختی اپنے بازو پر محسوس کرتے تڑپ اٹھی، درد حد سے زیادہ بڑھا۔رکے ہوئے آنسوؤں ایک بار پھر سے بہنا شروع ہوئے؛۔

اگر اتنا ہی تمہیں وہ پیارا تھا، تو مجھ سے پہلے ہی کہہ دیتی، میں تمہیں چھوڑ دیتا،

تمہیں کس نے حق دیا میرے عزت کا ایسے سر عام تماشہ بنانے کا۔۔؟

وہ اُسکی آنکھوں میں آنسوؤں کا طوفان دیکھ نے دردی سے اُسکو دیوار کے ساتھ لگا گیا۔۔۔۔

" آپ۔۔۔۔غلط۔۔۔۔۔ "

بند کرواپنا یہ ناٹکا۔۔۔۔۔یہ جو تمہارے آنسو ہیں وہ تمہیں بچا نہیں سکتے

۔۔۔

آج مجھے سمجھ آیا کہ تمہارا گھر کبھی کسی مرد کے ساتھ کیوں نہیں بسا۔۔۔۔

تمہاری ایسی حرکتوں کی وجہ سے ہی تم ہر جگہ ذلیل ہوتی رہی ہو:۔

شرم نہیں آئی تمہیں۔۔۔؟جواب دو مجھے۔۔۔؟وہ رگیں تنے غراتے

بازو سے ہاتھ ہٹاتے گالوں سے دبوچ گیا۔

بس نہیں چلا تھا کہ ابھی اُسکا گلہ وہ دبا دیتا، مہراز زیاد کی بیوی بن کر تم یہ گرے کام نہیں کر سکتی؛۔

عبادت جو بولنا چاہتی تھی، جبروں میں درد محسوس کرتے اُسکے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنا شروع ہوئی۔

اگر تمہیں اُس نامحرم کے ساتھ رہنا ہے تو میری زندگی سے نکلنا ہو گا۔

چپ ہو جائیں۔۔۔۔۔۔وہ پورا زور لگاتے مقابل کے سینے پر ہاتھ رکھتے دھکا دے گئی۔

مہراز جھٹکا کھاتے دو قدم دور ہوا تھا۔اُسکی آنکھوں میں خون اترا تھا؛۔

کب سے بولنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ایک بار میری بات سن لیں۔

میں نے کچھ۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ ہانپتی بولنا شروع ہوئی کہ مقابل نے زور سے تھپڑ مارتے اُسکے منہ پر بریک لگائی؛۔

میرے سامنے جھوٹ بولنے کی کوشش بالکل مت کرنا، نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔

نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے۔۔۔۔۔۔وہ اُسکو بازو سے پکڑتے دبی آواز میں غرایا۔

عبادت نے بے یقینی سے مہراز کی طرف دیکھا تھا جو اُسکے منہ پر ایک عدد تھپڑ مار بول رہا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے میں مزید کچھ برا کروں نکل جاؤ میرے کمرے سے۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ ویسے ہی بازو سے پکڑے روم کا ڈور کھول باہر کی طرف دھکا دے گیا۔۔

عبادت لڑکھڑاتے نیچے ٹھنڈے فرش پر گری تھی، وہ اُسکے منہ پر دروازہ بند کر چکا تھا؛۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دودن گزر چکے تھے، مگر مہراز نے ایک بار بھی عبادت سے کوئی بات نہیں کی تھی،

وہ صبح کو جلدی آفس کے لیے نکل جاتا اور رات کو لیٹ تک گھر آتا؛۔

وہ بالکل بھی عبادت کا چہرہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا، اُسکو شدید نفرت اور غصہ عبادت پر تھا۔۔۔۔

عبادت بھی چین سے کب سو یا کچھ اور کر پا رہی تھی، جس بات کا اُسکو ڈر تھا وہ تو بات ہو بھی گئی تھی،

اور اُس پر الزام بھی لگ گیا تھا، اُسکو مہراز کی باتوں سے بہت تکلیف پہنچی تھی

،

مہراز کا اُس پر بلا وجہ ہاتھ اٹھانا اور اتنے بڑے لفظوں سے ذلیل کرنا کسی پل بھی چین سے جینے نہیں دے رہے تھے؛۔

وہ اندر ہی اندر گھونٹ رہی تھی، دو دن سے اُسکی حالت بہت خراب تھی۔

وہ صرف روح کے لیے روم سے نکلتی اور مرے دل کے ساتھ کھانا بناتی
:۔
اُسنے خود سے تہ کر لیا تھا کہ وہ مہراز کو کسی بھی قسم کی اب صفائی نہیں دے گئ اُسکو جو بھی جیسا بھی سمجھنا ہے سمجھ لے۔۔۔
آنی۔۔۔۔۔ بھوک لگی ہے، عبادت جس کا سر پھٹ رہا تھا، ''
روحی کی آواز سن موندی آنکھیں کھول اُس بچی کو دیکھ پھیکی سی مسکان لبوں پر لاتے کھانا لینے گئ:۔
روح کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے ساتھ ہی بیڈ پر سُلانے کے لیے لیٹی۔
روح سو چکی تھی، وہ بہت پیار سے اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی؛۔
ابھی وہ ویسے ہی ہر چیز سے بے خبر بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک سے بازو سے پکڑتے کھینچنے والے انداز میں مہراز کو دیکھ اُسکے ساتھ کھنچتی چلی گئ۔
وہ اُسکو ویسے ہی دبوچے روحی کے روم سے نکل ڈور بند کر اُس بوجھے دل کی لڑکی کو دیوار کے ساتھ لگا گیا:۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کے روم میں جانے کی۔۔۔؟آج کے بعد میری بیٹی کے آس پاس بھی مجھے تم دکھائی نادو۔

میں نہیں چاہتا تمہارا گندا سایہ بھی میری بیٹی پر پڑے۔دور رہو مجھ سے اور میری بیٹی سے۔۔۔۔۔

ٹھیک کہتی تھی تمہاری ماں۔۔۔۔۔کہ تمہیں جوتی پر رکھنا چاہیے، تم اسی لائق ہو، وہ نفرت کی آگ میں جینا اُسکو ذلیل کرنے کیلیے بول سکتا تھا بنا سوچے سمجھے بول رہا تھا، عبادت نظریں جھکائے دل پر آنسو گرتے محسوس کر خاموشی سے کھڑی رہی۔۔۔

پھر کبھی میری بیٹی کے قریب مت جانا، وہ اسُکو ویسے ہی خاموشی میں دیکھ اُسکے بازوں پر اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑ روح کے کمرے میں داخل ہوا ؛۔

وہ ظالم شخص جا چکا تھا۔عبادت کرب کے عالم سے آنکھیں بھینچ گئ،

وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی، آج روح کا ساتھ بھی جیسے اُس ستمگر نے چھین لیا تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔؟ وہ ابھی مقابل کے میسج پر گھر سے نکل ملنے "
" کے لیے کافی شاپ پہنچی تھی

کہ اُسکو خود کا منتظر دیکھ ہلکی سی مسکان اُسکے لبوں پر پھیلی، وہ جب بھی ابہام کو ایسے دیکھ خود کی قسمت پر اُسکو حیرانگی چھائی ملتی۔۔۔

مہراز کے اُسکو طلاق دینے کے بعد اگر اُسنے اپنی زندگی میں کچھ اچھا دیکھا تھا تو صرف ابہام کا ساتھ تھا۔

وہ بیگ رکھتے دونوں ہاتھ ٹیبل پر آپس میں ملائے مقابل کی نگاہیں خود پر جمی دیکھ لال ہوتی گالوں سے نظریں پھیل آس پاس لوگوں کی طرف دیکھنا شروع کیا:۔

میں دیکھ رہا تھا، تم دن بادن خوبصورت سے بھی زیادہ خوبصورت ہوتی "
جا رہی ہو، کیا یہ اثر میری محبت کا ہے۔۔۔؟

وہ ایک بار اُسکے لبوں سے اظہار سننا چاہتا تھا، وہ اُسکو اتنی سی خوشی تو دے ہی دوسکتی تھی۔۔۔۔۔

عبادت مقابل کی بات سن لبوں پر پھیلی مسکان مزید گہری کر گئی۔

وہ جتنا بھی کوشش کرتی کہ اُسکی باتوں کو اگنور کرے ابہام اُتنا ہی اُسکے دل پر چھا جاتا، عبادت شرم سے نظریں جکائے انگلیوں کو موڑنے کا کام شروع کر گئی؛۔

ابہام نے غور سے نروس ہوتے اُسکے ہاتھ دیکھے، جبکے بنا پل ضائع کیے اُسکے ٹھنڈے برف کی مانند پڑتے ہاتھوں کو اپنے گرم ہاتھوں میں دبایا۔

عبادت تمہیں مجھے جواب دینا ہو گا، وہ گھمبیر لہجے میں بہت ہی محبت سے گویا تھا۔ ”

عبادت کے دھڑکتے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی، جبکے مشکل سے پلکیں اٹھاتے اُس روبرو جوان کی طرف دیکھا:۔

تمہاری محبت میرے چاروں اطراف گھومنے لگی ہے، ڈر لگتا ہے اظہار سے
"کہیں یہ پل ختم نا ہو جائیں
عبادت جانتی تھی وہ اپنی محبت کے بدلے محبت چاہتا تھا، اسی لیے بنا سوچے سمجھے اپنا ڈر عیاں کیا۔
ہر ڈر دل سے نکال دو، چونکہ عبادت اب کچھ برا نہیں ہو گا، تمہارے "
اتنے سے الفاظ سے ہی مجھے دنیا کی ہر خوشی محسوس ہو گئی۔۔۔
یہی تو چاہتا ہوں میری محبت ہر پل تمہارے آس پاس سائے کی طرح رہے
؛۔
تاکہ کبھی بھی تمہیں کوئی تکلیف اذیت نا مل سکے، اگر کبھی ایسا کچھ ہونے لگا
، تو دیکھنا میں سب سے آگے کھڑا ملوں گا۔۔۔۔
ابہام۔۔۔۔۔۔وہ جو گہری نیند میں تھی، اک دم سے بھیگی پلکیں کھول
مقابل کو تلاش کرنے کی کوشش کی؛۔
دو دن گزر چکے تھے، وہ پوری طرح خود کو ایک کمرے میں بند کر چکی تھی

کسی کو اُسکی فکر نہیں تھی، اُسکا سر درد سے پھٹ رہا تھا، وہ اندر ہی اندر جیسے خود کو ختم کر دینا چاہتی تھی؛۔

ابہام کی یادیں ایک بار پھر سے اُسکے ہوسوں پر چھانا شروع ہوئی،

وہ مشکل سے ٹوٹتے وجود کو گھسیٹتے بیڈ سے اٹھی اور سائیڈ ٹیبل پر پانی کا جگ دیکھ کانپتے ہاتھوں سے پانی کا گلاس بھر لبوں سے لگایا۔۔۔۔

دو دن سے وہ کچھ بھی نہیں کھا رہی تھی، مہر از روح کو صبح صبح ہی اپنے ساتھ لیتے گھر سے نکلتا اور رات لیٹ نائٹ گھر آتا۔

روح جب بھی عبادت کا پوچھتی اُسکو کوئی نا کوئی بہانا بنا دیتا۔۔۔۔

عبادت کا جب بھی سر درد حد سے بڑھتا وہ بنا سوچے سمجھے سر درد کی گولیاں کھا لیتی۔

اُسکی حالت ایسے تھی جیسے وہ سالوں سے بیمار ہو، کوئی بھی اُسکو اس حال میں دیکھ لیتا تو سب کچھ پل میں سمجھ جاتا۔۔۔

وہ مرے قدموں کے ساتھ دیوار کا سہارا لیتی روم سے نکلی، وہ مشکل سے کیچن تک آئی تھی۔۔۔۔

ارداہ کچھ کھانے کا تھا بھوک بہت زور سے اُسکو محسوس ہو رہی تھی؛۔

جیسے ہی فریج اوپن کیا وہ پوری طرح خالی تھی، اُسکو یاد آیا تھا اُسنے کچھ بھی بنانا چھوڑ دیا تھا۔۔

وہ کیلے پڑے دیکھ ایک عدد نکال کھانا شروع ہوئی وہ دکھتے سر کے ساتھ واپس اپنے روم کی طرف مڑی؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" عبادت۔۔۔۔۔۔۔۔ "

یہ کیا حال۔۔۔۔۔؟ ابھی کلثوم نے ڈور اوپن کیا تھا کہ عبادت کو دیکھ وہ خوشی سے چہکی؛۔

مگر جیسے ہی اُسکی آنکھوں کی طرف دیکھا وہ شاک سی حیران ہوئی، عبادت اُسکی باتوں کو اگنور کیے گلے لگی۔

وہ مشکل میں تھی، کسی اپنے کو دیکھ اُسکی آنکھیں خود باخود ہی بھری

کلثوم اُسکو ملتی گھر کے اندر لے گئی۔ عبادت یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے

---؟

تم رو کیوں رہی ہو---؟ کیا ہوا ہے---؟ سب کچھ ٹھیک ہے نا----؟

کلثوم اُسکو صوفے پر بٹھاتے فکر مند لہجے میں استفسار کرنا شروع ہوئی:۔

ایک منٹ------ تم مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی، وہ اُسکو پانی کا گلاس

دیتی تیزی سے اٹھتے بلڈ پریشر کی مشین لینے بھاگی----

تمہارا بی پی تو لو ہے، تم نے کچھ کھایا نہیں---؟ وہ اُسکے آنسو اپنے ہاتھوں

سے صاف کرتے ساتھ ہی کیچن کی طرف بڑھی----

اب بتاؤ------ کیا ہوا ہے---؟ ابھی عبادت کھانے سے فارغ ہوئی

تھی کہ کلثوم نے اُسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیتے بہت پیار سے دریافت

کرنا چاہا:۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔بس کچھ پریشان رہنا شروع ہو چکی ہوں، کلثوم مجھے وہی دوائی پھر سے دے

جس سے میرا دماغ پوری طرح سکون میں آجائے، میں دوائی لینے تیرے پاس آئی ہوں، عبادت نظریں جھکائے بہت دھیمی آواز میں بولی

چل توں اٹھ۔۔۔۔۔میرے ساتھ چل۔۔۔۔میں تیرے ٹیسٹ کرواتی ہوں، کلثوم اُسکی حالت دیکھ سمجھ چکی تھی

اُسکو ہسپتال جانے کی ضرورت ہے، اسی لیے اُسکو اٹھنے کا بولتی خود بھی جیکٹ لینے گئی۔۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔بس توں مجھے وہی دوائی دے جو مجھے پہلے دی تھی۔

وہ ضدی انداز میں کہتی اُسکا ہاتھ پکڑتے واپس سے ساتھ بٹھا گئی

پہلے مجھے بتا، ہوا کیا ہے، توں پھر سے۔۔۔۔کلثوم بولتے بولتے خاموش ہوئی:۔

کلثوم۔۔۔مجھے میرا یارم چاہیے،اگر وہ میرے پاس میرے ساتھ ہوتا تو آج میں اتنی تنہا نا ہوتی۔۔۔۔

عبادت کی آنکھیں خود باخود ہی بہ رہی تھی،وہ بہت تکلیف میں تھی:۔

کوئی بھی اُسکی ایسی حالت سے اندازہ لگا سکتا تھا،کلثوم نے آج کتنے سالوں بعد اُسکے منہ سے یارم نام سنا تھا۔

ابہام مجھے چھوڑ کر کیوں چلا گیا۔۔۔؟اُسنے وعدہ کیا تھا وہ مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

پھر کیوں مجھے اس دنیا میں تنہا چھوڑ گیا۔۔۔؟میرا دل کرتا ہے میں کسی طرح اس دنیا سے بھاگ جاؤں،

توں میری مدر کرے گئی۔۔۔؟وہ روتے روتے بلند آواز میں چیخ پوچھ رہی تھی؛۔

کلثوم اُسکی حالت دیکھ صدمے میں گئی اُسکو عبادت کا ماضی یاد آیا تھا جب وہ پہلے بھی ایسے آپے سے باہر ہو گئی تھی؛۔

کیاعبادت ڈپریشن میں جارہی ہے۔۔۔؟ریلکس عبادت۔۔۔۔۔۔وہ ‘‘
خود کی سوچ کو جھٹکتے ہلانا شروع ہوئی۔

وہ اپنی ہی دھن میں بولی جارہی تھی، کلثوم اُسکو ایسے خود سے بیگانہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی:۔

اسی لیے اُسکو زور سے ہلاتے ہوش میں لائی، میں دوائی دیتی ہوں، پہلے مجھے یہ بتا تیرے اور مہراز بھائی کے درمیان کچھ ہوا ہے۔۔۔؟

مہراز۔۔۔۔عبادت نام سن خود سے بڑبڑاتے کرب سے آنکھیں بند کر گئی:۔

عبادت نے سرد آہ بھرتے سبھی کچھ کلثوم کے آغوش اتارا۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔۔۔مہراز بھائی۔۔۔۔کلثوم تو اتنا کچھ سن شاک ہی ہوگئی تھی:۔

انہوں نے تم پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔؟کلثوم عبادت کو روتے دیکھ گلے سے لگا گئی:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ کام تھا۔۔۔؟مہراز جو فائل میں سر دیئے بیٹھا تھا ولید کو خاموشی سے تکتے دیکھ پوچھا۔

توں مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔کوئی مسلہ ہے۔۔۔؟ولید انتظار میں تھا، کہ مہراز کچھ بولے اور پھر وہ تیزی سے پوچھ سکے۔۔

مجھے کیا ہونا ہے، میں بالکل ٹھیک ہوں، وہ اُسکا سوال سن نظریں فائل سے اٹھاتے اُسکے چہرے پر ٹکا گیا۔۔۔۔

اگر سب کچھ ٹھیک ہے تو توں روح کو ہر روز آفس ساتھ کیوں لاتا ہے ۔۔۔؟اُسکو عبادت بھابھی کے پاس ہونا چاہیے؛۔

وہ مس کر رہی ہے گھر۔۔۔ولید نے غور سے اُسکا چہرہ دیکھتے از حد سینجدگی سے دریافت کرنا چاہا۔

مہراز توں کچھ چھپا رہا ہے۔۔۔؟ولید اُسکو خاموش دیکھ چیئر کی ٹیک چھوڑ ٹیبل پر ہاتھ رکھتے آگے ہوتے آہستگی پوچھا؛۔

میں کیا چھپاؤں گا۔۔۔؟ بس اتنا جان لو عبادت میری بیٹی کے لیے ایک اچھی ماں ثابت نہیں ہو سکتی۔

یونو۔۔۔۔۔ میں غلط تھا، میں نے جب بھی عبادت کے بارے میں اچھا " سوچا غلط سوچا۔

مجھے اندازہ نہیں تھا، کہ وہ میری محبت کے قابل نہیں، مہراز کا اندر بھرا پڑا تھا۔

ولید کے پوچھنے پر وہ کسی بم کی طرح پھٹا، اُسکا بس نہیں چلا تھا کہ وہ اُسکے سامنے ہوتی اور وہ اُسکو سبھی کے سامنے ذلیل کر دیتا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔؟ ولید فکر مند ہوا تھا، جبکے فکر سے بھرے لہجے میں پوچھا مہراز نے آصف والا سب کچھ بتاتے ساتھ ہی اُسکو ویڈیو دکھائی:۔

آئی کانٹ بلیو۔۔۔۔۔ "عبادت۔۔۔۔۔ وہ ویڈیو دیکھ ساکت ہوتا مشکل " سے بولا۔۔۔۔۔

مجھے بھی یقین نہیں آرہا تھا، اُس لڑکی کو میں نے اپنی زندگی میں شامل کیا۔

اور اُسنے مجھے دھوکا دیا، یہ پہلی بار نہیں تھا، جب وہ چھ سال پہلے بھی میرے نکاح میں تھی تب بھی اُسکا چکر چل رہا تھا:۔

میں کتنا بڑا بے وقوف ہوں، جو اُسکی معصومیت پر فدا ہوتا چلا گیا، مجھے لگا شاید وہ ایک اچھی لڑکی ہے

لیکن میں غلط تھا، وہ غصے سے چیختے چیئر سے اٹھتے وال گلاسیز کی طرف بڑھا :۔

☆☆☆

پریزے نے ناک بورستے جھٹک سے بال پیچھے کمر پر گرائے؛۔

تم مجھے یہ بتاؤ، گھر میں کیسے سب سے بات کرنے والے ہو۔۔؟ پریزے نے اپنا ہاتھ مقابل کے ہاتھ سے نکالتے پوچھا

پریزے اور زایان میں سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا، پریزے نے اُسکی محبت دل سے قبول کر لی تھی؛۔

ابھی وہ چاہتی تھی جلد سے جلد زایان گھر پر رشتے کی بات کرے اور وہ سکون کا سانس لے سکے۔

اتنی جلدی ہے میرے پاس آنے کی۔۔۔؟ کیا اتنی گہری محبت ہو چکی ہے ؛۔

وہ شرارت سے آنکھ دباتے مسکراتے اُسکو چھڑ گیا۔،

زایان پکیز۔۔۔۔۔۔۔میں سینجدہ ہوں، تمہیں جلد سے جلد گھر بات کرنی ہو گئی، بشری تائی کا بس نہیں چل رہا میرا پتا صاف کر دیں؛۔

جانے ان کو ہم سب سے کیا دشمنی ہے، پریزے جس نے کل ہی بڑوں کی باتیں سنی تھی

جس میں بشری تائی پریزے کے رشتے کا کہہ رہی تھی وہ یہ سن پوری طرح ہل چکی تھی۔۔۔۔۔

تم بے فکر رہو، تمہیں مجھ سے الگ کرنا ان لوگوں کے بس میں نہیں، ''

میں کچھ کرتا ہوں۔

زایان اُسکو پریشان دیکھ دھیمے سے کہتے ساتھ ہی اُسکا ہاتھ پھر سے پکڑ گیا؛۔

ویسے میرے پاس ایک اچھی نیوز ہے، زایان جس کو اچانک سے یاد آیا تھا خوشی سے بولتے ساتھ ہی پریزے کو دیکھا۔

کیسی نیوز۔۔۔۔؟ وہ چونکتے دریافت کر گئی۔

سرپرائز ہے، تھوڑا سا انتظار کرنا ہو گا، وہ مسکراتے آرام سے اٹھا تو پریزے کا منہ کھلا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔؟بتاؤ مجھے ابھی۔۔۔۔وہ کمر پر ہاتھ رکھتے مقابل کے برابر ہی کھڑی ہوئی؛۔

میرے پاس فحال کنفرم نیوز نہیں،جب ہو جائے گئی تب بتاؤں گا،ابھی چلو آئس کریم کھانے چلتے ہیں،

وہ اُسکا ہاتھ پکڑتے ساتھ کھنچتے لے جانا شروع ہوا پریزے خاموشی سے آگے بڑھی۔۔۔۔

☆☆☆

شام ٹائم تو کھانا کھایا تھا، ابھی بھوک نہیں، عبادت نے بالوں پر ہاتھ پھیرتے وجہ بتائی۔۔۔۔

آنی۔۔۔۔۔ابھی کلثوم کچھ کہتی روح کی آواز سن عبادت پلٹی تھی؛۔

روحی۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبادت کا چہرہ روح کو دیکھ خوشی سے چمکا، وہ فون بند کرتی تیزی سے روح کو خود کے حصار میں جکڑ گئی۔۔۔۔

آنی"آئی ریری مس یو۔۔۔۔۔۔"وہ معصوم بچی عبادت کے ساتھ چپکتے ہی بولنا شروع ہوئی

میں نے بھی آپ کو بہت مس کیا، آپ آنی کو چھوڑ کہاں چلی گئی تھی۔۔۔؟

عبادت کی آنکھیں بنا اجازت ہی بہنا شروع ہو گئی تھی، آج کل وہ ایسے ہی آنسو بہا رہی تھی؛۔

وہ اُسکا چہرہ باری باری چومتے ساتھ روتے زور زور سے گلے میں بھنچ رہی تھی

روح۔۔۔۔۔۔۔آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔؟آپ کو سونا تھا، مہراز جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا؛۔

روح کو عبادت کے ساتھ لگے دیکھ غصے پر کنڑول کرتے بہت تحمل سے پوچھا

پاپا آنی آگئی۔وہ خوشی سے چہکتے اپنے باپ کو دیکھتے بولی۔

مجھے آنی کے ساتھ سونا ہے، وہ بولتے واپس سے عبادت کے ساتھ لگی؛۔

عبادت جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی، ایک بار بھی مہراز کی طرف دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔۔۔

مہرازان کو ویسے ہی چھوڑا اپنے روم کی طرف بڑھا چونکہ آج وہ روح کو چاہ کر بھی عبادت سے دور نہیں کر سکتا تھا:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج تو تم میری بیٹی کے قریب آئی، پھر کبھی غلطی سے بھی میری بیٹی کو پیار مت کرنا۔۔۔۔۔

تم اس قابل نہیں کہ میری بیٹی کو پیار کر سکو، میں نہیں چاہتا تمہارا سایہ اُس پر پڑے۔۔۔

ابھی عبادت روح کے کمرے سے نکلی تھی، کہ مہراز نے اُسکو بازو سے دبوچتے بولنا اسٹاٹ کیا؛۔

دور رہو۔۔۔۔۔۔۔۔میری بیٹی سے۔۔۔۔تم ماں بنے کے قابل نہیں ہو، وہ اُسکی سیاہ حلقوں والی آنکھوں کو دیکھ پل بھر کے لیے خاموش ہوا تھا، لیکن آصف کی ویڈیو یاد آتے ہی دبی آواز میں چیخا:۔

عبادت اُسکی انگلیاں اپنے بازوں میں دھستے دیکھ تکلیف کو برادشت کرنے کے لیے آنکھیں بھنچ گئ۔

تمہیں کیا لگا تھا، میں تمہیں ایسے ہی اپنے ساتھ برادشت کرتا رہوں گا ۔۔۔؟ وہ اُسکی آنکھیں بند دیکھ مزید سختی سے اُسکو جھٹک گیا۔۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا، تمہیں میری زندگی سے نکلنا ہو گا، وہ اُسکو ویسے ہی دبوچے اُسکے روم کی طرف بڑھا،

عبادت نے درد سے آنکھیں کھولی تھی، وہ روم میں جاتے ہی اُسکو دھکا دیتے نیچے پھینک گیا۔۔۔۔

جانتی ہو یہ کیا ہے۔۔۔؟ وہ اُسکے سامنے چیئر پر بیٹھتے ساتھ ہی چند پیپرز ٹیبل پر پھینک اُسکا چہرہ دیکھنا شروع ہوا:۔

یہ ہمارے ڈیورس پیپرز ہیں، ان پر سائن کرو اور میری زندگی سے نکل اپنے عاشق کی زندگی میں شامل ہو جاؤ۔

کل تک مجھے ان پر تمہارے سائن چاہیے، وہ اُسکو بنا دیکھے اٹھا تھا اور اپنی بات کہتے لمبے لمبے ڈگ بڑھتے وہاں سے گیا۔

عبادت جو خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی، اُسکی بات سن اسکے چہرے پر ہنسی پھیلی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسوؤں مسلسل گر رہے تھے، اور وہ زندگی سے بھرپور مسکرانے کی کوشش میں پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی؛۔

اُسنے اُسی پل بنا سوچے سمجھے فیصلہ لیا تھا، اور پن اٹھاتے ان پیپر زپر سائن کیے،

ہاں عبادت۔۔۔۔۔۔کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔؟اتنی رات کو کال ۔۔۔؟ابھی کلثوم سونے لیٹی تھی؛۔

کہ عبادت کی کال آتے دیکھ اٹھتے واپس سے بیٹھی،

کلثوم میرے پاکستان جانے کی ٹکٹ بک کروا سکتی ہو۔۔۔؟عبادت نے اپنے آنسوؤں صاف کرتے بہت ہی سینجدگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

پاکستان۔۔۔۔۔۔۔اچانک۔۔۔۔؟وہ اُسکی بات سن فکر سے پوچھ گئی

بس یار۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے تہ کر لیا ہے، مجھے یہاں مزید نہیں رہنا، میں پاکستان جانا چاہتی ہوں،

ابہام کی یادیں ہی میرے لیے کافی ہیں، یارم سے ملنا چاہتی ہوں، توں بتا میرے لیے صرف اتنا کر سکتی ہے۔۔؟

عبادت نے ایک ہی سانس میں کہتے بات ختم کی۔۔

ٹھیک ہے، میں کروادیتی ہوں، کلثوم سمجھ چکی تھی کہ وہ تکلیف میں ہے، اُسکو عبادت کا یہ فیصلہ ٹھیک لگا تھا؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تجھے اچانک میڈکس کام کے لیے چاہیے۔۔۔؟ ولید کیبن میں داخل ہوتے ہی مہراز سے پوچھ گیا؛۔

روح کا خیال رکھنے کے لیے، مہراز ڈیورس پیپرز پر ایک نظر ڈال سرسری سا اُسکو دیکھ بولا۔۔۔۔

یہ کس چیز کے پیپرز ہیں۔۔۔؟ ولید اُسکا لال ہوتا چہرہ دیکھ سینجدگی سے پوچھتے ساتھ ہی ہاتھ آگے بڑھا گیا؛۔

ڈیورس پیپرز۔۔۔۔۔ میرے اور عبادت کے۔۔۔۔۔ وہ پیپرز اُسکی طرف بڑھاتے چیئر سے اٹھا۔۔۔

آنکھوں میں خون اتر رہا تھا، چونکہ وہ ایسا تو بالکل بھی نہیں چاہتا تھا۔، یہ سائن۔۔۔۔۔۔ ولید عبادت کے سائن دیکھ حیران ہوا۔

کہا تھا نا۔۔۔۔۔۔وہ میرے ساتھ اپنی مرضی سے رہنا نہیں چاہتی تھی،
دیکھو میرے ایک بار پیپرز اُسکے سامنے رکھنے سے کیا فیصلہ نکلا۔۔۔۔۔
وہ لڑکی یہی چاہتی تھی، مجھے سمجھ نہیں آرہا اُسکو آخر اُس انسان میں ایسا کیا
نظر آتا ہے جو وہ اُسکے لیے ڈیورس بھی لے گئی۔۔۔؟
خیر۔۔۔۔۔۔۔وہ آج شاک پاکستان واپس جارہی ہے، اس لیے مجھے ایک
میڈ کی ضرورت ہے جو روح کا خیال رکھ سکے۔۔۔۔
مہراز نے کرب سے بولتے سامنے وال گلاسیز سے باہر نیلا آسمان دیکھا۔
جہاں بادلوں کے سائے گہرے ہو رہے تھے:۔
مہراز۔۔۔۔۔۔۔مجھے لگتا ہے تجھے ایک بار ان سے بات کرنی چاہیے، ایسے
کیسے یہ سب ہو سکتا ہے۔۔۔؟
عدالت میں اگر۔۔۔۔۔۔۔
وہ لڑکی میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی، تجھے اتنی سی بات سمجھ نہیں آرہی
۔۔؟اس سے پہلے ولید مزید کچھ بولتا مہراز دھاڑا۔

تم نے کہا تھا نا، میں یہ پیپرز ان کے سامنے رکھوں۔۔۔؟تاکہ وہ مجھے اپنا سچ بتائے۔۔۔؟

دیکھ لیا اُسکا سچ۔۔۔۔؟اب کچھ باقی نہیں رہا، وہ سگریٹ نکال جلاتے لبوں میں دبا گیا۔۔۔۔

ولید نے ہی مہراز کو کہا تھا، کہ عبادت بھابھی کے سامنے ایسے پیپرز رکھ وہ ضرور ڈیورس پیپرز پھاڑ دیں گئ؛۔

وہ تجھے سب کچھ سمجھا دیں گئ، ولید کو لگا تھا کہ شاید کہیں آصف خود ہی یہ سب کچھ نا کر رہا ہو۔۔

مہراز نے ولید کی بات پر سوچا تو فیصلہ لیا کہ وہ پیپرز عبادت کے سامنے رکھے گا، تاکہ ایک بار ہی سہی وہ خود سے کچھ تو بولے۔۔۔۔۔۔

مگر یہاں سب کچھ الٹا ہوا تھا، عبادت نے پیپرز پر سائن کرتے مہراز کو جواب دے دیا تھا۔۔۔؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان

کہاں ہو تم۔۔۔؟یونی نہیں آئے۔۔۔؟پریزے جو یونی میں کب سے زایان کا انتظار کر رہی تھی

اُسکو کال کرتے اب کہ یونی نا آنے کی وجہ پوچھی،

پریزے تمہیں یاد ہے، میں نے کہا تھا میرے پاس تمہارے لیے ایک سرا پرئز ہے۔۔۔؟

میں ابھی ائیر پورٹ جا رہا ہوں، عبادت بھا بھی آ رہی ہے، وہ خوشی سے بتاتے ساتھ ہی گاڑی روک گیا؛۔

کیا۔۔۔۔۔۔عبادت آپی۔۔۔۔؟انھوں نے ہمیں تو کچھ بتایا نہیں "

"۔۔۔۔؟پریزے تو سن ہی خوشی سے جھوم اٹھی۔۔۔۔۔۔

چلو باقی باتیں بعد میں ہوتی ہیں، چاچو لوگ بھی یہاں پہنچے ہوئے ہیں،

زایان حامد اور زاہیان کو دیکھ فون بند کر گیا؛۔

عبادت بھا بھی۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں سب کو کیسے بتاؤں گئ، کہ میرا گھر ایک بار پھر سے ٹوٹ گیا۔چاچو کا سامنا کیسے کروں گئ۔۔۔؟

وہ پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھ چکی تھی، پھر سے وہی سوچیں اُسکے ذہین پر چڑھ دوڑی۔۔۔۔

وہ زاہیان اور اپنے چاچو کو انتظار کرتا بھی دیکھ گئ تھی، وہ ان کو اس بار کوئی تکلیف دینا نہیں چاہتی تھی؛۔

اسی لیے اُن لوگوں کو کھڑے دیکھ چھپ کر یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی ۔۔۔۔

عبادت بھابھی۔۔۔۔۔۔۔وہاں کہاں جا رہی ہے۔۔۔؟چاچو لوگ تو۔۔۔

زایان جو چاچو لوگوں کی طرف جانے لگا تھا؛۔

عبادت کو دوسری طرف جاتے دیکھ تیزی سے اُسطرف بڑھا۔

عبادت اچانک سے زایان کے سامنے آنے سے ہر بڑاتے آنکھوں سے بہتے آنسووں کو رگڑھتے صاف کر گئی۔،

چاچو لوگ وہاں ہے، میں نے دیکھا نہیں۔۔۔۔وہ نظریں چُراتی ‘‘

لڑکھڑاتی زبان سے ہکلاتے بولی

جبکے مظبوط بنتے ان لوگوں کی طرف لپکی، زایان جس کی آنکھوں سے کچھ چھپ نا سکا تھا؛۔

خاموشی سے بیگ اٹھاتے گاڑی میں رکھنے کے لیے گیا۔

عبادت نے جو سوچا تھا ویسا بالکل بھی نہیں ہوا تھا، وہ ائیر پورٹ سے سیدھے کہیں اور جانے والی تھی،۔

لیکن اُسکو اندازہ نہیں تھا مہراز نے گھر میں بتا دیا کہ وہ پاکستان آرہی ہے:۔

ناچاہتے ہوئے بھی اُسکو مہراز کے گھر جانا پڑا، وہ ہر گز بھی وہاں جانا نہیں چاہتی تھی، مگر زایان کے آنے کی وجہ سے وہ خاموشی سے چلی گئی؛۔

ماضی

ہیلو۔۔۔۔۔۔۔۔میری پیاری دوستوں۔۔۔۔۔۔"عبادت جو بھاگتے "
کلاس روم میں داخل ہوئی تھی؛۔
اپنی دوستوں کو گپ شپ میں مصروف دیکھ بیگ رکھتے بکس نکال گئی۔،
ڈونٹ ٹل می۔۔۔۔۔"عبادت آج پھر سر تمہارے پیچھے تھے۔۔۔؟ "
سیرت ڈور کی طرف دیکھتے ساتھ ہی اپنی ہنسی کو لبوں میں چھپا گئی
یار۔۔۔۔۔۔یہ سر کو ہمشیہ میرے پیچھے ہی چلنا ہوتا ہے،اس میں۔۔۔۔
میں کیا کر سکتی ہوں۔۔؟عبادت تیز تیز سانس لیتے ایک ہی بار میں بولی؛۔
یار اس میں سر کی غلطی نہیں تیرے دو گاڈرز ہیں ناسب ان کی غلطی ہے،
وہ ہمشیہ ہی خود تو لیٹ ہوتے ہیں ساتھ میں تجھے بھی کرواتے ہیں
کلثوم سر کو آتے دیکھ دبی آواز میں بولتے عبادت کو سہی وجہ بیان کر گئی۔
السلام و علیکم سر۔۔۔۔۔۔"جیسے ہی سر اندر داخل ہوئے سب نے "
ایک ساتھ سلام پیش کیا۔

یہ پاگل ابہام کہاں رہ گیا۔۔۔؟

سیرت سر کو عینک لگاتے دیکھ سرگوشی میں عبادت کے کان میں بڑبڑائی۔

ضرور یونی کے گیٹ پر کھڑا ہوگا، عبادت جو اُسکو انتظار کرتا دیکھ آئی تھی،

دانت نکالتے ساتھ ہی شرارت سے آنکھ دبا گئی

سر میں اندر آجاؤں۔۔۔۔ ''ابہام عبادت کو غصے سے دیکھتے ساتھ ہی ''

شرافت سے سر کو مخاطب کر گیا۔۔

جو بک کھولنے میں مصروف تھے، تبھی سیرت سمت سبھی کی ہنسی چہروں پر

چھائی:۔

آجائے ابہام میاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کا اپنا کلاس روم ہے، جب دل ''

''کرے آپ آجا سکتے ہیں۔۔۔۔

'' سر کریم عینک کو ناک پر درست کرتے طنزیہ انداز میں بولے ''

سوری سر۔۔۔۔۔۔۔۔''میں وہ۔۔۔۔۔''

رہنے دیں، ابہام میاں۔۔۔۔جانتا ہوں راستے میں ٹریفک مل گیا ہوگا۔

اکثر ہی ایسے ٹریفک آپ کو ملتا ہے، یہ آج کوئی پہلی بار تھوڑی ہوا ہے،
جیسے عبادت ہمشیہ ہی میرے کلاس میں پہنچنے سے ٹھیک پہلے داخل ہوتی
ہے، کیوں عبادت شاہ۔۔۔۔؟ ٹھیک کہانا۔۔۔؟
سر کریم۔۔۔۔۔ "کارخ عبادت پر گیا تھا جبکے یہ سنتے ہی عبادت سمت "
باقی دونوں کی ہنسی کو بریک لگا۔۔۔۔
ابہام کا چہرہ مسکرایا تھا جبکے ویسے ہی لبوں پر مسکان سجائے اپنا فرضی کالر
جھاڑا۔
جائیں بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔ سر عبادت کا سر جھکے دیکھ ابہام کو بیٹھنے کا بولتے "
"لیکچر دینا شروع ہوئے۔۔۔۔
ابہام فورا سے عبادت لوگوں کے پاس جاتے بیٹھا، ہنس لو۔۔۔۔۔۔۔
کوئی بات نہیں۔۔۔۔ایک دن بدلا لوں گا۔
ابہام عبادت کی بک اٹھاتے اپنے سامنے رکھتے ساتھ ہی انگلی اٹھاتے تینوں
کو بولا۔

دیکھا جائے گا، عبادت نوٹ بک کھولتے ساتھ ہی ہنستے سیرت کو بازو مارا ہلا گئی؛۔

☆☆☆

وہ اُسکو گہری نظروں سے دیکھتے بولا تھا، عبادت شانے اچکاتے زاہیان اور حامل لوگوں کی طرف بڑھی۔۔

ہیلو برو۔۔۔۔۔ ”کیسا رہا آج کا لیکچر۔۔۔؟ زاہیان ابہام کے بیٹھتے ہاتھ ملاتے دریافت کر گیا۔۔۔۔

تجھے سب کچھ پتا ہے، زیادہ مت بن۔۔۔۔۔۔ابہام حامل کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑتے ساتھ ہی سیرت اور کلثوم کو دیکھ گیا؛۔

جو ہنسی چھپانے کی کوشش کر رہی تھی، عبادت کو بھی کلاس روم والا واقعہ یاد آیا۔

ویسے ایک بات بتا بھائی۔۔۔۔۔۔۔تو ں پولیس کی نوکری ملتے ہی پہلا کام کیا کرے گا۔۔۔؟

حامل ہمشیہ کی طرح مزے سے پیزا کھاتے وہی سوال پوچھ گیا جس سے اُسکو چھڑ مچتی تھی۔،

تیرے گھر کی نوکری کروں گا، وہ غصے سے اُسکے کندھے پر مکہ رسیدہ کرتا بولا

ہاہاہاہاہاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابہام کا آج فائنلی جواب سن سبھی کے قہقہے بلند ہوئے۔

سیرت دیکھ تیرا کزن آج خود کہہ رہا ہے، وہ ہمارے گھر کے آگے۔۔۔۔۔

بکواس نا کرو، وہ تو عقل سے پیدا ایسے بول دیتا ہے، توں رائتے کی طرح مت پھیل:۔

سیرت حامل کے بک مارتی ناک سکڑتے بولی کلثوم اور عبادت کی مزید ہنسی گہری ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیرت اور ابہام ایک دوسرے کے کزن تھے، سیرت ابہام کی خالہ ذات کزن تھی۔ سیرت کے ماں باپ اُسکو بچپن میں ہی نہتا چھوڑ گئے تھے

سیرت صرف چھ سال کی تھی، جب اُسکے ماں اس دنیا سے چل بسے،
سیرت کے ماں باپ کے چلے جانے کے بعد اُسکی پروزش ابہام کی ماں یعنی
سیرت کی خالہ نے کی؛۔

ابہام اور رمشاد وہی بہن بھائی تھے۔ابہام دس سال کا تھا جب اُسکے پاپا کو
اٹیک ہوا اور وہ ان سب کو چھوڑ چلے گئے

وہ ایک پولیس آفیسر زتھے، ابہام کو اپنے باپ کا پولیس لوک بہت اچھا لگتا
تھا، وہ ہمشیہ ہی اپنے پاپا سے کہتا کہ جب وہ بڑا ہو گا تب وہ بھی پولیس کی
جاب کرے گا؛۔

بس پھر وہ پوری طرح اپنے اس جنون کی طرف متوجہ ہو گیا، نویں کلاس
میں تھا جب عبادت نے اُسی کے سکول میں آڈمیشن لیا؛۔

زاہیان اور حامل اُسکے پہلے سے دوست تھے، عبادت اُسکو پہلی نظر میں ہی
اچھی لگی تھی؛۔

وہ ہمشیہ ہی اُس سے بات کرنے کی کوشش کرتا لیکن عبادت شروع میں اُسکو بالکل بھی پسند نہیں کرتی تھی

چونکہ وہ اکثر ہی سیرت کو ڈانٹا نظر آتا۔ سیرت عبادت کی کافی اچھی دوست بن گئی جس وجہ سے ابہام بھی عبادت کا کافی گہرا دوست بنا؛۔

ایسے ہی سکول ختم ہوتے ہی سب نے ایک ساتھ کالج جوائن کیا، ابہام جس کو عبادت اچھی لگی تھی، کالج کے شروع ہوتے ہی زاہیان لوگوں نے باتیں کرتے کرتے بتادیا کہ عبادت کا نکاح ان کے کزن مہراز سے ہو گیا؛،

جیسے ہی ابہام نے یہ سب سنا، وہ پل بھر کے لیے صدمے میں چلا گیا۔ وہ بالکل بھی یہ بات ماننا نہئں چاہتا تھا؛۔

ان دونوں تو وہ اتنا ڈسٹرب ہوا کہ سب کچھ ہی چھوڑ بیٹھا تھا۔ سیرت ابہام کی حالت دیکھ سمجھ چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ عبادت کو پسند کرتا ہے، لیکن قسمت ایسا کھیل کھیلے گئی وہ خود کی دعاوں پر حیران ہوئی؛۔

سیرت من ہی من میں ابہام سے محبت کرتی تھی اور یہ بات عبادت بہت اچھے سے جانتی تھی وہ اکثر ہی اُسکی آنکھیں پڑھ لیتی تھی؛۔

ابہام جو جان چکا تھا کہ عبادت کا نکاح ہو چکا ہے، گزرتے وقت کے ساتھ اپنے دل کے ہر جذبات کو چھپاتے آگے بڑھنے کا تہ کر گیا

اور ایسے ہی یونی میں ائک ساتھ قدم رکھا، ابہام کو عبادت نے بتا دیا تھا، کہ سیرت اُسکو چاہتی ہے وہ پہلے تو بہت حیران ہوا

مگر پھر وہ یہ بات مان گیا کہ اُسکے حق میں یہی بہتر ہے، سیرت اُسکی کزن تھی، اور وہ بالکل بھی عبادت کی زندگی میں کوئی طوفان لانا نہیں چاہتا تھا

۔۔۔۔

یونی کا لاسٹ ائیر چل رہا تھا اُسکے بعد سب کے راستے الگ ہونے والے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یونی میں لاسٹ ائیر کے پیپرز شروع ہو چکے تھے، عبادت بھی اپنے پیپرز میں کافی مصروف تھی:۔

سیرت توں سچ میں ہمشیہ کے لیے یہاں سے جانے والی ہے۔۔۔؟

عبادت کو بالکل بھی یقین نہیں آرہا تھا، کہ سیرت اور ابہام لوگ لاہور چھوڑ کر اچی شفیٹ ہونے لگے ہیں۔

وہ اچانک سے ان کے اس فیصلے پر حیران تھی، چونکہ دونوں نے اچانک سے ہی اُسکو یہ سب کچھ بتایا۔۔۔۔۔

ویسے توں میری شادی میں شریک ہونے تو آئے گئی نا۔۔۔؟ کلثوم جس کی شادی تہ ہو چکی تھی، عبادت کا سوال سن اپنا سوال بھی رکھ گئی

ضرور آئیں گئیں اگر توں بلائے گئی، ابہام جو زاہیان اور حامل کے ساتھ وہاں آیا تھا، کلثوم کا سوال سن جواب دے گیا؛۔

ویسے تم لوگ کب شادی کی خبر دو گئے ہمیں۔۔۔؟ لگے ہاتھ زاہیان نے بھی ابہام کو آنکھ مارتے پوچھ ہی ڈالا؛۔

ابھی تو پہلے میں نوکری کنفرم کرنے والا ہوں، پھر شادی بھی ہو جائے گئی۔

ابہام سرسری سا سیرت کو دیکھتے ایک نظر عبادت کو دیکھ گیا جو اداس ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ویسے ایک بات ہے، سبھی اپنی نئ زندگی میں مصروف ہونے والے ہیں،

دیکھو اب کلثوم شادی کر کہ ہمشیہ کے لیے لندن چلی جائے گئ

اور تم لوگ کراچی جا رہے ہو، عبادت بھی شادی کے بعد اسلام آباد شفیٹ ہو جائے گئ، باقی ہم لوگ ہی یہی رہنے والے ہیں:۔

حامل سب کو دیکھ اداسی سے بولتے افسردہ کر گیا۔

عبادت کی شادی کب ہے۔۔۔؟ ابہام کا دل جیسے بھی تھا عبادت کی "

"شادی سن بے چین ہوا۔۔۔۔

پیپرز کے بعد ہی کا سوچا جا رہا ہے، مہراز پاکستان آنے والا ہے وہ اپنا بزنس آئی تھینک یہی شفٹ کرے گا۔

اُسکے بعد شادی۔۔۔۔۔ زاہیان نے بہت آرام سے سب کچھ بتایا،

چلو گائز۔۔۔۔ہم لوگ چلتے ہیں،ابہام فوراسے کھڑا ہوتا ساتھ ہی سیرت کواشارہ کر گیاوہ بھی فوراسے اٹھی تھی؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Ⓜ Ⓐ Ⓓ Ⓘ Ⓗ Ⓐ Ⓢ Ⓗ Ⓐ Ⓗ Ⓦ Ⓡ Ⓘ Ⓣ Ⓔ Ⓢ

لندن

روح بیٹا۔۔۔۔۔۔آپ کچھ کھا کیوں نہیں رہی۔۔۔؟کلثوم کب سے روحی کو کھانا کھلانے کی کوشش کر رہی تھی، مگر وہ بے دلی سے منہ لٹکائے بچوں کی طرح گھورنے اور عجیب عجیب زوایے بنانے میں مصروف تھی ؛۔

وہ غصہ تھی، مہراز سے چونکہ وہ اُسکو عبادت کے پاس لے کر نہیں جا رہا تھا :۔

دو دن ہو چکے تھے، عبادت کو یہاں سے پاکستان گئے ہوئے، مہراز کو پتا چل گیا تھا کہ عبادت اُسی کے گھر گئی ہے؛۔

وہ حیران ہوا تھا، مگر خاموش رہا۔۔۔۔۔

دو دن سے ولید کے کہنے پر روحی کو وہ اُسکے گھر چھوڑ رہا تھا، چونکہ جب بھی مہراز روحی کے پاس ہوتا وہ صرف عبادت کے پاس جانے کی ضد کرتی؛۔

مجھے آنی کے پاس جانا ہے، کلثوم جو اُسکے سامنے بیٹھی ہوئی تھی، روحی اُسکو دیکھتے رونے والے انداز میں بولی۔

کلثوم اُس بچی کی آنکھوں میں چمکتا پانی دیکھ خود کے ساتھ لگا گئی، میں آپ کی آنی سے بات کروادوں گی۔۔

فحال آپ۔۔۔۔۔پہلے کھانا کھاؤ، وہ اُسکے گال پر پیار کرتے بولی تو روح نے خوش ہوتے سر ہاں میں ہلایا؛۔

کلثوم نے عبادت کو کال کیا تھا لیکن اُسنے بات کرنے سے انکار کر دیا، جس وجہ سے کلثوم نے بہت مشکل سے جھوٹ بولا کہ عبادت ابھی فون پک نہیں کر رہی شاید وہ سو گئی ہے، وہ صبح کو بات کروائے گئی کہتے سُلایا۔

مہراز روح کو آج یہی رہنے دے، وہ سو چکی ہے، ولید جو مہراز سے پہلے ہی آفس سے گھر آ چکا تھا، روح کو کمرے میں سو یا دیکھ آتے ہی کہا۔۔

تم نے ڈنر کیا۔۔۔؟ وہ مہراز کی لال ہوتی آنکھوں کو دیکھ سمجھ چکا تھا وہ سگریٹ کافی پی چکا ہے، اسی لیے کھانے کا پوچھا۔۔۔۔

میری بھوک مر چکی ہے، مجھے صرف غصہ آ رہا ہے، وہ لڑکی مجھ سے کیا چاہتی ہے۔۔۔؟ میں فیصلہ نہیں لے پا رہا، میں اذیت میں ہوں۔۔

مجھے لگ رہا ہے، جیسے مجھے کسی گناہ کی سزا مل رہی ہو، میں نے تو کبھی کسی کو تکلیف نہیں دی تھی ولید۔۔۔۔ پھر میرے ساتھ ہی دھوکا کیوں۔۔۔؟

مہراز کا درد جیسے بڑھ رہا تھا، وہ تکلیف میں تھا، عبادت کے ڈیورس پیپر زپر سائن دیکھ دیکھ اُسکا دماغ گھوم رہا تھا؛۔

وہ اُسکی لڑکی کو چھوڑ دینا چاہتا تھا لیکن چاہ کر بھی پیپر زپر سائن نہیں کر پا رہا تھا۔

وہ جب بھی پیپر زپر سائن کرنے کے لیے جھکتا تبھی اُسکا چہرہ آنکھوں کے سامنے لہراتا کہ مہراز اگر آج سائن کر دیئے تو ہمشیہ کے لیے اُسکو کھو دو گئے ۔

مہراز" ریلکس۔۔۔۔۔"توں جتنا سوچے گا اُتنا ہی تکلیف محسوس کرے گا، میری بات مان تو اُنکو طلاق مت دے، بلکے اُن کو ایسے ہی تا عمر اس قید میں جھٹک رکھ۔

انھوں نے تجھے دھوکا دیا ہے، برو۔۔۔۔اتنی آسانی سے ان کو اس بار رہائی مت دے، مجھے یقین نہیں آرہا معصوم چہرے کے پیچھے۔۔۔۔۔۔۔

بس کر دیں ولید۔۔۔۔۔۔۔مزید بولنے کی ضرورت۔۔۔۔۔"آپ " کیوں اتنا غصہ کھا رہے ہیں۔۔۔؟اور کس نے حق دیا آپ کو ایسے عبادت کے خلاف بولنے کا۔۔۔؟

شرم آنی چاہیے آپ کو۔۔۔۔۔اگر مہراز بھائی عبادت کے ساتھ نہیں رہ سکتے تو پھر پیپرز بھیج دیں،اتنا کیوں ڈرامہ کر رہے ہیں۔۔۔۔؟

کلثوم جو وہاں سے گزرنے لگی تھی،اپنے شوہر اور مہراز کی باتیں سن غصے سے اندر داخل ہوتی بہت ضبط کرتے بولی

مہراز کلثوم کی اچانک آمد پر حیران ہوا تھا

جبکے ولید اپنی بیوی کے ایسے بولنے پر حیران ہوتا اُسکی طرف بڑھا،وہ جانتا تھا کلثوم کی نظر میں مہراز غلط ہے،مہراز کے آنے سے پہلے دونوں میاں بیوی کے درمیان لڑائی ہو چکی تھی۔۔۔۔

کلثوم تم کچھ نہیں جانتی،اس لیے کچھ بھی بولنے کی ضرورت نہیں،ولید نے سخت نظروں سے گھورتے اپنی بیوی کو کچھ بھی بولنے سے روکا؛۔

کیوں نا کچھ کہوں۔۔۔؟آپ اپنے دوست کو مشورہ دے سکتے ہیں،میں اپنی دوست کے لیے کچھ کیوں نہیں بول سکتی۔۔۔۔؟

کیا غلطی تھی عبادت کی۔۔۔۔۔؟جو مہراز زیادتم نے ایسے اُسکو اتنا ذلیل کیا ۔۔۔۔۔؟وہ بھائی سے سیدھا نام تک کا سفر بنا کسی سکینڈ کے تہ کر گئی۔۔

ولید نے مٹھیاں بھنچی تھی، وہ جانتا تھا اُسکی بیوی کتنی ضدی ہے۔مہراز کلثوم کو ایسے بھڑکتے دیکھ ساکت سا خاموشی سے اپنے دوست کو ایک نظر دیکھ گیا:۔

کلثوم بھابھی آپ کہنا کیا چاہتی ہے، صاف صاف بتائیں۔۔۔۔؟مہراز خاموشی سے سب الزام برداشت نہیں کر سکتا تھا؛۔

میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں، اگر آپ عبادت کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے تو اُسکو طلاق کے پیپرز بھیج دیں، اور پلیز اپنے دوستوں کے سامنے خود کو معصوم مت بنائیں۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے کچھ بھی اچھا نہیں کیا، جو آپ ایسے سب سے ہمدردیاں حاصل کرتے پھرے؛۔

وہ بنا لحاظ رکھے بہت ہی سپاٹ چہرے جبکے تہمل انداز میں بولی،

شٹ اپ کلثوم۔۔۔۔۔۔"یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔۔؟ولید "
جو ضبط کی انتہا کو پہنچا تھا اُسکو بازو سے پکڑتے سپاٹ چیخا؛۔
ریلکس۔۔۔۔۔۔۔ولید۔۔۔۔۔۔۔"مجھے بھابھی کو سننا ہے، میں سچ "
میں ان کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا ہوں،
مہراز ولید کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اُسکو"ریلکس"رہنے کا بول گیا، جبکے
اُسکے ایسے بولنے پر کلثوم طنزیہ ہنسی۔۔۔۔۔۔۔
آپ میری غلط فہمی کیا دور کریں گئیں، مہراز بھائی۔۔۔۔۔پہلے اپنی
آنکھوں سے نفرت اور دھوکے میں آنے کی پٹی خود کی آنکھوں سے تو ہٹا
لیں۔۔۔۔۔؛۔
اگر آپ اتنے سمجھ دار ہوتے تو آج بات یہاں تک نا پہنچتی، وہ ولید کو پوری
طرح اگنور کیے مہراز سے جیسے آج ہر چیز کا حساب لے لینا چاہتی تھی؛۔
کلثوم بھابھی۔۔۔۔۔۔ایسا بھی کیا جادو کر دیا اُس عبادت نے آپ پر۔۔۔۔
کہ آپ اُس کی باتوں پر یقین کر کہ بیٹھ گئی۔۔۔؟

آپ مجھے اُس سے پہلے کی جانتی ہیں، پھر کیسے آپ نے مجھ سے زیادہ اُس دھوکے باز پر یقین کر لیا۔۔۔؟ مہراز کو کلثوم کی باتیں تکلیف دے رہی تھی وہ حیران تھا کلثوم پر کہ وہ کیسے عبادت کا ساتھ دے سکتی ہے
وہ کیسے اُسکو قصوروار ٹھہرا سکتی ہے، وہ کبھی بھی خود پر ایسے الزام برداشت نہیں کر سکتا تھا؛۔

دیکھا مہراز بھائی آپ ابھی بھی میری بات سمجھ نہیں پائے، کلثوم طنزیہ ہنسی تھی۔

اور رہی بات جاننے کی۔۔۔۔۔تو میں آپ کو بتادوں مہراز بھائی میں عبادت کو آپ سے زیادہ اچھے سے جانتی ہوں۔
آپ کو کیا لگتا ہے، عبادت سے دوستی میری آپ کی وجہ سے ہوئی ‘‘ ۔۔۔؟ وہ سینے پر ہاتھ باندھتے تہ کر گئی تھی آج سب کچھ مہراز کے آغوش اتار کر ہٹے گئی۔۔۔۔۔۔

آپ کی غلط فہمی ہے، میں عبادت کو تب سے جانتی تھی جب سے آپ نے اُسکو پہلی بار دیکھے بنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

عبادت میری سکول فرینڈ ہی نہیں بلکے یونی کالج فرینڈ بھی رہ چکی ہے، اتنا ہی نہیں جس آصف کی وجہ سے آپ نے میری دوست پر ہاتھ اٹھایا اُس غلیظ انسان کو بھی بہت اچھے سے جانتی ہوں

وہ ہمارے ساتھ ہماری یونی میں ہی پڑھتا تھا، مہراز بھائی مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ کبھی میری دوست کو سمجھ ہی نہیں سکے:۔

میری دوست گری ہوئی لڑکی نہیں بلکے اُسکی زندگی میں آنے والے مرد گرے ہوئے لکھے گئے تھے۔

سوائے ابہام کے۔۔۔۔۔کاش ابہام کبھی نامرتا تو آج میری دوست کی زندگی ایسے خراب نا ہوئی ہوتی۔۔۔۔۔۔۔

دیکھے نا مہراز بھائی، وہ بیوہ بن کر اپنی پوری زندگی گزار دینا چاہتی تھی، لیکن ہمارے معاشرے کو یہ بھی قبول نا ہوا۔

کلثوم کی آنکھوں سے لاتعداد آنسوؤں ایک ساتھ گالوں پر بہے، مہراز کو لگا تھا جیسے وہ عبادت کو تو کبھی جان ہی نہیں سکا۔۔۔۔۔

کلثوم اُسکو کس عبادت کا پتا بتانے والی تھی۔۔۔دل میں ایک عجیب خوف پیدا ہوا۔،

آپ جاننا چاہتے ہیں میری دوست نے آپ کی وجہ سے کیا کچھ برداشت کیا ۔۔۔؟

بس کرو کلثوم۔۔۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔؟تم کیسی باتیں کر رہی ہو ۔۔۔؟تم عبادت کو پہلے سے جانتی تھی تم نے تو ایک بار بھی مجھے کچھ نہیں بتایا۔۔۔؟

ولید غصے سے ضبط کرتے کلثوم کو بازو سے پکڑتے اپنی طرف متوجہ کر گیا۔

میں ضرور بتاتی آپ کو۔۔۔۔لیکن عبادت نہیں چاہتی تھی کہ میں کسی کو بتاؤں، چونکہ جب مجھے پتا چلا کہ مہراز بھائی عبادت کے شوہر ہیں

مجھے اُسکا ماضی اچھے سے یاد آیا،اور آپ کیا بول رہے ہیں۔۔۔۔؟آپ کو نہیں بتایا میرے یونی فرینڈز کا۔۔۔۔؟

ابہام کی وفات پر میں گئی، یاد ہے یا بھول گئے۔۔۔۔؟بتایا تھا نا کہ میری دوست کا کیا حال تھا۔۔۔؟

کلثوم کسی بھی حال میں آج چپ ہونے والی نہیں تھی، وہ ولید کو اچھے سے سب کچھ باوچ کروا گئی۔۔۔۔

اُسکو اچھے سے ابہام یاد آیا تھا،جبکے شاک نظروں سے اُسکو دیکھتے باوز سے چھوڑا۔

اس کا مطلب وہ عبادت بھابھی کا شوہر۔۔۔۔۔؟ولید کا دماغ تیزی سے کام کرنا شروع ہوا جبکے ساکت سا ہی بڑبڑایا۔،

ہاں۔۔۔۔۔ابہام ہی وہ تھا، جس لڑکی کے ڈپریشن کی وجہ سے میں ڈیرہ سال تک پاکستان کے چکر لگاتی رہی وہ کوئی اور نہیں عبادت تھی۔،

کلثوم اپنے شوہر کو دیکھتے اچھے سے شاک دے گئی، مہراز الجھا ہوا دونوں کو دیکھ رہا تھا:۔

آپ کو سچ جاننا ہے نا۔۔۔۔۔؟ وہ اپنے آنسو صاف کرتے ایک منٹ کا بولتے وہاں سے گئی۔

یہ لیں۔۔۔۔۔۔وہ ایک چھوٹا سا شاپر لائی تھی جس میں چند بلیک کلر کی ریکارڈنگ کیسٹ موجود تھیں،

اس میں عبادت کی آواز سیو ہے، جس میں وہ علاج کے دوران اپنا درد بیاں کرتی تھی۔

یہ دینا آپ کو۔۔۔۔۔۔۔ویسے بنتا نہیں ہے۔ لیکن ابھی میں چاہتی ہوں آپ عبادت کو سنویں۔۔۔۔

وہ شاپر بیگ مہراز کی طرف بڑھاتے آرام سے بولی مہراز نے ایک نظر ولید کو دیکھا تھا جبکے ساتھ ہی کلثوم کے ہاتھ سے پکڑا؛۔

" ماضی اسپیشل "

چلو شکر ہے، سب کے پیپرز اچھے سے ہو گئے۔ حامل گلاب کے پھولوں کی مہک اپنی سانسوں میں بھرتے سب کو جوس لینے کا اشارہ کر گیا

تم لوگ اپنی گپے مارو میں آتی ہوں، عبادت سب کو مصروف دیکھ وہاں سے اٹھتے گئی:۔

عبادت۔۔۔۔۔۔۔ کیا ہم بات کر سکتے ہیں۔۔۔؟ عبادت جو واش روم سے نکل واپس ہال میں جا رہی تھی

جہاں ویلٹائن ڈے کی پارٹی چل رہی تھی، آصف کو خود کا منتظر دیکھ چونکی۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔۔ وہ سرسری سا اُسکے ہاتھ میں گلابوں کا دستہ دیکھ بولی:۔

عبادت۔۔۔۔ وہ ایکچولی یہ تمہارے لیے۔۔۔۔ آصف شرماتے مشکل سے عبادت کے ساتھ دستہ کرتے بولا

میرے لیے کیوں۔۔۔۔۔"عبادت شانے اچکائے حیرانگی سے گھور "
گئی
آئی لو یو۔۔۔۔۔عبادت آئی ریری لو یو۔۔۔۔۔"جب سے تمہیں "
میں نے اس یونی میں دیکھا ہے،تب سے چاہ رہا ہوں؛۔
عبادت آصف کے منہ سے اظہار سن شاک ہوئی تھی،جبکے حیرانگی سے
ادھر ادھر دیکھا۔
میں جانتا ہوں عبادت تم ایک بہت اچھی فیملی سے ہو،میں تمہارے گھر
رشتہ بھیجوں گا۔
آصف اُسکی آنکھوں میں غصہ ابھرتا دیکھ تیزی سے مزید آگے بولنا شروع
ہوا؛۔
تم پاگل ہو گئے۔۔۔۔۔؟تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے اتنی گھیٹا "
" بات کرنے کی۔۔۔؟

تم بہت اچھے سے جانتے ہو، میرا نکاح ہو چکا ہے، پوری یونی کو یہ بات پتا ہے تم کیسے۔۔۔؟عبادت کی غصے میں الفاظ بلند ہوئی تھی؛۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا، ویسے بھی بچپن کے نکاح کو کون مانتا ہے آج کل ۔۔۔؟

ویسے بھی عبادت مجھے نہیں لگتا تمہارے شوہر کو تم سے کوئی پیار ہو گا۔اگر ہوتا تو وہ کبھی تمہیں چھوڑ لندن پڑھنے نہ گیا ہوتا۔

بند کرواپنی بکواس۔۔۔آج تو میرے سامنے ایسے یہ گھٹیا باتیں کی ہے تم نے۔۔۔پھر کبھی دوبارہ یہ غلطی مت کرنا۔۔۔

وہ انگلی اٹھاتے دھاڑتے بولی جبکے ساتھ ہی گھورتے آگے بڑھی۔۔۔

تم ایسے نہیں جاسکتی، تمہیں مجھے ہاں کرنی ہی ہو گئی۔۔۔وہ گلابوں کا دستہ پکڑتے دوسرے ہاتھ سے عبادت کا بازو پکڑ گیا؛۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔وہ غصے سے چیخی تھی، جبکے اُسکا بس نہیں چلا تھا ابھی اُسکے منہ پر تھپڑ مار دیتی۔۔۔۔

آصف۔۔۔۔۔۔ابھی عبادت مزید کچھ بولتی یا آصف کچھ کہتا ابہام جو فون کال سننے آیا تھا۔۔

آصف کو عبادت کا ہاتھ پکڑے دیکھ حیرانگی و شاک انداز میں قریب آیا؛۔

اچھا ہوا ابہام تم آ گئے، عبادت جیسے کچھ ریلکس ہوئی تھی، آصف نے فورا سے عبادت کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔۔۔

دیکھو یہ پاگل ہو گیا ہے، عبادت فورا سے گھبرائی ابہام کے پاس جاتے کھڑی ہوئی۔۔۔؛۔

کیا کیا اس نے۔۔۔۔؟ وہ ماتھے پر بل ڈالے ہاتھ کی مٹھی بنا گیا، جیسے ابھی ہاتھ پکڑنے کی سزا آصف کو دے ڈالے گا؛۔

میں نے صرف اپنی محبت کا اظہار کیا، کیا اپنے دل کا حال بتانا کوئی گناہ ہے ۔۔۔؟اس سے پہلے عبادت کچھ کہتی آصف نے فخر محسوس کرتے ایسے کہا جیسے کوئی بہت اچھا کام کر رہا تھا۔۔۔۔

دماغ کام نہیں کرتا تمہارا۔۔۔۔؟پوری یونی کو اچھے سے پتا ہے عبادت شادی شدہ ہے۔پھر کیسے تم ایسے اُسکو۔۔۔۔۔۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا، آصف بات کاٹ دو ٹوک بولا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔۔۔ابہام اُسکا جواب سن مسکرایا جسکے ساتھ ہی ایک نظر گھبرائی عبادت پر ڈالی؛؛

اگر کوئی فرق نہیں پڑتا تو جا کر اپنا علاج کرواو، چونکہ ہمیں فرق پڑتا ہے، اور ایک بات۔۔۔اس سے پہلے آصف پھر سے اُسکی بات کاٹ بولتا ابہام نے آگے بڑھتے اُسکا کالر پکڑا۔۔۔۔

آج تو عبادت کے سامنے ایسے اپنا پاگل پن توں نے دکھایا ہے، اگلی بار یہ غلطی مت کرنا، نہیں تو میں تیرا وہ حال کروں گا، جو توں نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

وہ اُسکو ایک جھٹکا دیتے دھر سے چھوڑ خود سے دور کرتے عبادت کو لیتے وہاں سے گیا؛۔

آصف ان دونوں کو جاتے دیکھ غصے سے گلابوں کا دستہ وہی ٹوکری میں پھینک گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابہام جو اپنی پوری فیملی کے ساتھ کراچی شفیٹ ہو چکا تھا، لاہور چھوڑ جاتے ہی وہ ایک ماہ بعد سیرت سے شادی کر گیا؛۔

وہ پوری طرح عبادت کو اپنے دل سے نکال دینا چاہتا تھا، اُسنے سبھی دوستوں سے رابطے بھی ختم کر دیئے تھے۔

بہت بار زاہیان لوگوں نے اُسکا نمبر حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن چاہ کر بھی کوئی ان تک نا پہنچ سکا؛۔

ایسے ہی کلثوم کی شادی اچانک سے کراچی میں پلان ہوئی عبادت جانا چاہتی تھی، لیکن وہ جانتی تھی اُسکی ماں کو بہت مسلہ ہو گا

اسی لیے چاہتے ہوئے بھی وہ اپنے دل کی خوشی کو مارتے کلثوم کی ناراضگی برداشت کر گئی؛۔

ایسے ہی کلثوم شادی کے بعد لندن چلی گئی جانے سے پہلے وہ ایک بار لاہور آتے عبادت کو مل گئی تھی۔۔۔۔

وہ عبادت سے اُسکے شوہر کو اڈریس مانگ رہی تھی کہ وہ لندن جاتے ایک بار اپنے اُس جیجو سے مل سکے جس سے عبادت کو اتنی محبت تھی

مگر عبادت کے پاس اُسکا کچھ بھی نہیں تھا اسی لئے عبادت نے اُسکو بس دعا کرنے کا کہا کہ وہ جلد سے جلد پاکستان آجائے۔۔۔۔۔

کلثوم جا چکی تھی عبادت کی زندگی یونی سے ختم ہوتے اب گھر تک محدود رہ گئی تھی، جب وہ بور ہونے لگی تو اُسنے تہ کیا وہ کہیں جاب کرے گئی۔۔۔۔۔ مگر وہ چاہ کر یہ بھی کام نہیں کر سکی چونکہ اُسکی ماں کو اُس سے مسلہ تھا آخر وہ ان کی سگی بیٹی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادت پانچ سال کی تھی جب اُسکی ماں اُسکو چھوڑ اس دنیا سے چل بسی، عبادت کے بابا نے دو سال تک اپنی بیوی کا غم دل سے لگائے رکھا۔

وہ عبادت کا بہت اچھے سے خیال رکھتے، عبادت کی دادی اپنے جوان بیٹے کے لیے بہت فکر مند تھی اسی لیے بہت مشکل سے عبادت کے بابا کو پھر سے دوسری شادی کے لیے منایا۔۔۔۔

وہ مان تو گئے لیکن شرط یہ تھی جو بھی عورت ان کی زندگی میں آئے گئی عبادت کو اپنی بیٹی بنائے گئی اور اُسکو ماں کا پیار دے گئی

عبادت کی ماں کی وفات کے بعد سبھی گھر والوں نے عبادت کو بہت پیار دیا تھا تاکہ وہ کبھی بھی ماں کی کمی محسوس نا کرے

جیسے تیسے عبادت کے بابا نے دوسری شادی تو کر لی لیکن وہ جو چاہتے تھے ویسا بالکل بھی نہیں ہو سکا۔۔۔۔

عبادت جب سات سال کی ہوئی دادی کی خواہش پر مہراز کے نکاح میں دے دی گئی وہ چاہتی تھی اپنی اس پھول سی بچی کی ذمہ داری وہ اپنے سب سے زیادہ چاہنے والے پوتے پر ڈالے؛۔

کسی بھی بڑے نے اعتراض ظاہر نہیں کیا بلکے سبھی بہت خوش تھے کہ
عبادت اپنے ہی گھر میں سب کی نظروں میں رہے گئ
ایسے ہی زاہیان اور ہما کا تو فلک اور حامل کا نکاح ہوا۔۔۔۔۔۔
مگر کسی نے بھی نہیں سوچا تھا قسمت اپنا کھیل بدلے گئ، سب ہی خوش
تھے مہراز پہلے تو پاکستان میں پڑھ رہا تھا، لیکن میٹرک کے بعد وہ مزید
پڑھائی کے لیے لندن چلا گیا؛۔
سبھی بڑوں نے عبادت کے دل میں مہراز کے لئے محبت پیدا کروائی اُسکو
سمجھایا کہ اُسکا نکاح ہو چکا ہے وہ صرف اب مہراز کی ہے؛۔
بچپن سے سبھی بڑوں کی باتیں سن کب اُسکے دل میں ایک انجانی سے محبت
گھر کر گئ وہ خود بھی سمجھ نہیں سکی
وقت کے ساتھ ساتھ اُسکی چاہت بڑھتی چلی گئ، وہ کب اُسکو اتنا چاہنے لگی
، کبھی اُسنے فرصت سے سوچنا نہیں چاہا؛۔

سب بڑوں نے کہہ کہہ کر اُسکے دل میں تو محبت پیدا کر دی تھی لیکن کبھی کسی نے مہراز سے ایک بار بھی عبادت کو دل میں رکھنے یا محبت کا نہیں کہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادت آپی مہراز بھائی کو پاکستان آئے ہوئے چار دن ہو گئے ہیں، آپ کا دل نہیں کرتا اُن سے ملنے کو۔۔۔۔؟

فلک جو کیچن میں عبادت کے ساتھ رات کی روٹی بنا رہی تھی، عبادت کو خاموشی سے کام کرتے دیکھ شرارتی مسکان چہرے پر سجائے پوچھنا شروع ہوئی۔۔۔۔۔

کرتا ہے، لیکن میں کیا کر سکتی ہوں، توں اچھے سے جانتی تھی سب بڑوں نے منع کیا ہوا ہے۔

اور ویسے بھی اب تو شادی کی بات چل رہی ہے، تب ملاقات بھی ہو جائے گئی اور باتیں بھی، وہ ویسے ہی مصروف سی لہجے میں شائستگی سے بولی۔۔۔۔

فلک اپنی آپی کی باتیں سن مسکراتے واپس سے کام میں لگی، ایسے ہی مہراز کو آئے ہوئے دو ہفتے ہو چکے تھے:۔

عبادت نے ہمت کرتے اپنی چاچی سے پوچھا تھا کہ کیا وہ چاچو کے گھر جا سکتی ہے، تو انہوں نے جانے کیا سوچتے اُسکو ہاں کی وہ اپنی خوشی میں ایک پل کے لیے بھی سوچ نا سکی۔۔۔۔

مہراز نے اپنے گھر آتے ہی قہر اٹھا دیا تھا، وہ عبادت سے شادی کرنا نہیں چاہتا تھا بلکے وہ تو اُسکو طلاق دیتے جیسے ہر رشتہ ختم کرنے آیا تھا۔

عبادت کے بابا اپنے بھائی کے گھر جب اپنے داما سے ملنے گئے تو اُن کے بھائی نے یعنی مہراز کے باپ نے پریشانی سے اپنے بھائی کو سب کچھ بتایا مہراز کے بابا بہت غصہ تھے۔۔۔۔۔۔

مہراز کو صاف صاف انہوں نے کہہ بھی دیا تھا کہ جیسا تم چاہتے ہو ویسا نہیں ہو سکتا۔

عبادت کے پاپا اپنے بھائی کی بات سن اندر تک کانپ اٹھے تھے حامد بھی سن غصے میں آچکا تھا انہوں نے بہت آرام سے مہراز کو سمجھانے کا فیصلہ لیا تھا ؛۔

ابھی سب یہی مسلئے چل رہے تھے کہ عبادت مل جانے پر بہت خوش تھی، جانے کیوں خود سے تیار ہونا شروع ہوئی۔۔۔۔۔۔

آپی آپ کہیں جارہی ہیں۔۔۔؟ فلک جو فون پر ناول پڑھتی ہوئی عبادت کے روم میں داخل ہوئی تھی اُسکو تیار ہوتے دیکھ فون بند کرتی جائزہ لینا شروع ہوئی ؛۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔میں نے سوچا آج میں نے زایان کی پسندیدہ سبزی بنائی ہے کیوں نہ جاکر اُسکو دے آؤں۔۔۔۔

اس بہانے سب سے ملاقات بھی ہو جائے گئی ویسے بھی چاچو اور چاچی بھی وہاں پر ہی گئے ہوئے ہیں ؛۔

مغرب ہونے سے پہلے میں واپس آجاؤں گئ، زاہیان اور حامل بابا کے
ساتھ آفس سے آنے والے ہونگیں
انھیں مت بتانا کہ میں کہاں گئ ہوں، وہ جلدی سے ہلکی سی لپ اسٹک
لگاتے ساتھ ہی بولی تھی۔۔۔۔
عبادت آپی۔۔۔۔۔۔آپ آج نا جاؤ، باہر موسم دیکھو، بارش ہونے والی
ہے۔ فلک کھڑکی کی طرف جاتے ساتھ ہی عبادت کو جانے سے روک گئ

بارش ہو گی تو اور بھی مزا آئے گا تجھے تو پتا ہے بارش کتنی پسند ہے:۔
وہ اپنا دوپٹہ اٹھاتے ساتھ ہی بیگ کندھے پر لٹکا گئ۔۔۔۔۔۔
ایسے اکیلے آکر ٹھیک کیا یا پھر مجھے پہلے چاچی کو بتانا چاہیے تھا۔۔۔؟عبادت
گھر کی بیل بجاتے ساتھ ہی سوچ میں پڑی
دوسری طرف دل زور سے دھڑکنا شروع ہوا تھا، جانے وہ کیسا دکھتا ہو گا،
میں اُسکو کیسی لگوں گئ۔۔۔۔۔۔

تبھی گاڈر نے دروازہ کھولا تو وہ لان کی طرف قدم اٹھانا شروع ہوئی ٹھنڈی ہوا اُسکے چہرے کو چھوتے ساتھ ہی دوپٹے کو اڑا رہی تھی؛۔

ہلکے ہلکے بادل آسمان پہ گرج رہے تھے جیسے بنا بتائے کی آندھی لانے والے ہوں۔

وہ دبے پاؤں چلتے کیچن کے پچھلے ڈور سے کیچن میں داخل ہوئی، سب سے پہلے بیگ وہاں رکھا جس میں وہ کھانا لائی تھی؛:

کیچن خالی تھی کوئی بھی ملازمہ اُسکو نظر نہیں آرہی تھی وہ ویسے ہی چلتے آگے بڑھی تھی۔۔۔

کون سا نکاح کیسی شادی ماما۔۔؟جب مجھے کچھ یاد ہی نہیں تو میں کیسے اس نکاح کو مان لوں۔۔۔۔؟اور ویسے بھی کس نے کہا تھا کہ میرا نکاح کرواِیں ۔۔۔۔؟

ابھی وہ لاونج کے ڈور تک پہنچی بھی نہیں تھی، کہ کانوں میں ایک انجان سی آواز کسی قہری طوفان کی طرح بجی؛۔

ماما میں صاف بتا رہا ہوں، میں کسی نکاح کو نہیں مانتا مقابل نے اپنی پوری قوت سے چیختے گویا روم میں موجود سب لوگوں کو تحیر سمٹ آئی۔۔۔۔ جبکہ اسکا باپ غصے سے ضبط کرتے بے یقینی سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے؛۔

تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا ہم نے تمہیں بتایا تو تھا کہ تمہارا چھوٹے ہوتے ہی تمہارے تایا کی بیٹی سے نکاح ہو گیا ہے،

تو۔۔۔۔اب تم ایسے کیسے بول سکتے ہو۔۔۔؟ مہراز کی ماں گھبراہٹ میں جلدی سے اٹھتی اپنے بیٹے کی طرف لپکی،

ماما مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ نے مجھے کیا بتایا تھا، میں جواب آپ کو بتا رہا ہوں وہی کریں آپ سب،

وہ ضدی لہجے میں جیسے صرف اپنی بات سنانا اور منانا چاہتا تھا؛۔

اور میرا فیصلہ آپ سب کے سامنے ہے میں جس کو پسند کرتا ہوں اس سے ہی شادی کروں گا، وہ سنجیدگی سے ایک بار پھر سب کو شاکڈ کر گیا

پر کوئی نہیں جانتا تھا کہ باہر کھڑی اس لڑکی پر بھی قیامت گر چکی تھی اسکو لگ رہا تھا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گئی وہ کیسے کھڑی تھی وہ نہیں جانتی تھی اسکا دماغ ماوف ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

کاجل سے سجی آنکھیں بنا کسی دباو کے بہی، وہ گرنا جاتی خود کو سنبھالنے کیلیے دیوار کا سہارا لیا؛۔

دیکھو۔۔۔۔۔۔۔

مہراز بیٹا ایسے فیصلے اتنی جلد بازی میں نہیں لیے جاتے، تمہیں پتا ہے وہ تمہارے نکاح میں ہے تمہاری منکوحہ ہے تم ایک بار اسکو دیکھو گئے تو تمہیں وہ پسند آجائے گئی ایسی لڑکی چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی کہیں

نہیں ملے گئی، تم بہت خوش رہوں گئے ہماری عبادت کے ساتھ مقابل کی

چاچی نے نرمی سے اسکو سمجھانا چاہا؛۔

جبکے ڈر سے آنسووں ان کے بھی آنکھوں سے نکل گالوں پر بہہ رہے تھے

پلیز۔۔۔۔۔۔

چاچی جان آپ تو مجھے سمجھے، میں کسی نکاح کو نہیں مانتا، اور ویسے بھی اگر منکوحہ ہے تو کیا ہو گیا میں ابھی اسکو طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ ان کے ہاتھ پکڑے بنا کسی کو دیکھے بہت آرام سے بولا؛۔

عبادت جو باہر کھڑی تھی، گرنے کو ہوئی جبکے مشکل سے خود کو سنبھالتی وہاں سے نکلی؛۔

چٹاح۔۔۔۔۔۔

ابھی مہراز آگے مزید بولتا مہراز کے باپ کا ہاتھ اٹھا تھا اور مہراز کے گال پر نشان چھوڑ گیا؛

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اتنے بڑے الفاظ بولنے کی۔۔۔؟ وہ غصے سے
دھاڑتے اپنے بیٹے کو گریبان سے پکڑ گئے
سبھی اپنی جگہوں سے اٹھے تھے اور ان کو مزید مارنے سے روکا۔ یہ تمہاری
پروزش تو نہیں کی تھی ہم نے۔۔۔۔۔۔۔
وہ حامد کو پیچھے ہونے کا کہتے ساتھ ہی تھکے لہجے میں بولے وہ آج اپنے بیٹے کی
وجہ سے اپنے بھائی کی نظروں میں گر چکے تھے؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادت جو پوری طرح ٹوٹ چکی تھی، گھر میں واپس آتے ہی خود کی حالت
کو دیکھ مشکل سے سنبھلتے کیچن میں جاتے واپس سے ڈبہ رکھتے جو وہ ساتھ
لے کر گئی؛۔

اپنے روم کی طرف بھاگی، وہ بارش میں پوری طرح بھیگ آئی تھی، روم کا ڈور لگاتے منہ پر ہاتھ رکھے دبی آواز میں رونا شروع ہوئی۔۔۔۔

وہ جتنا یقین کرنا چاہتی تھی دل اُتنا ہی اُسکو ڈرا رہا تھا، مہراز کی باتیں اُسکے کانوں میں کسی بم سے کم نہیں بج رہی تھی؛۔

ساری رات اُسکی روتے ہوئی گزری، اگلی صبح عبادت پوری طرح بخار میں جکڑ چکی تھی۔

چار سے پانچ دن ایسے ہی اُسکی حالت رہی، وہ کیسے اپنا بڑا دل کرتی وہ ہر پل یہی سوچتی رہی؛۔

وہ کیسے یہ برداشت کر سکتی تھی، کہ وہ اُسکو ایسے ہی بنا کسی قصور کے طلاق دے دیتا، وہ ہر پل گھر میں اپنے باپ کا پریشانی سے بھرا ہوا چہرہ دیکھتی تھی وہ جانتی تھی سب ہی لوگ اُسکو لے کر فکر مند تھے؛۔

کتنی ہی دیر وہ بیڈ پر لیٹی چھت کو گھورتی رہی، آنکھوں سے آنسو بنا کسی آواز کے بہتے بالوں میں جذب ہو رہے تھے؛۔

وہ اک دم سے حکمتی فیصلہ لیتے اٹھی تھی، گیلے ریشمی بال اُسکی گردن اور گالوں کے ساتھ چپک سے گئے تھے، وہ اپنا سیل فون اٹھاتے تیزی سے انگلیاں چلاتے کوئی نمبر ڈھونڈنا شروع ہوئی

جیسے ہی نمبر آنکھوں کے سامنے چمکا بنا سوچے سمجھے کال ملائی:۔

عبادت مہراز کی زندگی میں محبت کے ساتھ شامل ہونا چاہتی تھی، وہ شاید سب بڑوں کے دباو میں اُسکو قبول کر لیتا۔۔۔۔

لیکن عبادت کیسے اُسکے ساتھ خوش رہتی جس کے دل میں کسی اور کی چاہت مچل رہی تھی، وہ کبھی بھی اپنے لیے مہراز کا ساتھ بھیگ میں لینا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اُسنے چند سکینڈوں میں فیصلہ لیا تھا، عبادت جانتی تھی مہراز ایک طرف سے انکار کر رہا تھا، عبادت جس نے آصف کو کال ملائی تھی

اُسکو ملنے ریسورنٹ گئی،(یہاں وہی ملاقات ہوئی تھی، جو آصف نے مہراز کو ویڈیو سینڈ کی)عبادت نے ملتے ہی آصف کو بتایا کہ وہ اپنے نامی شوہر سے طلاق لینے والی ہے؛۔

وہ اگر پھر بھی اُس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو رشتہ بھیج سکتا ہے، عبادت جانتی تھی آصف کو یونی سے لائک کرتا ہے اسی لیے اُسکے دماغ میں ایک یہی حل آیا۔۔۔۔

جیسا عبادت نے سوچا تھا بالکل ویسا ہی ہوا، عبادت جیسے ہی کچھ دن میں ٹھیک ہوئی اُسنے سب گھر والوں پر بم گرایا؛۔

کہ وہ مہراز سے طلاق لینا چاہتی ہے چونکہ وہ یونی میں کسی اور کو چاہنے لگی ہے، عبادت کے یہ الفاظ اُسکے باپ کو حیران کن کر گئے تھے

مگر عبادت کے چچا نے عبادت پر ایک بھی بار یقین نہیں کیا کہ وہ یہ سچ کہہ رہی ہے، عبادت کی سوتیلی ماں نے کافی تماشہ کھڑا کیا

لیکن پھر ہوا وہی جو قسمت نے تہ کر رکھا تھا، دونوں بچوں کی رضامندی پر طلاق ہوتے مہراز اور عبادت کا رشتہ ہمشیہ کے لیے ختم ہو گیا؛۔

جیسے ہی عبادت اور مہراز کا رشتہ ختم ہوا دونوں خاندان میں ایک انجانی سی دیوار کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

مہراز نے واپس لندن جاتے ایمن سے شادی کر لی وہ چاہتا تھا اُسکے گھر والے شادی میں شامل ہوتے لیکن ایسا ہو نہیں سکا؛۔

دوسری طرف عبادت نے جاب کرنا شروع کر دی، اُسکے بابا جلد سے جلد عبادت کی پسند یعنی اُس لڑکے سے ملنا چاہتے تھے

مگر حامد عبادت کو پوری طرح ٹائم دینا چاہتا تھا کہ وہ پہلے خود سے ٹھیک کر لے، پھر ہی کہیں اور رشتہ ہو۔۔۔۔۔۔۔

تین سال ہو چکے تھے، مہراز اور عبادت کے طلاق کو، مہراز کی ایک بیٹی بھی پیدا ہو چکی تھی، وہ تین سال کی تھی، عبادت کے بابا اپنی بیٹی کے لیے بہت

فکر مند تھے، عبادت اپنے باپ کو اپنی وجہ سے پریشان دیکھ آصف کو رشتہ لانے کا کہہ دیا گئی،

وہ بھی اپنے باپ کی خوشی کے لیے اپنی زندگی کا فیصلہ لے گئی، عبادت نے آصف کو ملتے تبھی جلدی رشتہ بھیجنے کا کہا:۔

چونکہ وہ مزید اپنے باپ کو تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی، وہ جانتی تھی ایک دن اُسکو شادی کرنی ہی تھی:۔

مہراز کو یہی ویڈیو آصف نے سینڈ کی تھی، جس وجہ سے اُسکو غلط فہمی "
" ہوئی

آصف جس کو لگ رہا تھا، اُسنے اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی پالی،

عبادت کے ہاں کرنے پر اُسنے ایک ماہ بعد اپنے ماں باپ کو عبادت کے گھر بھیجا:۔

چونکہ عبادت نے یہ کہا تھا کہ وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے، تو سب گھر والے اُسکی پسند دیکھنا چاہتے تھے۔

آصف کے گھر والوں سے مل کر سب کو کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی تھی،
کیونکہ آصف کی ماں کا لہجا بہت ہی عجیب تھا۔،
لیکن آصف سے مل کر سب ہی خوش ہوئے تھے، کیوں کہ وہ بہت ہی
مسکراتا ہر طرح سے خوش مزاج نظر آرہا تھا؛۔
جو بھی حامد نے آصف سے سوال کیے وہ بہت اچھے سے جواب دے رہا تھا
اور یہ سب عبادت کی وجہ سے ہو رہا تھا۔۔۔
ایسے ہی بچوں کی خوشی کو دیکھتے عبادت کے گھر والوں نے عبادت کا رشتہ
آصف سے تہ کر دیا۔۔۔۔؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Ⓜ️Ⓐ️Ⓓ️Ⓘ️Ⓗ️Ⓐ️Ⓢ️Ⓗ️Ⓐ️Ⓗ️Ⓦ️Ⓡ️Ⓘ️Ⓣ️Ⓔ️Ⓢ️

گھر میں عبادت کی شادی کو لے کر سبھی بہت خوش تھے، سب نے اپنے
درد اپنے سینوں میں چھپا لیے تھے۔

چونکہ مہراز اور عبادت کے طلاق اور شادی والے قصے کو سبھی اپنی زندگی سے کوڑا سمجھ ذہینوں سے نکال پھینک دینا چاہتے تھے۔۔۔۔

پورے گھر میں ہر کوئی ہر طرف تیاریوں میں لگا پڑا تھا، اور عبادت جو سب کے سامنے خوش ہونے کا ناٹکا کر رہی تھی، شام ڈھلتے ہی سیر کا بولتی پارک جانا شروع ہو گئی تھی؛۔

وہ وقت کے اس درد کے ساتھ بہت بدل گئی تھی، وہ ہر وقت خاموش رہنا خود میں گم رہنا اپنی عادت بنا گئی تھی

دوست یارم کب سے تمہیں آوازیں لگا رہا ہے، اور آپ اپنے اس ہینڈسیم یارم کو دیکھ بھی نہیں رہی اور اُس پر بڑا گناہ سن بھی نہیں رہی۔۔۔۔۔

یارم عبادت کے سامنے آتے غصے سے ناک پھولائے گھورتے عبادت کو ہوش میں واپس لایا؛۔

عبادت جو اپنے ہی غم میں آس پاس بھول بیٹھی تھی، یارم کا غصے سے لال ہوتا چہرہ دیکھ آنکھوں میں چھائی نمی کہیں دور بھاگی۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔ ”دوست۔۔۔۔۔وہ بچوں کی طرح کانوں کو ہاتھ لگاتے “ اُسکو گود میں اٹھاتے جھولوں کی طرف لپکی؛۔

عبادت پچھلے تین ماہ سے پارک آرہی تھی۔وہ خود کے غم کو ختم کرنے کیلیے پارک میں آتے بچوں کے ساتھ وقت گزارنا شروع ہوئی تھی؛۔

یارم عبادت کا سٹوڈنٹ تھا، عبادت پچھلے چار ماہ سے ایک پرائیوٹ سکول میں بچوں کو پڑھا رہی تھی۔

یارم تین ماہ پہلے ہی اُس سکول میں نیا بچہ داخل ہوا تھا۔یارم سکول میں ہی عبادت کے کافی نزدیک آگیا تھا؛۔

وہ سکول میں ٹیچر کرتا کرتا تھکتا نہیں تھا، اپنا ہر کام وہ اُسکے پاس لیتے پہنچ جاتا تھا؛

اُنہیں دنوں ایک دن عبادت کو یارم پارک میں دیکھ بہت خوش ہوا تھا تبھی دونوں میں دوستی کا ایک نیا رشتہ جوڑا؛۔

☆☆☆

ایسے بھی کون سے کیس تمہیں مل جاتے ہیں، کہ تمہارے کام کے ساتھ ہمیں بھی جگہ جگہ شفیٹ ہونا پڑ جاتا ہے؛۔

دیکھو بیٹا۔۔۔۔۔دوسری شادی کر لو۔ایسے یار م کو دوسری ماں اور تمہیں ایک نئ جیون ساتھی مل جائے گئ۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کے سر میں ہاتھ پھیرتے بہت پیار سے سمجھنا شروع ہوئی۔تو ابہام جو آنکھیں موندے پڑا تھا،

اپنی ماں کا انداز دیکھ ہلکی سی مسکان ویسے ہی چہرے پر ٹکائے پوری طرح اُن کی طرف متوجہ ہوا؛۔

امی کتنی بار ہم لوگ اسی بات پر روز بحث کریں گئیں۔۔۔؟میں آپ کو اپنا فیصلہ پہلے ہی سنا چکا ہوں۔

مجھے کسی ہمسفر کی ضرورت نہیں،اور میرے بیٹے کے لیے ایسی کوئی ماں نہیں بنی جو اپنی سگی اولاد سے بڑھ کر اُسکو چاہے۔

تم۔۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔۔ابھی ابہام کی ماں کچھ بولتی کہ یارم کو خوشی سے بھاگتے آتے دیکھ دونوں کی نظر اُس پر ٹکی

جو تقریباً خوشی سے اپنے باپ پر کود چکا تھا، ابہام نے مسکراتے اُسکو خود میں قید کیا؛۔

آپ کو پتا ہے میری فرینڈ میری آنی بن گئی، وہ بنا سانس لیے ایک ہی بار میں بولا تو ابہام کی ماں نے اپنا سر پکڑا؛۔

چونکہ یارم کا ایسے ہر غیر کو اپنا بنانا بالکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔جبکے ابہام اپنے بیٹے کو خوش دیکھ مسکراتے اٹھا اور اُسکو اٹھاتے خود کے کندھوں پر بٹھاتے صوفے کی طرف بڑھا؛۔

اچھا جی۔۔۔۔۔۔۔تو آپ کی سکول ٹیچر آپ کی فرینڈ بن گئی۔۔؟ وہ اُسکو اب کہ اپنی گود میں بٹھاتے آرام سے پوچھنا شروع ہوا۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔آپ کو آنی کا مطلب پتا ہے۔۔۔؟ وہ اپنے باپ کا سوال " اگنور کرتے وہ دریافت کرنا شروع ہوا جو وہ اپنے فرینڈ سے سن آیا تھا۔

ماں آنی کا مطلب۔۔۔۔؟ابہام اپنے بیٹے کے سوال پر یارم کی طرح منہ بناتے اپنی ماں کو مخاطب کر گیا۔

آنی کا مطلب ماں ہی سمجھو، وہ اُسکو گھورتی ماں لفظ پر زور دیتی بولی" وہ " اُسکو سمجھانا چاہتی تھی کہ یارم کو ایک ماں کی ضرورت ہے۔۔۔۔

دیکھا ڈیڈ۔۔۔۔مجھے میری ماما مل گئی۔وہ اپنی دادی کا جواب سن اپنے باپ کو خود کی طرف متوجہ کروا گیا۔۔

مبارک ہو آپ کو۔۔۔۔۔۔وہ اُسکے چہرے پر جہان بھر کی خوشی دیکھ " ویسے ہی مسکراتے گالوں کو چوم گیا؛۔

ابہام۔۔۔۔تم یارم کو دن بہ دن خراب کرتے جا رہے ہو، تمہیں اسُکو روکنا چاہیے کہ وہ ایسے کسی غیر کو ماں کا درجہ نا دے۔۔۔۔

اور تم ہو کہ خود ہی اُسکو غلط کاموں پہ لگا رہے ہو۔بیٹا ابھی بھی ٹائم ہے دوسری شادی۔۔۔۔۔

ماں پلیز۔۔۔۔۔ابہام جو یارم کے جاتے ہی لیپ ٹاپ کھول بیٹھا تھا۔

اپنی ماں کی بات سنتے ہی سینجدہ ہوتے ٹوک گیا۔۔۔۔

کتنی بار کہا ہے مجھے اس شادی پر کوئی بات نہیں کرنی آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتا۔۔۔۔؟

چھوڑ دے میرے ساتھ ضد لگانا۔۔۔۔وہ اک دم سے اٹھا تھا اور بنا اُن کی کوئی بات سنے وہاں سے واک آوٹ کر گیا۔۔۔۔۔

☆☆☆

ماشااللہ۔۔۔۔ ”حامد جو عبادت کو پارلر سے لینے آئے تھے اُسکو اندر “
سے باہر آتے دیکھ دل میں بولتے آنکھوں میں آئے آنسو صاف کر گئے۔
عبادت اپنے چاچو کی آنکھوں میں چھائی نمی دیکھ خود کی آنکھوں میں آنے
والے آنسوؤں کو اپنے دل کی تہ میں اتار گئی؛۔
چاچو۔۔۔۔ شادی ہو رہی ہے، اس دنیا سے نہیں جا رہی، آپ مسکراتے
ہوئے اچھے لگتے ہیں ایسے روتے ہوئے نہیں؛۔
وہ ان کے سینے سے لگتے ساتھ ہی ہلکے سے مسکرائی۔ حامد اُسکو خود میں بھینچے
دل سے اُس پل ہزاروں دعائیں دے گئے تھے چونکہ ان کو اپنے اس بیٹی
سے ایک الگ ہی درجے کی محبت تھی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈیڈی۔۔۔۔۔۔ ”پلیز جلدی کریں، مجھے لیٹ نہیں ہونا، یار م اپنے “
باپ کے سر پر سوار ہوا کھڑا تھا کہ جلدی چلیں۔۔۔۔

یارم اپنے باپ کو لے کر عبادت کی شادی میں شرکت کیلیے جارہا تھا، وہ بہت خوش تھا چونکہ آج اُسکی آنی، ٹیچر کی شادی ہونے جارہی تھی؛۔

"بس میرے شیر۔۔۔۔۔۔ابہام جوانجان تھا کہ آج اُسکی زندگی ایک بار پھر سے بدلنے والی تھی، اپنے ہی دھیان میں لگا پرفیوم خود پر چھڑکنا شروع ہوا

وہ اپنے بیٹے کی جلد بازی پر چہرے پر جہان بھر کی مسکراہٹ سجا گیا، جبکے یارم اپنے باپ کو مسکراتے دیکھ فوراسے اُسکی طرف لپکا تو ابہام نے ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بنا اُسکو خود گود میں اٹھایا؛۔

"یہ بتاؤ۔۔۔۔آپ اپنے ٹیچر کو اُن کی شادی پر کون سا گفٹ دینے والے ہو۔۔۔؟" ابہام اُسکو ویسے ہی گود میں اٹھائے گاڑی کی کیل اٹھاتے روم سے نکلتے اپنے محسوس سے شہزادے سے سوال داغا گیا۔

یارم۔۔۔۔۔جس کو کچھ پتا ہی نہیں تھا،اپنے باپ کے سوال پر الجھا، گفٹ تو میں نے نہیں لیا۔۔۔۔وہ رونے والی شکل بنا گیا تو ابہام نے فورا سے بیٹے کی گالوں کو چوما۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر کیا ہوا۔۔۔۔۔ہم ابھی جاتے ہوئے آپ کی میڈم کیلیے گفٹ لے جائیں گئیں"ابہام نے مسلے کا حل اپنے بیٹے کے سامنے رکھا۔

آپ بس یہ بتاؤ، آپ گفٹ کیا دینا چاہتے ہو۔۔؟ وہ بیٹے کو گاڑی میں بٹھاتے اب اُسکی سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے سرسری سا بیٹے کی فرمائش پوچھ گیا؛۔

مجھے اُن کو سب سے بیسٹ گفٹ دینا ہے، اتنا اچھا ہونا چاہیے کہ سب میرا گفٹ دیکھ میری آنی کی تعریف کریں کہ انھوں نے مجھے اپنا شہزادہ چنا۔

وہ باپ کے گاڑی اسٹاٹ کرتے ہی خوشی سے اپنے دل کا اظہار کر گیا،

ہمم۔۔۔۔۔۔ابہام اپنے بیٹے کو اتنا سینجدہ دیکھ ہاں میں سر ہلاتے سوچنا شروع ہوا کہ ایسا کون سا گفٹ ہے جو دیکھ سب اس کی آنی کی تعریف کریں گئیں؛۔

ابہام نے سوچ لیا تھا کیا گفٹ دے گا اُسکا بیٹا مسکراتے گاڑی آگے بڑھائی

۔،

☆☆☆

تم ان کو چھوڑو بس ہماری بھابھی بشریٰ (عبادت کی دوسری ماں) پر نظر رکھو وہ کچھ الٹا سیدھا نا کرے، ریحانہ بیگم نے فکر مندی سے گویا؛۔

آپ فکر نا کرے بھائی صاحب نے اُنکو اچھے سے سمجھا دیا ہے، وہ اُنکو فکر مند ہوتے دیکھ سکون سے بولی۔

ماں۔۔۔۔۔پلیز اپنے چہرے کے تاثرات اچھے کریں، آپ کا ایسے منہ بنایا ہوا مجھے کوئی اچھی فیلنگ نہیں دے رہا، آصف جو اپنی ماں کو زبردستی بہت مشکل سے منا کر لایا تھا، اب کہ ان کا چہرہ دیکھ سرگوشی نما میں بولا

تمہاری خوشی کیلیے یہاں تک چلی آئی ہوں اتنا کافی نہیں۔۔۔؟ وہ جو اس رشتے سے شروع دن سے ہی خوش نہیں تھی اب کہ آنکھیں نکالتے ساتھ ہی گھورتے بولی

آصف کا باپ جو ماں بیٹے کو آہے بھرتے دیکھ رہے تھے ٹشو سے ماتھے کو صاف کرنا شروع ہوئے؛۔

ماں۔۔۔آصف نے دانت چباتے اپنی ماں کو ایک گھوری سے نواز ہی تھا کہ وہ بناپرواہ کیے بنا اٹھتی وہاں سے گئیں؛۔

چلو شکر ہے، موسی بھائی بھی اپنی بیٹی کے فرض سے فارغ ہو جائیں گئیں، ایک پڑوسن دوسری سے بولی تبھی آصف کی ماں اُنکو سامنے والی چیئر پر براجمان ہوئی وہ عورتیں انجان تھی کہ یہ دولہے کی ماں ہے؛۔

ہاں۔۔۔۔ٹھیک کہا، چلو عبادت کا گھر بس جائے گا، وہ بھی اپنے گھر کی ہو جائے گئی، ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ جس لڑکے نے پہلے عبادت کو طلاق دی اُسکے گھر والے یہاں آئے گئیں، لیکن پھر بھی منہ اٹھا کر سبھی شریک ہوئے وہی عورت ایک بار پھر سے بولتی سامنے اُن لوگوں کی طرف دیکھنا شروع ہوئی۔۔۔۔۔

سہی کہا، لیکن میں نے سنا ہے، غلطی لڑکے کی نہیں بلکے عبادت ہی کسی اور لڑکے سے محبت کرنا شروع ہو گئی تھی، یہ اُسکی ماں نے مجھے بتایا تھا کہ یونی میں عبادت کا کسی لڑکے کے ساتھ چکر کرتا تھا اسی وجہ سے طلاق ہوئی،۔

دوسری عورت نے ہلکی آواز میں سرگوشی کرتے اپنے ساتھ والی کو بتایا تو آصف کی ماں جوان سب باتوں سے انجان تھی، حیرانگی سے اٹھتی وہاں سے گئیں؛۔

بہن جی میں آپ سے پوچھ رہی ہوں، مجھے سچ بتائیں۔۔۔؟ آصف کی ماں وہاں سے اٹھتی سیدھی بشری کے پاس پہنچی تھی چونکہ وہ جانتی تھی یہ عورت اُسکو پوری کہانی سنائے گئی؛۔

اگر آپ نہیں بتائیں گئی تو میں آپ کے شوہر کے پاس جاؤں گئی کہ آپ کی بیوی محلے میں آپ کی بیٹی کے بارے میں ایسی باتیں کرتی ہے، آصف کی ماں بشری کو خاموش دیکھ بلیک میل کرنا شروع ہوئی تو بشری نے گھبراتے اُسکو جانے سے روکا؛۔

اور بنا سوچے کہ اُسکی جھوٹی باتوں سے قیامت گر جائے گئی مرچ مصالحہ لگاتے اُسکے کان بھر گئی

آصف کی ماں پوری کہانی سنتی جو کہ ایک جھوٹی کہانی تھی غصے سے وہاں سے نکلی؛۔

☆☆☆

ہمم۔۔۔۔۔۔۔یہ تو آپ کی آنی سے مل کر ہی میں بتا سکتا ہں کہ وہ اس گفٹ کے لائق ہیں یا نہیں۔۔۔ابہام نے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے گویا تو یارم مسکرایا؛۔

ایم شو۔۔۔۔۔آپ کو میری آنی پہلے نظر میں ہی بہت اچھی لگنے والی ہے "، چونکہ وہ بہت پری ٹی ہیں" یارم اپنے آپ میں ہی بہت خوش تھا، اُسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ عبادت کو خود میں چھپا لے۔

ابہام اپنے بیٹے کی بات سن ہلکے سے چہرے پر ایک نم سی مسکراہٹ پھیلا گیا ،"پہلی نظر میں محبت۔۔۔۔۔۔جانے کیوں اُسکی آنکھوں میں عبادت کا چہرہ آیا تھا" دل آج بھی جیسے اُسکی پہلی نظر کی منتظر تھی؛۔۔

چلیں۔۔۔۔۔۔؟ وہ اپنے باپ کو خاموش دیکھ چہکتے گویا

ہاں۔۔۔۔۔وہ خود کی سوچ کو بریک لگاتے کہ عبادت تو اپنی زندگی بہت خوش ہو گئی، اپنے بیٹے کو لیتے ہال کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔

وہ انجان تھا آج کے دن سے، آج کا دن جیسے بس اُسکا تھا، انسان بھی کتنا انجان ہوتا ہے، موت اور زندگی میں پل بدلنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔ وہ تو اپنے بیٹے کی خوشی کیلیے اُس مقام پر آگیا تھا جہاں اُسکی ساری خوشیاں بہنیں کھولے اُسکی منتظر تھیں؛،

ابھی ہال میں داخل ہوا تھا کہ یارم اپنے ایک فریند کو دیکھ اُسکی طرف لپکا کچھ عبادت کے خاص بچے دوست موجود تھے جن سے اُسکو لگاؤ تھا۔

ابہام اپنے بیٹے کو خوش دیکھ ہلکے سے مسکرایا تبھی مقابل کے فون پر نماز کا الارم بجا وہ یارم کو بتاتے کہ وہ نماز پڑھ کہ آتا ہے اُنہی قدموں سے واپس لوٹا؛۔

☆☆☆

عبادت جواپنے دھیان میں بیٹھی ہوئی تھی، زاہیان اور کامل کو دیکھ سیٹ دوپٹے کوایسے ہی دوبارہ سیٹ کرنے کی کوشش میں لگی؛۔

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟چاچولوگوں کی مدد کون کر رہا ہے ۔۔۔۔؟وہ جانتی تھی ان دونوں کو کہ وہ آصف کو لے کر ہر روز اُسکو سمجھا رہے تھے ابھی بھی یہی کرنے آئے ہونگیں۔۔۔۔۔

باہر بہت سے لوگ موجود ہیں، کامل کہتا عبادت کے ساتھ صوفے پر بیٹھا تو زاہیان فلک کو اشارہ کرتا کہ باہر جاؤ خود بھی عبادت کے دوسری طرف آتے براجمان ہوا؛۔

عبادت نے پہلے کامل کو تو بعد میں زاہیان کو دیکھا اور آنکھوں سے ہی پوچھا بات کیا ہے۔۔۔؟

عبادت ایک بار پھر سوچ ل۔۔۔۔۔ے۔۔۔۔۔۔زاہیان نے بہت پیار سے کہا تو عبادت نے درمیان میں ہی بات کاٹی

پلیز زاہیان۔۔۔۔۔پھر سے یہ باتیں شروع مت کرو، کامل یہ بتاؤ بابا کیسے ہیں۔۔۔؟ وہ خوش تو ہیں۔۔۔؟عبادت کسی بھی صورت پھر سے وہی باتیں سننا نہیں چاہتی تھی

اسی لیے اب کہ زاہیان کو پوری طرح اگنور کرتے کامل سے سوال داغا کہ اُسنے صبح سے اپنے باپ کو نہیں دیکھا تھا؛۔

وہ بہت خوش ہیں، لیکن عبادت آصف اچھا انسان نہیں تم کیوں اُس سے شادی کر کہ اپنی زندگی کو برباد کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟تم کیوں نہیں سمجھ رہی ۔۔۔؟زندگی میں مہراز کے بعد یہ یہی انسان ایک اوپشن نئیں ہے، کامل جانتا تھا وہ زاہیان کے غصے میں بولنے کی وجہ سے کبھی بھی اُس سے آرام سے بات نہیں کرتی تھی اسی لیے کامل نے عبادت کے دونوں مہندی سے سجے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتے بہت آرام سے کہا

کہ شاید آج کوئی فرق پڑ جائے، عبادت نے کامل کی پوری بات سنتے ہی ایک لمبا سانس کھینچا۔

کامل وہ اتنا بھی برا نہیں ہے جتنا تم لوگ سوچ رہے ہو۔اور ویسے بھی میں نے اپنی زندگی کے فیصلے اپنے "پاک رب" پر چھوڑ دیئے ہیں،اور مجھے یقین ہے آج جو بھی ہو گا بہت اچھا ہو گا۔۔۔۔۔

تم لوگ بس میرے لئے دعا کرنا کہ اللہ میری نئ زندگی میں وہ لمحہ کبھی نا لائے جو میں ایک بار دیکھ چکی ہوں، عبادت بہت آرام سے بول رہی تھی کہ آخر کے الفاظ ادا کرتے اُسکی آنکھوں میں نمی بھری:۔،

کوئی فائدہ نہیں تم پتھر بن چکی ہو، تم پر ہماری باتیں کوئی اثر نہیں کرتی، "

زاہیان غصے سے بھڑکتے اٹھا تو عبادت نے فورا اسے اُسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

اگر تمہیں لگتا ہے میں پتھر بن چکی ہوں تو دل سے دعا دو مجھے کہ اللہ " میرے دل میں سچی محبت پیدا کر دے، مجھے سکون سے بھری زندگی مل جائے عبادت کی گالوں پر آنسو گرے تو زاہیان اُسکے قدموں میں بیٹھا

بس اتنا ہی وہ غصہ اس پری پر کر پاتا تھا، تم نہیں جانتی عبادت۔۔۔۔۔ تم میری ہر دعا میں رہتی ہو میرا بس نہیں چلتا تمہارے سبھی کاٹے میں چن لوں۔

کامل نے فوراً سے ٹشو اٹھاتے عبادت کو دیا، تو بس پھر برا کچھ مت سوچو اللہ پر یقین رکھو جو ہو گا اچھا ہو گا؛۔

اور ویسے بھی وہ تم لوگوں نے سنا نہیں کہ سب کہتے ہیں ہمیں شادی اُس سے کرنی چاہیے جو ہم سے محبت کرے نا کہ اُس سے جس سے ہم محبت کرتے ہیں۔ تو بس میں جانتی ہوں آصف مجھ سے محبت کرتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے "اپنے اللہ پر" "آج جو بھی ہو گا اچھا ہو گا وہ خوشی سے بولی تو زاہیان نے دل میں دعا کی تھی" یا اللہ آصف سے عبادت کا نکاح نا ہو، "اور وہ بے خبر تھا کہ اللہ نے اُسکی دعا سن لی تھی؛۔

آنی میم۔۔۔۔۔۔ ”میں آگیا۔۔۔۔۔۔۔یارم جو اپنی سکول کی ایک میم “
سے پوچھ کر کہ عبادت میم کہاں ہے بڑیڈروم میں داخل ہوتے خوش سے
بولا

زاہیان اور کامل ایک چھوٹے سے بچے کو دیکھ مسکراتے عبادت کو دیکھنا
شروع ہوئے جو بانہیں کھولے اُسکو خود کے پاس آنے کا اشارہ کر رہی تھی
؛۔

ایم سوہیپی۔۔۔۔۔۔۔۔میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی تھی، “
عبادت اُسکی گال پر کس کرتے بالکل اُسی کے طریقے سے بولی

۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے۔۔۔۔؟کامل گفٹ ہاتھ میں دیکھ متوجہ ہوتے
پوچھ گیا یارم نے گھورتی نظروں سے کامل کو دیکھا۔۔۔۔۔
عبادت اُسکی آنکھوں کو بڑا ہوتے دیکھ ہلکے سے مسکرائی، ساتھ ہی گفٹ
کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا یارم نے فوراسے گفٹ عبادت کے ہاتھ پر رکھا؛۔

تم لوگ جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔ابھی یہ ٹائم میرا اور میرے یارم کا ہے۔
عبادت نے انگلی سے ڈور کی طرف اشارہ کرتے زاہیان اور کامل کو حکم کیا
ساتھ ہی یارم کو بٹھاتے گفٹ کھولنا شروع کیا:۔
وہ دونوں آرام سے اٹھتے وہاں سے گئے چونکہ وہ جانتے تھے بچے گفٹ اپنے
جیسے ہی لاتے ہیں۔۔۔۔۔۔
آنی آپ نے گفٹ اوپن نہیں کیا۔۔۔۔؟ یارم ان کے جاتے ہی عبادت "
"کو گفٹ سائیڈ پر رکھتے دیکھ پوچھ گیا۔۔۔
میں یہ گفٹ بعد میں اوپن کروں گئی پہلے آپ یہ بتاؤ آپ میرے لیے گفٹ
کیوں لائے۔۔۔۔؟
جب میں یہاں آرہا تھا تو میرے ڈیڈ نے بتایا کہ جب کسی کی شادی پر جاتے
ہیں تو گفٹ دیتے ہیں اسی لیے ہم لوگ پہلے شاپ پر گئے اور آپ کیلیے یہ
گفٹ ریڈی کروایا:۔

یارم نے آہستہ آہستہ بولتے پوری بات عبادت کے انوش اتاری۔ وہ اُسکو دیکھ پیار سے ایک بار پھر کس کر گئی۔۔۔۔۔۔

"اچھا تو گفٹ کس نے پسند کیا۔۔۔؟ عبادت آئی آبرو اچکاتے دریافت کرنا شروع ہوئی" ڈیڈ نے۔۔۔۔۔ وہ بھی مسکراتے لاجوابی سے بولا

"۔۔۔۔۔

آپ کے پاپا نے۔۔۔۔؟ کیوں۔۔۔۔؟ آپ نے کیوں نہیں پسند کیا ۔۔۔۔؟ عبادت نے منہ بنایا تو یارم کی ہنسی کو بریک لگی۔۔۔۔۔

چونکہ میں بیسٹ گفٹ آپ کے لیے لانا چاہتا تھا اسی لیے ڈیڈ کی مدد لی، اور ویسے بھی پیسے اُنہوں نے ہی پے کرنے تھے۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ویسے ہی بولتے عبادت کو دل سے خوش کر گیا تھا۔ ویسے آنی ڈیڈ نے بیسٹ گفٹ لے کر دیا، وہ پُرجوشی سے بولا

ہممممم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چلو دیکھیں گئے، عبادت اپنی چاچی کو آتے دیکھ یارم کا گفٹ اٹھاتے سائیڈ ٹیبل پر رکھتی سیدھی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وقت جیسے بہت تیزی سے گزر رہا تھا، پل بھر کے لئے یہ ابہام کو بھی لگا۔

وہ نماز پڑھتے رب کے سامنے ہاتھ اٹھا گیا؛۔

وہ ویسے ہی ہاتھ اٹھائے خاموشی سے بیٹھا تھا جانے کیوں زبان سے کوئی الفاظ ادا نا ہو سکے؛۔

اُسکے دل میں عبادت کا خیال کیوں آ رہا تھا اچانک سے۔۔۔؟ وہ پریشان ہو چکا تھا بس اُسکی سلامتی کی دعا کرتے وہ تیزی سے اٹھا۔۔۔۔۔

آج اتنی سالوں بعد کیوں وہ اُسکو شدت سے یاد آئی۔۔۔؟ وہ دل ہی دل میں جیسے اپنے رازدار دوست "اللہ سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔ "وہ تیزی سے سوچ کو جھٹکا شادی ہال کی طرف بڑھا، وہ انجان تھا" آج اُسکو اپنے صبر کا "جیسے رب پھل دینے والا تھا۔۔۔۔

ابہام۔۔۔۔؟ابھی وہ ہال کے ڈور تک پہنچا نا تھا کہ کامل اُسکو دیکھ ایک " سکینڈ میں پہچان گیا۔ابہام جو اپنے دھیان میں تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا اپنا نام سن پلٹا۔۔۔۔

کامل۔۔۔۔۔مقابل فورا سے اپنے دوست کو پہچان گیا تھا، توں یہاں " ۔۔۔؟کامل کی خوشی کا کوئی ٹکانا نا رہا تھا، ایسا ہی کچھ حال ابہام کا تھا دونوں گرم جوشی کے ساتھ ایک دوسرے سے ملے؛۔

زاہیان جو کھانا کا انتظام دیکھ آرہا تھا کامل کو کسی کے گلے لگے دیکھ وہی آیا، جیسے ہی زاہیان نے ابہام کو دیکھا وہ بھی بے یقینی سے آنکھیں پھاڑ اُسکی طرف لپکا؛۔

توں سالے۔۔۔۔۔"تجھے ہماری یاد آگئی۔۔۔؟ابھی ابہام نے " زاہیان کو دیکھا تھا کہ وہ خوشی سے اُسکی طرف بڑھا تبھی زاہیان نے غصے سے ایک مکہ مقابل کے کندھے پر جھڑتے اپنا لہجا عیاں کیا۔

جبکے ابہام جو جانتا تھا اُسکا غصہ جائز ہے اُسکے غصے کو دیکھ گرم جوشی سے مقابل کو اپنے بازوں میں جکڑتے بھنچا؛۔

ایم سوری یار۔۔۔۔"وہ اُسکو گلے لگائے ساتھ ہی سرگوشی میں سوری " کہہ گیا زاہیان اتنے سالوں بعد اپنے جگری دوست کو دیکھ زور سے گلے لگا گیا:۔

بہن جی میری بات سنے۔۔۔۔۔آپ کیا کرنے جا رہی ہیں۔۔۔؟ایسا مت کرے آپ کا بیٹا سب کچھ جانتا ہے، بشری کو ڈر لگا تھا چونکہ اگر سب کو پتا چل جاتا کہ اُسنے آگ لگائی تو اُسکے شوہر نے پل نہیں لگانا تھا اور اُسکو طلاق دیتے زندگی سے نکال پھینکنا تھا

اسی لیے وہ اسی ڈر سے ڈرتے آصف کی ماں کو روکنا شروع ہوئی، بس کریں آپ۔۔۔۔آپ لوگ اپنی اس مانوس بیٹی کو ہمارے پلے باندھنا چاہتے ہیں۔۔۔؟

کیا گارنٹی ہے کہ آگے اُسکا کسی اور غیر لڑکے سے چکر نہیں چلے گا۔۔۔؟ یہ شادی بالکل بھی نہیں ہو سکتی وہ اونچی آواز میں گرجتی بشری کو چھوڑ تیزی سے ہال میں داخل ہوئی جہاں مولوی کو بلاتے نکاح شروع کرنے کا کہہ دیا گیا تھا؛۔

موسی شاہ بہت خوش تھے کہ اللہ کے کرم سے اُن کی بیٹی کا گھر بسنے جا رہا ہے ۔ سبھی مرد خوشی سے مولوی کو دیکھ گئے جو نکاح پڑھنا شروع ہو چکے تھے

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے مولوی نے بہت آرام سے سامنے بیٹھے شخص سے پوچھا۔

نہیں۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا سامنے سے آتی اسکی ماں بولتی وہاں موجود سب لوگوں کو شاکٹ کر گئی۔۔۔۔۔

حامد سمت سبھی حیرانگی سے پیچھے پلٹے آصف کی ماں کو دیکھ گئے جو بہت آرام سے پر سُکون چلتی وہاں پہنچ چکی تھی؛۔

تم بتاؤ۔۔۔۔؟زندگی کیسی جارہی ہے۔۔۔؟شادی کی کہ ابھی بھی شادی کیے بناگھوم رہے ہو۔۔۔؟ابہام کادل کیا تھاعبادت کاپوچھے لیکن وہ ہمت ناکر پایاکہ جب زاہیان لوگ بتائیں گئیں وہ اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش ہے تووہ خوش نہیں ہو پائے گااسی لیے اُنکے بارے میں ہی پوچھنا مناسب سمجھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہماری زندگی توفحال ویسے ہی جارہی ہے تم بتاؤ۔۔۔۔؟سیرت کہاں ہے ۔۔۔؟وہ تمہارے ساتھ نہیں آئی۔۔۔؟ہم نے سننا تھاتمہاری شادی ہو گئی اُس سے۔۔۔۔؟

"بائے وے۔۔۔۔۔۔۔۔تم یہاں کیسے۔۔۔۔۔۔؟زاہیان نے ایک ساتھ کئی سوال کرتے آخر میں حیرانگی سے پوچھا

!کہ کہیں وہ آصف کی طرف سے تو نہیں آیا۔۔۔۔۔۔

"سیرت مجھے چھوڑاوپر والے کے پاس جاچکی ہے،ابہام نے لمباسانس ''کھینچتے آرام سے گویاتوزاہیان اور کامل اُسکے الفاظ سن شاک ہوئے۔

زاہیان بھائی۔۔۔۔۔۔۔اندر چلیں مسلہ ہو گیا۔۔۔۔۔۔،ابھی کامل اور زاہیان کچھ بولتے کہ اندر سے ریان کی گھبراہٹ سے بڑھی آواز سن دونوں تیزی سے بھاگے۔

تبھی ابہام بھی کچھ حیرانگی سے اُنکے پیچھے ہی ہال میں داخل ہوا کہ وہ بھی جا کر دیکھ سکے۔۔۔۔۔

بہن۔۔۔۔جی۔۔۔۔ی۔۔۔۔ی۔۔۔۔۔یہ آپ کیا بول رہی ہیں"

عبادت" کے بابا مشکل سے کہتے ان کی طرف گئے جبکہ ان کا دل ڈر رہا تھا جانے اب کیا ہونے والا تھا ان کی بیٹی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

ایک ہی پل میں اتنا کچھ ہو سکتا تھا وہ سمجھ بھی نا سکتے تھے

وہی بھائی صاحب جو آپ نے سنا کہ یہ شادی اب نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔

آپ لوگوں کو کیا چلا تھا ہم بے وقوف لوگ ہیں۔۔۔۔؟ چلو آصف یہاں سے اب ہمارا کوئی کام نہیں میں نے پہلے ہی کہا تھا ایسے ہی سب ان کے گھر

کے بارے میں باتیں نہیں کرتے وہ عورت اونچی آواز میں کہتی اپنے بیٹے کو
اٹھنے کا کہنے لگی، جبکے آصف منہ کھولے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا
ایک منٹ کیا کہا آپ نے۔۔۔۔۔۔۔؟
کیا باتیں کرتے ہیں لوگ ہمارے گھر کے بارے میں مجھے بھی بتائیں"
عبادت" کے چاچو تیزی سے کہتے ان کے سامنے آئے جبکہ ان کے بھائی ڈر
سے کہ بات بڑھ ہی نا جائے جلدی سے اپنے بھائی کے پیچھے ہوئے۔
زاہیان اور کامل بھی آگے آتے کھڑے ہو چکے تھے چونکہ وہ بھی کوئی بات
بری نہیں سن سکتے تھے۔
وہاں موجود ہر شخص چاہیے کوئی خاندان کا ہو یا ان کے پڑوسی سب ہی حیرانی
سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے کہ اب آگے کیا ہو گا۔۔۔۔۔
اچھا تو سنے اگر آپ کی لڑکی کا کسی سے چکر چل رہا تھا تو پہلے ہی ہمیں یہ بات
کیوں نہیں بتائی آپ نے۔۔۔۔؟

اپنی زبان سنبھال کر بات کریں آپ ایک عورت ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کچھ بھی بکواس کر سکتی ہیں، اس سے پہلے کہ وہ آگے کچھ کہتی " عبادت " کے چاچو ان پر غصے سے چیخے جبکہ وہاں پر پوری طرح ماحول گرم ہو چکا تھا۔

ابہام بھی حیرانگی سے سب کو دیکھ رہا تھا جبکے نظریں ادھر ادھر اپنے بیٹے کو ڈھونڈ رہی تھی۔ ساتھ ہی وہ الجھا تھا کہ وہ یہاں اپنے بیٹے کی آنی کی شادی پر آیا ہے

لیکن زاہیان اور کامل کی وہ لڑکی کیا لگتی ہے جو وہ لوگ اسٹیج پر کھڑے ہوئے ہیں۔۔۔۔؟ وہ پریشان تو ہو چکا تھا مگر ساتھ ہی اپنے بیٹے کو ڈھونڈنا چاہا؛۔

ہم پر ایسے کیوں چیخ رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔؟ ویسے بھی اب یہ شادی کسی قیمت پر نہیں ہو گئی۔

امی ایک منٹ انھیں موقع تو دیں بولنے کا ویسے بھی مجھے پتا ہے "عبادت" ایک بہت اچھی لڑکی ہے مجھے اس سے ہی شادی کرنی ہے آصف نے ہمت کرتے اپنی ماں کو چپ کروانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔

ابہام جو وہاں سے ہٹنے والا تھا اچانک سے آصف کو دولہے بنے دیکھ چونکا جبکے وہ اچھے سے عبادت نام سن گیا تھا۔ یہ نام سنتے جیسے انجانا سا دل دھڑکا۔ کیا ابھی عبادت نام لیا۔۔۔؟" وہ خود سے پوچھنا شروع ہوا۔ وہ بالکل " بڑیڈ روم کے سامنے کھڑا تھا:۔

ارے۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو ابھی شادی ہوئی نہیں پہلے ہی میرے بیٹے پر کوئی جادو کروا دیا، اس لڑکی نے پتہ نہیں کون سی منحوس گھڑی تھی، جب ہم ان کے گھر رشتہ لے کر آ گئے:۔

لیکن شکر ہے، ہمیں اس نکاح سے پہلے ہی سچ کا پتہ چل گیا، میں نے کہہ دیا ناآصف یہ شادی اب نہیں ہو گئی، چلو یہاں سے وہ کہتی اپنے بیٹے کو باوز سے پکڑتے لے جانے لگی؛۔

عبادت جو روم کے اندر اکیلی تھی، آوازیں سن باہر چھائی خاموش سے ڈری ،اُسکو اپنے چاچو کی آوازیں بھی سن رہی تھی۔۔۔۔

ڈرتے گھبراہٹ سے روم کا ڈور کھولا تھا جبکے وہ گھبراتی تھوڑا سا آگے ہوتے باہر کا منظر دیکھنا شروع ہوئی، ہر کوئی اسٹیج پر سجے تماشے کو دیکھنے میں مصروف نظر آیا؛۔

ارے۔۔۔۔۔آپ کیا رشتہ توڑے گئی ہم خود لنعت بھجتے ہیں، ہمیں " تو پہلے ہی آپ کا یہ لڑکا ٹھیک نہیں لگ رہا تھا، دفع ہو جائیں یہاں سے ۔۔۔۔"زاہیان کی آواز بلند ہوئی تو چاچو نے اُسکو خاموش کروانا چاہا؛۔

تبھی چٹاح۔۔۔۔۔۔۔۔

موسی شاہ نے زاہیان کے چہرے پر تھپڑ دے مارا وہ کسی بھی حال میں یہ رشتہ ختم ہونے نہیں دینا چاہتے تھے؛۔

تم کیوں بول رہے ہو۔۔۔؟ موسی شاہ نے آنکھیں دکھاتے اُسکو پیچھے کیا

۔

بہن جی۔۔۔۔خدا کا واسطہ ہے، ایسا تماشہ نا لگائیں، میری بیٹی کو آپ کا بیٹا پسند کرتا تبھی یہ رشتہ تہ ہوا۔ ہم نے کچھ بھی نہیں چھپایا آپ سے۔۔۔۔۔ آصف بیٹا تم کچھ کیوں نہیں بولتے۔۔۔۔۔آپ ایسے نہیں جا سکتے موسی شاہ کی حالت خراب ہو رہی تھی؛۔

کہ پہلے طلاق کا داغ اور اب ایک اور الزام بارات کا ایسے واپس جانا اُنکی جان نکل رہی تھی؛۔

بھائی صاحب جانے دیں ایسے لوگوں کو۔۔۔۔۔حامد اپنے بھائی کو ایسے جھکے ہوئے بالکل بھی نہیں دیکھ سکتا تھا؛۔

عبادت کی آنکھیں نم ہوئی تھی جبکے وہ چاہ کر بھی اپنے باپ کے پاس نہیں جا سکتی تھی:۔

دیکھیں بھائی صاحب ہمیں معاف کریں، جن کے گھروں میں ایسی بیٹیاں ہوتی ہیں، وہاں ایسے ہی ذلیل ہونا پڑتا ہے، اور میرا مشورہ مانے اپنی اُسکو چکروں بیٹی کی شادی گھر میں ہی کسی بکرے سے کرے وہ زہر آلود نظروں سے زاہیان کو دیکھتی بولی، چونکہ ان کو زاہیان کی باتیں اپنے بیٹے کے بارے میں سن بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی، چلو یہاں سے وہ آصف کو آنکھیں دکھاتے بازو سے دبوچ کھینچا شروع ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر کوئی سرگوشیاں کرنا شروع ہو چکا تھا، عبادت نے مرتے قدم اٹھاتے جلدی سے فون اٹھاتے آصف کو کال ملائی:۔

مگر وہ بھی جیسے اپنی ماں کی بات سن چکا تھا، چونکہ اُسکی ماں نے باپ کو کہتے فون پر میسج کے ذریعے اپنے بیٹے کو دھمکی لگا ڈالی تھی کہ اگر تم نے یہ نکاح کیا تو ساری جائیداد سے تمہارا نام بے داخل کر دیا جائے:۔

اور وہ کسی بھی صورت میں امیری کھونا نہیں چاہتا تھا، اسی لیے خاموشی سے ماں کے ساتھ قدم بڑھانے شروع کیے۔۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔۔ تم ایسے نہیں جا سکتے، موسی شاہ نے آصف کو گریبان سے پکڑا چونکہ اُسنے یہ کہا تھا وہ عبادت سے محبت کرتا ہے

اور ابھی وہ انکی بیٹی پر الزام لگاتے اُسکو دولہن بنے چھوڑ جا رہے تھے، حامد سب لوگ فکر سے آگے ہوئے:۔

تم ہی تو تھے جو یونی میں میری بیٹی کو پسند کرتے تھے۔۔۔ تم نے کہا تھا ابھی کیسے میری بیٹی کو چھوڑ جا رہے ہو۔۔۔؟ کیوں میری بیٹی کا تماشہ لگا رہے ہو ۔۔۔۔؟

موسی شاہ کسی بھی قیمت پر آصف کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے، میں وہ لڑکا نہیں ہوں، آپ کی بیٹی نے آپ سے جھوٹ بولا ہے۔۔۔۔

آصف نے غصے سے دیکھتے سپاٹ ہوتے ایک اور بم جیسے موسی شاہ پر گرایا۔ ان کو لگا تھا جیسے وہ سانس نہیں لے پائیں گئیں۔

کیا کسی کی قسمت اتنی جلدی بدل سکتی ہے وہ دور دور ازے کے پار کھڑی سوچ ہی سکی تھی جبکہ تبھی کسی کی دو آنکھوں نے یہ سارا منظر دیکھا تھا جب کہ وہ اسی پل ایک فیصلے پر پہنچا تھا۔۔۔۔۔۔

بھائی صاحب میرے خیال سے آپ کو میرے بیٹے کی بجائے اس ہال میں کھڑے ہر شخص سے پوچھ لینا چاہے کوئی ہے جو آپ کی ایسی بیٹی کو اپنانا چاہے گا۔۔۔؟

کوئی بھی آگے نہیں آئے گا، وہ اپنے بیٹے خود کے پیچھے کرتی غصے سے دھاڑتی بولی:۔

میں کروں گا عبادت سے نکاح۔۔۔۔۔۔۔ابھی آصف کی ماں آگے کچھ " بولتی ابہام نے بلند آواز میں جیسے کہتے سبھی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا :۔

☆☆☆

ابہام جو عبادت سے ملنے چھت پر آیا تھا۔،اُسکو موم بتی سے کھیلتے دیکھ اپنے دل کا حال بیاں کر گیا۔

وہ نیچے سب سے مل آیا تھا یہاں اُسکو زاہیان نے بھیجا تھا چونکہ ان سب نے یہاں خوبصورت لائٹوں کے ساتھ پھولوں سے چھت کو سجایا تھا۔۔

تین دن بعد مہندی کا فنکشن ہونے والا تھا اور پھر شادی لیکن یہ زندگی جینا اتنا آسان نا تھا۔۔۔۔۔۔؛۔

وہ اُسکی کھلی رلفیں دیکھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے بالکل سامنے جاتے رکا تھا۔عبادت جو چاندنی سے سجی چھت پر موم بتوں کے درمیان کھڑی تھی مقابل کو خود کے قریب دیکھ بے یقینی سے نگاہیں اٹھاتے اپنے دل کی دھڑکنیں تیز کر گئی۔

ابہام نے اوپر سے نیچے تک اُسکو دیکھتے چہرے پر نظریں جمائی۔جبکے بنا دیر کیے اُسکے ہاتھ کو پکڑتے خود کے بے حد قریب کیا۔

یوں کہ عبادت اُسکی اچانک سے جلد بازی پر سینے سے آلگی تھی۔
خوبصورت چاندنی رات کا وہ دونوں اُس پر کوئی حصہ لگ رہے تھے

۔۔۔۔۔۔؛۔

تم نے مجھے مس کیا۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ اُسکی آنکھوں میں خود کے لیے "
محبت دیکھ سکتا تھا لیکن پھر سے اُسکی زبان سے سننا چاہتا تھا۔
اس ایک مہنیے میں۔۔۔۔۔۔۔۔نا میں رات کو سو پاتی تھی اور نا ہی جاگ
پاتی تھی۔دل ہر وقت تمہاری یاد میں اللہ سے عبادت میں مصروف رہتا تھا

۔

وہ اُسکی بانہوں میں قید سی تھی لیکن شاید وہ بھی اُسکے حصار سے باہر جانا
نہیں چاہتی تھی؛۔
وہ محبت سے بولتے ساتھ ہی مقابل کی گردن میں بانہوں کا حصار بناتی ایک
ناختم ہونے والی خوشی عطا کر گئی؛۔

مجھے اندازہ نہیں تھا۔ تمہارے ایسے مجھ سے دور جانے پر میں ایسے "
بے قرار رہوں گی۔ تم نہیں جانتے ابہام۔۔۔ میں نے تمہیں کتنا مس کیا
"۔۔۔

وہ مقابل کے قریب ہوتے جیسے اُس پر خود کی قربت چھوڑ دینا چاہتی تھی وہ بے یقین سا بنا پلکیں جھپکائے دیکھتا ہی چلا جا رہا تھا۔۔۔۔

جانتے ہو۔۔۔۔۔ مجھے لگا تھا، محبت صرف کتابوں میں یا فلموں ڈراموں میں ہوتی ہے۔ حقیقت میں تو یہی ہوتا ہے جو میرے ساتھ ماضی میں ہوا

۔۔۔

عبادت آج اپنے دل سے سبھی گلے شکوے نکال دینا چاہتی تھی، چونکہ وہ اپنی اس نئی زندگی سے بہت سکون میں تھی وہ اپنی یہ زندگی ایسے ہی جینا چاہتی تھی؛۔

لیکن۔۔۔۔جب سے تم میری زندگی میں آئے میرے محرم بن کر
۔۔۔۔۔خدا جانتا ہے یہ دل ہر روز تمہارے لیے دھڑکا۔مجھے یقین ہونے
لگا کہ دنیا میں سچی محبت ہوتی ہے۔
وہ پاک محبت ہوتی ہے جو اللہ نکاح کے بعد دو انسانوں کے دلوں میں "
ایک دوسرے کے لیے ڈالتا ہے۔وہ پاک محبت جیسے آج میرے دل میں
تمہارے لیے ہے۔
وہ بھیگی پلکوں سے مقابل کی چمکتی آنکھوں میں دیکھ اپنی محبت کا اظہار کر گئی
تھی

ابہام جو خوشی اور بے یقینی کے عالم میں کھڑا تھا، یکا ٹک اُسکو دیکھتا گیا۔جو
مقابل کو دیکھتے ہوئے اُسکے سینے سے لگ چکی تھی۔۔۔۔
مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔۔۔میری محبت آج پوری ہو گئی۔میں بتا نہیں "
سکتا میں کتنا خوش ہوں۔ابہام جو اُسکو خود سے الگ کرتے جھوم اٹھا تھا

ساتھ ہی مسکراتے اُسکو کمر سے اٹھاتے اوپر کیا تھا یوں کہ وہ مسکراتی اُسکے کندھوں پر ہاتھ رکھے زندگی سے بھرپور یہ پل جی گئی۔۔۔

"آئی لو یو، ۔۔۔۔۔آئی ریری لو یو۔۔۔۔۔عبادت۔۔۔۔۔وہ اُسکو نیچے کرتے ساتھ ہی محبت سے اُسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔۔۔۔۔

☆☆☆

لیکن وہ بھی کیا کر سکتی تھی، آج مہندی کا فنکشن لان میں کیا جا رہا تھا۔ وہ کیسے رسموں کے درمیان سے فون اٹھا سکتی تھی۔۔۔۔۔

" چاچی۔۔۔۔۔۔۔اور کتنی دیر ایسے ہی بیٹھنا ہو گا۔۔۔۔؟عبادت جو تھک چکی تھی، سب کو ڈانس کرتے دیکھ مشکل سے پوچھ پائی؛۔

بس تھوڑی دیر۔۔۔۔۔بس میں ان لوگوں کو بولتی ہوں بس کرے۔۔۔

سونیا بیگم اُسکی حالت پر ترس کھاتی فلک لوگوں کی طرف گئی۔

" ابہام۔۔۔۔۔تجھے مسلہٗ کیا ہے۔۔۔۔؟ہم گھر کی مہندی چھوڑ یہاں تیری مہندی میں شامل ہونے آئے ہیں اور تو ں منہ بنائے بیٹھا ہے، اگر تو ں ایسے ہی بیٹھنے والا ہے، تو ہم لوگ جا رہے ہیں۔ زاہیان اُسکو دیکھتے اٹھ کھڑا ہوا تھا؛۔

یار،۔۔۔۔، تم لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے۔۔۔؟ مجھے عبادت کو دیکھنا ہے ۔پلیز کچھ کرو۔ وہ فون بیڈ پر پھینکتا ان دونوں کے قریب آتے لاچارگی سے بولا۔۔۔

یہ بات تھی جس وجہ سے توں پریشان تھا۔۔۔؟یہ بھی کوئی پریشان ہونے والی بات ہے۔زاہیان نے فوراسے فون نکالا تھا۔۔۔۔۔؛۔۔

فون میرے پاس بھی ہے۔۔اب مجھے اُسکو فون پر نئیں گھر جاکر دیکھنا ہے ۔وہ اُسکا فون پکڑتے واپس سے اُسکی پاکٹ میں ڈال گیا۔،

توں پاگل ہو گیا ہے۔۔۔؟توں کیسے وہاں جاسکتا ہے۔۔۔؟ٹائم دیکھ۔۔۔۔ ویسے بھی اس وقت تیرا ایسے گھر سے باہر جانا اچھا نہیں ہے؛،

زاہیان نے سپاٹ ہوتے اُسکو ٹوکا جبکے کامل اپنا فون نکالتے کال ملا چکا تھا۔،

فلک۔۔۔۔عبادت کہاں ہے۔۔۔؟کامل فون سے نکلتے جاتے ہی " فلک سے پوچھ گیا۔

یہ رہی۔۔۔۔فلک نے فوراسے عبادت کواُسکا فون پکڑایا۔۔۔عبادت ۔۔۔ابہام سے یار بات کر وہ یہاں دماغ خراب کر رہا ہے؛۔

کامل اتنا کہتے واپس سے روم میں داخل ہوتے سیدھے فون ابہام کے سامنے کر گیا۔

ابہام،۔۔۔۔۔۔کیا کر رہے ہو۔۔۔؟عبادت اُسکے دیکھتے پوچھتے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھی،۔

زاہیان اور کامل روم سے نکلے تھے تاکہ وہ آرام سے بات کر لے۔،

تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔،یہ لوگ منع کر رہے ہیں۔وہ اُسکا خوبصورت میک اپ سے سجا چہرہ دیکھ بیڈ پہ گرا تھا۔۔۔۔۔۔

آج کی رات صرف۔۔۔۔۔۔وہ بھی چار گھنٹے باقی رہ گئے ہیں، صبح ہوتے ہی تم یہاں میرے پاس ہو گئے، پھر۔۔۔۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔ہر رات تمہاری بانہوں میں ہو گی۔۔۔عبادت ابھی مزید بولتی کہ ابہام اُسکی بات کاٹ درمیان میں ہی بولا۔۔۔۔؛۔

جبکے وہ شرم سے لال ہوتی مقابل کے چہرے سے نظریں ہٹاتی جھکا گئی۔

ابہام کو اس ادا پر بھی جان ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

آپی۔۔۔۔۔چینج پر لیں۔عبادت جو بلش کر رہی تھی فلک کی آواز پر فورا سے متوجہ ہوئی،۔

”بائے۔۔۔۔۔۔عبادت نے فوراسے مقابل کو دیکھتے کہا۔۔۔۔ “

سنو۔۔۔۔۔۔۔آئی لویو۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ فون بند کرتی وہ اپنی محبت کااظہار کرتے ساتھ ہی کس کر گیا۔عبادت اُسکے انداز پر شرماتے فون ”کاٹ جھومتے بیڈ پر گری۔۔

ابے۔۔۔۔۔اب کہاں چلا،۔۔۔۔؟زاہیان اور کامل جواُسکاانداز کر “ رہے تھے کہ وہ روم سے نکل وہاں ان سبھی دوستوں کے پاس آئے گا؛۔

اُسکو گھر کے باہر والے ڈور کی طرف جاتے دیکھ راستہ روکتے پوچھا،

ایمر جنسی آگئی ہے۔مجھے پولیس اسٹیشن جانا ہو گا۔۔۔وہ فون پر مسیج ٹائپ کرتے ساتھ ہی سینجدگی سے بولا؛۔

ابہام۔۔۔۔توں پاگل ہو گیا ہے۔۔۔؟توں کیسے جا سکتا ہے۔۔۔؟کل تیری شادی ہے۔اور آنٹی نے کیا کہا تھا۔۔۔؟تیل لگنے کے بعد گھر سے باہر نہیں جاتے۔اور ویسے بھی۔۔۔توں نے چھیٹاں نہیں لی۔۔۔؟

زاہیان نے غصے سے دیکھتے ساتھ ہی گھورا۔،

چھٹیاں لی ہیں، پھر ہی یہاں کھڑا ہوں، لیکن ابھی جانا ضروری ہے۔ جس کیس پر میں نے اتنا کام کیا تھا، جس مجرم کو پکڑ یہاں لایا ہوں۔

اُسکو دیکھنے تو جاؤں گا نا۔۔۔؟ اور ویسے بھی زاہیان۔۔۔ یار میں یوں گیا اور یوں آیا۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا ابہام نے فون پاکٹ میں ڈالتے ساتھ ہی اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھے:۔

مجھے مت بتا، اور اگر وہ اتنا ہی کوئی خاص ہے تو تو ویڈیو کال پر دیکھ لے۔ تجھے تسلی بھی ہو جائے گی اور ہمیں بھی پریشانی نہیں ہو گی۔۔۔۔

زاہیان نے اُسکے ہاتھ اٹھاتے ساتھ ہی مشورہ دیا وہ مسکرایا تھا کہ پہلے اُسکے دماغ میں یہ خیال کیوں نہیں آیا۔

ویسے پولیس والوں کے لیے بھی کتنا خطرا ہوتا ہے۔ کامل اُسکو واپس کال "کرتے دیکھ گویا

جیسے سبھی پولیس والے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ویسے ہی سبھی کو خطرا نہیں ہوتا۔ جو پولیس والے رشوت لیتے ہیں، پیسے کھاتے ہیں اپنی ڈیوٹی بھچتے

ساتھ مجرموں کو بچاتے ہیں، ان سب کے لیے تو یہ سب سے اچھی اور سکون سے گزرانے والی زندگی اور کام ہے۔۔۔۔۔

ان کو کسی سے خطرا نہیں ہوتا۔ مگر جہاں اس جیسے وہ ابہام کی طرف اشارہ کرتے پھر سے بولا

اس جیسے سچ کی راہ پر چلنے والے اپنے فرض کو پورا کرنے والے جان کی فکر نا کرنے والے جو کسی کا حق نہیں مارتے قانون کو ماننے والوں کو جان کا خطرا ہوتا ہے۔

کیونکہ برے لوگ ان کی آواز دبانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس نے ہمارا ساتھ نہیں۔۔۔ زاہیان کو آج اپنے دوست پر بہت فخر محسوس ہوا تھا، کہ وہ بنا یہ سوچے سمجھے کہ کل اُسکی شادی ہے رات کو ہی اپنے کام پر جا رہا تھا۔

☆☆☆

ماشااللہ۔۔۔۔اللہ میری بیٹی کو ہر بری نظر سے بچائے،(آمین) "

عبادت کے بابا آج بہت خوش تھے۔وہ عبادت کے پاس آئے تھے

کہ اُسکو دولہن کے روپ میں دیکھ آنکھوں میں آنسووں بھرے سینے سے

لگا گئے۔عبادت کی بھی آنکھیں بھری تھی،چونکہ اُسکی وجہ سے اُسکے باپ

نے بہت کچھ برادشت کیا تھا۔۔۔۔۔

بھائی صاحب۔۔۔۔۔بارات پہنچ چکی ہے۔حامد جوان کے ساتھ ہی آیا تھا

اپنی آنکھوں میں آیا پانی صاف کرتے ان کو بتاتے ساتھ ہی عبادت کا ماتھا

چوم گئے۔

عبادت۔۔۔۔۔۔میری دعا ہے یہ زندگی خوشیوں سے بھری ہو۔حامد "

"چاچو نے دل سے دعا دی تھی۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کو پتا ہے آنی بہت بیوٹی فل لگ رہی ہیں،یارم جو "

عبادت کو ملتے ہی واپس ہال میں آتے اپنے باپ کے پاس چڑھتے صوفے پر

بیٹھا تھا۔

ابہام کو فون پر مسلسل نظریں جمائے دیکھ اپنے نازک ہاتھوں سے بازو کو کھینچتے اپنی متوجہ کیا۔

"سچی،۔۔۔۔اتنی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔؟ابہام نے فوراسے اپنے بیٹے کو پیار کیا تھا۔جبکے ساتھ ہی وہ حامد چاچو کو دیکھتے اپنے پاس بلا گیا۔،

کہو۔۔۔۔دولہے میاں۔۔۔۔۔چاچو۔۔۔۔۔اور کتنی دیر ایسے ہی مجھے بیٹھنا ہے۔۔۔؟پلیز عبادت کو لے آئیں۔۔۔؟نکاح تو ہوا ہے ہمارا۔۔۔۔کھانا کھائیں ان مہمانوں کو اور چلتا کریں۔۔۔۔

مجھے میری بیوی کا ہاتھ دے اور مجھے بھی دعا دیتے رخصت کریں۔ابہام اُنکے کان کے قریب بولتے ساتھ ہی خاموش ہوتے تھوڑا پیچھے ہوا۔۔

ہاہاہاہاہہ۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ہو گیا۔۔۔۔دولہے میاں۔۔۔۔۔صبر کرو۔ابھی تو رسمیں ادا کرنی ہیں، پھر تمہیں دودھ پلائی کی رسم ہونی ہے۔پھر شوٹ بھی تو ہونا ہے

۔۔۔۔پھر کہیں جا کر تم اپنی دولہن کو لیتے یہاں سے جا پاو گئے، حامد نے بھی جیسے اُسکے مزے لیے۔۔۔۔۔

اللہ۔۔۔۔۔۔۔ابہام کی تو حیرت سے آنکھیں بڑی ہوئی تھی۔جبکے وہ " فون پر عبادت کو میسج کرنا شروع ہوا۔

تھوڑی دیر بعد ہی کھانا کھاتے سب نے دولہن کو لانے کا شور کہا تو حامد چاچو عبادت کا ہاتھ اپنے بازو میں ڈالے ہال میں داخل ہوئے تو سب کی نظروں نے محبت سے عبادت کو دیکھا تھا۔

جو خوشی سے مسکراتی حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی، اُس پر اک الگ ہی نور چھایا ہوا تھا۔وہ حامد کے ہمراہ آتے سب کی نظروں کا مرکز بنی تھی

جبکے یہ خوبصورت پل کیمرے کی آنکھ نے قید کیے تھے۔ابہام جو اسٹیج پر کھڑا اُسکو آتے دیکھ رہا تھا۔دل کو بے قابو ہوتے دیکھ مسکراتے ایک ادا سے دل پر ہاتھ رکھا۔

میاں یہ رہی تمہاری امانت۔۔۔۔۔حامد اسٹیج کے قریب پہنچتے محبت "
سے عبادت کا ہاتھ ابہام کے ہاتھ میں گئے تو وہ مسکراتے اُسکو مظبوطی سے
پکڑتے اسٹیج پر اپنے سنگ بٹھا گیا۔۔۔۔
مجھے۔۔۔۔۔۔یقین نہیں آرہا۔۔۔۔۔۔یہ خوبصورت پل میں "
تمہارے ساتھ جی رہا ہوں۔۔حامد نے مسکراتے اُسکے قریب ہوتے
سرگوشی کی:۔
وہ کاجل سے سجی سرسری سی نگاہ مقابل پر ڈالتے یا رم پر ٹکا گئی جوان دونوں
کے درمیان بیٹھا مسکراتے اپنی آنی کو تک رہا تھا۔۔۔۔۔
تبھی سب نے باری باری آتے تصویریں کھنچوائی تو تھوڑی دیر بعد ہی دودھ
پلائی کی رسم ادا ہوئی۔ابہام نے خوشی سے دودھ پلائی پر اپنی سالیوں کو ایک
لاکھ روپیہ دیا تھا:۔
ابہام۔۔۔۔۔۔۔میں اپنے دل کا ٹکڑا تمہیں دے رہا ہوں،اس امید "
کے ساتھ کہ اُسکی زندگی میں تم ہمشیہ خوشیاں بھر و گئے۔۔۔

جیسے ہی رخصتی کا شور اٹھا۔ موسی شاہ عبادت سے ملنے کے بعد ابہام سے ملتے بھیگی آنکھوں سے بولے۔

تبھی ابہام نے ان کو یقین دلایا کہ وہ پھر کبھی عبادت کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھے گئیں،۔

ایسے عبادت کو لیتے ابہام نئ کا سوچتے خوشی سے اپنے گھر کی طرف روزانہ ہوا۔

ابہام کی بہن عبادت کو لاتے ابہام کے روم میں چھوڑ گئ تھی۔جبکے ابہام جو اپنے دوستوں کے ساتھ گھر سے نکلتے پولیس اسیٹشن جا چکا تھا۔

ماں کے فون کال پر اُنکو جھوٹ بول گیا کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کچھ ٹائم گزر آتا ہے۔

آنی۔۔۔۔۔۔۔میں یہاں آپ کے پاس سوؤں گا۔۔۔؟ یار م جو اپنے " باپ کا روم کھولے اندر داخل ہوا تھا۔عبادت کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ بھاگتے ان کے ساتھ آتے لگا؛۔

کیوں نہیں۔۔۔یارم وہ محبت سے اُسکو خود کی گود میں بٹھا گئی۔جبکے تبھی ابہام کی بہن نے آتے اُسکو پکڑا تھااور کہا تھا کہ آج رات تم اپنی آنی کے ساتھ نہیں سو سکتے؛۔

وہ رونا شروع ہوا تو عبادت نے کہہ دیا وہ اُسکو یہی چھوڑ جائے تبھی اُسکی ماں نے بھی عبادت کے پاس یارم کو چھوڑنے کا کہہ دیا۔۔۔

مسٹر ابہام شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔"کہاں رہ گئے۔۔۔؟وہ جو انتظار میں سوکھ چکی تھی، یارم کو سوئے دیکھ دھیرے سے بیڈ سے اٹھتے فون پر میسج سینڈ کر گئی؛۔

عبادت،،۔۔۔۔۔۔تمہیں کچھ کھانے کو چاہیے۔۔۔؟ابہام کی بہن " نے آتے ہی پوچھا جبکے ساتھ ہی وہ فروٹ جو لائی تھی ٹیبل پر رکھ گئی،۔

نہیں۔۔۔۔۔شکریہ۔۔۔۔۔وہ ہلکی سی مسکراتے بولی۔میں یارم کو لے جاتی ہوں، وہ یارم کو آرام سے اٹھا گئی۔،

ویسے اب ایسے انتظار کرنے کی تمہیں عادت ڈالنی پڑے گی کیونکہ وہ تو "
ہمشیہ ہی ایسے باہر رہتا ہے۔۔
وہ اتنا کہتے مسکراتے وہاں سے گئی تو عبادت فون ملاتے کان سے لگا گئی۔،
ارے۔۔۔۔۔فون بند جا رہا ہے۔۔۔یہ گیا کہا ہے۔۔۔وہ غصے سے اب "
"ٹہلنا شروع ہوئی تھی،۔۔۔۔
آہ،۔۔۔۔۔
اپنی خیر چاہتے ہو تو ہمیں بتاؤ۔۔تم وہ سارا سامان کہاں چھپایا ہے۔۔۔؟
ابہام جو پولیس اسیٹشن موجود تھا۔
سامنے چیئر پر باندھے ہوئے مجرم کو مارتے غصے سے پوچھا تھا جبکے وہ اُسکو
دیکھتے مسکرایا۔،
آفیسر۔۔۔۔۔توں نہیں بچے گا۔۔تیری جان جائے گی۔وہ خون سے "
لت پت ایک ہی جملہ بولتا۔،،

تبھی باقی کھڑے آفیسر نے اُسکو اندھا دھند مارنا شروع کیا۔ تیرے ساتھ تیرے گھر والوں بھی ختم کر دونگا:۔

"توں نے مجھ پر ہاتھ ڈالا۔۔۔وہ مار کھاتے صرف یہی جملے ادا کر رہا تھا۔۔ ابہام تم گھر جاؤ۔۔۔۔اس کی زبان ہم لوگ کھلوالیں گئیں۔ایک آفیسر ٹائم دیکھتے اُسکو جانے کا کہہ گیا تو وہ فون اٹھاتے وہاں سے نکلا۔۔۔۔

جیسے بھی کرو اُسکی زبان کھلنی چاہیے۔ ہمیں وہ سامان کسی بھی حال میں پکڑنا ہو گا۔اور ایک بات یہاں زیادہ زیادہ سیکورٹی سخت کرو۔

تم فکر نہیں کرو،۔۔۔یہاں ہم دیکھ لیں گئیں، توں اپنا دھیان رکھ ایسے کر توں دو پولیس والے گھر لے جا،تاکہ ،۔۔۔

یار تم اُسکی باتوں کا سوچ رہے ہو۔۔۔؟ابھی وہ قید میں ہے بس اسی لیے وہ ایسے بول رہا ہے،

ابہام اتنا بولتے کیل لیتے گاڑی کی طرف نکلا۔جبکے اُس آفیسر نے اپنے دوسرے آفیسر کو اشارہ کیا تھا وہ بھی ابہام کے پیچھے نکلا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔سر۔۔۔۔۔سر ابہام گھر پہنچ گئے۔جس آفیسر کو ابہام ”
کے پیچھے بھجیا تھا وہ ابہام کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ اپنے سر کو آگاہ کر گیا،،
ٹھیک۔۔۔۔۔بس تم لوگ وہی اُسکے گھر پر نظر رکھو اور دھیان کرو وہ فون
پر اتنا کہتے فون رکھ گیا؛۔

☆☆☆

ناتو کال اٹھا رہا ہے اور نا ہی کسی میسیج کا رپلائے کر رہا ہے، اگر دوست "
اتنے ہی عزیز تھے تو ان سے شادی کر لیتا، وہ غصے سے بولتی ساتھ ہی گلے
میں پہنے ہار کو دیکھ تیزی سے دوپٹے کی باقی پن نکالنا شروع ہوئی:۔
آئے ذرا یہ۔۔۔۔۔ بالکل بھی بات نہیں کروں گی، وہ بیٹھے سے اٹھتے "
ٹہلنا شروع ہوئی۔۔۔۔

ابھی وہ دوپٹے کی لاسٹ پن نکالتی دروازے کا لاک گھومتے ٹک سے
دروازہ کھول وہ اندر داخل ہوا تھا۔

عبادت جو ٹہل رہی تھی پن پر ہاتھ رکھے ویسے ہی مقابل کو دیکھ گئی جو اپنا
ویکسٹ کوٹ ہاتھ میں پکڑے اپنی دولہن کو دیکھ گیا تھا۔

ایم سوری۔۔۔۔۔۔! وہ اُسکا روپ دیکھ فٹ سے کوٹ صوفے پر رکھتے "
اُسکی طرف آیا۔

مجھے لگا تم سو گئی ہو گی۔ وہ اُسکا غصے سے سجا چہرہ دیکھ فورا سے بولتے قریب
"آیا۔ جبکے عبادت منہ پھیرتے واپس سے اپنے کام میں مصروف ہوئی۔۔

ایم سوری عبادت۔۔۔۔۔۔دراصل میں کسی کام سے گیا تھا، وہ اُسکو سر ‘‘
پر لگی پن نکالتے دیکھ مزید تھوڑا قریب ہوا۔۔۔۔
میں نکال دیتا ہوں، وہ اُسکو خاموش دیکھ ڈرتے ڈرتے اُسکے ہاتھ کو ٹچ کر گیا

۔

کوئی ضرورت نہیں۔ وہ مقابل کی طرف پلٹتے تیزی سے بولی؛۔
آہ۔۔۔۔۔عبادت جو پلٹی تھی مقابل کو اتنا قریب دیکھ ڈرتے لڑا کھڑائی
تبھی وہ گرنے کو ہوئی

مقابل نے اُسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اُسکو گرنے سے بچایا تھا جبکے ابھی کچھ
یوں تھا کہ وہ مقابل کی بانہوں کے سہارے پر حصار میں قید ہوئی تھی؛۔
دونوں کی نظریں ایک دوسرے کے چہرے کا طوائف شروع کر چکی تھی
جبکے عبادت کا دوپٹہ سر سے اترا کندھے پر جھول گیا۔۔۔۔

عبادت جو مقابل کو خود کے قریب محسوس کرتے دل کی دھڑکنیں تیز کر گئی تھی، فوراسے یاد آتے کھڑی ہوئی ابہام جو کھو چکا تھا اُس پر ویسے ہی نظریں ٹکائے اُسکو کھڑا کرتے تکنا شروع ہوا

عبادت جو مقابل کے حصار سے نکالنا چاہتی تھی اُسکو ویسے ہی خود کی کمر پر حصار باندھے دیکھ مقابل کے ہاتھ کو ہٹانے کی کوشش کر گئی؛۔

آج تو میں تمہیں خود سے دور جانے نہیں دے سکتا۔وہ اُسکو جھکتا دیتے " مزید خود کے قریب کرتے گویا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔۔۔تو مسٹر ابہام کو یاد آگیا کہ آج ان کی شادی ہوئی ہے۔۔۔؟

وہ ویسے ہی اُسکے ہاتھوں کو ہٹانے کی کوشش کرتے ساتھ ہی ایک ادا سے اپنے ریشمی گنے بالوں کو کندھے سے پیچھے پھیلا گئی۔۔۔۔

مجھے سب کچھ بہت اچھے سے یاد ہے، مسز ابہام شاہ۔۔۔۔۔کہ آج میری مبارک شادی ہوئی ہے۔وہ شرارت سے اُسکو دیکھتے ساتھ ہی ہلکے سے

ہونٹوں کو گول کرتے سامنے کھڑی خوبصورت چہرے پر پھوک مارتے خود کی قربت کا جیسے جادو چلانے کا کام شروع کر گیا۔۔

عبادت جو پہلے ہی مشکل سے مقابل کی طرف دیکھ رہی تھی مقابل کے اس عمل پر آنکھیں بند کرتی ساتھ ہی دل کا شور سن گئی۔

ویسے میرے پاس تمہارا گفٹ ہے۔وہ اُسکو لیتے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے لے گیا۔جبکے تبھی مقابل نے محبت سے سامنے ڈرو کھولتے ایک ڈبی نکالنے ڈائمنڈ کی رنگ اُسکے مہندی سے سجے ہاتھ میں پہنائی۔۔۔۔

عبادت کا چہرہ مسکرایا تھا جبکے ساتھ ہی محبت سے اپنے شوہر کو دیکھا۔میں بہت خوش ہوں عبادت۔۔۔۔۔وہ ویسے ہی اُسکو مرر کے سامنے کھڑے ”دیکھ محبت سے اُسکے کندھے پر چہرہ رکھتے گویا۔۔۔۔۔

تم نے بتایا نہیں کیسا لگا میرا گفٹ۔۔؟ وہ اُسکے بدن سے اٹھتی خوشبو کو خود کی سانسوں میں بڑھتے ساتھ ہی اُسکے بالوں کو ہر پن جوڑے سے آزاد کرتے خود کے سلگتے ہونٹوں کو اُسکی سہرائی دار گردن پر رکھ گیا۔

عبادت مقابل کے اتنے سے عمل پر ہی دلوں جان سے سلگی، جبکے وہ ہاتھوں کو مٹھیوں کی مانند بند کرتے مقابل کی بڑھتی شدت کو برادشت کرنا شروع ہوئی

ابہام جو اُسکی گردن پر جھک چکا تھا ویسے ہی اُس پر جھکے محبت سے اُسکے کانوں میں پر لب رکھتے اپنی محبت کی تپش چھوڑ کندھے پر جھکا۔۔۔

تم نے جواب نہیں دیا۔۔۔وہ جیسے اُسکی حالت سے لطف اندوز ہوا تھا؛۔

بہت خوبصورت ہے۔۔۔عبادت اپنے ہاتھ کو دیکھتی ساتھ ہی مقابل کو " دیکھ مشکل سے کہہ پائی۔جبکے تبھی ابہام نے اُسکو بانہوں میں اٹھاتے اپنے قدم بیڈ کی طرف بڑھائے۔

دونوں ہی اس پل بہت خوش تھے

عبادت نے پوری محبت سے ابہام کو خود کی بانہوں کے حصار میں بھرا۔

جبکے خوبصورت چاندنی رات بھی جیسے ان کے ملنے سے مسکرائی تھی

۔۔۔۔۔

☆☆☆

ہمیں کل ہی اُسکو یہاں سے وہاں لے جانے کا حکم ملا ہے۔اُسکا دوست اُسکو بتاتے جیسے کوئی صدمہ دے گیا ہو:۔

میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔۔ابہام الٹے قدم ہی بھاگا۔ابہام کوئی فائدہ نہیں ۔۔۔۔۔یار۔۔۔۔۔ سر جا چکے ہیں۔تجھے جو بھی بات کرنی ہے ان کو کال کر لے:۔

فون کے پار سے جیسے اُسکو آرام سے ڈیل کرنے کا مشورہ دیا گیا۔ابہام نے اگلے ہی پل کال کاٹی تھی۔۔۔۔

"ہیلو سر۔۔۔۔۔۔"

ابہام۔۔۔۔۔کیسے ہو۔۔۔۔؟امید کرتا ہوں تم نے ہنی مون پر جانے کی تیاری کر لی ہو گی۔۔۔۔؟ابھی وہ اپنی بات کہتا فون کے پار سے جیسے اُسکو اشارے میں کوئی حکم دیا گیا ہو۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔آپ اتنا بڑا فاصلہ کیسے لے سکتے ہیں۔۔۔؟آئی می۔۔۔۔ ‘‘

آپ جانتے ہیں اُس سفیر پٹھان کو یہاں سے وہاں لے جانے میں کتنا خطرہ ہے پھر بھی اتنی جلدی کیوں کر رہے ہیں۔۔۔؟

ابھی تو اُسکی مجھے زبان کھلوانی ہے اور وہ مال۔۔۔۔۔۔

ابہام۔۔۔۔۔۔یہ کام باقی پولیس کے جان باز کر لیں گئیں۔تم اس کیس سے فلحال دور رہو۔۔۔

فون کے پار اس بار سینجد گی سے جیسے اُسکو سمجھایا گیا۔کہ تمہارا ابھی دور رہنا ہی بہتر ہے؛۔

سر میں اس کیس سے کیسے دور رہ سکتا ہوں۔اس سفیر پٹھان کو پکڑنے کے لیے دن رات ایک کیا ہے۔۔

میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔تم نے بہت محنت کی ہے۔ابھی میں تمہارے لیے ہی کہہ رہا ہوں۔میری بات کو سمجھو۔ویسے بھی مجھے پتا ہے جو میں کر رہا ہوں وہ ٹھیک ہے۔

تم بس اپنی چھٹیوں کو آرام سے خوشی سے گزرو۔ یہ کام تو چلتے ہی رہیں گئیں۔۔۔ابہام نے غصے سے آنکھیں بند کی تھی جبکے وہ ٹہلتے مسلسل گردن پر ہاتھ سے دباو ڈال رہا تھا:۔

سر۔۔۔۔۔آپ یہ سب اُس مجرم کی باتوں کی وجہ سے کر رہے ہیں نا ۔۔۔۔؟کیا ہو گیا ہے آپ سب کو۔۔؟ہم ایک مجرم کی دھمکیوں سے ڈر رہے ہیں۔۔۔؟وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ابہام جانتا تھا سب اُسکی دھکمیوں کی وجہ سے یہ سب کر رہے تھے،۔

ابہام،۔۔۔۔۔ تمہیں جو سوچنا ہے سوچو۔۔۔۔کیونکہ جو فاصلہ لے لیا ہے وہ بدلنے والا نہیں۔امید کرتا ہوں کل تم پولیس اسیٹشن میں نظر نہیں آو گئے اتنا کہتے فون کاٹا گیا تو وہ غصے سے گھر میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔۔

جبکے غصے سے فون پاور آف کرتے روم میں انٹر کرتے ٹیبل پر جاتے پٹکا، " عبادت جو خود کی جیولری اتارنے والی تھی،اُسکو طوفان کی طرح روم میں آتے غصے سے ٹیبل پر فون پٹکتے دیکھ گئی تھی؛۔

خوشی دلی سے چلتے اُسکے قریب آئی یوں کہ وہ اُسکو پیچھے سے اپنے بازوں
"میں قید کرتے خود کی خوشبو اُسکے سنگ مہکتے غصہ غائب کر گئی۔۔۔۔
مسٹر ابہام شاہ کو اتنا غصہ بھی آتا ہے۔۔۔؟ مجھے اندازہ نہیں تھا وہ اُسکو "
چہرے پر غصے کے بھڑکتے تاثرات دیکھ بولی تو وہ لمبا سانس بھرتے اُسکو
بازوں میں اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔۔
بہت غصہ آتا ہے جب کوئی میرے کام سے مجھے دور کرنے کی کوشش کرتا
ہے، لیکن ابھی۔۔۔۔۔ وہ اُسکو پیار سے بیڈ پر ڈالتے جھکا تھا
وہ ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر لاتے مقابل کو جیسے ہر چیز کی اجازت دے
"گئی۔۔۔

اگلے دن ہی ابہام نے اپنے سر کی باتوں پر عمل کرنے کے لیے ہنی مون پر
جانے کا پلان بنایا۔جسکے وہ اپنا فون پاور آف کیے ہوئے تھا کہ نا وہ فون اون
ہو گا اور نہ ہی کوئی پولیس اسیٹشن کی نیوز اُس تک پہنچے گی؛۔

وہ سارا دن اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ گزرا گیا تھا، جانے کیوں اُسکا دل بے چین سا تھا، وہ عبادت کو ڈنر کیلیے تیار ہونے کا کہتے خود عشاء کی نماز پڑھ آنے کا کہتے گھر سے نکلا۔

یہ جانے بنا کہ خطرہ اُسکے گھر تک پہنچ چکا ہے، اُسکے دشمن تک لگائے بیٹھے ہیں، وہ اپنے گاڈرز کے ہمراہ مسجد جاتے ہی نماز ادا کر گیا۔۔

سر اُسکا فون صبح سے مسلسل بند جا رہا ہے، ابھی میں راستے میں ہوں، ”

اُسکے گھر جاتے ہی آپ کو کال کرتا ہوں، اُسکا دوست جس کو خبر ملی تھی کہ وہ مجرم فرار ہو گیا ہے، اور ان کا گینگ ابہام کو مارنے نکلے ہوئے ہیں وہ پولیس کو لیتے اُسکے گھر کی طرف نکلا؛۔

ابہام جو مسجد سے نکلا ہی تھا، اُسکے دشمن کو انتظار میں تھے، بنا آگے پیچھے دیکھے اندھا دھند گولیاں چلا گئے، ابہام جو بنا کسی گن کے آیا تھا اُنکی گولیوں کا نشانہ بنا۔،

اُسکا دوست جو وہاں پہنچ چکا تھا، گاڈرز سمیت ابہام کو نیچے زمین پر خون میں لت پت دیکھ اُسکی طرف لپکا؛

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

یااللہ یہ کیسا نصیب لکھا ہے میری بیٹی کا۔۔۔؟عبادت کا باپ جو اپنے سینے میں درد محسوس کر رہا تھا روتے اپنے رب کے آگے ہاتھ اٹھائے بے بسی کے عالم میں بولا۔

ابہام مر چکا تھا، عبادت کی خوشیاں اُس سے ایک بار پھر روٹھ چکی تھی، وہ جہاں پہلے طلاق کا داغ لیے ہوئے تھی، آج ایک شہید پولیس آفیسرز کی بیوہ کا خطاب لیے سب کے دلوں میں ایک بار پھر اپنے لیے ہمدردی سمٹ گئی:۔

کوئی بھی اُسکا حال نہیں سمجھ سکتا تھا، وہ ابہام کے جانے کا غم برداشت نہیں کر پا رہی تھی، وہ پاگلوں کی طرح روتے صرف اُسکو پکار رہی تھی۔۔

اُسے اپنی ہوش نہ رہی تھی، ایک بار تو نروس بریک ڈوان بھی ہو چکا تھا، سبھی اُسکی حالت کی وجہ سے پریشان تھے۔ چونکہ ایسے لگ رہا تھا وہ پاگل ہوتی جا رہی ہے۔

ابھی اُسکی حالت نا سنبھلی تھی کہ اُسکے بابا بھی ہارٹ اٹیک کا دوراہ پڑتے دنیا چھوڑ جا چکے تھے،

اُس ایک مہنیے میں اُسکی پوری دنیا جیسے ختم ہو گئی تھی، وہ کیسے صبر کر جاتی، کیسے سب کچھ سمجھ پاتی جب زندگی نے ہی اُسکو کچھ سمجھنے نا دیا تھا؛۔

یارم۔۔۔۔۔جو اپنے باپ کا غم دل سے لگا گیا تھا اپنی آنی کی حالت " دیکھ روتا صرف اُنکے ساتھ پانے کی چاہت لیے اللہ سے دعا کرتا چونکہ اسُے اپنے باپ کا وعدہ یاد تھا کہ چاہے کبھی بھی کچھ بھی ہو جائے اپنی آنی کا ساتھ "کبھی مت چھوڑنا۔۔۔

ابہام کو گزرے ہوئے ایک سال سے اوپر ہو گیا تھا، اُسکی دوست کلثوم اُسکا علاج کر رہی تھی، تب کہیں جا کر عبادت نارمل زندگی کی طرف تھوڑا سا

واپس لوٹنا شروع ہوئی، تبھی اُسکی دوست نے اُسکا علاج کرنا شروع کیا تھا جبکے یہ سب بھی صرف یارم کی محبت کی وجہ سے ہو پایا تھا۔

وہ بچہ کسی بھی پل اپنی اس ماں کو نہتا نہیں چھوڑتا تھا، وہ جانتا تھا اُسکے باپ کے بعد اگر کوئی اُسکا اپنا ہے تو وہ اُسکی آنی۔۔۔۔ماں عبادت ہے:۔

ابہام کی ماں عبادت اور یارم کو ایک ساتھ خوشیوں کی طرف لوٹ آتے دیکھ خوش تھی جبکے ابہام کی بہن کے من میں عبادت کی سوتیلی ماں کے الفاظ نفرت ڈال گئے تھے وہ جب دیکھو اپنی ماں کو یہی کہتی کہ اس مانوس کی وجہ سے بھائی مر گیا۔۔۔

وہ کوئی بھی موقعہ جانے نہ دیتی جب اپنی ماں کے کان نہ بھرتی ہو، ابہام کی ماں جس نے اپنا جوان بیٹا کھویا تھا وہ مشکل سے اپنا گزرا کر رہی تھی چونکہ وہ جانتی تھی یہ قسمت کے کھیل اوپر والا لکھتا ہے۔،

وہ اپنی بیٹی کی باتوں کو اگنور کر دیتی تھی، چونکہ عبادت کی محبت اپنے بیٹے کے لیے اُنکے سامنے تھی، اور ابھی یارم کا جیسے وہ خیال رکھتی ایسے تو کوئی سگی ماں بھی نہ رکھتی جیسے وہ رکھ رہی تھی۔۔۔۔

جبکے دوسری طرف عبادت کے گھر والے اپنی اس بچی کی زندگی کو لے کر فکر مند تھے۔ وہ اُسکی عمر کو دیکھ ہمشیہ ہی سوچ میں پڑتے تھے۔ کیونکہ وہ اس زندگی کو اکیلے جی نہیں سکتی، وہ لوگ اُسکے لیے رشتہ دیکھ گئے، مسلہ تب پڑا جب یہ بات ابہام کی ماں تک پہنچی، وہ غصے سے بھڑک اٹھی چونکہ وہ اب یارم کی خوشیوں کو چھیننے نہیں دے سکتی وہ عبادت کے ساتھ خوش تھا۔۔۔

وہ اپنے پوتے کے لیے سوچ رہی تھی کسی نے بھی عبادت سے ایک بار نہیں پوچھا وہ کیا چاہتی ہے، جیسے ہی عبادت کو پتا چلا گھر والے کیا چاہتے ہیں وہ سب سے لڑا اٹھی چونکہ وہ اب صرف ابہام کی بیوہ بن اپنی زندگی گزار

دیناچاہتی تھی،ابہام کی ماں کے من میں جوڈر آیا تھاوہ عبادت کا فیصلہ سن اُنکو سکون دے گیا۔

امی۔۔۔۔آپ اس وقت یہاں۔۔۔؟وہ جو یارم کو سوتے دیکھ پیار ‘‘ سے اُسکا ماتھا چوم ابہام کی تصویر اٹھائے باتیں کر رہی تھی کہ ابہام کی ماں کو اچانک سے روم میں آتے دیکھ اٹھ اُنکی طرف لپکی:۔

ہاں۔۔۔۔۔مجھے تم سے بات کرنی تھی وہ اُسکی آنکھوں میں آنسوؤں کے نشان دیکھ سمجھ چکی تھی ان سے اُسکا درچھپا ہوا نہیں تھا۔،

وہ اکثر ہی اُسے اپنے بیٹے کی یاد میں روتے دیکھتی تھی،عبادت۔۔۔۔بیٹا یہ زندگی اکیلے جینا بہت مشکل ہے،پتا ہے جب تیرے گھر والوں نے تیرے لئے رشتہ ڈھونڈنا شروع کیا تو میں ڈر گئی کہ اگر تو یہاں سے چلی گئی تو میرا یارم اکیلا پڑ جائے گا۔۔۔۔

لیکن جب توں نے اپنا سب کچھ یارم کے لئے قربان کر دینے کا فیصلہ لیا تو میں بہت خوش ہوئی۔ لیکن ابھی میں تجھے ایسے ابہام کی یادوں کے سہارے زندگی کاٹتی دیکھتی ہوں تو میرا دل مجھے چین سے رہنے نہیں دیتا

۔

بہت مشکل ہے لیکن۔۔۔۔توں اپنے گھر چلی جا اور اپنی نئ زندگی شروع کر۔۔۔۔۔یارم تمہارا بیٹا رہے گا جب بھی تیرا دل کرے توں چلی آنا۔

وہ دل پر مشکل سے صبر کا بن لگائے بولی تھی چونکہ وہ سمجھ چکی تھی اُسکی عمر اتنی نہیں کہ وہ پوری زندگی اکیلے بسر کر سکے۔اور وہ یارم کی سگی ماں بھی نہیں کہ اپنی زندگی برباد کر ڈالے؛۔

"امی آپ کیا بول رہی ہیں، عبادت ان کی باتیں سن بے یقینی سے آنکھیں بھر گئی۔ابہام کو گزرے ہوئے ڈیڑھ سال ہونے کو آیا تھا۔

بیٹا۔۔۔۔۔وہی کہہ رہی ہوں جو سچ ہے، وہ اپنی آنکھیں صاف کرتے بولی تو عبادت درد سے دیکھتے انکا ہاتھ تھام گئی۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔مُیرے لیے زیادہ پریشان نہ ہوں، میں اپنی زندگی ایسے ہی ابہام کی بیوہ بن گزرا دیناچاہتی ہوں، مجھ سے میرا یہ حق مت چھینیں۔۔۔۔

اس زمانے میں بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو خوشی سے اپنی زندگی ایسے گزرتی ہیں، میں ابہام کی جگہ اپنے دل میں کسی دوسرے مرد کو نہیں دے سکتی۔

ویسے بھی کس نے کہامیں اکیلی ہوں۔۔۔؟میرے پاس آپ ہو۔۔۔۔

یارم میرا بیٹاہے، مجھے اور کیاچاہیے۔۔۔؟پلیز مجھ سے میرے یارم کو دور کرنے کی بات مت کریں، میں مر جاؤں گی۔۔۔

وہ بہتی آنکھوں سے اُنکے ہاتھ پکڑ بولی توابہام کی ماں نے روتے اُسکو خود سے لگایا۔

عبادت میں کب تک تیرے ساتھ رہوں گی، مجھے اس زندگی کا بھروسہ نہیں، لیکن پھر بھی میں اللہ سے تیرے اچھے کی دعا کرتی ہوں وہ اتنا کہتےُ اسکا ماتھا چوم وہاں گئ

یہی پل اُنکا آخری لمحہ تھا، اگلی صبح وہ بھی اُنکا ساتھ چھوڑ اس دنیا سے جا چکی تھی، عبادت کا غم کم ہوتا کہ حد سے بڑھتا چلا گیا

جیسے ہی ابہام کی ماں اس دنیا سے گئ۔۔۔۔ابہام کی بہن نے عبادت کو اپنے گھر سے نکال دیا، یارم کو عبادت کے پاس جانے سے روک دیا۔

اس سے پہلے عبادت کوئی کیس کرتی یارم کو لینے کی کوشش کرتی ابہام کی بہن یارم کو لیتے وہاں سے ہمشیہ کے لیے چلی گئ عبادت اور اسُکے گھر والوں نے بہت ڈھونڈا یارم کو۔۔۔۔ لیکن شاید قسمت ہی چاہتی تھی۔

عبادت کی خوشیاں کبھی بھی چند پلکوں سے زیادہ اُس پر مہربان نہیں ہوئی تھی،

☆☆☆

جیسے ہی زاہیان نے اُسکو بتایا کہ تایا ابو کا اٹیک آیا ہے وہ سب کچھ چھوڑ وہاں پہنچ چکا تھا:۔

ابہام نے اُسکو روتے دیکھا تھا، جبکے تبھی حامد چاچو سے کہا تھا کہ سب لوگ گھر جائیں عبادت کے ساتھ میں یہی ہوں:۔

باقی سب لوگ گھر جا چکے تھے جبکے زاہیان اور حامل سمت ابہام اور عبادت وہی رکے،۔

عبادت کچھ کھالو۔۔۔۔؟ حامل جو سینڈوچ لایا تھا سبھی کے لیے۔۔۔۔ "

"عبادت کے پاس جاتے اُسکے ساتھ بیٹھتے سامنے پیش کرتے بولا۔۔۔۔ مجھے کچھ نہیں کھانا۔۔۔۔۔۔۔وہ مسلسل منہ میں کچھ پڑھ رہی تھی جبکے آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوتی گالوں کو ڈوبے ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

تمہارے ایسے کچھ نا کھانے سے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔؟ زاہیان جو جوس ہاتھ میں پکڑے وہاں آیا تھا، عبادت کے الفاظ سن دوسری طرف آتے بیٹھا:۔

میں کیا کروں۔۔۔۔؟ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا۔ناوہ انسان نکاح "
کے وقت یہ تماشہ کرتااور نامیرے بابا کوایسی تکلیف کاسامنا کرناپڑتا

۔۔۔۔۔۔

وہ زوروں قطار روتے ایک ہی سانس میں بولی جبکے اُسکی آواز اتنا رونے کی
" وجہ سے بیٹھ چکی تھی
تمہاری وجہ سے کچھ برا نہیں ہوا۔۔۔۔۔تم ہر وقت خود کو ہی بالیم کیوں "
دیتی ہو۔۔۔؟ کبھی کچھ ہٹ کر کیوں نہیں سوچتی۔۔۔؟

زاہیان اُسکی حالت دیکھ بہت فکر مند ہو رہا تھا جبکے حامل جس کے فون پر گھر
"سے کال آرہی تھی وہاں سے اٹھتے گیا۔۔۔۔

کاش وہ سب کچھ نا ہوتا جو ہوا۔۔۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ایک بار پھر
اُسی کاش پر ٹھہری۔ جس پر وہ ہمشیہ روکتی آرہی تھی۔۔۔۔؛۔

زاہیان۔۔۔۔۔۔حامل نے زاہیان کو آواز دیتے پکارا تھا۔وہ عبادت کو
ویسے ہی روتے چھوڑ حامل کی طرف بڑھا؛۔

ایسے کیسے کاش وہ سب کچھ نا ہوتا۔۔۔؟ ابھی عبادت نے چہرہ ہاتھوں "
کے پیالوں میں بھرتے خود کے آنسوؤں کو مزید بڑھایا تھا کہ جانی پہچانی
آواز سن سسکیوں کو بریک لگاتے بھیگا چہرہ اٹھاتے اپنے ہمسفر کی طرف
دیکھا۔

ابہام جو اُسکے بالکل ساتھ آتے بیٹھا تھا۔اُسکے بھیگے چہرے کو دیکھ پل بھر
کے لیے خود پر وہی تکلیف محسوس کر گیا۔۔۔

اگر وہ تمہیں یوں نا چھوڑ کر جاتا تو ابہام شاہ تمہاری زندگی میں کیسے شامل
ہوتا۔۔۔؟

یہی لکھا تھا۔۔۔۔۔۔ایسے ہی ہونا تھا۔۔۔۔ہم دونوں کو ایسے ہی ایک "
"دوسرے کے قریب آنا تھا۔۔۔۔۔بس اتنا یاد رکھو۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں بولتا جیسے اُسکو اپنے ساتھ ہونے کا احساس کروا رہا تھا۔وہ
ہچکیاں بھرتی بہتی آنکھوں سے مقابل کے ہلتے لبوں پر نظریں جما گئی

۔۔۔۔۔

جیسے اُسکے الفاظوں پر غور کرتے یقین کرنا چاہتی ہو۔ کہ شاید ہی اُسکی قسمت تھا۔۔۔۔۔؛۔

" ویسے بھی میں نے شام ٹائم کیا کہا۔۔۔؟ آج رات تمہیں صرف میرے بارے میں اچھے سے سوچنا ہے۔۔۔ وہ شرارت سے آنکھ دباتے اُسکو حیران کرتا غصہ دلوا گیا:۔

ویسے ایسے اتنے غصے میں بھی تم دل کے قریب ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی ہو۔ وہ بنا پرواکیے کہ اُسکی آنکھوں میں مزید غصہ بڑھ رہا ہے، بے باکی سے بولا۔

" کیا ہوا۔۔۔؟ ابھی عبادت پورے غصے سے اٹھی تھی کہ مقابل نے ویسے ہی بیٹھے ہوئے اُسکا ہاتھ پکڑتے تیزی سے پوچھا۔۔۔۔

جب سے دونوں کا نکاح ہوا تھا ابہام نے ایک بار بھی اُسکی آواز نہیں سنی تھی وہ اُسکو سننا چاہتا تھا۔ چاہتا وہ اپنا درد اُسکو کہے۔۔۔۔

اسی لیے وہ اُسکو ایسے تنگ کر رہا تھا۔ عبادت نے بنا اُسکی طرف دیکھتے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی؛۔

ابھی تو میں نے بات کا آغاز کیا تھا کہ تم اٹھ جانے کو کھڑی ہو گئی۔ ایسے تھوڑی ہوتا ہے۔ ابھی تمہیں مجھے سننا ہو گا۔۔۔ وہ اتنا کہتے اٹھ کھڑا ہوا تھا ؛۔

جبکے عبادت جو پورا زور لگائے جانے کے لیے اپنا ہاتھ کھینچ رہی تھی ویسے ہی بنا دیکھے اپنے کام میں مصروف رہی؛۔

" تم مجھے کیوں اگنور کر رہی ہو۔۔۔؟ تبھی ابہام نے اُسکو ویسے ہی پکڑے اپنی طرف کھینچا تو وہ مقاطسی کی طرح لڑکھڑاتے اُسکے قریب ہوئی؛۔

یوں کہ چند انچ کا فاصلہ درمیان باقی رہ گیا تھا، ابہام نے غور سے غصے سے لال اُس کی آنکھیں دیکھی جو شاید اتنا رونے کی وجہ سے لال ہوئی تھی

عبادت کا دوپٹہ جو سر پر بہت مشکل سے ٹیکا ہوا تھا مقابل کے ایسے کھنچنے پر کندھوں پر آیا؛۔

کالے سیاہ بال اُسکے چہرے کا طوائف کرنا شروع ہوئی۔ابہام نے غور سے اپنی دولہن کے چہرے کا دیدار کیا؛۔

جبکے محبت سے چُور لہجے میں اُسکی کمر پر قابو کرتے دھیرے سے جھٹکا دیتے اُسکو مزید قریب کرنا چاہا؛۔،

وہ دونوں ہسپتال کے کویڈ وڈور میں بالکل تنہا موجود تھے۔چونکہ رات پہر سبھی روموں میں موجود تھے؛۔،

عبادت میں ایسے تمہاری آنکھوں میں آنسو برادشت نہیں کر سکتا ‘‘ ۔۔۔۔۔۔ تمہیں اب یہ یاد رکھنا ہو گا۔ابہام کے ہوتے ہوئے تم رو نہیں سکتی۔۔۔۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا نا۔۔۔۔۔اب سے اچھا وقت شروع ہو جائے گا ’’۔۔۔؟تو یقین کرو میرا۔۔۔۔میں کچھ ٹھیک کر دوں گا۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی۔۔۔۔۔وہ آہستگی سے بولتے اب کہ ساتھ ہی اپنی انگلی اُسکے چہرے پر بکھرے بالوں کو سائیڈ پر کرنے کے لیے چلا گیا۔

عبادت اُسکا لمس محسوس کرتی آنکھوں کو بند کرتے آہستہ سے واپس کھول مقابل کی آنکھوں میں دیکھ جھکا گئی چونکہ وہ اُسکی آنکھوں میں ابھرتی محبت میں کھونا نہیں چاہتی تھی؛۔

اک اچھی نیوز دوں۔۔۔؟ وہ سرگوشی نما میں بولتے دھیرے سے اُسکے کان کے قریب ہوا۔"

عبادت اُسکے لمس کے ساتھ اب کے سانسوں کی گرم تپش خود پر پڑتی مشکل سے کھڑی ہوتی ہاتھ کی مٹھی بناتے بھینچ گئی،۔

بابا بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔ابھی مجھے ڈاکٹر نے بتایا تھا۔ کل صبح ہم ان سے مل سکتے ہیں۔"

وہ بہت دھیرے سے بولتے جیسے اُسکو جہان بھر کی خوشی دے گیا، عبادت نے بے یقین سے مقابل کے چہرے کو دیکھا:۔

تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔۔وہ مشکل سے بول پائی تھی لیکن وہ اتنا بولتے ‘‘
ابہام کو انتہا کی خوشی دے گئی؛۔
بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔بابا ٹھیک ہیں۔وہ اُسکے چہرے پر پھیلتی ‘‘
خوشی کی لہر دیکھ بہت پیار سے گویا۔۔
عبادت جس کی آنکھوں سے پھر آنسو جاری ہوئے تھے وہ بے یقین سے
ابہام کو دیکھتی بنچ پر بیٹھی،جبکے نظروں کو بار بار اٹھاتی جیسے اپنے رب کا دل
’’میں شکر ادا کرنا شروع ہوئی۔۔۔۔

تبھی ابہام نے بیٹھتے جوس اُسکی طرف بڑھیا تو عبادت نے فورا سے پکڑتے
منہ سے لگایا وہ کچھ سکون میں جیسے آئی تھی:۔
اگلے دن ہی موسی شاہ کو ہوش آچکا تھا۔ڈاکٹروں نے دوائیں دیتے اُنکو مزید
دو دن وہاں ہسپتال میں رکھنے کا گویا؛۔

موسی شاہ کو ہارٹ اٹیک آیا تھا۔اللہ نے اُنکو جیسے ایک نئ زندگی دی تھی وہ بچ چکے تھے ڈاکٹر نے یہی کہا تھاان کو کسی بھی قسم کی کوئی پریشانی نا مل پائے

۔

سبھی بڑوں نے فوراسے اس پر عمل کرنا شروع کیا،ابہام نے ہسپتال کے سبھی کام خود پر اٹھا لیے تھے؛۔

عبادت اپنے باپ سے ملنے کے بعد اگلے دن کی شام کو گھر آگئ تھی کیونکہ حامد اُسکو ویسے ہی دولہن کے لباس میں ملبوس اور اُسکی حالت دیکھ اُسکو زبردستی گھر بھیج گئے۔۔۔۔

لیکن ابہام اُس دن بھی ہسپتال میں حامد اور زاہیان کے ہمراہ وہی ٹھہرا تھا وہ بہت اچھے سے موسی شاہ کا خیال رکھ رہا تھا جیسے ایک بیٹا اپنے باپ کے لیے کرتا تھا، سبھی ابہام سے خوش نظر آرہے تھے؛۔

☆☆☆

عبادت جو رات کو گھر واپس آچکی تھی، نہانے کے بعد جیسے ہی وہ منر کے سامنے آئی، ٹاول سے بالوں کو آزاد کرتی چیئر پر بیٹھی۔۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی وہ ابہام کی باتوں پر سوچنا شروع ہوئی، جبکے جیسے ہی اُسکا لمس یاد آیا دل نے ایک بیٹ مس کی؛۔

وہ گیلے بالوں میں انگلیاں چلاتے ساتھ ہی اُسکے بولے الفاظ یاد کر گی "

۔۔۔۔۔"

تمہیں صرف میرے بارے میں سوچنا ہے۔اچھے سے میرے بارے "

میں سوچو۔۔۔کیونکہ اب تم میری بیوی بن چکی ہو۔۔۔۔

اگر نہیں بھی سوچو گئ تو کوئی مسلہ نہیں۔۔۔۔کیونکہ میں تمہیں خود ہی

"اپنی محبت سے سوچنے پر مجبور کر دوں گا۔۔۔

عجیب ہی دل میں احساس اٹھا تھا جبکے اُسکے الفاظ یاد آتے چہرے پر ہلکی سی مسکان پھیلی۔

براوقت بھول جاؤ۔۔۔۔وہ بال ویسے ہی گیلے کھولے چھوڑ یاد کرتی "
کھڑکی کی طرف بڑھی۔۔۔

یہی لکھا تھا۔۔۔ایسا ہی ہونا تھا۔۔۔۔۔۔تمہیں میری زندگی میں شامل
ہونا تھا۔۔۔کیسے یہ سب کچھ نہیں ہوتا۔۔۔؟" وہ یاد کرتے بے یقینی سے
یارم کو یاد کر گئی۔۔۔۔

کیا سچ میں اللہ نے اُسکے لیے اتنا اچھا سوچ رکھا تھا۔۔۔؟ دل میں ایک "
محبت سے بھرا سوال ابھرا، جبکے یارم یاد آتے ہی ابہام کا گفٹ یاد آیا
۔۔۔۔"

وہ ویسے ہی تیزی سے بھاگتے ٹیبل پر سامنے پڑے سبھی گفٹوں پر نام لکھے
پڑھتے سائیڈ پر کرتی یارم کا گفٹ اٹھا گئی؛۔

اُسکو یاد آیا تھا کہ یہ ابہام نے اُسکے لیے پسند کیا تھا وہ ویسے ہی ہر چیز سے
بے گانی ہوئی گفٹ کھولنا شروع ہوئی۔۔۔

جیسے ہی اُسنے گفٹ کھولا، اندر بہت ہی پیارا ڈائمنڈ کا بلکیسٹ موجود تھا

عبادت اتنا خوبصورت ڈائزئن کا وہ بھی ڈائمنڈ کا بلکیسٹ دیکھ حیران ہوتی آنکھیں بڑی کرتی اُس پر لکھی باریک سے تحریر پڑھنا شروع ہوئی؛،
مائے لولی آنی۔۔۔۔انگلش میں بہت ہی خوبصورتی سے یہ الفاظ لکھے "
تھے جبکے چھوٹے سے دل میں یارم ابہام شاہ لکھتے عبادت آنی لکھا ہوا تھا

"

عبادت پڑھتے بے حد خوش ہوئی تھی جبکے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا نجانے آج وہ کتنے عرصے بعد ایسے سکون محسوس کر رہی تھی

☆☆☆

دو دن تک موسی شاہ ہسپتال میں رہے تھے۔ابہام وہی اُنکے پاس رہا۔۔۔
عبادت دن میں ہسپتال جاتی اور رات کو واپس گھر آتی۔۔۔
دو دن بعد موسی شاہ گھر آچکے تھے۔اور ابہام نے حامد کو بتایا تھا کہ کل وہ اپنی ماں کو اُنکے گھر لائے گا۔
اگلے سبھی گھروں نے بہت اچھے سے پکوان بنائیں، چونکہ ابہام کی ماں پہلی وہاں آنے والی تھی؛۔
چاچی کے کہنے ہر عبادت ہلکا سا میک اپ کرتے تیار ہو چکی تھی۔ تبھی تھوڑی دیر بعد ابہام اپنی ماں اور یارم کو لیتے انکے گھر پہنچا۔۔۔۔۔۔۔
ابہام کی ماں عبادت کے گھر والوں سے مل کر بہت خوش ہوئی تھی کیونکہ اُنکو گھر والے پسند۔۔۔
یارم جو عبادت کے پاس جانے کی ضد کر رہا تھا، ابہام نے اُسکو گود میں اٹھاتے چاچی سے اشارہ کرتے پوچھا۔۔۔

کہ عبادت کہاں ہے تو وہ مسکراتی کیچن کی طرف اشارہ کر گئی۔ وہ ویسے ہی مسکراتے اٹھا۔۔۔

یارم۔۔۔۔۔۔میرا بیٹا۔۔۔۔چائیکلٹ کھائے گا۔۔۔۔؟ حامد سونیااور "
ابہام کے اشارے اچھے سے سمجھ چکا تھا جبکے اب کہ انھوں نے یارم کو لالچ دیا تو وہ خوشی سے باپ کی گود سے اتر بھاگتے حامد کی گود میں سوار ہوا۔۔۔۔
ابہام منہ کھولے بیٹے کو دیکھتے ساتھ ہی حامد کو دیکھ گیا جو مسکراتے اُسکو جانے کا اشارہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ابہام مسکراتے سر میں ہاتھ پھیرتے کیچن کی طرف بڑھا، جبکے سبھی بڑے اپنی باتوں میں مصروف تھے:۔

فلک۔۔۔۔۔کپ کی ٹرے یہاں رکھ دو۔۔۔عبادت جو پلیٹ میں کیک وغیرہ ترتیب سے رکھ رہی تھی، ویسے ہی مصروف سے انداز میں بولی:۔،

ابہام جو دبے پاؤں کیچن میں داخل ہوا تھا، فلک کو باہر جانے کا اشارہ کرتے خود کپ کی ٹرے اٹھاتے شلف پر رکھ اُسکے قریب ہوتے کھڑا جائزہ لینا شروع ہوا۔۔۔

چلو۔۔۔۔۔اس میں چائے۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔۔ابھی وہ بولتے بولتے پلٹی تھی، کہ ڈرتے چیخ نکالتی مقابل نے بہت ہوشیاری سے اُسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے خود کے ہونے کا پتا دیا۔

عبادت ابہام کو خود کے اتنے قریب موجود دیکھ پھٹی آنکھوں سے دیکھ خاموشی سے مقابل کا ہاتھ ہٹا گئی؛۔

یہ ساری تیاری اپنی ساس سے ملنے کی۔۔۔۔کی جا رہی ہے۔۔۔؟ وہ "

اُسکو آرام سے ٹرے اٹھاتے دیکھ دھیمے سے بولتے پوچھ گیا۔۔۔۔

ویسے میں یہاں تم سے باتیں کرنے نہیں آیا۔۔۔۔صرف جواب لینے آیا ہوں۔۔۔۔تم نے پچھلے چار دن میں میرے بارے میں کتنا سوچا۔۔۔؟

وہ اُسکو اپنے کام میں مصروف دیکھ معنی خیز لہجے میں گویا تو عبادت اُسکے سوال کو سن پل بھر کے لیے رکی۔

مقابل نے اچھے سے نوٹ کیا تھا۔ تبھی وہ پلٹتے مقابل کے سامنے ہوتے کھڑی ہوئی۔ابہام نے ہلکے سے میک اپ میں سجا اُسکا چہرہ دیکھا تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ شاید ہی اُسنے اتنا خوبصورت روپ کسی اور کا دیکھا ہو۔۔۔

میں کل آپ کو کیفے میں ملوں گئ۔تب سبھی سوالوں کے جواب بھی " دے دوں گئ؛۔

وہ بہت مشکل سے ہمت کرتے اتنا بول پائی تھی، چونکہ ابہام کے ساتھ اُسکا اچانک سے جو رشتہ بدلا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی دوستی کو سائیڈ پر رکھتے کیسے مخاطب کرے۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔ابھی وہ پلٹی تھی اپنے مکمل کرتے کہ ابہام کے کان جیسے پہلی بار اتنے عرصے بعد عبادت کی آواز اتنے قریب سے سن دل خوش ہوا تھا

کہ اُسکا"آپ۔۔۔۔۔۔سن صدمے سے آگے ہوتے اُسکا راستہ روک گیا ۔۔۔۔

عبادت جو ضبط کرتے اُسکی ایسی حرکتیں برادشت کر رہی تھی کہ پہلے ایسے ابہام کو نہیں جانتی تھی۔ مشکل سے آنکھوں میں نرمی رکھتے مقابل کو دیکھا "۔

بہت شکریہ۔۔۔۔۔میڈم جو تم نے مجھے اتنے پیار سے دیکھا۔۔۔وہ " ہاتھ جوڑتے سر خما کرتے شوخی سے بولا تو عبادت نے نا سمجھی سے اُسکو گھورا۔۔۔۔

مجھے یہ بتاؤ۔۔۔۔۔ہمارے درمیان یہ آپ کب سے آیا۔۔۔؟مجھے تو تم ہمشیہ۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔توں۔۔۔۔۔ہمیں۔۔۔۔ہم۔۔۔۔مخاطب کرتی تھی۔ابھی ایسا کیا ہوا جو آپ تک کا سفر تہ کر گئی۔۔۔؟

وہ اُسکو آنکھوں میں پوری طرح قید کیے ہی آئی ابرو اٹھاتے دریافت کر گیا ؛۔

عبادت اُسکا سوال سن خاموشی سے نظریں جھکا گئی تبھی مقابل نے " دھیرے سے انگلی کی مدد سے اُسکا شفاف چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔

عبادت۔۔۔۔۔۔؟وہ اُسکی آنکھیں ویسے ہی نیچے دیکھ دھیمے سے بولتے خود کی سانسوں کی تپش اُسکے چہرے پر چھوڑنا شروع ہوا،عبادت اُسکی خوشبو خود پر طاری ہوتی دیکھ فورا سے دور ہوئی تھی؛۔

میں نے بالکل ایسے ہی سفر تہ کیا، جیسے تم یونی میں آپ کا سفر کرتے تھے۔ وہ تیزی سے بولی تھی اور ساتھ ہی خود کی حالت پر قابو پاتے برتن ادھر ادھر کرنا شروع ہوئی

ابہام کا چہرہ مسکرایا۔ کہ چلو۔۔۔۔۔کم از کم اُسکے سوالوں کو سن جواب تو دینے لگی۔

وہ تو یونی تھی۔۔۔۔۔۔تب حالات کچھ اور تھے۔ابھی تم۔۔۔۔وہ اُسکے پیچھے فریج تک جاتے بازو سے پکڑے اُسکا چہرہ اپنی طرف کر گیا۔۔۔۔

ابھی تو تم ابہام کی بیوی ہو۔۔۔۔۔اب تو تمہارے پاس بھی حق موجود ہیں ۔ویسے ہی جیسے میرے پاس تمہارے سبھی حق موجود ہیں۔۔۔۔۔

مجھے تم بالکل ویسی ہی عبادت چاہیے جس کو یونی میں۔۔۔میں نے جانے سے پہلے چھوڑا تھا۔اگلی بار میں آپ نہیں سننا چاہتا۔۔۔۔۔۔"وہ اپنا سحر اُس پر چھوڑ جانے کے لیے پلٹا۔عبادت جو اُسکی آنکھوں میں کھو چکی تھی خود پر حیران ہوتی مقابل کی پست کو دیکھ گئی۔ تبھی وہ واپس پلٹا تھا۔اور ہاں ۔۔۔۔۔وہ اتنا کہتے تیزی سے اُسکے قریب ہوا۔۔۔۔۔

یوں کہ کان کے بے حد قریب جا چکا تھا۔عبادت نے دھڑکتے دل کی دھڑکن سنی تھی؛۔

تمہاری ساس کب کی اپنی بہو کی راہ تک رہی ہیں، ان کو جاتے ہی خوش کر لینا۔ چونکہ ساری ہمیں اُن کے سائے میں رہنا ہے۔۔۔۔

ویسے آپس کی بات ہے، مجھے پتا ہے تم اُنکو پہلی ملاقات میں ہی خوش کر لو گیٔ ۔کیونکہ آج تم لگ بھی حسین رہی ہو۔اور زار کی بات بتاؤں۔۔۔؟

وہ جو پہلی بات کہتے اُس سے پیچھے ہوا تھا، یہ کہتے پھر سے قریب ہوا۔۔

کیونکہ میری ماں کو حسین لوگ پہلی ملاقات میں ہی اچھے لگنے لگ جاتے ہیں۔ بالکل میری طرح۔۔۔وہ یہ کہتے ساتھ ہی شرارت سے آنکھ مارتے کیچن سے باہر نکلا

چونکہ وہ کسی کے آنے کی آہٹ سن چکا تھا۔" پاگل۔۔عبادت اُسکے الفاظ سن صرف مسکرا ہی سکی جبکے دل میں بڑ بڑاتے ایک نیا نام مقابل کو دیا گیا ۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابہام کی ماں کو عبادت پہلی ہی نظر میں بہت پیاری لگی تھی۔اُسنے خوشی سے اپنی بہو کا ماتھا چومتے ساتھ ہی ابہام اور عبادت کو ایک ساتھ بٹھاتے نظر بھی اتار ڈالی تھی؛۔

سبھی گھر والے ابہام کی ماں سے مل کر بھی بہت خوش ہوئے تھے،ابہام لوگ جب اپنے گھر جانے لگے تو یارم نے جانے سے انکار کر دیا
کہ وہ اپنی آنی کے ساتھ رہے گا۔ تبھی ابہام نے خوشی سے اُسکو عبادت کے پاس رہنے کے لیے چھوڑا،۔

اگلے کیفے میں وہ کب سے اُسکا انتظار کر رہا تھا۔عبادت جس نے اُسکو کیفے میں جواب دینے کا کہہ دیا تھا،ابھی خود کی نروس ہوئی تھی
چونکہ اُسکو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ بات کیسے شروع کرے گئ۔کیا کہے گئ اور اس سے کیسے کچھ پوچھے گئ،۔
وہ ابھی اسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی کہ رکشے والے نے رکشے روکتے اُسکو ہوش میں لایا

کہ باجی آپ کی منزل آگئی۔وہ چند پیسے دیتی دوپٹہ سرسری سیٹ کرتی کیفے کی جانب بڑھی:۔

"شکر ہے جو تم آگئی۔۔۔۔۔نہیں تو میں ابھی زاہیان لوگوں کو کال ملانے والا تھا۔

ابہام جس نے سچ میں فون ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا عبادت کو بہت آرام سے آتے دیکھ شکر کرتے ساتھ ہی بتاتے اُسکو حیران کیا۔۔۔

کہ وہ اُنکو کال کیوں کرتا۔۔۔۔۔؟ وہ سوچ میں پڑی۔جبکے بیٹھتے ساتھ ہی

" سلام کیا۔۔۔۔۔۔

ابہام سلام کا جواب دیتے ساتھ ہی ویٹر کو دو کافی لانے کا بول گیا جبکے وہ جانتا تھا عبادت کافی نہیں پیتی۔ لیکن پھر بھی آج وہ تہ کر آیا تھا

اُسکو اپنی پسند کی کافی ضرور پیائے گا۔عبادت ہکا بکا اُسکا انداز دیکھتے خاموشی سے ادھر ادھر نظریں گھوما گئی۔۔

ابہام نے اچھے سے نوٹ کیا تھا۔جبکے وہ بھی اب خاموشی سے اُسکو دیکھنا شروع ہوا؛۔

ویسے تم نے اتنے دیر کیوں لگائی۔۔۔۔؟میک اپ بھی تم نے نہیں کیا "

۔۔۔۔وہ اُسکے چہرے پر گہری نظریں جمائے بہت آہستگی سے بولا

عبادت نے سرسری سی پلکیں اٹھاتے اُسکے مسکراتے چہرے کو دیکھا جہاں پر شرارت صاف عیاں ہو رہی تھی۔

میں کچھ کام میں مصروف ہو گئی تھی،وہ اُسکو خود پر نظریں گاڑھے دیکھ تھوڑے تیکے لہجے میں بولی۔

ہمممم۔۔۔۔۔۔

چلو تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں۔۔۔۔جیسے ہی ویٹر کافی لایا ابہام اتنا بولتے خاموش ہوا جبکے عبادت نے ایک نظر کافی کو دیکھتے ایک نظر ابہام کو دیکھا؛۔

کیا ہوا۔۔۔۔؟پینی شروع کرو۔وہ اپنے لبوں سے مگ کو لگاتے ساتھ ہی "

"عبادت کو حکم سعا کر گیا۔۔۔

عبادت نے آنکھیں چھوٹی کرتے ساتھ ہی بے دلی سے ایک گھونٹ کافی کی بھری۔

جیسے ہی کافی کی ایک گھونٹ پی۔۔۔۔۔کافی اتنی کڑوی نئیں لگی جتنی وہ "دسنتی آرہی تھی۔۔۔۔۔

دراصل ابہام نے اُسکے لیے کیپو چینوں منگوائی تھی۔یہ بلیک کافی کی نسبت بہت اچھی ہوتی ہے۔۔۔

عبادت اُسکو خود کو دیکھتے دیکھ بات کرنے کا سوچا چونکہ وہ اُسکی نظروں سے سمجھ چکی تھی اب وہ اُسکو سننا چاہتا ہے؛۔

عبادت نے بات کا آغاز سب سے پہلے سیرت کا نام لیتے کیا۔ابہام سیرت کا نام سینجدہ ہوا تھا چونکہ عبادت سیرت کے بارے میں اُسکو پوچھ رہی تھی؛۔

تبھی ابہام نے سب کچھ عبادت کو بتایا کہ سب کچھ کیسے ہوا۔عبادت کا اگلا سوال یارم پر آتے رکا

کہ وہ تو بچہ تھا تم نے اُسکو کیسے پالا۔۔۔۔ابہام نے بہت آرام سے کہہ دیا تم نہیں ملی تو سوچا اکیلا ہی پال لیتا ہوں۔ جیسے ہی ابہام نے یہ کہا عبادت کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

تبھی ابہام نے عبادت سے سوال کرنے شروع کیے۔پہلا سوال تھا۔۔۔ آصف سے شادی کیوں کر رہی تھی۔۔۔؟عبادت نے لمبا سانس کھنچا تھا اور سب کچھ اُسکے آغوش اتار۔۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کے ماضی کو آمنے سامنے کھول کر رکھ دیا تھا، چونکہ زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے پہلے ہمشیہ ماضی صاف کر لینا ہی بہتر ہوتا ہے۔۔؛۔

خیر یہ باتیں تو ہوتی رہے گئی۔آج ہم یہاں کسی اور وجہ سے ملے تھی۔ ‘‘ تم نے میرے بارے میں کیا سوچا۔۔۔؟تم نے شاید مجھے آج یہ بتانا تھا۔ وہ کافی کا سیپ لیتے ساتھ ہی معنی خیز ہوتا بات کا رک اپنی ملاقات کی وجہ پر ڈالتے اُسکو دیکھنے پر مجبور کر گیا؛۔

میرے خیال سے مجھے جو کہنا تھا میں نے کہہ دیا۔ عبادت لبوں کا آپس "
میں ملاتے ڈوپٹہ سیٹ کرتے ویسے ہی دھیرے سے انداز میں بولی۔۔۔
یہ کیا بات ہوئی یار۔۔۔۔۔ یہ تو غلط ہے۔ تم نے یہاں میرے بارے میں
بات کرنی تھی۔ وہ حیران ہوتے منمناتے گویا۔۔۔۔
ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
عبادت اُسکا انداز دیکھ خود کے قہقہے پر بریک نا لگا سکی تو منہ پر ہاتھ رکھتے
مقابل کی رُوح کو اندر تک خوش کیا؛۔
تم سے ایسے سبھی باتیں کرتے بتا تو دیا اپنا فیصلہ۔۔۔۔ عبادت اُسکو خود پر "
نظریں جمائے دیکھ ہنسی کو بریک لگاتی بولی۔۔۔۔
جبکے ساتھ ہی کافی ختم کرتے اٹھی۔ مجھے اب گھر جانا ہے۔ وہ اتنا کہتی مقابل
کو اٹھنے کا اشارہ کر گئی۔
وہ مسکراتے اٹھا تھا۔ چلیں۔۔۔۔۔ میڈم۔۔۔۔ ابہام اُسکو آگے چلنے کا
"بولتے ساتھ ہی قدم بڑھا گیا۔۔۔۔

عبادت تم آگئی۔۔۔۔۔۔؟ کہاں گئی تھی۔۔۔؟ یارم تمہارے جانے "
کے بعد ہی اٹھ گیا تھا۔
تمہارا ہی پوچھے جارہا ہے۔ ریحانہ بیگم عبادت کو گھر میں داخل ہوتے ایک
ہی سانس میں سوال پوچھتے ساتھ ہی یارم کا بتا گئی۔۔۔۔۔
عبادت نے کہاں جانا ہے۔۔۔۔؟ وہ میرے ساتھ تھی ہم کیفے تک گئے "
۔۔۔۔ابھی عبادت کوئی جواب دیتی ابہام جو پیچھے ہی داخل ہوا تھا، فورا سے
جواب دیتے لاونج روم میں موجود سبھی لوگوں کے کان کھڑے کر گیا:۔
عبادت جو دوست کا بتا گئی تھی۔ ابہام کے ایسے بولنے پر ماتھے پر زور سے
ہاتھ مارتی سڑھیوں کی طرف لپکی:۔
سونیا بھی ابہام کو دیکھ ماتھے پر ہاتھ مار گئی تھی۔ چونکہ عبادت صرف سونیا
چاچی کو بتا کر گئی تھی کہ وہ ابہام سے ملنے کیفے جارہی ہے۔،
ابھی تم دونوں ساتھ آئے۔۔۔۔؟ حامل بے یقینی سے اٹھتے اُسکی طرف "
بڑھا تو وہ ہاں میں سر ہلاتے دھر سے صوفے پر جاتے گرا۔۔۔۔

سب ایسے شاک سے مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔؟ بھئی میں اپنی بیوی کے ساتھ تھا کسی اور کے نہیں۔۔۔۔

ویسے بھی آج کی یہ ڈیٹ ہماری شاندار رہی۔ وہ بولتے ساتھ ہی زاہیان کو آنکھ مار گیا:۔

"کیا واقعی۔۔۔۔۔؟ سونیا بھی خوشی کے مارے ابہام کے قریب ہوتے بیٹھی۔ جبکے فلک۔۔۔ زاہیان، حامل پریزے سبھی منہ کھولے اُسکے کچھ بولنے کے منتظر تھے:۔

"واقعی۔۔۔۔۔۔ابہام نے مسکراتے یقین دلایا۔ وہاں کیا کیا۔۔۔۔؟"

زاہیان نے دھر سے اگلا سوال پوچھا۔

"میری بیوی نے آج میری پسند کی کافی پی۔ وہ شوخ لہجا لیے اتنا بولتے سب کو حیران کر گیا۔

چونکہ ابہام جانتا تھا کہ عبادت کافی پسند نہیں کرتی اور یہ بات گھر والے اچھے سے جانتے ہیں۔ لیکن اب یہ بات وہ بھی جانتا تھا اُنکو اتنا تو علم نہیں تھا

"_____

☆☆☆

مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔۔؟ وہ اُسکی بات پر منہ بناتے ‘‘
ساتھ ہی سونیا کو دیکھ گیا۔۔۔
ٹھیک کہا۔۔۔اُسکو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔؟ سونیا نے اب
کہ گھورتے زاہیان سے پوچھا
ابہام کے دانت نکلے تھے۔جبکے حامل بھی مسکراتے سر ہلا گیا۔۔۔میں بس
ایسے ہی۔۔۔۔زاہیان سب کو خود کو دیکھتے دیکھ شانے اچکاتے گویا۔۔۔
اور کیا کیا۔۔۔؟ سونیا خوشی سے پوچھتے پھر سے ابہام کی طرف پوری طرح
متوجہ ہوئی۔
اور کیا ہونا تھا۔۔۔آج ہم نے اپنی سبھی پرانی باتیں کی۔اور ساتھ میں نئے
آنے والے اپنے کل کے بارے میں پلان کیا۔ابہام نے بہت آرام سے
بولتے آخر والی پر جھوٹ گویا۔۔۔۔۔
چاچی۔۔۔۔۔۔عبادت جو تبھی وہاں داخل ہوئی، ابہام کے الفاظ اچھے ‘‘
سے سن چکی تھی۔وہ چاچی پر زور ڈالتے ابہام کو خود پر نظر ڈالنے کا جیسے

اشارہ کر گئی۔ابہام اُسکا چہرہ دیکھ اپنی ہنسی چھپاتے مشکل سے خاموش ہوا

:۔

اب کہ سب کی نظریں عبادت پر ٹکی تھی۔چونکہ سب کی نظروں سے کچھ چھپ ناسکا تھا۔اُسکا ابہام کو گھورنا سب نے نوٹ کیا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔سونیا نے سب کو ایک نظر دیکھتے ساتھ ہی عبادت کو مخاطب کیا "

۔

آپ میرے ساتھ چلیں۔۔وہ اب کے پوری طرح سونیا سے مخاطب ہوتی بولی۔ تبھی سونیا اٹھی تھی۔

چاچی۔۔۔۔ابھی وہ جاتی ابہام جو لیٹا ہوا تھا ویسے ہی سونیا کا ڈوپٹہ پکڑتے اُسکو جانے سے روک گیا۔

اپنی اس خوبصورت بیٹی کو بتادیں۔مجھے ایسے اگنور کر کہ وہ کہیں نئیں جاسکتی ۔عبادت جو پلٹ چکی تھی مقابل کے الفاظ سن ویسے ہی دوسری طرف منہ کیے کھڑی رہی۔۔۔۔

جس سے صاف اُسکو بتایا گیا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ زاہیان مسکرایا تھا۔

اور اگلی بار۔۔۔۔۔اپنی بیٹی کو بولیں میرے لیے سج کر ہی آئے، بندہ تھوڑا سا میک اپ ہی کر لیتا ہے کہیں جانے سے پہلے۔۔۔۔،

اب کہ ابہام نے بولتے جیسے عبادت کو خود کی طرف دیکھنے پر مجبور کیا۔ وہ جانتا تھا اب وہ ضرور پلٹے گئی۔

اور بالکل ایسا ہی ہوا۔ ابہام کے کہنے کی دیر تھی اور عبادت کھا جانے والے انداز میں گھورتے ابہام کو خوش کر گئی۔ وہ ایسے ہی تو حق چاہتا تھا۔

میں کبھی بھی میک اپ نہیں کروں گئی۔ سمجھے۔۔۔۔اگر اگلی بار ملنا ہوا تو "

یہی ملاقات ہو گئی۔ عبادت دانت پیستی مقابل کو جھٹکا دے گئی۔

عبادت۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنی بات مکمل کرتی واک آوٹ کر گئی تھی۔ اور "

ابہام جو لیٹا ہوا تھا مزے سے۔۔۔تڑپتے مچھلی کی طرح صوفے سے اٹھا۔

ہاہاہاہاہہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لاونج میں موجود سبھی لوگوں کے قہقہے بلند ہوئے تھے۔بہت ہنسی آرہی ہے تجھے۔ابہام زاہیان کی ہنسی دیکھ تیکہ اٹھاتے حامل اور زاہیان کے مارنا شروع ہوا۔

☆☆☆

ابہام کے اُسکی زندگی میں آنے سے وہ واپس سے خوشیوں کو اپنی زندگی میں بھرنا شروع ہو چکی تھی۔

عبادت۔۔۔۔۔۔۔سونیا کب سے اُسکو آوازیں لگا رہی تھی اور وہ تھی نا "
جواب دے رہی تھی اور نا ہی نیچے آ رہی تھی۔۔۔۔۔

بھابھی پتا نہیں یہ لڑکی کہاں مصروف ہوئی پڑی ہے، سونیا واپس سے کیچن میں داخل ہوتی واپس سے پالک کاٹنا شروع ہوئی۔

چلو رہنے دو۔ کہیں مصروف ہو گی۔ یہ تم ایسے کرو مجھے دے دو۔ ریحانہ بیگم مسکراتی آلو خود کو پکڑنے کا کہہ گئی۔

یہی باتیں لڑکیوں کو بھاڑ دیتی ہیں، کتنی آزادی دے رکھی ہے اُسکو "
۔۔۔۔؟آئے دن منہ اٹھا کر وہ ابہام کے ساتھ نکل پڑتی ہے۔

کام چور ہوتی جا رہی ہے، گھر کے کاموں سے بھاگنا شروع ہو گئی ہے۔اور یہ سب آپ لوگوں کی وجہ سے ہو رہا ہے، بشریٰ بیگم کو تو موقعہ چاہیے تھا

اورابھی اُنکووہ موقعہ مل چکا تھا۔وہ بناسوچے بولنااسٹاٹ ہوچکی تھی۔سونیا اورریحانہ نے ایک دوسرے کودیکھا تھا:۔

"بشری بھابھی۔۔۔۔کتنی بارآپ کوبتاناپڑے گا۔۔۔۔؟ابہام کوئی غیر مرد نہیں ہے۔عبادت کاشوہر ہے نکاح ہواہے دونوں کا۔۔۔۔اورویسے بھی یہ کام وہ کیوں کرے۔۔۔؟اُسکی مائیں ہیں یہ کام کرنے کے لیے

۔۔۔۔

سونیانے پیارسے بولتے جیسے اُسکوخاموش کروانا چاہا۔

نکاح ہواہے صرف۔۔۔۔۔۔۔رخصتی نہیں۔۔۔۔۔منکوحہ ہے وہ ۔۔۔۔۔۔اس کامطلب یہ نہیں کہ جب مرضی ابہام کے ساتھ باہر چلی جائے۔

بشری ناک اٹھاتے تیکے سے لہجے میں بولتی کیچن سے نکلتی چلی گئی توسونیا اورریحانہ نے سرنامیں ہلاتے اپنے کام میں تیزی شروع کی؛۔

عبادت آپی۔۔۔۔۔۔میری مانے ریڈ کلر کا یہ ڈریس پہن کر جائے۔ ‘‘
خدا کی قسم۔۔۔۔۔۔۔قیامت لگے گئیں۔۔۔۔فلک کب سے عبادت کو
کپڑے دکھا رہی تھی

اور عبادت تھی کہ اُسکو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔پریزے بھی اپنی پسند
کے کپڑے نکالتے پیش کر رہی تھی۔یہ ابہام نے مجھے پریشان کر رکھا ہے
:۔

عبادت نے اپنا سر پکڑا تھا۔ تبھی یارم آنی۔۔۔۔۔آنی۔۔۔۔پکارتا روم میں
داخل ہوا۔

عبادت اُسکے ہاتھ میں ایک بھاری گفٹ دیکھ حیران ہوئی۔یارم نے وہ
بھاری سا گفٹ اُسکی طرف بڑھیا۔جبکے ساتھ ہی مسکراتے بتایا کہ وہ اپنے بابا
کے ساتھ شاپنگ پر گیا تھا:۔

عبادت نے جیسے ہی وہ کھولا اُس میں بلیک کلر کا لونگ فراک ڈریس موجود
تھا۔

وہ ڈریس دیکھ اُسکا چہرہ مسکرایا تھا جبکے ساتھ ہی مسکراتے فلک اور پریزے کو دیکھا جو خوشی سے عبادت کو ابہام کی محبت پر چھیڑنا شروع ہوئی تھی۔، عبادت فوراسے اٹھتے تیار ہوئی تھی۔چونکہ آج رات کا ڈنر وہ ابہام کے ساتھ باہر کرنے والی تھی۔،

ماشااللہ۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ بری نظر اور برا چاہنے والوں سے حفاظت ‘‘ فرمائے۔(آمین)سونیا روم میں داخل ہوتی بولی تو فلک لوگوں نے بھی اونچی آواز میں آمین بولتے عبادت کو ہلکے سے مسکرانے پر اُکسایا؛۔

کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔۔۔؟عبادت آئینے کے سامنے سے ہٹی سونیا کے بالکل سامنے ہوئی تھی۔بہت خوبصورت۔۔۔وہ محبت سے دیکھتی پیار سے بولی۔

ابہام آچکا ہے۔جاؤ۔۔۔۔۔سونیا اُسکے ماتھے پر بوسہ لیتی پیار سے بتا گئی تو عبادت نے فوراسے اپنا بیگ اٹھایا اور جلدی واپس آنے کا بولتی بھاگی

۔۔۔۔۔

ماشااللہ۔۔۔۔۔آج تو کوئی لاجواب سے بھی لاجواب نظر آرہاہے ‘‘

۔۔۔؟

آج ارداہ کیاہے۔۔۔۔؟ کہتی ہو تو سیدھے اپنے گھر لے چلوں۔۔۔؟ وہ

معنی خیز لہجالیا عبادت کو اپنی گہری نظروں میں رکھے بولا

عبادت جو گاڑی میں آتے بیٹھی تھی، اُسکی شرارت سے بھری آنکھوں میں

دیکھ ساتھ ہی اپنے ہاتھ کا ایک چھوٹا سا مکہ بناتی مقابل کے کندھے پر جھڑ گئی

۔

وہ اُس کے ایسے شرمانے پر خوب مسکرایا جبکے آرام سے گاڑی آگے بڑھائی۔

یہ خوبصورت نام تمہارے نام۔۔۔۔۔ابھی وہ لوگ ہوٹل پہنچے تھے۔ ‘‘

کہ ابہام اُسکے لیے چیئر پیچھے کرتے ساتھ ہی اُسکے قریب ہوتے بولا۔۔۔

اتنی مہربانی۔۔۔۔۔نیت کیاہے۔۔۔؟ اُسنے بھی موقعے پر جیسے حساب

برابر اکرنا چاہا۔ابہام کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔۔۔۔

ہائے۔۔۔۔۔مت نیت پوچھو۔۔۔وہ ایک ادا سے دل پر ہاتھ رکھتے "
اُسکے قریب ہوتے بیٹھا۔عبادت جو مسکرا رہی تھی اُسکے اچانک سے
" قریب ہونے پر شرماتی ادھر ادھر نظریں گھومنا شروع ہوئی
نیت تو ایسی ہے کہ دل چاہتا ہے تمہیں دل میں کہیں قید کر لوں۔اور پھر وہ
پل کبھی ختم نا ہو۔وہ مزید قریب ہوتے اپنے دل کا حال بیان کر گیا
یہاں مجھے کوئی نظر کیوں نہیں آ رہا۔۔۔۔؟عبادت ہال خالی دیکھ بات "
کا موضوع بدل گئی۔

کیوں کہ آپ کے شوہر صاحب نے یہ جگہ خاص بک کروائی ہماری اس
خوبصورت شام کے لیے۔۔۔

وہ اپنے دل پر قابو رکھتے اٹھتے عبادت کے بالکل سامنے ٹیبل کے دوسرے
پار بیٹھا۔۔۔

اف۔۔۔۔اتنا پیار۔۔۔؟عبادت حیران ہوئی تھی جبکے زبان سے "
بے دھیانی میں پھسلا۔۔۔۔

یہ تو ابھی کچھ بھی نہیں ہے۔وہ مسکراتے معنی خیز بولا تو عبادت جو ابہام کی طرف دیکھ رہی تھی اپنے لیے اتنی چاہتِ محبت دیکھ خود کی قسمت پر حیران ہوئی

تبھی ابہام نے ویٹر کو آتے دیکھا آج ابہام نے سب کچھ عبادت کی پسند کا کھانا تیار کروایا تھا۔

چونکہ وہ یہ شام اُسکی زندگی میں بہت خاص بنانا چاہتا تھا۔تاکہ زندگی میں یہ شام ہمشیہ ان دونوں کا یاد رہے

تبھی دونوں نے ایک ساتھ ڈنر کیا، ہلکا سا میوزک جو بج رہا تھا ماحول کو مزید خوبصورت بنا رہا تھا؛۔

ابہام نے ڈنر کے فورا بعد ہی عبادت کے سامنے ہاتھ کرتے ڈانس کی فرمائش کی۔وہ مسکراتی بنا کچھ کہے مقابل کا ہاتھ تھام مقابل کو زمین سے آسمان کی خوبصورت وادیوں میں جیسے لے گئی۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ کو پاکر جیسے اس دنیا سے کہیں دور خوابوں کے نگر میں پہنچے۔

ابہام عبادت کو اپنے اتنے قریب دیکھ جیسے خود کی قسمت پر یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

اگر ایسے ہی مجھے دیکھتے رہے تو میں ڈانس نہیں کروں گی۔ عبادت جو " مقابل کی گہری نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔ اب کہ بولتے ساتھ ہی مقابل کے سینے سے ہاتھ ہٹتے جانے کی کوشش کی۔۔۔

وہ بنا ہاتھ چھوڑے ہی اُسکو اپنی طرف کھینچ گیا۔ عبادت جو تیار نا تھی اُسکے ایسے کھنچنے پر مقابل کے بے حد قریب ہوئی۔۔۔۔

میرا حق بنتا ہے اپنی خوبصورت بیوی کو دیکھنے کا۔۔۔ میں کوئی گناہ تھوڑی کر رہا ہوں۔ اللہ نے تمہیں میرے سکون کے لیے ہی بنایا ہے۔

وہ معنی خیز ہوتا ساتھ ہی عبادت کے کھولے کالے گنے بالوں میں انگلی چلاتے اُسکے دل کی دھڑکنیں تیز کر گیا؛۔

ویسے بھی میں چاہتا ہوں جانے سے پہلے تمہیں اچھی طرح دیکھ لوں "
تاکہ میرے دن اچھے سے گزر سکیں۔
اب کہ وہ تھوڑا مسکراتے سیدھے پوائنٹ پر آیا۔
کہاں جارہے ہو۔۔۔۔؟"عبادت جو نروس ہوتی ادھر ادھر سرسری "
سی نگاہیں گھوما رہی تھی مقابل کے سوال پر ڈانس رک چکا تھا اور سیدھا
سوال کرتے مقابل کی نظروں میں نظریں ڈالتے مقابل کو اپنے حق کا بتایا

"
اتنے رعب دار انداز ہ میں پوچھوں گی تو میں کہیں جا ہی نہیں سکوں گا۔
لیکن تمہاری اس ادا پر بھی ابہام اپنا دل ہارا ہوا ایک بار پھر محسوس کر رہا ہے
وہ ویسے ہی اُسکو دیکھتے ساتھ ہی محبت سے اُسکی کمر کے گرد حصار بناتے
قریب کر گیا
میری ڈیوٹی نے مجھے یاد کیا ہے تو جانا تو پڑے گا۔ویسے بھی ایک سے دو "
ماہ کی بات ہے، میں جلدی ہی کراچی سے واپس آجاؤں گا۔

وہ بہت پیار سے دیکھتے عبادت کی نگاہوں میں پانی جمع کر واگیا جانے کیوں وہ اُسکے ایسے اچانک سے بتانے پر ڈرا اٹھی تھی۔، شاید اُسکی زندگی میں جتنا کچھ ہو چکا تھا یہی اسی وجہ سے ایسا تھا۔۔۔۔

عبادت۔۔۔۔۔ابہام کی نظروں سے اُسکی آنکھوں میں چمکتے آنسووں " چھپ نا سکے تھے۔

سمجھ گئی میں۔۔۔۔۔ تمہارا کام آگیا ہے۔وہ فورا سے مقابل کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے ساتھ ہی نظروں سمت چہرہ نیچے جھکا گئی تا کہ وہ اُسکے آنسووں کو نا دیکھ پائے

ابہام نے اُسکو خود سے دور جانے کی کوشش کرتے دیکھ اب کہ سختی سے بازو کو جھٹکا دیتے قریب کیا جس سے ناچاہتے ہوئے بھی بھیگی پلکیں اٹھتی "سیدھی مقابل کے دل پر وار کر گئیں۔۔۔۔۔

یہ آنسووں۔۔۔۔۔وہ اُسکی پلکوں سے بہتے آنسووں کو رخسار پر آتے " دیکھ فورا سے انگلیوں کے پوروں سے چن گیا۔

کیا اتنی محبت ہو گئی مجھ سے۔۔۔۔۔کہ میرے دور جانے سے ڈر لگنا شروع ہو گیا۔۔۔؟وہ ویسے ہی اُسکی پلکوں پر نظریں جمائے گویا
تو عبادت جو پہلے ہی مشکل سی گھڑی میں کھڑی تھی نظریں جھکا گئی۔ابہام کو اُسکا ایسے نظریں جھکانا بہت کچھ عیاں کر گیا تھا۔
عبادت۔۔۔۔۔میری طرف دیکھو۔۔۔۔اب کہ مقابل نے مسکراتے ‘‘ دل سے اپنی بیوی کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے خود کو دیکھنے کا گویا۔
تم ایک پولیس آفیسر کی بیوی ہو۔یہ بات کبھی مت بھولنا۔تم وہ لڑکی ہو جس سے ابہام شاہ نے پہلی نظر میں دیکھتے محبت کی تھی۔
تم بہت خاص ہو میرے لیے۔۔۔۔کبھی بھی یہ آنسوؤں تمہاری آنکھوں میں دیکھنا نہیں چاہتا۔،وہ محبت سے چور لہجے میں بولتے عبادت کو بہت پیار سے اپنی حالت بتا گیا
اُسکے لئے بھی کچھ آسان نہیں تھا۔وہ کہاں اُس سے دور جانا چاہتا تھا لیکن یہ کیس بھی اس کے لیے بہت ضروری تھا:۔

جانتی ہوں تمہارا کام۔۔۔۔اور یہ بھی پتا ہے یہ جاب کرنا تمہارا سب "
سے بڑا شوق ہے۔

ہمت لاتے گلابی لبوں سے یہ الفاظ نکلے تھے۔ابہام مسکرایا تھا جبکے ساتھ ہی
بولا

کوئی نہیں ابھی پہلی بار تم یہ سب دیکھ رہی ہو۔ تمہیں عادت پڑ جائے گی۔

وہ مقابل کے اتنے کہتے ساتھ ہی ناک دبانے پر مسکرائی۔

ہمیں چلنا چاہیے۔بہت لیٹ ہو گیا ہے۔ جیسے ہی عبادت نے ٹائم دیکھا
ابہام کو واپس چیئر پر بیٹھتے دیکھ اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

ابھی کہاں اتنا ٹائم ہوا ہے۔ویسے بھی ہمیں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے
۔۔۔؟ہم کوئی بچے تھوڑے ہیں۔۔۔؟ویسے بھی میاں بیوی ہیں۔

وہ بنا موقعہ دیئے عبادت کو ایک ہی سانس میں گویا۔

مجھے پتا ہے ہم بچے نہیں ہیں، لیکن یار م سوئے گا نہیں۔چاچی لوگ پریشان
ہو رہی ہو نگی۔

وہ اُسکا ہاتھ کھینچتی ساتھ ہی کھڑا کرتے بولی تو ابہام اُسکے ایسے کہنے پر منہ بناتے ساتھ چلا۔۔،

ارے۔۔۔۔۔۔۔"تم کہاں میرے ساتھ اندر جا رہے ہو۔۔۔؟ "

عبادت جو گھر پہنچتے فوراً سے گاڑی سے نکلی تھی کہ وہ خود اندر چلے جائے گی اور ابہام باہر سے واپس اپنے گھر چلا جائے گا۔۔۔۔

اُسکو خود کے پیچھے ہی گاڑی سے نکلتے دیکھ بولی۔ یارم سے ملنا ہے مجھے۔۔۔۔

اُسکو بتایا نہیں میں کل صبح کراچی جا رہا ہوں۔

ابہام نے وجہ بیان کی تو عبادت کا منہ بنا۔

تم کل ہی جا رہے ہو۔۔۔۔؟ یہ تو تم نے مجھے وہاں نہیں بتایا۔۔۔؟ وہ ناک سکڑتے کمر پر ہاتھ رکھ گی۔

وہ مسکرایا تھا۔جبکے اُسکا ہاتھ پکڑتے گھر کی طرف بڑھا۔اس لیے نہیں بتایا کہ میں چاہتا تھا گھر جاتے ہی تمہیں یارم کے سامنے بتاؤں۔

مگر کیوں۔۔۔۔۔؟ابھی عبادت نے اتنا پوچھا تھا کہ دونوں گھر میں داخل ہو چکے تھے۔جبکے وہ ابہام کو پیچھے چھوڑتی آگے بڑھی۔

تبھی اُسکا فون بجا تھا وہ وہی رکا اور بنا دیر لیے کال پک کرتے فون کان سے لگایا۔

آگئی تم۔۔۔۔؟تمہارے اندر کوئی شرم نام کی چیز ہے بھی یا نہیں ''

۔۔۔۔؟ٹائم دیکھا ہے۔۔۔؟گیارہ بج گئے اور تم ابھی گھر آرہی ہو۔۔۔

بشری بیگم جو آج تہ لیے بیٹھی تھی کہ عبادت کی کلاس لائے گئیں اُسکو آتے دیکھ بنا دیکھے بولنا شروع ہوئی؛۔

تمہارے باپ نے تمہارا نکاح کیا ہے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہر روز منہ اٹھا کر باہر چلی جاؤ گی تو کوئی سوال پوچھنے والا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔

کس نے کہا نکاح کے بعد لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ باہر نہیں جاسکتی ''

۔۔۔۔۔؟اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتی ابہام جو سبھی باتیں سن چکا تھا

۔۔۔۔۔

غصے کو برداشت کرتے بہت ادب کے لہجے میں بشری بیگم کو ٹوک گیا۔

عبادت ابہام کو دیکھ خاموش ہونے کا اشارہ کرنا شروع ہوئی،،

عبادت۔۔۔۔۔میرے نکاح میں ہے۔یہ بات آپ کو یاد ہے نا ‘‘

۔۔۔۔۔تو باقی باتیں آپ بھول جائیں۔

ابہام گھورتے بہت آرام سے بولا۔

تمہارا تو کچھ نہیں جائے گا لیکن اگر کل کو کچھ اونچ نیچ ہو گئی تو شرمندگی تو ہمیں ہی اٹھانی پڑے گی۔،

وہ عبادت کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتی بولی تو ابہام نے اُنکی نظریں مسلسل عبادت پر ٹکی دیکھ غصے کو ضبط کیا۔۔۔۔۔

آنٹی۔۔۔۔۔۔۔۔بے فکر رہے کچھ برا نہیں ہو گا۔ویسے بھی عبادت ‘‘

میری عزت ہے میرے نکاح میں ہے مجھے پتا ہے مجھے کیا کرنا ہے

آپ کو اتنا بولنے کی ضرورت نہیں۔ابہام کو ان کا ایسے سوال اٹھانا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔

دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے مت بتاؤ مجھے کیا بولنا ہے اور کیا نہیں۔۔۔۔ایک بات کان کھول کر سن لو۔ کل سے عبادت تمہارے ساتھ اکیلی کہیں باہر نہیں جائے گی:۔

یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔وہ ٹوک بولتی ابہام کو مزید غصہ چڑھا گئی۔جبکے عبادت ٹینشن میں آئی تھی

آپ کون ہوتی ہے پابندی لگانے والی۔۔۔۔۔؟عبادت میرے ساتھ " کل بھی جائے گی آپ ہمیں روک نہیں سکتی ابہام کی آواز اونچی ہوئی تھی جبکے عبادت اُسکو اتنے غصے میں دیکھ ڈرتے فوراسے اُسکا بازو پکڑتے دبانے کی کوشش کی

تاکہ تماشہ یہی بند ہو جائے۔ لیکن اب یہ ابہام تھوڑی جانتا تھا کہ بشری بیگم کو ایسے موقعے کی تلاش رہتی ہے اور ابھی اُنکو موقعہ مل چکا تھا۔۔۔۔۔

ابھی بتاتی ہوں تمہیں میں کون ہوتی ہوں، بشری بیگم جو ابہام کی دھاڑ سن اندر تک ڈرا اٹھی تھی۔ عبادت کو گھورتی آنکھوں میں پانی جمع کرتی اونچی اونچی رونا شروع ہوئی

ابہام حیران سا کبھی ان کو دیکھتا تو کبھی عبادت کو جو اپنا سر پکڑ چکی تھی۔

چھوٹی امی۔۔۔۔۔۔خدا کے لیے چپ ہو جائیں۔ عبادت کوئی بھی تماشہ رات کے گیارہ بجے نئیں چاہتی تھی اسی لیے ان کو خاموش کروانے کی ایک ناکام سی کوشش کی۔

خبردار اگر مجھے چھوٹی امی کہا۔۔۔۔۔۔تم جیسی چالاک لڑکی سے اللہ بچائے پہلے ایک کل کے آئے لڑکے کو میرے خلاف کرتی ہو پھر یہ

ناٹک۔۔۔۔۔۔

میں تیری ماں نہیں ہوں۔ اسی لیے تو اس لڑکے نے مجھے اتنا کچھ سنا ڈالا۔ تم جیسی لڑکی لبھی اپنے گھر میں بس نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔ابہام جو ضبط کی انتہا کو پہنچ چلا تھا، عبادت کو اپنے پیچھے کرتے بشری بیگم کی جان نکال گیا، وہ اُسکی دھاڑ سن خوف سے کانپنا شروع ہوئی۔

آپ اپنے بارے میں کیا بولیں گئی۔۔۔۔؟آپ جیسی عورتوں کی وجہ سے دوسری مائیں بدنام ہے۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔؟ابھی ابہام مزید کچھ بولتا کہ سبھی گھر والے شور سن ہجوم کی شکل میں وہاں جمع ہوئے۔عبادت جو مسلسل ابہام کو بازو سے سلھنچتے خاموش کروانے کی کوشش کر رہی تھی سب گھر والوں کو دیکھتے پیچھے ہوئی

کیا ہونا تھا۔۔۔۔۔۔۔بشری بیگم روتے نواسٹاپ بولنا شروع ہوئی تو سب بڑے کبھی ابہام کو دیکھتے تو کبھی بشری کو۔۔۔۔۔۔۔

ابہام بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبادت کے بابا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

انکل۔۔۔۔۔۔۔۔۔بشری آنٹی آپ کی وائف ہیں آپ کو اُنکی بات سن یقین کرنا چاہیے لیکن جیسے یہ ابھی آپ کو بتا رہی ہیں ویسا بالکل بھی نہیں تھا

۔"

ایم سوری۔۔۔۔۔۔۔لیکن انھوں نے جو آج کیا میں وہ کبھی نہیں "

بھولوں گا۔

میں نے سوچا نہیں تھا کہ میں ایسے آپ سے بات کروں گا لیکن میرے خیال سے اگلے ماہ کی بائیس تاریخ کو رخصتی ہو جانی چاہیے۔۔۔۔۔۔

میں یہ بالکل برادشت نہیں کروں گا کہ کوئی میری بیوی پر یا ہمارے رشتے پر سوال اٹھائے۔آپ ان کو اچھے سے سمجھا دیجیے گا۔

چونکہ میں ایک بار برادشت کر سکتا ہوں بار بار نہیں۔۔۔۔۔۔کوئی میری عزت کا تماشہ لگانا چاہیے مجھے یہ کسی بھی قمیت پر برادشت نہیں۔۔۔۔۔

ابہام کا غصہ مزید بڑھتا جا رہا تھا۔حامد چاچو سبھی بشری بیگم کو جانتے تھے تبھی عبادت کے بابا نے اپنی بیوی کی کلاس لگاتے اُسکو وہاں سے جانے کو کہا

اور ابہام کو لیتے وہ لاونج میں گئے۔جبکے عبادت جس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو چکی تھی۔سب کو لاونج میں جاتے دیکھ تیزی سے سڑھیوں کی طرف بھاگتے روم میں داخل ہوئی

آنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ آگئ۔۔۔۔۔۔؟ابھی وہ روم میں داخل ہوئی " تھی کہ یارم کو دیکھ فوراسے چہرہ صاف کرتے اُسکو گود میں اٹھا اپنے جھولے میں جاتے بیٹھی،۔

ابہام نے سبھی گھر والوں کو بتادیا تھا کہ وہ اپنے کسی کام کی وجہ سے شہر سے باہر جانے والا ہے

لیکن وہاں سے واپس آتے ہی وہ جلد سے جلد عبادت کو رخصت کرواتے اپنے گھر اپنے پاس لے جانا چاہتا ہے کسی کو بھی اُسکی بات سے برا نہیں لگا تھا بلکے سبھی خوش تھے کہ عبادت کو اتنا چاہنے کا ہمسفر مل گیا؛۔،

وہ سب سے اجازت لیتا اوپر اپنے بیٹے اور بیوی سے بات کرنے کے لیے گیا

۔۔

آنی۔۔۔۔۔آپ رو کیوں رہی تھی۔۔۔؟ یارم جس سے اُسکے آنسو ‘‘
چپ نا سکے تھے وہ عبادت کے بالوں سے کھیلتے ساتھ ہی پوچھ گیا
چونکہ آپ کی آنی کو میں نے سچ بتادیا۔عبادت کچھ بولتی ابہام روم میں
داخل ہوتے ساتھ ہی جواب دے گیا
مجھے جگہ مل سکتی ہے۔۔۔۔؟ وہ معصومیت چہرے پر سجائے بولا تو عبادت
جو غصے سے گھور رہی تھی ویسے ہی منہ بنائے سائیڈ پر ہوئی
ابہام مسکراہٹ چہرے پر سجائے دونوں کے ساتھ بیٹھا اب کچھ یوں تھا کہ
یارم عبادت ہی گود سے نکل اپنے باپ کی گود میں سوار ہو چکا تھا اور عبادت
پوری طرح ابہام کی طرف متوجہ ہوتے دونوں باپ بیٹے کا پیار دیکھنا
شروع ہوئی
اس کا مطلب آپ نے آنی کو بتادیا آپ جارہے ہیں۔۔۔؟ کوئی بات نہیں
آنی میں یہی آپ کے پاس ہوں۔یارم اب کہ عبادت کو دیکھتے اُسکو بے فکر
ہونے کا بول گیا؛۔،

ابہام اور عبادت اُسکے کیوٹ چہرے کو دیکھ مسکرائے۔میں جانتی ہوں آپ میرے پاس ہو۔۔۔۔میں اس بات کی وجہ سے رو نہیں رہی تھی عبادت کا ہاتھ چومتے ساتھ ہی ماتھے پر بکھرے بال پیچھے کر گئی۔یارم ۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی آنی کے لیے پانی لے کر آو۔ابہام نے پورے کمرے کا جائزہ آنکھوں سے لیتے بیٹے کو وہاں سے کام دیتے جانے کو کہا

تو وہ فورا سے روم سے نکلا۔کس بات کا برا لگا۔۔۔۔؟کیا میں نے رخصتی کی بات کی۔۔۔۔۔۔؟

وہ جانتا تھا وہ کیوں روئی پھر بھی شرارت سے باز نا آیا تھا وہ۔۔۔۔

تم سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں عبادت اتنا بولتے ساتھ ہی منہ پھیر گئی

۔

اچھا یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔بات تو سنو۔۔۔۔۔۔وہ اُسکے مزید قریب ہوا تھا جبکے ساتھ ہی اُسکو بازو سے پکڑتے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔

عبادت میں تمہارے خلاف کوئی بات نہیں سنوں گا یہ تم اچھے سے لکھ لو۔
اور ویسے بھی میں نے سوچ لیا ہے شادی کے بعد میں تمہیں یہاں کم ہی
آنے دینے والا ہوں۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔؟عبادت فوراسے پیچھے ہوتی بولی۔ہاں کیونکہ کوئی بھروسہ
نہیں تمہاری وہ چھوٹی امی تمہیں میرے خلاف کرنا شروع ہو جائیں۔۔۔،
ابہام۔۔۔۔۔۔۔جیسے ہی اُسکی بات مکمل ہوئی عبادت کو مسکراتے دیکھ
تیکہ اٹھاتے پیچھے بھاگی تھی جو جھولے سے اٹھ بیڈ کے دوسری سائیڈ کی
طرف بھاگا؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

ایسے ہی اگلے دن ہی ابہام جا چکا تھا۔یارم عبادت کے پاس ہی اُسکے گھر پر
ٹھہرا۔ابہام کی ماں نے اگلے چند دنوں میں ہی عبادت کے گھر والوں سے
شادی کی تاریخ لے لی تھی

اور ایسے ہی سبھی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہوئے چونکہ وقت تھوڑا تھا۔۔۔۔۔

اور کام بہت زیادہ۔۔۔۔۔۔۔عبادت اور ابہام کی ہر روز بات ہوتی تھی۔
عبادت نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ وہ محبت کر پائے گی لیکن یہ اُسکی زندگی میں پل آ ٹھہرا تھا۔

وہ بہت خوش تھی اُسکی خوشی ہر کسی نے محسوس کی تھی۔ کیونکہ وہ پہلے کی طرح مسکراتی زندگی کو جیتی۔۔۔۔۔۔

ہر کوئی اُسکی آنکھوں میں ابہام کے لیے محبت پڑھ سکتا تھا وہ بہت بدل چکی تھی۔ اتنی کہ اُسکو اب بشری بیگم کی کروٹی باتیں بھی بری نہیں لگتی تھی۔

اکیلے بیٹھے بیٹھے کیوں مسکرائے جا رہی ہو۔۔۔۔۔؟ مجھے بھی بتا دو "

۔۔۔۔۔۔زاہیان جو اُسکے روم میں حامل میں کے ساتھ آیا تھا۔

اُسکو دیکھ مسکراتے وجہ پوچھ گیا۔ جبکے حامل بھی عبادت کے دوسری طرف براجمان ہوا۔

میں بتایاہوں۔۔۔۔۔۔۔ضرور یہ ابہام کو مس کر رہی ہو گی ‘‘

۔۔۔۔۔؟حامل نے اندازہ لگاتے عبادت کے چہرے پر چمکتی مسکراہٹ

ایک بار پھر سے پھیلادی

اتنی محبت ہو گئی۔۔۔۔۔۔؟کہ اُسکو یاد کرتے ہی خود سے مسکرائے جارہی

ہو۔۔۔۔۔؟زاہیان بھی مسکرایا تھاجبکے ساتھ ہی اُسکو دیکھتے سوال پوچھا۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔بہت محبت ہو گئی ہے۔اتنی کہ۔۔۔۔۔۔سانس لیتے ‘‘

وقت بھی اُسکو یاد کرتی ہوں۔وہ دونوں کے درمیان سے اٹھ کھڑی ہوئی

تھی

جبکے خوشی سے بولتے کھڑکی کی طرف بڑھی اور جاتے ہی اُسکو کھولتے

ٹھنڈی ہوا کو سانسوں میں بھرا؛۔

حامد جو شادی کے کاڈر لائے تھے ڈور پر کھڑے اپنی بیٹی کی خوشی دیکھ گئے۔

پتاہے۔۔۔۔۔۔مجھے لگا تھا یہ زندگی شاید کبھی مجھے میری خوشیاں واپس

نہیں دے گئی۔میں نے جینے کی حساس دل سے نکال دی تھی

ہر چیز بری لگنے لگی تھی۔ کیونکہ جتنے الزام لگے ان سے میں لڑ لڑ کر تھک چکی تھی۔ عبادت جو بولتے بولتے رونا شروع کر چکی تھی فوراسے آنسو صاف کر گئی:۔

مگراب۔۔۔۔۔۔وہ خوشی سے چہکتے چہرے کے ساتھ دونوں کو دیکھ گئی ۔میں بہت خوش ہوں مجھے ایسے لگتا ہے جیسے میری ہر خوشی مجھے مل گئی ابہام سے محبت ہو گئی ہے وہ محبت۔۔۔۔۔ جس کو کہتے ہیں سچی والی " محبت۔۔۔۔۔۔اُسنے میری زندگی میں خوبصورت رنگ بھر دیئے جو میں ہمشیہ چاہتی تھیں:۔

میں یہ اُسکو چیخ چیخ سب کے سامنے بتانا چاہتی ہوں۔ وہ میرے سامنے تھا یونی میں۔۔۔۔۔میں کبھی اپنی اس محبت کو پہچان نا سکی۔،

عبادت کو خوش دیکھ زاہیان اور حامل بھی مسکرائے تھے جبکے دونوں نے اٹھتے اُسکو خود سے لگایا تھا۔

میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔۔زاہیان نے اب کہ اُسکو دیکھتے گویا تھا۔۔

حامد جن کی آنکھوں میں آنسو بھر چکے تھے ان کو ویسے ہی چھوڑ وہاں سے گئے کیونکہ وہ اپنی بیٹی کے لیے بہت خوش تھے۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆

ویسے بھابھی ایک مہینہ کیسے گزر گیا کچھ پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔ سونیا چاچی ریحانہ تائی سے بات کرتے بولی ہی تھی کہ عبادت جو زاہیان کو جواب دینے والی تھی حیرانگی سے آنکھیں بڑی کر گئی۔۔۔۔۔۔

چاچی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اتنی بھی جلدی نہیں گزرا یہ مہینہ۔۔۔۔۔ سالوں سے بھی زیادہ مجھے لمبا لگ رہا تھا۔ وہ زاہیان کے پاس سے اٹھتی اپنی چاچی کے قریب ہوئی

زاہیان اور حامل نے ایک ساتھ اُس پاگل لڑکی کو دیکھا تھا جو سب کو خود پر ہنسنے کا موقعہ دے گئی تھی۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ لیں بھابھی،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محبت اُسکی سانسوں میں بستی نظر آ رہی ہے۔ سونیا اپنی پیاری بیٹی کا ماتھا چومتے ساتھ ہی مسکرائی

جبکے عبادت خود کی حرکت پر اپنے سر پر چت لگاتے زاہیان لوگوں کے ساتھ وہاں سے نکلی۔

ابھی اُسکو آ لینے دو پھر میں کچھ کروں گی۔ عبادت زاہیان اور حامل کی باتیں سن پک چکی تھی

وہ لوگ چاہتے تھے عبادت پہلے ابہام سے اپنے دل کا اظہار کر دے لیکن وہ خود سے کچھ سوچے بیٹھی تھی؛۔،

پورے ایک مہنیے میں بعد تمہیں دیکھ رہا ہوں، لیکن یقین جانو۔۔۔۔۔ ‘‘

ایسا لگتا ہے جیسے سالوں کے بعد تمہیں مل رہا ہوں۔۔۔۔۔

ابہام جو عبادت سے ملنے چھت پر آیا تھا۔، اُسکو موم بتی سے کھیلتے دیکھ اپنے دل کا حال بیاں کر گیا۔

وہ نیچے سب سے مل آیا تھا یہاں اُسکو زاہیان نے بھیجا تھا چونکہ ان سب نے یہاں خوبصورت لائٹوں کے ساتھ پھولوں سے چھت کو سجایا تھا۔۔

تین دن بعد مہندی کا فنکشن ہونے والا تھا اور پھر شادی لیکن یہ زندگی جینا اتنا آسان نا تھا۔۔۔۔۔۔؛۔

وہ اُسکی کھلی رلفیں دیکھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے بالکل سامنے جاتے رکا تھا۔ عبادت جو چاندنی سے سجی چھت پر موم بتوں کے درمیان کھڑی تھی مقابل کو خود کے قریب دیکھ بے یقینی سے نگاہیں اٹھاتے اپنے دل کی دھڑکنیں تیز کر گئی۔

ابہام نے اوپر سے نیچے تک اُسکو دیکھتے چہرے پر نظریں جمائی۔جبکے بنا دیر کیے اُسکے ہاتھ کو پکڑتے خود کے بے حد قریب کیا۔

یوں کہ عبادت اُسکی اچانک سے جلد بازی پر سینے سے آلگی تھی۔

خوبصورت چاندنی رات کا وہ دونوں اُس پر کوئی حصہ لگ رہے تھے

۔۔۔۔۔۔۔؛۔

تم نے مجھے مس کیا۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ اُسکی آنکھوں میں خود کے لیے " محبت دیکھ سکتا تھا لیکن پھر سے اُسکی زبان سے سننا چاہتا تھا۔

اس ایک مہنیے میں۔۔۔۔۔۔۔۔نامیں رات کو سو پاتی تھی اور ناہی جاگ پاتی تھی۔دل ہر وقت تمہاری یاد میں اللہ سے عبادت میں مصروف رہتا تھا

۔

وہ اُسکی بانہوں میں قید سی تھی لیکن شاید وہ بھی اُسکے حصار سے باہر جانا نہیں چاہتی تھی؛۔

وہ محبت سے بولتے ساتھ ہی مقابل کی گردن میں بانہوں کا حصار بناتی ایک ناختم ہونے والی خوشی عطا کر گئی؛۔

☆☆☆

وہ نیچے سب سے مل آیا تھا یہاں اُسکو زاہیان نے بھیجا تھا چونکہ ان سب نے یہاں خوبصورت لائٹوں کے ساتھ پھولوں سے چھت کو سجایا تھا۔۔

تین دن بعد مہندی کا فنکشن ہونے والا تھا اور پھر شادی لیکن یہ زندگی جینا اتنا آسان نا تھا۔۔۔۔۔۔؛۔

وہ اُسکی کھلی رلفیں دیکھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے بالکل سامنے جاتے رکا تھا۔عبادت جو چاندنی سے سجی چھت پر موم بتوں کے درمیان کھڑی تھی مقابل کو خود کے قریب دیکھ بے یقینی سے نگاہیں اٹھاتے اپنے دل کی دھڑکنیں تیز کر گئی۔

ابہام نے اوپر سے نیچے تک اُسکو دیکھتے چہرے پر نظریں جمائی۔جبکے بنا دیر کیے اُسکے ہاتھ کو پکڑتے خود کے بے حد قریب کیا۔

یوں کہ عبادت اُسکی اچانک سے جلد بازی پر سینے سے آ لگی تھی۔

خوبصورت چاندنی رات کا وہ دونوں اُس پر کوئی حصہ لگ رہے تھے

۔۔۔۔۔۔؛۔

تم نے مجھے مس کیا۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ اُسکی آنکھوں میں خود کے لیے "
محبت دیکھ سکتا تھا لیکن پھر سے اُسکی زبان سے سننا چاہتا تھا۔
اس ایک مہنیے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔نا میں رات کو سو پاتی تھی اور نا ہی جاگ
پاتی تھی۔دل ہر وقت تمہاری یاد میں اللہ سے عبادت میں مصروف رہتا تھا
۔
وہ اُسکی بانہوں میں قید سی تھی لیکن شاید وہ بھی اُسکے حصار سے باہر جانا
نہیں چاہتی تھی؛۔
وہ محبت سے بولتے ساتھ ہی مقابل کی گردن میں بانہوں کا حصار بناتی ایک
ناختم ہونے والی خوشی عطا کر گئی؛۔
مجھے اندازہ نہیں تھا۔تمہارے ایسے مجھ سے دور جانے پر میں ایسے "
بے قرار رہوں گی۔تم نہیں جانتے ابہام۔۔۔میں نے تمہیں کتنا مس کیا
۔۔۔۔"

وہ مقابل کے قریب ہوتے جیسے اُس پر خود کی قربت چھوڑ دینا چاہتی تھی وہ بے یقین سا بنا پلکیں جھپکائے دیکھتا ہی چلا جا رہا تھا۔۔۔۔

جانتے ہو۔۔۔۔۔مجھے لگا تھا، محبت صرف کتابوں میں یا فلموں ڈراموں میں ہوتی ہے۔ حقیقت میں تو یہی ہوتا ہے جو میرے ساتھ ماضی میں ہوا

۔۔۔

عبادت آج اپنے دل سے سبھی گلے شکوے نکال دینا چاہتی تھی، چونکہ وہ اپنی اس نئی زندگی سے بہت سکون میں تھی وہ اپنی یہ زندگی ایسے ہی جینا چاہتی تھی؛۔

لیکن۔۔۔۔جب سے تم میری زندگی میں آئے میرے محرم بن کر ۔۔۔۔۔خدا جانتا ہے یہ دل ہر روز تمہارے لیے دھڑکا۔مجھے یقین ہونے لگا کہ دنیا میں سچی محبت ہوتی ہے۔

وہ پاک محبت ہوتی ہے جو اللہ نکاح کے بعد دو انسانوں کے دلوں میں "
ایک دوسرے کے لیے ڈالتا ہے۔ وہ پاک محبت جیسے آج میرے دل میں
تمہارے لیے ہے۔

وہ بھیگی پلکوں سے مقابل کی چمکتی آنکھوں میں دیکھ اپنی محبت کا اظہار کر گئی
تھی

ابہام جو خوشی اور بے یقینی کے عالم میں کھڑا تھا، یکا ٹک اُسکو دیکھتا گیا۔ جو
مقابل کو دیکھتے ہوئے اُسکے سینے سے لگ چکی تھی۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔۔ میری محبت آج پوری ہو گئی۔ میں بتا نہیں "
سکتا میں کتنا خوش ہوں۔ ابہام جو اُسکو خود سے الگ کرتے جھوم اٹھا تھا
ساتھ ہی مسکراتے اُسکو کمر سے اٹھاتے اوپر کیا تھا یوں کہ وہ مسکراتی اُسکے
کندھوں پر ہاتھ رکھے زندگی سے بھرپور یہ پل جی گئی۔۔۔

آئی لو یو، ۔۔۔۔۔ آئی ریری لو یو۔۔۔۔۔ عبادت۔۔۔۔۔ وہ اُسکو نیچے "
"کرتے ساتھ ہی محبت سے اُسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔۔۔۔

☆☆☆

بس تھوڑی دیر۔۔۔۔۔بس میں ان لوگوں کو بولتی ہوں بس کرے۔۔۔
سونیا بیگم اُسکی حالت پر ترس کھاتی فلک لوگوں کی طرف گئی۔
ابہام۔۔۔۔۔تجھے مسلہٗ کیا ہے۔۔۔۔؟ہم گھر کی مہندی چھوڑ یہاں "
تیری مہندی میں شامل ہونے آئے ہیں اور توں منہ بنائے بیٹھا ہے،
اگر توں ایسے ہی بیٹھنے والا ہے، تو ہم لوگ جا رہے ہیں۔زاہیان اُسکو دیکھتے
اٹھ کھڑا ہوا تھا؛۔

یار،۔۔۔۔، تم لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے۔۔۔؟مجھے عبادت کو دیکھنا ہے
۔پلیز کچھ کرو۔وہ فون بیڈ پر پھینکتا ان دونوں کے قریب آتے لاچارگی سے
بولا۔۔۔

یہ بات تھی جس وجہ سے توں پریشان تھا۔۔۔؟یہ بھی کوئی پریشان ہونے
والی بات ہے۔زاہیان نے فوراً سے فون نکالا تھا۔۔۔۔۔؛۔۔

فون میرے پاس بھی ہے۔۔اب مجھے اُسکو فون پر نہیں گھر جا کر دیکھنا ہے
۔وہ اُسکا فون پکڑتے واپس سے اُسکی پاکٹ میں ڈال گیا۔،

توں پاگل ہو گیا ہے۔۔۔؟توں کیسے وہاں جا سکتا ہے۔۔۔؟ٹائم دیکھ۔۔۔۔
ویسے بھی اس وقت تیرا ایسے گھر سے باہر جانا اچھا نہیں ہے؛،
زاہیان نے سپاٹ ہوتے اُسکو ٹوکا جبکے کامل اپنا فون نکالتے کال ملا چکا تھا۔،
فلک۔۔۔۔۔عبادت کہاں ہے۔۔۔۔؟کامل فون سے نکلتے جاتے ہی ‘‘
فلک سے پوچھ گیا۔
یہ رہی۔۔۔۔۔فلک نے فورا سے عبادت کو اُسکا فون پکڑایا۔۔۔۔عبادت
۔۔۔۔ابہام سے یار بات کر وہ یہاں دماغ خراب کر رہا ہے؛۔
کامل اتنا کہتے واپس سے روم میں داخل ہوتے سیدھے فون ابہام کے
سامنے کر گیا۔
ابہام،۔۔۔۔۔۔کیا کر رہے ہو۔۔۔؟عبادت اُسکے دیکھتے پوچھتے ساتھ ‘‘
ہی بیڈ پر بیٹھی،۔
زاہیان اور کامل روم سے نکلے تھے تاکہ وہ آرام سے بات کر لے۔،

تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔، یہ لوگ منع کر رہے ہیں۔ وہ اُسکا خوبصورت میک اپ سے سجا چہرہ دیکھ بیڈ پہ گرا تھا۔۔۔۔۔۔

آج کی رات صرف۔۔۔۔۔۔وہ بھی چار گھنٹے باقی رہ گئے ہیں، صبح ہوتے ہی تم یہاں میرے پاس ہو گئے، پھر۔۔۔۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔ہر رات تمہاری بانہوں میں ہو گی۔۔۔عبادت ابھی مزید بولتی کہ ابہام اُسکی بات کاٹ درمیان میں ہی بولا۔۔۔۔؛۔

جبکے وہ شرم سے لال ہوتی مقابل کے چہرے سے نظریں ہٹاتی جھکا گئی۔

ابہام کو اس ادا پر بھی جان ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

آپی۔۔۔۔۔ چینج پر لیں۔ عبادت جو بلش کر رہی تھی فلک کی آواز پر فورا سے متوجہ ہوئی،۔

”بائے۔۔۔۔۔۔عبادت نے فورا سے مقابل کو دیکھتے کہا۔۔۔۔ “

سنو۔۔۔۔۔۔آئی لو یو۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ فون بند کرتی وہ اپنی "
محبت کا اظہار کرتے ساتھ ہی کس کر گیا۔عبادت اُسکے انداز پر شرماتے فون
"کاٹ جھومتے بیڈ پر گری۔۔

ابے۔۔۔۔۔اب کہاں چلا،۔۔۔۔؟زاہیان اور کامل جو اُسکا انداز کر "
رہے تھے کہ وہ روم سے نکل وہاں ان سبھی دوستوں کے پاس آئے گا؛۔
اُسکو گھر کے باہر والے ڈور کی طرف جاتے دیکھ راستہ روکتے پوچھا،
ایمرجنسی آگئی ہے۔مجھے پولیس اسٹیشن جانا ہوگا۔۔۔وہ فون پر مسیج ٹائپ
کرتے ساتھ ہی سینجدگی سے بولا؛۔

ابہام۔۔۔۔توں پاگل ہو گیا ہے۔۔۔؟توں کیسے جا سکتا ہے۔۔۔؟کل
تیری شادی ہے۔اور آنٹی نے کیا کہا تھا۔۔۔؟تیل لگنے کے بعد گھر سے
باہر نہیں جاتے۔اور ویسے بھی۔۔۔توں نے چھیٹاں نہیں لی۔۔۔؟
زاہیان نے غصے سے دیکھتے ساتھ ہی گھورا۔،

چھٹیاں لی ہیں، پھر ہی یہاں کھڑا ہوں، لیکن ابھی جانا ضروری ہے۔ جس کیس پر میں نے اتنا کام کیا تھا، جس مجرم کو پکڑ یہاں لایا ہوں۔

اُسکو دیکھنے تو جاؤں گا نا۔۔۔؟ اور ویسے بھی زاہیان۔۔۔ یار میں یوں گیا اور یوں آیا۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا ابہام نے فون پاکٹ میں ڈالتے ساتھ ہی اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھے ؛۔

مجھے مت بتا، اور اگر وہ اتنا ہی کوئی خاص ہے تو تو ویڈیو کال پر دیکھ لے۔ تجھے تسلی بھی ہو جائے گی اور ہمیں بھی پریشانی نہیں ہو گی۔۔۔۔

زاہیان نے اُسکے ہاتھ اٹھاتے ساتھ ہی مشورہ دیا وہ مسکرایا تھا کہ پہلے اُسکے دماغ میں یہ خیال کیوں نہیں آیا۔

ویسے پولیس والوں کے لیے بھی کتنا خطرا ہوتا ہے۔ کامل اُسکو واپس کال ‘‘ کرتے دیکھ گویا

جیسے سبھی پولیس والے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ویسے ہی سبھی کو خطرا نہیں ہوتا۔ جو پولیس والے رشوت لیتے ہیں، پیسے کھاتے ہیں اپنی ڈیوٹی بھچتے

ساتھ مجرموں کو بچاتے ہیں، ان سب کے لیے تو یہ سب سے اچھی اور سکون سے گزرانے والی زندگی اور کام ہے۔۔۔۔۔

ان کو کسی سے خطرا نہیں ہوتا۔ مگر جہاں اس جیسے وہ ابہام کی طرف اشارہ کرتے پھر سے بولا

اس جیسے سچ کی راہ پر چلنے والے اپنے فرض کو پورا کرنے والے جان کی فکر نا کرنے والے جو کسی کا حق نہیں مارتے قانون کو ماننے والوں کو جان کا خطرا ہوتا ہے۔

کیونکہ برے لوگ ان کی آواز دبانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس نے ہمارا ساتھ نہیں۔۔۔ زاہیان کو آج اپنے دوست پر بہت فخر محسوس ہوا تھا، کہ وہ بنا یہ سوچے سمجھے کہ کل اُسکی شادی ہے رات کو ہی اپنے کام پر جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

MADIHASHAHWRITES

ماشااللہ۔۔۔۔اللہ میری بیٹی کو ہر بری نظر سے بچائے،(آمین) "

عبادت کے بابا آج بہت خوش تھے۔وہ عبادت کے پاس آئے تھے

کہ اُسکو دولہن کے روپ میں دیکھ آنکھوں میں آنسووں بھرے سینے سے

لگا گئے۔عبادت کی بھی آنکھیں بھری تھی،چونکہ اُسکی وجہ سے اُسکے باپ

نے بہت کچھ برادشت کیا تھا۔۔۔۔۔

بھائی صاحب۔۔۔۔۔بارات پہنچ چکی ہے۔حامد جوان کے ساتھ ہی آیا تھا

اپنی آنکھوں میں آیا پانی صاف کرتے ان کو بتاتے ساتھ ہی عبادت کا ماتھا

چوم گئے۔

" عبادت۔۔۔۔۔۔میری دعا ہے یہ زندگی خوشیوں سے بھری ہو۔حامد

"چاچو نے دل سے دعا دی تھی۔۔۔۔

" ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کو پتا ہے آنی بہت بیوٹی فل لگ رہی ہیں،یارم جو

عبادت کو ملتے ہی واپس ہال میں آتے اپنے باپ کے پاس چڑھتے صوفے پر

بیٹھا تھا۔

ابہام کو فون پر مسلسل نظریں جمائے دیکھ اپنے نازک ہاتھوں سے بازو کو کھینچتے اپنی متوجہ کیا۔

"سچی،۔۔۔۔اتنی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔؟ابہام نے فوراسے اپنے بیٹے کو پیار کیا تھا۔جبکے ساتھ ہی وہ حامد چاچو کو دیکھتے اپنے پاس بلا گیا۔،

کہو۔۔۔۔دولہے میاں۔۔۔۔۔چاچو۔۔۔۔۔اور کتنی دیر ایسے ہی مجھے بیٹھنا ہے۔۔۔؟پلیز عبادت کو لے آئیں۔۔۔؟نکاح تو ہوا ہے ہمارا۔۔۔۔کھانا کھائیں ان مہمانوں کو اور چلتا کریں۔۔۔۔

مجھے میری بیوی کا ہاتھ دے اور مجھے بھی دعا دیتے رخصت کریں۔ابہام اُنکے کان کے قریب بولتے ساتھ ہی خاموش ہوتے تھوڑا پیچھے ہوا۔۔

ہاہاہاہاہہ۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ہو گیا۔۔۔۔دولہے میاں۔۔۔۔۔صبر کرو۔ابھی تو رسمیں ادا کرنی ہیں، پھر تمہیں دودھ پلائی کی رسم ہونی ہے۔پھر شوٹ بھی تو ہونا ہے

۔۔۔۔پھر کہیں جا کر تم اپنی دولہن کو لیتے یہاں سے جا پاو گئے، حامد نے بھی جیسے اُسکے مزے لیے۔۔۔۔۔

اللہ۔۔۔۔۔۔۔ابہام کی تو حیرت سے آنکھیں بڑی ہوئی تھی۔جبکے وہ " فون پر عبادت کو میسج کرنا شروع ہوا۔

تھوڑی دیر بعد ہی کھانا کھاتے سب نے دولہن کو لانے کا شور کہا تو حامد چاچو عبادت کا ہاتھ اپنے بازو میں ڈالے ہال میں داخل ہوئے تو سب کی نظروں نے محبت سے عبادت کو دیکھا تھا۔

جو خوشی سے مسکراتی حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی، اُس پر اک الگ ہی نور چھایا ہوا تھا۔وہ حامد کے ہمراہ آتے سب کی نظروں کا مرکز بنی تھی

جبکے یہ خوبصورت پل کیمرے کی آنکھ نے قید کیے تھے۔ابہام جو اسٹیج پر کھڑا اُسکو آتے دیکھ رہا تھا۔دل کو بے قابو ہوتے دیکھ مسکراتے ایک ادا سے دل پر ہاتھ رکھا۔

میاں یہ رہی تمہاری امانت۔۔۔۔۔حامد اسٹیج کے قریب پہنچتے محبت "
سے عبادت کا ہاتھ ابہام کے ہاتھ میں گئے تو وہ مسکراتے اُسکو مظبوطی سے
پکڑتے اسٹیج پر اپنے سنگ بٹھا گیا۔۔۔۔
مجھے۔۔۔۔۔۔یقین نہیں آرہا۔۔۔۔۔۔یہ خوبصورت پل میں "
تمہارے ساتھ جی رہا ہوں۔۔حامد نے مسکراتے اُسکے قریب ہوتے
سرگوشی کی:۔
وہ کاجل سے سجی سرسری سی نگاہ مقابل پر ڈالتے یا رم پر ٹکا گئی جوان دونوں
کے درمیان بیٹھا مسکراتے اپنی آنی کو تک رہا تھا۔۔۔۔۔
تبھی سب نے باری باری آتے تصویریں کھنچوائی تو تھوڑی دیر بعد ہی دودھ
پلائی کی رسم ادا ہوئی۔ابہام نے خوشی سے دودھ پلائی پر اپنی سالیوں کو ایک
لاکھ روپیہ دیا تھا:۔
ابہام۔۔۔۔۔۔۔میں اپنے دل کا ٹکڑا تمہیں دے رہا ہوں،اس امید "
کے ساتھ کہ اُسکی زندگی میں تم ہمشیہ خوشیاں بھر و گئے۔۔۔

جیسے ہی رخصتی کا شور اٹھا۔ موسی شاہ عبادت سے ملنے کے بعد ابہام سے ملتے بھیگی آنکھوں سے بولے۔

تبھی ابہام نے ان کو یقین دلایا کہ وہ پھر کبھی عبادت کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھے گئیں،۔

ایسے عبادت کو لیتے ابہام نئ کا سوچتے خوشی سے اپنے گھر کی طرف روزانہ ہوا۔

ابہام کی بہن عبادت کو لاتے ابہام کے روم میں چھوڑ گئ تھی۔جبکے ابہام جو اپنے دوستوں کے ساتھ گھر سے نکلتے پولیس اسیٹشن جا چکا تھا۔

ماں کے فون کال پر اُنکو جھوٹ بول گیا کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کچھ ٹائم گزر آتا ہے۔

آنی۔۔۔۔۔۔۔میں یہاں آپ کے پاس سوؤں گا۔۔۔؟ یار م جو اپنے " باپ کا روم کھولے اندر داخل ہوا تھا۔عبادت کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ بھاگتے ان کے ساتھ آتے لگا؛۔

کیوں نہیں۔۔۔یارم وہ محبت سے اُسکو خود کی گود میں بٹھا گئی۔جبکے تبھی ابہام کی بہن نے آتے اُسکو پکڑا تھااور کہا تھا کہ آج رات تم اپنی آنی کے ساتھ نہیں سو سکتے؛۔

وہ رونا شروع ہوا تو عبادت نے کہہ دیا وہ اُسکو یہی چھوڑ جائے تبھی اُسکی ماں نے بھی عبادت کے پاس یارم کو چھوڑنے کا کہہ دیا۔۔۔

مسٹر ابہام شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔"کہاں رہ گئے۔۔۔؟وہ جو انتظار میں سوکھ چکی تھی، یارم کو سوئے دیکھ دھیرے سے بیڈ سے اٹھتے فون پر میسج سینڈ کر گئی؛۔

عبادت،،۔۔۔۔۔۔تمہیں کچھ کھانے کو چاہیے۔۔۔؟ابہام کی بہن " نے آتے ہی پوچھا جبکے ساتھ ہی وہ فروٹ جو لائی تھی ٹیبل پر رکھ گئی،۔

نہیں۔۔۔۔۔شکریہ۔۔۔۔۔وہ ہلکی سی مسکراتے بولی۔میں یارم کو لے جاتی ہوں، وہ یارم کو آرام سے اٹھا گئی۔،

ویسے اب ایسے انتظار کرنے کی تمہیں عادت ڈالنی پڑے گی کیونکہ وہ تو "
ہمشیہ ہی ایسے باہر رہتا ہے۔۔
وہ اتنا کہتے مسکراتے وہاں سے گئی تو عبادت فون ملاتے کان سے لگا گئی۔،
ارے۔۔۔۔۔فون بند جا رہا ہے۔۔۔یہ گیا کہا ہے۔۔۔وہ غصے سے اب "
"ٹہلنا شروع ہوئی تھی،۔۔۔۔
آہ،۔۔۔۔۔
اپنی خیر چاہتے ہو تو ہمیں بتاؤ۔۔تم وہ سارا سامان کہاں چھپایا ہے۔۔۔؟
ابہام جو پولیس اسیٹشن موجود تھا۔
سامنے چیئر پر باندھے ہوئے مجرم کو مارتے غصے سے پوچھا تھا جبکے وہ اُسکو
دیکھتے مسکرایا۔،
آفیسر۔۔۔۔۔توں نہیں بچے گا۔۔تیری جان جائے گی۔وہ خون سے "
لت پت ایک ہی جملہ بولتا۔،،

تبھی باقی کھڑے آفیسر نے اُسکو اندھا دھند مارنا شروع کیا۔ تیرے ساتھ تیرے گھر والوں بھی ختم کر دونگا:۔

"توں نے مجھ پر ہاتھ ڈالا۔۔۔وہ مار کھاتے صرف یہی جملے ادا کر رہا تھا۔۔ ابہام تم گھر جاؤ۔۔۔۔اس کی زبان ہم لوگ کھلوالیں گئیں۔ایک آفیسر ٹائم دیکھتے اُسکو جانے کا کہہ گیا تو وہ فون اٹھاتے وہاں سے نکلا۔۔۔۔

جیسے بھی کرو اُسکی زبان کھلنی چاہیے۔ ہمیں وہ سامان کسی بھی حال میں پکڑنا ہو گا۔اور ایک بات یہاں زیادہ زیادہ سیکورٹی سخت کرو۔

تم فکر نہیں کرو،۔۔۔یہاں ہم دیکھ لیں گئیں، توں اپنا دھیان رکھ ایسے کر توں دو پولیس والے گھر لے جا،تاکہ ،۔۔۔

یار تم اُسکی باتوں کا سوچ رہے ہو۔۔۔؟ابھی وہ قید میں ہے بس اسی لیے وہ ایسے بول رہا ہے،

ابہام اتنا بولتے کیل لیتے گاڑی کی طرف نکلا۔جبکے اُس آفیسر نے اپنے دوسرے آفیسر کو اشارہ کیا تھا وہ بھی ابہام کے پیچھے نکلا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔سر۔۔۔۔۔سر ابہام گھر پہنچ گئے۔ جس آفیسر کو ابہام "
کے پیچھے بھجیا تھا وہ ابہام کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ اپنے سر کو آگاہ کر گیا،،
ٹھیک۔۔۔۔۔بس تم لوگ وہی اُسکے گھر پر نظر رکھو اور دھیان کرو وہ فون
پر اتنا کہتے فون رکھ گیا؛۔

☆☆☆

نا تو کال اٹھا رہا ہے اور نا ہی کسی میسج کا ریپلائے کر رہا ہے، اگر دوست "
اتنے ہی عزیز تھے تو ان سے شادی کر لیتا، وہ غصے سے بولتی ساتھ ہی گلے
میں پہنے ہار کو دیکھ تیزی سے دوپٹے کی باقی پن نکالنا شروع ہوئی:۔
آئے ذرا یہ۔۔۔۔۔ بالکل بھی بات نہیں کروں گی، وہ بیٹھے سے اٹھتے "
ٹہلنا شروع ہوئی۔۔۔۔

ابھی وہ دوپٹے کی لاسٹ پن نکالتی دروازے کا لاک گھومتے ٹک سے
دروازہ کھول وہ اندر داخل ہوا تھا۔

عبادت جو ٹہل رہی تھی پن پر ہاتھ رکھے ویسے ہی مقابل کو دیکھ گئی جو اپنا
ویکسٹ کوٹ ہاتھ میں پکڑے اپنی دولہن کو دیکھ گیا تھا۔

ایم سوری۔۔۔۔۔۔! وہ اُسکا روپ دیکھ فٹ سے کوٹ صوفے پر رکھتے "
اُسکی طرف آیا۔

مجھے لگا تم سو گئی ہو گی۔ وہ اُسکا غصے سے سجا چہرہ دیکھ فوراً سے بولتے قریب
"آیا۔ جبکے عبادت منہ پھیرتے واپس سے اپنے کام میں مصروف ہوئی۔۔

ایم سوری عبادت۔۔۔۔۔۔دراصل میں کسی کام سے گیا تھا، وہ اُسکو سر "
پر لگی پن نکالتے دیکھ مزید تھوڑا قریب ہوا۔۔۔۔
میں نکال دیتا ہوں، وہ اُسکو خاموش دیکھ ڈرتے ڈرتے اُسکے ہاتھ کو ٹچ کر گیا

۔

کوئی ضرورت نہیں۔ وہ مقابل کی طرف پلٹتے تیزی سے بولی؛۔
آہ۔۔۔۔۔عبادت جو پلٹی تھی مقابل کو اتنا قریب دیکھ ڈرتے لڑا کھڑائی
تبھی وہ گرنے کو ہوئی

مقابل نے اُسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اُسکو گرنے سے بچایا تھا جبکے ابھی کچھ
یوں تھا کہ وہ مقابل کی بانہوں کے سہارے پر حصار میں قید ہوئی تھی؛۔
دونوں کی نظریں ایک دوسرے کے چہرے کا طوائف شروع کر چکی تھی
جبکے عبادت کا دوپٹہ سر سے اترا کندھے پر جھول گیا۔۔۔۔

عبادت جو مقابل کو خود کے قریب محسوس کرتے دل کی دھڑکنیں تیز کر گئی تھی، فوراسے یاد آتے کھڑی ہوئی ابہام جو کھو چکا تھا اُس پر ویسے ہی نظریں ٹکائے اُسکو کھڑا کرتے تکنا شروع ہوا

عبادت جو مقابل کے حصار سے نکالنا چاہتی تھی اُسکو ویسے ہی خود کی کمر پر حصار باندھے دیکھ مقابل کے ہاتھ کو ہٹانے کی کوشش کر گئی؛۔

آج تو میں تمہیں خود سے دور جانے نہیں دے سکتا۔ وہ اُسکو جھکتا دیتے " مزید خود کے قریب کرتے گویا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔۔۔تو مسٹر ابہام کو یاد آگیا کہ آج ان کی شادی ہوئی ہے۔۔۔؟ وہ ویسے ہی اُسکے ہاتھوں کو ہٹانے کی کوشش کرتے ساتھ ہی ایک ادا سے اپنے ریشمی گنے بالوں کو کندھے سے پیچھے پھیلا گئی۔۔۔۔

مجھے سب کچھ بہت اچھے سے یاد ہے، مسز ابہام شاہ۔۔۔۔۔ کہ آج میری مبارک شادی ہوئی ہے۔ وہ شرارت سے اُسکو دیکھتے ساتھ ہی ہلکے سے

ہونٹوں کو گول کرتے سامنے کھڑی خوبصورت چہرے پر پھوک مارتے خود کی قربت کا جیسے جادو چلانے کا کام شروع کر گیا۔۔

عبادت جو پہلے ہی مشکل سے مقابل کی طرف دیکھ رہی تھی مقابل کے اس عمل پر آنکھیں بند کرتی ساتھ ہی دل کا شور سن گئی۔

ویسے میرے پاس تمہارا گفٹ ہے۔وہ اُسکو لیتے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے لے گیا جبکے تبھی مقابل نے محبت سے سامنے ڈرو کھولتے ایک ڈبی نکالنے ڈائمنڈ کی رنگ اُسکے مہندی سے سجے ہاتھ میں پہنائی۔۔۔۔

عبادت کا چہرہ مسکرایا تھا جبکے ساتھ ہی محبت سے اپنے شوہر کو دیکھا۔میں بہت خوش ہوں عبادت۔۔۔۔۔وہ ویسے ہی اُسکو مرر کے سامنے کھڑے ”دیکھ محبت سے اُسکے کندھے پر چہرہ رکھتے گویا۔۔۔۔۔

تم نے بتایا نہیں کیسا لگا میرا گفٹ۔۔؟ وہ اُسکے بدن سے اٹھتی خوشبو کو خود کی سانسوں میں بڑھتے ساتھ ہی اُسکے بالوں کو ہر پن جوڑے سے آزاد کرتے خود کے سلگتے ہونٹوں کو اُسکی سہرائی دار گردن پر رکھ گیا۔

عبادت مقابل کے اتنے سے عمل پر ہی دلوں جان سے سلگی، جبکے وہ ہاتھوں کو مٹھیوں کی مانند بند کرتے مقابل کی بڑھتی شدت کو برادشت کرنا شروع ہوئی

ابہام جو اُسکی گردن پر جھک چکا تھا ویسے ہی اُس پر جھکے محبت سے اُسکے کانوں میں پر لب رکھتے اپنی محبت کی تپش چھوڑ کندھے پر جھکا۔۔۔

تم نے جواب نہیں دیا۔۔۔وہ جیسے اُسکی حالت سے لطف اندوز ہوا تھا؛۔

بہت خوبصورت ہے۔۔۔عبادت اپنے ہاتھ کو دیکھتی ساتھ ہی مقابل کو " دیکھ مشکل سے کہہ پائی۔جبکے تبھی ابہام نے اُسکو بانہوں میں اٹھاتے اپنے قدم بیڈ کی طرف بڑھائے۔

دونوں ہی اس پل بہت خوش تھے

عبادت نے پوری محبت سے ابہام کو خود کی بانہوں کے حصار میں بھرا۔

جبکے خوبصورت چاندنی رات بھی جیسے ان کے ملنے سے مسکرائی تھی

۔۔۔۔۔

☆☆☆

ہمیں کل ہی اُسکو یہاں سے وہاں لے جانے کا حکم ملا ہے۔اُسکا دوست اُسکو بتاتے جیسے کوئی صدمہ دے گیا ہو:۔

میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔۔ابہام الٹے قدم ہی بھاگا۔ابہام کوئی فائدہ نہیں ۔۔۔۔۔یار۔۔۔۔۔ سر جا چکے ہیں۔تجھے جو بھی بات کرنی ہے ان کو کال کر لے:۔

فون کے پار سے جیسے اُسکو آرام سے ڈیل کرنے کا مشورہ دیا گیا۔ابہام نے اگلے ہی پل کال کاٹی تھی۔۔۔۔

"ہیلو سر۔۔۔۔۔۔"

ابہام۔۔۔۔۔کیسے ہو۔۔۔۔؟امید کرتا ہوں تم نے ہنی مون پر جانے کی تیاری کر لی ہو گی۔۔۔۔؟ابھی وہ اپنی بات کہتا فون کے پار سے جیسے اُسکو اشارے میں کوئی حکم دیا گیا ہو۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔آپ اتنا بڑا فاصلہ کیسے لے سکتے ہیں۔۔۔؟آئی می۔۔۔۔ ‘‘

آپ جانتے ہیں اُس سفیر پٹھان کو یہاں سے وہاں لے جانے میں کتنا خطرہ ہے پھر بھی اتنی جلدی کیوں کر رہے ہیں۔۔۔؟

ابھی تو اُسکی مجھے زبان کھلوانی ہے اور وہ مال۔۔۔۔۔۔

ابہام۔۔۔۔۔۔یہ کام باقی پولیس کے جان باز کر لیں گئیں۔تم اس کیس سے فلحال دور رہو۔۔۔

فون کے پار اس بار سینجد گی سے جیسے اُسکو سمجھایا گیا۔کہ تمہارا ابھی دور رہنا ہی بہتر ہے؛۔

سر میں اس کیس سے کیسے دور رہ سکتا ہوں۔اس سفیر پٹھان کو پکڑنے کے لیے دن رات ایک کیا ہے۔۔

میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔تم نے بہت محنت کی ہے۔ابھی میں تمہارے لیے ہی کہہ رہا ہوں۔میری بات کو سمجھو۔ویسے بھی مجھے پتا ہے جو میں کر رہا ہوں وہ ٹھیک ہے۔

تم بس اپنی چھٹیوں کو آرام سے خوشی سے گزرو۔ یہ کام تو چلتے ہی رہیں گئیں۔۔۔ابہام نے غصے سے آنکھیں بند کی تھی جبکے وہ ٹہلتے مسلسل گردن پر ہاتھ سے دباو ڈال رہا تھا:۔

سر۔۔۔۔۔آپ یہ سب اُس مجرم کی باتوں کی وجہ سے کر رہے ہیں نا ۔۔۔۔؟کیا ہو گیا ہے آپ سب کو۔۔؟ہم ایک مجرم کی دھمکیوں سے ڈر رہے ہیں۔۔۔؟وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ابہام جانتا تھا سب اُسکی دھمکیوں کی وجہ سے یہ سب کر رہے تھے،۔

ابہام،۔۔۔۔۔ تمہیں جو سوچنا ہے سوچو۔۔۔۔کیونکہ جو فاصلہ لے لیا ہے وہ بدلنے والا نہیں۔امید کرتا ہوں کل تم پولیس اسیٹشن میں نظر نہیں آو گئے اتنا کہتے فون کاٹا گیا تو وہ غصے سے گھر میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔۔

جبکے غصے سے فون پاور آف کرتے روم میں انٹر کرتے ٹیبل پر جاتے پٹکا، " عبادت جو خود کی جیولری اتارنے والی تھی،اُسکو طوفان کی طرح روم میں آتے غصے سے ٹیبل پر فون پٹکتے دیکھ گئی تھی؛۔

خوشی دلی سے چلتے اُسکے قریب آئی یوں کہ وہ اُسکو پیچھے سے اپنے بازوں
"میں قید کرتے خود کی خوشبو اُسکے سنگ مہکتے غصہ غائب کر گئی۔۔۔۔
مسٹر ابہام شاہ کو اتنا غصہ بھی آتا ہے۔۔۔؟ مجھے اندازہ نہیں تھا وہ اُسکو "
چہرے پر غصے کے بھڑکتے تاثرات دیکھ بولی تو وہ لمبا سانس بھرتے اُسکو
بازوں میں اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔۔
بہت غصہ آتا ہے جب کوئی میرے کام سے مجھے دور کرنے کی کوشش کرتا
ہے، لیکن ابھی۔۔۔۔۔ وہ اُسکو پیار سے بیڈ پر ڈالتے جھکا تھا
وہ ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر لاتے مقابل کو جیسے ہر چیز کی اجازت دے
"گئی۔۔۔

اگلے دن ہی ابہام نے اپنے سر کی باتوں پر عمل کرنے کے لیے ہنی مون پر
جانے کا پلان بنایا۔جسکے وہ اپنا فون پاور آف کیے ہوئے تھا کہ نا وہ فون اون
ہو گا اور نہ ہی کوئی پولیس اسیٹشن کی نیوز اُس تک پہنچے گی؛۔

وہ سارا دن اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ گزرا گیا تھا، جانے کیوں اُسکا دل بے چین سا تھا، وہ عبادت کو ڈنر کیلیے تیار ہونے کا کہتے خود عشاء کی نماز پڑھ آنے کا کہتے گھر سے نکلا۔

یہ جانے بنا کہ خطرہ اُسکے گھر تک پہنچ چکا ہے، اُسکے دشمن تک لگائے بیٹھے ہیں، وہ اپنے گاڈرز کے ہمراہ مسجد جاتے ہی نماز ادا کر گیا۔۔

سر اُسکا فون صبح سے مسلسل بند جا رہا ہے، ابھی میں راستے میں ہوں، "

اُسکے گھر جاتے ہی آپ کو کال کرتا ہوں، اُسکا دوست جس کو خبر ملی تھی کہ وہ مجرم فرار ہو گیا ہے، اور ان کا گینگ ابہام کو مارنے نکلے ہوئے ہیں وہ پولیس کو لیتے اُسکے گھر کی طرف نکلا؛۔

ابہام جو مسجد سے نکلا ہی تھا، اُسکے دشمن کو انتظار میں تھے، بنا آگے پیچھے دیکھے اندھا دھند گولیاں چلا گئے، ابہام جو بنا کسی گن کے آیا تھا اُنکی گولیوں کا نشانہ بنا۔،

اُسکا دوست جو وہاں پہنچ چکا تھا، گاڈرز سمیت ابہام کو نیچے زمین پر خون میں لت پت دیکھ اُسکی طرف لپکا؛

☆☆☆

اُسے اپنی ہوش نہ رہی تھی، ایک بار تو نروس بریک ڈوان بھی ہو چکا تھا، سبھی اُسکی حالت کی وجہ سے پریشان تھے۔ چونکہ ایسے لگ رہا تھا وہ پاگل ہوتی جا رہی ہے۔

ابھی اُسکی حالت نا سنبھلی تھی کہ اُسکے بابا بھی ہارٹ اٹیک کا دوراہ پڑتے دنیا چھوڑ جا چکے تھے،

اُس ایک مہنیے میں اُسکی پوری دنیا جیسے ختم ہو گئی تھی، وہ کیسے صبر کر جاتی، کیسے سب کچھ سمجھ پاتی جب زندگی نے ہی اُسکو کچھ سمجھنے نا دیا تھا؛۔

یارم۔۔۔۔۔جو اپنے باپ کا غم دل سے لگا گیا تھا اپنی آنی کی حالت " دیکھ روتا صرف اُنکے ساتھ پانے کی چاہت لیے اللہ سے دعا کرتا چونکہ اسُے اپنے باپ کا وعدہ یاد تھا کہ چاہے کبھی بھی کچھ بھی ہو جائے اپنی آنی کا ساتھ "کبھی مت چھوڑنا۔۔۔

ابہام کو گزرے ہوئے ایک سال سے اوپر ہو گیا تھا، اُسکی دوست کلثوم اُسکا علاج کر رہی تھی، تب کہیں جا کر عبادت نارمل زندگی کی طرف تھوڑا سا

واپس لوٹنا شروع ہوئی، تبھی اُسکی دوست نے اُسکا علاج کرنا شروع کیا تھا جبکے یہ سب بھی صرف یارم کی محبت کی وجہ سے ہو پایا تھا۔

وہ بچہ کسی بھی پل اپنی اس ماں کو نہتا نہیں چھوڑتا تھا، وہ جانتا تھا اُسکے باپ کے بعد اگر کوئی اُسکا اپنا ہے تو وہ اُسکی آنی۔۔۔۔ماں عبادت ہے:۔

ابہام کی ماں عبادت اور یارم کو ایک ساتھ خوشیوں کی طرف لوٹ آتے دیکھ خوش تھی جبکے ابہام کی بہن کے من میں عبادت کی سوتیلی ماں کے الفاظ نفرت ڈال گئے تھے وہ جب دیکھو اپنی ماں کو یہی کہتی کہ اس مانوس کی وجہ سے بھائی مر گیا۔۔۔

وہ کوئی بھی موقعہ جانے نہ دیتی جب اپنی ماں کے کان نہ بھرتی ہو، ابہام کی ماں جس نے اپنا جوان بیٹا کھویا تھا وہ مشکل سے اپنا گزرا کر رہی تھی چونکہ وہ جانتی تھی یہ قسمت کے کھیل اوپر والا لکھتا ہے۔،

وہ اپنی بیٹی کی باتوں کو اگنور کر دیتی تھی، چونکہ عبادت کی محبت اپنے بیٹے کے لیے اُنکے سامنے تھی، اور ابھی یارم کا جیسے وہ خیال رکھتی ایسے تو کوئی سگی ماں بھی نہ رکھتی جیسے وہ رکھ رہی تھی۔۔۔۔

جبکے دوسری طرف عبادت کے گھر والے اپنی اس بچی کی زندگی کو لے کر فکر مند تھے۔ وہ اُسکی عمر کو دیکھ ہمشیہ ہی سوچ میں پڑتے تھے۔ کیونکہ وہ اس زندگی کو اکیلے جی نہیں سکتی، وہ لوگ اُسکے لیے رشتہ دیکھ گئے، مسلہ تب پڑا جب یہ بات ابہام کی ماں تک پہنچی، وہ غصے سے بھڑک اٹھی چونکہ وہ اب یارم کی خوشیوں کو چھیننے نہیں دے سکتی وہ عبادت کے ساتھ خوش تھا۔۔۔

وہ اپنے پوتے کے لیے سوچ رہی تھی کسی نے بھی عبادت سے ایک بار نہیں پوچھا وہ کیا چاہتی ہے، جیسے ہی عبادت کو پتا چلا گھر والے کیا چاہتے ہیں وہ سب سے لڑا اٹھی چونکہ وہ اب صرف ابہام کی بیوہ بن اپنی زندگی گزار

دیناچاہتی تھی،ابہام کی ماں کے من میں جوڈر آیا تھاوہ عبادت کا فیصلہ سن اُنکو سکون دے گیا۔

امی۔۔۔۔آپ اس وقت یہاں۔۔۔؟وہ جو یارم کو سوتے دیکھ پیار ‘‘ سے اُسکا ماتھا چوم ابہام کی تصویر اٹھائے باتیں کر رہی تھی کہ ابہام کی ماں کو اچانک سے روم میں آتے دیکھ اٹھ اُنکی طرف لپکی:۔

ہاں۔۔۔۔۔مجھے تم سے بات کرنی تھی وہ اُسکی آنکھوں میں آنسوؤں کے نشان دیکھ سمجھ چکی تھی ان سے اُسکا درچھپا ہوا نہیں تھا۔،

وہ اکثر ہی اُسے اپنے بیٹے کی یاد میں روتے دیکھتی تھی،عبادت۔۔۔۔بیٹا یہ زندگی اکیلے جینا بہت مشکل ہے،پتا ہے جب تیرے گھر والوں نے تیرے لئے رشتہ ڈھونڈنا شروع کیا تو میں ڈر گئی کہ اگر تو یہاں سے چلی گئی تو میرا یارم اکیلا پڑ جائے گا۔۔۔۔

لیکن جب توں نے اپنا سب کچھ یارم کے لئے قربان کر دینے کا فیصلہ لیا تو میں بہت خوش ہوئی۔ لیکن ابھی میں تجھے ایسے ابہام کی یادوں کے سہارے زندگی کاٹتی دیکھتی ہوں تو میرا دل مجھے چین سے رہنے نہیں دیتا

۔

بہت مشکل ہے لیکن۔۔۔۔توں اپنے گھر چلی جا اور اپنی نئ زندگی شروع کر۔۔۔۔۔یارم تمہارا بیٹا رہے گا جب بھی تیرا دل کرے توں چلی آنا۔

وہ دل پر مشکل سے صبر کا بن لگائے بولی تھی چونکہ وہ سمجھ چکی تھی اُسکی عمر اتنی نہیں کہ وہ پوری زندگی اکیلے بسر کر سکے۔اور وہ یارم کی سگی ماں بھی نہیں کہ اپنی زندگی برباد کر ڈالے؛۔

"امی آپ کیا بول رہی ہیں، عبادت ان کی باتیں سن بے یقینی سے آنکھیں بھر گئی۔ابہام کو گزرے ہوئے ڈیڑھ سال ہونے کو آیا تھا۔

بیٹا۔۔۔۔۔وہی کہہ رہی ہوں جو سچ ہے، وہ اپنی آنکھیں صاف کرتے بولی تو عبادت درد سے دیکھتے انکا ہاتھ تھام گئی۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔مُیرے لیے زیادہ پریشان نہ ہوں، میں اپنی زندگی ایسے ہی ابہام کی بیوہ بن گزرا دیناچاہتی ہوں، مجھ سے میرا یہ حق مت چھینیں۔۔۔۔

اس زمانے میں بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو خوشی سے اپنی زندگی ایسے گزرتی ہیں، میں ابہام کی جگہ اپنے دل میں کسی دوسرے مرد کو نہیں دے سکتی۔

ویسے بھی کس نے کہامیں اکیلی ہوں۔۔۔؟میرے پاس آپ ہو۔۔۔۔

یارم میرا بیٹاہے، مجھے اور کیاچاہیے۔۔۔؟پلیز مجھ سے میرے یارم کو دور کرنے کی بات مت کریں، میں مر جاؤں گی۔۔۔

وہ بہتی آنکھوں سے اُنکے ہاتھ پکڑ بولی توابہام کی ماں نے روتے اُسکو خود سے لگایا۔

عبادت میں کب تک تیرے ساتھ رہوں گی، مجھے اس زندگی کا بھروسہ نہیں، لیکن پھر بھی میں اللہ سے تیرے اچھے کی دعا کرتی ہوں وہ اتنا کہتےُ اسکا ماتھا چوم وہاں گئ

یہی پل اُنکا آخری لمحہ تھا، اگلی صبح وہ بھی اُنکا ساتھ چھوڑ اس دنیا سے جا چکی تھی، عبادت کا غم کم ہوتا کہ حد سے بڑھتا چلا گیا

جیسے ہی ابہام کی ماں اس دنیا سے گئ۔۔۔۔ابہام کی بہن نے عبادت کو اپنے گھر سے نکال دیا، یارم کو عبادت کے پاس جانے سے روک دیا۔

اس سے پہلے عبادت کوئی کیس کرتی یارم کو لینے کی کوشش کرتی ابہام کی بہن یارم کو لیتے وہاں سے ہمشیہ کے لیے چلی گئ عبادت اور اسُکے گھر والوں نے بہت ڈھونڈا یارم کو۔۔۔۔ لیکن شاید قسمت ہی چاہتی تھی۔

عبادت کی خوشیاں کبھی بھی چند پلکوں سے زیادہ اُس پر مہربان نہیں ہوئی تھی،

☆☆☆

اُسکے دل میں اتنا بڑا سمندر غموں کا پہاڑ تھا، وہ اُسکا درد ختم کرنے کی بجائے خود سمندری طوفان میں اُس چھوڑ آیا،

پلوں میں اُسے اپنے کیے سبھی ستم یاد آئے، کیا کچھ نہیں کیا تھا اُسنے۔۔۔۔ ہاتھ اٹھایا، اُسکو اتنے گھٹیا الفاظ سے نواز، کتنی تکلیف دی۔۔۔۔

اتنا ہی نہیں، اُسکو تکلیف دینے کے لیے اُسکی خوشی روح کو بھی دور کر دیا اُسے اُسکا چہرہ یاد آیا، وہ تڑپ اٹھا تھا، جبکے اسُکا دماغ پھٹ رہا تھا چونکہ اپنے الفاظ یاد آتے اُسکی سوجھی آنکھیں اُسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔۔

میں نے کیوں ایسے کیا،۔۔۔۔؟ وہ خود سے دھاڑ روتے روم کی سبھی چیزوں کو تہس نہس کرنا شروع ہوا، غصہ خود پر اتنا بڑھا تھا کہ بس نہیں چلا کہ خود کو ختم کر گزرتا؛۔

میں کیسے اُس کے ساتھ اتنا کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔ میں نے کیسے اُسے تکلیف دی۔۔۔؟ میں کیوں اُسکا درد سمجھ نہیں سکا۔۔۔ اُسکی خاموشی

۔۔۔۔۔جیسے ہی طلاق کے پیپر زیاد آئے وہ سبھی کڑوی باتیں اُسکا جھکا چہرہ اُسکا دل گھبرا گیا۔۔۔۔۔

وہ اُس پل کیا سوچ رہی تھی۔۔۔؟ دماغ میں جیسے خوف آیا، وہ پاگلوں کی طرح اپنے بال کھینچ بے دردی سے خود کے چہرے پر تھپڑ مارنا شروع ہوا۔ مہراز۔۔۔۔۔۔۔یہ کیا کر رہا ہے۔۔۔؟ ولید جو اپنی بیوی کی باتیں سن مہراز کے ساتھ ہی اُسکے گھر آیا تھا،

اچانک سے اتنا شور رونے کی آواز سن چیک کرنے اُسکے روم میں آیا تھا کہ اُسکی حالت دیکھ وہ گھبرایا اُسکے قریب آتے ہاتھ پکڑا گیا۔

توں پاگل ہو گیا ہے۔۔۔۔؟ یہ توں کیا کر رہا ہے۔۔؟ وہ اُسکو خود کو مارتے دیکھ بے یقینی سے گویا

ہاں۔۔۔۔۔پاگل ہو گیا ہوں، بھابھی ٹھیک کہتی تھی، مجھ سے زیادہ گھیٹا انسان کوئی نہئں ہو سکتا۔ میں نے کتنی تکلیف دی عبادت کو۔۔۔

یہ تو کچھ بھی نہیں، اُسکی زندگی برباد کردی میں نے،،،۔دور رہ مجھ سے ،،۔۔۔دور۔۔۔۔۔وہ پاگلوں کی طرح روتے ولید کو دھکا دیتے خود سے دور ہونے کا کہہ گیا

ولید اُسکی حالت دیکھ پریشانی سے اُسکے پھر سے قریب ہوا تھا، وہ پہلی بار مہراز زیاد کو ایسی حالت میں دیکھ رہا تھا؛۔

مہراز۔۔۔۔۔توں کیا بول رہا ہے میرے بھائی۔۔۔۔دیکھ میں جانتا ہوں جو ہوا برا ہوا۔۔۔

برا۔۔۔۔۔۔؟ بہت برا کیا میں نے۔۔۔۔۔۔عبادت کے ساتھ ‘‘ ۔۔۔۔۔میں نے اُسکی پوری زندگی برباد کردی، وہ اُسکی بات کاٹ بولا تو ولید نے غور سے اُسے دیکھا۔

میں نے پہلی بار جب طلاق دی، مجھے لگا جیسے میں یہ رشتہ رکھنا نہیں چاہتا ’’ویسے ہی وہ بھی مجھ سے کوئی رشتہ رکھنا نہیں چاہتی۔۔۔۔

جب مجھے پتا چلا کہ وہ کسی اور کو چاہتی ہے میں نے فوراسے گھر والوں کے سامنے اُسکے بارے میں اپنی رائے بتائی، کیا کچھ نہیں کہا تھا تب بھی میں نے گھر میں،۔۔۔

مہراز کو اپنا وہ وقت بھی اچھے سے یاد آیا تھا، جب اسنے عبادت کے بارے میں کہا وہ لڑکی بھی کوئی صاف دل کی نہیں یونی میں اُسکا بھی افیئر چل رہا ہے وغیرہ۔۔۔۔

تب مجھے لگا جو میں کر رہا ہوں وہی ٹھیک ہے، ایک بار بھی اُسکے بارے میں نہیں سوچا، اور بنا ملے ہی اُسے اپنی زندگی سے نکال پھینکا؛۔

ایک بار بھی اُسکے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی، مجھ جیسا سیلفش انسان کوئی نہیں ہو سکتا، میرے بارے میں ایمن کی رائے بالکل ٹھیک تھی

۔۔

میں نے کیا کیا۔۔۔؟اپنی بیٹی کو ایمن سے پانے کے لیے زبردستی عبادت سے نکاح کیا،اُسے یہاں لے کر آیا۔۔۔محبت کرنے کا دعوا کر رہا تھا میں ۔۔۔؟

ولید محبت ایسی تو نہیں ہوتی۔۔۔؟جیسے میں نے محبت ہونے کے باوجود اُسکو اذیت دی۔محبت تو وہ تھی جو ابہام نے عبادت سے کی،وہ درد سے بولتے ساتھ ہی آنکھیں بند کر گیا،

محبت تو وہ تھی، جس میں ابہام نے بنا اُسکو اظہار کیے خدا سے مانگا، سچی " محبت اُسکی تھی، جس نے اُسکے رشتے کا مان رکھنے کے لیے دوری قائم کرتے فاصلے مقرر کر دیئے،

لیکن۔۔۔محبت کبھی کم نہ ہوئی،وہ بھی تو اُسکو اظہار کرتے اپنی محبت کی طرف مائل کر سکتا تھا نا۔۔۔؟وہ بھی تو میری طرح اُسکو اذیت دے سکتا تھا ۔۔؟

مگر وہ ایسا کیوں تھا۔۔۔؟ کیوں اُسنے اُسکا انتظار کیا، کیوں وہ اُسے ویسے تکلیف نہیں دے سکا جیسے میں نے محبت کے نام پر تکلیف دی۔۔۔؟

یہی تو فرق تھا، میری اور اُسکی محبت میں۔۔۔۔۔وہ آج نہ ہوتے ہوئے بھی جیت گیا، اور میں یہاں آج اُسکا محرم ہوتے ہوئے بھی ہار گیا۔

اُسکی محبت سچی تھی، اسی لیے وہ آج دنیا میں نا ہوتے ہوئے بھی اُسکے دل میں مقام لیے ہوئے ہے، مہراز کو عبادت کے خاموشی سے طلاق پیپرز پر سائن کرنے کی وجہ سمجھ آچکی تھی۔ شاید وہ جو ہمشیہ ابہام کی محبت میں قید رہنا چاہتی تھی، اُسے ایک بار پھر تقدیر موقعہ دے رہی تھی اسی لیے اُسنے بنا دیر کیے اُس اذیت سے نکلنا چاہا؛۔

مہراز تو ں کیا باتیں کر رہا ہے۔۔۔؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا، توں اٹھ یہاں سے۔۔۔وہ اُسکو نیچے سے اٹھاتے بستر ہر لاتے ڈال گیا۔۔

میں نے اُسے خود سے دور کر دیا، میں کیا کروں گا۔۔؟ وہ ویسے ہی بند آنکھیں کیے بڑبڑاتے جا رہا تھا۔ ولید نے اُسکی حالت دیکھ نیند کی گولی اُسکے منہ میں دیتے ساتھ ہی پانی لبوں سے لگایا۔۔۔۔۔"

☆☆☆

ہو سکتا ہے میں زیادہ سوچ رہا ہوں، لیکن اُنکی آنکھیں۔۔۔؟ وہ رو رہی تھی ، کیا وہ سب بھی فراموش کر دوں۔۔۔؟ وہ جو دل میں چل رہی الجھ میں دل میں ہی بڑبڑا رہا تھا اک دم رکا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ میرا شک غلط نہیں ہو سکتا، ضرور کوئی بات ہے، عبادت بھابھی اکیلی پاکستان آگئی روحی کو بھی ساتھ نہئں لائی۔،

کیسے۔۔۔۔۔؟ چار دن سے وہ بس خاموش ہی لگتی ہیں، کیوں۔۔۔؟ وہ الجھا ہوا تھا جبکے وہ ڈر رہا تھا کہ کہیں اس بار بھی اُسکے بھائی نے انھیں کوئی تکلیف نا دی ہو۔

زایان۔۔۔۔۔۔ تم یہاں اپنا ٹائم پاس کر رہے ہو، اور میں پاگلوں کی طرح تمہارا ویٹنگ میں انتظار۔۔۔۔

تم زیادہ ہی بہاو کھانا شروع نہیں ہو گئے۔۔۔؟ میں کتنی پریشان ہوں تمہیں کوئی اندازہ بھی ہے یا نہیں۔۔۔؟ پریزے جو غصے سے آئی تھی

مقابل کو آرام سے ٹاول اور پانی کی بوتل ہاتھ میں پکڑے سپاٹ نو اسٹاپ بولی۔

سوری۔۔۔۔۔میرے ذہن سے نکلنا گیا۔کہ تمہیں کینٹن میں ویٹ " کرنے کا کہا تھا،وہ فیس صاف کرتے ٹاول رکھ پانی کی بوتل ہونٹوں سے لگا گیا۔

کیا ہوا ہے۔۔۔؟ وہ اُسکے چہرے پر بارہ بجے دیکھ اپنا غصہ سائیڈ پر رکھے وجہ پوچھ گئی۔،

کچھ نہیں۔۔۔۔،بس ایسے ہی۔۔۔۔وہ سرد سانس بھرتے بیگ میں سب چیزیں ڈالنا شروع ہوا۔،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن

ولید یہ فائل ایک بار دیکھ لے، اگر تجھے یہ ڈائزئن ٹھیک لگ رہا ہے تو کام شروع کروا دیتے ہیں، مہراز جو دس دن سے لگاتار آفس آرہا تھا، میٹنگ والی فائل ولید کی طرف بڑھائی

ولید نے خاموشی سے فائل پکڑتے ساتھ ہی غور سے اُسے دیکھا، وہ اُس دن کے بعد خاموش تھا، گہری خاموشی لیے وہ جیسے سب کچھ بھول جانا چاہتا تھا

۔

ایک ماہ ہو گیا۔۔۔عبادت بھابھی کو یہاں سے گئے ہوئے، تجھے نہیں لگتا تجھے ان کے پیچھے جانا چاہیے اور بات کر کہ واپس لانا چاہیے۔۔؟

روح بھی اپنی آنی ماں کو بہت مس کرتی ہے، توں اُسکے پاس بھی بہت کم جاتا ہے، ولید فائل ٹیبل پر رکھتے از حد سینجیدگی سے کہتے مہراز کو سمجھانا شروع ہوا۔

ولید۔۔۔سب کچھ ختم ہو چکا ہے، وہ میری زندگی سے جا چکی ہے، اُسنے مجھے میری اوقات کے مطابق ویسے ویسے چھوڑا جیسے مجھ جیسے انسان کو چھوڑنا چاہیے تھا؛۔

اگر اُسے یہ رشتہ رکھنا ہوتا تو وہ طلاق پیپرز سائن کیے بنا بھی پاکستان جا سکتی تھی، مگر نہیں۔۔۔۔اُسنے مجھے بتایا کہ وہ اپنی زندگی میں نا پہلے چاہتی تھی اور نا ہی اب۔۔۔

وہ جو عبادت کے ماضی کا غم سینے میں لیے خود کو اُسے اذیت سے گزار رہا تھا ،اپنے دوست کو دیکھتے صاف بتایا کہ وہ کچھ نہیں کر سکتا۔،

اچھا۔۔۔اگر عبادت بھابھی سبھی رشتے یہاں سے ختم کرتے جا چکی ہے، تو عبادت بھابھی اپنے گھر جانے کی بجائے تیرے گھر پر کس حق سے رہ رہی ہیں۔۔۔؟

مہراز۔۔۔۔میرے بھائی۔۔۔۔۔۔توں سمجھ کیوں نہیں رہا۔۔۔۔ ”
اگر توں نے عبادت بھابھی کا ہاتھ چھوڑ دیا تو وہ واپس سے اُسے جگہ پہنچ
”جائے گی جہاں سے ان کو نکالنے میں دو سال لگ گئے تھے۔۔
دیکھ۔۔۔۔۔اگر تیرے خاندان میں تمہارے اور عبادت کے طلاق کا پتا
چلا تو اس بار صرف تم دونوں کا رشتہ نہیں ٹوٹتے گا نہیں بلکے تمہارے
خاندان میں دوسرے رشتے بھی ختم ہو جائیں گئے۔
ابھی بھی وقت ہے، کچھ نہیں بگڑا۔۔۔۔عبادت بھابھی تیری بیوی ہے،
طلاق ہوا نہیں ہے، توں چاہے تو اپنے اور ان کے رشتے کو بچا سکتا ہے:۔
جانتا ہوں۔۔۔۔۔مشکل ہو گی، لیکن یہ بھی سچ ہے نا ممکن نہیں تو ہے۔،
ولید۔۔۔۔۔پہلے جیسا کچھ نہئں ہو سکتا، اُسکے دل میں آج بھی ابہام کی
محبت ڈورتی ہے، وہ آج بھی اپنے بیٹے یارم کو تلاش کرتی ہے، اس کا مطلب
وہ آصف جانتا تھا یارم کہاں ہے۔۔۔؟ وہ بولتے بولتے اک دم یاد آنے پر
گویا

بھول جاسب کچھ۔۔۔۔۔تو ں صرف اتنا یاد رکھا عبادت بھابھی تیری بیوی ہے تیرے نکاح میں۔۔۔۔

مہراز۔۔۔۔۔میں محبت کا کچھ کہہ نہیں سکتا، اگر عبادت بھابھ کے دل " میں آج بھی ابہام کی محبت زندہ ہے تو میں اس پر تجھے کچھ سمجھا نہیں سکتا کیونکہ محبت پر کسی کا زور نہیں چلتا۔۔۔۔

مگر تو ں بھی تو کہتا ہے نا۔۔۔۔۔کہ تجھے عبادت سے سچی محبت ہوئی ہے ۔۔۔؟ٹھیک ہے اس محبت میں تم نے غلط فہمی کی وجہ سے ان کو تکلیف دی ۔۔۔

لیکن اب اُسکا مطلب یہ تو نہیں، کہ تو ں اُس تکلیف کو ہم یہ ہی انکا درد بنا رہنے دے۔۔؟

مہراز۔۔۔۔۔انھیں تیرے ساتھ کی ضرورت ہے، وہ اکیلے اس تنہائی میں ڈوبتی چلی جائیں گی، تو ں انھیں اُس اندھیرے سے بچا سکتا ہے۔

توں پرانی باتیں بھول جا۔۔۔اُسنے اس نہتائی کے عالم سے نکال لے،
مت اُنھیں اُس راستے پر واپس بھیج جہاں سے وہ مشکل سے نکلی تھی؛۔
محبت اگر ابھی درمیان میں نہیں ہے، تو اہتمام رشتے کے درمیان قائم کر
لے۔پر انھیں ایسے نہتا مت چھوڑ۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو۔۔۔بعد میں ان کی
اس نہتائی کا بھی قصور تیرے سر پر آجائے۔
میری مان ٹھنڈے دماغ سے سوچ اور پھر کوئی فیصلہ کر، چونکہ اب توں ہی
اس رشتے کو بچا سکتا ہے، انھیں اُس نہتائی سے توں ہی بچا سکتا ہے جس کو وہ
عمر بھر اپنے لیے انتخاب کر چکی ہیں؛۔
ولید اُسکو سینجدگی سے سنتے دیکھ اپنی بات مکمل کرتے اٹھا تو مہراز نہتائی سن
گہری سوچ میں مبتلا ہوا۔۔۔

☆☆☆

میں یہاں کیوں آگئی ہوں۔۔۔۔؟وہ شخص تو یہی سوچے گا نا مجھ سے گھیٹا عورت کوئی نہیں ہو سکتی، طلاق پیپر زپر سائن کرتے سبھی رشتے ختم ہونے کے باوجود میں اُسکے گھر میں۔۔۔۔

عبادت جوزایان کے اچانک سے آنے پر اُسکے ساتھ ائیر پورٹ سے سیدھے مہراز کے گھر پر آئی تھی، ایک ماہ ہو گیا تھا وہ اندر اندر ہی خود سے سوچ سوچ کر الجھتی جا رہی تھی۔

میں یہاں نہئں رہ سکتی، مجھے جانا ہو گا، میں مزید خود پر الزام برداشت نہیں کر سکوں گی آنکھوں سے آنسو بے بسی کے گرتے جا رہے تھے،

وہ تنگ آچکی تھی ان دو گھلے رشتوں سے۔۔۔۔اُسنے فیصلہ کر لیا تھا وہ مزید خود پر کسی کو بھڑکنے نہیں دے گی۔ابھی وہ کوئی طریقہ سوچتی۔۔۔۔

تبھی اچانک چاچو حامد اور چاچی سونیا اُسکو ملنے چلے آئے تو وہ اُنکے ساتھ گھر جانے کا کہہ گئی تو کسی نے بھی اعتراض ظاہر نہیں کیا اور ایسے ہی عبادت اپنے گھر پہنچ گئی؛۔

وہ سب سے ملتے سیدھے روم میں جاتے گھسی، وہ اپنا روم دیکھ کتنا کچھ یاد کر گئی تھی، یہ صرف اُسکا روم نہیں تھا، اُسکے غم، خوشیوں کا ثابت تھا۔

اس کمرے کی دیواروں نے اُسکے سبھی روپ بہت اچھے سے دیکھے تھے، اس روم میں صرف اُسکے غم ہی نہیں خوشیاں بھی بستی تھی۔

یارم کا مسکراتا چہرہ، ابہام کی محبت شرارتیں۔۔۔۔۔، اُسکی آنکھوں میں" پہلی بار جب ابہام کی محبت دل میں بسی تھی، ناچتی خوشی۔۔۔۔۔

وہ اپنے روم کی ہر چیز ویسے ہی پڑی دیکھ بھیگی آنکھوں سے چلتے بیڈ کو دیکھ کبڑد کی طرف بڑھی۔،

اُسنے اپنا کبڑد کھول سامنے ہی سیولو کپ چابی لگاتے اوپن کیا، کتنی یادیں تھی اُسکی جہاں۔۔۔۔وہ ایک تصویر نکال ہاتھ میں پکڑ گئی کتنے ہی بے مول "آنسوؤں اُس تصویر پر گرے تھے۔۔۔۔

وہ اُس تصویر کو لیتے تیزی سے واش روم میں بند ہوئی جبکے جاتے ہی شاور کا نل اوپن کیا، وہ آج پھر رونا چاہتی تھی اُن یادوں میں خود کو کھو دینا چاہتی تھی۔

وہ پانی کا نل کھول وہی نیچے بیٹھی اُس تصویر کو دیکھ گئی، جس میں تینوں کے مسکراتے چہرے ایک مکمل کتاب کا آئینہ لگ رہے تھے:۔

"کیوں مجھے اس درد میں تنہا چھوڑ دیا۔۔۔؟ابہام۔۔۔۔۔۔کیوں تم نماز پڑھ کر واپس نہیں آئے۔۔۔؟ کیوں یار م مجھ سے چھین لیا گیا۔۔۔۔؟

وہ تصویر پر نظریں جمائے ایسے خود سے باتیں کر رہی تھی جیسے وہ تصویر میں نہیں سامنے بیٹھا ہو، ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اُسے سے اُسکی شکایت لگا رہی ہو۔۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں روتے آج اپنا حال ایک بار پھر ویسا کر گئی جیسا اُس دن تھا جب ابہام اس دنیا سے اُسکو چھوڑ گیا تھا۔۔۔

آج وہ پھر اُن غموں میں ڈوب گئی تھی جو وہ مشکل سے بھول پائی تھی، درد کسی بھی پل ختم نہیں ہو رہا تھا، وہ ٹوٹ گئی تھی اُسکا صبر جواب دے گیا تھا۔ یارم کو ڈھونڈنے کی جو حساس اُسکے من میں جینے کی وجہ بنی ہوئی تھی آج جیسے وہ بھی ختم ہو گئی تھی؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیگم کہاں گم ہیں۔۔۔؟ حامد جو روم میں آتے چینج کرتے بیڈ پر آتے بیٹھ چکا تھا اپنی بیوی کو کسی گہری سوچ میں ڈوبے دیکھ اپنے ہونے کا احساس کروایا

۔‘

آپ کب آئے،۔۔۔؟ وہ چونکتے اُنکی طرف متوجہ ہوتے کروٹ لے گئی

۔‘

ہم تو کب سے آئے ہیں، آپ نے ہی ہمیں دیکھنے میں دیر کر دی، وہ شرارتی ہنسی ہنستے بولے تو وہ بھی ہلکے سے مسکراتے اٹھ بیٹھی؛۔

حامد۔۔۔۔۔اک بات کروں۔۔۔؟وہ جواندر اندر ہی پریشان ہو چکی تھی ،دوپٹہ اٹھاتے اپنے دوسری طرف رکھ اُنکے قریب ہوئی۔

عبادت مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی، میرا مطلب۔۔۔۔اسے یہاں آئے ہوئے ایک ماہ ہونے کو آیا ہے، کل زایان آیا تھا عبادت کو لینے۔۔۔

لیکن عبادت نے جانے سے انکار کر دیا، کہ وہ یہی رہنا چاہتی ہے،ا تو اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے۔۔؟یہ بھی اُسکا اپنا گھر ہے جب چاہیئے وہ یہاں آجاسکتی ہے،اور ویسے بھی۔۔۔۔ابھی اُسے پاکستان میں آئے ہوئے دو ماہ ہوئے ہیں۔

میں تو خود چاہتا ہوں وہ یہاں ہمارے پاس جتنا رہے کم ہے، جانے کب وہ لندن واپس چلی جائے۔۔حامد اپنی بیوی کی بات کاٹ بہت نرمی سے بولے مجھے نہیں لگتا عبادت واپس جانے والی ہے، سونیا جس نے عبادت کو ویسے ہی دیکھا تھا گھبراتے گویا

کیا مطلب ہے۔۔۔؟ تم کہنا کیا چاہتی ہو۔۔۔؟ صاف صاف کہو۔۔۔؟ وہ اپنی بیوی کو الجھے ہوئے دیکھ اب کہ تھوڑا سا پریشانی سے اونچا بولتے پوچھ گئے:۔

میں آپ کو تفیصل سے بتاتی ہوں، ہو سکتا ہے میری غلط فہمی ہو، اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ لیکن پہلے آپ وعدہ کریں آپ زیادہ پریشان نہیں ہو گئے اور نا ہی عبادت سے کوئی بات کریں گئیں۔۔۔

وہ اپنے شوہر کا چہرہ دیکھ ہاتھ آگے کر گئی تو حامد نے فورا سے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا چونکہ وہ جانتے تھے اُنکی بیوی نہیں تو کوئی بات نہیں ٹھیک سے بتائے گی:۔

ایک ماہ سے نوٹ کر رہی ہوں، عبادت جب سے اپنے سسرال سے آئی ہے بہت کھوئی کھوئی رہتی ہے، جیسے خود کو پہلے کی طرح روم میں گھنٹوں بند رکھتی ہے۔ جب بھی روم میں جانے کی کوشش کر و روم میں اندر جانے نہیں دیتی۔

کوئی نا کوئی بہانا بنا دیتی ہے، پچھلے ہفتے۔۔۔۔جب اچانک میں اُسکے روم میں گئی تو میں نے دیکھا۔۔۔

وہ بولتے بولتے تھوڑا سا خاموش ہوئی، جیکے سانس بھرے شوہر کو دیکھا جو بولنے کا کہہ رہے تھے:۔

میں نے دیکھا۔۔۔۔۔وہ بیڈ کے ساتھ لگے روتے ہوئے ابہام کی تصویر ہاتھ میں لیے خود سے باتیں کر رہی ہے، جیسے اُسے بتا رہی تھی کہ فلک اور حامل کا بیٹا بہت کیوٹ ہے وغیرہ۔۔۔۔۔۔۔

جب میں نے جاتے ہی عبادت کو آواز لگائی وہ اک دم مجھے اپنے روم میں دیکھ ڈر سی گئی۔ ہڑبڑاتے ابہام کی تصویر چھپانے لگی جیسے میں اُسکو کچھ کہہ دونگی۔

میرے پوچھنے پر بولی، کہ وہ اُسکو یاد کر رہی تھی، بس ایسے ہی تصویر دیکھی تو بیٹھ گئی، میں نے بھی سوچا وہ جو کہہ رہی ہے ویسا ہی ہو گا:۔

پچھلے ہفتے جب میں انار کلی بازار گئی تو واپسی پر دیکھا، عبادت اُسی پارک میں اُسی بینچ پر بیٹھی سامنے ابہام کے بند بنگلے کو تک رہی تھی، جب میں وہاں جاتے اُس سے وہاں بیٹھنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگی۔

یارم کا انتظار کر رہی ہوں، کبھی نا کبھی تو وہ واپس آئے گا نا۔۔۔۔حامد ۔۔۔۔۔ جیسی آنکھیں اور اُسکے لہجے کو میں نے دیکھا تھا اُس پل میں بیان نہیں کر سکتی؛۔

وہ جیسے روتے یارم کو لانے کی مجھ سے فرمائش کر رہی تھی، اُسکو ویسے دیکھ مجھے وہ دردناک ماضی یاد آگیا، جس سے ہم سب نے بہت مشکل سے اُسکو نکالا تھا؛۔

سونیا۔۔۔۔۔جو بتاتے خود اُسکی حالت یاد کرتے آنسوؤں آنکھوں میں بھر لائی تھی، مشکل سے بتاتے شوہر کو دیکھا۔۔۔

اتنا ہی نہیں کل۔۔۔۔۔۔ سونیا آنسوؤں صاف کرتے پھر سے بولی، کل قبرستان جانے کی بات کر رہی تھی

کہہ رہی تھی کہ ابہام سے ملنے جانا ہے، وہ اُسکے خواب میں آیا تھا اور کہہ رہا تھا کہ عبادت تم مجھے ملنے نہیں آئی میں تمہارا منتظر ہوں۔۔۔۔

مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی،۔۔۔عبادت اگر ایسے ابھی یہاں بے ہیو کر رہی ہے تو مہراز کے ساتھ لندن میں کیسے رہتی ہو گی۔۔۔؟

حامد۔۔۔۔۔۔۔مجھے کل عبادت کو دیکھ لگا آج بھی ابہام کی محبت اُسکے دل میں زندہ ہے، بہت مشکل وقت چل رہا ہے اُسکا۔۔۔لیکن ہمیں عبادت کو سمجھانا ہو گا، چاہیے جیسا بھی ہو اب مہراز اُسکا شوہر ہے، کوئی بھی مرد اپنی بیوی کے دل میں اُسکے پہلے شوہر کی محبت برداشت نہیں کر سکتا، جیسا مرضی ہو، یہ دنیا کبھی بھی بدل نہیں سکتی، یار م کے لیے جیسے وہ تڑپتی ہے اگر یہ مہراز نے دیکھا تو ان کا رشتہ خراب ہو جائے گا میں نہیں چاہتی عبادت کی زندگی پھر سے خراب ہو۔۔۔۔

مجھے پتا ہے اُسکے دل میں سے کوئی بھی ابہام کی محبت نکال نہیں سکتا، لیکن اُسے اپنے دل اور اندر چلتے ان سبھی جذبات پر پابندی لگانی ہو گی۔

مجھے کچھ بھی ٹھیک نہیں لگ رہا، جب سے عبادت پاکستان آئی ہے، خاص جب سے یہاں گھر پہ آئی ہے، میں نے ایک بار بھی اُسکو مہراز سے بات کرتے نہیں دیکھا،

نا کبھی اُسنے خود کال کیا ہے اور نا ہی مجھے لگتا ہے مہراز کی کال آئی ہے، اب تم خود سوچو۔۔۔۔۔روح۔۔۔۔۔جو جہاں عبادت کے بغیر رہنا نہیں چاہتی تھی دو ماہ سے وہاں اُسکے بنا کیسے رہ رہی ہے۔۔۔؟

عبادت نے کبھی مہراز اور روح کی کوئی بات نہیں کی، ایسا بھی کیا ہو گیا جو وہ فون تک نہیں کرتی۔۔۔؟ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی سونیا سب کو عیاں کرتے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا گئی تو حامد بھی پریشانی سے الجھا۔

ویسے۔۔۔۔عبادت کو میں نے بھی مہراز سے فون پر بات کرتے نہیں دیکھا، کہیں ایسا تو نہیں عبادت اور مہراز میں جھگڑا ہوا ہے۔۔۔؟ حامد اتنا بولتے ساتھ ہی اپنی بیگم کو دیکھ گئے جو خود اس بات سے اتفاق رکھ رہی تھی ؛۔

بیگم۔۔۔۔یہ بھی ہو سکتا ہم لوگ زیادہ سوچ رہے ہوں۔۔۔؟اور رہی بات عبادت کی ابہام اور یارم کو یاد کرنے کی۔۔۔

دیکھو بیگم،۔۔۔۔۔۔ہم کسی کے دل پر بن نہیں لگا سکتے، چونکہ دل وہی کرتا ہے جو وہ کرنا چاہتا ہے، اور ابہام۔۔۔۔عبادت کے لئے کیا تھا، یہ ہم سب جانتے ہیں،

وہ اپنی طرح بہت خاص تھا، اللہ کے حکم پر ہی اس دنیا میں ہر چیز چلتی ہے۔ اور ابہام کا یوں اس دنیا سے چلے جانا بھی اُس پاک رب کی اپنی مرضی تھی ؛۔

یارم کو آج بھی تلاش کیا جا رہا ہے، مجھے امید ہے ایک دن وہ عبادت کے پاس ہو گا۔،

اور رہی بات مہراز کی۔۔۔۔تو کچھ دن اور دیکھتے ہیں پھر میں خود مہراز کو کال کروں گا۔حامد کچھ سوچتے بولے تو سونیا نے بھی سر ہاں میں ہلاتے حامی بھری۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاپا۔۔۔۔آنی مجھے دیکھ کر کتنی خوش ہونگی۔۔۔؟روحی۔۔۔جو اپنے باپ کے ہمراہ پاکستان پہنچ چکی تھی، سارے راستے ہی چہکتے بار بار آنی سے ملنے کی خوشی بیان کر رہی تھی

مہراز اُسکے چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ دیکھ بس سمائل پاس کرتے ائیر پورٹ سے نکلا۔

وہ اپنی بیٹی کو لیتے ٹیکسٹی میں بیٹھا چونکہ وہ کسی کو بھی بتائے بنا ہی آیا تھا تاکہ سرپرائز دے سکے:۔

"جانے عبادت کیا سوچے گی، میں اُس سے کیا کہوں گا۔۔۔؟وہ گاڑی میں بیٹھ اپنے گھر کے لیے روزانہ ہو چکا تھا لیکن وہ سوال آج بھی اُسکے لیے مشکل پہاڑ بنے ہوئے تھے۔

کیا وہ اُسے معاف کرے گی۔۔۔؟جب بھی یہ سوال اُسکے من میں آتا اُسے اپنے دل میں آتے جواب سے خوف چھانے لگتا۔۔۔"

جیسا بھی ہو۔۔۔وہ روحی سے مل بہت خوش ہو گی،وہ بھلا مجھے معاف نا کرے لیکن روح کے ساتھ خوش رہے گی،اور میں بھی تو یہی چاہتا ہوں وہ جیسے بھی رہے بس خوش رہے۔۔۔

وہ اپنی بیٹی کا چہرہ دیکھ اگر کچھ اچھا سوچ سکا تھا تو وہ صرف اُنکی محبت کے بارے میں تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہراز۔۔۔۔یار۔۔۔۔۔۔۔تو ں پاکستان کیوں گیا ہے۔۔؟تجھے میں نے کیا سمجھایا تھا۔۔۔؟تجھے خود بھی عبادت بھابھی سے ملنا چاہیے تھا۔

ایک ماہ ہونے کو آیا ہے تو ں ایسے کیوں کر رہا ہے۔۔۔؟اور یہ اچانک سے تو ں سب کچھ چھوڑ بزنس کے پیچھے کیوں پڑ گیا۔۔۔؟ابھی اس بزنس سے ضروری یہ ہے کہ تو ں اپنے اور عبادت بھابھی کے درمیان میں موجود جنگ ختم کرے؛۔

ولید جو فون کے پار موجود تھا، اپنے دوست کی بات سن تھوڑے غصے سے گویا

مہراز کو پاکستان آئے ہوئے ایک ماہ ہونے کو پہنچ گیا تھا، اور اس ایک ماہ میں مہراز نے عبادت کی طرف جانے کا ایک بار بھی سوچا نہیں۔۔۔۔

وہ پاکستان آتے ہی سیدھا کراچی چلا آیا کہ اُسے اپنا بزنس لندن سے یہاں شیفٹ کرنا ہے، وہ پوری طرح اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔

ولید جو ہر روز اُس سے پوچھتا کہ وہ بھابھی سے ملا بات کی۔۔۔اُسکا نہیں جواب سن وہ تپتے صرف سمجھاتا۔۔۔جبکے وہ صرف آگے سے اُسکو ہمم ۔۔۔۔۔۔کہتے بات ختم کر دیتا۔۔۔۔۔

ولید۔۔۔۔۔میرے بھائی۔۔۔۔۔توں ابھی یہ سب باتیں چھوڑ۔جو " میل میں نے سینڈ کی ہے اُسے چیک کر، میں ابھی میٹنگ میں جا رہا ہوں

۔۔۔

مہراز اپنی گھڑی پر چوٹکی سی نگاہ ڈالتے فوراسے آگے بڑھا تھا جبکے بناولید کی سنے فون رکھتے سامنے آتے وجود کو دیکھا۔

یہ کس راستے پر چل نکلا ہے۔۔۔؟ ولید فون بند دیکھ خود سے بڑبڑاتے غصے سے لیپ ٹاپ اٹھاتے میل دیکھنا شروع ہوا۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔ مسٹر مہراز زیاد۔۔۔۔۔۔" کیسے ہیں آپ۔۔۔؟ وہ اپنے کوٹ کے بٹن کھول آرام سے بیٹھتے ساتھ ہی پوچھ گیا۔۔۔۔

میں بالکل ٹھیک، آپ سنائیں۔۔۔۔۔ کام ہوا۔۔؟ وہ بھی کوٹ کا بٹن کھول آرام سے براجمان ہوتے دریافت کر گیا۔

مسٹر مہراز۔۔۔۔۔۔ دیکھیں۔۔۔۔۔ جو کام آپ نے کرنے کو کہا ہے، اُس پر وقت لگے گا۔ اتنا آسان نہیں ہے، پتا کرنا۔۔۔۔

اور آپ نے ابھی تک ہمیں اُس بچے کی تصویر بھی نہیں دی، وہ بہت آرام سے ٹیبل پر دونوں ہاتھ آپس میں ملاتے گویا تھا۔۔۔

دیکھیں۔۔۔۔آفیسر۔۔۔۔۔مجھے وہ بچہ ہر حال میں چاہیے، جیسے بھی کرے مجھے نہیں پتا۔۔۔۔میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔وہ جو امید لیے ملاقات کرنے آیا تھا، اُنکا جواب سن وہ تھوڑے تلخ لہجے میں بولا

مسٹر مہراز۔۔۔۔۔یہ اتنا آسان نہیں جتنا آپ سمجھ رہے ہیں، اُس بچے کو ڈھونڈنے کے لیے ہمارے پاس انفارمیشن ہونی چاہیے۔اور آپ نے صرف ہمیں بچے کے باپ شہید پولیس آفیسر ابہام شاہ کے بارے میں بتایا

ہم نے کوشش کی تھی کہ شاید کسی ادارے سے کچھ انفارمیشن مل جائے لیکن وہاں سے بھی کچھ پتا نہیں چلا؛۔

میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں، آپ کو مزید انتظار کرنا ہو گا، چونکہ یہ بات تو یہ ہو گئی ہے یارم شاہ۔۔۔۔۔لاہور سمیت کراچی میں بھی نہیں ہے۔

اور پلیز۔۔۔۔۔آپ سب سے پہلے تصویر بچے کی دے تاکہ ہم اچھے سے کام کر سکے۔بچے کے باپ کی تصویر بھی چاہیے تاکہ اگر کوئی ابہام شاہ کو جاننے والا ملے تو ان سے مدد لی جا سکے۔۔۔۔

وہ آفیسر۔۔۔۔۔آرام سے بولتے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ گیا جو شاید غصے کو کنڑول کرتے سگریٹ نکال لبوں میں دبا گیا تھا؛۔

☆☆☆

کیاسوچ رہے ہو حامد۔۔۔؟سعید یہ بیگم (پھوپھی)جو پاس ہی اپنے بھائیوں کے بیٹھی ہوئی تھی،اپنے چھوٹے بھائی کو گہری سوچ میں پڑے دیکھ وجہ پوچھ گئی۔

آپا۔۔۔۔پریزے۔۔۔۔ابھی چھوٹی ہے،میرا مطلب۔۔۔ابھی اُسکے پیپرز ہونے والے ہیں،اتنی جلدی۔۔۔؟وہ جو اپنے دوست کے آئے اس رشتے سے تھوڑے الجھے ہوئے تھے،کشمکش کی حالت میں الفاظ درمیان میں ہی چھوڑ دیکھ گے۔

حامد۔۔۔۔ایک نا ایک دن تو بچی کی شادی کرنی ہی ہے نا۔۔؟دیکھو ۔۔۔ہمشیہ اچھے رشتے نہیں ملتے۔اور ویسے بھی اُس خاندان کے بارے میں تم لوگوں سے اچھا کوئی نہیں جانتا۔

طلال بھائی کے جگری دوست کے گھر سے رشتہ آیا ہے،تمہارا دیکھا ہوا لڑکا ہے اپنے باپ کا بزنس دیکھتا ہے اور کیا چاہیے۔۔۔؟اور ویسے بھی ابھی صرف رشتے کی بات چلے گی پھر منگنی ہو گی اور جب تک تم چاہو ٹائم لے

سکتے ہو ہم تھوڑی کل ہی اپنی بچی کو ڈولی میں بٹھار وانہ کرے گے

ہم بتائیں گے جب تک وہ امتحان نہیں دے لیتی تب تک کوئی شادی نہیں ہو گی۔ سعید یہ بیگم تفصیل سے اپنا خیال اور حل بیاں کر گئی تو حامد کچھ نارمل ہوئے:۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ پھر میں ایک بار پریزے سے پوچھتا ہوں کہ اُسکا کیا ارادہ ہے۔۔۔۔ پھر اگر وہ خوش ہے تو رشتے کی بات آگے بڑھے گی۔ حامد نے سب کو دیکھتے اپنا خیال بتایا تو سبھی مسکرائے۔

☆☆☆

آنی۔۔۔۔۔ہم گھر کب جائیں گے۔۔۔۔؟ابھی وہ آتے عبادت کے ”
ساتھ بنچ پر بیٹھی، کہ عبادت کو ہلاتے پوچھا۔
کیاہوا۔۔۔۔؟وہ اک دم اپنے خیال سے نکل روح کو دیکھ گئی جبکے فکر سے
پوچھا۔
آنی۔۔۔۔۔آپ وہاں اُس گھر کو کیوں دیکھتی ہیں۔۔؟روح جو عبادت
کے ساتھ ہر روز اُس پارک میں آتی تھی،اُسکو ہر روز نوٹ کرتی تھی کہ وہ
سامنے دور بنے اُس بند گھر کو دیکھتی رہتی ہیں۔آج وہ پھر اُسکو وہی دیکھتے
دیکھ پوچھ گئی؛۔
کچھ نہیں روحی۔۔۔۔۔ایسے ہی بچے۔۔۔۔وہ پیار سے اُسکے بکھرے بال
”سیٹ کرتے بولی۔۔۔
آنی۔۔۔۔۔ہم گھر کب جائیں گے،میں تھک گئی ہوں،وہ بچوں کی طرح
منہ لٹکاتے بولی تو عبادت کے چہرے پر ہلکی سی مسکان پھیلی۔،

چلو۔۔۔۔وہ اُسکو پیار سے دیکھے ساتھ ہی گال پر بوسہ دیتے آگے بڑھی،
عبادت جو مہراز اور روح کے ایسے اچانک آنے پر حیران ہوئی تھی۔وہ پہلے
پل بہت ڈر گئی تھی کہ سب کو سچ پتا چل جائے گا؛۔
لیکن جب مہراز اور روح کے آنے کے بعد روحی اُسکو ملنے اُسی کے گھر پہ
آئی تو وہ بہت حیران ہوئی،جبکے مہراز نے کسی سے بھی کچھ نہیں کہا تھا۔
وہ روح کو چھوڑنے جب عبادت کے گھر آیا تو اتفاق سے عبادت گھر پہ نہیں
تھی جس وجہ سے اُسکی ملاقات نا ہو سکی،وہ بنا ملاقات کیے ہی روح کو گھر پہ
چھوڑ چلا گیا تھا کہ اُسکو کچھ کام ہیں؛۔
عبادت کتنے ہی دن پریشان رہی کہ آخر مہراز پاکستان میں کیوں آیا اگر آیا تو
روح کو ابھی کیسے اُسکے پاس چھوڑ گیا،جبکے وہ تو سوچتا تھا کہ وہ ایک اچھی
عورت نہیں ہے۔۔۔
لو بھئی۔۔۔۔عبادت آگئی،سونیا جو فلک کو اپنا بیٹا اٹھائے دیکھ اُسکو چپ
کرواتے بتا گئی تو فلک فورا سے عبادت کی طرف لپکی؛۔

اچھاہوا۔۔۔۔آپی آپ آگئی دیکھیں یہ تو میرے پاس سے چپ ہی نہیں ہو رہا، وہ رونی صورت بنائے اپنا بیٹا عبادت کی گود میں ڈال گئی تو عبادت خوشی سے اُسکو بانہوں میں بھرے خود سے لگا گئی۔

کیاہوا میرے بیٹے کو۔۔۔۔؟ یارم کا چھوٹا بھائی۔۔۔۔۔وہ محبت سے چور لہجے میں کہتے ساتھ ہی اُسکی چھوٹی سی گالیوں کو باری باری چوم مسکرائی؛۔

آنی۔۔۔۔۔۔یہ یارم کون ہے۔۔۔۔؟روح جو عبادت کے پاس ہی موجود تھی، یارم نام سنتے ہی فوراسے پوچھ گئی

یارم۔۔۔۔۔۔عبادت ایک نظر اُس محسوس سی بچی کو دیکھ نام ‘‘ دوہراتے چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ پھیلا گئی۔۔۔۔

یارم۔۔۔۔۔آپ کی آنی کی جان ہے، وہ آہستگی سے کہتے اٹھی تو روح بھی اپنی آنی کے پیچھے ہی لان میں داخل ہوئی تاکہ وہ بے بی کے ساتھ کھیل سکے؛۔

☆☆☆

حامد۔۔۔۔۔۔۔۔بشری بھابھی میری بچی کے پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑی ہوئی ہیں۔۔۔؟پریزے ابھی نادان ہے،اُسکی شادی کے بارے میں ۔۔۔۔اتنی جلدی سوچنا ہی کیوں ہیں،وہ تانیہ کی شادی کا سوچے۔

مجھے تو لگتا ہے،بشری بھابھی چاہتی ہیں سبھی لڑکیاں اس گھر سے رخصت ہو جائے اور تانیہ کسی طرح اسی گھر کی بہو بن جائے؛۔

میں بھی آج آپ کو ایک بات بتا دیتی ہوں،میں کبھی بھی اپنے ریان کی دولہن تانیہ کو نہیں بناؤں گی،چاہیے کچھ بھی ہو جائے میں کبھی بھی میرے ریان کی زندگی کا فیصلہ انھیں کرنے نہیں دونگی۔۔۔

سونیا جو بشری بیگم کے ارادے جانتی تھی،صاف انکار والے انداز میں اپنے شوہر کو فیصلہ سنایا۔

بیگم۔۔۔۔۔آپ کب سے اتنا غصہ کھانے لگی۔۔۔؟ویسے بھی آپ فکر کیوں کرتی ہیں،آپ کو لگتا ہے آپ کا شوہر اپنی بیٹی کے ساتھ کچھ غلط ہونے دے گا۔۔۔۔؟

اور ویسے بھی۔۔۔۔آپ بہت اچھے سے جانتی ہیں میں کبھی بھی کسی کی باتوں میں نہیں آتا۔۔۔اور رہی بات اس رشتے کی۔۔۔۔۔

تو فلحال وہ لوگ ہمارے گھر کھانے پہ آرہے ہیں، پریزے کو دیکھیں گے اور ہم بھی لڑکے سے ملیں گے پھر کہیں جا کر بات آگے بڑھے گی۔۔۔۔

حامد جو ایک فائل کا معائنہ کر رہے تھے عینک لگے ہی اپنی بیگم کی طرف متوجہ ہوتے گویا؛۔

چلیں۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔۔اور آپ کا اپنی بڑی لاڈلی بیٹی کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔؟ وہ جو بیڈ پہ بیٹھے کپڑے تہ لگا رہی تھیں، کپڑے اٹھاتے کبڑد میں ترتیب سے رکھتے اُنکے پاس آتے صوفے پہ براجمان ہوئی

عبادت۔۔۔۔۔؟ کیا کچھ ہوا۔۔۔؟ وہ فائل کو سرسری سا بند کرتے " غور سے اپنی بیگم کی طرف متوجہ ہوئے۔

کیا ہونا تھا۔۔۔؟ کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔۔ میں تو یہ کہہ رہی ہوں مہراز کو پاکستان آئے ہوئے ایک ماہ ہو گیا، وہ عبادت کو لینے کیوں نہیں آیا۔۔۔؟ وہ تو کراچی جا کر ایسے بیٹھ گیا جیسے وہی ہمشیہ رہنا ہے، اگر رہنا بھی ہے تو عبادت کو اپنے ساتھ لے کر جاتا۔۔۔ وہ مہراز جو اپنی بیٹی کے بنا رہ نہیں پاتا تھا وہ روح کو یہاں عبادت کے پاس چھوڑ چلا گیا۔۔۔؟ مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آتا کہ اس گھر میں چل کیا رہا ہے؛۔

آپ نے بھی عبادت سے کوئی بات نہیں کی، کچھ دن پہلے جب آفشین بھابھی آئی تھی وہ عبادت کو لے جانا چاہتی تھی، تب آپ نے اُنھیں منع کر دیا کہ ابھی آپ کا دل نہیں بھرا۔۔۔۔۔

ویسے بھی کبھی کبھی آپ کی بھی سمجھ نہیں آتی، آپ کو چاہیے تھا مہراز کو کال کرتے اور اُس سے پوچھتے کہ کوئی مسلہ تو نہیں چل رہا دونوں میں۔۔۔ لیکن اس گھر میں جیسے سب نے اپنے کان اور آنکھیں بند کر رکھی ہیں، وہ نو اسٹاپ بولتے حامد کو حیران کر گئی تھی۔

ماشااللہ۔۔۔۔اللہ جانتا ہے، جب سے ہماری شادی ہوئی ہے میں نے "
کبھی بھی آپ کو ایسے اتنا بولتے نہیں سنا جتنا آج بولتے دیکھا۔۔۔۔حامد
اپنے کانوں کا ہاتھ لگاتے اتنا کو لمبا کھینچتے کہا۔
سونیا اُنکو گھورتے نظریں پھیر گئی تو وہ مسکرائے تھے۔کہ ان کی بیگم کو کتنی
"فکر تھی۔۔۔۔

کیا کروں پھر میں۔۔۔۔؟مجھے عبادت کی فکر لگی رہتی ہے، وہ جانے کس
راستے پہ چل رہی ہے، میں بتا رہی ہوں وہ باتیں چھپانا شروع ہو چکی ہے
، سونیا نے اب کے از حد سینجدگی سے کہتے اپنے شوہر کو جیسے فکر میں ڈالا۔
بیگم۔۔۔۔۔آپ زیادہ مت سوچیں۔۔۔۔۔"اللہ جو بھی فیصلہ کرتا ہے وہ
ہمارے حق میں بہترین ہوتا ہے، اور مجھے میرے مولا پر پورا یقین ہے، وہ
"کبھی بھی میری بیٹی کو اکیلا نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

ابھی آپ جائیں۔۔۔۔اور میرے لئے گرم دودھ لے آئیں، میں اپنا یہ کچھ کام مکمل کرلوں۔۔۔اس سے پہلے سونیا مزید کچھ کہتی حامد نے تیزی سے بولتے بیگم کو جیسے کام دیا۔وہ بہت اچھے سے سمجھ چکی تھی؛۔

عبادت۔۔۔۔میں کیا کروں تمہارے لیے۔۔۔؟حامد فائل چھوڑ عینک "
اتار صوفے سے اٹھتے کھڑے دل میں سوچتے خود سے بڑبڑائے۔۔۔۔

ٹرٹرٹرٹر۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ اُسی پوزیشن میں کھڑے تھے، کہ فون کی گھنٹی نے اُنکو اپنی طرف متوجہ کروایا وہ فون پر نام دیکھتے کال پک کر گئے؛۔

السلام علیکم۔۔۔۔۔۔چاچو۔۔۔۔۔کال اٹھاتے ہی سلام پیش کیا گیا

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔کیسے ہو مہراز میاں۔۔۔۔۔۔؟حامد جو روم سے نکل ٹیرس پر آچکے تھے سلامتی بھیجتے ساتھ ہی حال پوچھا۔

کیسا ہو سکتا ہوں،۔۔۔؟اپنے آپ کو سزا دینے کی کوشش کر رہا ہوں، لیکن چاہ کر بھی خود کے لئے کوئی سزا تہ نہیں کر پا رہا۔۔۔۔

مہراز جو اپنے آفس میں رات کے بارہ بجے تک بیٹھا ہوا تھا، وال گلاسیز سے کراچی کے شہر کی چمکتی روشنیوں کو دیکھ وال گلاسیز میں چمکتا اپنا عکس دیکھ چاچو کے سوال پر الٹا سوال رکھ گیا۔

"تمہیں اس ایک ماہ اتنا سمجھ تو آیا کہ خود کو سزا دینا اتنا آسان کام چلو۔۔۔۔ نہیں ہے، بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خود کو بھول دوسرے کے درد کو سمجھ اپنے آپ کو اذیت، اُس تکلیف، اُس درد کو محسوس کر پائے۔۔۔۔

چاچو۔۔۔۔۔مجھے آپ سے کچھ تصویریں چاہیے تھی، امید کرتا ہوں آپ میری مدد کرے گے۔ وہ اپنے چاچو کی باتوں سے بہت کچھ سمجھ چکا تھا، جبکے دل پر پتھر رکھتے کام کی بات پر پہنچا؛۔

تمہارا کام بھی ہو جائے گا۔۔۔۔۔پہلے یہ بتاؤ۔۔۔ تمہارے آفس کا کام کہاں پہنچا۔۔۔؟اور تم کب واپس آرہے ہو۔۔۔؟ حامد مقابل کا سوال سن ایک ہی سانس میں اپنے سوال سامنے رکھ گے۔

آفس ماشااللہ۔۔۔۔۔کافی سیٹ ہو گیا ہے، دو ماہ لگے گے مزید۔۔۔۔پھر یہ کام مکمل ہو جائے گا، اور رہی بات آنے کی۔۔۔۔تو کیا آپ چاہتے ہیں میں آج جاؤں۔۔۔؟آپ نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔؟وہ جو خود بے تاب تھا دل سے آواز تیز ہوتے ساتھ ہی بیٹ مس کر گیا۔۔۔۔

میرے چاہنے اور نا چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔۔۔؟معافی تمہیں مجھ سے نہیں عبادت سے مانگنی ہو گی، مہراز۔۔۔۔جب تم نے پہلے عبادت کو چھوڑا تھا تب بھی میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا تھا۔

اور آج بھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ہاں۔۔۔۔۔عبادت میری بیٹی ہے مجھے اُس سے گہری محبت ہے، اُسکی آنکھوں میں آنسو تمہاری وجہ سے ہیں۔ تمہیں خود کو سزا دینی ہو گی۔۔۔۔میں نہیں جانتا کیسے لیکن فلحال میں کوئی بھی فیصلہ نہیں کر پا رہا۔۔۔۔۔

حامد نے لمبا سانس بھرتے بہت آرام سے مہراز کو اپنا خیال بتایا۔وہ سرد آہ بھرتے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ لبوں میں دباتے اُسکو جلا گیا۔

درد حد سے بڑھا تھا، وہ تکلیف محسوس کر رہا تھا، وہ اپنی بیٹی کو بھی بہت مس کرتا تھا لیکن یہ سزا شاید حامد کی بہت چھوٹی تھی۔۔۔۔

بتاؤ۔۔۔۔۔۔کیا کام ہے۔۔۔؟حامد فون کے پار سے خاموشی سن چاندنی رات میں چمکتے تارے دیکھ پوچھ گے:۔

مجھے یارم اور ابہام کی کچھ تصویریں چاہیے، حامد کے پوچھنے پر دماغ فورا " سے کام پہ لگا وہ تیزی سے بولا تھا

یارم۔۔۔۔۔۔ابہام۔۔۔۔۔۔؟حامد چونکا تھا جبکے چہرے پر سینجدگی طاری ہوئی، تمہیں ان کی تصویریں کیوں چاہیے۔۔۔؟اب کی بار تھوڑے سخت لہجے میں استفسار کیا۔

چاچو۔۔۔۔۔۔میں یارم کو عبادت کے پاس واپس لاؤں گا، پلیز "

۔۔۔۔۔مجھے کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں آپ بس مجھے ابہام اور یارم کی تصویریں بھیجے

میں جانتا ہوں اگر کوئی میری مدد کر سکتا ہے اس کام میں تو وہ صرف آپ ہیں۔ مہر ازایک ہی سانس میں بولتے حامد کو جیسے کچھ بھی کہنے سے روک گیا؛۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔میں تمہیں تصویریں بھیجتا ہوں، لیکن مہراز۔۔۔۔۔۔ وقت بدل گیا ہے، اگر اُسکا ماضی اُسکے پاس آتے ٹھہر گیا تو کچھ بھی پہلے کی طرح تمہارے اور اُسکے درمیان ٹھیک نہیں ہو پائے گا۔۔۔

بہتر یہی ہو گا تم ان راستوں پہ مت چلو جن پر تم چل نا سکو، حامد جانتا تھا اتنا آسان نہیں ہو گا اُسکے لیے۔۔۔۔اسی لیے جیسے سمجھانا چاہا؛۔

چاچو۔۔۔۔۔۔جانتا ہوں وقت بدل چکا ہے، مگر۔۔۔۔چاچو شاید آپ " نہیں جانتے۔۔۔۔ابہام آج بھی اُسکے دل کے ساتھ سانسوں میں بستا ہے ۔۔۔۔اور یارم آج بھی اُسکے جینے کی وجہ ہے۔

اگر وہ اس زندگی میں سفر کر رہی ہے تو یارم کے ملنے کی امید اُسے زندہ رکھے ہوئے ہے۔ مجھے نہیں لگتا مجھے آپ کو کچھ بھی سمجھانے یا بتانے کی ضرورت ہے، آپ نے مجھ سے بہتر اُسکا وہ حال دیکھا ہے۔۔۔۔

وہ درد بھری آواز میں کہتے حامد کو بھی جیسے ایک لمحے ماضی کے اُس برے وقت میں لے گیا جسے وہ سب فراموش کیے بیٹھے تھے۔

اور رہی بات میرے اور اُسکے رشتے کی۔۔۔۔۔ تو پہلے بھی کہاں کچھ ٹھیک تھا جو اب بگڑنے کا ڈر ہو گا۔۔۔؟ وہ سرد مہری سے بولتے آنکھیں بند کر گیا ؛۔

حامد جس کے پاس کچھ بھی کہنے کو نہیں تھا، فون بند کرتے وہی چیئر پر بیٹھے جبکے انھیں مہراز کی وہ باتیں یاد آئی۔ جب وہ پاکستان آتے ہی سیدھا روح کو لیتے عبادت سے ملنے آیا تھا۔۔۔۔

لیکن اتفاق سے عبادت اُس وقت گھر پہ موجود نہیں تھی، وہ شاید کبھی بھی حامد کو اپنے اور عبادت کے درمیان ہوئی لڑائی کا نا بتاتا اگر حامد اُسکو دیکھتے سوال نا پوچھتا۔

حامد کے پوچھنے پر مہراز نے سب کچھ بتا دیا، کہ کیسے اُس نے اپنی بیوی پر شک کیا پھر کیسے ان کے درمیان لڑائی ہوئی۔۔ کیا کچھ نہیں کیا اس نے

جیسے ہی حامد نے مہراز کے منہ سے یہ سب کچھ سنا، حامد کا ہاتھ اٹھا تھا اور مہراز کے چہرے پہ نشان ڈال گیا۔ جبکے حامد اتنا غصے میں آ چکا تھا کہ مہراز کو فوراً سے جانے کو کہا اور ساتھ ہی پھر کبھی شکل نا دکھانے کا کہا۔

مہراز جانتا تھا جو کچھ اُسنے عبادت کے ساتھ کیا اُسکے سامنے یہ سزا کچھ بھی نہیں، حامد کے کہنے پر مہراز اُسی پل وہاں سے اپنے گھر چل دیا۔۔۔

حامد جو ساری رات اُس دن پریشان رہے وہ مہراز کی باتوں سے غصے تھے لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ عبادت خوشیوں کو بھول غم میں واپس لوٹے۔

اگلے دن ہی مہراز کو اپنے آفس میں بلواتے اُسے کہا اگر وہ عبادت کو اپنی زندگی میں رکھنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اُسے اپنا بزنس پاکستان میں شفیٹ کرنا ہو گا تاکہ عبادت ہمشیہ اُنکی نظروں کے سامنے رہ سکے؛۔

جب تک وہ اپنا بزنس یہاں نئیں شفیٹ کرتا تب تک وہ عبادت سے مل نہیں سکتا، مہراز جو ایک بار عبادت سے بات کرنا چاہتا تھا اُسے دیکھنا چاہتا تھا چاچو کے حکم پر دل پہ پتھر رکھے اسی کام میں مصروف ہوا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

پریزے کو دیکھنے جو لوگ گھر آئے تھے، حامد لوگوں کو وہ لوگ بہت اچھے لگے، اتنا ہی نہیں لڑکے سے بھی وہ لوگ مل چکے تھے۔

بس پھر سب کے کہنے پر پریزے کا رشتہ تہ پایا، سب ہی خوش تھے اگر کوئی خوش نہیں تھا تو وہ پریزے اور زایان تھا؛۔

یار۔۔۔۔۔۔اتنا ناراض کیوں ہو رہا ہے۔۔۔؟ میں تو بس تجھے سمجھا رہا تھا کہ کیا پتا وہ ابھی۔۔۔۔

یہ پاگل لڑکی میرا فون پک کیوں نہیں کر رہی۔۔۔۔۔اس سے پہلے دوست کی بات مکمل ہوتی زایان غصے سے دھاڑتے فون زمین بوس کر گیا تھا؛۔

زایان۔۔۔۔اُسکا دوست اک دم سے ڈر اُسکے ہوش میں آنے کا جیسے کہہ گیا تھا۔،

توں پاگل ہو گیا ہے۔۔۔۔؟ایسے تیرے غصہ کرنے سے کیا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔؟زایان کے دوست نے بازو سے پکڑتے اُسکو صوفے پر بٹھایا۔۔۔۔۔۔

میں ابھی پاگل ہوا نہیں۔۔۔۔۔۔لیکن اگر ابھی مجھ سے اُسکی بات نا ہوئی تو پاگل ہو جاؤں گا۔اب بس۔۔۔۔بہت انتظار کر لیا میں نے۔۔۔۔میں اب سیدھا چاچو کے گھر جاؤں گا جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔۔۔۔

وہ دوٹوک الفاظ میں بولتا ساتھ ہی بائیک کی کیل اٹھاتے وہاں سے نکلا،

مبارک ہو۔۔۔۔۔سب کو۔۔۔۔۔۔۔بس اللہ سے یہی دعا ہے کہ “ ہماری پریزے کو اس جہاں کی سب خوشیاں ملے ؛۔

ریحانہ بیگم خوشی سے ملتے ساتھ ہی سب کو مبارک باد دے رہی تھی، زایان جو گھر میں داخل ہوا ہی تھا سب کے چمکتے چہرے دیکھ حیران ہوا تھا ”چونکہ اُسکو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے ماں باپ کو دیکھ تھوڑا حیران ہوا تھا کہ یہ لوگ یہاں کیسے۔۔۔۔؟
لیکن فوراسے سوچ کو جھٹکتے یا پھر وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا کہ یہ کس چیز کی
مبارک باد چل رہی ہے پریزے کو ڈھونڈنا شروع ہوا:۔
زایان۔۔۔۔۔۔بہت ہی اچھے موقعے پر آئے ہو۔مجھے تو یقین نہیں آرہا
ہماری پریزے کا رشتہ ہو گیا وہ بھی اتنے اچھے خاندان میں۔۔۔۔
پریزے کا بھائی خوشی سے بتاتے زایان کی زمین پوری طرح ہلا گیا:۔
رشتہ۔۔۔؟وہ بے یقینی کے عالم میں ہی بنا دیکھے سڑھیوں کی طرف "
لپکا، ہما جو جانتی تھی زایان اور پریزے کا سچ وہ اپنے بھائی کو اوپر جاتے دیکھ
"اندر تک ڈری۔۔۔۔۔۔
یااللہ میں کیا کروں۔۔۔۔؟یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟پلیز مجھے بچالیں "
۔۔۔۔پریزے کو جب سے پتا چلا تھا کہ رشتہ طے ہو گیا ہے، وہ تب سے
ڈری پڑی تھی۔

چونکہ ناوہ ہمت کر کہ سب کو سچ بتا پا رہی تھی اور نا ہی اس رشتے کو انکار کر پا رہی تھی، اُسنے کوشش کی تھی کہ کسی طرح یہ سب کچھ رک جائے لیکن سب بڑوں کی باتیں سن سن کر وہ تھک چکی تھی:۔

میں۔۔۔۔زایان کو کیسے بتاؤں گی۔۔۔۔؟ وہ جو اپنے روم میں بیٹھے اپنی جیولری کو نوچ اتار پھینک رہی تھی، زایان کا خیال آتے ہی اندر تک کانپی

۔۔۔

نہ۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔مجھے کچھ تو کرنا ہو گا، میں ایسے خاموش نہیں بیٹھ سکتی، میرا نکاح ہو گیا ہے مجھے یہ گھر والوں کو بتانا ہو گا۔۔۔۔

وہ اپنے آپ کو جیسے سمجھانا شروع ہوئی تھی، جبکے ساتھ ہی نیچے سے اٹھتے منر میں ایک نظر خود کو دیکھ آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کیا:۔

ہاوڈے یو۔۔۔۔۔۔ہاوڈے یو۔۔۔۔۔؟ ابھی وہ پلٹی ہی تھی کہ زایان کسی گرتی بجلی کی طرح اُس پر ناز ہوتے برسا۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی، مجھ سے رشتے والی بات چھپانے کی۔۔۔؟ تم کیسے یہ سب کچھ ہونے دے سکتی ہو۔۔۔؟ وہ غصے سے گرجتے سب کچھ بھول چکا تھا۔

وہ پریزے کو خود کے حصار میں جکڑے جتنی تکلیف دے سکتا تھا دے گیا تھا؛۔

زایان۔۔۔۔۔۔وہ بہتی آنکھوں سے دیکھتے مشکل سے اتنا ہی بول پائی تھی، چونکہ درد نے اُسکو مزید بولنے کی جیسے ہمت ہی نا دی تھی۔

کیا زایان۔۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔بولو۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ روتے کچھ " مزید الفاظ اکٹھے کرتی وہ منہ کے بل چیخا۔۔۔

پریزے اُسکی بلند ہوتی آواز پر اندر تک ڈری، وہ اُسکی آنکھوں میں آج اک الگ ہی قسم کا غصہ دیکھ گئی تھی؛۔

ہم ابھی نیچے جا رہے ہیں اور سب کو اپنے رشتے کا سچ بتا رہے ہیں، میں مزید خاموش نہیں رہ سکتا۔

وہ اک دم سے اُسکو چھوڑتے جیسے فیصلہ کر چکا تھا۔پریزے جو زایان کی دھاڑ سن کانپ اٹھی تھی، گھر والوں کو بتانے والی بات سن دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ ہم ایسے نہیں بتا سکتے، مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

وہ زایان کا آگے بڑھایا ہاتھ دیکھ چار قدم لیتے دیوار کے ساتھ لگی۔

تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔؟ پریزے میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا جا رہا ہے، شرافت سے میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔ ابھی ہم ڈر نہیں سکتے سب کو بتانا ہو گا کہ ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔ تم صرف زایان کی ہو۔۔۔۔

"صرف زایان کی۔۔۔۔۔۔ وہ اُسکو ڈرپوک بنے دیکھ دو سیکنڈ میں فاصلہ مٹا گیا تھا۔

پریزے اُسکا جنوانی انداز دیکھ جتنا ڈرتی اُس پل کم تھا چونکہ وہ ایسے تو گھر والوں کو بتانا نہیں چاہتی تھی۔

ن۔۔۔نکاح۔۔۔؟عبادت جواوپر آئی تھی،پریزے کومبارک باد ‘‘

’’دینے،روم کے اندر کامنظر دیکھ وہ جتناشاک ہوتی کم تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے مزید کچھ ہوتاوہ بنادیکھے روم میں داخل ہوئی تھی،یہ کیا باتیں ہورہی ہیں۔۔۔؟

زایان دور ہٹو۔۔۔۔عبادت سپاٹ لہجے میں بولتے ساتھ ہی زایان کو پریزے سے الگ کر گئی؛۔

وہ دونوں ہی عبادت کو دیکھ ساکت ہوئے تھے،پریزے کو لگا تھا آج کوئی بڑاسا طوفان گھر میں اٹھے گااور اُسکاسب کچھ ختم ہو جائے گا۔

میں نے کچھ پوچھا ہے تم دونوں سے۔۔۔؟یہاں کیا چل رہا تھا۔۔۔؟

عبادت دونوں کو بوت بنے دیکھ کھو جانے والے انداز میں آنکھیں نکال گئی

۔‘

کس نکاح کی باتیں چل رہی تھیں۔۔۔؟وہ دونوں کوایک دوسرے کو تکتے دیکھ دانت چباتے پریزے کو بازو سے اپنی طرف موڑ گئی۔۔۔

پریزے۔۔۔۔۔۔میں کچھ پوچھ رہی ہوں، عبادت اسکو آنسو بہاتے "
دیکھ بازو سے ہلاتے سپاٹ گرجی۔

آ۔۔۔۔آپی۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔پریزے کا رو رو کر برا
حال ہو چکا تھا وہ سسیکیاں باندھے بول بھی پا نہیں رہی تھی۔ یا شاید الفاظ
"ہی نہیں مل رہے تھے کہ کہاں سے بات شروع کرے۔۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔۔میرا اور پریزے کا نکاح ہو چکا ہے، یہی بات میں سب کو "
بتانے جانے لگا تھا، زایان جو پریزے کو خاموش دیکھ غصے میں آرہا تھا
عبادت کو دیکھتے بہت آرام سے گویا جبکے عبادت نے شاک ہوتے زایان کی
طرف دیکھا؛۔

پریزے۔۔۔۔۔۔زایان کیا بول رہا ہے۔۔۔۔؟ عبادت سپاٹ ہوتے
پریزے کو پکڑتے اپنے سامنے کر گئی جبکے غصے سے گھورا۔۔۔۔

آ۔۔۔۔آپی۔۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔سچ۔۔۔۔۔ب۔۔۔بول رہا ہے،
"پریزے بہتی آنکھوں سے عبادت کو دیکھتے ہلکاتی بولی تھی۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔۔عبادت اک دم سے پیچھے ہوئی تھی جبکے ساتھ ہی سر پر "
ہاتھ رکھا تھا،اُسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔
تم لوگ ایسے کیسے کر سکتے ہو۔۔۔؟شرم نہیں آئی تم دونوں کو۔۔۔؟
عبادت کا دماغ گھومنا شروع ہو چکا تھا جبکے دبے غصے سے وہ دونوں کو گھور
"پوچھ گئ۔۔۔
بھابھی۔۔۔۔۔ہم نے کچھ بھی جان بوجھ کر مہیں کیا تھا،ہمارے "
" ساتھ جو کچھ بھی وہ۔۔۔۔
مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔،تم ابھی کہ ابھی یہاں سے جاؤ،زایان جو بتانے لگا
تھا،عبادت نے اُسکو ٹوکا تھا جبکے ساتھ ہی جانے کا حکم پاس کیا؛۔
لیکن۔۔۔۔بھابھی میری بات تو سنے۔۔۔۔۔،زایان میں نے کہانا ابھی جاؤ
تو مطلب ابھی جاؤ،میں نہیں چاہتی کوئی بھی تماشہ فلحال اس گھر میں ہو
۔۔۔

عبادت پھر سے اُسکو ٹوک ساتھ ہی دروازے کی طرف اشارہ کر گئی، وہ خاموش ہوتے ایک نظر پریزے کو دیکھ گیا جو رونے کا کام بہت اچھے سے کر رہی تھی؛۔

" بھابھی آپ چاہتی ہیں اسی لیے یہاں سے جا رہا ہوں، لیکن ایک بات یاد رکھیے گا کہ پریزے کی شادی کسی اور سے نہیں ہو سکتی، یہ میرے نکاح میں ہے اور میں کسی بھی حال میں اس کو چھوڑنے والا نہیں۔

زایان نہیں چاہتا تھا کہ عبادت کسی مسلے میں اُسکی وجہ سے پڑے اسی لیے وہ "اپنی بات کہتے تیزی سے نکلا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" زایان۔۔۔۔اس وقت کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟ابھی زایان رات کے ایک بجے گھر سے نکلنے لگا تھا کہ مہراز جو لان میں موجود تھا، اُسکو دیکھتے ایک نظر اپنی واچ پر دیکھا؛۔

بھائی۔۔۔۔آپ جاگ رہے ہیں۔۔۔؟زایان اپنے بھائی کو دیکھ تھوڑا سا حیران ہوا تھا۔جبکے الٹا سوال داغا۔۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے،وہ تیکے سے لہجے میں کہتے ساتھ ہی گھوری سے نواز گیا۔

"میں۔۔۔۔تو کہیں نہیں جا رہا تھا،میں تو ایسے واک کے لیے باہر ٹہلنے لگا تھا،وہ اپنے بھائی کو چانچھتی نظروں سے دیکھتے دیکھ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لاتے گویا۔۔۔۔"

یہ کوئی وقت ہے ٹہلنے کا۔۔۔؟اپنے روم میں جاؤ اور سو جاؤ،اور اگر نیند نہیں آ رہی تو اپنی پڑھائی پر دل لگاؤ۔اس سے پہلے زایان مقابل کی بات کاٹ کچھ کہتا مقابل نے صاف مشورہ بھی پیش کیا۔

جی۔۔۔۔وہ جانتا تھا ابھی وہ چاہ کر بھی باہر نہیں جا سکتا اسی لیے واپس گھر کے اندر گیا۔

"حامد چاچو نے آخر مجھے واپس کیوں بلوایا ہے۔۔۔؟زایان جا چکا تھا اور مہراز واپس سے اپنی سوچوں میں الجھ چکا تھا۔

مہراز کو حامد نے لاہور آنے کا کہا تھا، اسی لیے مہراز سب کچھ چھوڑ یہاں چلا آیا تھا، لیکن ابھی بھی وہ اسی سوچ میں مبتلا تھا کہ کیا وجہ ہو سکتی ہے۔۔۔۔

"زایان تجھے اپنے معاملے سے عبادت بھابھی کو دور رکھنا ہو گا، اگر مہراز بھائی کو کچھ پتا چلا تو بہت برا ہو گا"

زایان اپنے روم میں آتے ہی پریشانی سے سوچنا شروع ہوا تھا جبکے ساتھ ہی وہ عبادت کی وجہ سے الجھا۔

چونکہ عبادت نے اُس دن کے بعد زایان کو کہا تھا کہ وہ خود سب بڑوں سے بات کرے گی، اور تب تک تم کسی کو کچھ نہیں کہوں گے۔

☆☆☆

مہراز۔۔۔۔۔بیٹا۔۔۔۔اب تو تم اتنی جلدی واپس کراچی تو نہیں جاؤ گے۔۔۔؟جب سے تم لندن سے پاکستان آئے ہو کراچی کے ہو کر رہ گے ہو۔

افشین بیگم بیٹے کی پلیٹ میں آملیٹ رکھتے ساتھ ہی پوچھ گئی، جو خاموشی سے ناشتہ شروع کر چکا تھا۔۔۔

امی۔۔۔۔۔میں اپنے بزنس کی وجہ سے وہاں مصروف ہوں، وہ سرسری سا ٹیبل پر موجود سبھی نفوس کو دیکھتے آرام سے کہتے خاموشی طاری کر گیا:۔

تم کراچی جا کر بیٹھ گے ہو، اور حامد نے عبادت کو گھر میں اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔جب بھی جاتی ہوں آگے سے کہتا ہے کہ جب مہراز کراچی سے آ جائے گا تبھی عبادت کو بھی لے جانا۔۔۔۔۔

اب تو ویسے بھی عبادت اتنی جلدی واپس نہیں آنے والی، افیشن بیگم افسردگی سے منہ بناتے اپنا ناشتہ شروع کر گئی۔

جبکے مہراز۔۔۔عبادت کا سرسری سا ذکر سن ہی ناشتہ چھوڑ نظریں اٹھائے اپنی ماں کو دیکھ گیا۔

یہ زایان کہاں ہے۔۔۔؟ مقابل کے پاس اپنی ماں کے کسی بھی سوال کا جواب نہیں تھا اسی لیے سرسری سا ٹیبل پر نظر ڈالتے موضوع زایان کی طرف موڑا۔۔۔۔۔

یہ لڑکا۔۔۔پتا نہیں کہاں رہتا ہے، دس بار پیغام بھیج چکی ہوں لیکن " مجال ہے کہ خود سے آجائے نیچے۔۔۔۔

ماں کو بھی اچانک سے یاد آیا تھا جبکے ویسے ہی بولتے مہراز کو بتایا۔ تبھی وہ سامنے سے آتے سب کو سلام پیش کرتے مہراز کے ساتھ والی چیئر پر براجمان ہوا۔

تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔۔۔؟ ابھی زایان نے چائے اٹھائی تھی " کہ بھائی کا سوال سن زایان نے کپ لبوں سے ہٹاتے بھائی کو دیکھا۔

اچھی جارہی ہے، زایان ہڑ بڑاتے تیزی سے بولا، جبکے جلدی سے نظریں ادھر ادھر گھوماتے جام اٹھایا۔۔۔۔۔

رنگ۔۔۔۔۔

عبادت۔۔۔۔۔"اس سے پہلے مہراز مزید کچھ بولتا کہ زایان کے سیل پر "کال آتے دیکھ نظریں اسکرین پر گئی۔۔۔

جبکے وہ عبادت بھابھی نام پڑھ چکا تھا۔زایان جو ساتھ ہی براجمان تھا فورا سے فون بند کیا۔

کہیں بھائی نے دیکھا تو نہیں۔۔۔؟زایان اپنے بھائی کو نظریں جھکائے " بیٹھے دیکھ دل میں بڑبڑایا۔جبکے تیزی سے چائے پیتے یونی کا کہتے اٹھا، چونکہ عبادت مسلسل کال پہ کال کیے جارہی تھی:۔

اتنی بھی جلدی کیا ہے، چلو میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں، مہراز بھی ہاتھ صاف کرتے اٹھ کھڑا ہوا تھا، جبکے زایان نے گھبراتے اپنے بھائی کو دیکھا جو آج حد "سے زیادہ ہی اس سے سوال جواب پوچھ رہے تھے۔۔۔

بھائی میں خود چلا جاؤں گا، میرے پاس گاڑی ہے، زایان جبران "

مسکراتے جیسے اپنے بھائی کو بتانے کی کوشش کی۔

مجھے پتا ہے تمہارے پاس گاڑی ہے، لیکن میں نے تمہیں کہا آج میں تمہیں چھوڑوں گا، تو مطلب ابھی چلو۔۔۔۔۔

مہراز بھی اپنے بھائی کا کندھا تھپکاتے آگے بڑھا تو وہ فون پر کال دیکھ ویسے "ہی کاٹ تیزی سے بھائی کے پیچھے لپکا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زایان نے عبادت کی کال سب کے سامنے پک کیوں نہیں کی۔۔۔۔؟ "

ایسے کیوں لگ رہا تھا جیسے وہ کچھ چھپا رہا ہو۔۔۔

مہراز اُسکو یونی چھوڑ سیدھے حامد کے آفس آیا تھا، لیکن جب سے وہ زایان " کو چھوڑ آیا تھا تب سے سوچ میں مبتلا ہوا تھا

چونکہ گاڑی میں بھی کافی بار زایان کا فون بجا تھا، لیکن ایک بار بھی زایان نے کال نہیں اٹھایا تھا۔ جب مہراز نے کہا کال پک کر لو۔

تبھی زایان نے فوراسے جھوٹ کہاکہ دوست ایسے ہی کال کرتے رہتے ہیں؛۔

"کن سوچوں میں گم ہو۔۔۔؟ابھی مہراز ویسے ہی سوچ رہا تھاکہ حامد جو کیبن میں آچکے تھے مقابل کواپنی موجودگی کااحساس کروایا۔

چاچو۔۔۔۔وہ تیزی سے کھڑاہوتے ان کو ملاجبکے ساتھ ہی سر ہلاتے بتایاکہ کہیں بھی گم نہیں۔

کیسے ہو تم۔۔۔؟حامد اپنی چیئر پر براجمان ہوتے ساتھ ہی اُسکاحال دریافت کرگے۔جبکے وہ اچھے سے اُسکی حالت دیکھ گے تھے وہ تھوڑاسا کمزور لگ رہاتھا۔۔۔۔۔"

آپ کے سامنے ہوں، بالکل ٹھیک۔۔۔۔وہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھلاتے اپنی آنکھوں کادرد جیسے چھپاناچاہتاتھا۔لیکن حامد سے کچھ چھپ نا سکاتھا۔

بزنس کیسا جارہا ہے۔۔۔؟حامد نے کافی کا آڈر دیا تھا جبکے ساتھ ہی سوال بھی پوچھا۔

بزنس تو چل ہی رہا ہے، آپ بتائیں چاچو۔۔۔آپ نے مجھے کیسے یاد کیا، "
وہ بھی اچانک سے۔۔۔؟ابھی کافی لے کر ملازم آیا ہی تھا کہ حامد نے سر و
کرنے کا حکم آنکھوں سے پاس کیا۔۔۔۔

کیا میں تمہیں کسی مقصد پر ہی یاد کر سکتا ہوں۔۔۔؟ملازم کافی رکھ جا "
چکا تھا جب حامد نے مہراز کو دیکھتے الٹا سوال کیا۔

میں نے ایسا بھی نہیں کہا، وہ کافی کا مگ اٹھاتے لبوں سے لگاتے وال گلاسیز
"کے پاس جاتے کھڑا ہوا، جبکے موضوع ویسے ہی برقرار رکھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے وقت آگیا ہے کہ تم عبادت سے بات کرو، اور اگر وہ "
تمہارے ساتھ جانا چاہتی ہے تو اُس عزت سے اپنے گھر لے جاؤ۔۔۔۔

مہراز جو وال گلاسیز سے باہر نظریں جمائے آتی جاتی ٹریفک کو دیکھ رہا تھا، چاچو کی بات سن تیزی سے پلٹا۔ مقابل نے تصور بھی نا کیا تھا کہ چاچو ایسی بات بھی کر سکتے ہیں۔۔۔

"کیا کہا آپ نے۔۔۔۔؟اُسے لگا تھا شاید اُسنے غلط سنا ہے، اسی لیے تیزی سے ٹیبل پر مگ رکھتے ساتھ ہی چاچو کے سامنے جھکا۔

حامد نے غور سے اُسکے چہرے پر چمکتی روشنی دیکھی تھی، جو پل میں جیسے اُسکو خوشیوں کا جہاں دے گئی تھیں؛۔

میں نے کہا، عبادت اور روح کو گھر لے جاؤ، حامد اٹھتے کھڑے ہوئے تھے "جبکے ساتھ ہی اُسکے کندھے پر یقین کا ہاتھ رکھا۔۔۔۔

"چاچو۔۔۔۔۔۔اس کا مطلب آپ نے مجھے۔۔۔۔۔۔"

مہراز۔۔۔۔۔میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ تمہیں عبادت کا یقین جتنا ہے، اور اب وقت آگیا ہے کہ تم ہمیں یہ کر کہ دکھاؤ۔اس سے پہلے مہراز اپنی بات مکمل کرتا حامد نے ٹوکتے مقابل کو اپنی بات کہی؛۔

اس کا مطلب میں۔۔۔۔اُس سے بات کر سکتا ہوں، اُسے دیکھ سکتا ‘‘
ہوں، مہراز کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی خوشی کیسے بیاں کرے۔
جبکے حامد اُسکو اتنا خوش دیکھ جتنا حیران ہوتے کم تھا، لیکن انھوں نے اپنی
خوشی مقابل پر بالکل بھی عیاں ہونے نہیں دی؛۔
چاچو۔۔۔۔اگر عبادت نے میرے ساتھ گھر آنے سے انکار کر دیا تو
۔۔۔؟ مہراز جو خوشی کی انتہا پر پہنچ چلا تھا، اچانک سے مقابل کو اپنے اور
عبادت کے درمیان ہوئی آخری ملاقات یاد آئی۔جبکے تبھی ساری خوشی
’’کسی ہوا کی طرح جو نکا دیتے اڑ گئی۔۔۔
جتنا ہم ہماری عبادت کو جانتے ہیں، وہ کھلے میں انکار کبھی نہیں کر پاتی، ‘‘
اور ہمیں یقین ہے کہ وہ بھی روح کے ساتھ رہنا چاہے گی۔
زیادہ سوچو مت، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا، مجھے یقین ہے۔۔۔۔ویسے
ابھی تم لاہور میں ہی رہو۔پریزے کی شادی کے بعد تم عبادت کو گھر لے
جانا؛۔

حامد واپس سے اپنی چیئر پر جاتے بیٹھے تھے کہ ساتھ ہی بتایا۔پریزے کا رشتہ تہ ہو گیا۔۔۔؟وہ بھی تیزی سے قریب آتے بیٹھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔لڑکا دیکھا ہوا ہے میرے دوست کا بیٹا،اچھی فیملی ہے اور کیا چاہیے،حامد نے سرسری سا بتاتے مقابل کو آگاہ کیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"زایان۔۔۔۔تمہارا مسلہ کیا ہے۔۔۔؟نا تم خود سے چین سے بیٹھتے ہو اور نہ ہی مجھے بیٹھنے دیتے ہو۔اگر اب عبادت آپی نے کہا ہے کہ وہ سب بڑوں سے بات کریں گئ۔۔۔

تو مطلب ہمیں صرف ان پر یقین رکھنا ہے،اب کیا تم سے اتنا سا یہ کام بھی نہیں ہوتا۔۔۔؟

پریزے جو زایان کی باتیں سن کر تنگ آچکی تھی،خالی کلاس روم میں داخل ہوتے ہی دبی آواز میں مقابل پر چیخی۔۔۔

کون سا چین تمہیں مل رہا ہے۔۔۔؟ جو میں تمہیں لینے نہیں دے رہا ۔۔۔؟ تمہیں اندازہ بھی ہے، اگر سب نے ہماری وجہ سے عبادت بھابھی پر کسی قسم کے سوال اٹھانے شروع کر دیئے تو کیا ہو گا۔۔۔؟ تم اتنی سیلفش کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔؟

زایان جو اُسکو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ عبادت اکیلی سب کچھ نہیں کر سکتی، وہ اُسکی باتیں سن غصے میں آ چکا تھا؛۔

تمہیں کیا لگتا ہے، بھابھی گھر میں سب سے ہمارے بارے میں بات کریں گئی تو کوئی ان کو کچھ بولے گا نہیں۔۔؟

اگر تم یہ سوچتی ہو تو پریزے محترمہ بہت غلط سوچتی ہو، چونکہ مجھے پتا ہے" ، اگر عبادت بھابھی نے پیار سے سب کچھ ٹھیک کرنا چاہا تو کوئی بھی بھابھی کی بات مانے گا نہیں۔۔۔۔

بلکے الٹا سب ان پر الزام لگا دیں گئیں، کہ ہمارے نکاح میں وہ شامل تھی، "اور میں نہیں چاہتا ہماری وجہ سے بھابھی پر کوئی سوال اٹھے

جتنا کچھ انھوں نے اپنی زندگی میں فیس کیا ہے، اب تو بالکل بھی نہیں چاہتا کہ کوئی میری بھابھی پر انگلی اٹھائے۔۔۔۔

اس لیے تم مجھے جو مرضی سمجھو، میں بھابھی کو نکاح پیپرز نہیں دینے والا، وہ سپاٹ لہجے میں بولتے واک آوٹ کر گیا۔

جبکے پریزے۔۔۔۔وہی گہری سوچ میں مبتلا ہوئی تھی، کیونکہ اُسے زایان کی باتیں ٹھیک لگی تھی، وہ کیسے بھول سکتی تھی کہ عبادت آپی پر الزام لگ سکتا ہے؛۔

،

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یااللہ۔۔۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔۔؟مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی، ایک " طرف پریزے کا رشتہ تہ ہو گیا ہے اور شادی کی تیاریاں بھی شروع ہو چکی ہیں،

دوسری طرف زایان اور پریزے کا نکاح ہو چکا ہے، کیا ہونے والا ہے۔۔؟
ہما جو سب کچھ جانتی تھی، کسی بھی خوشی میں وہ ٹھیک سے خوش نہیں ہو پا
"رہی تھی۔۔۔

مجھے زایان سے بات کرنی ہو گی، وہ پھر سے ہمت کرتے سوچ چکی تھی،
چونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی طوفان اٹھے اور اس طوفان میں اُسکا بھی
سب کچھ چھین جائے۔۔۔

زایان نے تمہیں ایسے کہا۔۔۔؟ پریزے جو یونی سے واپس آتے ہی "
روم میں بند ہو چکی تھی۔ عبادت اُسکے روم میں جاتے ہی زایان کا پوچھ گئی
کہ وہ میرا فون پک کیوں نہیں کر رہا، جبکے تبھی پریزے کی بھیگی آنکھوں کو
دیکھتے وہ تھوڑے غصے سے پریزے کو سچ کہنے کا بول گئی تو پریزے نے سب
"کچھ عبادت کو بتایا۔۔۔۔

یہ زایان بھی نا۔۔۔۔ عبادت اٹھتے کھڑی ہوئی تھی، جبکے تبھی ایک بار "
"پھر سے فون اٹھاتے زایان کو کال ملائی۔۔۔

رنگ۔۔۔۔۔۔رنگ،۔۔۔۔۔۔۔

عبادت۔۔۔۔۔۔یہ زایان کو اتنی کال کیوں کر رہی ہے۔۔۔؟مہراز جو ‘‘
‘‘ زایان کے روم میں آیا تھا، چارجر پر لگے فون پر آتی رنگ سن پاس آیا تھا
جبکے عبادت کا نام دیکھ وہ چونکا، جبکے فون چارجر سے اتار کان سے لگایا؛۔
ہیلو۔۔۔۔زایان۔۔۔۔۔’’آج کتنے مہنیوں بعد عبادت کی آواز سنی ‘‘
تھی، مقابل کی بن کہے ہی آنکھیں بھری تھی، درد کی کتنی ہی لہرے مقابل
پر سے گزری تھیں؛۔

ہیلو۔۔۔زایان۔۔۔۔دیکھو تمہارے ایسے خاموش رہنے سے میں فون ‘‘
بند کرنے والی نہیں ’’مجھے تم سے ایسی باتوں کی امید بالکل بھی نہیں تھی۔
تم پریزے سے ایسے کیسے بول سکتے ہو۔۔۔؟
تمہیں کیا لگتا ہے، میں کمزور ہوں یا سب کی باتوں کا مقابلہ نہیں کر پاؤں گی
۔۔۔۔؟زایان ہمارے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے۔گھر میں شادی کی تیاریاں
شروع ہو چکی ہیں۔

اس سے پہلے کہ بات آگے مزید بڑھے، اپنا نکاح نامہ مجھے لادے، تاکہ میں چاچو سے بات کر سکوں کہ پریزے کی شادی وہاں نہیں ہو سکتی، چونکہ وہ ''زایان کے نکاح میں ہے۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔زایان۔۔۔۔؟''عجیب ہے یہ لڑکا بھی۔۔۔فون بند کر دیا، '' عبادت نے فون کان سے ہٹاتے ایک نظر فون کو دیکھ خود سے بڑبڑایا۔

ایسا نہیں ہو سکتا، مہراز جو فون کے دوسرے پر موجود تھا، عبادت کی باتیں سن صدمے سے گرنے کو ہوا تھا۔۔۔۔۔

زایان اور پریزے کا نکاح۔۔۔۔؟''اک دم سے چہرے پر سینجدگی '' طاری ہوئی تھی۔

☆☆☆

زایان۔۔۔۔۔۔"مہراز۔۔۔۔جو غصے میں آچکا تھا،روم سے نکل سیدھا "
سڑھیوں کی لپکا،جبکے اُسکی قہر بھری آواز سن نیچے موجود سبھی نفوس
ڈرے۔
زایان کہاں ہے۔۔۔۔؟وہ ویسے ہی لمبے ڈگ بڑھتے ٹی وی لاونج میں "
"داخل ہوا تھا جبکے ماں ڈری تھی۔۔۔۔
اللہ خیر کرے۔۔۔۔۔سب کچھ ٹھیک ہے نا۔۔۔؟ماں نے ڈرتے بیٹے "
" کو دیکھا تھا،جو اپنی بھابھی سے جواب لیتے سیدھا گھر سے نکلا
چٹاح۔۔۔۔۔"تیری ہمت کیسے ہوئی اتنا بڑا قدم اٹھانے کی۔۔۔۔؟ "
اس سے پہلے زایان کچھ سمجھتا،مہراز زیاد نے زوردار تھپڑ مارتے زایان کے
چودہ طبق روشن کیے۔۔۔
میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا،جبکے گال پر ہاتھ رکھے وہ
بے یقینی سے اپنے بھائی کو پوچھ گیا۔

تو ں نے پریزے سے نکاح کیا ہوا ہے۔۔۔؟اور مجھ سے پوچھ رہا ہے ‘‘
میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟مہراز نے اب کہ اپنے بھائی کو کالر سے پکڑتے خود
کے قریب کیا تھا۔
جبکے زایان نکاح کا سن شاک ہوا تھا، نظریں خود سے جھکی تھی، دماغ میں
ایک ہی سوال گردش کر رہا تھا بھائی کو کیسے پتا چلا۔۔۔؟
میں نے تجھے چہرہ جھکانے کا نہیں کہا، مجھے جواب چاہیے وہ بھی تیری زبان
سے۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔اُسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہاں سے بات شروع کرے، ‘‘
جبکے ایک لمبا سانس بھرتے شروع سے بتانا شروع ہوا
کہ یہ سب کیسے اور کہاں سے شروع ہوا، جیسے جیسے زایان بول رہا تھا مہراز
سن سن شاک ہوتا جا رہا تھا۔اُسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ سب اُسکی عبادت
‘‘ سے شادی سے پہلے کا واقعہ ہے۔۔

شرم نہیں آئی تجھے۔۔۔؟اگراُس وقت نکاح ہو گیا تھاتو تجھے گھر آکر "
سب کچھ بتاناچاہیے تھا،ایسے کیوں کیا۔۔؟
جانتاہے، تیری اس حرکت کی وجہ سے کیاہونے والاہے۔۔۔؟پریزے
کی شادی تہ ہو گئی ہے۔مہراز کا من کیا تھاایک بار اچھے سے زایان پر ہاتھ
صاف کر دوں۔۔۔۔
بھائی۔۔۔۔۔ہم نے ایسا بالکل بھی نہیں سوچا تھا، میں چاچو لوگوں کو "
بتانے والا تھا کہ ع۔۔۔۔۔۔وہ اک دم خاموش ہوا تھا۔
جبکے مہراز نے اُسکو حیرانگی سے دیکھا تھا۔میں عبادت بھابھی کا نہیں بتا سکتا۔
وہ نظریں ادھر ادھر گھوماتے دل میں سوچتالب بھینچ گیا؛۔
خاموش کیوں ہو گے۔۔۔۔؟بولو کیا کہنے والے تھے۔۔؟مہراز نے
جانچتی نگاہوں سے اُسے گھورا۔۔۔۔
کچھ نہیں۔۔۔۔میں پریزے کے بنا نہیں رہ سکتا، میں چاچو کو بتانے کا "
سوچ ہی رہا تھا، وہ بات کو گھوماتے مقابل مزید شک میں ڈال گیا۔

عبادت کب سے سچ جانتی ہے۔۔۔؟ سامنے بھی مہراز تھا اتنی جلدی بات ختم ہونے والی نہیں تھی، جیسے ہی مہراز نے عبادت کا نام لیا زایان کی آنکھیں بڑی ہوئی تھی جبکے وہ جتنا شاک ہوتا کم تھا۔۔۔۔"

"بھابھی۔۔۔۔۔زایان کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا، کیا بھابھی نے بھائی کو بتایا۔۔۔؟ وہ اپنی سوچوں میں الجھا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ تیری بھابھی کو کب سے سچ کا پتا ہے، اُسی کی کال آرہی تھی تھے۔۔۔۔۔

میں نے وہ سنی تو مجھے پتا چلا کہ توں نے کیا کیا ہے۔ بھابھی کو بتا سکتا ہے سب کچھ۔۔۔۔ لیکن بھائی کو نہیں۔۔۔۔۔"

ایسی بات نہیں بھائی۔۔۔۔۔ بھابھی کو کچھ دن پہلے ہی پتا چلا ہے، انھوں نے بولا کہ وہ چاچو سے بات کرے گئیں۔

لیکن میں نہیں چاہتا تھا بھابھی اس معاملے میں پڑے، چونکہ میں نہیں چاہتا ہماری وجہ سے بھابھی کو کسی سے کچھ سننا پڑے۔۔۔۔

زایان تیزی سے سب کچھ اپنے بھائی کے آغوش اتار گیا تو مہراز نے سوچ لیا تھا اُسے کیا کرنا ہے وہ زایان کو ساتھ لیتے گاڑی میں سوار ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جو میں نے سوچا ہے، وہ کیا ٹھیک ہے۔۔۔؟ وہ زایان کو گھر چھوڑ نکاح کے پیپرز اُس سے لیتے گھر سے نکل سیدھا چاچو کے پاس جانے والا تھا کہ کتنی ہی سوچیں ذہین پر سوار ہوئی، کہ وہ ایسے جا کر بات کرے گا تو سب کیا سوچیں گئیں۔۔۔؟

وہ گاڑی کو روڈ کے ایک سائیڈ پر کھڑا کرتے سگریٹ جلاتے گہری سوچ میں مبتلا ہوا تھا۔

وہ کوئی بھی فیصلہ اتنی جلد بازی میں نہیں لے سکتا تھا، چونکہ پریزے کی زندگی کا فیصلہ تھا جو چاچو کبھی بھی جلد بازی میں لینے والے نہیں تھے۔

وہ بہت اچھے سے جانتا تھا کہ ماضی کی وجہ سے پہلے ہی بہت کچھ رشتوں میں ٹوٹ چکا تھا۔

مہراز۔۔۔اتناٹائم نہیں کہ اتناسوچا جائے، چاچو کے پاس جاتے سیدھے"
سیدھے بات کرنی ہو گی۔وہ اپنی سوچوں کی نفی کرتے تیزی سے سگریٹ
"پھینک گاڑی اسٹاٹ کر گیا۔۔۔

عبادت۔۔۔۔۔۔ابھی وہ ویسے ہی گاڑی چلانے والا تھا کہ سامنے ہی "
دھوپ میں وہ مقابل کو نظر آئی۔۔۔۔

عبادت دوپہر کے اس وقت یہاں کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔؟مہراز توں پاگل
ہو گیا ہے۔اب تجھے عبادت دن میں بھی نظر آنا شروع ہو گئی ہے؛۔

وہ خود کی نفی کرتے ساتھ ہی بڑبڑایا۔جبکے نظریں ابھی بھی سامنے ہی تھیں

۔

وہ پھول خرید رہی ہے۔۔۔؟اس کا مطلب۔۔۔۔میں خواب نہیں دیکھ رہا
وہ سامنے موجود ہے۔مقابل کے چہرے پر جانے کتنے دونوں بعد
مسکراہٹ پھیلی تھی؛۔

جبکے بنا دیر کیے وہ گاڑی سے نکلا تھا، چونکہ اُسکو موقعہ مل چکا تھا عبادت سے بات کرنے کا اُس سے اپنے گناہوں اور اذیتوں کی معافی مانگنے کا۔۔۔۔

وہ تیزی سے بھاگا تھا، ابھی جاتے وہ اُسکے قریب ٹھہرا تھا کہ وہ جو پیسے دیتے پلٹی تھی، مہراز زیاد کو دیکھ حیرانگی، شاک سے آنکھیں بڑی کر گئی۔

مہراز زیاد نے جیسے ہی اُسکی نگاہیں خود پر ماخوذ دیکھی، جانے کتنے ہی لمحے آنکھوں میں یادوں کے بھرے تھے؛۔

آج وہ اُسکو پورے تین ماہ بعد دیکھ رہا تھا۔ وہ کافی کمزور سی لگی مقابل کو

۔۔۔۔۔

عبادت جس نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ مہراز زیاد کا سامنا ایسے "

کرے گی، آج تین ماہ اُسکو اپنے سامنے دیکھ حیرانگی کے سوا کچھ بھی نہیں تھا

؛۔

اگر کچھ تھا تو صرف ماضی کے وہ لمحے اُسکو یاد آئے تھے جو اُسنے کبھی اس سنگدل انسان کے ساتھ گزارے تھے۔ جیسے ہی طلاق کے پیپر زیاد آئے چہرہ پر ایک سکون سا وہ لاتے سرسری سا اپنا دوپٹہ درست کر گئی؛۔

جبکے بنا کچھ بولے آگے بڑھی تھی، مہراز جو اُسکو دیکھنے میں اتنا مگن ہو چکا تھا، اُسکو بنا کچھ بولے جاتے دیکھ تیزی سے اُسکی طرف لپکا۔

عبادت جو قبرستان جانے والی تھی، اُسکو تیزی سے اپنے راستے میں حائل دیکھ غصے کی لہر چہرے پر پھیلا گئی۔ مقابل نے غور سے اُسکی آنکھوں سمت چہرے پر غصہ آج پہلی بار دیکھا تھا؛۔

عبادت۔۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔ ہم بیٹھ کر دو منٹ بات کر سکتے ہیں۔۔۔؟ ‘‘

مہراز جس کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ بات کا آغاز کہاں سے کرے، اُسکو گھورتے دیکھ ہمت کرتے تیزی سے پوچھ گیا۔۔۔

بات۔۔۔۔۔؟ کیا ابھی بھی کوئی بات ہمارے درمیان ہونی باقی ہے ۔۔۔۔؟

جتنا مجھے یاد ہے، ہمارے درمیان اب کوئی رشتہ نئیں رہا۔۔۔ مسٹر مہراز
"
۔۔۔۔۔۔

ایم سوری۔۔۔۔۔۔ عبادت۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں بہت تکلیف دی، "
میں جتنی بھی معافی مانگ لوں کم ہے۔۔۔
پلیز،۔۔۔۔۔ مجھے معاف کردو، مہراز اُسکے الفاظ سن اندر تک ڈرا تھا جبکے
وہ اُسکی آنکھوں میں ایک عجیب سی خوشی محسوس کر رہا تھا جو اُسکو ختم کرنے
کیلیے کافی تھی؛۔

آپ کس چیز کی معافی مانگ رہے ہیں۔۔۔۔؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا
۔۔۔۔
لیکن۔۔۔۔۔ میں آج آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں، کیونکہ۔۔۔۔۔
آپ نے مجھے اپنی قید سے آزاد کردیا۔۔۔۔
میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی میں کس قدر خوش ہوں۔ عبادت نے
مقابل کی بات کو دباتے صاف الفاظ میں بتایا کہ وہ بہت خوش ہے،۔

جبکے مہراز زیاد شاک سا بنا پلکیں جھپکائے اُسکو دیکھ گیا جو چہرے پر مسکراہٹ پھیلاتے آرام سے آگے بڑھ چکی تھی۔۔۔

مہراز کو اُس پل کچھ سمجھ نا آیا تھا، اُسے لگا تھا کہ اُسنے آنے میں دیر کر دی، کتنے ہی درد کے آنسووں مقابل کے گالوں پر بہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہراز۔۔۔۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔؟ تمہیں اندازہ بھی ہے " تم کیا بول رہے ہو۔۔۔؟ تم میری بیٹی پر الزام لگا رہے ہو؛۔

مہراز جو زایان سے نکاح نامہ لیتے سیدھا حامد چاچو اور اپنے بڑے چاچو طلال شاہ کے سامنے پیش ہوا تھا، ابھی سب کو بتایا تھا کہ زایان اور پریزے نے "نکاح کر لیا، طلال شاہ اک دم سے بھڑک اٹھے تھے۔۔۔

جبکے حامد نے مہراز کے سامنے رکھے پیپرز اٹھائے تھے۔ جس میں سچائی صاف عیاں ہو رہی تھی۔

وہ بنا کچھ بولے وہاں سے اٹھتے چلے، جبکے مہراز بھی فوراسے ان کے پیچھے ہی لپکا؛۔

چاچو۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔میری بات سنے، پریزے نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔دونوں نے نکاح مجبوری میں کیا تھا۔لیکن ابھی دونوں ہی اپنے اس نکاح کو دل سے قبول کر چکے ہیں۔

مہراز۔۔۔۔۔چاچو کو سڑھیوں کی طرف جاتے دیکھ اُنکے راستے میں حائل ہوتے بولا؛۔

چٹاح۔۔۔۔۔"شرم نہیں آئی تجھے نکاح کرتے ہوئے۔۔۔؟اس دن " کے لیے تجھے اتنا بڑا کیا تھا۔۔۔؟ جیسے ہی سونیا کو پتا چلا تھا وہ پریزے پر چڑھ ڈوری تھی، آخر بشری بیگم کو باتیں کرنے کا موقعہ مل چکا تھا۔۔۔۔

چاچی۔۔۔۔۔بس۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے سونیا ایک اور تھپڑ پریزے کی گال پر چھوڑتی عبادت جو روم میں داخل ہوئی تھی، تیزی سے بھاگتے چاچی کا ہاتھ پکڑا

عبادت توں پیچھے ہٹ جا۔۔۔۔تجھے نہیں پتا اس لڑکی نے کیا کیا ہے، ''
چاچی روتے ساتھ ہی عبادت کو پیچھے کرتے پریزے کی طرف لپکی؛۔
جبکے عبادت نے فوراسے روتی پریزے کو اپنے پیچھے کرتے چٹان بنے چاچی کے آگے کھڑی ہوئی؛۔

روم میں سبھی عورتیں موجود تھی، بشری بیگم عبادت کی ماں تائی ریحانہ بیگم فلک، ہما۔۔۔۔۔

چاچی۔۔۔۔پریزے نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا تھا، میں سب کچھ پہلے سے جانتی ہوں، میں خود آہ سے اور چاچو سے بات کرنے ہی والی تھی ؛۔

عبادت جو چاچی کے آگے کھڑی اُنکو روک رہی تھی، چاچو کو روم میں آتے دیکھ تیزی سے بولتے سب کو شاک کر گئی۔

توں پہلے سے جانتی تھی۔۔۔۔۔؟چاچی کی شاک سے آنکھیں بڑی "
ہوئی تو حامد بھی سن شاک ہوئے جو اندر آچکے تھے،جبکے مہراز بھی پریشانی
"سے اُسکو دیکھ گیا۔۔۔۔۔۔

سن لو۔۔۔۔۔حامد۔۔۔۔۔اچھے سے سن لو۔۔۔۔تمہاری اس لاڈلی بیٹی
نے ہی چھوٹی کو اس راستے پر چلایا۔۔۔۔
کہا بھی تھا۔۔۔۔۔اس منحوس کو اپنی بیٹی سے دور رکھو سونیا۔۔۔۔لیکن "
مجال ہے کسی نے میری سنی ہو۔۔۔۔

آج دیکھ لو اپنی آنکھوں سے۔۔۔۔۔۔یہ پہلے سے جانتی تھی،پھر بھی تم
"لوگوں سے چھپایا۔۔۔۔
بشری بیگم کو موقعہ مل چکا تھا،وہ جلتی آگ میں تیل ڈالنے کا کام پکڑ چکی تھی
جبکے مہراز نے ناگواری سے اُنکو دیکھا تھا،حامد شاک سے ویسے ہی چلتے
عبادت کے سامنے آتے رکے؛۔

عبادت۔۔۔۔۔تم جانتی تھی۔۔۔؟حامد جتنا شاک ہوتے کم تھا۔چاچو "
مجھے کچھ دن پہلے ہی پتا چلا، میں بات کرنے ہی والی تھی۔عبادت نے فورا
"سے سچ بتایا۔۔۔۔

سن لیا تم نے۔۔۔۔؟بشری بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ پریزے اور
زایان کے نکاح کا پورا واقعہ عبادت کے سر پر ڈال دیتی۔

بس کریں۔۔۔۔۔تائی۔۔۔۔۔۔کب سے آپ کی باتیں سن کر برداشت
کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، لیکن آپ چپ ہونے کا نام ہی نئیں لے رہی
؛۔

آپ جو چاہتی ہیں ناوہ نہیں ہو سکتا، چونکہ عبادت آپ کی بیٹی ہی نہیں مہراز
زیاد کی بیوی بھی ہے، اور میں ایک بھی لفظ اپنی بیوی کے خلاف سن نہیں
سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔

عبادت نے کہانا۔۔۔۔اُسے کچھ دن پہلے ہی پتا چلا تو یہی سچ ہے۔ ‘‘

زایان نے مجھے یہی بتایا تھا۔اور یہاں بات یہ نئیں چل رہی کہ کس کو کب سے کتنا سچ پتا تھا۔۔۔۔

یہاں پریزے اور زایان کے نکاح کی بات ہونی چاہیے۔ ہمیں آگے کیا کرنا ہے کیسے کرنا ہے یہ سوچنا چاہیے۔۔۔۔ ’’

وہ بشری بیگم کی چلتی زبان کو بریک لگاتے ساتھ ہی اپنی اوچ ظاہر کر گیا جبکے عبادت حیران سی اُسکو دیکھتے سرسری سا چاچا جان کو دیکھ گئی۔

مہراز۔۔۔۔۔۔ فیصلہ ہو گیا ہے،ان بچوں نے جو بھی کیا، صرف غلط کیا ‘‘

۔۔۔۔انھیں ہمیں سچ بتانا چاہیے تھا۔

ہمیں بالکل بھی یقین نہیں آرہا۔۔۔۔ ہماری بیٹی نے ہم سے اتنی بڑی بات چھپائی۔ لیکن۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔۔ ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا، زاہیان تم کل ہی طلاق پیپرز بنواو، پریزے اور زایان کا طلاق ہو گا،اور پریزے کی شادی وہی ہو گی جہاں ہم نے تہ کی ہے۔۔۔۔۔

حامد نے بنا کسی کو دیکھتے اپنی بات مکمل کی تھی اور سب کو شاک چھوڑ زاہیان کو حکم دیتے روم سے نکلے۔ مہراز صدمے سے اپنے چاچو کو جاتے دیکھ تیزی سے اُنکے پیچھے ہی لپکا:۔

چاچو۔۔۔۔۔یہ آپ غلط کر رہے ہیں، ان دونوں کا نکاح ہو چکا ہے، "
آپ کیسے یہ طلاق والی بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔؟ مہراز۔۔۔۔چاچو کے پیچھے ہی لائبریری روم میں داخل ہوتے بولا۔

کیوں نہیں بول سکتا۔۔۔۔؟ میری بیٹی کا معاملہ ہے مہراز۔۔۔۔اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔ وہ دوٹوک بولتے فائل اٹھاتے اُسکو دیکھنا شروع ہوئے، "جبکے من بالکل بھی کچھ کرنے کو نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

چاچو۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔ مجھ سے بات کریں۔۔۔آپ ایسے نہیں "
کر سکتے، زایان اور پریزے ایک دوسرے کو چاہتے ہیں، جب وہ دونوں خوش ہیں تو پھر طلاق کیوں۔۔۔۔؟ ویسے بھی زایان کو آپ اچھے سے جانتے ہیں، آپ کے سامنے ہی بڑا ہوا ہے، آپ اس نکاح کو ختم کیوں کرنا

چاہتے ہیں۔۔۔؟مہراز اپنے چاچو کو فائل پر ایسے ہی جھکے دیکھ تیزی سے بولتے ساتھ ہی ان کے سامنے سے فائل اٹھا گیا؛۔

چاچو۔۔۔۔آپ کی خاموشی مجھے پریشان کر رہی ہے، پلیز۔۔۔۔کچھ تو بولیں۔۔۔۔۔آخر زایان میں مسلہٗ کیا ہے۔۔۔؟جو آپ پریزے کا ہاتھ دینا نہیں چاہتے۔۔۔؟مہراز مسلسل پوچھ پوچھ کر تھک چکا تھا،جبکے حامد خاموشی سے بیٹھے سوچ میں مبتلا ہوئے تھے۔۔۔۔۔

چاچو۔۔۔۔۔۔مہراز اب کے ان کے سامنے بیٹھا تھا۔مہراز۔۔۔۔۔ " میرا فیصلہ بدلنے والا نہیں۔۔۔۔ تمہیں جاننا ہے نا۔۔۔۔۔تو سنو ۔۔۔۔۔۔۔"

حامد غصے سے اُسکو دیکھتے اٹھے تھے،جبکے مہراز نے غور سے چاچو کا چہرہ دیکھا تھا۔

جس گھر میں پہلے ہی میری ایک بیٹی بس نارہی ہو میں وہاں دوسری بیٹی کا ہاتھ کیسے دے دوں۔۔۔؟ کیا گارنٹی ہے کہ زایان میری بیٹی کے ساتھ ویسے پیش نہیں آئے گا جیسے تم عبادت کے ساتھ آئے۔۔۔!

کیا گارنٹی ہے، کہ آگے چل کر وہ طلاق تک بات نئیں لے کر جائے گا، جیسے بھی ہو، زایان ہے تو تمہارا ہی بھائی نا۔۔۔؟

بھلا۔۔۔۔وہ میرے سامنے بڑا ہوا ہے، میں ایک باپ ہوں، میں بالکل بھی اپنی بیٹی کے ساتھ برا نہیں کر سکتا، حامد جو پہلے ہی عبادت اور مہراز کے رشتے میں چلتی دوریوں کی وجہ سے پریشان تھے،

تم مجھے بتاؤ، میں نے کہا تھا عبادت سے بات کرو، کیا فیصلہ لیا اُسنے ۔۔۔۔؟ حامد جانتا تھا اتنا آسان نہیں ہو گا عبادت کو منانا، وہ جانتے تھے اگر وہ ایک بار سوچ گئی کہ اُسے یہ رشتہ نہیں کرنا تو چاہ کر بھی کچھ نہیں ہو سکتا، وہ ساری باتیں چھوڑ الٹا مہراز سے پوچھ گئے:۔ کیونکہ اُنکے دماغ میں چلتی الجھنوں نے ایک نئی سوچ میں مبتلا کیا تھا، جبکے جو لبوں پہ آیا وہ بنا سوچے کہتے

چلے گے۔ مہراز اپنے چاچو کی باتیں سن شاک سا خاموش ہوتے نظریں جھکا گیا۔

مقابل کو اچانک سے دوپہر میں ہونے والی عبادت سے ملاقات یاد آئی "

"تھی، حامد کو جواب دینے کے لئے جیسے الفاظ ختم ہوئے تھے۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔۔۔۔۔جواب دو۔۔۔۔۔؟ مہراز۔۔۔۔۔

حامد واپس سے اپنی چیئر پر بیٹھے تھے، جبکے وہ صاف مہراز کا چہرہ پڑھ چکے تھے

"

کوئی جواب نہیں ہے نا۔۔۔۔؟ میں جانتا تھا۔۔۔۔۔مجھے خود ہی تم بتاؤ، کیسے میں پریزے اور زایان کا یہ نکاح قبول کروں۔۔۔۔؟

جس گھر میں ایک بیٹی خوش نہیں رہ سکی، وہاں دوسری بیٹی کیسے خوش رہ پائے گی۔۔۔۔؟ حامد اپنی جگہ بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے، جبکے مہراز کے پاس خاموشی کے سوا کچھ نا تھا۔۔۔۔۔

چاچو۔۔۔۔۔۔میرے۔۔۔۔۔اور مہراز۔۔۔۔کی طلاق والی بات ‘‘
جانتے ہیں۔۔۔؟عبادت جو دونوں کے پیچھے آئی تھی،دروازے کے پاس
کھڑے سب کچھ سن چکی تھی،جبکے صدمے سے شاک ہوتے بنا کچھ کہے ہی
آنکھیں بھری تھی۔

وہ بنا آواز کیے سیدھے اپنے روم کی طرف لپکی،چاچو۔۔۔۔سب۔۔۔۔
کچھ۔۔۔۔جانتے۔۔۔۔۔؟عبادت جو روم میں آتے ہی ڈور لاک کر چکی
تھی وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی جبکے زور قطار آنسوؤں آنکھوں سے بہنے
’’شروع ہوئے۔۔۔۔

جس گھر میں پہلے ہی ایک بیٹی خوش نا ہو،وہاں میں دوسری بیٹی کا ہاتھ ‘‘
کیسے دے دوں۔۔۔؟چاچو کے کہے الفاظ کسی گہرے دکھ کا احساس کروا
گے۔

وہ منہ پہ ہاتھ رکھے روتے خود کی قسمت کو ایک بار پھر کوس گئی، ایسے کیوں ہوتا ہے۔۔۔؟ آخر کیوں۔۔۔؟ وہ ویسے ہی روتے کبرڈ سے ابہام کی تصویر نکال کبرڈ کے ساتھ لگتے نیچے بیٹھی سسیکیاں بڑھتے بولی۔۔۔۔۔۔

" ایسے کیوں ہوتا ہے۔۔۔؟ جب بھی میں اپنی قسمت کا سچ مان کر خوش ہونے لگتی ہوں، ایک نیا امتحان سر اٹھائے میرا منتظر کیوں ہوتا ہے۔۔۔؟ کیوں۔۔۔۔۔ اللہ میاں جی۔۔۔۔۔۔۔ "کب تک۔۔۔۔؟ وہ کوئی شکوہ تو نہیں کر رہی تھی، لیکن زندگی کے کھیلوں سے تنگ آچکی تھی

۔۔۔۔"

" ایسے کیوں ہوتا ہے۔۔۔؟ میں ساری زندگی یونہی تمہاری یادوں میں گزرنا چاہتی ہوں، یہ زمانہ ایسے کیوں مجھے جینے نہیں دیتا۔۔۔۔؟

وہ پوری طرح ٹوٹ چکی تھی، کوئی بھی راستہ اُسے نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ ویسے ہی روتے روتے کب سو گئی تھی اُسے بالکل بھی علم نہیں ہوا تھا

۔۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آپی۔۔۔۔۔میں کسی بھی پیپر پر سائن نہیں کروں گی، آپ نے کہا تھا، "
آپ پاپا سے بات کرے گی تو آپ نے ابھی تک بات کیوں نہیں کی
۔۔۔۔؟

جیسے ہی اگلے دن طلاق کے پیپرز زاہیان لایا، پریزے نے صاف سائن
کرنے سے انکار کیا، چونکہ زایان نے فون پر اُسکو دھمکی دے ڈالی تھی۔
کہ چاچو کچھ بھی کرلیں، وہ کبھی بھی اُسے چھوڑے گا نہیں۔۔۔۔اگر
پریزے اُسے نا ملی تو اپنی جان دے۔۔۔۔دے گا۔۔۔۔

کتنی ہی بار زایان نے بھی مہراز سے پوچھا تھا، چونکہ مہراز نے اُس سے کہا تھا
کہ وہ چاچو سے بات کرے گا۔۔۔۔

لیکن ابھی وہ بھی خاموش تھا، وہ کیا جواب دیتا زایان کو۔۔۔۔۔؟جبکے وہ خود
الجھ چکا تھا، اُسنے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ ایسا دن بھی آئے گا۔

جب اُسکے اور عبادت کے تعلق پر زایان اور پریزے کا رشتہ ہو گا

مہراز اتنا سمجھ چکا تھا کہ ماضی میں ہوئی غلطی کی وجہ سے اس بار چاچو کبھی بھی کوئی بھی جلد بازی میں فیصلہ نہیں لیں گئیں۔

ایک طرف مہراز تھا تو دوسری طرف عبادت بھی سوچوں میں گھیری "
پڑی تھی۔ وہ فیصلہ نہیں لے پا رہی تھی کہ اُسے آگے کیا کرنا ہے۔

ابھی وہ فریش ہوتے واش روم سے نکلی تھی، جب اُسنے اپنا فون چیک کیا تھا
، جہاں زایان کے لاتعداد میسج اور کال موجود تھے۔

جن میں وہ ویسی ہی باتیں بول رہا تھا جیسی وہ پریزے کو بول چکا تھا۔ عبادت
"نے فون رکھتے سامنے کھڑی اپنی چھوٹی بہن پریزے کو دیکھا تھا۔۔۔
جو اُسکے جواب کی منتظر تھی، توں فکر نہیں۔۔۔۔۔ جیسا توں چاہے گی ویسا
ہی ہو گا۔۔۔ توں۔۔۔ نیچے جا۔۔۔ اور اپنے اور میرے لیے ناشتہ بنا؛۔

عبادت نے بہت پیار سے اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اُسکو بے فکر رہنے کا گویا۔جبکے سونیا چاچی اور زاہیان جو پریزے کے پیچھے ہی اُسکے روم میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔

عبادت کی بات سن شاک ہوئے جبکے پریزے جس کو عبادت پر یقین تھا " ،آنکھوں سے کو صاف کرتے اپنی بہن کے گلے مل تیزی سے ناشتہ بنانے گئی:۔

عبادت۔۔۔۔اب توں چاچو کے فیصلے پر انگلی اٹھائے گی۔۔۔۔؟ جیسے ہی پریزے روم سے نکلی، زاہیان عبادت کے سامنے کھڑا ہوا۔

یہ۔۔۔۔۔۔۔ پیپرز۔۔۔۔ طلاق کے ہیں۔۔۔؟ عبادت نے مقابل کے " پوچھے سوال کو اگنور کرتے ہاتھ میں پکڑے پیپرز کھنچے:۔

چاچی۔۔۔۔جو پاس ہی کھڑی تھی، عبادت کی حرکت پر حیران ہوتے ''زاہیان کو دیکھا جو خود چاچی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

چاچی۔۔۔۔۔چاچو کو بولیں۔۔۔۔۔۔ان پیپرز کے ساتھ دو اور طلاق "
کے پیپرز تیار کروادیں، وہ ان پیپرز کو پڑھتے اک دم سے ایک فیصلے پر پہنچی
تھی۔

کیا مطلب ہے۔۔۔؟ چاچی کے لبوں سے تیزی سے ادا ہوا تھا۔جبکے زاہیان
"بھی جتنا حیران اور شاک ہوتا کم تھا۔۔۔۔

مطلب وہی ہے جو آپ سمجھ نہیں رہی، اگر پریزے اور زایان کا نکاح "
ختم کیا جارہا ہے، تو پھر۔۔۔۔۔میرا اور مہراز کا رشتہ بھی آج ہی ختم ہو گا۔

ویسے ہی زاہیان اور ہما کو طلاق بھی ساتھ ہی ہو گا۔۔۔

بالکل ویسے ہی جیسے اُن دونوں زایان اور پریزے کا ہو گا، جب چاچو کو
خاندان میں اپنی چھوٹی بیٹی پریزے کا ہاتھ وہاں دینا ٹھیک نہیں لگ رہا جہاں
پریزے کی بڑی بہن پہلے ہی بستی ہے، تو پھر۔۔۔۔۔ایک طلاق سے کیا کچھ
ٹھیک ہو گا۔۔۔۔؟

ٹھیک توتب ہو گا، جب دونوں خاندان میں موجود سبھی رشتے ختم کر ''
دیئے جائیں، عبادت تیرا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔۔؟ توں کیا بول رہی ہے،
تجھے کچھ سمجھ بھی ہے۔۔۔؟ زاہیان شاک سا اُسکو بازو سے پکڑتے اپنے
سامنے کر گیا۔

دماغ تو میرا بالکل ٹھیک ہے، مجھے نہیں لگتا ان باتوں میں دماغ لگانے کی کوئی
وجہ ہے۔ یہ تو سیدھی سیدھی بات ہے جو میں نے بتاتے آگاہ کیا ہے۔
جب اُس گھر میں پریزے نہیں جا سکتی تو پھر اُس گھر کی بیٹی بھی یہاں نہیں
بستی۔

جاؤ۔۔۔۔۔ جا کر۔۔۔۔۔۔ اپنی اور میری طلاق کے پیپرز بھی تیار کروالاؤ
،تاکہ یہ پیپرز ایک ساتھ تایا ابو کے گھر جا سکیں۔ وہ مقابل کا ہاتھ ہٹاتے اب
کہ اُسکو واپس سے پیپرز تھامتی جانے کا اشارہ کر گئی، جبکے چاچی جھنوں نے
اس طرف ایک بار بھی سوچا نہیں تھا، کئی سوچوں میں گرفتار ہوئی؛۔

چاچی۔۔۔۔اس سے پہلے زاہیان ان کو کچھ کہتا وہ بنا کچھ کہے وہاں سے گئی تو عبادت نے بھی قدم سیدھے کبرڈ کی طرف اٹھائے تھے اور روح کے کپڑے نکال بیگ میں ڈالنا شروع ہوئی۔۔۔۔

زاہیان الجھا ویسے ہی روم سے نکلا تو عبادت کپڑوں کو بیڈ پر پھینک وہی "بیٹھی، جبکے بنے کہے لاتعداد آنسو گالوں پر بہے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تانیہ۔۔۔۔جب دیکھو تو فون پر لگی رہتی ہے، کتنا کہا تھا تجھے۔۔۔۔ خاندان کے ان لڑکوں میں سے کسی ایک کو اپنا عاشق بنالے۔

لیکن مجال ہے جو تو میری ایک سن لے، تجھ سے ایک سال چھوٹی اُس پریزے کی شادی میں ہونے لگی ہے۔اور وہ بھی اسی خاندان میں۔۔۔۔۔ بشری بیگم جو جل جل کا اپنا آپ جلا رہی تھی، بیٹی کو فون پر لگے دیکھ غصے سے بھڑک اٹھی؛۔

ماما۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔میرا سر مت کھایا کریں، کتنی بار کہا ہے،ان میں سے کوئی بھی میرے قابل نہیں ہے، مجھے کوئی امیر ترین شہزادہ چاہیے جو میرے لاڈ اٹھا سکے۔۔۔۔۔

وہ اپنے ہی خیالوں میں گم سی بولتی ماں کو سر پکڑنے پر مجبور کر گئی، تیرا کیا ہو گا۔۔۔۔؟ وہ اُسکے کپڑے جو لائی تھی بیڈ پر پھینکتی اُسکو چھوڑتے کبرڈ کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

ان جوڑوں میں سے کوئی جوڑا پسند کر لے، مہندی پر ان میں سے کون سا پہنا ہے۔۔۔؟ وہ کبرڈ میں سے چند نئے جوڑے نکالتے اُسکے پاس آئی تھی۔

آپ فکر نہیں کرو، میں کچھ بھی پہن لوں گی، وہ ایک نظر دیکھ جواب دیتے روم سے نکلی تو بشری بیگم نے غصے سے کپڑے واپس کبرڈ میں پھینکے:۔

بھابھی۔۔۔۔آپ یہاں ہیں، میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہی تھی، نیچے جیولری والا آیا ہے، سبھی آپ کو وہاں بلوا رہے ہیں۔۔۔۔

سونیا چاچی جو اوپر پریزے کی جیولری باکس رکھنے آئی تھی، بشری بیگم کو دیکھتے ساتھ ہی آگاہ کیا۔

جیولری والا آگیا۔۔۔؟ بشری بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی، جبکے وہ تیزی سے کبرڈ بند کرتی سونیا کی طرف بڑھی:۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادت کی طلاق والی بات پر سبھی بڑوں کے کان اچھے سے کھڑے ہو چکے تھے۔جبکے حامد کے بڑے بھائی لوگوں نے بھی حیران ہوتے کئی سارے سوال حامد کے سامنے کھڑے کر دیئے تھے۔

حامد نے بالکل بھی سوچا نہیں تھا کہ عبادت بھی ایسے سب بڑوں کے سامنے سبھی رشتوں کو ختم کرنے کی باتیں رکھ سکتی ہے:۔

سونیا نے صاف حامد سے کہہ دیا تھا کہ جیسے بھی ہو پریزے کا نکاح ہو چکا ہے تو ہم لوگ سیدھے سیدھے پریزے کی شادی زایان سے کر دیتے ہیں،

آخر اب ایک رشتے کو ختم کرنے کے لیے باقی رشتوں کو ختم نہیں کر سکتے

ایسے ہی مہراز کے بابا بھی زایان کا رشتہ حامد کے سامنے رکھ گے تو حامد کو پریزے اور زایان کا نکاح قبول کرنا ہی پڑا۔۔۔

ایسے ہی سب بڑوں کی رضامندی پر دونوں کی مکمل شادی کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔حامل ہال میں سبھی انتظام ایک بار خود چیک کر لینا۔۔۔

میں نہیں چاہتا کوئی بھی کمی رہے، حامد اپنے بیٹے کو ہدایت دیتے تیزی سے سڑھیاں چڑھے تو حامل جو پہلے ہی فون پر لگا ہوا تھا۔گاڑی کی چابی لیتے ہال جانے کیلیے نکلا۔

زایان۔۔۔۔تمہارا مسلہ کیا ہے۔۔۔؟پریزے جو اپنی کزنوں کے " ساتھ مصروف تھی جو اُسے زایان کا نام لیتے تنگ کرنے میں لگی ہوئی تھیں

-

اچانک سے زایان کی کال آتے دیکھ مزید اُسکو تنک کر گئی، جبکے وہ بہت مشکل سے ان سب کو روم میں چھوڑ بالکنی میں آتے فون کان سے لگاتے بولی؛۔

"مسلہ پوچھ رہا ہے۔۔۔۔کہ تمہارا مسلہ کیا ہے۔۔۔؟ وا۔۔۔۔کمال ہو گیا۔۔۔وہ طنزیہ وار کرتے حساب برابر کر گیا۔۔۔

"تم نے مجھے مسلہ کہا۔۔۔۔؟ وہ جو مسلسل پیچھے مڑتے ڈور پر کھڑی اپنی سبھی کزنوں کو دیکھ کان لگائے دیکھ رہی تھی، مقابل کے نوازے آواز پر دانت چباتے آہستہ سے بڑبڑائی۔

"ظاہری بات ہے۔۔۔۔فون تمہارے کان سے لگا ہوا ہے، وہ بھی کہاں باز آنے والا تھا؛۔

اچھا۔۔۔۔اگر میں ایک مسلہ ہوں، تو زایان شاہ مجھ سے شادی کرنے کے لیے اتنا مر کیوں رہے تھے۔۔۔؟ ایسے کرو۔۔۔۔تم میری طرف سے

جواب سمجھو۔۔۔وہ بھی پریزے تھی اتنی جلدی ہار کبھی بھی نہیں مان
"سکتی تھی۔۔۔۔

"ارے۔۔۔۔۔ایسے کیسے۔۔۔۔؟تم بول سکتی ہو۔۔؟میں تو ایسے ہی
مذاق کر رہا تھا، تم بھی تو دیکھو۔۔۔۔کیسے فون اٹھاتے بھڑکی؛۔
ایسے کوئی کرتا ہے، اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ۔۔۔؟وہ فوراسے
"لڑائی کو ختم کرتے لائن پر آیا تھا۔۔۔۔

"جب کوئی فون نہیں اٹھا رہا تو ہونے والے شوہر کو سمجھنا چاہے کہ اُسکی
ہونے والی دولہن کہیں مصروف ہو گی۔۔۔وہ بھی اپنی سبھی کزنوں کو
دانت دکھاتے دھیمی آواز میں بولی۔

جبکے فون کے پار زایان کو کا چہرہ مسکرایا تھا۔اچھا کہاں مصروف تھی میری
ہونے والی دولہن۔۔۔؟وہ بھی شوخی لہجے میں دل سے استفسار کر گیا؛۔
تم نے کال کیوں کیا۔۔۔؟وہ موضوع سیدھے کام کی بات پر لائی۔ "

مجھے آج شام کو تم سے اکیلے میں ملنا ہے، وہ بھی بنا دیر کیے تیزی سے گویا ہوئی۔۔۔۔"

کیا۔۔۔۔؟ وہ اک دم اونچی آواز میں چیختے بولی۔جبکے سبھی کزن جو ڈور " کے ساتھ لگی ہوئی تھی ہنستے لطف اندواز ہو گئیں؛۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔؟ کیا۔۔۔۔؟ وہ اپنی سبھی کزنوں کو " آنکھیں دکھاتی ویسے ہی تیکے لہجے میں گرجی۔۔۔

اس میں دماغ خراب ہونے والی کیا بات ہے۔۔؟ فون کے پار موجود وجود نے بھی بنا لحاظ رکھتے ویسے ہی چیخے لہجے میں پوچھا۔

زایان۔۔۔۔۔پہلے ہی بہت کچھ ہو چکا ہے، اب ہمیں ایسے ملنے کی ضرورت نہیں، اور ویسے بھی میں تم سے مل نہیں سکتی، ماما نے صاف منع کیا ہے۔اور میں اس بار ان کی بات پر عمل کرنا چاہتی ہوں، وہ اک دم سینجدہ ہوتے بولی۔۔۔۔

پریزے۔۔۔۔میرا من ہے، میں اپنی دولہن کو جی بھر کر دیکھوں، کیا ‘‘
۔۔۔۔یار۔۔۔۔۔تم میری فیلنگ کی بالکل بھی قدر نہیں کرتی، سارا موڑ
خراب کر دیا وہ اتنا کہتے ساتھ ہی فون رکھ گیا۔۔۔۔
زایان۔۔۔۔۔؟ وہ فون بند دیکھ ہکا بکا سی ہوتی سامنے کزنوں کو خود کی
’’طرف لپکتے دیکھ خاموش ہوئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سنگیت کا فنکشن شروع ہو چکا تھا، سبھی مہمان ہال میں پہنچ چکے تھے، ‘‘
شادی کیونکہ خاندان کے ہی بچوں کی تھیں۔
تو حامد نے اپنے بھائیوں سے مشورہ کرتے سبھی فنکشن اکھٹے ہی رکھے تھے
۔‘
ہاں بولو۔۔۔۔۔ابھی وہ ہال میں داخل ہوتے سبھی انتظام دیکھ اسٹیج کی ‘‘
’’طرف بڑھا تھا کہ آتی کال دیکھ مقابل ویسے ہی ہال سے باہر نکلا تھا۔۔۔

سر۔۔۔۔۔ہم نے پاکستان کے تقریباً دس شہروں میں چیک کر لیا ہے، ''
یارم شاہ۔۔۔۔۔یا پھر ابہام شاہ۔۔۔۔۔کی فیملی کا کچھ بھی پتا نہیں چلا،
''فون کے پار موجود شخص نے بہت افسردگی سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔۔
ایک کام بولا تھا۔۔۔۔۔وہ بھی مکمل نہیں کر سکے۔۔۔۔؟ یارم شاہ
۔۔۔۔۔ایک دس سال کا بچہ ہے۔۔۔۔۔اُسکی انفارمیشن نہیں مل سکی
۔۔۔۔؟مہراز جسے لگا تھا کہ شاید کوئی اچھی نیوز ہے، غصے کو ضبط کرتے
دھیمی آواز میں گرایا۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔ہم نے سبھی سکولز میں چیک کیا، یقین کریں اس نام کا بچہ ملنا ''
مشکل ہو گیا۔اور اگر یارم کا نام بدل گیا ہوا تو سر یہ کام تو اور بھی مشکل ہو
جائے گا۔۔۔۔

ہم نے بہت کوشش کی لیکن ہم کامیاب نہیں ہو سکے، ایک بار پھر فون کے
پار سے افسردگی کے سائے لہرائے۔۔۔۔

میں نے کہا تھا، آصف کی انفارمیشن پتا کرو، وہ آج کل کہاں ہے۔۔۔؟ ‘‘

مقابل نے کچھ بھی برا بولنے سے خود کو باز رکھتے بہت دھیمی آواز میں پوچھا جبکے آس پاس سے گزرتے مہمانوں سے مسلسل مشکل سے چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ ہاتھ ملا رہا تھا۔

وہ کچھ دن بعد لندن سے واپس پاکستان آنے والا ہے، آپ اُسکی فکر نہیں کریں، جیسے ہی وہ پاکستان پہنچا، ہم لوگ اپنا کام شروع کر دیں گئیں

’’

فون کے پار سے بولتے جیسے مقابل کو کچھ حوصلہ دیا گیا تھا، ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔ جیسے بھی کرو، مجھے کسی بھی طرح اس آصف سے یارم کی پل پل کی انفارمیشن چاہیے۔ وہ ایک نظر ہال کی طرف دیکھ حکم سعا کرتا ہال کے اندر داخل ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادت۔۔۔۔۔آپی۔۔۔۔۔۔۔حامل کو کال کریں آپ۔۔۔۔۔ "

کب سے بول کر گیا ہوا ہے، کہ ڈی جے کو لڑکیوں کے ہال میں بھیجتا ہے لیکن ابھی تک نا ہی کوئی ڈی جے آیا ہے اور نا ہی وہ خود آیا۔ فلک جو مسلسل "حامل کو کال ملاتے تھک چکی تھی، عبادت کو دیکھ گویا۔۔۔۔۔۔

تم اندر جاؤ۔۔۔۔۔میں دیکھتی ہوں باہر۔۔۔۔۔عبادت جو فلک کے "

بیٹے کو گود میں اٹھائے ہوئے تھی، اُسکو پکڑتے لڑکیوں کے ہال سے نکل "مردوں والی سائیڈ کی اوڑھ بڑھی۔۔۔

کوئی فیملی کا ممبر نظر ہی نہیں آرہا، وہ ہال کو دیکھ تھوڑا الجھی جبکے سبھی مرد نظریں ڈور کی طرف جما گئے۔

عبادت۔۔۔۔۔ابھی وہ ویسے ہی سب کو دیکھ پلٹی تھی کہ کال کر لے گی، اپنا نام سن تیزی سے پلٹی، جبکے سامنے موجود وجود کو دیکھ نظریں اِدھر اُدھر گھومائی۔۔۔۔۔۔

تم یہاں کیوں آئی۔۔۔؟مہراز جو عبادت کو دیکھ چکا تھا، تیزی سے اُسکے قریب آتے پوچھا۔

وہ۔۔۔۔۔می۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔عبادت جو الجھ چکی تھی،اُسکے اچانک سے ایسے سامنے آنے اور پوچھنے پر گھبراتے جو منہ میں آیا بول تیزی سے نکلی۔۔۔۔

جو کام کہنے آئی تھی وہ تو کہا ہی نہیں۔وہ جو ہر بڑای میں اپنے ہال کی طرف بڑھی تھی، فلک کا کام یاد آتے ہی رکی۔جبکے لہنگا اٹھاتے قدم واپس سے پیچھے کو اٹھائے۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ مقابل سے ٹکراتے گرتی مقابل نے " ہوشیاری سے اُسکو اپنی مظبوط بانہوں میں قید کیا تھا۔

مہراز تو اپنی بانہوں میں اپنی بیوی کے دیدار پر جیسے کھو چکا تھا، آج کتنے "مہینوں بعد مقابل نے اُسکو اپنے اتنے قریب سے دیکھا تھا۔۔۔۔

جبکے عبادت۔۔۔۔مقابل کی نظروں سے جھلستی فوراسے کھڑی ہوتے
دونوں کے درمیان فاصلے قائم کر گئی؛۔
تم ٹھیک ہو۔۔۔۔؟وہ جو کھونے لگا تھا،اُسکو خود کے لہنگے میں الجھے دیکھ ''
پیار سے دریافت کر گیا۔
وہ۔۔۔۔۔حامل۔۔۔۔۔۔سے کام تھا،ڈی جے کا فلک لوگوں نے بولا تھا۔
لیکن ابھی تک فی جے والے نہیں۔۔۔۔عبادت نے مقابل کے سوال کو
نظر انداز کرتے سیدھے کام کی بات بولی
وہ لوگ پہنچنے والے ہیں،مہرازنے اُسکی نگاہوں کوادھر ادھر گھومتے ''
دیکھ بنا پلکیں جھپکائے ہی جواب پاس کیا تھا۔
جبکے وہ جواب ملتے ہی فوراسے لڑکیوں والے ہال میں داخل ہوئی،جیسے بتایا
گیا تھا کہ اب مزید کوئی بات نہیں ہو سکتی؛۔
میرا وعدہ ہے عبادت۔۔۔۔۔۔میں ہمارے درمیان میں سے یہ ''
خاموشی کی دیوار ہٹادونگا۔۔۔''وہ جانتا تھا کہ ماضی میں کی غلطی آج بھی

۔۔۔۔۔حال میں تکلیف بنے ہوئے ہے۔ جس وجہ سے وہ اس تکلیف کو ختم کر دینا چاہتا تھا۔

بس ایک بار تمہارا یارم مجھے مل جائے، پھر ہر طرف تمہارے صرف خوشیاں ہی خوشیاں ہو نگی۔۔۔۔وہ دل میں سوچتے واپس سے اپنے ہال کی طرف بڑھا۔

☆☆☆

ریان (پریزے کا بھائی) کو معصوم سا چہرہ بناتے مدد طلب نگاہوں سے دیکھا۔

نا ممکن۔۔۔۔ میں یہ کام بالکل بھی نہیں کر سکتا، ویسے بھی توں اُس سے نہیں مل سکتا، جو بھی بات کرنی ہوئی کل کرتے رہنا شادی کے بعد؛۔

ریان نے صاف انکار کیا تھا۔جبکے زایان جس کو لگا تھا کہ ریان ضرور اُسکو سمجھے گا اُسکا انکار سن حیران ہوا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ توں مجھے کیوں نہیں ملوا سکتا۔۔۔؟ دیکھ۔۔۔ سالہ ابھی توں بنا نہیں ہے، کم از کم ہماری دوستی کا ہی کوئی لحاظ رکھ لے۔۔۔؟ میں نے کتنی امید سے تجھے کہا ہے، زایان نے ریان کو اپنے ساتھ بٹھاتے ہاتھ جوڑے تھے؛۔

ہماری دوستی کی وجہ سے ہی اتنے آرام سے انکار کیا ہے، نہیں تو بھلا کوئی بھائی اپنی بہن سے کسی غیر کو شادی سے پہلے ملنے دیتا ہے۔۔۔؟

ویسے قسم سے اگر مجھے پتا ہوتا نا کہ توں نے یونی میں میری بہن کو اپنی محبت میں الجھار کھا ہے تو میں تجھے اچھے سے صاف کرتا۔۔۔۔۔

ریان نے بھی جیسے بھائی ہونے کا پورا فرض ادا کیا تھا، جبکے زایان اُسکی باتیں سن کانوں کو ہاتھ لگاتے چہرے پر شاک ہونے کے زوایے بھی بنا گیا؛۔

" اللہ معاف کرے تجھ جیسے سالے سے۔۔۔۔۔دیکھا تم ایسے تھے، اسی لیے اللہ میاں نے مجھے تجھ سے یونی میں دور رکھا۔اور ویسے بھی سالے صاحب یہ مت بھولو کہ تمہاری بہن سے پہلے میرا نکاح ہو چکا ہے۔تو میں اُس سے مل سکتا ہوں، زایان نے بھی جیسے صاف بتایا تھا کہ وہ حق رکھتا ہے

۔۔۔۔

جو مرضی کرلے، میں کوئی ملاقات ہونے نہیں دے سکتا، ریان بھی جیسے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

ریان۔۔۔۔۔میرے دوست۔۔۔۔۔میرے بھائی۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔
ایسے مت کر۔۔۔۔۔یار مجھے تیزی بہن کو ایک بار دیکھنا ہے۔اُس سے
بات کرنی ہے۔۔۔
پلیز۔۔۔۔۔میری مدد کر۔۔۔۔۔دیکھ جب تیری شادی ہو گی نا، قسم سے
میں بھی تیری مدد کروں گا۔پرومنس کرتا ہوں۔
اچھا تجھے جو چاہے وہ بھی دوں گا۔بتا کیا چاہتا ہے میں تیرے لیے کیا کروں
؟
سچ میں کرے گا۔۔۔۔۔؟ریان کو جیسے موقعہ ملا تھا، وہ تیزی سے پوچھ ”
گیا۔
سچ میں کروں گا۔زایان تو خوش ہو چکا تھا۔جبکے ویسے ہی چمکتے چہرے سے
ریان کو دیکھا۔

تجھے صرف اتنا کرنا ہے، کہ یونی میں ہماری باسکٹ بال ٹیم کا مجھے کپتان بنانے کا ہمارے کوچ ممبرز کو بولنا ہے۔ریان نے بتسی نکالتے مقابل کو حیران کیا تھا۔۔۔۔۔

سالے۔۔۔۔۔یہ کیسی چیز مانگ رہا ہے۔۔۔؟توں مجھے کپتان ہٹنے کا بول رہا ہے۔۔۔؟زایان تو صدمے سے جیسے گرنے کو ہوا۔

دیکھ،۔۔۔۔اب تجھے میں بھی تو اپنی بہن سے ملنے کی اجازت دے رہا ہوں تو اُسکی اتنی سی قیمت ادا کرنی تو بنتا ہے۔۔۔؟ریان نے بہت آرام سے بولتے واپس سے مقابل کو صوفے پر بٹھایا تھا۔۔۔۔

میں تجھے معاف نہیں کروں گا، سالے میرا ٹائم بھی آئے گا۔زایان نے " دانت پیستے مسکراتے ریان کو دیکھا تھا۔

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے، میں بول دونگا۔ چل۔۔۔۔۔اب مجھے کسی طرح اُس ہال میں اپنی بہن کے پاس لے کر چل۔۔۔۔

زایان نے مقابل کو فوراسے اٹھتے اپنے کام پر عمل کرنے کا گویا، ویٹ کر "
۔۔۔۔میں آتاہوں، ریان فوراسے مسکراتے وہاں سے گیا؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان۔۔۔۔۔جوتوں نے میرے ساتھ کیاہے نا۔۔۔۔خداکی قسم یہ "
وقت تجھ پر آنے دے ذرامیں پوراحساب برابر کروں گا۔
ابھی زایان سبھی خاندان کے مردوں کے ساتھ عورتوں کے ہال کی طرف بڑھاتھا، کہ ریان جو مسلسل مسکراتے زایان کے ہمراہ چل رہاتھا، اُسکے کان
"کے قریب سرگوشی کرتے اُسکووان کیا۔۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔ "

یار۔۔۔۔۔میں نے کیاکیا۔۔۔۔؟دیکھ تجھے لے کر جاتورہاہوں، اب اگر تجھے نہیں پتاتھاکہ مہندی کا فنکشن ساتھ ہی رکھاہواہے تواس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔۔

ریان جو جانتا تھا کہ زایان کو ابھی کسی نے خبر نہیں دی کہ مہندی کا فنکشن ساتھ ہی رکھا گیا ہے، اُسے پریزے سے ملوانے کی قیمت وہ بڑی لے اڑا تھا ؛۔

جیسے ہی وہ سبھی ہال میں داخل ہوئے، لڑکیوں سمت خاندان کی سبھی عورتیں زایان کی بلائیں لیتی اُسکو اسٹیج کی طرف بڑھی۔

جہاں اُسکی ہمسفر۔۔۔۔۔۔دولہن کے روپ کی طرح میک اپ سمت پھولوں کے ہاروں میں سجی مقابل کا دل دھڑکا گئی؛۔

ایسے ہی دونوں کو ساتھ بٹھاتے عورتوں نے مہندی کی رسم ادا کی، جبکے اُسکے بعد ایک بار پھر ہال میں لڑکیوں نے ڈانس کرتے ماحول کو گرم کیا۔۔۔

حامل بھائی چلیں۔۔۔۔۔فلک بھابھی کے ساتھ ایک کپل ڈانس ہو جائے،

ریان جو ماحول کو مزید گرم کرتے خوبصورت بنانا چاہتا تھا تیزی سے اپنے بھائی کو اٹھاتے ساتھ ہی فلک کو بھی ڈانس کے لیے میدان میں کھینچ لایا

۔۔۔۔

جبکے ایسے ہی وہ زاہیان اور ہما کو بھی ایک ساتھ کھینچ لایا، عبادت بھا بھی ۔۔۔۔۔آپ بھی مہراز بھائی کے ساتھ آونا۔۔۔۔

عائشہ جوریان کو دیکھ رہی تھی تیزی سے لہنگا اٹھاتے وہ عبادت کا ہاتھ پکڑے ساتھ ہی مہراز کو آواز لگا گئی جو سائیڈ پر کھڑا صرف اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا؛۔

عائشہ،۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔ڈانس نہیں آتا۔۔۔۔عبادت جو سب کو دیکھ گئی تھی کہ خوشی سے چہک اٹھے ہیں تیزی سے عائشہ کو بولتے اپنا ہاتھ چھڑایا۔

جبکے میوزک بجنا شروع ہو چکا تھا۔

سونگ سونگ سونگ سونگ

عبادت ہاتھ چھڑاتے ڈانس فلو سے جاتی کہ سبھی لائٹس آف ہو چکی تھی جبکے مہراز جو اُسکے ارادے اچھے سے سمجھ چکا تھا، دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے مقابل نے اُسکے ہاتھ کو پکڑتے خود کی طرف کھنچا؛۔

وہ جو اپنے دھیان میں تھی اچانک سے مقابل کے کھینچے پر گھومتے مقابل کی بانہوں میں آتے قید ہوئی تھی گانا شروع ہوا تھا۔۔۔۔

شاید کبھی نا کہہ سکوں میں تم کو"

" کہے بنا سمجھ لو تم شاید

دونوں کی نظریں ملی تھیں، مہراز نے غور سے اُسکے چہرے پر چھائے غصے کو نوٹ کیا تھا۔

شاید میرے خیال میں تم اک دن "

“ ملوں مجھے کہیں گھوم تم شاید

جانتا ہوں۔۔۔۔ ہمارے درمیان وہ پیار نہیں ہے جو ہونا چاہیے، لیکن مجھے تمہیں تھینکس کہنا تھا۔ وہ اُسکی نظروں میں خود کے لیے بے رخی صاف دیکھ سکتا تھا جبکے ویسے ہی اُسکو خود کے حصار میں رکھے مقابل نے ڈانس کرنا شروع کیا؛۔

جو تم نا ہو رہے گے ہم بھی نہیں ”

جو تم نا ہو

" نا چاہیے کچھ تم سے زیادہ نا تم سے کم نہئں

عبادت جو کسی بھی صورت مہراز کی طرف دیکھنا نہیں چاہتی تھی، مجبوری میں اُسکے پاس جیسے کوئی راستہ نہیں رہا تھا۔۔۔۔

سونگ سونگ سونگ

عبادت۔۔۔۔میں جانتاہوں، تم نے مجھے معاف نہیں کیاہے، میں جانتا ہوں تم ہمارے اس رشتے کو یہ موقعہ صرف اس لیے دے رہی ہو کہ زایان اور پریزے کا رشتہ قائم ہو سکے۔
لیکن میرا خود سے وعدہ ہے کہ ائک دن تمہارے دل میں اپنا خود کا مقام بناؤں گا۔وہ اُسکو خود کی بانہوں میں پائے جیسے بہت سکون محسوس کر رہا تھا ؛۔

چاہت قسم نہیں ہے کوئی رسم نہیں ہے "
" دل کا وہم نہیں ہے پانا ہے تم کو

جیسے ہی مہراز نے عبادت کو گھوماتے واپس سے خود کی بانہوں میں قید کیا تھا
وہ مقابل کے اچانک سے ایسے کرنے پر بے حد قریب ہوئی تھی۔

خوابوں میں گاوں جس کا بستا نام جس کا ”
” چاہت ہے نام جس کا پانا ہے تم کو
ہو تم جہاں ملے گے ہم بھی وہی ”
” ناچاہیے کچھ تم سے زیادہ نا تم سے کم نہیں

دونوں کی نگاہیں ملی تھیں، جبکے عبادت نے ویسے ہی مقابل کو دیکھا تھا، تبھی
اُسکو لگا تھا جیسے اُسکی آنکھوں میں کچھ ہو۔۔۔۔

تالیاں بجتے ہی سبھی لائٹس اون ہوئی تھی،جبکے عبادت جو کچھ سوچتی یا بولتی اچانک سے سب کو خود کو دیکھتے دیکھ تیزی سے مقابل سے الگ ہوتے کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آنی۔۔۔۔۔ہم آج ہمارے گھر چلے جائے گئیں، پاپا کے پاس۔۔۔؟"
روح جو سبھی فنکشن سے کافی مزے لے رہی تھی۔
کہ عبادت کو کبرڈ میں سے کپڑے بیگ میں ڈالتے دیکھ خوشی سے چہکتے بولی
؛۔

"روح۔۔۔۔آپ اپنے پاپا کو مس کر رہے ہو۔۔۔؟عبادت جو اُسکو پکڑتے اپنے سامنے کھڑا کر گئی تھی تاکہ اُسکو بارات کے فنکشن کے لیے تیار کر سکے پھر ہال کی طرف نکلنا تھا،اُس کے کپڑے اتار سائیڈ پر رکھتے پیار سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔اور نہیں بھی۔۔۔۔۔۔وہ بچوں کی طرح مسکراتے عبادت کے گرد اپنی چھوٹی سے بانہوں کا حصار بنا گئی جس میں عبادت پوری بھی نہیں آ پا رہی تھی۔۔۔۔۔"

جبکے عبادت اُسکا انداز دیکھ مسکرائی تھی۔

چلو۔۔۔۔۔۔۔ابھی میں آپ کو شاردو دوں گی، پھر روحی نئے کپڑے پہنے گی پھر اچھے سے تیار ہو گی، عبادت اُسکو اپنی گود میں اٹھاتے ساتھ ہی اُسکا گال چومتے اُسکو لیتے واش روم گھسی؛۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔۔۔ابہام نے میں جواب فیصلہ لیا ہے وہ ٹھیک ہے یا " نہیں۔۔۔۔ لیکن میں صرف اتنا چاہتی تھی کہ زایان اور پریزے کا نکاح ختم نا ہو۔ میں نہیں جانتی وہ پل کب آئے گا جب یارم میرے پاس ہو گا

۔۔"۔

وہ دن کب آئے گا جب میں اُسکو اپنی بانہوں میں بھرتے پیار دوں گی، یا وہ دن آئے گا بھی یا نہیں۔۔۔۔؟ میں کچھ نہیں جانتی، عبادت جو روح کو تیار کرتے نیچے بھیج چکی تھی۔

روم کا ڈور لاک کرتے اپنی ایک تصویر جس میں ابہام اور یارم اُسکے ساتھ تھے، سینے سے لگائے روتے بولی۔۔۔۔۔

آج۔۔۔۔۔پریزے کے ساتھ مجھے پھر اُسی گھر جانا ہو گا، جس کو چھوڑ " میں ہمشیہ کے لیے یہاں چلی آئی تھی۔ جس انسان کے ساتھ میں رہنا نہیں چاہتی اُسی انسان کے ساتھ ساری عمر رہنا پڑے گا۔

میں کیسے سب کچھ کروں گی۔۔۔۔؟ کیا میں ٹھیک کر رہی ہوں۔۔۔۔؟ وہ خود میں الجھی ہوئی تھی۔ کیونکہ جس طرح سے اُسنے مہراز کو کہا کہ وہ طلاق " سے خوش ہے۔۔۔۔

وہ ساری باتیں دھری کی دھری رہ گئیں تھیں، ناچاہتے ہوئے بھی اُسکو ایک بار پھر خود کو قربان کرنا پڑ رہا تھا کہاں وہ ساری زندگی ابہام کی یاد اور

یارم کے انتظار میں گزرنا چاہتی تھی اور کہاں تقدیر نے اُسکو ایک بار پھر سے مہراز کے در پر بھیج دیا تھا؛۔

وہ خود کے آنسو صاف کرتے ایک آہ بھرتے مرے قدموں سے اٹھی تھی اور تصویر کو بیگ میں رکھتے وہ بیگ کبرڈ میں رکھ گئی۔جبکے ساتھ ہی اُسکو لاک لاتے بند کیا تھا۔

عبادت کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا زندگی ایک بار پھر اُسکو کس موڑ پر لے جا رہی تھی؛۔

وہ روح کے بیگ میں کپڑے ڈالتے ساتھ ہی اپنا بیگ اٹھاتے کپڑے ڈالنا شروع ہوئی کیونکہ ہال سے پریزے کے ساتھ ہی جانے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ لو بھئی۔۔۔۔۔۔تمہارا روم۔۔۔۔۔۔ہما جو بہت خوش تھی، ''

پریزے کو زایان کے روم میں سجے بیڈ پر بٹھاتے ساتھ ہی شرارت سے چند گلاب کے پھول اٹھاتے اُس پر پھینک گئی۔

پریزے شرم سے لال ہوتی نظریں جھکا گئی جبکے باقی سب نے بھی خوب
"اُسکی ٹانگ کھنچی۔۔۔

میرے خیال سے ہمیں پریزے کو اکیلا چھوڑ دینا چاہیے تاکہ زایان سکون سے اپنی بیوی کا دیدار کر لے، مہراز کی بھابھی رابعہ نے ہما کو آنکھ مارتے جیسے ماحول کو مزید لطف انداز و بنایا تھا۔،

عبادت۔۔۔۔۔۔۔بیٹا تم اتنی خاموش کیوں ہو۔۔۔؟تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔؟افیشن بیگم جو سبھی لڑکیوں کو پریزے کے ساتھ باتیں کرتے مسکراتے دیکھ رہی تھی

عبادت کو کہیں کھوئے دیکھ پیار سے پوچھتے خود کے ساتھ لگایا،تائی امی ۔۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں، میں بس سب کی باتیں سن انجوائے کر رہی تھی؛۔

عبادت نے جلدی سے بات بناتے سب کو ریلکس کیا جو سب ہی نظریں اُس پر گاڑھ گئے تھے۔

اچھا۔۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔ پھر بیٹا۔۔۔۔۔ تم اپنے روم میں جا کر آرام کر لو ۔وہ شفقت سے اُسکے سر پر ہاتھ پھرتے ساتھ ہی مشورہ دے گئیں؛۔

پریزے تجھے کچھ چاہیے تو بتا۔۔۔۔۔؟عبادت۔۔۔۔اپنی چھوٹی بہن کی نئ زندگی کے لیے کافی خوش تھی،جبکے اب اُسکے پاس آتے پوچھا۔

آپی۔۔۔۔،مجھے کچھ نہیں چاہیے،آپ آرام کر لو،پریزے جو بیڈ پر " بیٹھی خود کی نروس کو کنڑول کرنے کی کوشش کر رہی تھی اپنی بہن کے پوچھنے پر تیزی سے مسکراتے جواب پاس کیا؛۔

عبادت تم جاؤ۔۔۔۔۔ہم دیکھ لیں گئیں،آج تم بھی کافی دنوں کیا مہنیوں بعد مہراز کی بانہوں میں پناہ پاو گی۔۔۔۔

رابعہ جو عبادت کے پاس ہی کھڑی ہوئی تھی سرگوشی نما آواز میں دھیمے لہجے میں بولتے عبادت کو کنفیوز کر گئ؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اُسکے روم میں آنے سے پہلے میں روح کے ساتھ سو جاؤں گی، عبادت "
جوزایان کے روم سے نکل سیدھے مہراز کے روم کی طرف بڑھی تھی۔
اتنے عرصے بعد آج پھر اُسکو مہراز کے روم میں ہمشیہ کے لیے جانا تھا، وہ
جب بھی مہراز کے روم میں قدم رکھتی تھی یہی سوچ اُسکو گھیرتی تھی کہ
"جانے کتنے عرصے کے لیے وہ اس روم میں ٹھہرنے والی ہے۔۔۔۔
کبھی بھی وہ مہراز کے روم یا اُسکو دل سے اپنا نہیں مان پا رہی تھی، دل اس
پل بھی کتنی ہی سوچوں میں گم تھا۔

وہ ویسے ہی گہری سوچوں میں مبتلا سی روم میں داخل ہوئی تھی، جیسے ہی
روم کو دیکھا تھا نا چاہتے ہوئے بھی اُسکو مہراز کے سبھی ستم یاد آئے۔
نکل جاؤ میرے روم سے۔۔۔۔ پھر کبھی میری بیٹی کے قریب مت جانا "
، تم جیسی عورت کا سایہ بھی میں میری بیٹی پر پڑنے نہیں دے سکتا
"۔۔۔۔ کتنا ہی کچھ ذہن میں پھر سے تازہ ہوا تھا۔۔۔۔

روح سو گئی۔۔۔؟ جیسے ہی سوچوں کو جھٹکتے نظریں بیڈ پر پڑی وہ گہری وادیوں میں گم سی نظر آئی جبکے وہ سرد سی سانس خارج کرتے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جاتے خود کے بیگ پڑے دیکھ ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھ گئی

"۔۔۔۔۔"

میں بھی جلدی سے سو جاتی ہوں، جیسے ہی آئینے میں خود کو دیکھا تیزی سے کانوں میں سے جھومے اُتانے چاہے۔؛۔

ابھی وہ کچھ کرتی کہ روم کا ڈور کھولا تھا، خود باخود ہی نظریں پیچھے گھومی، جہاں وہ ستمگر چہرے پر پیاری سے مسکراہٹ پھیلائے اُسکا منتظر نظر آیا۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔۔ چھوڑ عبادت۔۔۔۔۔ایسے ہی سو جا۔۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کرتی مقابل کو دیکھ تیزی سے ارادہ سونے کا بنا۔

اس سے پہلے کہ وہ قدم بیڈ کی طرف بڑھاتی مقابل نے قدم اُسکی طرف اٹھاتے خود کو اُسکے راستے میں حائل کیا۔۔۔

عبادت جو جانے لگی تھی، مہراز نے آگے ہوتے جیسے اُسکو جانے سے روکا۔
عبادت جو پہلے ہی نظریں جھکائے ہوئے تھی، مقابل کے ایسے سامنے آنے
سے بھی مقابل پر نظرِ کرم ڈالنے کی غلطی نہیں کی۔
جبکے فوراسے دوسری طرف سے جانے کی کوشش کی، مہراز بھی جیسے سوچ
آیا تھا، کہ ناخود اُس سے دور بھاگے گا اور ناہی اُسکو خود سے دور جانے دے گا
"____"

عبادت اُسکے پھر سے آنے ہونے پر ویسے ہی نظریں جھکائے پھر سے دائیں
طرف سے جانے کو آگے بڑھی، مہراز بھی دائیں طرف ہوا تھا
یہ ایسے کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔؟عبادت جس کو غصہ آنے لگا تھا، دل "
میں بڑبڑاتے چہرہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف کیا۔ جیسے مقابل کو بتایا گیا تھا کہ
آج بھی وہ دونوں کے درمیان وہی سب کچھ دیکھتی ہے جو چھوڑا گیا تھا
"____"

کتنی دیر تک ایسے خود کو مجھ سے دور رکھ پاو گی۔۔۔؟ایک دن عبادت "
تمہیں اپنے دل سے جیتوں گا، مجھے اپنا مقام تمہارے دل میں بنانا ہے ابہام
کی طرح۔۔۔اور آج سے میرے قدم صرف تمہاری طرف بڑھے گئے
"۔۔۔۔۔

وہ بھی دل میں سوچتا ویسے ہی دو قدم لیتے اُسکے پیچھے کھڑے ہوتے خود کو
اُسکے قریب کیا یوں کہ عبادت جو مقابل کو اگنور کرنے کے لیے ایسے ہی
چیزوں کو ہاتھ لگاتے ٹائم پاس کر رہی تھی،
آئینے سے مقابل کو دیکھ سکتی، جبکے نا چاہتے ہوئے بھی نگاہیں اٹھاتے مقابل
کو دیکھنا ہی پڑا۔

مہراز زیاد جو چاہتا تھا وہ کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا، جبکے دونوں نظریں ملی
تھیں۔میں جیولری نکالنے میں ہیلپ کر دیتا ہوں؛۔
"نہیں۔۔۔میں۔۔۔۔خو۔۔۔۔۔ "

تھینک یو۔۔۔۔"اس سے پہلے عبادت مقابل کو مدد کے لیے منع "
کرتی وہ اسکے یوں پاس کھڑے ہونے سے ہی خود ہی سانسوں کو اُسکے سحر
میں جکڑ گیا؛۔
جبکے تیزی سے اُسکے ریشمی بالوں کو بہت پیار سے چھوتے کندھے سے پیچھے
ہٹاتے کان کی لو چھو گیا، عبادت جو اندھوں کی طرح چہرہ جھکا چکی تھی
"مقابل کے یوں قریب آنے پر کچھ بھی سمجھ نہیں پائی کیا کہے۔۔۔۔
تھینک یو۔۔۔۔۔مجھے ایک موقعہ دینے کا، جیسے ہی مہراز نے گھمبیر سی "
الفاظ میں اُسکے دائیں کان کا جھمکا نکالتے یہ الفاظ ادا کیے، عبادت نے فٹ
سے نگاہیں اٹھاتے مقابل کو گھورا؛۔
مہراز کو تو کچھ یونہی لگا تھا، آئی می۔۔۔۔ہمارے رشتے کو ناچاہتے ہوئے
بھی موقعہ دینے کے لیے، وہ تیزی سے بولتے اپنے جملے درست کر گیا۔
جبکے نگاہیں ویسے ہی آئینے پر وہ ٹکائے ہوئے تھا، عبادت جو مقابل پر نگاہیں
کرم ڈالتے خوش کر گئی تھی فوراسے پلکیں جھکی؛۔

وہ اُسکو خاموشی طاری لیے دیکھ بہت ہی پیار سے اُسکی ریشمی زلفیوں کو بائیں سائیڈ کندھے سے ہٹاتے دوسرے کان کی اوڑھ جھکا تھا۔

جبکے عبادت اُسکے ہاتھ کا لمس مشکل سے برادشت کرتے خود کو نارمل رکھا ہوا تھا۔

"شکریہ۔۔۔۔۔اس سے پہلے مقابل مزید کوئی مدد کرتا عبادت نے تیزی سے بولتے جیسے مقابل کو خود کی حرکتوں پر تالا لگانے کا گویا۔۔۔۔"

مہراز جو کھو رہا تھا اُسکے روپ پر وہ بہک رہا تھا، اُسکے ایسے اچانک سے بولتے تیزی سے جانے پر دل کے ارمان وہی دبا گیا۔

"آئی۔۔۔۔۔پرومنس۔۔۔۔۔"عبادت۔۔۔۔۔ایک دن۔۔۔۔۔" "

وہ اُسکو جاتے بیڈ پر لیٹتے دیکھ چینج کرنے گیا۔۔۔۔چونکہ آج جیسے بھی تھا "مہراز زیادہ اُسکو خود کی نگاہوں میں پائے بہت خوش تھا۔۔۔

☆☆☆

اف۔۔۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔۔۔پریزے اس وقت تم یہاں "
"میرے روم میں میرے سامنے میری دولہن بنے بیٹھی ہو۔۔۔۔
ابھی زایان روم میں داخل ہوا تھا کہ پریزے جو بیڈ پر بیٹھے دیکھ مقابل نے فوراسے ڈورلاک کرتے اُسکے قریب آتے بیڈ پر گرا۔،
پریزے جو گھونگٹ اوڑھے بیٹھی خود کی دھڑکنوں کو قابو کرنے کی کوشش میں ہلکان ہورہی تھی،اُسکے ایسے اچانک سے آتے جاہلوں کی طرح بیڈ پر گرتے دیکھ پل میں چہرے کے تاثرات بدلے۔

یہ کیابدتمیزی تھی زایان۔۔۔۔؟کوئی اپنی دولہن سے ایسے بناتمہیز "
باندھے بات کرتاہے۔۔؟کیسے جاہلوں کی طرح تم بیڈ پر آتے گرے ہو
۔۔۔؟

ابھی کہ ابھی اٹھو یہاں سے۔۔۔۔۔پریزے کااک دم سے پارہ ہائی ہوا تھا، جبکے خود کا گھونگٹ اٹھاتے مقابل کو چھ سو چھیبس واٹ کا جھٹکا لگایا۔

زایان جو خوشی کے عالم میں اُسکے قریب گرا تھا، اُسکے اچانک سے ایسے شرماتی دولہن سے جلاد ڈائن بنتے دیکھ تیزی سے اٹھتے کھڑا ہوا؛۔

بندہ جب روم میں آتا ہے، تو پہلے اپنی نئ نوی دولہن کو سلام پیش کرتا " ہے، اُسکا گھونگٹ اٹھاتا ہے، وہ بھی اپنا بھاری لہنگا اٹھاتے مقابل کے سنگ کھڑی ہوئی تھی جبکے زایان اُسکے ایسے اچانک سے سامنے کھڑے ہونے پر ڈرتے دو قدم پیچھے کو ہوا۔

اُسکی تعریف میں بہت محبت سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے، لاکھوں وعدے کرتا ہے لیکن۔۔۔۔ تم۔۔۔۔ وہ انگلی اٹھاتے دانت چباتے مقابل "کو شاک پہ شاک دے گئ۔۔۔

دل کر رہا ہے۔۔۔۔۔ ابھی روم سے نکال دوں، وہ مقابل کو ویسے ہی " مصعوم سی شکل بنائے حیرانی ظاہر کرواتے دیکھ اپنا لہنگا اٹھاتے پیچھے کو پلٹی ؛۔

توبہ۔۔۔۔۔استغفار۔۔۔۔۔۔اللہ تم جیسی چڑیل سے بچائے، تم نے تو
”میری جان ہی نکال دی تھی۔۔۔
ابھی وہ پلٹتے جاتے کہ مقابل نے تیزی سے آگے ہوتے اسُکو جانے سے
روکا۔
تم نے مجھے چڑیل کہا۔۔۔۔؟ وہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے جیسے لڑائی کے موڑ ”
میں آئی تھی،
تو اور کیا کہتا ہے۔۔۔؟ تم نے مجھ پر حملہ ہی ایسے کیا۔۔۔ کہ مجھے میرے
کانوں کو ہاتھ لگانے پڑے۔ میں سوچ رہا ہوں تمہیں چیک کروالوں کہیں
“ پریزے نامی کوئی بھوت تو میرے ساتھ۔۔۔۔
بس۔۔۔۔۔بہت بول لیا تم نے۔۔۔۔ مجھ سے بات مت کرنا، تم اس
قابل ہی نہیں کہ میں تمہارا وہاں بیٹھ کر انتظار کرتی، میں پاگل تھی جو
اوندھوں کی طرح تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔
وہ غصے سے بیڈ کی طرف جانے کی بجائے واش روم کی اوڑھ بڑھی۔

دیکھو،۔۔۔۔۔تم ایسا نہیں کر سکتی، زایان نے ہوشیاری سے اسُکا راستہ روکا
؛۔

زایان شاہ۔۔۔۔۔تم ابھی مجھے ٹھیک سے جانتے ہی نہیں، میں بہت کچھ" کر سکتی ہوں، اور آج تم مجھے دیکھو گے،۔۔۔۔۔

وہ کھا جانے والے انداز میں بھڑکتی سامنے کھڑے چٹان سے لڑکے کو دھکا دیتے آگے بڑھی۔

پریزے۔۔۔۔۔۔میں تمہیں ایسے میرے ارمانوں پر آج کے دن پانی پھیرنے نہیں دے سکتا۔آج ہماری سب سے خوبصورت رات ہے

۔۔۔۔

وہ اگلے ہی پل بیوی کے سامنے جھکتے جیسے اُسکو سمجھانا شروع ہوا تھا کہ شاید وہ یاد بھول گئی ہے؛۔

تمہیں یہ پہلے سوچنا چاہیے تھا زایان شاہ۔۔۔۔پریزے شاہ کو فرق نہیں پڑتا کہ آج ہماری ویڈنگ ٹائٹ کی رات ہے باڑ میں گے تمہارے سبھی ارمان۔۔۔۔

وہ مقابل کے منہ پر واش روم کا ڈور بند کرتے جیسے سبھی حساب برابر کر گئی تھی۔

پریزے۔۔۔۔۔دیکھو۔۔۔۔۔یہ تم اچھا نہیں کر رہی، میں آخری بار بول رہا ہوں، ابھی کہ ابھی باہر نکلو۔۔۔۔

تم ایسے چینج نہیں کر سکتی، ابھی تو میں نے تمہیں ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں یار۔۔۔۔۔وہ بند ڈور کے ساتھ لگے اپنی بیوی کی منتوں پر اتر آیا تھا؛۔

یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔۔۔؟ابھی وہ چینج کرتے واش روم سے نکلی تھی ‘‘ کہ وہ دبے غصے سے دھاڑتے اُسکا بازو پکڑ گیا۔

نظر نہیں آ رہا۔۔۔۔۔میں سونے لگی ہوں، وہ ایک ادا سے اپنے کالے گنے بالوں کو کندھوں سے پیچھے جھکتے مقابل حیران کن کر گئی۔

ابھی کہ ابھی جاؤ۔۔۔۔مجھے نہیں پتا،۔۔۔۔۔اپنا دولہن کا روپ واپس لاؤ ۔۔۔پریزے تم ایسے کیسے کر سکتی ہو۔۔۔۔؟ چھوٹی سی بات پر۔۔۔۔تم نے۔۔۔۔ہماری خوبصورت ٹائٹ کو خراب کر دیا۔۔۔؟ مجھے یقین نہیں آ رہا۔۔۔وہ اُسکو بے نیازی سے جاتے دیکھ اپنے بالوں کو نوچ گیا؛۔

زایان شاہ۔۔۔۔۔لگتا ہے آپ بھول گئے ہیں، تھوڑی دیر پہلے آپ نے کیا کہا تھا میں کوئی چڑیل لگ رہی تھی، اب جب میں انسانی روپ میں آگئی ہوں، تو آپ کو وہی چڑیل چاہیے۔۔۔؟ وہ بیڈ پر گلاب کے پھولوں کی بتیاں گری دیکھ غصے سے تیکہ اٹھاتے زایان کی اوڑھ پھینک گئی؛،

پریزے۔۔۔۔میں تمہیں سونے نہیں دونگا، تم ایسے میرے ارمان نہیں مار سکتی۔وہ تیکہ جو کیچ کر گیا تھا بیڈ پر پھینکتے اُسکو کمر سے پکڑتے خود کے بے حد قریب کیا۔۔۔

بچو۔۔۔۔ارمانوں پر پانی پھیر دیا ہے،اب کچھ نہیں ہو سکتا،وہ جو مقابل کے ایسے قریب آنے سے تھوڑا نروس ہونے لگی تھی تیزی سے بولتے خود کو نارمل ظاہر کیا؛۔

اگر تم نے ابھی میری بات نہیں مانی تو۔۔۔۔۔

تو۔۔۔۔۔کیا کروں گے۔۔۔؟اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا در میاں "
میں ہی ٹوکا۔

تو میں زبردستی سے اپنا حق لے ڈالوں گا،وہ اُسکے چہرے پر نظریں "
ٹکائے ہی مدہوشی کے عالم میں بولا جسکے ساتھ ہی اُسکے قریب ہوتے اُسکے لبوں پر نظریں گاڑھی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔تو اب تم میرے ساتھ زبردستی کروگے۔۔؟سامنے بھی "
پریزے حامد شاہ تھی اتنی جلدی کیسے مقابل کو بہکنے دیتی۔،
وہ مقابل کی نگاہوں کو خود کے لبوں پر ٹکے دیکھ اک دم سے دھکا دیتے
مقابل کو بیڈ پر پھینک گئی۔

زبردستی کروتو سہی۔۔۔۔شور ڈال دونگی۔۔۔۔۔وہ بھی دھمکی دیتے "
وقت سوچتی نہیں تھی

پریزے۔۔۔۔۔

زایان۔۔۔۔۔ مجھ سے دور رہنا، وہ جو پوری طرح غصے میں آچکی تھی
مقابل پر ایک گھوری ڈالتے بیڈ پر لیٹی جبکے زایان شاہ کے سبھی ارمان پانی
"میں بہتے چلے گئے اور وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکا تھا۔۔۔

☆☆☆

جبکے عبادت نے خود بھی نوٹ کیا تھا کہ زایان اور پریزے دونوں ہی آپس میں کوئی بات نہیں کر رہے تھے۔

" پریزے۔۔۔۔۔ تم دونوں نے رات لڑائی کی۔۔۔؟ عبادت جو بیٹھی روح کو تیار کر رہی تھی، روح کو نیچے جاتے کھیلنے کا کہتی خود پریزے کو اپنے سامنے کھڑا کر گئی۔۔۔۔۔

میں نے کوئی لڑائی شروع نہیں کی تھی، اُسنے روم میں آتے بد تمیزی سے بات کی، کوئی ایسے کرتا ہے وہ بھی شادی کی رات۔۔۔۔؟ وہ جو منہ پھولائے بیٹھی تھی رونے والے انداز میں پنکڑاتے بولی:۔

" یااللہ۔۔۔۔۔ ہمیں صبر اور اُس کو حق دیں۔۔۔۔ فلک تو پوری طرح پریشان ہو چکی تھی چونکہ سونیا چاچی نے اُسکو آنے سے پہلے کہا تھا کہ پریزے سے اچھے سے پوچھنا کہ رات کو انھوں کی کہی باتوں پر عمل کیا تھا یا نہیں۔۔۔۔۔ "

تو۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔؟اگراُسنے بد تمیزی سے بات کی تھی تو مطلب یہ تھا کہ تمہیں بھی آگے سے بد تمیزی کرنی ہے۔۔۔؟ فلک اک دم اٹھتے اُسکے آگے ہوئی تو پریزے نے نظریں جھکائی؛۔

اتنی خاص رات کو تم دونوں نے مذاق سمجھ لیا۔۔۔؟اسی وجہ سے زایان نے تمہیں کوئی منہ دکھائی بھی نہیں دی۔۔۔۔

آپی۔۔۔۔نیچے سب پوچھ رہے تھے کہ پریزے نے ابھی تک منہ دکھائی کا تحفہ نہیں دکھایا۔چاچی ٹھیک کہتی تھیں، یہ شادی کرنے کے ابھی قابل ""نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

فلک کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ پریزے کو کیسے سمجھاتی،جبکے عبادت بھی الجھی تھی،اُسے یقین نہیں آیا تھا کہ شادی کی رات یہ دونوں ایسے لڑے گئیں۔

پریزے ابھی اپنے روم میں جاؤ،اور زایان سے بات کرو،اپنے اور اُسکے درمیان سب کچھ ٹھیک کرو اُسکو سوری بولو۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔اپنی منہ دکھائی کا تحفہ لے کر آو، عبادت نے تیزی سے سوچتے پریزے کو مشورہ دیتے ساتھ ہی عمل کرنے کا کہا تو وہ منہ بناتے خاموشی سے گئی؛۔

فلک۔۔۔۔۔چاچی سے یہ سب باتیں بالکل مت کرنا، وہ ایسے ہی پریشان ہو جائیں گئیں، عبادت نے فلک کو سمجھاتے خود کے کپڑوں والا بیگ کھلا تھا

۔

رات کو ولیمے کی تقریب کا فنکشن تھا، جس کے لیے عبادت نے کپڑے نکالتے بیڈ پر رکھے؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا مصیبت ہے۔۔۔۔۔کسی کو اُسکی غلطی تو نظر آتی ہی نہیں۔۔۔۔ "

پریزے جو روم میں آتے تقریبا سبھی جگہوں کو چیک کر چکی تھی کہ مقابل کے پوچھے بنا ہی اپنا منہ دکھائی کا گفٹ اپنے ہاتھوں میں کر لے کہ ساری ٹینشن ختم ہو۔۔۔۔

روم کا ایک ایک کون دیکھ چکی تھی لیکن اُسکو کوئی بھی گفٹ نہیں ملا تھا۔
شادی پر ملے باقی سبھی گفٹ ویسے ہی ٹیبل پر پڑے نظر آئے تو وہ کچھ سوچتی
"ان کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔
ابھی وہ گفٹ اٹھاتے دیکھنے لگی تھی کہ اچانک سے زایان کے روم میں آنے
پر وہ سیدھے ہوتے کھڑی ہوئی، یوں کہ مقابل نے شکی نگاہوں سے اُسکو
گھورا تھا؛۔
کل رات تم نے جو کیا۔۔۔۔میں کبھی نہیں بھولوں گا، وہ اپنے دل "
میں سرسری سی نگاہ ڈالتے نگاہوں کو گھماتے ساتھ ہی قدم کبرڈ کی طرف
"بڑھائے۔۔۔۔
اتنا بھی نہیں کر سکتا کہ مجھے اچھے سے منالیں، الٹا خود ہی منہ بنائے پھیر "
رہا ہے، وہ بھی دل میان سوچتے غصے سے مقابل کے پیچھے ہوئی۔
میرا گفٹ کہاں ہے۔۔۔۔؟ ناچاہتے ہوئے بھی بات کا آغاز اُسے کرنا پڑا۔

کون سا گفٹ۔۔۔؟ وہ جو خود کے ریسپشن کے لیے کپڑے لینے آیا تھا، کہ وہ اپنے دوست کے ساتھ پارلر جانے والا تھا اُسکے ایسے اچانک سے آتے "گفٹ مانگنے پر چونکا۔۔۔

میری منہ دکھائی دو۔۔۔۔وہ مقابل کے الٹے پوچھے گئے سوال پر " گھوری سے نوازتے تیکے سے لہجے میں بولی۔۔۔۔

تم نے منہ دکھائی کی رسم ادا ہی کہاں کرنے دی جو میں تمہیں منہ دکھائی دوں۔۔؟ وہ جو غصے سے بھڑکا ہوا تھا اُسکو جیسے موقعہ ملا تھا۔

وہ تیزی سے بولتے ساتھ ہی اپنے کپڑے نکال بیڈ پر رکھنا شروع ہوا، جبکے پریزے کا حیرانگی سے منہ کھلا تھا؛۔

اچھا۔۔۔۔میں نے تمہیں منہ نہیں دکھایا۔۔۔؟ غلطی ساری تمہاری تھی، تمہاری وجہ سے سب کچھ ہوا۔۔۔۔

زایان۔۔۔۔مجھے میرا گفٹ دو، وہ اُسکو آرام سے اپنا سامان اکٹھا کرتے دیکھ مقابل کے پیچھے پیچھے چلتے دوٹوک بولی۔

کوئی گفٹ نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔۔رات گئی تو بات گئی والا حساب سمجھو۔ بھول جاؤ۔۔۔کہ سہاگ رات پر منہ دکھائی کا کوئی تحفہ بھی دینا ہوتا ہے بالکل ویسے ہی جیسے کل رات جو ہمارے درمیان ہونا چاہیے تھا اور وہ نہیں ہوا تھا بالکل ویسے ہی بھول جاؤ گفٹ بھی۔۔۔۔۔"

وہ کھا جانے والے لہجے میں بھڑکتے ساتھ ہی بیگ میں پرفیوم ڈالنا شروع ہوا

۔

شرم کرو۔۔۔۔۔سب مجھ سے گفٹ کا پوچھ رہے ہیں، مجھے میرا گفٹ ابھی کہ ابھی چاہیے۔پریزے اُسکی باتیں سن غصے سے مزید تپی۔

شرم میں کروں۔۔۔۔؟کل رات خراب تم نے کی، اور شرم میں کروں ۔۔۔؟پریزے بی بی شرم مجھے نہیں تمہیں کرنی چاہیے تھی، کل رات چھوٹی سی بات پر تم نے ہماری سب سے خوبصورت رات خراب کر دی

۔۔۔

تمہیں بالکل بھی افسوس نہیں ہوانا۔۔۔؟ویسے ہی مجھے بھی فرق نہیں پڑتا کون تم سے کیا پوچھ رہا ہے، بتادو سب کو۔۔۔کہ میں نے تمہیں کوئی گفٹ نہیں دیا اور ساتھ میں یہ بھی لازم بتانا کہ اُسکی وجہ کیا تھی۔۔۔۔۔ سب کو بہت شوق سے بتانا کہ تم نے مجھے گھونگٹ اٹھانے کا موقعہ ہی نہیں دیا۔یہ ضرور بتانا کہ اسی وجہ سے زایان نے کوئی گفٹ دیا ہی نہیں، وہ بیگ کی زیپ بند کرتے دانت پیستی واک آوٹ کر گیا؛۔

جبکے پریزے رونے والی شکل بناتے بیڈ پر گری چونکہ جیسے بھی تھا اُسنے ایسا تو نہیں چاہا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایان۔۔۔۔زایان کہاں ہے۔۔۔؟عبادت جو پریزے اور زایان کے روم میں گئی تھی کہ دیکھ سکے پریزے نے اپنے اور زایان کے درمیان سب کچھ ٹھیک کر لیا۔۔۔۔۔

پریزے جو ٹہلتے دیکھ وہ سب کچھ سمجھ چکی تھی جبکے پریزے نے سبھی باتیں عبادت کے آغوش اتاری تو عبادت تیزی سے نیچے آتے سیدھا ایان سے پوچھ گئی۔۔۔۔۔

آپی۔۔۔۔۔وہ ابھی مہراز بھائی کے ساتھ گیا تھا،لائبریری روم میں دیکھ لیں،ایان جو بیٹھا صوفے پر گیم کھیل رہا تھا تیزی سے بولتے ساتھ ہی سرسری سی نگاہ عائشہ پر ڈالی جو اُسکے لیے چائے لائی تھی؛،

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔۔؟ کل رات۔۔۔۔۔پریزے نے تمہیں۔۔۔۔۔۔ حامل کی تو ہنسی رک ہی نہیں رہی تھی جبکے زاہیان اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے زایان کو دیکھ گیا جو مجرموں کی طرح مہراز کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

دیکھیں۔۔۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔۔میں اسی لیے کچھ بتا نہیں رہا تھا،زایان ۔۔۔۔حامل کو اتنا ہنستے دیکھ اپنے بھائی کو مخاطب کر گیا جو خود اپنی ہنسی کو چھپاتے زاہیان سے اشارہ کر رہا تھا کہ اُسے بول خاموش ہو جا۔۔۔۔۔

زایان،۔۔۔۔۔جو کل رات ہونا تھا وہ ہو گیا، ابھی مزید لڑائی کو ہوا "
مت دو، پریزے سے بات کرو اپنے دونوں کے درمیان سب کچھ ٹھیک
کرو

شام کو ولیمے ہے، اور یہاں تم دونوں نے یہ حرکتیں شروع کی ہوئی ہیں،
اگر کسی بڑے کو پتا چلا تو۔۔۔۔۔

ٹھیک کہا مہراز۔۔۔۔اگر یہ سب کو پتا چلانا کہ زایان شاہ اپنی بیوی سے
پہلی رات میں ڈر گیا تو خاندان میں تمہاری کوئی عزت نہیں رہے گی۔اس
سے پہلے مہراز اپنی بات مکمل کرتا حامل اپنی ہنسی کو چھپاتے تیزی سے بولا

۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا، میری بہن پریزے۔۔۔۔۔نے تمہیں بھی اپنا یہ
روپ دِ کھا دیا۔ویسے اک بات بتاؤ تم دونوں نے ائک دوسرے سے محبت
کیسے کی تھی۔۔۔؟حامل۔۔۔۔ایک بار پھر قہقہہ لگاتے ہنسا تو زایان نے

غصے سے اپنے بڑے سالے کو گھورا۔جو رشتے میں اُسکا کزن بڑا بھائی بھی تھا

۔

حامل بھائی۔۔۔۔۔محبت بتا کر تھوڑی ہوتی ہے،وہ تو بس ہو جاتی ہے۔
اور ویسے بھی محبت تھی اسی لیے اُسے یہ سب کرنے دیا۔وہ بھی صاف بتا گیا تھا؛۔

زایان۔۔۔۔۔جو ہونا تھا ہو گیا،مہراز ٹھیک بول رہا ہے،تجھے پریزے سے سب کچھ ٹھیک کر لینا چاہیے،ابھی ابھی شادی ہوئی ہے ابھی تک ولیمے کی رسم ادا نہیں ہوئی اور یہاں دونوں میاں بیوی لڑ بیٹھے ہیں،اگر کسی کو پتا چلا نا تو بہت برا ہو گا۔

روم میں جاؤ اور پیار سے پریزے سے بات کرو،اور اس لڑائی کو یہی ختم کرو ۔زاہیان نے بھی جیسے بڑے ہونے کا فرض نبھایا؛۔

اور۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔ محبت تو خود باخود ہی ہو گئی تھی، لیکن یہ شادی مشکلوں سے ہوئی ہے، اور اب جیسے بھی ہو اس رشتے کو نبھانا ہے کیونکہ اُسکے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے،

دیکھو ہمیں،۔۔۔۔۔ ہم کیسے شریفوں کی طرح اپنا رشتہ نبھا رہے ہیں چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ حامل نے زاہیان اور مہراز کو دبی سے آنکھ ماری تو سبھی مسکرائے۔۔۔۔۔

چلو،۔۔۔۔ شکر ہوا۔۔۔۔ان لوگوں نے اس کو سمجھا دیا، عبادت جو بات کرنے آئی تھی، ڈور سے ہی باتیں سن چکی تھی؛۔

مجھے نہیں پتا تم لوگ کیسے اپنا اپنا رشتہ نبھا رہے ہو، لیکن میں اپنے رشتے سے بہت سکون محسوس کرتا ہوں، خوش اپنی اس زندگی میں عبادت کو اپنا ہمسفر پا کر۔۔۔۔ مہراز نے فوراً سے حامل اور زاہیان کو مسکراتے جواب پاس کیا تو روم میں موجود چار نفوس کے چہرے مسکرائے جبکے عبادت جو واپس جانے ”لگی تھی مہراز زیاد کے لفظ سن شاک سی ہوتی تیزی سے گئی۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تائی امی۔۔۔۔زایان اور پریزے کو جانے دیں، وہ گھوم آئیں گئیں، اُنکا جانا ٹھیک بھی لگ رہا ہے، ہم لوگ وہاں اُنکے ساتھ کیا کریں گئیں۔۔۔۔۔۔؟

پلیز۔۔۔۔آپ تایا ابو سے بولیں، عبادت پیار سے بولتے ساتھ ہی اپنی تائی امی کے پاس بیٹھی ؛۔

شادی کے سبھی فنکشن کو ختم ہوئے ایک ہفتے سے اوپر ہو گیا تھا، زایان اور پریزے کے درمیان سب کچھ ٹھیک بھی ہو چکا تھا، جبکے ابھی تو خاندان میں دعوتوں کا سلسل بھی ختم ہو چکا تھا۔

تبھی مہراز نے کل رات ڈنر کے وقت زایان کو ہنی مون پر جانے کے لیے جگہ کا پوچھا۔۔۔

تو سبھی نے اپنی اپنی رائے دیتے جیسے اپنا حصہ ڈالا تھا، تبھی مہراز کے والد نے مہراز کو کوئی بھی انتظام کرنے سے روکا تھا۔،

کہ وہ پہلے ہی سبھی انتظام کر چکے ہیں، سبھی سن بہت خوش بھی ہوئے لیکن جیسے ہی مہراز کے والدنے پریزے، زایان لوگوں کے ساتھ مہراز اور عبادت کو جانے کا کہا دونوں ہی حیران ہوئے؛۔،

مہراز نے کام کا بہانا بناتے جانے سے انکار کیا تو مہراز کے بڑے بھائی نے "پیچھے سے کام خود دیکھنے کا گویا۔جبکے وہ ویسے ہی الجھا عبادت کو دیکھ گیا جو مقابل کو ایسے گھور رہی تھی جیسے اُسنے خود جانے کا بولا ہو۔مہراز کو کچھ یونہی لگا تھا؛۔،

جبکے پریزے اور زایان تو سن اچھل ہی پڑے تھے کہ مہراز بھائی اور عبادت "ساتھ میں ہونگیں تو کتنا مزا آئے گا۔۔۔۔

مہراز اپنے والدین کی باتیں سن خاموش رہا تو سبھی نے اُسکی طرف سے حامی سمجھ چاروں کو اپنے بیگز پیک کرنے کا گویا؛۔

جبکے عبادت نے فورا سے قدم اپنی تائی امی کی طرف اٹھائے تاکہ وہ ان سے بات کر سکے۔

پتر۔۔۔وہ لوگ اپنا گھومے گئیں،اور تم لوگ اپنا انجوائے کرنا،ویسے "
بھی یہی دن ہوتے ہیں، گھومنے پھیرنے کے۔۔۔اس کے بعد وقت ہی
کہاں ملتا ہے۔ویسے بھی میں چاہتی ہوں تم اور مہراز کہیں گھومنے جاؤ۔
میرا مشورہ مانو تو روح کو بھی ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔اکیلے
" جاؤ اچھے سے گھومنا وقت ساتھ گزارنا۔۔۔

سچ بتاؤں تو پتر۔۔۔میں چاہتی ہوں،اللہ تمہاری گود میں ایک سوہنا سا بیٹا
ڈال دے، میرا بہت بڑا ارمان ہے کہ میں اپنے پتر مہراز کا بیٹا بھی دیکھوں۔
روح کو بھی تو ایک بھائی کی ضرورت ہے۔وہ بہت محبت سے بولتی عبادت
کے ہوش ٹکانے لگا گئی جبکے عبادت جو اُن سے مدد لینے آئی تھی۔۔۔
اپنی تائی امی کی خواہشیں سن سپٹتے نظریں ادھر ادھر گھوما گئی،جبکے تائی نے
ویسے ہی مسکراتے اُسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا تھا۔

عبادت،۔۔۔۔پتر۔۔۔۔۔توں مہراز کے ساتھ خوش تو ہے نا۔۔۔؟ "
"میرا مطلب۔۔۔۔تم دونوں۔۔۔۔

تائی امی۔۔۔۔۔میں بہت خوش ہوں، آپ اتنی فکر نہیں کیا کریں، وہ تیزی سے بولتے ان کو درمیاں میں ہی ٹوک گئی۔

اور ویسے بھی روح ہمارے ساتھ ہی جائے گئی، وہ ویسے ہی کہیں گھومنے جانا چاہتی تھی، آپ فکر نہیں کریں ہم لوگ بہت اچھے سے گھوم پھیر کر آئیں گئیں۔ عبادت تیزی سے بولتے فوراسے تائی امی کو دیکھ زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اٹھی۔،

چونکہ وہ مزید باتیں نہیں سن سکتی تھی، کیونکہ وہ تو خود اپنی قسمت سے لڑ ”رہی تھی اور ایسے میں وہ اس رشتے کو کیا ہی کوئی نیا مقام دیتی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادت آپی۔۔۔۔۔۔یہاں کتنا مزا آرہا ہے نا۔۔۔؟اف۔۔۔۔۔۔ "

سوات کتنا خوبصورت ہے، اور سب سے بھی پیاری یہ کالام ویلا یہ ٹھنڈا

پانی۔۔۔۔میں من کر رہا ہے کہ ہم یہی ساری رات بھی گزرا دیں

"۔۔۔۔

پریزے لوگوں کو سوات آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا، زایان پریزے تو بہت مزے سے انجوائے بھی کر رہے تھے اور ساتھ میں تصویریں بھی خوب کھینچ رہے تھے جبکے وہ دونوں ہی مہراز اور عبادت کو زبردستی اپنے ساتھ گھماتے پھیرا رہے تھے۔

ابھی وہ لوگ پھر سے گھومنے آئے ہوئے تھے جب پریزے نے چارپائی پر بیٹھتے ساتھ ہی اپنا جوتا اتار پاؤں نیچے ٹھنڈے پانی میں رکھے۔ وہ لوگ کالام ویلا کے پاس موجود جھیل پر آئے تھے جو سوات کے ساتھ ساتھ بہت مشہور تھی۔

کتنے ہی لوگ دن میں آ اور جا رہے تھے، اس جھیل جیسے بیلو شفاف پانی پر کتنے ہی لوگ چارپائیوں پر بیٹھے لطف انداز ہو رہے تھے، وہاں موجود سبھی

لوگ بھر بھر کر اپنی تصویریں بھی کھینچ رہے تھے۔ آخر ہر کوئی اپنے یہ پل کیمرے کی آنکھ میں قید کر لینا چاہتا تھا۔۔۔۔

مہراز اپنی بیٹی کو گود میں اٹھائے اُسکو آس پاس موجود دور تک پھیلے سر سبز درخت دکھاتے ساتھ ہی پہاڑ بھی دکھا گیا جبکے وہ پریزے زایان لوگوں کو ایک ساتھ چار پائی پر بیٹھے دیکھ خود چلتے عبادت کے ساتھ آتے بیٹھا۔

" آنی۔۔۔۔مجھے بھی پاؤں نیچے پانی میں ڈالنے ہیں، روح فورا سے مہراز کی گود چھوڑ عبادت کی گود میں سوار ہوتے ساتھ ہی فرمائش بھی کر گئی؛۔

عبادت نے مسکراتے اُسکو خود کی گود میں بٹھاتے ساتھ ہی جھکتے اُسکو اپنے پیروں پر کھڑا کیا۔ وہ مسکراتے فورا سے اپنے باپ کو دیکھ گئی، جو اُسکو ایسے "اتنا خوش دیکھ دل سے مسکرایا تھا۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔آپ عبادت بھابھی کے قریب ہوتے بیٹھے میں آپ لوگوں" کی تصویریں کلک کرتا ہوں۔ زایان اپنے بھائی کو اتنا خوشی سے عبادت کو دیکھتے دیکھ تیزی سے فون نکال سیدھا ہوا۔

تم لوگ اپنی پکس کلک کرو، مہراز نے فوراسے نگاہیں عبادت سے ہٹاتے زایان کو پریزے کے ساتھ سیر کرنے کا مشورہ دیا؛۔

مہراز بھائی پلیز۔۔۔۔۔۔آپ عبادت آپی کے ساتھ بیٹھے نا۔۔۔۔۔

عبادت آپی۔۔۔۔۔۔آپ کچھ بولیں نا۔۔۔مہراز بھائی کو۔۔۔۔آپ لوگوں نے خود سے ایک بھی تصویر نہیں کھینچی۔۔۔۔۔پریزے نے خفگی سے منہ بناتے عبادت کو دیکھا۔

عبادت جو روح کو پکڑے ہوئے تھی، پریزے کی باتیں سن چوٹکی سی نگاہ مہراز زیادپر ڈالتے جیسے اُسکے حال پر رحم کھایا تھا۔وہ جو پہلے ہی بیوی کی نگاہوں کا منتظر تھا اُسکی نگاہوں کو جیسے خود کے حصار میں قید کر گیا۔۔۔۔۔

عبادت جس نے سرسری سی اپنی نگاہیں اٹھائی تھیں مقابل کو خود کا منتظر دیکھ فوراسے آنکھیں دور پہاڑوں پر ماخوذ کی۔مہراز اُسکا انداز ہلکے سے مسکرایا تھا جبکے بنا کچھ کہے آگے ہوتے عبادت کے بالکل ساتھ بیٹھا۔

عبادت جوانجان بنتے آنکھیں پھیر گئی تھی مہراز زیاد کے ایسے قریب ہونے پر ماتھے پر ہلکے سے بل ڈالے دیکھ گئی تو مہراز نے بھی پوری طرح عبادت کو نگاہوں میں رکھتے دیکھا، جبکے زایان نے بہت خوبصورتی سے یہ پل کیمرے کی آنکھ میں سیو کیا؛۔

"ہائے۔۔۔۔۔ کتنی پیاری پکس آئی ہیں، پریزے جو زایان کے ساتھ لگے بیٹھی تھی، دونوں کی پکس دیکھ شوخ لہجے میں بولی تو عبادت نے پلکیں اٹھاتے اپنی چھوٹی بہن کو دیکھا جو فون اُسکے آگے کرتے تصویریں دیکھنے کا کہہ رہی تھی۔

عبادت نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے فون پکڑا تھا، جبکے مہراز نے بھی عبادت کے ساتھ تصویریں دیکھی جو بے شک بہت خوبصورت لگ رہی تھیں؛۔

☆☆☆

ممی ٹھیک کہہ رہی تھی، روح کے بنا ہمیں اکیلے یہاں ایک ساتھ ہونا "
چاہیے تھا، مہراز جو لیپ ٹاپ لیتے نیچے لان میں بیٹھ اپنا کچھ آفس کا کام ختم
کرتے آیا تھا۔۔۔۔۔

روح کو عبادت کے ساتھ سوتے دیکھ دل میں سوچتے لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھ
گیا۔ایک ہفتہ ہو گیا ہمیں یہاں آئے ہوئے۔ لیکن۔۔۔۔۔عبادت تم
ساتھ ہوتے ہوئے بھی ساتھ نہیں ہو۔

وہ واچ اتار عبادت والی سائیڈ پر آتے اُسکے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا جبکے واچ وہی
سائیڈ ٹیبل پر رکھی:۔

میں تمہیں سننا چاہتا ہوں، تم سے ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتا ہوں، بتانا "
چاہتا ہوں کہ مہراز زیاد نے زندگی میں پہلی بار سچی محبت صرف عبادت سے
"کی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ گھمبیر سے لہجے میں بولتے ساتھ ہی تھوڑا سا جھکتے اُسکے قریب ہوا تھا یوں کہ وہ اُسکی سانسوں کی آواز سن خود کی سانسوں کی تپش اُسکے چہرے پر چھوڑ گیا؛۔

"عبادت تمہارے پیار کو پانے کے لئے یہ مہر از زیاد ساری عمر بھی انتظار کر سکتا ہے، لیکن اس بار سب کچھ صرف تمہاری خوشی سے ہو گا۔ وہ وقت دور نہیں جب مہر از زیاد تمہارے یار م ابہام گیلانی شاہ کو ہمشیہ کے لیے تمہارے پاس لے آئے گا؛۔

وہ ویسے ہی اُسکو نگاہوں میں رکھے محبت سے اُسکے ماتھے پر بوسہ دیتے اٹھا تھا "، جبکے عبادت کسماتے کروٹ لیتے روح کی طرف منہ کر گئی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ویسے بھائی۔۔۔۔۔آج۔۔۔۔آپ بتائیں گئیں، ہم کونسی جگہ گھومنے جانے والے ہیں، ابھی وہ سبھی روم سے نکل ناشتے کے لیے نیچے خوبصورت لان میں بیٹھے تھے۔۔۔

جہاں چاروں اطراف اونچے اونچے پہاڑ سر سبز درخت ٹھنڈی ہوائیں ان کو لطف انداز و کر رہی تھی کہ ویٹر جو ناشتہ رکھتے جا چکا تھا، زایان نے چائے کا سیپ لیتے بھائی سے گویا؛۔

ہاں۔۔۔۔۔مہراز بھائی آج آپ بتائیں گئیں، یا پھر۔۔۔۔عبادت آپی بتائیں گئ۔پریزے نے بھی فورا سے بولتے اپنا فیصلہ سنایا۔

جبکے عبادت جو روح کو کھانا اپنے ہاتھوں سے کھلانا شروع ہوئی تھی سرسری سی پلکیں اٹھاتے دونوں میاں بیوی کو دیکھا؛۔

دیکھو،۔۔۔۔۔تم لوگ۔۔۔۔۔۔

مسٹر مہراز زیاد۔۔۔۔۔۔۔؟ابھی مہراز کچھ بولتا کہ اچانک سے ایک "

"مردانہ آواز سبھی کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

مہراز زیاد۔۔۔۔!توں ہی ہے نا۔۔۔۔۔؟"او۔۔۔۔۔مائے۔۔۔۔گاڈ

۔۔۔۔۔۔۔یار۔۔۔۔۔۔۔توں یہاں۔۔۔۔پاکستان۔۔۔۔میں ہے

۔۔۔۔۔؟ابھی مہراز لوگوں نے نظریں اٹھاتے دیکھا ہی تھا کہ مہراز اپنے

سامنے ایک یونی کے فرینڈ کو دیکھ فوراسے اٹھاجبکے وہ بھی خوشی سے مقابل کو گلے لگا گیا؛۔

عبادت، پریزے لوگوں نے سرسری سا ان لوگوں کو دیکھا تھا جبکے فوراسے "اٹھتے سبھی کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

یونی کے بعد تو۔۔۔۔توں نے سبھی دوستوں کو ایسے چھوڑا جیسے ہم لوگ تم دونوں میاں بیوی کو کھا جاتے۔۔؟

ماہین کہاں ہے۔۔۔؟ابھی وہ ملتے ہٹا تو کہ اُسکے دوست کی بیوی جوان کو پہلے سے جانتی تھی، سبھی کھڑے وجود پر ایک نظر ڈال ماہین کی غیر موجودگی پر حیران ہوئی۔

بیوی کے بنا ہی گھومنے آیا ہوا ہے کیا۔۔۔؟اُسنے تجھے اکیلے آنے کیسے دے دیا۔۔۔؟دوست بھی سرسری سا زایان سے ہاتھ ملاتے غور سے روح کو دیکھ گیا؛۔

جبکے پریزے زایان اور عبادت لوگوں نے ایک نظر ان لوگوں کو دیکھتے مہراز کی طرف دیکھا، جس کے چہرے پر چند منٹ پہلے آنے والی خوشی "غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

"یہ روح۔۔۔۔سیف۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔۔۔میری بیٹی۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے اُسکا دوست بات مکمل کرتا مہراز زیادہ تیزی سے بولتے ساتھ ہی روح کو جھکتے گود میں اٹھا گیا۔

"میٹ۔۔۔۔۔۔مائے وائف۔۔۔۔۔۔۔۔عبادت مہراز زیاد۔۔۔۔۔۔وہ ویسے ہی تھوڑا سا آگے ہوتے عبادت کے گرد اپنا حصار بناتے دوستوں کو حیرانگی میں مبتلا کر گیا جبکے زایان اور پریزے کے چہرے خوشی سے چمکے ۔۔۔۔"

واٹ۔۔۔۔۔۔دوست کی بیوی نے حیرانگی سے منہ کھولا، تو مہراز کا " دوست جو خود شاک ہو چکا تھا تیزی سے بیوی کو خاموش رہنے کا گویا۔

آپ سے مل کر خوشی ہوئی بھابھی۔۔۔۔وہ تیزی سے کہتے مہراز کے اشارے پر فوراسے ایکسکوز کرتے گیاتو مہراز بھی زایان لوگوں کو ناشتہ ختم کرتے روم میں واپس جانے کا کہتے خود بھی اپنے دوستوں کے پیچھے گیا؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"محبت کیا وقت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔۔۔؟ان دونوں کی محبت بہت عجیب تھی، چند سالوں بعد دونوں نے ایک دوسرے کو چھوڑ دیا۔

ایسا بھی کیا جرم کر دیا تھا کہ ایک بار بھی اپنی بچی کے بارے میں سوچا نہیں اور چھوڑ دیا۔۔۔؟

مہراز جو اپنے دوستوں کے ساتھ چلا گیا تھا عبادت لوگوں نے بھی ناشتہ ختم کیا تو زایان، اور پریزے لوگوں کا کہیں پلان بنا گھومنے جانے کا۔۔

وہ چاہتے تھے عبادت ساتھ آئے، لیکن عبادت نے جانے سے منع کر دیا اور کہا کہ روح کو ساتھ لے جاؤ میں یہی ہوٹل میں ٹھیک ہوں؛۔

وہ لوگ جا چکے تھے، اور وہ وہی لان میں ٹھنڈی ہواؤں سے لطف لیتے ساتھ ہی ناچاہتے ہوئے مہراز اور اُسکے دوستوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کو یاد کرتے الجھی۔۔۔۔

"عجیب ہی الجھے ہوئے لوگ تھے، کیا یہ اپنے دوستوں سے ملتا نہیں۔۔؟ جانے کیوں لیکن وہ بار بار خود سے الجھ رہی تھی۔

وہ۔۔۔۔لوگ۔۔۔۔۔روح کو پہلے سے جانتے تھے، ظاہری بات ہے عبادت۔۔۔جانتے تو ہونگیں نا۔۔۔آخر وہ مہراز کی وائف بھی ان کی دوست ہے تو جانتے تو ہونگیں نا۔۔۔؟

وہ خود سے ہی سوچتے خود ہی اپنے سوالوں کے جواب دے رہی تھی۔ لیکن یہ سیف۔۔۔۔کون تھا۔۔۔؟عبادت جو موسم کو انجوائے کرتے ساتھ ٹہل رہی تھی۔۔۔۔

اچانک سے یہ نام یاد آیا تھا جو مہراز کا دوست لیتے لیتے رکا تھا۔وہ بھی ویسے ہی گہری سوچ میں پڑی؛۔

عبادت تم ساتھ نہیں گئی۔۔۔؟ابھی وہ خود سے سوچتے کچھ بولتی کہ ”
اچانک سے مہراز کی آواز سن وہ تیزی سے پلٹی۔
یہ کب آیا۔۔۔؟عبادت۔۔۔۔مقابل کو خود کے سامنے کھڑے دیکھ
حیران ہوئی تھی جبکے سرسری سی نگاہ ادھر ادھر گھماتے دیکھا۔
میرا من نہیں تھا اسی لیے نہیں گئی، وہ ویسے ہی چوٹکی سی نگاہ مقابل پر
ڈالتے جواب پاس کر گئی:۔
ہمم۔۔۔۔۔وہ ہنکار بھرتے ویسے اُسکے ساتھ قدم اٹھاتے ساتھ چلنا
شروع ہوا،
اور من کیوں نہیں تھا۔۔۔؟وہ ویسے ہی اُسکے ساتھ چلتے تھوڑی دیر کی
خاموشی رکھتے استفسار کر گیا۔
آپ کے دوست چلے گئے۔۔۔؟وہ موضوع بدلتے سیدھا مقابل کے
دوستوں پر لے گئی، مہراز جو عبادت کے سنگ چلتے خوشی محسوس کر رہا تھا۔

اچانک سے دوستوں کے پوچھنے پر تھوڑا حیران ہوا جسکے ساتھ ہی عبادت کو سرسری سا دیکھا جو بہت آرام سے سکون چہرے پر سجائے آگے بڑھی رہی تھی؛۔

ہمم۔۔۔۔چلے گئے، وہ لوگ کافی عرصے بعد پاکستان گھومنے آئے ہیں، وہ سرد سانس بھرتے تیزی سے بولا، عبادت نے نیچے جھکی پلکیں اٹھاتے مقابل کو دیکھا جس کے چہرے پر چند منٹ پہلے والی ساری خوشی غائب ہوتے سینجد گی نے لے لی تھی۔

کیا ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔؟ مہراز جو گہری سوچ میں پڑا تھا " سوچوں کو جھٹکتے دریافت کیا۔

با۔۔۔ت۔۔۔۔۔عبادت کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔

میرے خیال سے وہاں ٹھیک رہے گا، وہ درمیاں میں ہی اُسکو ٹوکتے سیدھا آگے بڑھا تو عبادت لب بھنچتے مقابل کے پیچھے ہی چلی؛۔

ایسی کون سی بات کرنی ہے۔۔۔؟عبادت کو جانے کیوں ہمشیہ مہراز زیاد سے بات کرتے وقت اک ڈر سا محسوس ہونے لگا تھا۔،

دونوں ہی لان میں موجود ایک بینچ پر بیٹھ چکے تھے، ٹھنڈی ہوائیں ہر سُو پھیلے رقص کرتی ان کے چہروں کو چھوتے جا رہی تھی، وہ دونوں ہی لان کے آخر بنے تلاب کے سامنے بیٹھے دور سے گزرتے لوگوں کو دیکھنا شروع ہوئے۔

میں سمجھ نہیں پا رہا۔۔۔بات کا آغاز کہاں سے کروں۔۔؟کیونکہ جو " بات کرنا چاہتا ہوں وہ میرے لیے میری زندگی کا سب سے بڑا سچ ہے۔جو میں نے کبھی اپنے سوا کسی سے نہیں کہا؛۔

دونوں میں ابھی کچھ خاموشی چھائی گہری ہونے لگی تھی کہ مہراز جو فیصلہ نہیں کر رہا پا رہا تھا کہ بات کہاں سے۔۔۔اور کیسے شروع کرے۔

عبادت کی طرف پوری طرح مڑتے بیٹھا تھا جبکے اُسکو بھی اپنی طرف متوجہ کروایا جو آتے جاتے لوگوں کو دیکھنے میں مصروف تھی؛۔

ماضی میں ہمارے درمیاں جو کچھ ہوا، میں چاہ کر بھی وہ وقت واپس "
نہیں لا سکتا، ماں ہمشیہ کہتی ہیں کہ جو تقدیر میں لکھا ہوتا ہے وہی کچھ انسان
کرتا جاتا ہے۔۔۔۔۔

بے شک اللہ کے فیصلوں میں ہمشیہ ہی کوئی نا کوئی حکمت چھپی ہوتی ہے "
"۔۔۔۔

میرا تمہیں چھوڑنا، ماہین سے شادی کرنا۔۔۔۔مجھے لگا تھا کہ شاید میں اپنے
اس رشتے کو نبھالوں گا لیکن میں سراسر غلط تھا۔۔۔۔

عبادت جو مقابل کی طرف منہ کیے بیٹھی تھی، مقابل کے اچانک سے ماضی
پر بات کرنے پر حیران ہوئی، جبکے خاموشی سے سننا شروع ہوئی:۔

تقدیر وہ تھی ہی نہیں۔۔۔۔۔، اوپر والے نے تمہیں ہی میری تقدیر کا سفر
لکھا ہوا تھا۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا عبادت کے تم میری زندگی کا ایک
بار پھر سے حصہ بنو گی۔ لیکن دیکھو ہوا وہی جو سوچا نہیں تھا۔

دیکھو۔۔۔۔ جس کے لیے تمہیں چھوڑا تھا، اُسی کو خود سے جوڑنے "
کے لیے تمہیں اپنی زندگی میں زبردستی شامل کیا۔ وہ جیسے آج اپنے دل کا
بوجھ ہلکا کر دینا چاہتا تھا وہ ویسے ہی بولتے عبادت کے دونوں ہاتھ خود کے
گرم ہاتھوں میں دبا گیا۔

عبادت کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کہنا کیا چاہتا ہے، وہ پوری طرح الجھ چکی
تھی۔ جبکے نگاہیں پوری طرح مہراز زیاد کے چہرے پر ٹکائی تھیں۔

شاید اُنکی شادی کے بعد یہ پہلی بار تھا جب عبادت نے اتنی دیر تک مقابل پر
نظریں جمائے رکھی؛۔

"سب کو لگتا تھا کہ میں ماہین سے محبت کرتا تھا، جس وجہ سے تمہیں چھوڑا
، چونکہ میں نے سب کو یہی تو دکھایا تھا کہ میں ماہین سے محبت کرتا ہوں۔
مگر یہ سچ نہیں تھا، میں نے جو کچھ بھی کیا صرف روح کے لیے کیا تھا چونکہ
تب میں روح کو کسی بھی حال میں چھوڑ نہیں سکتا اُسکو خود کی زندگی میں
رکھنے کیلیے تمہیں چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔

عبادت کی حیرانگی سے آنکھیں بڑی ہوئی تھیں، وہ آج کیوں ماضی کی وہ کتاب کھول رہا جو وہ ابہام کے آنے کہ بعد بند کر گئی تھی؛۔

ماہین اور میں اچھے دوست تھے، یونی میں ہمارا چھ افراد پر مشتمل ایک گروپ تھا۔ جس میں میرا دوست جگر سیف، ولید، نور، ماہین، احمد جس سے آج تم ملی تھی وہ۔۔۔۔

مہراز جو بہت دھیمے سے لہجے میں بول رہا تھا، عبادت کو پوری طرح اپنی طرف متوجہ دیکھ نظریں جھکا گیا، جبکے عبادت کے ہاتھ ویسے ہی اپنے ہاتھوں میں دبائے ہوئے تھے جیسے ڈر تھا کہیں اُسے کھو نا دے؛۔

ایک سچ یہ بھی تھا کہ بچپن میں ہوا ہمارا نکاح مجھے کسی بھی طرح دل سے " قبول نہیں تھا۔ شاید میرا سب سے بڑا یہی مجھے گناہ لگتا ہے جو میں نے یونی میں اپنے کسی بھی دوست کو ہمارے نکاح کے بارے میں نہیں بتایا تھا

۔۔۔۔

آج لگتا ہے کاش تب سب کو بتایا ہوتا، تو ماہین مجھ سے محبت نہیں کرتی، میں جب بھی پاکستان گھر کال کرتا ہے ممی لوگ صرف تمہاری باتیں کرتی۔ تاکہ میں کبھی بھی تمہیں فراموش نا کروں، اگر ماضی میں وہ حادثہ نا ہوا ہوتا تو شاید میں پاکستان آتے ہمارے نکاح کو قبول کر لیتا ہو سکتا ہے میں گھر والوں کے فیصلے پر سر جھکا دیتا۔۔۔۔۔

وہ ویسے ہی دھیمے سے انداز میں بولتے عبادت کو بھی ماضی کے برے وقت کو یاد کروا گیا۔اُسنے مقابل کے آواز سنتے آنکھیں بند کی تھی جبکے ساتھ برداشت کرتے اُسکے جھکے سر کو دیکھا؛۔

ولید اور سیف میرے بہت زیادہ نزدیکی فرینڈ تھے، سیف کو نور سے محبت ہوئی تو اُسنے سب کے سامنے اُسکو شادی کے لیے پرپوز کر دیا، نور بھی اُسکو پسند کرتی تھی، بس خوشی سے دونوں نے شادی کرتے اپنی ایک چھوٹی سی دنیا بسائی؛۔

سیف اور نور کے درمیان اسٹیٹس کا بہت فرق تھا، اگر میں یہ کہوں کہ سیف آسمان کا شہزادہ تو نور زمین کی کینز تھی۔۔۔۔

سیف ایک انڈر ڈان کا بیٹا تھا، اور نور اُسکے مقابلے بن ماں باپ کی بچی جو اپنی نانی کے ساتھ رہتی تھی، پڑھائی میں بہت اچھی تھی جس وجہ سے وہ اوکس فورڈ یونی میں پڑھنے کے لیے آئی۔۔

وہ دونوں ہی اپنی شادی سے خوش تھے، اگر کوئی خوش نہیں تھا تو سیف کے فادر۔۔۔۔ چونکہ وہ ایک ڈان تھے اور ان کے دشمن بھی بہت زیادہ تھے۔

سیف ویسے تو ایک عربی فیملی سے تھا

اُسکے فادر کا یہ غیر قانونی کاروبار۔۔۔۔۔ دوبئ، سعودیہ امریکا، پیرس، جاپان، کینیڈا، انڈیا اور نجانے کتنے ہی ممالک۔۔۔۔۔

سیف کو یہ سب کچھ پسند نہیں تھا، بس اسی لیے وہ دوبئ چھوڑ لندن چلا آیا۔

اُسے لگا تھا کہ شاید اُسکا باپ کبھی اُسے ڈھونڈ نہیں پائے گا:۔

لیکن۔۔۔ان لوگوں کے لیے اُسکو ڈھونڈنا اتنا مشکل نہیں تھا، سیف کے فاڈر نے بہت بار کوشش کی کہ کسی طرح سیف کو اپنے ساتھ لے جائیں مگر سیف بھی اک نمبر کا ضدی تھا، وہ جو فیصلہ کر آیا تھا وہ کسی بھی حال میں واپس جانا نہیں چاہتا تھا، وہ نور کے ساتھ اپنی نئ زندگی میں بہت خوش تھا۔ وہ حلال سے کماتے زندگی کو انجوائے کر رہا تھا۔ وہ دونوں اتنے خوش تھے کہ جب سیف نے بتایا وہ باپ بننے والا ہے ہم سب نے اس خوشی کو امریکا جاتے سیلبریٹ کیا۔۔۔۔۔۔۔

مہراز جو ویسے ہی چہرہ جھکائے بول رہا تھا، آخر کی بات بتاتے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر چھائی۔ ہم سب بہت خوش تھے، ایسے ہی اللہ کی طرف سے اُسکے گھر میں ایک پری سی بیٹی پیدا ہوئی۔

ہم سب اُسکے ساتھ ہسپتال میں تھے، یہ بہت خوبصورت احساس تھا جو سیف کے ساتھ ہم سبھی دوستوں نے بھی بھرپور جیا؛۔

وہ وقت ہماری زندگی کا بہت خوبصورت وقت تھا، سب کچھ اچھا چل رہا تھا، کہ سیف نے نور کی برتھ ڈے پلین کی۔ وہ اُسے کہیں لے کر جانا چاہتا ہے ۔میں نے خود سبھی انتظام کیے تھے؛۔

سیف کو نور کے ساتھ بھیج دیا، ہم نے نہیں سوچا کہ ایسا کچھ بھی ہو سکتا ہے ۔کہ ہم لوگ ان دونوں سے آخری بار مل رہے ہیں۔۔۔۔

وہ درد سے بولتے ساتھ ہی عبادت کے ہاتھوں پر دباو بڑھا گیا، جیسے اپنے اس تکلیف بڑھے لمحے کو برداشت کرنے کی کوشش کی ہو؛۔

ابھی ان لوگوں کو گئے ہوئے آدھا گھنٹہ ہوا تھا، کہ ہسپتال سے کال آیا کہ ان کا بہت برا ہائی وے پر ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ آپ لوگ جلدی سے ہسپتال پہنچ جائیں، مہراز جس نے کرب سے بتاتے آنکھیں بند کی تھی، عبادت کی بھی حیرانگی سے آنکھیں بھری۔۔۔۔۔۔۔۔

ہسپتال میں جاتے ہی پتا چلا کہ نور کی ڈیتھ ہو چکی ہے اور سیف کی حالت بھی کچھ ٹھیک نہیں ہے، وہ صرف مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا۔ڈاکٹر کے الفاظ سن ہم سبھی لوگوں کی حالت خراب ہو چکی تھی۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا، میں جیسے ہی سیف کے پاس گیا، اُسنے صرف مجھ سے چند باتیں کی اور وعدہ لیا، مہراز جو کچھ وقت خاموشی طاری کرتے پھر سے بولا تھا، آنکھیوں سے بے آواز چند قطرے گرے تھے جو عبادت نے غور سے دیکھے تھے؛۔

کیا کہا تھا۔۔۔؟عبادت جس کو بہت کچھ سمجھ آ چکا تھا، مقابل کو خاموشی طاری کرتے دیکھ پوچھا۔

اُسنے اس دنیا کو چھوڑنے سے پہلے اپنی بیٹی کی ذمہ داری مجھے سونپ دی، روح میری بیٹی نہیں ہے، وہ میرے دوست کی آخری نشانی ہے۔مہراز نے نگاہیں اٹھاتے گویا۔۔۔۔۔۔۔

عبادت کی شاک سے آنکھیں بڑی ہوئی تھی جبکے آنکھوں سے آنسو "
" گرتے مقابل کے ہاتھوں پر گرے۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُسکی اولاد پر اُسکے خاندان کا سایہ بھی پڑے، بس ۔۔۔۔ سیف اور نور کے جانے کہ بعد ہی میں نے ماہین سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چونکہ وہ جانتی تھی سب کچھ۔۔۔۔۔

لیکن روح کو مجھے میری بیٹی بنانا تھا میں نہئں چاہتا کہ میرے خاندان میں کسی کو یہ سچ پتا چلے۔ جو بھی کچھ ماضی میں کیا بس اسی لیے کیا تھا۔ تمہیں چھوڑنا ماہین کو لائف میں شامل کرنا سب کچھ صرف روح کے لیے تھا؛۔

" یہ وہ سچ ہے جو میں کبھی کسی سے نہیں کہتا، چونکہ روح جب سے میری زندگی میں آئی ہے میں نے کبھی اُسے سیف کی بیٹی نہیں سمجھا۔ وہ میری بیٹی روح ہے۔۔۔۔

ماہین اپنی حرکتوں سے باز نہیں آرہی ہے، وہ پھر سے کیس ری اوپن کروا چکی ہے، یہ بات ولید نے مجھے بتائی تھی۔

دوسری طرف سیف کے فادر کسی بھی صورت پیچھے نہیں ہٹ رہے وہ کسی بھی طرح سیف کی اولاد کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ میں کسی بھی صورت ان لوگوں کو روح تک پہنچنے نہیں دے سکتا؛۔

یہ مجھے احمد نے بتایا، مجھے لگا تھا اتنے سال گزر چکے ہیں تو وہ لوگ بھول چکے ہونگیں مگر نہیں میں غلط سوچ رہا تھا۔۔۔۔

ابھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا مجھے کیا قدم اٹھانا چاہیے، روح کو یہاں رہنا سیو بھی لگتا ہے اور نہیں بھی۔۔۔ لیکن مجھے لندن بھی جانا ہو گا۔ وہ جو الجھا ہوا تھا اپنی الجھن عبادت کے سامنے رکھ گیا۔

عبادت جو ابھی تک اس شاک میں تھی کہ روح مہراز کی بیٹی نہیں، اُسکو اپنی سوچوں میں الجھے دیکھ سر جھکا گئی۔۔۔۔

☆☆☆

اف۔۔۔۔میں بتا نہیں سکتی، ہمیں وہاں کتنا مزا آیا، تایا ابو۔۔۔۔۔ "
سوات اتنا خوبصورت ہے کہ میرا دل تو کر رہا تھا وہی کہیں ہم سب بس
جائیں۔۔۔
اور مجھے سمجھ نہیں آتا، پاکستانی۔۔۔۔پاکستان کی خوبصورتی کو چھوڑ باہر کے
ممالکوں کو اتنی امپوٹس کیوں دیتے ہیں۔۔۔؟
پریزے لوگ سوات سے واپس آ چکے تھے، جبکے زایان اور پریزے سب
گھر والوں کو اپنی تصویریں تو کبھی ویڈیوز دکھاتے خوشی کا اظہار کر رہے
تھے؛۔

عبادت خاموشی سے بیٹھی سبھی کے مسکراتے چہرے دیکھ رہی تھی جبکے
روح اُسکی گود میں بیٹھی اپنی آنی کے بالوں کو دوپٹے کے پیچھے سے نکال اپنی
چھوٹی سی انگولی پر رول کرتے مسکرا رہی تھی۔
مہراز لاہور پہنچتے ہی اپنے آفس کی شکل دیکھنے نکل چکا تھا، چونکہ اُسکے کافی
سارے کام رکے ہوئے تھے۔وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اُسے پاکستان

سے لندن جانا ہے یا پھر ماہین کو جواب دیئے بنا ہمشیہ ہمشیہ کیلیے لندن چھوڑنا ہے؛۔

" بیٹا۔۔۔۔اگر سوات اتنا پیارا لگا تھا تو کچھ دن مزید وہاں ٹھہر جاتے۔تائی امی پریزے کو اتنا خوشی سے بتاتے دیکھ پیار سے کہتے ایک نظر عبادت کو دیکھ گئیں۔۔۔۔

جو اپنی گود میں بیٹھی روح کو یک ٹک دیکھنے میں مگن تھی، جو اُسکے بالوں کو کسی بھی صورت بخش نہ نہیں چاہتی تھی؛۔

" عبادت۔۔۔۔۔پتر۔۔۔۔۔۔تجھے سوات کیسا لگا۔۔۔؟تائی امی نے مہراز اور عبادت کی تصویریں دیکھتے ساتھ ہی عبادت کو اپنی طرف متوجہ کروایا۔

" ماشااللہ۔۔۔۔۔سوات بہت خوبصورت ہے، بہت مزا آیا تائی امی ۔۔۔۔ہم سب نے کافی انجوائے کیا۔بہت اچھا لگا وہاں جا کر۔۔۔۔۔

عبادت جو روح کے ہاتھوں کو اپنے بالوں میں سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی، تائی کے پوچھنے پر روح کو دیکھ مسکراتے جواب پاس کر گئی

"۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" میری بات مان۔۔۔۔تو کچھ مہینوں کے لیے لندن چلا آ، تو یہاں چلا آ۔۔۔۔ہم کوئی نا کوئی حل نکال لیں گئیں۔ولید نے سمجھاتے ساتھ ہی مہراز کو مشورے سے نوازہ۔۔۔۔۔

میرے وہاں چلے آنے سے کیا ہو گا۔۔۔۔؟ماہین اور ابرار اپنی حرکتوں سے باز آجائیں گئیں۔۔؟مہراز جو اپنی میٹنگ سے فارغ ہوا تھا، ولید کی بات سن تیزی سے پوچھتے ساتھ ہی قدم کیبن میں رکھے:۔

باز بھی آجائیں گئیں، لیکن جو سیف کے فاڈر والا مسلہ اٹھ رہا ہے اس کا بھی بندوبست ہو جائے گا۔میں بس اسی لیے بول رہا ہوں۔کہ میں نہیں چاہتا

انھیں پتا چلے توں پاکستان میں شفیٹ ہو رہا ہے۔ ولید نے سمجھ داری سے سوچتے اپنی بات رکھی۔

ہمم۔۔۔۔۔۔کچھ سوچتا ہوں میں۔۔۔۔مہراز کو اُسکی بات سہی لگی تھی جبکے ساتھ ہی فون کان سے ہٹاتے دیکھا تھا جہاں دوسرے نمبر سے کال آ رہی تھی۔

ولید۔۔۔۔۔میں بات میں کال کرتا ہوں، وہ تیزی سے کہتا جلدی سے دوسری کال اٹھا گیا؛۔

بولو۔۔۔۔۔ تیزی سے پوچھا تھا جبکے ساتھ ہی چیئر سے اٹھتے وال گلاسیز " سے باہر دیکھا۔

سر۔۔۔۔آپ کا کام ہو گیا ہے، آصف ہمارے قبضے میں ہے، تیزی سے مقابل کو بتایا تو اُسکا چہرہ مسکرایا۔۔۔۔۔"

یہ تو بہت اچھی نیوز دی ہے، مہراز تو اتنی اچھی نیوز سن ہی چہک اٹھا تھا۔ "

سر۔۔۔۔ ہمیں آگے کیا کرنا ہے۔۔؟اس آدمی نے ایک گھنٹے میں ہی ”
ہمیں پکا کر رکھ دیا ہے۔وہ لوگ جو ایک گھنٹے سے آصف کی بکواس سن رہے تھے،اپنا سر پکڑتے مہراز زیاد سے اگلا حکم مانگا؛۔

فحال اُسے وہی اپنے پاس رکھو،اور اچھے سے اُسکی مہمانوازی کروں،میں کل آؤں گا۔ابھی تو مکمن نہیں ہے۔۔۔۔

وہ سرسری سی نگاہ اپنی گھڑی پر ڈالتے تیزی سے بولتے لیپ ٹاپ بند کرتے اٹھا۔

☆☆☆

بھابھی۔۔۔۔آپ لوگ کھالیں، میں مہراز کا ویٹ کروں گی، روح جو اپنی دادی کے ہاتھوں سے کھانا کھا چکی تھی عبادت کو اپنے ساتھ روم میں جانے کا کہتے ساتھ ہی ہاتھ کھینچا شروع ہوئی، تو عبادت نے تیزی سے جواب دیتے قدم سڑھیوں کی طرف بڑھائے۔

جبکے اُسکا جواب سن سبھی کے چہرے مسکرائے تھے، تائی امی نے تو خوشی سے اللہ کا شکر ادا کرنا بھی شروع کر دیا تھا؛۔

پریزے۔۔۔۔بھابھی سے کچھ سیکھ لو، میں چاہتا ہوں جب میں بھائی کا آفس جوائن کروں تب تم بھی میرا ایسے ہی انتظار کرو۔ زایان سب کو کھانے کے ٹیبل سے اٹھتے لاونج میں جاتے دیکھ ٹشو اٹھاتے پلٹیں اٹھاتی اپنی بیوی کو مخاطب کرتے گویا۔

پہلے۔۔۔۔تم آفس چلے جاؤ، پھر میں سوچوں گی، شوہر کی فرمائش سن وہ زبردستی کے دانت دکھاتی بولی۔۔۔۔

دا بجنے والے ہیں اور وہ ابھی تک نہیں آیا، غلطی تو نہیں کر دی اُسکا انتظار کرنے کا بول کر۔۔۔؟ وہ سب کو مزے سے رات کی چائے پیتے دیکھ سوچ میں پڑی۔

آنی۔۔۔۔آئس کریم کھانے چلیں۔۔۔؟ روح جو کارٹون لگائے بیٹھی تھی سب بڑوں کو اپنی ہی باتوں میں مگن دیکھ آنی کے قریب آتے فراموشی انداز میں پوچھا۔۔۔۔

روح۔۔۔۔۔بچے۔۔۔۔۔یہ تو کوئی ٹائم نہیں ہے آئس کریم کھانے کا ۔۔۔۔ابھی تو۔۔۔۔میری پری کو سونا ہے۔

وہ اُسکے گد گرای کرتے پیار سے بولی تو سبھی بڑے جو اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے دونوں کے مسکراتے چہرے دیکھے:۔

ویسے۔۔۔۔۔۔عبادت آپی۔۔۔۔۔روح نے کوئی غلط فرمائش تو نہیں کی ۔ہم لوگ جا سکتے ہیں۔ایسے تھوڑی سی واک بھی ہو جائے گی۔۔۔؟

کیا خیال ہے۔۔۔؟پریزے جو ہر وقت تیار رہتی تھی رات کے پہر باہر جانے کیلیے۔۔۔۔ تیزی سے اپنی رائے بتاتے شوہر کی طرف دیکھا۔

ایسے کرو۔۔۔ تم اوپر جاؤ،اور جاتے اپنی بکس کی شکل دیکھو۔موسم بدل رہا ہے اور۔۔۔رات میں آئس کریم کھانے کی ضرورت نہیں ہے عبادت۔۔۔۔۔پریزے کے سر پر ہلکی سی چت لگاتے بولی تو سبھی کے چہرے مسکرائے جبکے زایان نے قہقہہ لگاتے روح کو گود میں اٹھایا تھا۔

بھابھی۔۔۔۔۔بالکل سہی کہا،جب دیکھو۔۔۔باہر جانا ہے،زایان بھی کہاں اپنی حرکتوں سے باز آسکتا تھا۔بیوی کو ڈانٹ پڑتے دیکھ خوشی سے کہتے روح کو لیتے سڑھیاں چڑھا۔

اس کو تو میں دیکھتی ہوں،پریزے نے بھی دوپٹہ گلے میں سیٹ کرتے قدم سڑھیوں کی طرف اٹھائے۔جبکے سبھی بڑوں کے قہقہے گونجے تھے:۔

السلام وعلیکم۔۔۔۔۔کیا بات ہے۔آج تو بہت قہقہے لگائے جارہے ہیں۔۔۔؟مہراز جو گھر میں داخل ہوتے سبھی کے قہقہے سن چکا تھا۔

لاونج میں داخل ہوتے سب کے مسکراتے چہرے دیکھ پوچھا۔ عبادت جو پریزے کو بولنے والی تھی اُسکو جاتے دیکھ پیچھے پلٹتے مہراز زیاد کو دیکھا تھا جو مسکراتے سب سے دریافت کرتے ہوئے بھی اُسکو دیکھنے سے ہٹا نہیں تھا

"_____

آج تو گھر آنے میں دیر کر دی تم نے۔۔۔؟ کہاں رہ گے تھے۔۔۔؟

عبادت کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ بچی نے کھانا نہیں کھایا اور شوہر صاحب آتے آرام سے بیٹھ گے۔ مہراز کے والد صاحب نے بولتے مہراز کو حیران اور شاک دونوں کیا۔

وہ تو یہ سن ہی حیران ہو چکا تھا، کہ عبادت اُسکا انتظار کر رہی تھی۔

تایا ابو۔۔۔۔۔اتنا جذباتی ہونے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟ جانے ابھی " کیا سوچے گا۔ عبادت کو شرمندگی سی محسوس ہوئی تو وہ بنا کسی کو دیکھتے کیچن کی طرف بڑھی۔

ابھی بیٹھے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔؟ جاؤ۔۔۔۔۔ہاتھ دھو اور کھانا کھاؤ۔

مصطفی شاہ اپنے بیٹے کو وہی بیٹھے کیچن کی طرف دیکھتے دیکھ ٹوک گئے تو مہراز

"جلدی سے اٹھا تھا۔۔۔۔

مجھ سے بڑا بے وقوف کوئی نہیں ہو سکتا، کیا ضرورت تھی انتظار کرنے کی

۔۔۔؟عبادت جو کیچن میں موجود چھوٹے ڈائینگ ٹیبل پر کھانا لگانا شروع

ہوئی تھی۔

بار بار اُسکو تایا ابو کے الفاظ یاد آتے خود پر غصہ آرہا تھا۔عبادت کبھی بھی

مہراز زیاد کا انتظار نہ کرتی اگر اُسے مہراز زیاد سے ہمدردی نا ہوئی ہوتی۔

سوات میں دونوں کے درمیان ماضی میں جو کچھ ہوا، مہراز کو اُسکو اتنا بڑا سچ

بتانا، عبادت کی نظر میں کافی حد تک مہراز زیاد اچھا انسان بن گیا تھا؛۔

عبادت کو اُسکی فکر تھی، کہ وہ روح کی وجہ سے کافی پریشان تھا۔بس اسی

لیے وہ اُسکا انتظار کر رہی تھی کہ جانے وہ کیا کر رہا ہو گا۔

عبادت۔۔۔۔ تمہارا کچھ نہیں سکتا، وہ خود سے بڑبڑاتے ساتھ ہی کھانا ٹیبل پر لگا چکی تھی، ابھی مزید کچھ بولتی کہ مہراز زیاد کو کیچن میں آتے دیکھ خاموشی سے لبوں کو سی گئی؛۔

مہراز جو ہاتھ دھو آیا تھا، مسکراتی نگاہوں سے اپنی بیوی کو دیکھا تھا اور بنا کچھ کہے تیزی سے بیٹھا۔ عبادت پانی کا جگ رکھتے خود بھی خاموشی سے بیٹھی تھی۔

مقابل نے تیزی سے پلیٹ سیدھا کرتے سامنے بیٹھی ہستی کو دیکھا۔

کھانا خود بھی توڈال سکتا ہے۔۔۔؟ عبادت اُسکو ویسے ہی خاموشی سے خود کو دیکھتے دیکھ سالن اٹھاتے تیزی سے مقابل کی پلیٹ میں ڈالا؛۔

عبادت۔۔۔۔۔ ریلکس۔۔۔۔۔۔ زیادہ اُسکو دیکھنے کی ضرورت نہیں،

عبادت کو اُسکا ایسے خود کو مزید دیکھنا نروس کر رہا تھا۔

کھانا۔۔۔۔۔کافی مزے دار ہے، تمہارے ہاتھوں میں لاجواب سا ذائقہ ہے۔وہ جو خاموشی سے کھانا شروع کر چکا تھا۔دونوں کے درمیاں چھاتی خاموشی کو توڑ تعریفی جملے ادا کیے؛۔

مہراز زیاد کے اچانک سے ایسے بولنے پر عبادت کی نگاہیں اوپر اٹھی تھی جبکے مقابل نے بھی غور سے اُسکا چہرہ دیکھا تھا جو جانے کیوں اُس پل بوجھ سا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔؟ میں نے کچھ غلط کہا۔۔؟ مہراز زیاد کو جانے کیوں اُسکی آنکھوں میں ایک درد سا نظر آیا؛۔

کچھ نہیں۔۔۔۔عبادت جو نوالہ مشکل سے منہ رکھتے نظروں کو واپس سے جھکا چکی تھی، بہت ہی آہستگی سے بولی؛۔

پانی۔۔۔مہراز زیاد نے تیزی سے پانی کا گلاس اُسکی طرف بڑھایا۔

تھینک یو۔۔۔۔۔چاچی نے کھانا بنانا سکھایا تھا، عبادت جو خاموشی سے ” کھانا کھاتے جا رہی تھی، اُسکے ہاتھ سے پانی کا گلاس پکڑتے ساتھ ہی اُسکے

تعریفی جملے کہنے پر ہلکی سی مسکان شفاف چہرے پر لہرائی۔ چونکہ اُسے
''شدت سے ابہام کے ساتھ یارم کا مسکراتا چہرہ یاد آیا تھا۔۔۔۔
ایسے تعریفی جملے تو صرف وہی دونوں ادا کرتے تھے۔ جو ایک بھی موقعہ
ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ آج اتنے عرصے بعد کسی نے پھر سے
دونوں کی یاد تازہ کر ڈالی تھی؛۔
لندن جانے کے بارے میں پھر آپ نے کیا سوچا۔۔۔؟ ماہین کو جواب "
دینا ہے یا نہیں۔۔۔؟
عبادت جو سوات میں بتائی مہراز کی باتوں کی وجہ سے پریشان ہوئی پڑی تھی
کہ ماہین یا سیف کا باپ روح کو اُس سے دور نا کر دے۔ مہراز زیاد کو
خاموشی کھانا کھاتے دیکھ ہمت کرتے پوچھا۔
وہ اپنی زندگی میں پہلے ہی یارم کو کھو چکی تھی، جس کو پانے۔۔۔۔۔ ملنے کی
دعائیں وہ ہر وقت اپنے رب سے کرتی تھی، وہ بالکل بھی روح کو ایسے خود
سے دور جانے نہیں دینا چاہتی تھی؛۔

روح۔۔۔۔۔نے اُسکی بے رنگ زندگی میں آتے یارم کا مقام گہرا کر ڈالا تھا۔

بھلے۔۔۔۔۔روح۔۔۔۔۔یارم کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی، لیکن ۔۔۔۔اسُکی کتنی ہی باتیں عبادت کو یارم کی موجودگی کا احساس کرواتی تھیں۔

یہی وجہ تھی، عبادت کو روح سے بھی ویسی ہی محبت تھی جیسی اُسے اپنے یارم۔۔۔۔۔بیٹے سے تھی۔ جس کو وہ ہر وقت یاد کرتی تھی:۔

فحال۔۔۔۔۔میں نے پوری طرح کوئی فیصلہ نہیں لیا۔ چونکہ اتنا بڑا " فیصلہ میں اکیلا نہیں لے سکتا۔۔۔۔۔۔

ولید نے تو یہی کہا ہے، مجھے لندن میں جاتے ماہین لوگوں کا مقابلہ کرنا "چاہیے تاکہ آگے جا کر مسلہ نا ہو۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔میں اکیلا نہیں جا سکتا، وہاں مجھے روح کو رکھنا پڑے گا۔اسی لیے فیصلہ روح کی ماں یعنی تم پر چھوڑتا ہوں، تم جو بھی فیصلہ لو گی مجھے منظور ہو گا؛۔

مہراز جو اپنا کھانا ختم کر چکا تھا، عبادت کو الجھن میں ڈالتے اٹھتے کھڑا ہوا۔

"تھینک یو۔۔۔۔۔۔میرے ساتھ اتنا اچھا ڈنر کرنے کیلیے، میری زندگی کا یہ شاندار ڈنر تھا جو میں نے اپنی بیوی کے ساتھ کیچن میں بیٹھتے کیا۔

جو یہاں مزا تھا وہ کہیں بھی اور نہیں ہو سکتا تھا۔ابھی اگر اچھی سے کافی مل جائے تو مزید خوشگواری سی چھا جائے؛۔

وہ ٹشو سے منہ صاف کرتے ساتھ ہی فرمائشی انداز میں کہتے عبادت کو شاک کھڑے دیکھ مزے سے گیا۔

"روح کو ساتھ جانا ہو گا۔۔۔؟روح کی ماں فیصلہ لے گی یعنی ت۔۔۔۔۔م۔۔۔۔"

عبادت جواُسکے اک دم اتنا کچھ کہتے جانے پر کنفیوز ہوتے برتن اٹھانے لگی تھی، کہ اُسکی بات کا مطلب سمجھ آتے ہی اُسکے چہرے پر خوشی کے ساتھ آنکھوں میں آنسو بھرے۔

یہ احساس اُسکے لیے بہت خوبصورت تھا کہ اُسے روح کی ماں کا درجہ دیا گیا تھا۔ مہراز زیاد۔۔۔۔اُسے اپنی بیٹی کی ماں کا درجہ دیتے ساتھ ہی فیصلہ اُس پر چھوڑ گیا۔۔۔۔

☆☆☆

لیکن۔۔۔۔اُسنے بھی زبان تک نا کھولی تھی، جس وجہ سے مہراز زیاد کو کال کرتے خود آنے کا کہا گیا۔۔۔۔

"ابے۔۔۔۔۔۔اس کے منہ میں کچھ دے کر آو، صبح صبح ہی کان کھانے شروع کر دیئے۔ابھی ایک آدمی کا فون بجا تھا کہ دوسرے نے آصف کی آواز سن دھاڑتے گویا۔

"سر۔۔۔۔۔کی گاڑی آگئی ہے، میں دیکھتا ہوں، دوسرے آدمی نے فون پر مہراز کا نمبر دیکھ قدم کمرے سے نکالے تو باقی سب بھی اٹھتے تیزی سے

"بھاگے۔۔۔۔۔۔

"کیسے ہو آصف۔۔۔۔۔؟ابھی وہ ویسے ہی رسیوں میں باندھا ہوا تھا جبکے سر جھکائے وہ لبوں سے نکلتا خون تھوکنے لگا تھا کہ جانی پہچانی آواز سن تیزی سے سامنے آتے نفس کو دیکھا۔

تم۔۔۔۔۔مہراز زیاد۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تم نے کیا۔۔۔؟آصف۔۔۔۔

مہراز زیاد کو بہت آرام سے آتے دیکھ چیخ اٹھا تھا۔بس نہیں چلا تھا کہ وہ اُس

" پر چڑھ ڈورتا۔۔۔۔۔

مہراز زیاد۔۔۔۔۔اُسکو ایسے بے بس رسیوں میں جکڑے دیکھ مسکراتے

چیئر پر براجمان ہوا؛۔

امید کرتا ہوں۔۔۔۔میرے آدمیوں نے تمہاری مہمانوازی میں کوئی کسر

تو نہیں چھوڑی۔

وہ اپنا فون پاکٹ سے نکالتے سائیڈ پر پڑے ٹیبل پر رکھ پوری طرح آصف

کی طرف متوجہ ہوتے بیٹھا۔،

مہراز زیاد۔۔۔۔۔۔۔میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔تمہاری ہمت کیسے

ہوئی میرے ساتھ یہ سب کچھ کرنے کیٔ۔۔۔؟

وہ غصے سے چیخ اٹھا تھا،مہراز زیاد کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔جبکے

مسکراتے سگریٹ نکالتے لبوں میں دبایا۔۔۔۔۔

آصف۔۔۔۔۔اتنا غصہ تمہاری صحت کے لیے بالکل بھی اچھا نہیں ”
ہے۔اگر اپنی زندگی پیاری ہے تو بس میرے سوالوں کے جواب مجھے دے
دو۔
میں پھر کبھی بھی تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا۔مہراز نے گہرا کش
بھرتے دھواسامنے بیٹھے نفس پر چھوڑا؛۔
تم جو جاننا چاہتے ہو، میں کبھی بھی تمہیں یارم کا نہیں بتاؤں گا، جو کرنا ہے
کرلو۔۔۔۔میرا وعدہ ہے ایک دن تمہیں بھی عبادت کی زندگی سے نکال
دوں گا۔
چٹاخ۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتا سامنے بیٹھے مہراز نے
سگریٹ پھینک ایک عدد تھپڑ آصف کے منہ پر دے مارا تھا؛۔
میں یہاں تمہاری یہ بکواس سننے نہیں آیا، تمہیں جو کرنا ہے تم کرو، مہراز "
زیادنا کبھی کسی سے ڈرا ہے اور نا ہی وہ ڈرنے والا ہے۔

اور میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔۔۔۔۔عبادت کو اپنے ذہین سے نکال دو، نہیں تو۔۔۔۔۔میں وہ حال کروں گا کہ تم سانس بھی نہیں لے پاو گئے۔۔۔۔۔

مہراز زیاد کی رگیں تن چکی تھی، جبکے دانت چباتے آصف کے گریباں کو چھوڑا۔

یارم۔۔۔۔۔۔کہاں ہے۔۔۔۔؟ میں جانتا ہوں تم اُسکے بارے میں " جانتے ہو، تم نے لندن میں عبادت سے یارم کو ملوانے کا کہا بھی تھا۔

میری تمہارے ساتھ کوئی خاندانی دشمنی نہیں ہے، اسی لیے ابھی تک یہاں بیٹھے ہوئے ہو۔ مہراز زیاد اپنے غصے پر ضبط کرتے بولا؛۔

میں تمہاری ان دھمکیوں سے ڈرنے والا نہیں، جو کرنا ہے کر لو۔۔۔۔۔

میں یارم کے بارے میں کچھ بھی بتانے والا نہیں۔ آصف نے بھی جیسے اپنی اکڑ دکھائی تھی۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں ایسے ہی تمہیں دھمکیاں دے رہا ہوں تو ایسے ہی سمجھو۔

میں آج نہیں تو۔۔۔۔۔ایک دن۔۔۔۔۔یارم گیلانی کو ڈھونڈ لوں گا۔

مہراز زیاد جس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا، آصف کو دیکھتے اپنا فون اٹھایا تھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے۔ تم پاکستان کس کے کہنے پر آئے ہو۔۔۔؟ مہراز زیاد نے بھی کوئی کچا کھیل نہیں کھیلا تھا۔۔۔۔

کتنے کروڑ کی تمہاری جائیداد ہے۔۔۔؟ تمہارے بزنس میں خود کے تمہارے کتنے شئیرز ہیں۔۔۔؟ مہراز زیاد اپنی چیئر سے اٹھ چکا تھا۔ جبکے آصف کی نگاہوں نے ڈرتے مہراز زیاد کو دیکھا تھا جو فون پر شاید کسی کو کال ملا رہا تھا؛۔

ت۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ کرنے والے ہو۔۔۔؟ آصف کی زبان لڑکھڑائی تھی، جبکے تڑپتے مہراز زیاد کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔

میں۔۔۔۔۔وہی کروں گا۔۔۔۔۔جو میں کرنا نہیں چاہتا تھا، لیکن۔۔۔۔
تم نے مجھے مجبور کیا۔ مہراز زیاد واپس سے چیئر پر بیٹھتے اپنا فون گھومتے
آصف کے سامنے کر گیا۔
جس میں ایک پیپر کی تصویر تھی، جس میں آصف کی کمپنی کے جو شئیرز
تھے وہ مہراز زیاد کے نام ہو چکے تھے۔۔۔۔۔
نہیں۔۔۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔میں نے کوئی شئیرز تمہیں نے "
بیچے۔۔۔۔وہ اپنے سائن دیکھ چیخ اٹھا تھا۔
ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔
ریلکس۔۔۔۔۔۔۔بڈی۔۔۔۔۔میں نے کب کہا تم نے خود یہ سب "
مجھے بیچا ہے۔۔۔۔؟مہراز زیاد نے بھی اپنا بزنس ایسے ہی کھڑا نہیں کیا۔
جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔تمہارے کتنے پارٹنر ہیں، اور اُنکو لالچ دینا میرے
دائیں ہاتھ کا کام تھا۔دیکھو۔۔۔تمہارے وفادار دوست تمہارے سائن
"کرواتے پیپرز مجھے بھیج گئے۔۔۔۔

مہراز زیاد۔۔،۔۔۔تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تمہیں میں چھوڑوں گا نہیں ۔۔۔۔۔آصف کی غصے سے آنکھیں پھیلی تھی۔

پہلے خود کو آزاد کروالو، پھر یہاں سے جانے کے بعد میرا مقابلہ کرنے کے لیے تمہیں جانے کتنے سال لگ جائیں گئیں۔۔۔۔

دیکھوں گا تمہیں۔۔۔۔۔مہراز زیاد بھی ڈرنے والوں میں سے نہیں تھا وہ اتنا کہتے اٹھا تھا۔

تمہیں۔۔۔۔۔یارم کے بارے میں انفارمیشن چاہیے نا۔۔۔۔میں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔لیکن تمہیں میرے یہ شئیرز واپس کرنے ہونگیں۔آصف اُسکے جاتے دیکھ ہار مانتے تیزی سے بولا۔

مہراز زیاد کا چہرہ مسکرایا تھا،جبکے واپس سے سینجدہ چہرہ بناتے بیٹھا جیسے سوچ رہا ہو کہ یہ ڈیل کرنی ہے یا نہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔مجھے منظور ہے۔کچھ دیر خاموشی رکھتے احسان کرنے والے انداز میں گویا؛۔

یارم کہاں ہے۔۔۔؟ مجھے اُسکے گھر کا اڈریس چاہیے، مہراز۔۔۔ "

آصف کے سامنے ہوتے بہت ہی سینجدگی سے پوچھا۔

میں۔۔۔۔ یارم کے گھر کا پتا نہیں جانتا، لیکن اتنا بتا سکتا ہوں کہ وہ اپنی بوا کے ساتھ پاکستان چھوڑ لندن چلا گیا تھا۔

دیکھو۔۔۔ آصف۔۔۔۔ میرے سامنے جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا، مہراز زیاد کی رگیں تنی تھیں۔

تم نے عبادت سے کہا تھا کہ تم جانتے ہو یارم کہاں رہتا ہے، تم اُس سے ملے ہو، مجھے سچ سچ بتاؤ وہ بچہ کہاں ہے اور کیسا ہے۔۔۔؟ مہراز زیاد نے دانت چباتے آصف کو گھوری سے بھی نواز۔۔۔

میں۔۔۔۔ یارم سے پاکستان میں ملا تھا، کراچی میں۔۔۔۔ وہ بھی ایک مال میں دیکھا تھا۔۔۔ اس سے پہلے میں یارم سے کوئی بات کرتا اُسکی بوا اُسکو لیتے مال سے نکلتی چلی گئی۔

میں نے پیچھا کیا تو اُنکا گھر دیکھا، میں عبادت کو حاصل کرنا چاہتا تھا، یونی کے پہلے دن سے اُسکا دیوانہ تھا۔ ابہام سے مجھے سخت نفرت تھی۔

لیکن ابہام کے جانے کے بعد مجھے لگا میرا راستہ ایک بار پھر خالی ہو چکا ہے، عبادت کے چاچو لوگ یارم کو پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہے تھے۔

میں نے اتفاق سے یارم کو کراچی میں دیکھا، تو دل میں ایک امید سے جاگی کہ اگر میں یارم کو عبادت کے پاس لے گیا تو عبادت میری ہو جائے گی۔

بس۔۔۔اسی لیے یارم پر نظر رکھی، وہ جیسا بچہ پہلے میں نے دیکھا تھا عبادت اور ابہام کے ساتھ۔۔۔وہ مجھے تب بالکل بھی ویسا نہیں لگا تھا؛۔ اُسکی آنکھوں میں ایک عجیب سے قہر نظر آیا تھا، میں نے کئی بار یارم سے ملنے کی کوشش کی۔ اُسکی بوا سے بھی بولا کہ میں ابہام کا دوست ہوں ایک دن یارم سے ملا تو سوچا اس سے میں عبادت کی کوئی بات کرتا ہوں مگر اس سے پہلے میں کچھ کہتا وہ میری باتوں کو ان سنا کرتے اٹھتے چلا گیا۔

پھر جب میں گیا تو اُسکی بوا نے اپنا وہ گھر بیچ ڈالا اور آس پاس کے لوگوں سے پتا چلا کہ وہ لوگ کسی غیر ممالک میں چلے گئیں ہیں۔

جب میں نے لندن میں عبادت کو دیکھا تبھی میں نے وہاں ایک دن یارم کا کسی آدمی کے ساتھ دیکھا تھا۔ عبادت میرے پاس واپس چلی آئے بس اسی لیے عبادت سے جھوٹ بولا کہ میں یارم کے گھر کا پتا جانتا ہوں۔۔۔۔

آصف نے دھیرے دھیرے بولتے اپنی بات مکمل کی، مہراز زیادپریشانی سے اٹھتے کھڑا ہوا تھا۔

کراچی والے گھر کا اڈریس دو، وہ کچھ سوچتے اپنے آدمیوں کو جاتے کچھ بولا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلا۔

" یارم۔۔۔۔۔۔۔وہ گاڑی میں بیٹھتے سرد سانس بھرتے زن سے گاڑی بھاگا لے گیا۔ کتنی ہی سوچیں اُسکے ذہین میں آتی دل کو جکڑ چکی تھیں۔

مجھے۔۔۔۔ کسی بھی طرح یارم تک پہنچنا ہو گا، میں ہار نہیں مانوں گا۔ میں اُسے واپس لاؤں گا۔ وہ خود سے جیسے وعدہ کرتے خود کو مظبوط کر رہا تھا:۔

لندن جانا ہی ہو گا، وہ جتنی آہستہ گاڑی چلا رہا تھا اُسکے بر عکس تیزی سے
"فیصلہ لے چکا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وقت کسی تیز ہوا کی طرح گزرتا جا رہا تھا، مہراز زیاد۔۔۔۔ایک بار پھر سے عبادت اور روح کے ساتھ لندن کی سر زمین پر قدم رکھ چکا تھا۔
ان لوگوں کو لندن آئے تین ماہ سے اوپر ہو گیا تھا، عبادت اور مہراز کے درمیان کافی حد تک چیزیں ٹھیک ہو چکی تھیں۔،
عبادت نے جو ماضی میں وقت فیس کیا تھا، اُسکی نسبت اب وہ خوش رکھتی تھی، روح نے اُسکی زندگی میں کئی رنگ بھر رکھے تھے۔
مہراز سے جو ماضی میں ہوئی غلطیوں سے وہ بد گمان تھی، روح کا سچ جاننے کے بعد وہ دل سے مہراز زیاد کو معاف کر گئی تھی:۔
کچھ کھاؤ گی۔۔۔۔؟ یا ایسے ہی بیٹھی رہو گی۔۔۔؟ کلثوم جو فروٹ کاٹ لائی تھی، عبادت کو فون پر مہراز کو کال کرتے دیکھ پوچھا۔

مجھے بھوک نہیں ہے توں کھا۔۔۔۔وہ بیٹھے سے اٹھ ٹہلنا شروع ہو چکی تھی،اُسکے چہرے پر فکر مندی کے اثرات ظاہر ہو رہے تھے؛۔

زیادہ پریشان مت ہو،مجھے یقین ہے یہ ماہین کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی،مہراز بھائی اُسکو کبھی بھی جیتنے نہیں دیں گئیں۔۔۔۔

وہ سیب کھاتے ساتھ ہی عبادت کو بے فکر کرنے کیلیے بولی۔یہ بندہ میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔۔۔؟عبادت جواب غصے میں آچکی تھی۔

فون ٹیبل پر پھٹکتے خود بھی صوفے پر آتے گرنے والے انداز میں گرتی آنکھیں بوند گئی۔

بول تو رہی ہوں،اتنا پریشان مت ہو،کچھ برا نہیں ہو گا،کلثوم اُسکی طرف پلیٹ بڑھاتے خود بھی اُسکے قریب ہوئی؛۔۔

کلثوم۔۔۔۔۔۔۔تجھے نہیں پتا یار۔۔۔۔۔۔عبادت آنکھیں کھول ٹھیک ہوتے بیٹھی تھی جبکے ایک لمبا سا سانس بھرتے لیا۔تبھی ڈور بل بجی تھی۔لگتا ہے آگئیں،عبادت فورا سے دوپٹہ اٹھاتے بھاگی تھی۔۔۔۔۔

" آنی۔۔۔۔۔۔۔۔ "

روح۔۔۔۔۔۔کیاہوابچے۔۔۔۔۔؟عبادت روح کو روتے دیکھ اندر " تک سہمی جبکے اُسکواٹھاتے خود کی گود میں بھر اتھا۔

آنی۔۔۔۔۔۔۔میرا وہ دوست۔۔۔۔۔۔اب اُسکو سکول میں نہیں پڑھتا۔ اب میں اُسکو کبھی نہیں مل سکتی،وہ بچوں کی طرح روتے روتے ساتھ ہی منہ کے کئی سارے زوایے بناتے بولی تھی:۔،

روح۔۔۔۔۔۔۔بچے۔۔۔۔۔۔۔۔عبادت اُسکی اتنی چھوٹی سی بات سن سکھ کا سانس بھرتے ساتھ ہی اُسکو خود سے لگایا۔

بچے۔۔۔۔۔۔اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔؟دیکھو ۔۔۔۔۔۔وہ دوست چلا گیا تو اُسکی جگہ نئے دوست بن جائیں گئیں۔

عبادت نے اُسکی آنکھوں کو پیار سے صاف کرتے سمجھایا:۔

پر۔۔۔۔۔۔وہ میرا اسپیشل فرینڈ تھا۔اُسکی جگہ کوئی کیسے لے سکتا ہے ۔۔۔؟وہ بھی مزے اپنی آنی گود میں بیٹھے لاڈ سے اپنے بازو اُسکے گردن پھیلاتے حصار بنا گئی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔۔۔عبادت اُسکے انداز پر مسکرائی تھی،جبکے اُسکے جواب پر سوچنے والے انداز میں ماتھے کی گن پٹی پر انگلی رکھتے سوچنے کی ایکٹنگ کی ؛۔،

آپ۔۔۔۔۔۔اللہ میاں سے دوست کرلو،ان سے دعا کرنا کہ آپ کا وہ اسپیشل دوست جہاں بھی رہے خوش رہے اور آپ کو جلدی سے اُس سے ملوادے۔جب تم اللہ میاں سے دعا کرو گی تو دیکھنا وہ ایک دن خود آپ کو مل جائے گا۔

عبادت بہت پیار سے اُسکو سمجھاتے ساتھ ہی اُسکے سرخ ہوئے گالوں کو چوم گئی؛۔

میرے دعا کرنے سے وہ مجھے مل جائے گا۔۔۔؟ وہ اپنی آنی کی باتوں کو "
بہت گہرائی سے سنتی تھی۔جبکے اب کی بار سوال کرتے اپنا چھوٹا سا ہاتھ
عبادت کے بالوں کو کیچر سے آزاد کرنے میں استعمال کیا۔
ہاں۔۔۔۔۔۔مل جائے گا، عبادت اُسکا انداز دیکھ مسکراتے بولی تو وہ خوشی
"سے آنی کے گلے ملی۔۔۔۔۔۔
کلثوم جو پاس بیٹھی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی ماں بیٹی کو ایسے گلے لگے دیکھ
مسکراتے اٹھی چونکہ وہ وال گلاسیز سے مہراز اور ولید کو گاڑی سے نکلتے دیکھ
چکی تھی؛۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔؟ مہراز جو ولید کے ساتھ گھر میں داخل ہو چکا تھا، "
ماں بیٹی کو ایک دوسرے سے چپکے دیکھ فکر مندی سے قریب آتے استفسار
کیا۔

میں کال کر رہی تھی، آپ نے میرا فون کیوں نہیں اٹھایا۔۔۔؟عبادت جو روح کو خود سے لگائے بیٹھی تھی مقابل کی آواز سن تیزی سے اٹھتے کھڑی ہوئی؛۔

مہراز زیاد۔۔۔۔۔۔۔اُسکے اچانک سے اٹھتے لڑنے پر حیران اور خوش دونوں ہوا تھا۔آج۔۔۔۔کل۔۔۔۔۔وہ جب بھی عبادت کو خود پر ایسے حق جتاتے دیکھتا تھا خوشی سے چمک اٹھتا تھا۔

سوری۔۔۔۔۔۔فون سیلنٹ پر تھا،وہ تیزی سے معذرت کرتے روح " کی طرف متوجہ ہوا جو خاموشی سے اپنی آنی کے ساتھ لگے ہوئی تھی؛۔

مجھے اور میری روحی کو آئس کریم کھانا ہے،اور خوب ساری شاپنگ بھی کرنی ہے،تو اب یہاں بیٹھنے کی ضرورت نہیں میں بیگ لاتی ہوں۔اس سے پہلے مہراز بیٹھتا عبادت نے ویسے ہی روح کو گلے لگائے حکم دیا تھا۔۔۔۔۔"

مہراز زیاد جو بیٹھنے لگا تھا فوراسے کھڑا ہوا تھا جبکے اُسکے انداز پر ولید اور کلثوم کی ہنسی نکلی تھی۔عبادت حکم دیتے جا چکی تھی اور مہراز زیاد اُس پل میں ہی کہیں تھم سا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاں ولید بول۔۔۔۔۔۔اتنی صبح صبح کال۔۔۔۔؟مہراز جو ابھی فجر کی نماز سے فارغ ہوا تھا۔ولید کی کال آتے دیکھ فون اٹھایا؛۔

ابہام کی بہن جس کمپنی میں کام کرتی تھی اُسکا پتا چل گیا ہے،امید پوری ہے کہ گھر کا پتہ وہاں سے مل جائے گا۔۔۔۔

ولید نے تیزی سے بتاتے جیسے مہراز کو پوری طرح اپنی متوجہ کیا۔

کیا۔۔۔۔۔سچ میں۔۔۔۔۔؟مہراز زیاد تو خوشی سے چہک اٹھا تھا جبکے عبادت جو روح کے ساتھ سو رہی تھی اچانک سے مہراز زیاد کی اونچی آواز سنتے بیٹھی؛۔

سوری۔۔۔۔۔مہراز زیاد تیزی سے بولا، چونکہ عبادت ڈرتے اٹھی "
تھی۔

جبکے وہ ویسے ہی فون کان سے لگائے روم سے نکلا، ولید پھر ہمیں دیر نہیں
کرنی چاہیے۔توں بتا کس کمپنی میں جانا ہے۔۔۔۔؟

مہراز زیاد تیزی سے سڑھیوں کو عبور کرتے ڈور کی طرف بڑھا۔

مہراز۔۔۔۔۔ابھی اتنی صبح کوئی بھی آفس نہیں کھلا ہوا، اور ویسے بھی میں
خود جاؤں گا۔توں پلیز۔۔۔روح والے معاملے پر وکیل سے بات کر لینا؛۔

ولید نے تیزی سے بولتے جیسے مہراز کو ہوش دلایا تھا۔ہاں سچ۔۔۔۔مجھے تو
آج وکیل سے ملنا تھا۔مہراز زیاد واپس سے اوپر کی طرف گیا۔

چل۔۔۔۔پھر جیسے ہی کوئی خبر ملے مجھے کال کرنا، میں مزید دیر نہیں کرنا
چاہتا۔، مجھے اُس بچے کی بہت فکر ہے۔پتا نہیں کس طرح سے وہ جی رہا ہے
۔مہراز زیاد کو آصف کے کہے الفاظ آج بھی یاد تھے:۔

ٹھیک ہے، ولید نے اتنا کہتے فون رکھا تو مہراز روم میں داخل ہوتے روح کو بیڈ پر اکیلے پڑے دیکھ واش روم کی طرف سرسری سا دیکھ بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔۔

مقابل نے اپنا فون رکھا ہی تھا کہ عبادت کے فون پر میسج کی بیٹ سن مقابل نے فون پر جگمگاتے نمبر کو دیکھ فون اٹھایا۔

"ہیپی برتھ ڈے۔۔۔۔۔۔ بہت پیار سے بھیجا چاچو کا میسج دیکھ مہراز زیاد کی آنکھیں پوری طرح کھلی۔

آج عبادت کی برتھ ڈے ہے۔۔۔۔؟ وہ ابھی ویسے ہی کھڑا ہوا تھا کہ زاہیان، حامل، چاچی سمت فلک اور پریزے زایان کے میسجز آتے دیکھ فون واپس سے ٹیبل پر رکھ گیا۔

جبکے تیزی سے روح کے ساتھ لیٹا، چونکہ وہ واش روم کا ڈور کھلنے کی آواز سن چکا تھا۔۔۔۔

مجھے ولید سے جلدی سے یارم کا پتہ لینا ہو گا،تا کہ میں عبادت کو اُسکی زندگی کا سب سے خوبصورت تحفہ دے سکوں۔مہراز نے اپنا فون اٹھایا تھا جبکے عبادت کو نماز میں مصروف دیکھ تیزی سے ولید کو میسج ٹائپ کیا؛۔

عبادت جو نماز سے فارغ ہو چکی تھی،ابھی جائے نماز رکھتے پلٹی تھی کہ اپنے فون پر میسج کی بیٹ سن فون کو اٹھاتے واٹس اپ اوپن کرتے سبھی کے میسجز دیکھے۔۔۔۔۔۔

مہراز زیادنے غور سے اُسکے چہرے پر پھیلی خوشی دیکھی تھی،جبکے وہ ویسے ہی فون کان سے لگاتے شاید کسی کو کال ملا گئی تھی:۔

چاچی نے کال کاٹ دیا۔۔۔۔؟عبادت چونکی تھی جبکے مہراز اُسکو ویسے ہی دیکھتے تیزی سے روح کو اٹھاتے روم سے گیا۔۔۔۔۔

روح کہاں گئی۔۔۔۔۔؟عبادت جواب سب کے میسجز پر ریپلائے کرتے ہٹی تھی کہ بیڈ خالی دیکھ چونکی۔وہ اٹھ گئی۔۔۔۔؟خود سے۔۔۔۔۔؟وہ مہراز کو بھی غائب دیکھ فون بیڈ پر پھینک تیزی سے روم میں سے نکلی؛۔

روح۔۔۔۔۔۔عبادت جو سڑھیوں سے نیچے اترتے ساتھ ہی روح کو " پکار گئی تھی۔

ہیپی برتھ ڈے آنی۔۔۔۔۔۔"اس سے پہلے عبادت کچھ مزید بولتی " روح کو بچوں کی طرح صوفے پر گودتے ساتھ ہی ویش کرتے دیکھ چونکی؛۔

ہیپی برتھ ڈے۔۔۔۔۔ڈیئر وائف۔۔۔۔۔"ابھی وہ ویسے ہی ساکت " سی روح کی طرف بڑھی تھی کہ مہراز زیاد جو کپ کیک اپنی محبت سے سجاتے لایا تھا، عبادت کو ویش کرتے ساتھ ہی اپنی موجودگی کا احساس کروایا۔۔۔

اسکو کیسے پتا چلا۔۔۔۔آج میری برتھ ڈے ہے۔۔۔؟عبادت۔۔۔۔ مہراز زیاد کو خود کے سامنے پلیٹ پکڑے دیکھ دل میں سوچتے روح کو گلے سے لگا گئی جو صوفے پر ہی کھڑی عبادت کو اپنی طرف کرتے اُسکی گالوں پر اپنا پیار برسانا شروع ہو چکی تھی؛۔

تھینک یو۔۔۔۔۔عبادت نے کپ کیک کو اٹھاتے سب سے پہلے روح "
کے لبوں سے لگایا تھا جبکے وہ خوشی سے پورا کپ کیک ایک ہی بار میں پورا
منہ کھولتے ڈال گئی تھی۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

جبکے اُسکے انداز پر مہراز اور عبادت کا ایک ساتھ قہقہہ نکلا تھا۔روح اپنے ماں
باپ کو مسکراتے دیکھ خود بھی کھاتے کھاتے ہنسی تھی؛۔

مہراز نے دوسرا کپ کیک اٹھاتے عبادت کی طرف بڑھایا، تو عبادت جو
مسکراتے روح کو منہ صاف کر رہی تھی، مقابل کے اچانک سے ایسے ہاتھ
آگے لانے پر مسکراتی نگاہوں سے مہراز کو دیکھتے تھوڑا سا کیک لبوں سے
لگاتے تھوڑا سا کیک مہراز زیاد کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

مہراز زیاد کی خوشی جیسے ساتویں آسمان پر پہنچی تھی، وہ اُسکی عزت کرنے کے
ساتھ مقابل کو چھوٹی چھوٹی خوشیاں دینا شروع ہو چکی تھی؛۔

یہ احساس ہی مہراز زیاد کو عبادت کی محبت میں جکڑ دیتے تھے۔اس سے پہلے مہراز زیاد کچھ کہتا کہ ڈور بل بجی۔۔۔۔۔

صبح صبح۔۔۔۔۔۔کون آیا ہو گا۔۔۔۔؟عبادت نے مہراز کے ہاتھ سے " پلیٹ پکڑی تھی جبکے مہراز دیکھنے کے لیے ڈور کی طرف بڑھا؛۔

سرپرائز۔۔۔۔۔۔ابھی مہراز نے ڈور اوپن کیا ہی تھا، کہ سامنے چاچو " ،چاچی، زایان، پریزے، زاہیان، ہما، فلک، حامل، ایان، عائشہ نے ایک ساتھ اونچی آواز میں بولتے مہراز زیاد کو چونکایا۔

چاچو۔۔۔۔۔۔عبادت اپنے سبھی چاہنے والوں کو سامنے دیکھ خوشی سے چہک اٹھی تھی جبکے بھاگتے وہ تیزی سے سب سے ملی تھی:۔

ہمارا سرپرائز کیسا لگا۔۔۔،؟چاچی عبادت سے ملتے ساتھ ہی برتھ ڈے بھی ویش کرتے پوچھا۔

بہت ہی شاندار تھا، عبادت تو اتنی خوش ہو گئی تھی کہ اُسکا بس چلتا تو ناچنا شروع کر دیتی؛۔

" کیسے ہو مہراز میاں۔۔۔۔۔؟ حامد چاچو۔۔۔۔۔ مہراز زیاد کو عبادت کی طرف دیکھتے دیکھ کندھے پر ہاتھ رکھتے اپنی طرف متوجہ کروا گئے۔

میں بالکل ٹھیک۔۔۔۔ آپ کے سامنے خوش باش۔۔۔۔ وہ بھی خوشی سے بولتے چاچو کو مسکرانے پر اکسا گیا؛۔

" عبادت آپی۔۔۔۔۔ کی سالگرہ پر پاپا ہمیں آج شام کی چھوٹی سی پارٹی رکھنی چاہے، کیا خیال ہے سب کا۔۔۔؟ پریزے سب کو خوشی سے بیٹھتے دیکھ اپنا خیال ظاہر کر گئی۔

بہت ہی اچھا خیال ہے، اس سے پہلے کوئی بھی پریزے کو گھورتا یا بولتا مہراز زیاد نے تیزی سے بولتے اپنے دل کی بات بھی کہی؛۔

لگتا ہے۔۔۔۔ ہم لوگوں نے یہاں آ کر بھائی اور بھابھی کو ڈسٹرب کر دیا ہے، بھائی پک پہلے ہی ڈیٹ پلان کرنے والے تھے زایان اپنے بھائی کی جلد بازی پر ہنسی کو چھپانے کی ناکام سی کوشش کرتے سب کو مسکرانے کی وجہ دے گیا۔

جبکے مہراز زیاد نے سپاٹ سے انداز میں چھوٹے بھائی کو آنکھیں دکھائی تو وہ فوراً سے چاچو کے پیچھے ہوا تھا؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہراز نے اپنے گھر کے ہال میں ہی بہت پیارا سا انتظام کروادیا تھا، چونکہ صرف گھر والے ہی اس پارٹی کا حصہ بنے والے تھے۔

دوستوں میں صرف کلثوم اور ولید شامل ہونے لگے تھے۔ سبھی ہی بہت خوش تھے؛۔

یہ ولید میرا فون پک کیوں نہیں کر رہا۔۔۔؟ مہراز جو تیار ہوتے اپنے لک کو آخری ٹچ دے رہا تھا، خود پر پرفیوم چھڑکتے ساتھ ہی کال ملائی تھی۔

عبادت چینجگ روم سے نکلی ہی تھی کہ سامنے ہی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے مہراز زیاد کو کھڑے دیکھ اپنی فراک کی تنی کو ہاتھوں میں پکڑتے تیزی سے باندھنے کی کوشش کی؛۔

مہراز زیاد جو آئینے میں سے ہی عبادت کو اپنے پیچھے دیکھ گیا تھا، اُسکا بلیک فراک میں چمکتا روپ دیکھ کھویا۔۔۔۔۔

عبادت جو نروس ہونا شروع ہو چکی تھی مقابل کہ یوں پلٹتے دیکھنے پر چاچی کے پاس جانے کا سوچتی پلٹی۔اس سے پہلے وہ جانتی مقابل نے اُسکو بازو سے پکڑتے خود کی طرف کھنچا تھا۔

عبادت کسی مقاطیس کی طرح مہراز زیاد کے سینے سے آتے لگی، اتنی سی ہیلپ تو کر ہی سکتا ہوں۔وہ اُسکی ریشمی رلفیوں کو دیکھتے گھیمبر سے لہجے میں کہتے کندھوں سے عبادت کو پکڑتے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا کر گیا۔۔۔۔۔

عبادت۔۔۔۔۔مہراز زیاد کے یوں قریب آنے پر دھڑکتے دل کی رفتا جیسے ہاتھوں میں جکڑ گئی؛۔

مہراز نے محبت سے اُسکے کھلے ریشمی بالوں کو ایک سائیڈ پر کرتے اُسکے فراک کی ڈوریوں کو پکڑتے باندھا تھا؛۔

میں تمہارے لئے ایک تحفہ لایا تھا، لیکن چاہ کر بھی تمہیں دے نہیں پایا "
تھا۔ مہراز زیاد اُسکے سنگ کھڑے آئینے میں سے جھکا چہرہ عبادت کا دیکھ اُسکے
کندھے پر خود کا چہرہ رکھتے بولا۔
عبادت نے کاجل سے سجی آنکھیں اٹھاتے مہراز زیاد کا چہرہ دیکھا تھا جو
نگاہیں پوری طرح اُس پر گاڑھے ہوئے تھا؛۔
مہراز زیاد نے عبادت کو چھوڑ قدم کبرڈ کی طرف بڑھائے تھے اور چند سیکنڈ
بعد ہی وہ ایک ڈبی ہاتھ میں پڑے اُسکے مقابل آیا۔
جبکے اُسکو کھول ایک عدد ڈائمنڈ کا لاکٹ نکال عبادت کے گلے میں ڈالتے
ساتھ ہی اُسکو پیچھے سے لاک کیا؛۔
آئی ہوپ تمہیں یہ اچھا لگا۔۔۔۔۔
بہت خوبصورت ہے اس سے پہلے مہراز اپنی بات مکمل کرتا عبادت نے
مسکراتی نگاہوں کو دیکھتے مقابل کو سکون پہنچایا؛۔

یہ تمہاری بیٹی کا۔۔۔۔۔۔وہ محبت سے پاش لہجے میں بولتے وہی ڈبی عبادت کے ہاتھ پر رکھتے گویا۔،

عبادت کے چہرے پر ناختم ہونے والی مسکراہٹ پھیلی تھی،جبکے خوشی سے مہراز زیاد کی نگاہوں میں دیکھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادت نے سبھی کے ساتھ ملتے خوشی سے کیک کاٹا تھا،جبکے زاہیان اور حامل نے ایک ساتھ عبادت کے منہ پر کیک لگاتے اسُکو پریشان کیا۔

روح جو اپنی آنی کے سنگ کھڑی ہوئی تھی،خوشی سے چہکتے خود بھی کیک اٹھاتے مہراز کی گود میں سوار ہوتے عبادت کے فیس پر اپنا حق جتا گئی؛۔

زایان اور پریزے نے بھی کیک اٹھاتے فلک اور ہما سمیت ایان اور " عائشہ کو چھڑا۔عبادت نے بھی کیک اٹھایا تھا اور زاہیان،حامل کے پیچھے بھاگی تھی جو اپنی طرف عبادت کو آتے دیکھ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔"

بھابھی۔۔۔۔۔آپ فکر نہیں کرو، میں آپ کی ہیلپ کرتا ہوں، زایان ان دونوں کو جاتے دیکھ تیزی سے کیک اٹھاتے بھاگا۔

سونیااور حامد جو سبھی کے مسکراتے چہروں کو دیکھ خوش ہوئے کھڑے تھے ۔عبادت کو حامل اور زاہیان کو کیک لگاتے دیکھ خوشی سے تالیاں بجا گئے ؛۔

حامد۔۔۔۔۔آج میں بہت خوش ہوں، مجھے آپ پر فخر محسوس ہو رہا ہے ۔کہ آپ نے جو عبادت کی زندگی کا فیصلہ لیا تھا۔

مہراز سے شادی کا۔۔۔۔۔وہ بالکل ٹھیک تھا، سونیا چاچی جو سامنے عبادت کے مسکراتے چہرے کو آنکھوں میں رکھے اپنے شوہر سے محو گفتگو ہوئی تھی ؛۔

حامد کو بھی سامنے دیکھنے پر اکسایا، حامد نے بھی غور سے عبادت کا مسکراتا چہرہ دیکھا تھا۔جبکے ان سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں تھا۔

آج کتنے سالوں بعد۔۔۔۔۔عبادت بالکل ویسے مسکرا رہی ہے جیسے وہ صرف ابہام اور یارم کے ساتھ مسکراتی تھی۔

سونیا کو عبادت کا ماضی میں منایا وہ آخری برتھ ڈے یاد آیا تھا جب ابہام نے عبادت اور یارم کو ایک ویش کرتے یہی سبھی رنگ بھرے تھے۔

سونیا کی آنکھوں سے آنسو گرتے ساتھ ہی یارم کے ملنے کی دعا وہ کر گئی،

حامد نے سرسری سی نگاہ سامنے ڈالتے مہراز زیاد کو ڈھونڈا چاہا؛۔

مہراز جو ولید کو کال کر رہا تھا، کہ چاچی کے بولنے پر اُنکی سبھی باتیں سن گیا تھا ،عبادت کے مسکراتے چہرے کو دیکھ تیزی سے ڈور کی طرف بڑھا۔

تجھے اندازہ بھی ہے میں کب سے تیرا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔؟ مہراز جس نے کلثوم بھابھی کو آتے وال گلاسیز سے دیکھ لیا تھا، ڈور کھولتے ساتھ ہی ولید سے بولا۔۔۔۔۔

کلثوم آگے بڑھ چکی تھی، جبکے ولید نے اُسکو ایک منٹ انتظار کرنے کا کہتے جاتے تیزی سے عبادت کو ویش کیا تھا۔

میں گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہاں سے یارم کی بوا کے گھر کا اڈریس بھی ملا۔

یہاں آنے سے پہلے میں نے سوچا پہلے میں ایک بار دیکھ آتا ہوں۔

ولید دھیرے دھیرے سے بولتے مہراز کے ماتھے پر بل ڈلوا گیا۔ وہ اُسکے انداز کو دیکھ صبر سے کھڑا رہا؛۔

وہاں گیا۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔۔۔۔پتا چلا۔۔۔۔۔یارم کی بوا کی ڈیتھ پچھلے سال ہو گئی تھی۔ یارم کا کسی کو کچھ نہیں پتا۔۔۔۔۔۔

"یااللہ۔۔۔۔۔۔۔مہراز زیاد کا دل ڈرا تھا، جانے کیوں اُسے یارم کی فکر ستانے لگی تھی۔ وہ جتنا اُسکے قریب پہنچ رہا تھا وہ اتنا ہی دور ہوتا جا رہا تھا

مقابل نے کرب سے آنکھیں بند کرتے لب بھینچے تھے، اُسکی امیدیں ٹوٹ رہی تھی؛۔،

میں نے کافی پوچھا، آس پاس سے۔۔۔۔۔سب نے بتایا وہ بچہ کچھ نارمل نہیں لگتا تھا۔ آئے دن اُسکی بوا اور اُنکے ہر بینڈ میں جھگڑا ہوتا تھا۔،

ایک پڑوسی نے تو یہ تک کہا کہ یارم کو اُسکا انکل مارتا تھا، وہ کہاں گیا کسی کو "کچھ خبر نہیں۔۔۔۔

ولید لمبا سانس کھینچتے آہستہ سے بولتے مہراز زیاد کو مزید سوچ میں ڈال گیا۔

مہراز۔۔۔۔۔۔یارم۔۔۔۔۔۔ملا۔۔۔۔۔۔؟حامد جو ولید اور مہراز کو "
باتیں کرتے دیکھ گئے تھے، یارم کا نام سن تیزی سے آتے پوچھا جبکے سونیا
چاچی بھی قریب ہوئی۔

چاچو۔۔۔۔۔۔مہراز نے ولید کو جانے کا اشارہ کیا تو وہ لاونج کا وال گلاسیز
ڈور بند کرتے باقی سب کی طرف بڑھا؛۔

کیا۔۔۔۔۔۔؟؟یارم کی پھوپھی کی ڈیتھ ہو گئی۔۔۔؟پھر یارم کہاں ہے
۔۔۔۔؟حامد اور سونیا۔۔۔۔۔۔مہراز کے الفاظ سن شاک ہو چکے تھے جبکے
یارم کی فکر مزید ہوئی۔۔۔۔۔

چاچو۔۔۔۔۔کچھ نہیں پتا وہ بچہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔مہراز اپنا
سر پکڑ چکا تھا۔،

میں عبادت کو کیا جواب دونگا۔۔۔۔؟ حامد کی آنکھیں بھری تھی جبکے سونیا چاچی تو صدمے سے بیٹھ چکی تھیں، چونکہ انکا عبادت سے کیا وعدہ دن بہ دن دم توڑ رہا تھا۔

حامد۔۔۔۔۔عبادت کو بتانا ہو گا کہ ابہام کی بہن کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔

سونیا جو منہ پر ہاتھ رکھے روتے بولی تھی ساتھ ہی فکر سے اپنے شوہر کو دیکھا ؛۔

نہیں چاچی۔۔۔۔ایسے کرنے سے کیا ہو گا۔۔۔؟ وہ مزید یارم کے لیے پریشان ہو جائے گی۔ جب تک یارم مل نہیں جاتا تب تک اس بات کو راز رکھے مہراز زیاد کسی بھی پل عبادت کو تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

سونیا جو عبادت کو آتے دیکھ گئی تھی تیزی سے آنکھیں صاف کرتی لاونج سے نکل اُسکے قریب گئی ؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادت۔۔۔۔یہ کیا ہوا تیرے ہاتھ پر۔۔۔؟چاچی جو عبادت کے ساتھ لاونج میں اکیلے بیٹھی ہوئی تھی اُسکے ہاتھ پر لگا کٹ دیکھ پوچھا۔

کچھ نہیں ہوا چاچی۔۔۔۔۔۔آج۔۔۔۔کل۔۔۔۔نا۔۔۔۔ایسے ہی کام کرتے چھوٹی چھوٹی چوٹیں لگ جاتی ہیں؛۔

پارٹی ختم ہو چکی تھی، سب لوگ سو چکے تھے، عبادت عشاء کی نماز پڑھنے جانے والی تھی کہ چاچی کو اکیلے لاونج میں بیٹھے دیکھ اُنکے پاس آتے بیٹھ ساتھ ہی اپنی چوڑیاں اتارنا شروع ہوئی۔

چاچی۔۔۔۔۔چاچو ٹھیک ہیں۔۔۔؟عبادت چوڑیاں سائیڈ پر رکھتے "
چاچی کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتے بیٹھی؛۔

ہاں۔۔۔۔ تیرے چاچو ٹھیک ہیں الحمد اللہ۔۔۔۔۔۔تو ں ایسے کیوں پوچھ رہی ہے۔۔۔؟چاچی اُسکے چہرے پر فکر مندی کے سائے دیکھ استفسار کیا۔

نہیں۔۔۔۔۔وہ چاچو جلدی سو گئے نا۔۔۔۔۔بس اس لیے پوچھا، عبادت نے مسکرانے کی ایک ناکام سی کوشش کی تھی۔

عبادت۔۔۔۔۔تجھے کوئی بات کرنی تھی۔۔۔؟چاچی اُسکے چہرے سے سمجھ چکی تھی کہ شاید کوئی بات کرنا چاہتی ہے،وہ ہمشیہ سمجھ جاتی تھیں؛۔

چاچو۔۔۔۔۔۔سے پوچھنا تھا، یارم کا کچھ پتا چلا،انھوں نے کہا تھا کہ وہ " پل پل کی خبر مجھے دیں گئیں، لیکن۔۔۔۔چاچو نے مجھے کچھ نہیں بتایا کہ آصف سے ملے یا نہیں۔۔۔۔؛۔

عبادت۔۔۔۔۔جو دل میں باتیں لیے ہوئے تھی،چاچی کے پوچھنے پر دھیرے سے بولتے اُنکو پریشانی میں ڈالا۔۔۔

یہ باتیں توں اپنے چاچو سے ہی پوچھنا، مجھے توں یہ بتا، توں مہراز کے ساتھ خوش ہے نا۔۔۔؟چاچی جن کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی تھی۔عبادت کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اُسکو خود کے مزید قریب کرتے موضوع مہراز پر لایا؛۔

خوش ہوں، وہ اچھے انسان ہیں، کوشش کرتے ہیں کہ مجھے ہمشیہ خوش "
رکھیں، عبادت کو چاچی کا یوں موضوع بدلنا اچھا نہیں لگا تھا، مگر کبھی بھی
"جواب دیتے اُنکو خوش کیا۔۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔۔مہراز سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔؟چاچی شوخی سے لہجے "
میں پوچھتے ساتھ ہی مزید رازداری سے قریب ہوئی۔

عبادت۔۔۔۔۔۔اپنی چاچی کے انداز پر ہلکے سے مسکرائی تھی، جبکے ایک
"لمبا سا سانس کھینچتے بھرا۔۔۔۔۔۔

محبت۔۔۔۔۔چاچی۔۔۔۔۔اتنا آسان نہیں، محبت کوئی کھلونا تو نہیں جو "
ایک بار ٹوٹ گیا تو واپس خرید لیا۔۔۔۔

محبت ایک احساس ہے جو دل کے ساتھ آپ کی روح کو اپنے اندر نا ختم
ہونے والے جذبے سے بھر دیتا ہے۔اور ابہام کی محبت آج بھی میری
روح کا حصہ لگتی ہے۔۔۔۔

میں نہیں جانتی۔۔۔۔۔میں یہ احساس خود میں رکھے کب تک یونہی جینے والی ہوں۔ لیکن ابہام کی محبت نے مجھے جس طرح جکڑا ہوا ہے لگتا ہے یارم کے ملنے پر ہی میرا دل اس محبت کو پھر سے محسوس کر پائے گا؛۔

بچپن میں جو مہراز کے لیے دل میں تھا وہ صرف شاید نکاح کی وجہ سے میں دل میں احترام رکھتی تھی چونکہ۔۔۔۔محبت۔۔۔۔تو میں نے ابہام سے سکھی تھی، وہ چاچی کے ہاتھ پکڑے پھر سے کھوئے لہجے میں بولی تھی۔

سونیا چاچی نے ہمشیہ نوٹ کیا تھا وہ جب بھی ابہام کی بات شروع کرتی تھی کھو سی جاتی تھی؛۔

ہاں۔۔۔۔۔دل مانتا ہے مہراز اچھے ہیں، میں شروع میں ان کو سمجھ نا سکی ، لیکن جیسے جیسے اُنکو جان رہی ہوں دل میں اُنکے لیے عزت بڑھ رہی ہے۔ کوئی شکوہ نہیں ہے ماضی میں جو ہوا اچھا ہوا کیونکہ وہ ہونا لکھا تہ تھا۔مجھے کوئی غم نہیں۔۔۔۔۔۔

" آپ جانتی ہیں، انسان زندگی کے تین مراحل سے گزرتا ہے۔ پہلے وہ سہتا ہے، پھر وہ سیکھتا ہے، اور جب وہ سیکھ لیتا ہے تب وہ بدل جاتا ہے۔۔۔۔۔"

اور میں نے اس زندگی سے بہت کچھ سیکھا ہے آنکھوں میں درد تکلیف سب کچھ عیاں تھا۔

" زندگی میں سب کچھ ہے چاچی۔۔۔۔۔ سکون۔۔۔۔۔ آنی پکارنے والی روح۔۔۔۔۔ جس نے میری زندگی میں آتے دل کو وہ سکون دیا جو مجھے لگتا تھا کوئی نہیں دے سکتا۔

اگر کچھ نہیں ہے، تو۔۔۔۔۔ صرف۔۔۔۔۔ یارم نہیں ہے۔ میرا۔۔۔۔ یارم۔۔۔۔ نہیں ہے۔ دل میں اُسکا جو مقام ہے وہ کوئی نہیں لے سکتا۔ روح نے میرے دل میں اپنی جگہ ضرور بنائی ہے، لیکن۔۔۔۔ یارم ۔۔۔۔۔ سانسوں کی وجہ ہے۔ وہ۔۔۔۔ میرے۔۔۔۔ ابہام۔۔۔۔۔۔ کی نشانی ہے۔

یارم وہ تھا، جس نے مجھے نئ زندگی تب دی تھی جب میں بکھر چکی تھی۔
میرے پاس آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں تھا۔
اس زندگی میں سکون۔۔۔۔خوشیاں۔۔۔۔۔ہر سُو ہے۔مگر۔۔۔۔۔یارم
نہیں ہے۔اگر وہ نہیں ہے تو یہ سب کچھ بے معنی ہے؛۔
عبادت۔۔۔۔۔اور کتنے سالوں تک اُسکا انتظار کرو گی۔۔۔؟چاچی اسکے
احساس سن تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔۔
جب تک یہ زندگی باقی ہے،تب تک انتظار کروں گی جب تک سانسیں
میری چلے گی،اُسکے لیے دعا گو رہوں گی۔مجھے یقین ہے میرے خدا پر
۔۔۔۔۔کبھی نا کبھی تو وہ پاک ذات مجھے میرے یارم سے ملوائے گا۔کتنے
ہی آنسو پلکوں سے گرتے اُسکی گردن کے سنگ چھپے۔۔۔۔۔۔۔
چاچی نے غور سے اُسکا چہرہ دیکھا تھا،آپ کو پتا ہے میں نے جب بھی
شاپنگ پر جاتی ہوں اپنے یارم کے لیے بھی شاپنگ کرتی ہوں۔،
وہ آنسو صاف کرتے چاچی کے رکے آنسو بھی بہا گئ۔

چاچی۔۔۔۔پاکستان جانے سے پہلے۔۔۔۔میرے یارم کے سبھی وہ گفٹ جاتے میرے روم میں رکھ دینا۔۔۔۔۔

وہ یقین کسی بھی پل ٹوٹنے نہیں دے رہی تھی،جبکے اتنا بولتے وہ نماز کے لیے اٹھی؛۔

مہراز زیاد جو پانی پینے نیچے آیا تھا عبادت کو جاتے دیکھ لان کی طرف نکلا،اگر عبادت ہار نہیں مان رہی تو میں بھی کبھی ہار نہیں مانوں گا۔

ایک دن۔۔۔۔۔یارم گیلانی تک ضرور پہنچوں گا۔مہراز بھی جیسے تہ کر لیا تھا جیتنا بھی بھاگنا پڑے گا وہ بھاگے گا۔۔۔۔۔

☆☆☆

خون لگی گن کو ٹشو سے صاف کرتے وہ سامنے سے ہال میں داخل ہوتے قافلے کو دیکھ بلند آواز میں ڈھارے۔۔۔۔

"معذرت باس۔۔۔۔۔ہم لوگوں نے بہت کوشش کی، سیف سر کے دوستوں کی انفارمیشن نکالنے کی۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔۔ہمیں اُس یونیورسٹی سے کچھ بھی ہاتھ نہیں لگا، سبھی جو تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھے، نگاہیں جھکاتے اپنے باس کو آگاہ کیا۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔۔؟تم لوگوں کو ابھی تک میرے بھائی کی بیٹی نہیں ملی۔۔۔؟ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔۔۔۔اگر تم لوگوں نے اُسکو ناڈھونڈا تو تم لوگوں کی نسلیں تباہ کر دوں گا۔

وہاں۔۔۔۔ہال میں موجود۔۔۔۔۔ سبھی لوگوں کا مالک بیٹھا گن صاف کر رہا تھا کہ پاس بیٹھا اُسکا بیٹا اٹھتے اُن پر رعب دار آواز میں بولتے چیخا۔

ہمیں ہر حال میں ہماری لڑکی یہاں ہمارے پاس چاہیے، اُس بچی کو جہاں مرضی سے ڈھونڈو، وہ انگلی اٹھاتے وان کرنے والے انداز میں کہتے واک آوٹ کر گیا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" یار۔۔۔۔میں یہ تیرے کھانے کے لیے لایا تھا، توں نے اس کیک کا کیا حال کر دیا۔۔۔؟اور یہ تیرے ہاتھ پر چوٹ کیسے لگی۔۔۔؟ابھی وہ پانی لاتے اُسکے پاس نیچے زمین پر بیٹھا تھا

کہ اپنے دوست کو کیک میں ہاتھ ڈالے سارا خراب کرتے دیکھ ساتھ ہی فکر سے اُسکا دوسرا ہاتھ پکڑا۔جبکے مقابل کی آنکھوں میں صرف غصہ اور قہر ہی تھا۔

" ابے۔۔۔۔سالے۔۔۔۔۔کس سے پوچھ کر توں یہ ٹوس رہا ہے۔۔۔؟ "

ابھی وہ بچہ آتے بیٹھا تھا کہ اُس سے عمر میں ایک بڑا لڑکا اُسکو روٹی اٹھاتے

دیکھ تیزی سے اُسکے قریب آتے روٹی چھین ساتھ ہی سر پر زور سے تھپڑ مارتے بولا؛۔

وہ جو دور بیٹھا یہ سارا عمل دیکھ رہا تھا، کیک کے بھرے ہاتھ دوست کا رومال لیتے صاف کرتے اٹھا۔جبکے تیزی سے ان دونوں کے قریب آیا تھا

تجھے بھوک لگی ہے۔۔۔؟تو یں یہ کھانا کھالے، وہ اپنی پلیٹ جو ہاتھ میں اٹھا لایا تھا اُس چھوٹے بچے کے سامنے کرتے بولا

وہ بچہ ایک نظر اپنے پاس کھڑے لڑکے پر ڈالتے تیزی سے پلیٹ پکڑ بیٹھا۔

وہ خوش ہوا تھا جبکے ویسے ہی نارمل سے انداز میں واپس مڑا۔

ہو۔۔۔۔ہیرو۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔؟ یہاں کوئی فلم چل رہی تھی، میں " تجھے دیکھتا ہوں، دن بہ دن تیرے پر نکلتے آرہے ہیں۔،

ابھی وہ مڑا تھا کہ وہ پہلا لڑکا اُسکے سامنے ہوتے ساتھ ہی اُسکو کالر سے پکڑ دھاڑا۔

جون بھائی۔۔۔۔ چھوڑ دیں، آہستہ آہستہ یہ سب کچھ سکھ رہا ہے۔اُسکا دوست تیزی سے بھاگتے پہلے والے لڑکے کے سامنے ہوتے بولا

میرا کالر چھوڑ۔۔۔۔وہ جس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا، لال ہوتی آنکھوں سے سامنے کالر پکڑے لڑکے کو دیکھ دانت چباتے کہا:۔

اچھا،۔۔۔۔توں مجھے اکڑ دکھائے گا۔۔۔۔؟ نہیں چھوڑا گا، کیا کرلے گا ۔۔۔؟ وہ بھی اکڑ کا ضدی انداز میں بولا۔

آہ۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی سامنے موجود نفوس نے سائیڈ پر پڑے ٹیبل سے کانچ کی بوتل اٹھاتے اُسکے سر پر دے ماری جبکے ساتھ ہی مکے برساتے اُسکو اپنے غصے کی حد بتائی ۔'

پھر کبھی غلطی سے میرا کالر نہیں پکڑنا۔ وہ اُسکو خون میں لت پت کرتے انگلی اٹھاتے دھاڑتے بولا تھا جبکے ایک نظر سب ڈرے بچوں پر ڈالتے وہ وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آہ۔۔۔۔

عبادت یہ چوٹ کیسی لگی۔۔۔؟مہراز جو پانی پینے کے لیے کیچن میں آیا تھا عبادت کے ہاتھ سے پانی کی طرح بہتا خون دیکھ تیزی سے اُسکا ہاتھ پکڑا۔ میں تو سبزی کاٹ رہی تھی پتا ہی نہیں چلا، عبادت جس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا، اپنے بے چین دل کو محسوس کرتے مسلسل دل میں اپنے یار م کے لیے دعا کرتے دھیمے سے مقابل کو جواب دیا۔

تمہارا دھیان کہاں تھا۔۔۔؟دیکھو کتنا خون نکل گیا۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں میں فکر صاف دیکھ گیا تھا۔آج کل تمہیں بہت چوٹیں لگنے لگی ہیں۔وہ اُسکو کیچن سے لیتے نکلا تھا؛۔،

عبادت کی زندگی میں سکون تھا، فکر اور پیار کرنے والا شوہر لیکن پھر بھی اُسکی زندگی ادھوری تھی۔

وقت رکنے والا نہیں تھا، مہراز نے بھی یارم کو ڈھونڈنے کی کوشش چھوڑی نہیں تھی۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وقت کیا کروٹ بدلے گا۔

عبادت کو اس دنیا سے زیادہ صرف اپنی دعاوں پر یقین تھا اُسکو یقین تھا ایک دن۔۔۔۔۔اُسکا خدا۔۔۔۔اُسکے بچھڑے بیٹے یارم سے ملوائے گا؛۔

یہ یقین ہی تھا کہ وہ اس زندگی میں جیتے اُسکی سلامتی کی دعائیں کرتی تھکتی نہیں تھی۔

زندگی یارم کے بنا بھی رکنے والی نہیں تھی، سب کی زندگیاں اپنی اپنی تقدیر کے پیچھے چلتی بھاگ رہی تھی۔۔۔۔

روح کا مقدر بھی اُسکو جانے کس اوڑھ لے جانے والا تھا مہراز اور عبادت آنے والے وقت سے انجان تھے۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔۔عبادت کی امید۔۔۔۔۔ایک امید۔۔۔۔۔وہ اُسکی سانس تک باقی رہنے والی تھی؛۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد